سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعتہ المبارک6،سوموار،9،منگل10،بدھ11،جمعرات

،12-مئی2016

یوم الجمع27-رجب المرجب،یوم الاثنین یکم،یوم الثلاثہ2،یوم الاربعاء3،یوم الخمیس4-

شعبان المعظم1437ھ

سولہویں اسمبلی اکیسواں اجلاس

جلد حصہ اوّل شمارہ جات تا

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 6-مئی 2016

جلد شمارہ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1- اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	----------	1
2- ایجنڈا	----------	3

3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	11
5-	نعت رسول مقبول	12
-	چیئرمینوں کا پینل	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات محکمہ سکولز ایجوکیشن	
-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	13
-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے	59
-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	83
-	قواعد کی معطلی کی تحریک	
	قرارداد	
-	بنگلہ دیش کے امیر جماعت اسلامی جناب مطیع الرحمٰن نظامی کی پاکستان سے وفا کے جرم میں سزائے موت کو رکوانے کا مطالبہ	105
	پوائنٹ آف آرڈر	
-	اوکاڑہ میں گرفتار صحافیوں کی رہائی کا مطالبہ	
	تحاریک استحقاق	
-	قانون پنجاب ٹرانسپیرنسی اینڈ رائٹ ٹو انفارمیشن پر عملدرآمد کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	
-	قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	
-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ	
	پوائنٹ آف آرڈر	
-	اوکاڑہ میں گرفتار صحافیوں کی رہائی کا مطالبہ --جاری	

تحاریک التوائے کار

- کوئی تحریک پیش نہ ہوئی ----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

پوائنٹ آف آرڈر

- پاناما لیکس کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ----------
- کورم کی نشاندہی ----------

سوموار، 9-مئی 2016

جلد شمارہ

20- ایجنڈا ---------- 121
21- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 123
22- نعت رسول مقبول ---------- 124

سوالات محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور ، تحفظ ماحول اور کانکنی و معدنیات

- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 125
- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ---------- 161
- غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 164

پوائنٹ آف آرڈر

- کاشتکاروں کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا ---------- 172

تعزیت

- معزز ممبر جناب عبدالمجید نیازی کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- 176

	توجہ دلاؤ نوٹس		
-	کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا	----------	178
	تحاریک التوائے کار		
-	کوئی تحریک پیش نہ ہوئی	----------	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننس جو ایوان کی میز پر رکھا گیا		
-	آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016	----------	181
-	کورم کی نشاندہی	----------	
	منگل،10-مئی2016		
	جلد شمارہ		
32-	ایجنڈا	----------	185
33-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	187
34-	نعت رسول مقبول	----------	188
	سوال محکمہ سپیشل ایجوکیشن		
-	قلیل المہلت سوال	----------	189
	سوالات محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور ترقی خواتین		
-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	194
	پوائنٹ آف آرڈر		
-	کاشتکاروں کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا ۔۔جاری	----------	207
-	صوبہ میں ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کا مطالبہ	----------	208
	تحاریک استحقاق		
-	قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ		

	کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ...جاری	218
	تحاریک التوائے کار	
-	لاہور میں زیر زمین پانی کے ذخائر میں مسلسل کمی ...جاری	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں مفاد عامہ سے متعلق	
-	بھارت سے غیر قانونی درآمدات کی فروخت کو سختی سے روکنے کا مطالبہ	226
-	صوبہ میں تن سازی کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ	226
-	بچے سے زیادتی کی روک تھام کے لئے چائلڈ پروٹیکشن کے چیپٹر کو نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ	226
-	قواعد کی معطلی کی تحریک	226
	قرارداد	
-	ایبٹ آباد میں جرگے کے غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر انسانی فیصلے کی پُرزور مزمت	226
	زیرو آور	
-	مستحق افراد کو اشیائے خوردنوش کم نرخوں پر مہیا کرنے کا مطالبہ ...جاری	226
-	گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا	226
-	سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد	226

کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف ----------

بدھ، 11-مئی2016

جلد شمارہ

49- ایجنڈا 239 ----------
50- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ 241 ----------
51- نعت رسول مقبول 242 ----------
سوالات محکمہ جات زراعت، محنت و انسانی وسائل اور بہبود آبادی
- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات 243 ----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

- نشان زدہ سوال اور اس کا جواب جو ایوان کی میز پر رکھا گیا 271 ----------
- غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات 272 ----------
پوائنٹ آف آرڈر
- بنگلہ دیش میں پاکستان کے حامی اور جماعت اسلامی کے سربراہ جناب مطیع الرحمٰن نظامی کی شہادت پر آؤٹ آف ٹرن قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ 276 ----------
تعزیت
- جناب مطیع الرحمٰن نظامی شہید کے لئے دعائے مغفرت 277 ----------
تحاریک التوائے کار
- سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ ---جاری 278 ----------
- لاہور سمیت صوبہ بھر میں ناقص فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب---------- 281
سرکاری کارروائی
آرڈیننس جو ایوان کی میز پر رکھا گیا
- آرڈیننس ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب ----------

- کورم کی نشاندہی	----------	283
مسودہ قانون جو متعارف ہوا		
- مسودہ قانون چوتھی ترمیم لوکل گورنمنٹ پنجاب	----------	
زیر و آر		
- کوئی نوٹس پیش نہ ہوا	----------	
- قواعد کی معطلی کی تحریک	----------	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

قرارداد		
- بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو پاکستان سے محبت کے جرم میں پھانسی کی سزا کی پُر زور مزمت	----------	
جمعرات، 12-مئی 2016		
جلد شمارہ		
65- ایجنڈا	----------	293
66- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	295
67- نعت رسول مقبول	----------	296
سوالات محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت		
- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	297
- غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	320
توجہ دلاؤ نوٹس		
- گوجرانوالہ سابق وزیر و ممبر پنجاب اسمبلی کے مقدمہ قتل کی صورتحال --جاری	----------	332

- میانوالی کم سن لڑکی کے اغواء و زیادتی سے متعلقہ تفصیلات ---------- 339

تحاریک استحقاق

- قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ---جاری ---------- 342

تحاریک التوائے کار

- اچھرہ لاہور کا سیوریج سسٹم تباہی کا شکار ---------- 244
- صوبہ میں عطائی ڈاکٹروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ---جاری ----------
- لاہور کے سروسز ہسپتال میں جعلی خاتون نیورو سرجن کا مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کرنے کا انکشاف ---جاری ---------- 351

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-	درسی کتب عربی میں شائع ہونے والی احادیث اور آیات میں غلطیوں کی نشاندہی ----------	
-	وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود کاہا سلطان اور درہ کاہا چھاچھڑ کے سیلابی پانی کے راستوں، ندی نالوں کی توسیع نہ کرنا ----------	
	پوائنٹ آف آرڈر	
-	پی آئی سی میں مریضوں کو ادویات ایک ماہ کی بجائے آٹھ دن کی جاری کرنا ----------	
-	ایف آئی سی میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے اور ایمرجنسی کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ ----------	
-	راولپنڈی کے تین بڑے ہسپتالوں کو وینٹی لیٹرز کی کمی کا سامنا ----------	

- محکمہ خوراک کا عملہ گندم کی خرید کے حوالے سے کسانوں کو پریشان کرنے اور آڑھتی کو فائدہ پہنچانے میں مصروف ----------
- کورم کی نشاندہی ----------

83- انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(74)/2016/1419. Dated: 28th April, 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 6 May 2016 at 03:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 28th April, 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ6-مئی2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ سکولز ایجوکیشن

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب

ایک وزیر آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید

2- چیئرمینوں کا پینل

1- میاں مرغوب احمد، ایم پی اے پی پی-150

2- محترمہ صباء صادق ایڈووکیٹ ، ایم پی اے ڈبلیو-306

3- جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے پی پی-15

4- سید محمد سبطین رضا، ایم پی اے پی پی-260

3- کابینہ

1- راجہ اشفاق سرور وزیر محنت و انسانی وسائل

2- جناب شیر علی خان وزیر کانکنی ومعدنیات توانائی*

3- جناب تنویر اسلم ملک وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات

4- جناب محمد آصف ملک وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11-جون 2013، 29-مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس 6 تا 25-مئی 2016 تفویض کیا گیا۔

6

5- رانا ثناء اللہ خان وزیر قانون و پارلیمانی امور

6- محترمہ حمیدہ وحید الدین وزیر ترقی خواتین

7- جناب بلال یٰسین وزیر خوراک، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ*

8- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن وزیر آبکاری و محصولات

9- رانا مشہود احمد خان وزیر سکولز ایجوکیشن

10- میاں یاور زمان وزیر آبپاشی

11- ملک ندیم کامران وزیر زکوٰۃ و عشر

12- میاں عطاء محمد خان مانیکا وزیر اوقاف اور مذہبی امور

13- ڈاکٹر فرخ جاوید وزیر زراعت

14- جناب آصف سعید منیس وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*

15- سید ہارون احمد سلطان بخاری وزیر سماجی بہبود اور بیت المال

16- ملک محمد اقبال چنڑ وزیر امداد باہمی

17- چودھری محمد شفیق وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری

18- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن*، تحفظ ماحول*

19- ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا وزیر خزانہ

20- جناب خلیل طاہر سندھو وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری سرفراز افضل	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2-	راجہ محمد اویس خان	زکوٰۃ و عشر
3-	جناب نذر حسین	قانون و پارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5-	حاجی محمد الیاس انصاری	سماجی بہبود و بیت المال
6-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	اوقاف و مذہبی امور
7-	محترمہ راشدہ یعقوب	ترقی خواتین
8-	محترمہ نازیہ راحیل	ریونیو
9-	جناب عمران خالد بٹ	صنعت، کامرس و تجارت
10-	جناب محمد نواز چوہان	ٹرانسپورٹ
11-	جناب اکمل سیف چٹھہ	تحفظ ماحول
12-	چودھری محمد اسد اللہ	خوراک
13-	نوابزادہ حیدر مہدی	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ

14- لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ شجاعت احمد خان
اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے

15- خواجہ عمران نذیر صحت

16- جناب رمضان صدیق بھٹی لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

17- چودھری علی اصغر منڈا ایڈووکیٹ ایس اینڈ جی اے ڈی

18- جناب سجاد حیدر گجر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر مورخہ ۔دسمبر پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19- رانا محمد ارشد اطلاعات و ثقافت

20- میاں محمد منیر آبکاری و محصولات

21- رانا اعجاز احمد نون زراعت

22- محترمہ نغمہ مشتاق بہبود آبادی

23- جناب احمد خان بلوچ پبلک پراسیکیوشن

24- جناب عامر حیات ہراج کان کنی و معدنیات

25- رانا بابر حسین خزانہ

26- میاں نوید علی — محنت و انسانی وسائل

27- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا — مواصلات و تعمیرات

28- جناب محمود قادر خان — چیف منسٹر انسپکشن ٹیم

29- سردار عاطف حسین خان مزاری — خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

30- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال — منصوبہ بندی و ترقیات

31- سردار عامر طلال گوپانگ — سپیشل ایجوکیشن

32- مہر اعجاز احمد اچلانہ — داخلہ

33- چودھری خالد محمود ججہ — آبپاشی

34- میاں فدا حسین — جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری

35- چودھری زاہد اکرم — کالونیز

36- محترمہ شاہین اشفاق — کوآپریٹو

37- محترمہ مہوش سلطانہ — ہائر ایجوکیشن

38- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس — سکولز ایجوکیشن

39- جناب طارق مسیح گل — انسانی حقوق و اقلیتی امور

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر
مورخہ ۔دسمبر پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

ایڈووکیٹ جنرل -

جناب شکیل الرحمٰن خان

ایوان کے افسران 6-

سیکرٹری اسمبلی رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 6-مئی 2016

یوم الجمع ، 27-رجب المرجب 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 33 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝٢
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤ عَلَّمَهٗ
شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝٥ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ بِالْاُفُقِ
الْاَعْلٰى ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰي مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
اُخْرٰى ۝١٣ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ
مَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨

سورۃ النّجْم آیات 1 تا 18

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق محمدؐ نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ قرآن تو حکم اللہ ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے 4 ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5) یعنی جبرائیل طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ آسمان کے اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور اَور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10) جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا (11) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو؟ (12) اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے (13) پرلی حد کی بیری کے پاس (14) اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے (15) جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (16) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی (17) انہوں نے اپنے پروردگار کی قدرت کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (18)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پر مگر عرش نشیں ہے
تُو چاہے تو ہر شب ہو مثال شبِ اسرَا
تیرے لئے دو چار قدم عرش بریں ہے
ہر اک کو میسّر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم ترا اندازِ طلب کتنا حسین ہے

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔میاں مرغوب احمد، ایم پی اے پی پی-150
2۔محترمہ صباء صادق ایڈووکیٹ ، ایم پی اے ڈبلیو-306
3۔جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے پی پی-15
4۔سید محمد سبطین رضا، ایم پی اے پی پی-260

سوالات

محکمہ سکولز ایجوکیشن

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دئیے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2753 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

ب صوبہ پنجاب میں حکومت نے جنوری تا مارچ کے دوران کل کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور جرمانے کئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔

ب صوبہ پنجاب میں جنوری تا مارچ کے دوران کل غیر رجسٹرڈ سکول تھے ان میں سے ایک سکول کو سیل کیا گیا اور سولہ سکولوں کو جرمانے کئے گئے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن سکولوں کو seal کیا گیا ہے اُن کو کتنا جرمانہ ہوا ہے اور اگر انہیں دوبارہ exist ہونے کی اجازت دی جائے گی تو کن شرائط کے تحت دی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر یہ جواب پچھلے سال جمع کروایا تھا لیکن اس کی latest صورتحال ایوان کو بتانا ضروری ہے۔ ایک سکول seal کیا گیا ہے اور overall پچھلے سال ہم نے کافی actively اس پر کام کیا ہے۔ پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن بل کے مطابق ڈسٹرکٹ وار کریک ڈاؤن کئے تو پورے پنجاب کے اندر 54 out of thousand ہم نے 29ہزار 625 سکولوں کے خلاف کارروائی کی سکولوں کو لاکھوں روپے 4جرمانے بھی ہوئے ہیں۔ہر سکول کی مختلف کیٹیگری ہے لہٰذا جرمانے لے کر seal بھی ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم سکول seal نہ کریں کیونکہ اس سے بچوں کی پڑھائی کا نقصان ہوتا ہے جبکہ جرمانے کرنے کی صورت میں categorization wise کافی مثبت نتیجہ نکلا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر صحافی حضرات بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

اوکاڑہ کے اندر جو پولیس گردی ہوئی ہے اس حوالے سے صحافیوں نے آج باہر احتجاج بھی کیا ہے اور ایوان سے بائیکاٹ کر گئے ہیں۔میری گزارش ہے کہ آپ گورنمنٹ کی طرف سے ممبران بھجوائیں جو اُن کے ساتھ بیٹھ کر ان کے مسائل پر بات کریں۔

جناب سپیکر جی، رانا ارشد صاحب اُن کے پاس گئے تھے اور مجھے مل کر گئے تھے۔

میاں محمد اسلم اقبال وہ ہومیو پیتھک ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میرے خیال میں ملک ندیم کامران اور رانا محمد ارشد نے اُن سے بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر یہ ایلوپیتھک ہیں اس لئے انہیں بھجوا دیں۔

جناب سپیکر چودھری شیر علی خان صحافی حضرات کے پاس جائیں اور ساتھ ڈاکٹر سید وسیم اختر کو بھی لے جائیں۔ اگر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا اس دوران سوال ہو گا تو اس سوال کو pending کر لیا جائے گا۔آپ دونوں صاحبان جائیں اور ان کو satisfy کریں۔

اس مرحلہ پر وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان اور معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر

صحافی حضرات کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے

جی، محترمہ اس پر آپ کا مزید کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ جی، نہیں ہے۔

جناب سپیکر اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر میرا سوال نمبر 1984 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ کمپری ہینسو ہائر سیکنڈری سکول کا رقبہ و دیگر تفصیلات

1984 ڈاکٹر نوشین حامد کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف گورنمنٹ کمپری ہینسو ہائر سیکنڈری سکول سنگھپورہ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے نیز کتنے رقبہ پر عمارت اور کتنا رقبہ بطور گراؤنڈ استعمال کیا جاتا ہے؟

ب متذکرہ سکول میں کل کتنے اساتذہ ہیں؟

ج متذکرہ سکول میں آرٹس اور سائنس کے کل کتنے اساتذہ ہیں، آرٹس اور سائنس ٹیچر کی الگ الگ تعداد مع ان کا نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف گورنمنٹ کمپری ہینسو ہائر سیکنڈری سکول سنگھپورہ لاہور کا کل رقبہ 18کنال 5مرلہ ہے۔ 14کنال 5مرلہ پر سکول کی عمارت واقع ہے جبکہ 4کنال بطور گراؤنڈ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ب متذکرہ سکول میں اساتذہ کی کل تعداد 73ہے۔

ج متذکرہ سکول میں کل 73اساتذہ ہیں جن میں سے 15اساتذہ سائنس اور 58اساتذہ آرٹس کے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر یہ سوال 2013 میں بھیجا گیا تھا جس کا جواب 2015میں یعنی دو سال سے بھی زائد عرصہ کے بعد آیا ہے۔ میرا آپ کے توسط سے معزز وزیر سے یہ سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف ایسا کوئی ارادہ

رکھتے ہیں کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی پر کوئی action لیں یا اس پر اُن کو accountable ٹھہرائیں کیونکہ اگر اسمبلی کے سوالات پر اتنا non serious attitude ہو گا تو باقی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کس طرح چل رہا ہو گا؟ یہ بڑا سادہ سا سوال تھا اور صرف ٹیچرز کی لسٹ مانگی گئی تھی جو کہ ہر سکول میں موجود ہوتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے صرف لسٹ provide کرنی تھی اور اس میں کوئی technicality یا مشکل بات نہیں تھی۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب کی بات سنتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر یہ سوال سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو 06-10-2015 کو receive ہوا تھا اور ہم نے 13-11-2015 کو اس کا جواب اسمبلی کے اندر جمع کروا دیا تھا یعنی ہمارے پاس ایک مہینہ ہی رہا ہے۔ اس کے علاوہ میں ایوان کے علم کے لئے بتاؤں گا کہ ہمارے پاس اسمبلی کی طرف سے جتنے بھی matters آتے ہیں اُن پر ہم monthly basis پر کام کرتے ہیں اور monthly basis پر ہمارا stock take ہوتا ہے جس پر کام کر کے پھر ہم بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر ہمیں جو انفارمیشن provide کی گئی ہے اور اسمبلی کے floor پر جو پیپر رکھا گیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ 28-نومبر 2013 کو یہ سوال بھیج دیا گیا تھا لہٰذا اس میں problem کدھر ہے اس کو یہ identify کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر چونکہ مجھے آپ کے ساتھ یہاں کام کرنے کا اعزاز ملا ہے تو جو disparity ہے اُس کو ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کے level پر دیکھیں گے اور اس کو دُور کریں گے۔

جناب سپیکر جی، محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر سوال نمبر 1985 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سنگھپورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

ڈاکٹر نوشین حامد کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھپورہ لاہور میں اساتذہ کی کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ کب تک پر کر دی جائیں گی؟

ب متذکرہ سکول میں کون کون سی ہیں نیز ان کی کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھپورہ لاہور میں اساتذہ کی کل منظور شدہ اسامیاں ہیں اور ان میں سے اسامیاں خالی ہیں جبکہ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے

خالی اسامیوں کی عہدہ تفصیل	
دو سبجیکٹ سپیشل ایس ایس لسٹ	
چار ایس ایس ٹیز	ایس ایس ٹی
چار ای ایس ٹیز	ای ایس ٹی

درجہ بالا اسامیوں کے پُر کرنے کے حوالے سے گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور الیکشن کمیشن کی جانب سے تبادلہ جات پر پابندی عائد ہے۔ تبادلہ جات پر پابندی ختم ہونے پر خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔ مزید برآں محکمہ کی سطح پر ایجوکیٹرز کی بھرتی کے لئے پراسس شروع کر دیا گیا ہے اور بھرتی مکمل ہونے پر مذکورہ خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

ب متذکرہ سکول میں اس وقت کوئی بھی مسنگ فسلیٹیز نہ ہیں اور تمام بنیادی ضروریات یعنی بجلی ، پانی، گیس ،چاردیواری اور بلڈنگ موجود ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر سوال یہ کیا گیا تھا کہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی جس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور الیکشن کمیشن کی جانب سے تبادلہ جات پر پابندی عائد ہے تو اب الیکشن ختم ہو گیا ہے اور اگلا الیکشن سر پر ہے شاید مڈ ٹرم بھی ہو جائے تو یہ پابندی کب تک رہے گی؟

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

یہ منہ اور مسور کی دال کی آوازیں

جناب سپیکر آرڈر، پلیز۔جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر محترمہ کی بات پر میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش
پر دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر
بھی کم نکلے

نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر جب سوال ہمارے پاس آیا تو لاہور میں اس وقت ضمنی الیکشن ہو رہا تھا لیکن اب یہ ! # #" !ہو چکا ہے، این ٹی ایس ہو چکا ہے اور امسال تمام خالی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر اسی سے $ " سوال ہے کہ

میں وزیر اعلیٰ نے ایک آرڈر دیا تھا کہ تمام کنٹریکٹ بھرتیوں کو & " % "کیا جائے لیکن آج تک بہت سارے اضلاع میں وہ بھرتیاں & " % "نہیں ہوئیں اور کنٹریکٹ پر ہی چل رہی ہیں جس کی وجہ سے بھی یہ تبادلے کرنے میں '#" !ہوں گی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن اضلاع میں یہ بھرتیاں & " % "نہیں ہوئیں وہ کب تک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر یہ ایک #" !ہے جس میں تین سال کا پیریڈ ہوتا ہے اور جو ٹیچر یہ پیریڈ مکمل کر لیتا ہے پھر اسے)" اور)" "! " کرواتے ہیں اور اس کے بعد آتی ہیں۔ یہ * (!جہاں جہاں پر ! # ہوتا جا رہا ہے وہاں پر ہم انہیں" % "کرتے جا رہے ہیں اور جو لوگ یہ معیار پورا کر لیں گے انہیں" % "کرتے جائیں گے۔ اس کے ساتھ کو جن ٹیچرز کے تین سال پورے ہو گئے تھے ان تمام کو " % "کرنے کے آرڈر جاری ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر چلیں، یہ تو بڑی مبارکباد کی بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ اسامیاں ہی پوری نہ کریں بلکہ اپنی خامیاں بھی دور کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر میرے نوٹس میں ہے کہ ضلع سرگودھا کی کچھ ایسی ٹیچرز موجود ہیں جو چار سال سروس ہونے کے باوجود بھی ابھی تک &" % "نہیں ہوئیں؟

جناب سپیکر آپ ان کے متعلق انہیں بتا دیں وہ نوٹس لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر انہوں نے%# #! کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں سرگودھا کا بھی دیکھ لوں گا۔ میاں محمد اسلم اقبال نے جو بات کی ہے تو ان کی خامیاں پوری قوم کے سامنے ہیں جنہیں پوری قوم دیکھ رہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر پچھلے دو سال سے اس سے $ "بہت سارے سوال آئے ہیں اور ہر بار منسٹر صاحب کا یہی جواب ہوتا ہے لیکن اس پر ہمیں کوئی " #"!" (% نہیں بتائی گئی۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ اس سے ایک چیز تو ثابت ہوتی ہے کہ میں اپنی بات کا پکا ہوں اور جو کہتا ہوں اس پر کھڑا رہتا ہوں۔ قہقہہ

جناب سپیکر ہم اس کو پورا کر لیں گے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر آپ کو کیا ہو گیا؟

میاں محمد رفیق جناب سپیکر مالیخولیا ہو گیا۔ ایوان میں قہقہے

جناب سپیکر آپ مہربانی کر کے کسی مائیک پر ہو جائیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میرے پاس مائیک ہے جسے آپ کا سٹاف بند رکھتا ہے اور آپ کے اشارے پر وہ کھولتے ہیں۔

جناب سپیکر اس سسٹم کے سارے بٹن آپ کو نہ دے دیں اور آپ ہی اسے چلاتے رہیں؟

میاں محمد رفیق جناب سپیکر نہیں، مجھے یہ ایک ہی دے دیں تو عنایت ہو گی۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ اپنے بٹن کو #کر لیں یہی بڑی بات ہو گی۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر سوال نمبر پر ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ اس سکول میں بچوں کی کتنی تعداد ہے کیونکہ یہاں پر اساتذہ بھرتی ہیں اور ابھی *میں کتنی اور ہوں گی، شاید اسامیوں پر یہ سے بڑھ جائیں گی تو یہاں پر تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد بتا دی جائے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر یہاں پر بچے اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میرے اپنے گاؤں کے سکول میں---

جناب سپیکر نہیں۔ میاں صاحب آپ اس سوال سے متعلقہ بات کریں اور اپنے گاؤں اور سکول کی بات نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میں اس سوال سے متعلقہ بات سنوں گا۔ اس کے علاوہ نہیں سنوں گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈی ای او کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ڈی ای او کی لاہور میں کتنی پوسٹیں ہیں، یہ کس کس گریڈ کی ہیں اور ان پر تعیناتی کے لئے کیا معیار ہے؟

ب اس وقت ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل نیز ان کی تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں بھی فراہم کریں؟

ج کیا ان کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کبھی محکمہ نے کروائی ہے تو کب، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

د کیا ان کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے اگر ان کی کارکردگی سے مطمئن نہ ہے تو پھر ان کو یہاں سے ان پوسٹوں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع لاہور میں ڈی ای او کی سات پوسٹیں ہیں جن میں سے چھ پوسٹیں جنرل کیڈر کی ہیں جبکہ ایک پوسٹ ڈی ای او ایجوکیشن ایکس ایم سی ایل کیڈر کی ہے۔یہ گریڈ کی پوسٹیں ہیں اور ان پر تقرری سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ ای ڈی اوز کی تعیناتی سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی قائم کردہ سرچ کمیٹی کے ذریعے ہوتی ہے اور محکمہ کے سینئر افسران انتظامی تجربہ کے حامل امیدواروں کو باقاعدہ انٹرویو کے ذریعے ڈی ای او کی پوسٹ پر تعینات کرتے ہیں سرچ کمیٹی کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب اس وقت ان اسامیوں پر کام کرنے والے افسران کے نام، عہدہ، تجربہ کی تفصیل اور تعلیمی اسناد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ج ماضی میں ضرورت نہ ہونے کے سبب اسناد کی تصدیق نہ کروائی گئی۔تاہم اب تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنی تعلیمی اسناد کی تصدیق کروا کے ان کی کاپیاں فوراً مہیا کریں تاکہ انہیں ان کے ذاتی ریکارڈ کا حصہ بنایا جا سکے۔

د حکومت صوبے کی سطح پر تمام اضلاع سے تعلیمی امور اور اصطلاحات پر عملدرآمد کروانے کے لئے بدستور رابطے میں رہتی ہے۔ڈی ای او ایک اہم اور ذمہ دار ضلعی آفیسر ہوتا ہے۔اگر کسی ڈی ای او کی طرف سے دفتری اور انتظامی امور کے حوالے سے کوئی کوتاہی سامنے آئے تو اُس ڈی ای او کو اس کی پوسٹ سے ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے بھی سوال کی حالت وہی ہے جو مجھ سے پہلے میری بہن کے سوال کی تھی---

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں پھر میں پوچھتا ہوں کہ حالت کیسی ہوتی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اس سوال کا جواب

کو اسمبلی میں آیا جبکہ یہ سوال کو جمع کروایا گیا تھا

جس کی محکمہ کو ترسیل کو ہوئی اور جواب میں آرہا

ہے۔ظاہر ہے کہ جو تفصیل ہمیں دی جاتی ہے وہ ابھی ہمیں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے دی گئی تو اس صورت میں جواب کی تصدیق نہیں ہو سکتی کہ جواب کس حد تک درست ہے لیکن بہرحال جو انہوں نے جواب دیا ہے اس پر میں وزیر موصوف سے یہی ضمنی سوال کروں گی کہ آپ بے شک اپنی بات پر قائم رہتے ہیں لیکن اپوزیشن کی طرف سے سوال اس لئے جمع نہیں کروائے جاتے کہ ہم آپ کو ہدف بنائیں بلکہ سوالات جمع کروانے کا ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ محکمہ جات کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکے۔ آپ کو اس لئے وزیر نہیں بنایا گیا کہ آپ اپنی بات پر قائم رہیں بلکہ آپ کو اس لئے وزیر بنا کر بٹھایا گیا ہے کہ آپ ان محکموں کی سمت درست کریں۔۔۔

جناب سپیکر محترمہ آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جب میرٹ سے ہٹ کر بھرتیاں کی جائیں گی اور میرٹ سے ہٹ کر لوگوں کو تعینات کیا جائے گا تو % " #" &رہے گا۔۔۔

جناب سپیکر اس کی مثال بتائیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر کسی بھی محکمہ میں گریڈ کا بندہ گریڈ میں بھرتی کیا جائے تو کیا میرٹ بنتا ہے؟

جناب سپیکر کیا بھرتی کیا جائے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر کسی بھی گریڈ کے بندے کو گریڈ میں بھرتی کر دیا جائے اور اسے گریڈ کی پوسٹ دے دی جائے تو کیا یہ میرٹ بنتا ہے؟

جناب سپیکر ایسا نہیں بلکہ وہ #کر رہے ہوں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرٹ نہیں بنتا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر اس حوالے سے کوئی ایک ایسی مثال بتا دیں۔ دوسری بات یہ کہ جہاں تک میرٹ کی بات ہے تو اس کے جواب میں پوری $دی ہوئی ہے۔ میں محترمہ کا بہت احترام کرتا ہوں اور میں صرف یہ کہوں گا کہ کوئی ایک مثال بتائیں تو ہم اسے دیکھیں گے اور اگر کسی کو " (#دیا ہو---

جناب سپیکر نہیں، آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور بوائز و گرلز سکولوں کو ضم کرنے کی تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں حکومت پنجاب نے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کو " کر دیا ہے، ان سکولوں میں کتنے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ہیں؟

ب ضلع لاہور میں کل کتنے بوائز و گرلز سکولوں کو " کیا گیا، سکول کا نام اور ٹاؤن نام تفصیل سے بیان کریں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں جن بوائز و گرلز پرائمری، مڈل و ہائی سکولوں کو دوسرے سکولوں میں " کیا گیا ان کی بلڈنگ خالی پڑی ہے یا ان کی بلڈنگ پر بااثر لوگوں نے قبضہ کر لیا

ہے اگر خالی پڑی ہے تو مذکورہ بلڈنگ کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ میل اور فی میل ٹیچر اکٹھے ہی پڑھا رہے ہیں جس سے بچیوں کی انرولمنٹ میں خاص کمی ہو رہی ہے؟

ہ اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بوائز اور گرلز سکولوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔ضلع لاہور میں سات مسجد مکتب، دو گرلز پرائمری، بارہ بوائز پرائمری اور ایک بوائز مڈل سکول کو " کیا گیا ہے ان میں سے سٹی ڈسٹرکٹ کا صرف ایک سکول ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول کوٹ لکھپت کو سٹی ڈسٹرکٹ ہائی سکول پنڈی راجپوتاں میں " کیا گیا ہے۔

ب ضلع لاہور میں بیس بوائز اور دو گرلز سکولوں کو " کیا گیا ہے۔ان کی لسٹ + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج درست نہ ہے۔ضلع لاہور میں جن سکولوں کو " کیا گیا ہے۔وہ مسجد مکتب سکیم کے تحت مساجد میں قائم کئے گئے تھے جو بعد ازاں متعلقہ مساجد انتظامیہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں اس طرح بلڈنگ خالی ہونے یا ان پر بااثر لوگوں کے قبضے کا جواز نہیں بنتا۔

د باور کرایا جاتا ہے کہ پرائمری لیول تک بعض سکولوں میں طلباء و طالبات ایک ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن مڈل لیول میں گرلز سکولوں میں صرف طالبات اور بوائز سکولوں میں صرف طلباء پڑھتے ہیں جبکہ گرلز سکولوں میں صرف فی میل ٹیچرز پڑھاتی ہیں تاہم چند بوائز مڈل سکولوں میں کچھ فی میل ٹیچرز بھی پڑھا رہی ہیں چونکہ مڈل لیول پر گرلز سکولوں میں صرف فی میل ٹیچرز ہی پڑھاتی ہیں لہٰذا اس سے بچیوں کی تعداد میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ہ بوائز اور گرلز سکولوں کی مرجنگ کے معاملے پر حکومت نے باقاعدہ ایک پالیسی واضع کر رکھی ہے قانون میں کسی بھی بااثر شخص کو سکول پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ ہے۔اور اس ضمن

میں حکومت نے سخت ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔چونکہ پرائمری لیول کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں لہٰذا وہاں فی میل ٹیچرز پڑھا سکتی ہیں۔ان سکولوں کو حکومت علیحدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اس سوال میں بھی میرا پہلا پوائنٹ یہی ہے کہ اس سوال کی تاریخ وصولی ہے جس کا جواب میں آیا ہے۔پہلے ہی منسٹر صاحب نے جو یہاں پر ابھی دی ہے کہ ہم ایک ماہ کے اندر اندر جوابات نکال دیتے ہیں تو پہلی بات یہاں پر ہی غلط ہو جاتی ہے کہ جب تین سال کے بعد آپ جواب دیں---

جناب سپیکر محترمہ آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر یہ ضمنی سوال ہی ہے جو کہ سوال سے متعلقہ ہے---

جناب سپیکر نہیں، یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔محترمہ جب سوال کی باری آئے گی تو اس وقت ہی % , کیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر نہیں باری کیسے؟ اسمبلی سے تو یہ چلا گیا اور جب اسمبلی سے وقت پر چلا گیا تو محکمہ تین سال سے---

جناب سپیکر جواب آگیا ہے ناں۔اب آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر تین سال کے بعد میرے سوال کا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر نہیں۔ آپ ایسے نہ کریں۔ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں تو پوچھیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن سکولوں کی " آپ نے لکھی ہے ان میں بوائز اور گرلز سکول شامل ہیں تو مجھے " کی وجوہات بتائیں؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر جب کسی سکول کو " کیا جاتا ہے تو اس کی # " " $ہوتی ہیں اور اس حوالے سے محکمہ نے ! معیار بنایا ہوا ہے کہ جن سکولوں میں طلباء کی تعداد کم ہو، جہاں پر انرولمنٹ کم ہو، جہاں پر کے % ہوں اور خاص طور پر وہ پرائمری سکول " کئے گئے ہیں جو مسجد مکتب تھے اور جن کی بلڈنگ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی نہیں تھی۔ مسجد مکتب کے تحت زیادہ سکول چل رہے تھے جنہیں " کر کے بہترین ٹیچرز اور سارا کچھ مہیا کیا گیا ہے۔جہاں جہاں پر یہ کیا گیا ہے وہاں کے لوگ بھی مطمئن ہیں اور بچوں کے نتائج بھی اس دفعہ بڑے اچھے آئے ہیں اور اس کا ایک بڑا !) # !آیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جو مجھے جواب دیا گیا ہے اس میں سے سات سکول مسجد مکتب۔۔۔

جناب سپیکر محترمہ آپ کون ساجز پڑھ رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جز الف ہے۔

جناب سپیکر اچھا جی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر بقول منسٹر صاحب سات سکول مسجد مکتب کے ہیں حکومت کا دعویٰ پڑھے لکھے پنجاب کا ہے آپ روشن پاکستان بنانے جا رہے ہیں، پنجاب کو ایجوکیشن کے ذریعے روشن کر رہے ہیں لیکن لاہور جیسے بڑے شہر کے اندر اگر #" کم ہونے کی وجہ سے سکولوں کو " کیا جائے۔میں آگے نہیں جاتی میں صرف لاہور کی بات کر رہی ہوں کہ اتنے بڑے شہر کے اندر اگر بچے سکول میں کم ہیں اور تعداد کم ہونے کی وجہ سے آپ سکولوں کو " کرتے ہیں تو اس کے بعد ہمارے پاس کیا بات رہ جاتی ہے کہ ہم کہاں تک کامیاب ہیں اور کہاں تک ناکام ہیں۔ ایک واضح مثال ہے کہ یہ صرف سات سکول نہیں ہیں سات سکول تو مکتب والے ہیں جن کو آپ کہہ رہے ہیں کہ بہترین دینے کے لئے ان کو " کیا ہے اگر " کرنے کا معیار یہ ہے کہ بچے کم ہیں، تعداد کم ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ #" کیوں نہیں ہے؟ جبکہ حکومت کی

ساری توجہ بچوں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور بچوں کو سکول لانے پر ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ان سکولوں میں بچوں کی تعداد کیوں کم ہے اور خاص طور پر لاہور پر میرا " # ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں اگر جو بچیاں اور بچے سکول نہیں آنا چاہتے تو حکومت اُس کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر ---

جناب سپیکر جی، یہ پالیسی بہت لمبی چوڑی ہے اب بتانا پڑے گی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں اب اُسی کی طرف آنے لگا ہوں بات یہ ہے کہ جب میں ہماری حکومت آئی تھی اُس وقت ہم نے سکول")# , کئے تھے اُس وقت سکولوں کی تعداد زیادہ تھی جن کو کم کر دیا گیا۔ اس سے پہلے جو سکول بنائے گئے تھے اُن کے پیچھے کوئی # نہیں تھی، جس کسی نے کہا وہاں پر سکول بنا دیا گیا جس کی وجہ سے یہ ہوا کہ کئی سکول ایسے تھے جن میں سات بچے تھے، کہیں پر آٹھ بچے تھے اور کہیں پر سولہ بچے تھے اُن کے لئے '% %" " مہیا کرنا اور اُن کو چلانا بڑا مشکل تھا۔ پھر حکومت ایک بڑی جامع پالیسی لے کر آئی اور اُس کے اندر پہلی دفعہ ان تمام سکولوں کی , " # کی گئی، ان تمام سکولوں کا پورا سروے کیا گیا اور اُن تمام سکولوں کے اردگرد کی آبادیوں کا ریکارڈ اکٹھا کیا گیا وہاں پر بچوں کی جو # "ہے اُس کو سامنے رکھا گیا، پھر اُس کے بعد ہم نے جو ہزار سکولز۔ $ کئے اُن سکولوں کے اندر کی #)#" !کی جس پر اربوں روپیہ حکومت نے لگایا اُس میں چار دیواری (* ." * , "$. ##" '% %' اور پھر اس کے بعد جو ٹیچرز کی کمی تھی اُس کو % # کیا۔ اس سال ہمارے پانچ ہزار سکول جو $" #ہیں جہاں پر بجلی نہیں ہم اُن کو سولر پر لے کر جا رہے ہیں اور ہم نے اس کے ساتھ ساتھ /#" ! #! " کیا پہلی دفعہ ہوا کہ ان سکولوں کی ' "# # کے اوپر جو ہمارے 1 . 1 0اور جو 1 2 جاتے ہیں ان کے ذریعے شروع ہوئی

محترمہ کے اس سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ یہ حکومت کا وژن ہے ،یہ حکومت کا) # "ہے کہ ہم نے ان بچوں کو سکولوں میں لے کر آنا ہے جس کا رزلٹ کیا نکلا کہ میں جب ہم نے یہ سارے کام شروع کئے تو سرکاری سکولوں میں لاکھ بچے جاتے تھے آج اُن بچوں کی تعداد ایک کروڑ لاکھ سے اوپر ہے۔ لاہور میں #" کے اندر تاریخی اضافہ ہوا ہے اس کے ساتھ ساتھ جو ہم نے پنجاب ایجوکیشن فاونڈیشن---

جناب سپیکر آپ تقریر پوری طرح پھر بعد میں کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر انہوں نے پوچھا تھا تو یہ اس کا جواب ہے۔

جناب سپیکر بس کریں۔مہربانی انہوں نے بات سمجھ لی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر ہمیں باخوبی علم ہے پورے پنجاب کو پتا ہے کہ منسٹر صاحب پنجاب کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ان کو منسٹر اسی لئے بنایا گیا ہے کہ یہ پالیسی دیں لیکن میرے سوال کا جواب پھر بھی نہیں آیا ۔یہ لسٹ مجھے محکمہ کی طرف سے دی گئی ہے اس میں لاہور کے سکولوں کے نام ہیں خدا کا خوف کریں جو خواب آپ دکھا رہے ہیں اور جو نعرے آپ ہمیں سنا رہے ہیں لاہور میں ---

جناب سپیکر محترمہ ضمنی سوال کریں، آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر حد ہو گئی ہے یعنی وہ تقریر کریں تو کوئی بات نہیں ہم---

جناب سپیکر محترمہ آپ ضمنی سوال پوچھیں میں اُن سے جواب لیتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے محکمہ نے بائیس سکولوں کی لسٹ فراہم کی ہے یہ جو بائیس سکول ہیں ان کو !#) $کرنے کی بجائے، ان کے اندر بچے لانے کی بجائے، #" بڑھانے کی بجائے یہ سکول " کر کے وہاں پرائیویٹ سکولوں کو # #" !کیا جا رہا ہے۔یہ سکول اس لئے بند کئے گئے ہیں کہ جو

پرائیویٹ سکولوں کا مافیا ہے اس کو #" کیا جا رہا ہے یہ میرا ضمنی سوال ہے۔آپ پرائیویٹ سکولوں کو # #" !کر رہے ہیں، آپ نے سرکاری سکول بند کر دئیے ہیں سرکاری سکولوں میں بچوں کو جو دینے کی بات آپ کر رہے ہیں وہ بھی جھوٹ ہے۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جتنا بڑا *#$, " پرائیویٹ سکولز کے اوپر اس حکومت نے کیا اور جب ہم نے دیکھا کے فیسیں بڑھائی جا رہی ہیں تو اُس کو ہم نے کے اوپر نہ صرف & " کیا بلکہ انہوں نے خود کہا کہ پرائیویٹ سکولوں کے خلاف ایکشن کیا جا رہا ہے تو سب سے بڑا *#$, " پرائیویٹ سکولوں کے خلاف اس حکومت کا ہے، یہ میاں محمد شہباز شریف کا اور اُن کی ' کا کریڈٹ ہے کہ سب سے بڑا *#$, " پرائیویٹ سکولز کے خلاف پنجاب حکومت نے کیا اور والدین اُن کے دکھوں کو دیکھتے ہوئے فیسوں کو کے اوپر & " کیا تو ہمارے اوپر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ پرائیویٹ سکولز کو ہم # #" !کر رہے ہیں بلکہ ہمارے ان تمام ! کی وجہ سے #" بڑھی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ایک سائڈ پر یہ سیریل نمبر سے تک سکولوں کو " کیا گیا جو ہمارے سامنے لسٹ رکھی گئی ہے اُس میں بتایا گیا ہے۔آپ یہ بتا دیں ایک سکول کو جب دوسرے سکول میں " کیا گیا تو پہلے والے سکول کی جگہ خالی ہو گئی تو اُن بائیس خالی سکولوں کی جگہ کو کیسے استعمال کیا گیا اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر اگر آپ اس کا جز ج پڑھیں تو اس کے اندر جو ہم نے سکول " کئے ہیں اُن میں جو سکولز آئے ہیں " کا مطلب یہ نہیں ہے یہ " % بھی بن جاتے ہیں دو سکولوں کی جگہ پر ایک سکول ہو جاتا ہے، وہاں پر کلاسز بھی جاری رہتی ہیں، وہاں پر ٹیچر ز بھی ہوتے ہیں اور وہ آ بھی رہے ہوتے ہیں۔صرف جو مسجد مکتب سکول تھا جن کا کچھ نہیں تھا، جن کی بلڈنگ نہیں تھی وہاں پر اُن کو ہم نے مساجد کے حوالے کیا باقی ہر جگہ پر سکول چل بھی رہے ہیں کوئی ایک '% %" #$ ' نہیں ہے بلکہ ہم نے وہاں پر ٹیچرز کا بھی اضافہ کیا ہے ،وہاں پر بھی دی ہیں لیکن سکول ایک" 'کے نیچے کر دیا گیا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر گزارش ہے کہ ایک علاقے میں دو سکول ہیں انہوں نے اُن کو " کر دیا بہت اچھی بات ہے کر دیں، انہوں نے پتا نہیں !کر وائی ہے ،انہوں نے سروے کر وایا ہے ،ادھر بچے پیدا نہیں ہو رہے ،انہوں نے کیا کر دیا ؟ میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب ایک سکول تھا ،اُس کو آپ نے دوسرے سکول میں " کیا بہت اچھی بات لیکن پہلے سکول کی بلڈنگ کدھر ہے ؟

جناب سپیکر منسٹر صاحب اُس کو مسجد مکتب کہہ رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں میاں صاحب سے ہی کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے حلقے کے سکول)کئے ہوتے تو آج ہمیں یہ بتاتے کہ یہ بلڈنگ " ہونے کے بعد بھی خالی پڑی ہے ۔معذرت کے ساتھ اگر یہ یہاں پر "# # !نہ کریں اور)کرنے کے بعد بتائیں ان کے حلقے میں ایک بھی ## ($ #$ ' موجود نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اب مجھ سے ان کی اصلیت سن لیں سرسید سکول کو سال ہو گئے ہیں، وہ سڑک کے اوپر سکول لگتا ہے دفعہ ان کے 2 1 3کو میں کہہ چکا ہوں وہ قومی اسمبلی کے سپیکر کا حلقہ ہے یہ باتیں کرتے ہیں، پرائم منسٹر اُدھر آئے ،چیف منسٹر اُدھر آئے، اُن کی آل اولاد

اُدھر آئی، ووٹ لینے آجاتے ہیں کام کرنے کے لئے انہیں توفیق نہیں ہوتی کہ وہاں پر سکول ٹھیک کر دیئے جائیں یہ باتیں کرتے پھرتے ہیں۔

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ میرا ضمنی سوال ہے، وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ ضمنی سوال سن لیں۔

MR SPEAKER: Order please, order please.

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر مجھے یہ بتا دیں کہ ڈیرہ غازی خان میں تو چھوٹو گینگ کا خاتمہ ہو گیا حکومت پنجاب میں چھوٹو گینگ کا خاتمہ کب ہو گا؟

جناب سپیکر یہ بات اس کے متعلقہ نہیں آپ سوال کے متعلق بات کریں۔ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ---

جناب سپیکر جی، شاہ صاحب

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر آپ کے حکم پر یہ---

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ چھوٹو گینگ کے نام سے کیوں گھبراتے ہیں۔

جناب سپیکر جی، بڑی مہربانی آپ کا ہی ہو گا جو کچھ ہو گا آپ اپنی بات کریں۔آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر چھوٹو گینگ کمیشن لے رہا ہے اُس کا خاتمہ کب ہو گا؟ نندی پور سے تنور روٹی سے---

جناب سپیکر آپ سوال پر آئیں، تشریف رکھیں بڑی مہربانی شاہ صاحب آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں اور منسٹر صاحب آپ کے حکم پر صحافی بھائیوں کے پاس گئے تھے اور الحمداللہ وہ تشریف لے آئے ہیں اور انہوں نے دو تین مطالبات سامنے رکھیں ہیں۔اوکاڑہ کے اندر وہاں کے ڈی پی او نے چینل کے اینکر پرسن کے خلاف ایک سچ کو دکھانے کے حوالے سے متعدد مقدمات درج کئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہ مقدمات واپس لئے جانے چاہئیں، ڈی پی او، اوکاڑہ نے ناجائز مقدمے درج کئے ہیں اس لئے ان کو

$! % کیا جائے اور ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ پچھلے دنوں رانا وحید صاحب جو اسی ایوان میں صحافی کارکن تھے ان کا اوکاڑہ میں "$% ہوا ہے۔صحافیوں کا کہنا ہے کہ کافی دن گزر چکے ہیں گھنٹے کے اندر اندر ان کے قاتل کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ہم نے ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کی ہے اور کہا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مل کر آپ کی دادرسی کی کوشش کریں گے۔ آپ بھی اس پر کچھ ارشاد فرمادیں تو انشاء اللہ یہ معاملہ حل ہو جائے گا اب وہ تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر ان کا شکریہ اور شاہ صاحب ؒ آپ کا بھی شکریہ۔ اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟

ملک تیمور مسعود جناب سپیکر میں ان کے (' پر ہوں۔

جناب سپیکر جی، ملک تیمور صاحب سوال کا نمبر بولیں۔

ملک تیمور مسعود جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے چودھری فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

چودھری فیصل فاروق چیمہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سرگودھا میں بچوں اور بچیوں کے سکولز کی کل تعداد کتنی ہے؟

ب ان میں سے کتنے سکولز ایسے ہیں جن کی چار دیواری موجود نہیں ہے؟

ج ان میں سے کتنے سکولز ایسے ہیں جن کی عمارت انتہائی خراب حالت میں ہے، باتھروم اور فرنیچر موجود نہیں ہیں؟

د کیا حکومت سکولز کی حالت بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع سرگودھا میں بچوں اور بچیوں کے سکولز کی کل تعداد ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

	سکول لیول	بوائز	گرلز
	پرائمری		
	ایلیمنٹری		
	ہائی		
	ہائر سیکنڈری		
	ٹوٹل	4	5

ب ضلع سرگودھا میں سکولوں کی چار دیواری نہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری			
ایلیمنٹری	---		
ٹوٹل			

ج ضلع سرگودھا میں سکولوں کی عمارت خراب ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری			
ایلیمنٹری			
ہائی			
ٹوٹل			

ضلع سرگودھا میں سکولوں میں باتھ روم نہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان

پرائمری

ضلع سرگودھا میں سکولوں میں فرنیچر موجود نہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری			
ایلیمنٹری			
ٹوٹل			

د حکومت ان سکولز کی حالت بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو آئندہ مالی سال ۔ میں کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک تیمور مسعود جناب سپیکر جو میں سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں وہ ان کی کارکردگی کے بارے میں ہے اس لئے ذرا غور سے سن لیں۔ سوال پوچھا گیا تھا کہ ضلع سرگودھا میں بچوں اور بچیوں کے سکولوں---

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر انہوں نے سوال کا نمبر بولا ہی نہیں، یہ سوال نمبر تو بتائیں---

جناب سپیکر منڈا صاحب آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا چل گیا ہے۔

ملک تیمور مسعود جناب سپیکر اس میں جز الف،ب،ج اور د میں سرگودھا سکول میں بچوں اور بچیوں کے سکولوں کی کل تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا، ان سکولوں میں جن میں چار دیواری، باتھروم، فرنیچر اور سکولوں کی حالت زار بہتر کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور جو یہاں پر جواب دیا گیا اس کے مطابق ضلع سرگودھا میں سکولوں کی کل تعداد بتائی گئی۔ 0 کے حوالے سے بات کی گئی، خاص طور پر سکولوں کی چار دیواری جو آج کل کے حالات میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے تو وہ کے قریب سکول بتائے گئے ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے۔ اسی طرح سکولوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی عمارت کی حالت خراب ہے۔ اسی طرح سے سکول ایسے ہیں جن

میں باتھروم نہیں ہیں اور سکول ایسے ہیں جن میں فرنیچر نہیں ہے۔یہاں پر معزز منسٹر نے بڑی اچھی پالیسی دی اور یہ بھی کہا کہ---

جناب سپیکر آپ اس سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

ملک تیمور مسعود جناب سپیکر اگر ان سکولوں کی تعداد دیکھ لیں تو میں سے ایک ہزار کے قریب ایسے سکول ہیں جن میں فرنیچر ہے، نہ ہی چار دیواری ہے---

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک تیمور مسعود میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر چار دیواری نہیں ہے، فرنیچر نہیں ہے، واش رومز نہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی حالت زار کے مالی سال تک درست کر دیں گے۔ تین بار یہ وزیر اعظم رہ چکے ہیں، پانچ بار وزارت اعلیٰ پر رہ چکے ہیں---

جناب سپیکر جی،آپ تشریف رکھیں یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر نے یہاں پر جتنی بڑی تقریر کی ہے یہ سوال کو جمع ہوا تھا اور اس کا جواب کو آگیا تھا۔ اگر یہ صرف ! سا سوال کر لیتے کہ آج اس کی # #! '"% کیا ہے تو ان کو اتنی لمبی تقریر کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔- % جب اسمبلی سے سوال ہمارے پاس آتا ہے تو اس کا جواب اسی وقت ہی جمع کروا دیا جاتا ہے۔اس کی # #! یہ ہے کہ سکولوں کو %# #! کیا گیا تھا لیکن اب وہاں پر سارے کے سارے سکول")# ہوگئے اور صرف سکول رہ گئے ہیں جن پر اس وقت چار دیواری کا کام ہو رہا ہے اور باقی تمام سکولوں کی چار دیواری ! # ہو چکی ہے۔جو " $ $%'% $"# $ ہوئی تھیں جن کی حالت خراب تھی ان پر بھی کام مکمل ہو چکا ہے اور اس وقت کوئی سکول ایسا نہیں ہے جس میں واش روم نہ ہو بلکہ تمام سکولوں میں واش روم بنا دئیے گئے ہیں۔ہم نے اس سال کروڑ روپیہ $%'-" # میں دیا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ جو حالت میں تھی آج اس سے بہت زیادہ

بہتر ہے اور جب یہ کی اسمبلی میں آئیں گے تو یہ تین دفعہ پرائم منسٹر نہیں بلکہ چار دفعہ پرائم منسٹر کا رونا اس وقت بھی اسی طرح روتے رہیں گے۔

جناب سپیکر اگلا سوال بھی چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں ان کے (' پر ہوں۔

جناب سپیکر جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے چودھری فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

چودھری فیصل فاروق چیمہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سرگودھا میں بچوں اور بچیوں کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی کتنی تعداد ہے؟

ب ان تمام سکولوں میں اس وقت کتنے اساتذہ موجود ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

ج ان تمام سکولوں کے پچھلے تین سالوں کے نتائج کی شرح کیا تھی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع سرگودھا میں بچوں اور بچیوں کے پرائمری ،مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد ہے۔

ب ان تمام سکولوں میں اس وقت اساتذہ موجود ہیں اور اسامیاں خالی ہیں۔

ج تین سالوں کے نتائج کی شرح کی تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے معزز وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوال کا جواب دیا گیا ہے کیا آج کا % بھی یہی ہے کیونکہ معزز وزیر نے پہلے فرمایا ہے کہ پچھلے % میں اور آج کے % میں فرق ہے؟

جناب سپیکر منسٹر صاحب سے ابھی پوچھتے ہیں آپ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھیں۔جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر اس کے اندر % ' یہ تھا کہ ہائی سکولوں کی کل تعداد کتنی ہے؟ اس وقت سکولوں کی تعداد نہیں بلکہ ہے کیونکہ ہم نے سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے کئے تھے جہاں پر *# #" تھی، جن کی حالت خراب تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے سکول " کئے تھے۔ اس وقت ضلع سرگودھا میں % تعداد ہے جس کو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ %" - " $ کر رہا ہے یہاں پر ہمارا 78 6 کا امتحان ہو چکا ہے اور اب اساتذہ کی بھرتیاں شروع ہوں گی۔ اس سال ضلع سرگودھا میں کوئی اسامی بھی خالی نہیں رہ جائے گی اور ہم تمام کی تمام اسامیوں پر بھرتی اگلے دو مہینوں کے اندر مکمل کر دیں گے۔ سب سے حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ وہاں پر رزلٹ کی # " بہت بہتر ہو گئی ہے۔جب میں یہ سوال پوچھا گیا تھا تو اُس وقت ہم . فیصد پر کھڑے تھے اور اس سال جو پنجم کا رزلٹ آیا ہے وہ 9 فیصد ہے۔کلاس ہشتم کا پنجاب ایجوکیشن کمیشن کا جو رزلٹ آیا ہے وہ 9 فیصد ہے اور یہ بہت

بڑا$" *"# "ہے۔سب سے بڑا"# $ یہ ہے کہ امتحانات کے اندر بچوں کی اتنی بڑی)#"! " !ہوئی ہے۔وہاں پر اور کوالٹی ایجوکیشن کے حوالے سے سب سے بڑا"# $ آج قوم کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر جی،شاباش۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر انہوں نے گے، گے، گے پر بات رکھی ہے اور میں ہوں، ہوں، ہوں کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر آپ اپنی بات کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں اپنی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں ضمنی سوال پر ہی آ رہا ہوں اگر آپ حکم کریں گے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، مہربانی۔آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اب ہم سرگودھا میں بھرتی کرنے جا رہے ہیں تو جو اشتہار اب آیا ہے اس میں یہ کتنے اساتذہ بھرتی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر جتنی خالی اسامیاں ہوں گی۔جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ یہ # # کی بات تھی اور یہ ہوں، ہوں، ہوں اور گے، گے، گے کی بات کر رہے ہیں (# (7 - ' (# %"# $ یہاں پر فاضل ممبر کو ایوان کے %"# $ کا خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر ' ! " " (# :چلیں، کوئی بات نہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر
اسامیاں خالی ہیں جو اس سال پُر کر دی جائیں گی۔
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جو اس وقت صورتحال ہے ---
جناب سپیکر میرے خیال میں آپ کو صورتحال بہت اچھی نہیں لگی۔
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس وقت اساتذہ کی تعداد ہے
اور سکول ہیں ۔ ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ضلع سرگودھا میں
سکول ہیں، اس حساب سے ایک سکول میں تو ایک ٹیچر بھی نہیں بنتا یہ
کیسی صورتحال ہے؟
جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب
وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں یہ
سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جب خود کہا کہ اس وقت % صورتحال بتائی
جائے تو اس وقت ان سکولوں میں ٹیچرز پڑھا رہے ہیں۔ جو سکول
پنجاب ایجوکیشن کمیشن کو دئیے گئے ہیں وہاں سے بھی ایڈیشنل ٹیچرز آئے
ہیں ان کو بھی ہم نے اپنے سکولوں کے اندر $/% کیا ہے۔ اصل صورتحال
یہ ان کے سامنے ہے کہ ٹیچرز اس وقت پڑھا رہے ہیں۔
جناب سپیکر جی، بہت شکریہ
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہاں جواب میں تو بتایا گیا ہے کہ
اسامیاں ہیں---
جناب سپیکر جی، وہ آپ کو # # ! بتا رہے ہیں۔
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہی تو میں بات کر رہا ہوں کہ
سے ہزار ٹیچرز کیسے آگئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہوداحمد خان جناب سپیکر یہ ! -
, ہوگی، اساتذہ اس وقت موجود تھے اور اس وقت
!کے مطابق اساتذہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر جی،بہت شکریہ۔اب اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور میں محکمہ تعلیم نے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار اپنا رکھا ہے؟

ب پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے کن شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے نیز شرائط کے طریق کار اس کی سالانہ یا ماہانہ کتنی فیس مقرر کی ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف صوبہ کے پرائیویٹ سکولوں کو پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن ریگولیشن رولز کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔جس میں; %$ (8فارم کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے مطابق سکول رجسٹریشن کرواتے وقت سربراہ ادارہ سکول میں موجود تمام معلومات بلڈنگ ، کمروں کی تعداد اور فیسوں کے متعلق اور سکول میں موجود دوسری سہولیات کے بارے میں بتاتا ہے۔

ب پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کرنے سے پہلے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی طرف سے نوٹیفائیڈ آفیسر ان کی کمیٹی سکول کا معائنہ کرتی ہے۔ انسپکشن کمیٹی سکول کے لیول کو مدنظر رکھتے ہوئے سکول میں موجود بچوں کی تعداد کے مطابق کلاس روم کی تعداد، فرنیچر، واش روم، پینے کے لئے پانی، فین وغیرہ اور ہائی سکول ہونے کی صورت میں کمپیوٹر لیب، لائبریری، سائنس لیب اور دوسری سہولیات کے مطابق اپنی سفارشات رجسٹریشن اتھارٹی کو پیش کرتی ہے جس کی روشنی میں سکولوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔حکومت پنجاب محکمہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبری 82

;;;مورخہ - - کے تحت نجی تعلیمی ادارہ جات کو ابتدائی طور پر پانچ سال کے لئے رجسٹرڈ کیا جاتا ہے جس میں بعدازاں ذاتی عمارت کی صورت میں دس سال جبکہ کرایہ والی عمارت کی صورت میں پانچ سالہ توسیع کی جاتی ہے۔حکومت پنجاب محکمہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبری 82

;مورخہ - - کے تحت پرائمری اور مڈل سکول اور ہائی سکولوں سے مندرجہ ذیل # "کے مطابق پانچ سال کی رجسٹریشن فیس وصول کی جاتی ہے۔

پرائمری اور مڈل سکول کی فیس	رجسٹریشن - روپے	انسپکشن فیس - روپے	- روپے سالانہ کے حساب سے
ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول	رجسٹریشن - روپے	انسپکشن فیس - روپے	- روپے سالانہ کے حساب سے

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میرے سوال کے جواب میں جو مجھے $دی گئی ہے اس میں نمبر پر ایک #! ہے اور میرا معزز منسٹر سے سوال یہ ہے کہ اس میں جو - ! اور *# کی $مانگی گئی ہے تو اس پر میں صرف ٹیچرز کے *# $ - !کی بات کروں گی کہ کیا محکمہ سکولوں کو$ %# ' کرتا ہے کہ ٹیچر کی %

- !کتنی ہونی چاہئے؟کیونکہ پرائیویٹ سکول بچوں کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں، سے ہزار روپے پر ٹیچر کی بھرتی کی جاتی ہے اور اب جس نے سے ہزار روپے تنخواہ پر پورا دن کام کرنا ہے اس نے بچوں کو کیا ایجوکیشن دینی ہے؟

جناب سپیکر جی،منسٹر صاحب بتائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر اس سلسلے میں پنجاب ایجوکیشن کمیشن کا : کیبنٹ میں جا رہا ہے اور اس میں پہلی دفعہ ہم نے سکولوں کی # &"# کی ہے جس کے اندر سکول کا رقبہ،سکول میں کون کون سی کلاسیں،کتنے ٹیچرز،ان کی # %>،ان کی - !اور وہاں پر کیا کیا ہیں؟ان ساری چیزوں کا احاطہ کیا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس دفعہ پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشن میں *#$, " کیا تھا، # % = # # #" %= کے تحت ہم رجسٹرڈ کرتے ہیں وہاں پر بھی ہم نے ان تمام سکولوں کو ایک "# #" دیا ہے۔جس میں ان کی - % ،ان کی # %> کے حوالے سے اور ان کے " !+ کے حوالے سے سارا $ ہم اکٹھا کر رہے ہیں اور اس حوالے سے ہم فیصلے بھی کر رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر کیا ابھی تک $ ہی اکٹھا ہو رہا ہے کیونکہ سکولز تو کافی عرصہ سے %" ہو رہے ہیں لیکن کیا ٹیچر کی تنخواہ کے سلسلے میں محکمہ کوئی ایکشن لے رہا ہے یا لے گا؟ کیونکہ یہ بہت ہی ایک اہم % ہے اور ٹیچر کی تنخواہ بہت زیادہ کم ہے جبکہ حکومت نے جو % تنخواہ ہزار روپے مقرر کی ہے اس کی آدھی سے بھی کم تنخواہ یہ ٹیچرز لے رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں نے جس طرح پہلے ایوان کو "!! کیا تھا کہ پہلے * کے اندر تھوڑا سا * تھا اور اب ٹیچرز کی # %> پر کارروائی کر کے اس کو")# کر لیا ہوا

ہے ہم یہ $ اکٹھا کر رہے ہیں، اس پر اسی حساب سے کارروائی بھی ہوگی اور # &"# بھی ہوگی۔

جناب سپیکر جی، بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میں معزز منسٹر سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی اور معزز منسٹر یہ میری %> "اور تجویز سمجھ لیں کہ جو بنیاد ہوتی ہے چاہے وہ کسی بلڈنگ کی ہو یا کسی قوم کی ہو تو اگر وہ مضبوط ہوگی تو آگے بلڈنگ مضبوط ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں جو ایجوکیشن سسٹم ہے اس میں جو پرائمری لیول کی ٹیچرز ہیں وہ انٹر میڈیٹ ہیں)"!- ! "# <: ##(میں ان کی اپنی # %> کچھ نہیں ہے۔ ان کی تنخواہیں بہت کم ہیں جب ہماری بنیاد ہی مضبوط ہی نہیں ہوگی تو ہم کس طرح سے ایک مضبوط قوم بن سکیں گے؟

جناب سپیکر اس میں میرا دوسرا ضمنی سوال پوائنٹ نمبر کے حوالے سے ہے کہ جو $ %#"- ! ہیں اور میرے اپنے حلقے میں پی پی۔ میں دو، دو مرلے کے بالکل بند گھروں میں چار چار کمروں کے سکول موجود ہیں لیکن یہاں پر $ %#"- ! کا ذکر کیا گیا ہے تو اس حوالے سے معزز منسٹر کچھ بتا دیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں نے جس طرح پہلے بتایا تھا کہ اب ہم سکولوں کی # &"# ان کی کی بنیاد پر کر رہے ہیں کہ کس سکول کے اندر $ %#"- ! ہیں، کس سکول میں سائنس لیب ہے اور کس سکول میں کمپیوٹر لیب ہے اور ان تمام چیزوں کو دیکھ کر اس کی # &"# ہوگی۔ اس میں اس کا '% %" اور ٹیچرز کی # %> بھی شامل ہوگی۔ یہ "# #" سب سکولوں کو دے دیئے ہیں اور اس پر جب ! # " + ہو جائے گی تو اس پر ہم ساری # &"# کر کے اس حوالے سے ایک ("!#" !لے کر آئیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر یہ ٹھیک ہے کہ - $"#
&"# ہوگی لیکن اگر $ %#" - !کم ہیں تو کیا ان کو $ %# 'کیا
جائے گا کہ وہ $ %#" - ! کا لازمی بندوبست کریں کیونکہ سکول میں
$ %#" - !کا ہونا بہت ضروری ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر دیکھیں جو
لینڈ کی کمی ہے ،یہاں پر ہمارے کچھ پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے اندر کچھ
کالج ایسے چل رہے ہیں جن کے پاس $ %#" - !نہیں ہیں۔ان تمام چیزوں
کا احاطہ کرتے ہوئے ان کی # &"# ہوگی اور اگر کسی کے پاس
زیادہ جگہ ہے تو ان کی # &"# اس حوالے سے ہوگی۔اگر کسی کے
پاس جگہ نہیں ہے تو ان کی # &"# اسی حوالے سے ہوگی۔میں ایک
چیز اور بتا دوں چونکہ اب انہوں نے ذکر کیا ہے تو ہم پہلی دفعہ اپنے سکولز
ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر " -(!اور -(! # %$
کو لازمی #! # بنا رہے ہیں۔ہمارا "#!8@?کے ساتھ "
ہو چکا ہے اور ہم اپنے تمام سرکاری سکولوں کے اندر $ %#" کو - $
کر رہے ہیں اور وہاں پر جو جو "#! بچوں کے لئے شروع ہو سکتی ہے وہ
ہم وہاں شروع کروائیں گے۔

جناب سپیکر جی،بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی،جن کا سوال ہے ان کو کیا کہوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ان کا ضمنی سوال مکمل ہو گیا ہے تو میں
نے ایک ضروری ضمنی سوال کرنا ہے---

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر ---

جناب سپیکر نہیں،آپ ضمنی سوال کرلیں یا ملک صاحب کرلیں۔آپ دونوں فیصلہ کرلیں کہ کس نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ملک صاحب ضمنی سوال کرلیں تو میں پھر کرلوں گا۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ ' '%# #A

" ! ! - " 0 %#A (اور میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ

ایک" 0 " # $) پر ہوا تھا اور ایک (< # $

) " 0پر ہوا تھا اور ان دونوں میں فیس کو کم کرنے---

جناب سپیکر نہیں،آپ جو بات کررہے ہیں وہ کچھ اور کررہے ہیں۔آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر "# ! -") (اگر آپ مجھے

" ' کرلیں تو آج

میں پہلی بار تھوڑا سا + # #%#ہوں۔آپ سے میری گزارش ہے کہ یہ

$ $ہوا تھا کہ '% %" کے اندر اتنے فیصد کمی کی جائے گی اور

وہ ایک " کے لئے ! ہوا، پرائیویٹ سکول ایک " کے لئے

فی بل ہزار روپے دیتے تھے اور انہوں نے ہزار روپے کیا۔اب اس دفعہ

انہوں نے جو پھر فی بل دیئے ہیں9 ' (# , ' " - (اور

ہزار روپے فی بل ہوگیا۔وہ پھر کس استحقاق کے تحت چھٹیوں کے اندر

چوتھی " میں ہزار روپے فی بل والدین سے لے رہے ہیں؟اس پر تو آپ

کا فیصلہ تھا -$ (*$ %#- , " 0ہم تو نہیں مانتے کہ اگر

آپ ان کے تھوڑے سے "کھینچیں گے تو وزیر اعلیٰ کا جو آج وژن ہے،جو

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کررہی ہے اور آپ بھی گورنمنٹ سکول کے لئے

جتنی دن رات "# کررہے ہیں تو میری آپ سے %> "ہے کہ آپ اس

ڈکیتی کو روکیں؟

جناب سپیکر جی،آپ کا سوال ہوگیا۔اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہوداحمد خان جناب سپیکر میں ان کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر جی،آپ ذرا ڈاکٹر صاحب کو سن لیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ان کا جواب اپنی جگہ پر ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں گورنمنٹ کے اس فیصلے کی تائید کرتا ہوں،انہوں نے - # کیا ہے کہ نجی شعبہ بھی تعلیم کو پھیلانے میں اچھا کردار ادا کررہا ہے اور انہوں نے ذاتی عمارت کے لئے دس سال کی رجسٹریشن کا نوٹیفکیشن کیا اور پرائیویٹ کرائے کی عمارت والے سکول میں پانچ سال کی رجسٹریشن کا نوٹیفکیشن کیا تو یہ اچھا فیصلہ ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بعض اضلاع میں اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا مثلاً بہاولپور میں اس پر عمل نہیں ہورہا اور وہاں پر کلرک مافیا پیچھے بیٹھ کر پیسے لے کر معاملات طے کرتا ہے تو اس کا نوٹیفکیشن کروائیں۔

جناب سپیکر جی،آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہوداحمد خان جناب سپیکر سب سے پہلے جو بات انہوں نے کی ہے، ہم چند دن پہلے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بہاولپور میں تھے اور بہاولپور ڈویژن میں یہ معاملہ -$ " %& , ہوا تھا اور وہاں پر " ! $ " کہا گیا ہے کہ جو فیصلے موجود ہیں اور جو قانون موجود ہے اس کے خلاف کوئی جائے گا تو ان کے خلاف سختی سے کارروائی ہوگی اور یہ کہا گیا ہے کہ 2 < 3 اس کے ریکارڈ کو ہر < 3 3 کی میٹنگ چیک بھی کریں گے اور اس پر # ! بھی کرائیں گے۔جہاں پر ملک صاحب کی بات ہے تو اس پر حکومت پنجاب واحد حکومت ہے جس نے نہ صرف یہ کہ - $" 2 کرایا بلکہ تمام پرائیویٹ سکولوں کو اس بات پر لے کر آئے کہ آپ نے && " کرنی ہے اور میں بھی کا ' وصول کروایا گیا۔

میں والدین کی ایک کمیٹی بنی اور پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن کی بھی ایک کمیٹی بنی۔ان کے ساتھ ہماری - " !ہوئیں جس میں فیصلہ یہ ہوا کہ ہم ان کو میں ان کو پانچ فیصد " کی اجازت دیں گے، میں یہ ادارے جو فیس لے رہے تھے اس پر پانچ فیصد " کے ساتھ لے سکتے

ہیں لیکن اس پر پرائیویٹ سکولوں نے احتجاج کیا،انہوں نے کہا کہ پانچ فیصد سے ہم (*نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اس مسئلے پر کمیٹی نے جو # " ' $کیں،اس پر ہم نے فیصلہ کر کے آٹھ فیصد " کی۔" % وزیر اعلیٰ کو)# کر دی ہے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ جو شکایات آ رہی ہیں یہ چند سکولوں کے متعلق آئی ہیں۔ہم نے اس سلسلے میں تمام اضلاع میں کہہ دیا ہے کہ ان سکولوں کے خلاف کارروائی کریں۔آٹھ فیصد سے زیادہ " کہیں پر نہیں ہو سکتی ، میں نے اس سلسلے میں میڈیا سے بھی بات کی تھی اور اب اس معزز ایوان سے بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ جہاں کہیں آپ کو اس کی خلاف ورزی نظر آتی ہے آپ ہمیں رپورٹ کریں ،ہم ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ میں طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور میں طالبات کی کل کتنی تعداد ہے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہائر سیکنڈری سکول کی چار دیواری حال ہی میں نئی تعمیر کی گئی نیز اس تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس کا ٹھیکہ کس کو کن کن شرائط پر کب دیا گیا؟

ج متذکرہ سکول میں اساتذہ کی کل کتنی تعداد ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانامشہود احمد خان

الف طالبات کی کل تعداد ہے۔کلاس وار تفصیل + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب درست ہے۔ مذکورہ بالا سکول میں حال ہی میں چار دیواری جس کی کل لمبائی فٹ ہے اس کا وہ حصہ جو خستہ حال اور خطرناک ہو چکا تھا جس کی لمبائی B7 = ہے صرف اس حصہ کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی تعمیر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ورکس سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ذریعے ہوئی۔ اس پر تقریباً۔ رقم خرچ ہوئی اور اس کا ٹھیکہ @89 0 - ! #< # %" #<کو دیا گیا۔

ج مذکورہ بالا سکول میں اساتذہ کی کل اسامیوں کی تعداد ہے ان کے نام عہدہ، گریڈ تفصیل : + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میں نے یہ سوال دسمبر میں جمع کروایا تھا اور اس کا جواب جون کو آیا ہے۔

جناب سپیکر جب بھی آیا، اس کا جواب ایوان میں تو اب آ رہا ہے۔آپ اس پر اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر آپ کا یہ کیا طریقہ ہے؟

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر آپ میری بات تو سن لیں یا پھر آپ مجھے طریقہ بتا دیں کہ میں نے کس طرح سے سوال کرنا ہے؟

جناب سپیکر آپ اپنے سوال پر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر ضمنی سوال ہی کر رہی ہوں، میں نے کچھ بتا کر ہی ضمنی سوال کرنا ہے؟

جناب سپیکر جی، فرمائیں

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دو سال اس کے جواب کو آئے ہوئے ہو گئے ہیں۔حالانکہ دیوار اتنے زیادہ پیسے خرچ کرکے صرف اس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی کہ اس سکول میں جانور،گھوڑے،بھینسیں وغیرہ باندھی جاتی ہیں وہ نہ باندھی جائیں لیکن دیوار بننے کے باوجود وہاں پر ابھی بھی جانور بندھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر جی،وزیر سکولز ایجوکیشن

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں محترمہ سے یہ کہوں گا کہ اس وقت سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ موجود ہے،ان کے ساتھ محترمہ سکول کا)کریں،تصویریں بنائیں، گھوڑا،گدھا جو بھی ہے اگر تصویر موجود ہو تو بہتر ہے ۔یہ خود وہاں جاکر)کر کے دیکھیں، دیوار بننے کے بعد ابھی کل ہی میں نے وہاں پر)کروایا ہے،کل ہی یہ سارا دیکھا گیا ہے وہاں پر اب ایسی صورتحال نہیں ہے۔ یہ سکول بہترین # $ # میں ہے ،یہ ایک ایسا سکول ہے جس میں نائٹ کلاسسز بھی چلتی ہیں اور یہاں پر تو ہر وقت ایک رونق لگی رہتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ جناب سپیکر میں منسٹر صاحب کی بات سے " کرتی ہوں جو فرمارہے کہ وہاں)کریں اور خود دیکھلیں۔میری اس میں گزارش ہوگی کہ یہ بغیر بتائے سکول میں جائیں یا پھر ڈیپارٹمنٹ کسی $" (بندے کو بھیجے ۔میرا وہاں پر روز نہیں تو ہفتے میں ایک دو دفعہ آنا جانا رہتا ہے،مجھے اس کے بارے میں پتا ہے وہاں کے ایم پی اے یہاں پر بیٹھے ہیں ان کو بھی اس صورتحال کا پتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اساتذہ کی اسامیوں کی تفصیل مجھے دی گئی ہے اس میں سے اس وقت)ہیں۔مجھے یہ بتا دیں کہ کب تک یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی اور کتنے %$ کے لئے یہ اسامیاں رکھی گئی ہیں؟

جناب سپیکر جی،وزیر سکولز ایجوکیشن

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر پہلے بھی اسی سکول کے بارے میں یہ سوال آیا تھا۔

جناب سپیکر محترمہ بھی یہی پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر پہلے بھی اسی سکول کے بارے میں سوال آیا تھا۔اس وقت طالب علم جن کے لئے ٹیچرز موجود ہیں اور اسی سال ہماری یہ تعداد پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر اگلا سوال جناب شہزاد منشی

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یوحنا آباد لاہور سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کی تفصیل

جناب شہزاد منشی کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف یوحنا آباد لاہور میں کتنے گرلز و بوائز سکول ہیں، ان کے نام کیا ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

ب ہر سکول میں بچوں کی تعداد کلاس وار کتنی ہے؟

ج ان سکولوں میں کلاس وار فرنیچر، بینچز، کرسیوں اور میزوں کی تعداد کتنی ہے؟

د ان سکولوں میں بجلی کے پنکھوں کی اور واٹر کولر کی تعداد کتنی ہے؟

ہ کیا ان سکولوں میں یہ سہولیات طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں، اگر کم ہیں تو حکومت ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف یوحنا آباد میں گورنمنٹ کا کوئی بھی پرائمری، مڈل اور ہائی گرلز یا بوائز سکول نہ ہے۔تاہم گورنمنٹ گرلز ہائی سکول یوحنا آباد کے لئے فنڈ منظور ہو چکا ہے جو زیر تعمیر ہے تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ج جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

د جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ہ جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یوحنا آباد سکول کے لئے فنڈز دے دیئے گئے ہیں۔میں معزز منسٹر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یوحنا آباد میں اس وقت کوئی سکول نہیں بن رہا۔

جناب سپیکر جی،وزیر سکولز ایجوکیشن

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر انہوں نے بڑی ! * دے دی ہے یہاں پر عثمان غنی سٹریٹ کے اندر یوحنا آباد میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کے لئے 9 ملین کی لاگت سے سکول تعمیر ہو رہا ہے جو کہ فیصد ! # ہو چکا ہے اور اس سال # ! # کے بعد وہاں پر کلاسز کا اجراء بھی ہو جائے گا۔

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر وزیر موصوف میرے بڑے پیارے بھائی ہیں لیکن یہ سکول یوحنا آباد میں نہیں ہے۔یہ سکول آصف ٹاؤن میں بن رہا ہے ،یوحنا آباد کی آبادی تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے البتہ اس کے # ! !#ایک علاقہ آصف ٹاؤن ہے وہاں پر یہ سکول بن رہا ہے ۔چلیں یہ سکول اگر یوحنا آباد کے لئے بنایا ہے تو دعا ضرور کریں گے کیونکہ وہاں پر کرسچیئن کمیونٹی کی ایک بہت بڑی آبادی ہے ۔پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت جو سکول بن رہا ہے ،سکول کا جو نقشہ منظور ہوا تھا اس کے مطابق نہیں بن رہا۔اب اس آبادی کے سامنے جو سکول بن رہا ہے ،اس کے سامنے فیکٹریاں ہیں اور مزدور طبقہ چھتوں پر کام کرتا ہے۔جس سائیڈ پر لڑکیوں کا یہ ڈبل سٹوری سکول بنایا گیا ہے وہ اس وقت مزدوروں کے سامنے ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے ۔اس کے علاوہ سڑک والی سائیڈ پر سکول کی جو دیوار

بنائی گئی ہے وہ بہت نیچی ہے اور اس کا کام بھی اچھا نہیں ہو سکا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ سکول نقشہ کے مطابق بنا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، وزیر سکولز ایجوکیشن

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں اس مسئلے پر ابھی ایک کمیٹی بنا دیتا ہوں۔ ای ڈی او لاہور اور معزز ممبر سے میں کہتا ہوں کہ یہ وہاں پر)کریں، ان کی اس سکول کے متعلق جو #)" "ہیں وہ ان کو دیکھیں۔ حکومت کا تو اس کام میں انوسٹمنٹ کا مقصد ہی یہ ہے کہ بچوں کو معیاری تعلیم ملے۔ یوحنا آباد کے اندر ہم جگہ ڈھونڈتے رہے تھے لیکن جگہ ') نہیں تھی بلکہ اس سلسلے میں ہمارے فیڈرل منسٹر کامران مائیکل اور صوبائی وزیر خلیل طاہر سندھو اور یہ سارے دوست بھی جگہ ڈھونڈتے رہے۔ جہاں پر بھی جگہ کی - ') ہوئی وہاں پر ہم یہ سکول بنا رہے ہیں۔ اس میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو میں ابھی سیشن کے بعد معزز ممبر اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم کو ساتھ بٹھا کر اس مسئلے کا حل نکال لیں گے۔ جتنی بھی کمی ہے میں ان کو کہوں گا کہ تین دن کے اندر اس کی رپورٹ دیں، ہم اس کو بہتر کریں گے۔

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر شکریہ

جناب سپیکر اگلا سوال نمبر میاں طارق محمود کا ہے وہ ناروے گئے ہوئے ہیں۔ اس سوال کو $!کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے--موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو # ! $کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن بوائز و گرلز پرائمری سکولز کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

جناب احمد شاہ کھگہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 8 ضلع پاکپتن میں بوائز و گرلز پرائمری سکول تو موجود ہیں لیکن مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری کلاسوں کے لئے بہت دور جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے خصوصاً بچیاں آگے نہیں پڑھ پاتیں؟

ب کیا حکومت درج بالا چک میں گرلز و بوائز پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو بتایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے چک نمبر 8 میں گورنمنٹ بوائز و گرلز پرائمری سکولز موجود ہیں جبکہ اس چک سے کچھ فاصلے پر سرکاری بوائز گرلز مڈل و ہائی سکول بھی موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

بوائز سکولز

9گورنمنٹ مڈل سکول موہر سنگھ کلومیٹر

9گورنمنٹ مڈل سکول : 1 کلومیٹر

9گورنمنٹ مڈل سکول 8 کلومیٹر

9گورنمنٹ ہائی سکول : 1 کلومیٹر

گرلز سکول

- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول : 1 کلومیٹر

- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک شفیع کلومیٹر

جہاں تک مذکورہ چک میں ہائر سیکنڈری سکول کے قیام کا سوال ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت کے مجوزہ معیار کے مطابق اس چک میں نیا ہائر سیکنڈری سکول قائم نہیں کیا جاسکتا۔

ب ای ڈی او ایجوکیشن پاکپتن کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 8 بطور ایلیمینٹری سکول کی اپ گریڈیشن حکومت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق فزیبل ہے لہٰذا اسے مالی سال - کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کر لیا گیا ہے اور جلد ہی اس کی اپ گریڈیشن کر دی جائے گی جبکہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 8 اپ گریڈ کرنے کے لئے فزیبل نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ جناب سپیکر وزیر موصوف نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں پر واقعی سکول کی ضرورت ہے اور اس کے لئے پیسے بھی رکھ دیئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس گاؤں کے لئے ایک اچھا اقدام ہے۔ میں صرف ان سے یہ وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ اگلے تین چار ماہ میں اس پر کام شروع ہو جائے گا، اگر یہ یہاں پر " # کر دیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر وزیر سکولز ایجوکیشن

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر یہاں پر -$ " گورنمنٹ نے دو طرح کے اقدام کئے ہیں۔ ایک تو اپ گریڈیشن کی منظوری دینے کے بعد پیسے بھی دیئے جا چکے ہیں اور اس کام کے لئے رقم بھی مختص کی جا چکی ہے، اس کا جو " ! %#" $تھا اس کو بھی ! # کر رہے ہیں، اس سکول کو اپ گریڈ بھی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سال یا اگلے سال کے شروع میں یہ دونوں کام ! # ہو جائیں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ بہت شکریہ۔ مہربانی۔

جناب سپیکر اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سکولوں میں ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے عملی اقدامات کی تفصیل

جناب محمد انیس قریشی کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حکومت نے زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکول لانے کے لئے کیا عملی اقدامات اٹھائے ہیں؟

ب حکومت نے سکولوں میں ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے کیا عملی اقدامات اٹھائے ہیں اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں؟

ج کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صرف زبانی جمع خرچ کے علاوہ انرولمنٹ اور ڈراپ آؤٹ کے سلسلہ میں کوئی ٹھوس اقدامات نہ کئے ہیں جس کے نتیجے میں کوئی انرولمنٹ نہ ہو رہی ہے اور ڈراپ آؤٹ بھی تیزی سے جاری ہے، اس کو چیک کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف حکومت نے زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکول لانے کے لئے باقاعدہ یونیورسلائزیشن آف پرائمری سیکنڈری ایجوکیشن کی مہم وسیع پیمانے پر چلائی ہے جس میں والدین ، اساتذہ ، ضلعی حکومت ، سیکرٹری سکول اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے عملی حصہ لیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے مندرجہ ذیل عملی اقدامات اٹھائے ہیں۔

- میٹرک تک فیس معافی۔
- مفت کتابیں۔
- یکساں نظام تعلیم کے لئے < 1 کا امتحان برائے کلاس پنجم تا ہشتم۔
- تمام بورڈوں کے لئے یکساں امتحانی شیڈول۔
- سکولوں کی تعداد میں اضافہ، اپ گریڈیشن۔
- دانش سکولوں کا اجراء۔
- پندرہ اضلاع میں لڑکیوں کے لئے وظائف فیصد حاضری کی بنیاد پر۔
- کلاس چہارم تا دہم تمام طلباء کے لئے انگلش میڈیم نصاب۔
- سکولوں میں کمپیوٹر لیب کا قیام۔
- چار بلین روپے مسنگ سہولیات کے لئے مختص سکول کونسلوں کے لئے خصوصی فنڈ۔
- مڈل اور ہائی سکولوں میں لائبریریوں کا قیام۔
- سپیشل نقد انعامات برائے پوزیشن ہولڈرز۔

- فیصدنمبر وں والے ذہین اور لائق طالب علموں کے لئے لیپ ٹاپ۔

حکومتی ٹیمیں گھر گھر جا کر بچوں کے والدین کو تعلیم کی اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں اور بچوں کو ہر صورت سکول لانے کے لئے مہم چلا رہے ہیں۔

ب حکومت پنجاب نے سکولوں میں ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے ٹیمیں تشکیل دی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ تحصیل کی سطح پر ایک ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور دو اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز، ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر #" 1 - " 1 " #اور صوبائی سطح پر ڈائریکٹر انرولمنٹ کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو ڈی پی آئی اور سیکرٹری سکولز کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔پنجاب میں ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے حکومتی اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مار نہیں پیار۔
- بچے کو نصاب میں مرکزی حیثیت دی۔
- ڈراپ آؤٹ روکنے کے لئے اساتذہ کی جواب طلبی احتساب۔
- پری پوسٹ سروس ٹریننگ۔
- ##= $@ کا قیام۔
- وسیلہ تعلیم پروگرام۔

موبلٹی الاؤنس میں اضافہ۔وزیر اعلیٰ , - کے ذریعے اساتذہ کی ترقی، پنجاب ایجوکیشنل اینڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے مستحق طلباء کو تعلیم کے حصول کے لئے وظائف دینا ہے ۔آئین کے آرٹیکل . پر عملدرآمد کے لئے ہر سکول کی سطح پر داخلہ اور # " کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے ۔ ان تمام اقدامات کی وجہ سے سکولوں میں بچوں کے داخلہ میں بھرپور اضافہ ہو رہا ہے۔

ج درست نہ ہے محکمہ انرولمنٹ کی شرح بڑھانے اور ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے شب و روز کوشاں ہے اور درج بالا اقدامات کے باعث اس حوالے سے نہایت حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ انرولمنٹ میں اضافہ کرنے کے لئے # "میں اضافہ اور ڈراپ آؤٹ میں کمی کرنے کے لئے حکومت نے ضلع کی سطح پر آڈٹ

ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ کسی ضلع میں اگر ڈراپ آؤٹ بڑا ہے تو وہاں اساتذہ کو پیڈا ایکٹ کے تحت سزائیں بھی دی گئیں۔حکومت کے ان اقدامات کے باعث 9 9 تک سکول میں جانے والی عمر کے . . بچوں کو داخل کیا گیا ہے اس طرح 1 ?کے فیصد ٹارگٹ کو حاصل کر لیا گیا ہے تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر معزز وزیر اعلیٰ کی کوششوں سے بہت سی)#" ! ہو چکی ہیں۔میں اس پر صرف ایک ضمنی سوال کروں گا کہ اکثر اضلاع میں $)#" ! "#! " نہیں کی گئی۔ڈی ای او فی میل ڈپٹی ڈی او فی میل کو "# # " !#" !اور%# !#"$ چیک کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ اشد ضروری ہے لیکن اکثر اضلاع میں ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر سب سے پہلے تو میں انیس قریشی صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ ان کی) #!چیز یہ ہے کہ یہ خود محکمہ کے ساتھ اور اس کے علاوہ تمام اداروں کے ساتھ اپنے طور پر (%# رہتے ہیں۔میں ان کو اس بات پر بہت زیادہ "!! کرتا ہوں کہ انہوں نے اداروں کے ساتھ ایک رابطہ رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر میں یہاں پر صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم کر رہے ہیں، ہمارے جو لوگ "# # کرتے ہیں، ہم نے اس دفعہ ان کے کیڈر کے لئے دوبارہ)# -" % کی ہے جس میں ہم ان کو کرنے کے لئے ان کو کچھ % # 'بھی دینا چاہ رہے ہیں۔وہ سارا #" !جب ! # ہو جائے گا تو معاملات بہتر ہو جائیں گے۔اس #" !پر ہم -$ " کام کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں کچھ شکایات آ رہی تھیں جو کہ خاص طور پر خواتین کی # & '# کے حوالے سے تھیں، اب ہم ایک جامع پلان بنا کر دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر میں یہاں پر صرف ایک بات بتانا چاہوں گا کہ ہم یہاں پر جو بھی #)" لے کر آئے ہیں جو کچھ بھی ہم نے کیا ہے،جس میں میٹرک تک فیس کی معافی سے لے کر مفت کتابیں،یکساں نظام تعلیم کے لئے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کا امتحان جو ہم نے پنجم اور ہشتم کے لئے شروع کیا۔ ہم نے تمام بورڈوں کے لئے یکساں امتحانی شیڈول دینا شروع کیا ، سکولوں کی تعداد میں اضافہ،اپ گریڈیشن سے لے کر لڑکیوں کے لئے جو ہم وظائف دیتے ہیں،جس کا سولہ اضلاع سے پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے اور انگلش میڈیم نصاب جو ہم نے کلاس چہارم سے دہم تک شروع کیا ہوا ہے۔اس کا رزلٹ یہ نکلا ہے کہ اس وقت ہماری #" ایک کروڑ لاکھ سکولوں کے اندر ہو چکی ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر چلیں ، مہربانی ، آپ کا بہت شکریہ۔قریشی صاحب اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سکولوں کو بلا سود قرضہ کی فراہمی کے بارے میں تفصیلات

جناب محمد انیس قریشی کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن سکولوں کے فرنیچر اور بلڈنگ بنانے کے لئے بلا سود قرضہ فراہم کرتا ہے کیا یہ قرضہ صرف رورل ایریا کے کے لئے مختص ہے یا اربن ایریا کے سکول بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ ماضی میں رولز کے خلاف ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اربن ایریا میں بھی قرضے دیئے ہیں؟

ج کیا ان سکولوں کی ریگولر مانیٹرنگ کی جاتی ہے؟

د کیا یہ درست ہے کہ یہ سکول من مانی فیس وصول کر رہے ہیں اور ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ان پر کوئی کنٹرول نہ ہے؟

ہ رولز کی خلاف ورزی کرنے پر گزشتہ دو سال میں کتنے سکول پکڑے گئے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے لے کر کے درمیان نئے سکولوں کے قیام کے لئے قرضہ فراہم کرتی رہی ہے ۔تاہم میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تنظیم نو کے بعد سکولوں کو بلڈنگ اور فرنیچر کی خریداری کے لئے بلا سود قرضہ فراہم نہیں کیا جاتا کیونکہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ایکٹ میں تنظیم نو کے بعد بلڈنگ یا فرنیچر کی خریداری کے لئے قرض کی فراہمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے سے لے کر اب تک اس مد میں کوئی قرضہ نہیں دیا گیا۔

ب درست نہ ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے کے قوانین کے مطابق گرانٹ ، قرض یا لیز کی سہولت کے لئے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن پروموشن کمیٹی یا اس کے نمائندے متعلقہ تعلیمی ادارے یا اس جگہ کا معائنہ کرتے تھے جہاں پر ادارے کا قیام تجویز کیا گیا ہو تاکہ اس سکیم کے قابل عمل ہونے ، امیدواروں کے قابل اعتبار ہونے اور اس سکیم کو چلانے کے حوالے سے ان کی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جاسکے۔ اس کے بعد کمیٹی ایم ڈی کو اس حوالے سے اپنی تجاویز پیش کر تی تھی ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن پروموشن کمیٹی اپنی تجاویز مہیا کرنے کی پابند تھی۔ وگرنہ دوسری صورت میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن پروموشن کمیٹی کی چیئرمین متعلقہ کیس اپنی تجاویز کے ساتھ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو پیش کر تی تھی ۔ کی تنظیم نو کے بعد یہ صورتحال بدل گئی۔بقیہ جواب جز د کے جواب میں دیا گیا ہے۔

ج پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سکولوں کو بلڈنگ اور فرنیچر کی خریداری کے لئے قرضہ فراہم نہیں کرتی لہٰذا مانیٹر نگ نہیں کی جاتی۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے پارٹنر سکولوں کی مانیٹر نگ کے لئے فول پروف میکنزم تشکیل دے رکھا ہے جس کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ تمام پارٹنر سکول طالب علموں کو مفت اور معیاری تعلیم مہیا کریں۔

د درست نہ ہے ۔ واضح رہے کہ کے بعد پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے منسلک نجی سکول اپنے طالب علموں سے فیس وصول کرنے کے مجاز نہیں ان طالب علموں کی ماہانہ امداد پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اپنے پارٹنر سکولوں کو مہیا کرتی ہے ۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے پارٹنر سکولوں کی مانیٹرنگ کے لئے فول پروف میکنزم تشکیل دے رکھا ہے جس کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ تمام پارٹنر سکول طالب علموں کو مفت اور معیاری تعلیم مہیا کریں۔

ہ اگر کوئی پارٹنر سکول قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو پہلے سکول مالکان کا مؤقف سُنا جاتا ہے اور جُرم ثابت ہونے پر اُن سکولوں کو معیاری ضابطہ کار کے مطابق جُرمانہ کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے گُزشہ دو سالوں میں سکولوں کو قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر جُرمانہ عائد کیا ہے، اُن کی تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر انہوں نے جز د میں فرمایا ہے کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت جو سکول کام کر رہے ہیں ہم ان کے طلباء سے فیس وصول نہیں کرتے اور ان کو گرانٹ دیتے ہیں ۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو گرانٹ دینے کی کیا # $ # $ " ہیں اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ فیس وصول نہیں کرتے ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن حکومت کی ایک اور #)" ہے، جب ہم اپنے سکول خود چلاتے ہیں جہاں پر اس کے انفراسٹرکچر کو خود !#) $کرتے ہیں تو اس پر ایک # آتی ہے اور وہاں "# ایک بچے پر روپے سے روپے تک # آ رہی ہوتی ہے جبکہ ہم یہاں پر جو 1B $# 0میں دیتے ہیں اس میں" "# $, " ’کا $# نہیں ہے اس لئے یہاں پر ایک بچے پر ہماری # روپے سے لے کر روپے تک ۔") کرتی ہے۔اب یہاں پر جتنے بچے سکول میں ہوتے ہیں اس حساب سے ہی ان

کے پیسے دیئے جاتے ہیں اور اس کی "# # کے لئے ایک ##" ! ##
(تشکیل دیا ہوا ہے اس میں ایک ڈائریکٹر ہے جس کی معاونت
کے لئے باقاعدہ فیلڈ میں 0 1 کی خدمات لی ہوئی ہیں اور ہم
نے انہیں ' دیئے ہوئے ہیں یہ وہاں سکول جا کر $ "دیتے
ہیں کہ وہاں پر کتنے بچے ہیں، اس سکول میں کیا ہیں، اس میں کتنے
ٹیچرز ') ہیں اور وہاں پر تھوڑے سے ٹیسٹ بھی لئے جاتے ہیں۔ان
تمام چیزوں کی وجہ سے اس سال پنجاب ایجوکیشن سسٹم کے رزلٹ
میں ")# پرائیویٹ سیکٹر کے رزلٹ کے مقابلے میں نمایاں بہتری
دیکھنے میں آئی ہے۔

جناب سپیکر چلیں، ماشاء اللہ۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے آگے فرمایا ہے کہ سکولوں کے مالکان کو جرمانے کئے گئے ہیں یہ بہت بڑی تعداد ہے۔اگر اس طرح " پر " % "" ہو رہی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ کام صحیح طور پر نہیں چل رہا۔وہ گرانٹ بھی لئے جا رہے ہیں اور فیسیں بھی وصول کر رہے ہیں اور انہیں چند ہزار روپے جرمانہ کر کے فارغ کر دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا لہٰذا منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ اسے کیسے , کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں اس کو اور طرح سے لیتا ہوں کہ ہم نے جو (##" ! ## بنایا ہے اس کی وجہ سے یہ سکولز %# # !ہونا شروع ہوئے ہیں اور ہم نے اپنی کوئی چیز چھپائی نہیں ہے۔ اگر آپ آج سے چار سال پہلے چلے جائیں تو ان سکولوں کو کوئی جرمانہ نہیں ہوتا تھا چونکہ اس طرح کی "# # کا کوئی
(نہیں تھا لیکن اب اس (% '#"کی وجہ سے ان سکولوں پر ہماری گرفت مضبوط ہوئی ہے اور یہاں کا معیار بھی بہتر ہوا ہے۔

اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو گئے

جناب سپیکر چلیں ، شکریہ۔ ملک صاحب آپ کو کیا ہوا ہے ؟میں نے ابھی آپ کا نام نہیں بولا۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کا ہے۔جی، ملک صاحب

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر سوال نمبر ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اساتذہ کی سالانہ کارکردگی جانچنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا حکومت پنجاب نے اساتذہ کی کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے کوئی طریق کار وضع کیا ہوا ہے تو مکمل تفصیل فراہم کریں؟

ب کیا حکومتی سطح پر کوئی ایسا فارمولا بنایا گیا ہے جس کے تحت اساتذہ کی سکول وار سالانہ کارکردگی متعلقہ اعلیٰ افسران تک پہنچ سکے؟

ج اگر جز بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے تو کیا حکومت اساتذہ کی کارکردگی جانچنے کا ایسا طریق کار وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف جی ہاں اساتذہ کی کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے وضع کئے گئے ہیں

- اساتذہ کی کاکردگی کو چیک کرنا ادارے کے سربراہ کی ایک بنیادی اور اہم ترین ذمہ داری ہے جس کے لئے انہیں باقاعدہ راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔
- تعلیمی افسران ہر سکول کا دورہ کرتے ہیں اور لاگ بک میں ریمارکس لکھتے ہیں۔ٹور نوٹ لکھکر ٹیچرز کو ان کی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ کرتے ہیں۔

- انٹر میڈیٹ وسیکنڈری ایجوکیشن بورڈ ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سطح پر جبکہ پنجاب ایجوکیشن کمیشن پرائمری اور مڈل کی سطح پر امتحانی رزلٹ لیتے ہیں جس سے ان کی کارکردگی چیک ہوتی ہے اور اگر مقررہ شرح سے نتیجہ کم آئے تو متعلقہ ٹیچر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔
- ہر سکول میں یونیورسل پرائمری انرولمنٹ 1 ?کے تحت پنجاب حکومت نے مہم چلائی ہے جس کے تحت داخل کئے گئے بچوں کی تعداد سے ان کی کارکردگی کا اندازہ ہوتا ہے۔مزید برآں سربراہ ادارہ تمام معلمین کی سالانہ "#! = # %)1 "#" لکھتا ہے جس سے تمام معلمین بشمول کنٹریکٹ اساتذہ کی سال بھر کی کارکردگی کواور ان کو دیئے گئے اہداف کی روشنی میں پوری معروضیت کے ساتھ چیک کیا جاسکتا ہے۔سالانہ رپورٹ میں اساتذہ کے بورڈ کے رزلٹ کا اندراج بھی ہوتا ہے۔اساتذہ کے رزلٹ کی شرح فیصد کو بورڈ کی مختلف مضامین کے لئے دی گئی شرح فیصد کے ساتھ # " ! # رکیا جاتا ہے یہ امتحانی نتائج اساتذہ کی درسی کارکردگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

ب "#! = # %)1 "#" اساتذہ کی سالانہ کارکردگی کو چیک کرنے کاایک مؤثر طریقہ ہے یہ سالانہ رپورٹ اساتذہ کی اگلے گریڈ میں ترقی کے وقت اعلیٰ افسران باقاعدگی سے دیکھتے ہیں اور اپنے ریمارکس لکھتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر اساتذہ کو ترقی دی جاتی ہے۔ پی ای آر کے اندر موجود تفصیلات جن میں داخلہ خارجہ ،معیار تعلیم کی کوالٹی اور کارکردگی کے تمام اہداف، دستور العمل،اور چیکنگ "# #"!کے ذریعے اساتذہ کی کارکردگی کو جانچا جاتا ہے۔

ج جواب جز ب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں اس لئے کھڑا ہوا تھا کہ میرے دوست احباب ، میرے % # کہہ رہے تھے کہ تیرا ٹائم نہیں آنا میں اس لئے جلدی کھڑا ہو گیا کہ ٹائم آ تو گیا ہے ناں۔

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر جز الف میں بتایا گیا ہے کہ اساتذہ کی کارکردگی چیک کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے وضع کئے گئے ہیں ، میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ طریقے کب سے وضع کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہوداحمد خان جناب سپیکر ملک صاحب کہتے ہیں کہ میرا ٹائم نہیں آیا، ان کو پتا نہیں، یہ ہمارے بڑے اچھے کارکن دوست اور ساتھی ہیں یہ ایم پی اے بن چکے ہیں اور ان کا ٹائم آچکا ہے لیکن ابھی تک ان کو اس کا احساس نہیں ہو رہا ہے۔ٹیچرز کے حوالے سے حکومت کا یہ بہت بڑا $" *"# - * ہے کہ ٹیچرز ٹریننگ ، ٹیچرز کی , (اور "#" !کی بنیاد پر # %) کرنا۔پہلے اس کا کوئی سسٹم موجود نہیں تھا لیکن ہم نے پچھلے تین سال کے اندر اس پورے سسٹم کو !#) $کیا ہے اور اس سال ہمارا $" *"# - *سامنے آیا ہے کہ ہم نے یونیورسٹی آف لندن کے ساتھ مل کر ایک ? 2 0کیا جس کے اندر ٹیچرز ٹریننگ سے لے کر ٹیچرز کی تک اور اس سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی کے ساتھ مل کر کیا ہے تو یہ دو سسٹم ہیں جن کی بنیاد پر ایک بڑا % '#"قسم کا سسٹم بنا ہے جس میں ٹیچرز کی - %>)#" ! کو '% , کر رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے اس میں # %$ # (بھی)#" ! ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر چونکہ وقت "# (ہے اس لئے میں بہت لمبی بات کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی کوئی "# # !ہے بلکہ صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 8 پشاور کے واقعہ کے بعد وزیر اعلیٰ کی ہدایت تھی کہ آپ اپنے علاقے میں سکولوں کا)کریں۔8 واقعہ کے بعد مجھے دو سکولوں میں جانے کا موقع ملا ہے

اس کے بعد میں نے سکولوں میں جانا ہی چھوڑ دیا ہے۔ میں "# (بات کروں گا کہ جب میں گرلز پرائمری سکول C3 میں گیا تو ---

جناب سپیکر آپ "# (بات کریں یا لمبی کریں ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر سے گرلز پرائمری سکول C3 کے گراؤنڈ پر فصلیں اگائی جا رہی ہیں۔ میں یہ پچھلے سال کی بات بتا رہا ہوں اور بوائز سکول میں ---

جناب سپیکر ملک صاحب آپ منسٹر صاحب سے مل کر انہیں یہ بات بتا دیں تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

فیصل آباد گرلز سکولز کی خستہ حال عمارات کی تفصیلات

جناب جعفر علی ہوچہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ فیصل آباد میں کتنے گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں ہیں؟

ب اس حلقہ کے کتنے اور کون کون سے گرلز سکولوں کی عمارات نہ ہے یا ان کی عمارات خستہ حالت میں ہیں کیا عمارات زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کے مطابق کم ہیں؟

ج حکومت نے سال - کے بجٹ میں کتنی رقم اس حلقہ کے کس کس گرلز سکول کی عمارات کی تعمیر کے لئے مختص کی ہے؟

د بقایا گرلز سکولوں کی عمارات کب تک تعمیر کر دی جائیں گی؟

ہ کیا اس حلقہ کے تمام گرلز سکولوں کی عمارات حکومت جلد از جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پی پی- فیصل آباد میں گرلز پرائمر ی سکولز کی تعداد ، گرلز مڈل سکول کی تعداد بائیس اور گرلز ہائی سکولز کی تعداد چار ہے اور کوئی گرلز ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ب مذکورہ حلقہ میں تمام گرلز سکولوں کی عمارات موجود ہیں اور کوئی عمارت خستہ حالت میں نہ ہے اس حلقہ کے چند سکولز میں بچیوں کی زیادہ تعداد کے باعث ایڈیشنل کلاس رومز کی ضرورت ہے حکومت کی طرف سے بجٹ آنے کی صورت میں ایڈیشنل کلاس رومز کی تعمیر کر دی جائے گی-

ج حکومت نے سال - کے بجٹ میں- روپے کی گرانٹ گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائی سکول میں ایڈیشنل کلاس رومز کی تعمیر کے لئے مختص کی ہے-

د فنڈز کی فراہمی پر اضافی بلڈنگ کی تعمیر کر دی جائے گی-

ہ جی ہاں رکھتی ہے-

پرائیویٹ سکولز میں فیسوں کے اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولز کے مالکان اپنی مرضی سے جب چاہیں، فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں؟

ب کیا حکومت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم اور فیسوں کے ریکارڈ کو چیک کرتی ہے؟

ج اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے مالکان فیس نہ بڑھا سکیں، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف اس وقت پرائیویٹ سکولوں کے معاملات کی جانچ پڑتال کے لئے پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن آرڈیننس اور رولز لاگو ہیں جس کے مطابق فیس اور دیگر اخراجات کی مد میں ایک طالب علم سے روپے سے زائد پیسے وصول نہیں کئے جا سکتے لیکن اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ زیادہ تر نجی تعلیمی ادارے اپنی تعلیمی سہولیات کی فراہمی کی بنیاد پر فیسوں میں اضافہ کرتے ہیں۔اس لحاظ سے نجی سکولوں کی فیسوں میں بھی کافی فرق پایا جاتا ہے۔
اس ضمن میں عزت مآب جناب جسٹس چوہدری نعیم مسعود نے اپنے فیصلے مورخہ - - میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔

> Fixation of fee is exclusively prerogative of the school authorities" "who gave different standards of education from each others.

ب حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان پر فیسوں کے تعین کرنے یا ان میں اضافہ کرنے کے بارے میں کوئی چیک نہ ہے تاہم رجسٹریشن کی شرائط میں یہ شامل ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان فیسوں کو مناسب سطح تک رکھیں۔

ج یہ بات اس حد تک درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے نجی تعلیمی اداروں سے متعلق قواعد و ضوابط میں ترمیم کے لئے رانا مشہود احمد خان وزیر سکولز پنجاب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔اس کمیٹی کے قیام کا مقصد پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن بل پر تمام " $ # (, سے مشاورت کے بعد اس بل کو قابل عمل بنانا ہے۔اب تک اس سلسلے میں کئی میٹنگز منعقد ہو چکی ہیں جن میں اس نئے بل پر بحث جاری ہے اور جلد ہی تمام شرکاء کی مشترکہ آراء کی روشنی میں اس بل کو اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ پور کھیالی سے متعلقہ تفصیلات

میاں طارق محمود کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ پور کلاں کھیالی گوجرانوالہ میں کتنے کمرے ہیں اور کلاس وار بچوں کی کتنی تعداد ہے؟

ب مذکورہ سکول میں یکم کلاس سے دسویں تک ہر کلاس کے کتنے سیکشن ہیں؟

ج ہر کلاس کے ہر سیکشن میں بچیوں کی تعداد اور ہر کلاس کے پاس کتنے کمرہ جات ہیں؟

د اگر سکول میں مزید کمروں کی ضرورت ہے تو کتنے کمرہ جات کی؟

ہ سکول کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں؟

و کیا حکومت اس سکول کی تمام مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے اور کمرہ جات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ پور کلاں کھیالی گوجرانوالہ میں کلاس رومز ہیں اور کلاس وار بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے

پلے گروپ	42
نرسری	84
پہلی	147
دوئم	88
سوئم	143
چہارم	130
پنجم	67
ششم	250
ہفتم	292
ہشتم	168
نہم	227
دہم	142
کل تعداد	1780

ب مذکورہ سکول میں پہلی کلاس سے دسویں کلاس تک مندرجہ ذیل سیکشن ہیں۔

پلے گروپ	01
نرسری	01
پہلی	02
دوئم	02
سوئم	20
چہارم	02
پنجم	01
ششم	03
ہفتم	03
ہشتم	02
نہم	03
دہم	02

ج ہر کلاس کے ہر سیکشن میں بچیوں کی تعداد اور ہر کلاس کے پاس مندرجہ ذیل کمرہ جات ہیں۔ سیکشن کی تعداد ہے اور کمرہ جات ہیں ۔ یہ سکول دو شفٹوں میں چل رہا ہے مارننگ شفٹ مارننگ ایوننگ میں بچیوں اور زیر استعمال کمروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے

مارننگ شفٹ	بچوں کی تعداد	تعداد کمرے
ششم اے	88	01

ششم بی	82	01
ششم سی	89	01
ہفتم اے	100	01
ہفتم بی	97	01
ہفتم سی	95	01
ہشتم اے	87	01
ہشتم بی	81	01
نہم اے	74	01
نہم بی	75	01
نہم سی	78	01
دہم اے	64	01
دہم بی	78	01
نہم سائنس		01
دہم سائنس		01
کل تعداد	1079	15

ایوننگ شفٹ میں بچیوں اور زیر استعمال کمروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے

ایوننگ شفٹ	بچوں کی تعداد	تعداد کمرے
پلے گروپ	42	01
نرسری	84	01
اول	75	01
اول	72	01
دوئم	46	01
دوئم	42	01
سوئم	77	01
سوئم	66	01
چہارم	63	01
چہارم	67	01
پنجم	67	01
کل تعداد	701	11

د مذکورہ سکول میں کمروں کی کمی تھی لیکن ڈبل شفٹ شروع کر کے اس کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

ہ سکول کی مسنگ فسیلٹیز کمرہ جات کی تھی جس کو مذکورہ سکول میں ڈبل شفٹ چلا کر ختم کر دیا گیا ہے۔

و مذکورہ سکول کی مسنگ فسیلٹیز کمرہ جات کی تھی جس کو سکول میں ڈبل شفٹ چلا کر ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ مزید کمروں کی تعمیر کے لئے سکول میں جگہ میسر نہ ہے۔ سکول ہذا میں باقی تمام سہولیات میسر ہیں۔

ڈیرہ غازی خان میں گورنمنٹ بوائز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد علی خان دریشک کیا وزیر سکولز ایجوکیشن

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ ڈی جی خان میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز بوائز و گرلز ایسے ہیں جن میں سائنس ٹیچرز و سائنس لیبارٹریز نہ ہیں؟

ب کیا حکومت مذکورہ بالا سکولوں میں اساتذہ کی کمی و دیگر مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پی پی۔ ڈی جی خان کے تمام ہائی ہائر سیکنڈری سکولز بوائز و گرلز میں سائنس ٹیچرز اور سائنس لیبارٹریز موجود ہیں۔ پرائمری اور مڈل سکولوں میں سائنس لیبارٹری نہ ہوتی ہے۔ البتہ پرائمری اور مڈل سکولوں میں جنرل سائنس 87 اور 187 پڑھاتے ہیں۔

ب جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ڈی جی خان میں گرلز سرکاری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد علی خان دریشک کیا وزیر سکولز ایجوکیشن

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ ڈی جی خان کتنے پرائمری، مڈل، ہائی، ہائر سیکنڈری سکولز گرلز ایسے ہیں جن میں فرنیچر اور باتھ رومز کی شدید کمی ہے؟

ب کیا حکومت مذکورہ بالا سکولوں میں ان مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پی پی۔ ڈی جی خان کے تمام مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری گرلز سکولوں میں فرنیچر اور ٹائلٹ بلاک کی سہولت میسر ہے۔ البتہ گرلز پرائمری سکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے۔

ب حکومت مذکورہ سکولوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں تمام اضلاع کو نان سیلری بجٹ کی صورت میں فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں جس سے ان سکولوں میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

سرگودھا پی پی۔ کے سکولوں کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

چودھری عامر سلطان چیمہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ ضلع سرگودھا میں موجود کتنے بوائز اور گرلز ہائی سکولز کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے سکولوں کو گزشتہ پانچ سال میں اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے ان سکولوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں، انہیں کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پی پی۔ ضلع سرگودھا میں بوائز اور گرلز ہائی سکول کی کل تعداد ہے اور ان میں سے سکولوں کو گزشتہ پانچ سالوں میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔فہرست + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ان مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم تھی ان خالی اسامیوں کو # # " # & # "اور نئی بھرتی کے ذریعے پُر کیا جا رہا ہے۔

گوجرانوالہ حلقہ پی پی۔ میں واقع سکولز سے متعلقہ معلومات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ گوجرانوالہ میں کتنے اور کون کون سے بوائز و گرلز پرائمری اور ہائی سکولز ہیں؟

ب حلقہ پی پی۔ گوجرانوالہ کے کون کون سے سکول کو اور کب اپ گریڈ کا منصوبہ ہے؟

ج کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ گوجرانوالہ کے کئی سکول ایسے ہیں جن کی دیواروں میں دراڑیں پڑ چکی ہیں اور چھتیں بوسیدہ ہو چکی ہیں جو کسی بھی وقت کسی حادثے کا سبب بن سکتی ہیں، حکومت کب تک ان کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف حلقہ پی پی۔ گوجرانوالہ میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

سکول لیول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری			
مڈل			
ہائی			
ہائر سیکنڈری			
ٹوٹل			

ب حلقہ پی پی۔ گوجرانوالہ میں کسی سکول کی اپ گریڈیشن کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

ج حلقہ پی پی۔ گوجرانوالہ کے گورنمنٹ ثقافت البنات ہائی سکول گوجرانوالہ کی بلڈنگ خستہ حال ہے جس کا عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے جس کی وجہ سے گورنمنٹ سکول ہذا میں تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز جاری کرنے سے قاصر ہے۔

این ٹی ایس ٹیسٹ کے بارے میں معلومات

سردار شہاب الدین خان کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ موجودہ تدریسی تقرری کے لئے پنجاب حکومت نے این ٹی ایس ٹیسٹ لازمی قرار دیا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ این ٹی ایس ٹیسٹ ایک پرائیویٹ ادارہ لیتا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تقرری کے طریق کار سے پہلے جو نظام تھا اس پر عوام زیادہ مطمئن تھے؟

د این ٹی ایس ٹیسٹ کون سا پرائیویٹ ادارہ لیتا ہے، کیا یہ حکومت سے رجسٹرڈ ہے اور اس کی فیسوں کا طریق کار کیا ہے؟

ہ کیا حکومت تقرری کے موجودہ نظام میں تبدیلی لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔

ب درست ہے۔

ج درست نہ ہے۔ عوام مطمئن نہیں تھے کیونکہ کوالٹی آف ایجوکیشن کو بہتر بنانے کے لئے کوالٹی ٹیچرز درکار ہوتے ہیں اس ٹیسٹ سے اعلیٰ کوالٹی کے اساتذہ میرٹ پر بھرتی ہو رہے ہیں۔

د 6 7 8)" 8 7 # 6 خود مختار پرائیویٹ ادارہ ہے۔ یہ میں وجود میں آیا تھا اور گورنمنٹ کا رجسٹرڈ ادارہ ہے۔حکومت کی منظوری سے ایجوکیٹر کی تقرری کے لئے = کے رولز کے تحت ٹینڈر دے کر اس کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ ایجوکیٹر کے لئے 6 7 8 ٹیسٹ کی فیس۔ روپے ہے جو بذریعہ بنک 6 7 8 ادارہ کو ادا کر دی جاتی ہے۔

ہ یہ نظام بہت اچھا کام کر رہا ہے اور شفاف طریقہ سے قابل اور اہل اساتذہ بھرتی ہو رہے ہیں۔امیدواران کے میرٹ پر بھرتی ہونے کی

وجہ سے عوام کا اس پر پورا اعتماد ہے اس لئے حکومت موجودہ نظام میں تبدیلی نہیں لا رہی۔

تحصیل صادق آباد گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ٹیپو سلطان شہید کالونی سے متعلقہ تفصیلات

قاضی احمد سعید کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گورنمنٹ بوائز 8 ٹیپو سلطان شہید کالونی تحصیل صادق آباد کب اور کتنے رقبہ پر قائم ہوا، اس میں کمروں کی تعداد کیا ہے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے چار کمرے اہل علاقہ نے اپنی مدد آپ کے تحت چندہ جمع کر کے تعمیر کروائے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی عمارت اب انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے اور خدانخواستہ کسی بھی وقت بڑے حادثہ کا سبب بن سکتی ہے؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ اور سکول انتظامیہ نے بارہا محکمہ سے اپیل کر کے اس معاملے کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن تاحال اس پر کوئی پیش رفت نہ ہوئی ہے؟

ہ کیا حکومت سکول کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت اور مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف گورنمنٹ بوائز 8 ٹیپو سلطان شہید کالونی تحصیل صادق آباد جو کہ میں مرلہ رقبہ پر بغیر عمارت کے قائم ہوا۔

ب درست ہے۔

ج درست ہے۔

د اس سے قبل دفتر ہذا کے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔ جیسے ہی نوٹس میں آیا معاملہ کو حل کرنے کے لئے غور کروایا گیا۔

ہ جی ہاں مذکورہ بالا سکول کی نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ رحیم یار خان کو تخمینہ لاگت کے لئے بروئے لیٹر نمبر مورخہ 9 9 کے تحت تحریر کیا جا چکا ہے کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ " (8 پروگرام کے تحت اس سال سکول کی نئی بلڈنگ تعمیر کروادی جائے گی۔

وہاڑی حلقہ پی پی۔ کے سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ شمیلہ اسلم کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ وہاڑی میں کتنے پرائمری مڈل ہائی ہائر سیکنڈری سکولز ہیں جو عمارات، چار دیواری، بیت الخلاء اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، تفصیل الگ الگ سکول وار بیان کریں؟

ب کیا ان سہولیات کی فراہمی کے لئے ضلعی حکومت وہاڑی کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں؟

ج اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور کتنا کام مکمل ہوا ہے اور اگر نہیں تو حکومت کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف پی پی۔ وہاڑی میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جو عمارت ، چاردیواری، بیت الخلاء اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہو ۔تاہم مندرجہ ذیل سکول ایسے ہیں جہاں مذکورہ بالا سہولیات کی مزید ضرورت ہے۔سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	ٹوٹل بوائز

گرلز

میزان

ب جی ہاں

ج جی ہاں ضلعی حکومت کو ملین کے فند ز فراہم کئے گئے ہیں اور کام تقریباً فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

وہاڑی حلقہ پی پی۔ کے سکولز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ شمیلہ اسلم کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف تحصیل وہاڑی کے بوائز اور گرلز سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کون کون سے مضامین کی ہیں؟

ب اس وقت کس کس سکول میں ہیڈ ماسٹر ہیڈ مسٹریس کی اسامیاں کب سے اور کیوں خالی ہیں؟

ج حکومت ان تمام اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف تحصیل وہاڑی کے بوائز و گرلز سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد اور نام مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے

گرلز سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیاں

E D#", 8 # $ 6 # # 8"96#

887 881

187 8181

187 8181 8>

187 8181 0)

187 8E

187 27

187 ? "$%

187 17
187 7
187 1
8181 >8
187 30
87
181
7#

بوائز سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیاں

E D#", 8 # $ 6 # # 8"%#
887 881
187 8181
187 8181 8>
187 8181 0)
187 8E
187 27
187 ?"$%
187 17
187 7
187 1
8181 >8
187 30
87
181
7#

ب ضلع وہاڑی میں اس وقت ہیڈ ماسٹر ہیڈ مسٹریس کی جتنی اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

- گورنمنٹ ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9

- گورنمنٹ ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : 1 وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : 1 وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : 1 وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : 1 وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9 اپ گریڈیشن
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9 اپ گریڈیشن
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9 اپ گریڈیشن
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9 اپ گریڈیشن
- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول : D وہاڑی بوجہ ریٹائرمنٹ 9 9

ج اس ضمن میں حال ہی میں سکیل نمبر کے لئے ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس ، سکیل نمبر کے لئے سینئر ہیڈ ماسٹرز اور سینئر ہیڈ مسٹریس اسی طرح سکیل نمبر کے لئے سینئر ہیڈ ماسٹرز پرنسپل اور سینئر ہیڈ مسٹریس پرنسپل اور سکیل نمبر کے لئے سینئر ہیڈ ماسٹرز پرنسپل اور سینئر ہیڈ مسٹریس پرنسپل کی پوسٹوں پر تقرری کے لئے سینئر اساتذہ کی ٹریننگ 3 8 3 سے مکمل ہو چکی ہے ان کا ورکنگ پیپر تیاری کے مراحل میں ہے اور اُن کی پروموشن میٹنگ جلد متوقع ہے۔ مذکورہ بالا اقدامات کی روشنی میں ہیڈ ٹیچرز کی خالی اسامیاں مرحلہ وار جلد از جلد پر ہو جائیں گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سرکاری سکولز میں داخل طلباء و طالبات سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور میں کلاس نہم میں کتنے بچے داخل ہوئے اور فیصل آباد بورڈ میں کتنے بچے رجسٹرڈ ہوئے، سال وار تفصیل فراہم کریں؟

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میں کتنے طلباء و طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا سکول وار تفصیل فراہم کریں؟

ج ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال کے مڈل و سیکنڈری امتحان میں رزلٹ کتنے فیصد تھا؟

د فیصل آباد بورڈ کے امتحانی نتائج کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا رزلٹ کتنے فیصد تھا، سکول وار اور مجموعی رزلٹ کتنے فیصد تھا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور میں کلاس نہم میں کل . بچے داخل ہوئے اور اتنے ہی بچے فیصل آباد بورڈ میں رجسٹرڈ ہوئے ،سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کلاس نہم میں داخلہ	فیصل آباد میں رجسٹریشن

کل تعداد

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال میں کل . طلباء و طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا سکول وار تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سال میں مڈل کے امتحان کا رزلٹ 9 فیصد تھا اور سیکنڈری کے امتحان میں بورڈ کا رزلٹ 9 فیصد تھا۔

د فیصل آباد بورڈ کے امتحانی نتائج کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا رزلٹ 9 فیصد تھا اور مجموعی رزلٹ 9 تھا سکول وار رزلٹ کی تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال میں پرائیویٹ سکولوں میں غریب طلباء کو مفت تعلیم دینے سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ مالی سال - کی بجٹ تقریر میں یہ تجویز تھی کہ زیادہ فیس والے پرائیویٹ سکول مخصوص کردہ تعداد تناسب میں غریب طلباء کو مفت تعلیم فراہم کریں گے؟

ب اگر جواب اثبات میں ہے تو اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے کیا میکانزم اختیار کیا گیا ہے اور کیا اس سکیم پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

ج کون سے پرائیویٹ سکول ضلع فیصل آباد میں اس قانون کے مطابق غریب طلباء کو مفت تعلیم فراہم کر رہے ہیں، ان کے نام اور بچوں کی تعداد کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔

ب حسب ضابطہ مستحق طلباء کو فیس میں رعایت دی جا رہی ہے اور اس کو ضلعی انتظامیہ محکمہ تعلیم یقینی بنا رہی ہے۔

ج ضلع فیصل آباد میں پرائیویٹ سکول میں غریب طلباء کو مفت تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔ ان سکولز کے نام اور بچوں کی تعداد کی تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شور کوٹ سرکاری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب خالد غنی چودھری کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف شور کوٹ تحصیل میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں جو بغیر عمارات، واش روم اور چار دیواری کے ہیں ان سکولوں کے نام بتائیں؟

ب کیا حکومت ان سکولوں کو مسنگ فسلیٹیز کے تحت عمارات، واش رومز اور چار دیواری دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

ج شور کوٹ میں مندرجہ بالا سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف تحصیل شورکوٹ میں بوائز و گرلز پرائمری، مڈل ، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز جو بغیر عمارت، واش رومز اور چار دیواری کے ہیں۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے جن کی فہرست + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	پرائمری		مڈل		ہائی		ہائر		میزان
	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	
بغیر عمارت	--	--	--	--	--	--	--	--	--
بغیر واش روم	--	--	--	--	--	--	--	--	--
بغیر چاردیواری میزان									

ب ضلعی حکومت کی طرف سے سال - میں ضلع جھنگ کے تمام سکولوں میں مِسنگ فسلیٹیز کو پورا کرنے کے لئے 9 ملین فنڈز مہیا کئے گئے تھے۔ اس مد سے سکولوں میں مِسنگ فسلیٹیز فراہم کی گئی ہیں ان میں سکولز تحصیل شورکوٹ کے بھی شامل ہیں۔سکولوں کی فہرست تحصیل وار : + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تقریباً تمام

گرلز سکولوں میں پانچ مسنگ فسلیٹیز پانی، ٹائلٹ، بجلی، چار دیواری اور فرنیچر فراہم کر دیئے گئے ہیں اور آئندہ سال بوائز سکولوں میں بھی حکومت کی طرف سے فنڈز ملنے پر مِسنگ فسلیٹیز فراہم کر دی جائیں گی۔

ج اس سال ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت اساتذہ کیٹیگری وار بھرتی کئے گئے ہیں جن میں سے اساتذہ تحصیل شورکوٹ میں تعینات کئے گئے ہیں۔ باقی خالی رہ جانے والی اسامیوں کو کوٹا وار ڈائریکٹ پروموشن نئی ریکروٹمنٹ کے ذریعے پُر کر دیا جائے گا۔تفصیل < + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شورکوٹ دانش سکول کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

جناب خالد غنی چودھری کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ تحصیل شور کوٹ کا شمار صوبہ پنجاب کی پسماندہ ترین تحصیلوں میں ہوتا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تحصیل میں دانش سکول بنانے کی منظوری دی گئی اور جگہ کا بھی تعین کیا گیا لیکن بنایا نہیں گیا؟

ج کیا حکومت تحصیل شورکوٹ کی غریب عوام کو یہ منظور شدہ دانش سکول دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔

ب درست نہ ہے۔ مذکورہ تحصیل میں دانش سکول بنانے کی ابھی تک کوئی منظوری نہ دی گئی ہے تاہم بحوالہ چیف منسٹر آفس لیٹر نمبر : 2 0< 0; F>18 8

بتاریخ -اپریل -وزیر اعلیٰ نے اِس سکیم کا معائنہ کرنے اور فزیبلٹی رپورٹ بنانے کا حکم صادر کیا ہے۔کاپی ضمیمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے،حکم کی تعمیل کے لئے پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کی طرف سے ڈی سی او جھنگ کو لیٹر نمبر 12 <بتاریخ -اپریل سکول کے لئے ایکڑ زمین کا بندوبست کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔کاپی ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج فزیبلٹی رپورٹ ،زمین کی الاٹمنٹ اور فنڈز ملنے پر اس تحصیل میں دانش سکول قائم کر دیا جائے گا۔

لاہور سی ڈی جی ایل سکولز سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں سی ڈی جی ایل کے سکولوں میں سے صرف تین سکولوں میں ہیڈ ماسٹر بی ایس۔ کام کر رہے ہیں، باقی سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ سی ڈی جی ایل کے سکولوں میں تعینات ایس ایس ٹی کی پروموشن کافی عرصہ سے نہ ہوئی ہے جس بناء پر ان کا تعلیمی اور معاشی نقصان ہو رہا ہے؟

ج کیا حکومت اہل ایس ایس ٹی کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست نہ ہے۔ضلع لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کل ہائی سکولز ہیں جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ہیں ان میں سے پانچ سکولوں میں بی ایس۔ کے ہیڈ ماسٹر کام کر رہے ہیں۔باقی سکولوں

میں بی ایس، ایس ایس ٹی۔ بطور انچارج ہیڈماسٹر کام کر رہے ہیں
ان کو اپنے اپنے سکولوں میں '% ' 3 $ * " 3
" 2کے اختیارات حاصل ہیں اور وہ سکول کے تمام مالی اور
انتظامی معاملات چلا رہے ہیں۔

ب 3 CG <سکولوں میں تعینات ایس ایس ٹی کی مجاز اتھارٹی ضلعی ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ہے اس وقت3 CG <سکولوں میں تعینات ایس ایس ٹی کی سنیارٹی $ % ! $ہے، ڈی سی او لاہور مجاز اتھارٹی نے ڈی ایم او لاہور کو اس سلسلے میں انکوائری آفیسر مقرر کیا ہوا ہے جو کہ زیر التواء ہے۔ مجاز اتھارٹی سے فیصلہ موصول ہوتے ہی اہل ایس ایس ٹی کو بطور ہیڈ ماسٹر بی ایس۔ میں ترقی دے دی جائے گی۔

ج جواب جز ب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

پاکپتن چک نمبر 8 کے بوائز سکول سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد شاہ کھگہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف چک نمبر 8 پاکپتن میں لڑکوں کے سکول کی منظوری کب دی گئی تھی اور سکول کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول میں آج تک کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کے کمروں کو استعمال میں لائے بغیر ان کی چھتیں بھی گر گئی ہیں اگر ہاں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف چک 8 پاکپتن میں واقع گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کی تاریخ اجراء ہے اس میں ایک کمرہ میں تیار ہوا اور دو کمرے سال میں بنائے گئے۔

ب درست نہ ہے، مذکورہ پرائمری سکول فنکشنل ہے جہاں باقاعدگی سے تدریس کا عمل جاری ہے اور اس وقت اس سکول میں بچے زیر تعلیم ہیں۔

ج درست نہ ہے، سکول میں تین کمرے ہیں جو درست حالت میں ہیں اور زیر استعمال ہیں۔

ملتان گرلز اور بوائز سکول سے متعلقہ تفصیلات

ملک محمد علی کھوکھر کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حلقہ پی پی۔ ملتان میں گرلز و بوائز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کے نام اور موضع کی تفصیل بتائیں؟

ب کس کس سکول کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے، کس کی چار دیواری نہ ہے کس میں واش روم، پانی اور بجلی کی سہولت نہ ہے کس میں بلڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق کم ہے اور کس سکول کی بلڈنگ ہونے کے باوجود اس میں کلاسز نہ ہو رہی ہیں یا سکول بند پڑے ہیں؟

ج کس کس سکول میں اساتذہ کی تعداد کم ہے؟

د کس کس سکول میں اساتذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے طالب علموں کی پڑھائی نہ ہو رہی ہے یا سکول بند پڑے ہیں اور ان کی عمارات ہیں؟

ہ اس حلقہ کی کس کس یو سی میں گرلز ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری نہ ہیں ان یو سیز کے نام اور ان میں حکومتی پالیسی کے مطابق گرلز ہائی یا ہائر سیکنڈری سکول نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

و اس حلقہ کے تمام گرلز و بوائز سکولوں کی مسنگ فسلیٹیز پوری کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانامشہود احمد خان

الف حلقہ پی پی۔ میں موجود گرلز و بوائز سکولوں کی کل تعداد ہے جن میں سے ہائی سکولز مڈل سکول اور پرائمری سکول ہیں ان کی تفصیل یونین کونسلز وار + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ ہذا میں ہائر سیکنڈری سکولز نہ ہیں۔

ب حلقہ پی پی۔ میں مکمل خستہ حالت سکولز کی کل تعداد ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	ریمارکس
	گورنمنٹ سی ٹی ایم ہائی سکول ملتان۔	ان تین سکولوں میں کورٹ کیس ہونے کی وجہ سے بلڈنگ کی تعمیر کے سلسلہ میں رقم مختص کر کے تعمیری کام نہیں کروائے جا سکتے۔
	گورنمنٹ نورجہاں گرلز ہائی سکول ملتان۔	
	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول الحسین ملتان۔	
	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول واں چھتہ ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بیری والا ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول درکھان والا ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹلہ ابوالفتح ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول حامد پور خاص ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ بوائز مڈل سکول کھوکھراں ملتان۔	9 ملین روپے
	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شیر شاہ ملتان۔	9 ملین روپے

باقی نمبر شمار سے نمبر شمار کے سکولوں میں سال ۔ کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں خستہ عمارت کی تعمیر کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے جس کی تفصیل اُوپر دی گئی ہے۔

مزید برآں تین سکولوں کی عمارات کا کچھ حصہ خستہ حالت ہے جن کے نام درج ذیل ہیں

- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سلطان پور ہمڑ ملتان۔
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول سید علی پور ملتان۔
- گورنمنٹ ایم سی بوائز پرائمری سکول فاروق پورہ۔

ان کے تخمینہ جات لگوانے کے لئے محکمہ تعمیرات کو مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔

مزید برآں درج ذیل سکولوں میں مالی سال - کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں مسنگ فسلیٹیز کی سہولیات کے سلسلہ میں رقم مختص کر دی گئی ہے جس سے ان سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز پوری کر دی جائیں گی۔ان سکولوں کے نام اور مختص کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے

.گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول عالمگیر ملتان۔	9 ملین روپے برائے چار دیواری
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غریب آباد نمبر ۲ ملتان۔	9 ملین روپے برائے چار دیواری
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جنگل خان محمد ملتان۔	9 ملین روپے برائے چار دیواری
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھوکھراں ملتان۔	9 ملین روپے برائے لیٹرین
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹلہ ابوالفتح ملتان	9 ملین روپے برائے لیٹرین
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صدیق والا ملتان	9 ملین روپے برائے لیٹرین
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بہاولپور سکھا ملتان	9 ملین روپے برائے لیٹرین
.گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چاہ محمد یار والا ملتان۔	9 ملین روپے برائے لیٹرین
.گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شیر شاہ ملتان	9 ملین روپے برائے لیٹرین

درج بالا سکولوں کے علاوہ حلقہ کے باقی تمام سکولوں میں تمام مسنگ فسلیٹیز کی سہولیات موجود ہیں

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول قیوم نواز والا ملتان	کمرے
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گہنے والا نمبر ملتان	کمرے

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لنگڑیال ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول عالمگیر ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز مڈل سکول مظفر آباد ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز سکول بچ ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جاوید آباد ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بلیل ملتان	کمرے
گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول احسن آباد ملتان	کمرے
گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مظفر آباد ملتان	کمرے
گورنمنٹ ایم ایس بوائز پرائمری سکول ڈبل پھاٹک ملتان	کمرے
گورنمنٹ ایم سی بوائز پرائمری سکول رمضان آباد ملتان	کمرے

ج حلقہ ہذا میں کوئی بھی سکول ایسا نہیں جس میں طلباء کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہو۔

د حلقہ ہذا میں موجود تمام سکولوں میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے اور کوئی بھی سکول بند نہ ہے۔

ہ اِس حلقہ میں یونین کونسلز مظفر آباد، شیر شاہ اور ٹبہ مسعود پور میں گرلز ہائی سکول موجود ہیں لیکن ہائر سیکنڈری موجود نہ ہے۔ای ڈی او ایجوکیشن ملتان کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مذکورہ یونین کونسلز میں سرکاری رقبہ نہ ہونے کی وجہ سے ہائر سیکنڈری سکول کا قیام فزیبل نہ ہے۔

و سال ۔ کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں ضلع ملتان کے لئے مسنگ فسلیٹیز کی مد میں ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے مذکورہ حلقہ کے گرلز و بوائز سکولوں کی مِسنگ فسلیٹیز کو پورا کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سرگودھا روڈ میں درختوں کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ اگست میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سرگودھا روڈ چنیوٹ کے نگران ہیڈ ماسٹر جمال الدین نور نے سکول کے احاطہ میں سے کم و بیش درخت فروخت کر کے ان کی قیمت خوردبرد کر لی؟

ب کیا مذکورہ درخت ہائے فروخت کرنے کے لئے کوئی نیلامی کا اشتہار دیا گیا کوئی نیلام کمیٹی بنائی گئی اس کے ممبران کے نام کیا ہیں۔ اس کمیٹی میں محکمہ جنگلات کے جس نمائندہ کو شامل کیا گیا اس کا نام، عہدہ اور جائے تعیناتی بتائی جائے نیلامی میں کن کن لوگوں نے حصہ لیا نیز اشتہار نیلامی کی کاپی بھی پیش کی جائے جبکہ ان جملہ درختوں کی مالیت . . روپے کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے؟

ج یہ درخت خُوردبُرد کرنے میں کتنے ملازمین ملوث ہیں ان کے نام اور عہدے بتائے جائیں اگر ان کے خلاف محکمانہ انکوائری کروائی گئی ہے تو انکوائری آفیسر کا نام اور عہدہ بتایا جائے اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کو کیا سزا دی گئی نیز کیا سرکاری لوٹی گئی دولت خزانہ سرکار میں جمع کروائی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست نہ ہے سال میں جمال الدین نور ایس ایس ٹی بطور انچارج ہیڈ ماسٹر عرصہ صرف 9 9 تا 9 9 تھا اور میں درخت نہ فروخت کئے گئے تھے بلکہ درختوں کی صرف چھانگ وغیرہ فروخت کی گئی اور مبلغ۔ روپے نیشنل بنک آف پاکستان میں جمع کروائے گئے تفصیل + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب جیساکہ جواب الف میں گزارش کی گئی ہے کہ میں درختوں کی کوئی نیلامی نہیں ہوئی تاہم سال میں درختوں کی نیلامی کا

اشہتار دیا گیا تھا۔تفصیل : + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس میں ان درختوں کی تعداد تھی۔ان کے ٹکڑے عدد تھے جس کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی اس کمیٹی میں محکمہ جنگلات کا نمائندہ بھی شامل تھا ۔ جس کا نام ریاض احمد تھا اور وہ بطور فاریسٹ گارڈ ضلع چنیوٹ میں تعینات تھا۔تفصیل + < ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیلامی میں افراد نے حصہ لیا ان کے ناموں کی تفصیل 3 + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مذکورہ درختوں کی نیلامی میں سب سے زیادہ بولی مبلغ۔ . . لگائی گئی < + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بعد ازاں حافظ محمد فاروق سینئر ہیڈ ماسٹر اور جمال الدین نور ایس ایس ٹی نے 9 9 تا 9 9 کے دوران اسی لکڑی سے کرسیاں بنوانے کے لئے سکول کونسل کی رضا مندی سے فرنیچر کی دکان پر بھیج دیں C + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان کرسیوں کے لئے ریٹ کا باقاعدہ تعین کیا گیا اسی دوران سکول کے ای ایس ٹی دوست محمد ظفر نے ای ڈی او ایجوکیشن چنیوٹ کو لکڑی چوری کی شکایت کر دی جس کی بناء پر مذکورہ نیلامی کو منسوخ کر دیا گیا۔ 1 HA + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج مذکورہ بالا ٹیچر کی شکایت پر -"%> ; '#" لگائی گئی جس کے تحت ملوث افراد کے خلاف 113 کے تحت کارروائی کی سفارش کی گئی I + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ای ڈی او اایجوکیشن چنیوٹ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے تحت محکمانہ سطح پر 113 کے تحت ریگولر انکوائری کی گئی ملوث افراد کے نام اور ان کی جملہ تفصیل درج ذیل ہے

- حافظ محمد فاروق 8 : سابقا سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ،

موجودہ تعیناتی بطور 8 8 8گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول I: ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ

- جمال الدین نور 8 : سابقا 7 8 8گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ، موجودہ تعیناتی گورنمنٹ ہائی سکول احمد نگر ، چنیوٹ۔

دونوں مذکورہ ٹیچرز کو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ستمبر میں پیڈا ایکٹ کے تحت $ # ( ) D # * "# " # # " -کی سزا دی گئی۔انکوائری آفیسر محمد لطیف فیضی 8 : ڈائریکٹر :H ڈی پی آئی ایلیمنٹری تھے جہاں تک سرکاری رقم خزانہ سرکار میں جمع کروانے کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے چونکہ نیلامی منسوخ ہو گئی تھی لہٰذا اس حوالے سے کوئی رقم خزانے میں جمع نہیں کروائی گئی تاہم میں درختوں کی چھانگ سے موصول ہونے والی رقم مبلغ۔ . روپے نیشنل بنک آف پاکستان میں جمع کروادیئے گئے ہیں۔

ننکانہ صاحب پرائمری سکول چک نمبر کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حکومت کی پرائمری اور مڈل سکولز کی اپ گریڈیشن پالیسی کیا ہے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کو کافی عرصہ سے اپ گریڈ نہیں کیا گیا؟

ج اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو مڈل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف حکومت پنجاب کی پرائمری سے مڈل سکول کی اپ گریڈیشن کی پالیسی کے مطابق پرائمری سکول کا کم از کم رقبہ ایک کنال مرلے، بچوں کی کم از کم تعداد ایک سو جبکہ چہارم و پنجم جماعتوں میں بچے ہونا ضروری ہیں۔نوٹیفکیشن کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب درست ہے۔

ج مذکورہ بالا سکول میں بچوں کی تعداد بہت کم ہے۔کیونکہ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہائر سیکنڈری سکول بڑا گھر ہے اور کلو میٹر کے فاصلہ پر گرلز ایلیمنٹری سکول ہے جو براہ راست پختہ سڑک سے منسلک ہے اس لئے مذکورہ بالا سکول حکومت کی پالیسی کے مطابق اپ گریڈ نہیں ہو سکتا۔

فیصل آباد گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ سعدیہ سہیل رانا کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر ، یونین کونسل تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کی عمارت کمروں پر مشتمل تھی جن میں سے کمرے خستہ حالت ہونے کی وجہ سے گرا دیئے گئے ہیں اور اب سکول ہذا صرف دو کمروں پر مشتمل ہے ؟

ب کیایہ چار کمرے اس سکول کی ضروریات کے لئے کافی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر حکومت اس سکول میں نئے کمرے کیوں تعمیر نہیں کروا رہی ہے ؟کب تک نئے کمرے تعمیر کروا دیئے جائیں گے ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف یہ بات اس حد تک درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر گ ب یونین کونسل تحصیل سمندری فیصل آباد میں کُل آٹھ

کمرے تھے لیکن خستہ حالت ہونے کی وجہ سے گرائے جانے والے کمرہ جات کی تعداد کی بجائے ہے اور اب مذکورہ سکول کی عمارت کمروں پر مشتمل ہے۔

ب اس وقت مذکورہ سکول میں پڑھنے والی طالبات کی تعداد ہے جن کے لئے یہ چار کمرہ جات کافی نہ ہیں اور مذکورہ سکول میں مزید چار کمرہ جات مع ٹائلٹ بلاک کی تعمیر کے لئے 9 ملین روپے کے فنڈز جاری کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ فیصل آباد کو مورخہ - - کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے فنڈز کی فراہمی کے بعد نئے کمرے تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی۔ میں گرلز ہائی سکول میں کھیل کا میدان نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حلقہ پی پی۔ ڈسکہ سٹی میں دو عدد گرلز ہائی سکول واقع ہیں کیا ان دونوں سکولز میں کسی قسم کا کوئی کھیل کا میدان موجود ہے؟

ب اگر نہیں تو کیا حکومت ڈسکہ سٹی میں گرلز کے لئے کوئی سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانامشہود احمد خان

الف حلقہ پی پی۔ ڈسکہ سٹی میں تین عدد گرلز ہائی سکول واقع ہیں جن میں کھیل کے میدان موجود نہ ہیں جبکہ ان سکولز میں "##$ کھیلوں کے لئے کھیلنے کی سہولیات موجود ہیں۔

ب ضلعی حکومت سیالکوٹ، ڈسکہ سٹی میں گرلز کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر سیالکوٹ کو سپورٹس کمپلیکس بنانے کے لئے لیٹر جاری کر دیا گیا ہے۔لیٹر کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔ میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ سردار محمد ایوب خان کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

ب سال سے اب تک ان سکولوں میں سے کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

ج جن گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی اشد ضرورت ہے کیا حکومت ان سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانامشہود احمد خان

الف حلقہ پی پی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی کل تعداد ہے تفصیل درج ذیل ہے

گرلز ایلیمنٹری سکولز لسٹ + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے

گرلز پرائمری سکولز لسٹ : + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے

بوائز پرائمری سکولز لسٹ < + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے

بوائز ایلیمنٹری سکولز لسٹ 3 + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

بوائز ہائی سکولز لسٹ 1 + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

بوائز گرلز ہائی سکولز لسٹB + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

ٹوٹل

ب سال سے لے کر اب تک دو سکولز اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔

- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر گ ب بطور ایلیمنٹری سکول اپ گریڈ ہوا۔نوٹیفکیشن C + ایوان کی میز پر رکھدیا گیا ہے
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر گ ب بطور ایلیمنٹری سکول اپ گریڈ ہوا۔نوٹیفکیشن A + ایوان کی میز پر رکھدیا گیا ہے۔

ج جن گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا جا سکتا ہے۔ان گیارہ سکولوں کی فہرست ; + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔فنڈز کی دستیابی کے بعد ان سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں سائنس ٹیچرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور میں سال میں کتنے سائنس ٹیچر بھرتی ہوئے، تفصیل بتائی جائے؟

ب ضلع لاہور میں سال میں جو سائنس ٹیچر بھرتی ہوئے وہ کون کون سے مضامین کے تھے، سائنس ٹیچرز کی حد عمر کیا مقرر تھی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف سال میں ضلع لاہور میں سائنس اساتذہ بھرتی کئے گئے۔

ب ضلع لاہور میں جو سائنس اساتذہ میں بھرتی کئے گئے وہ ریاضی، کمپیوٹر سائنس، طبعیات، حیاتیات اور کیمیا کے مضامین کے تھے۔ حد عمر مرد امیدواران کے لئے سال جبکہ خواتین امیدواران کے لئے سال مقرر تھی۔

ضلع ساہیوال سکولز ایجوکیشن کی گاڑیوں کی تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ساہیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کتنی گاڑیاں ہیں۔ یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، تفصیل بتائیں؟

ب مالی سال ۔ میں G 2 کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی خرچ ہوئی اور کتنی رقم بچی؟

ج مالی سال ۔ کے دوران گاڑیوں کی H0 = کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع ساہیوال میں محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کل بارہ گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام افسران
	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم ساہیوال
	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری ساہیوال
	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ ایلیمنٹری ساہیوال
	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ ایلیمنٹری ساہیوال

ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ
ایلیمنٹری تحصیل ساہیوال
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ
ایلیمنٹری تحصیل چیچہ وطنی
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ
ایلیمنٹری تحصیل چیچہ وطنی
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ
ایلیمنٹری تحصیل چیچہ وطنی
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ ایلیمنٹری ہیڈ
کوارٹر ساہیوال
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری ہیڈ
کوارٹر۔ ساہیوال
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری۔ ساہیوال
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ ایلیمنٹری ہیڈ
کوارٹر ساہیوال

ب مالی سال میں 2 G کی مد میں مختص کی گئی رقم روپے تھی جن میں سے روپے خرچ ہوئے اور روپے بقایا بچے ہیں۔

ج مالی سال میں =H 0 کی مد میں مختص کی گئی رقم روپے تھی اور روپے خرچ ہوئے۔

ضلع ساہیوال۔حلقہ پی پی۔ میں بوائز اور گرلز پرائمری و مڈل سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف تحصیل و ضلع ساہیوال اور پی پی۔ میں اس وقت سرکاری سکولز سٹینڈرڈ وار اور جنس وار ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

ب حکومت سال - میں کتنے پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا ایسے سکولوں کی نشاندہی کی جا چکی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

ج حلقہ پی پی- میں واقع سکولز میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں۔ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

د کیا پی پی- میں تمام ہائی مڈل پرائمری سکولز کی چار دیواری ' G" % ! #< مکمل ہیں، اگر نہیں تو کب تک مکمل کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الفِ تحصیل و ضلع ساہیوال اور پی پی- میں سرکاری سکولز کی سٹینڈرڈ وار اور جنس وار تفصیل درج ذیل ہے

تحصیل چیچہ وطنی

" "- 1 " A) A) "8 # $ "- C9 7#

-

: #- C " : #- C " : #- C " : #- C "

تحصیل ساہیوال

" "- 1 " A) A) " C9 7#

- 8 # $ "-

: #- C " : #- C " : #- C " : #- C "

پی پی

" "- 1 " A) A) "8 # $ "- C9 7#

-

: #- C " : #- C " : #- C " : #- C "

ب سال میں پانچ گرلز سکولوں کی نشاندہی کی گئی تھی ان کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

9 گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول G سے مڈل سکول

9 گورنمنٹ گرلز کمیونٹی ماڈل سکول G سے مڈل سکول

9 گورنمنٹ گرلز کمیونٹی ماڈل سکول C 3 سے مڈل سکول

9 گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول محمد پور سے ہائی سکول

9 گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول = سے ہائی سکول

ج حلقہ پی پی۔ میں واقع مسنگ فسلیٹیز کی تفصیل درج ذیل ہیں

پی پی۔ کے تمام سکولوں میں ڈرنکنگ واٹر اور فرنیچر کی سہولت موجود ہے۔ سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے جبکہ سکولوں کی چار دیواری جزوی مکمل ہے۔ تمام سکولوں میں ٹائلٹ بلاک کی سہولت موجود ہے۔ تاہم داخلہ مہم کے باعث طلباء کی تعداد مسلسل بڑھنے کی وجہ سے سکولوں میں ٹائلٹ بلاک کی سہولت ناکافی ہے، ان میں سے گرلز ہائی سکول بوائز ہائی سکول ایک بوائز پرائمری سکول اور ایک گرلز ایلیمنٹری سکول کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ بقیہ سکولوں میں کمی کو پورا کرنے کے لئے لیٹر نمبر مورخہ - - کے تحت ڈی سی او ساہیوال کو مزید فنڈز کی منظوری و فراہمی کے لئے درخواست کی ہے فنڈز کی دستیابی پر اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ لیٹر کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د حلقہ پی پی۔ میں سکولوں میں چار دیواری مکمل ہے جن سکولوں کی چار دیواری جزوی مکمل ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

گرلز و بوائز ہائی سکول

بوائز پرائمری و ایلیمنٹری سکول

گرلز پرائمری و ایلیمنٹری سکول

جن سکولوں کی چار دیواری کو تکمیل کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

بوائز و گرلز ہائی سکول

بوائز و گرلز پرائمری و ایلیمنٹری سکول

جن سکولوں میں کمپیوٹر لیب نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

بوائز ہائی سکولز

بوائز مڈل سکولز

ان سکولوں میں کمپیوٹر لیب کی سہولت فراہم کرنے اور بقیہ سکولوں کی چار دیواری کی تکمیل کے لئے لیٹر نمبر مورخہ - - کے تحت ڈی سی او ساہیوال کو مزید فنڈز کی منظوری و فراہمی کے لئے درخواست کی ہے فنڈز کی دستیابی پر اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول حویلی لکھا سے متعلقہ تفصیلات

میاں خرم جہانگیر وٹو کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ موضع 8 ضلع اوکاڑہ میں مڈل سکول فار بوائز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کے مطابق تعداد نہ ہے۔ سائنس اور میتھ کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے طلباء کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلیمنٹری سکول برائے خواتین 8 چنبہ ضلع اوکاڑہ میں سائنس اور میتھ کے لئے مڈل سکول میں کوئی ٹیچر موجود نہ ہے اور نرسری کلاس ، کلاس کا ایک ہی کمرہ ہے جس

میں بغیر ڈیسک کے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں، حکومت اس بارے میں کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکول نمبر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ بچوں کی تعداد کے لحاظ سے بڑا سکول ہے۔ یہاں پڑھنے والے فیصد سے زائد بچے دور افتادہ علاقوں سے آتے ہیں،کیا حکومت اس سکول کے لئے نئی بسیں خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکول نمبر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ بچوں کی تعداد کے لحاظ سے بڑا سکول ہے، لوڈ شیڈنگ کے دوران جنریٹر کی عدم دستیابی تعلیم حاصل کرنے میں تعطل پیدا ہوتا ہے، کیا حکومت جنریٹر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

ہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکول نمبر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سوئی گیس کنکشن سے محروم ہے، کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول انتظامیہ نے تین سال قبل کنکشن کے لئے درخواست دی مگر ابھی تک ڈیمانڈ نوٹس موصول نہیں ہوا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول 8 چنبہ میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں گیارہ ہیں اور ورکنگ بھی گیارہ ہیں۔ سائنس اور میتھ کی اسامیاں پر ہو چکی ہیں لہٰذا طلباء کی تعلیم کا حرج نہ ہو رہا ہے۔

ب گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 8 چنبہ میں ایلیمنٹری حصہ میں سائنس اور میتھ کی تعلیم دینے کے لئے موجودہ بھرتی میں دو سائنس ٹیچرز مہیا کر دی گئی ہیں۔ نرسری کلاس اور کلاس کے بچے ڈیسکوں پر بیٹھتے ہیں۔ مزید برآں مذکورہ سکول میں کلاس روم کی تعداد ہے اور تعداد طالبات ہے اور ڈیسک بنچ دو سیٹر موجود ہیں لہٰذا یہ بات درست نہ ہے کہ نرسری کلاس کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔

ج ہائی سکول نمبر حویلی لکھا میں تعداد طلباء ہے۔ زیادہ تر بچے اردگرد کی آبادیوں سے آتے ہیں۔ جہاں تک بس کی خریداری کا

تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ سرکاری سکولوں میں بسوں کی فراہمی حکومت کی پالیسی میں نہ ہے۔

د ہائی سکول نمبر حویلی لکھا میں تعداد طلباء ہے۔ جنریٹر کی خریداری حکومت کی پالیسی میں نہ ہے۔

ہ ہائی سکول نمبر حویلی لکھا سوئی گیس کے حصول کے لئے مئی میں درخواست جمع کروائی ہے جس پر ابھی تک ڈیمانڈ نوٹس موصول نہ ہوا ہے۔

ضلع لاہور میں ایجوکیشن واوچر سکیم سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایجوکیشن واؤچر سکیم سے استفادہ کرنے والے بچوں کی تعداد ہزار ہو گئی ہے؟

ب صوبہ پنجاب میں ایجوکیشن واؤچر سکیم کا آغاز کب ہوا؟

ج صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع میں ایجوکیشن واؤچر سکیم کام کر رہی ہے، نیز اس سکیم کو کب تک صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں جاری کر دیا جائے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ای وی ایس لاہور میں رجسٹرڈ طلباء کی حالیہ تعداد ہے۔

ب ایجوکیشن واؤچر سکیم کا آغاز ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے میں کیا۔

ج ایجوکیشن واؤچر سکیم صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں فعال ہے۔

سکولز ایجوکیشن جہلم ریشنلائزیشن ٹرانسفر پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

میاں طارق محمود کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع جہلم میں # & # "کے تحت یکم فروری سے آج تک کتنے درجہ چہارم اور ٹیچرز کی ٹرانسفر کی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جہاں سے تبادلہ ہوا ہے اور جس جگہ تبادلہ کیا گیا اس کی تفصیل بتائیں نیز ان میں سے کتنے ملازمین نے جگہ تبادلہ پر جوائننگ کر لی ہے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ کچھ ملازمین کے تبادلہ جات کینسل کئے گئے وہ کس رولز قاعدہ کے تحت کینسل کئے گئے اور کتنے ایسے ہیں جن کے آرڈر درخواست دینے کے باوجود ابھی تک کینسل نہ ہوئے، جن کے کینسل ہوئے اور جن کے نہ ہوئے دونوں کے نام، عہدہ، گریڈ سکولز وار الگ الگ تفصیل بتائیں؟

ج کیا یہ تبادلہ جات مستقل ملازمین کے کئے گئے ہیں یا کنٹریکٹ پر تعینات ملازمین کے کئے گئے ہیں؟

د کیا جن ملازمین کے تبادلے کئے گئے ہیں ان کے تبادلہ کے وقت ان کی جگہ تبادلہ اور گھر مستقل ایڈریس کا خیال رکھا گیا تھا؟

ہ کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جن ملازمین کے تبادلے کئے گئے ہیں خاص کر درجہ چہارم کے ملازمین، ان کے گھر سے سے کلو میٹر دور تبادلے کئے گئے ہیں؟

و کیا حکومت ایسے ملازمین کے تبادلے ان کے گھر کے نزدیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع جہلم میں ریشنلائزیشن کے تحت یکم فروری سے لے کر آج تک ٹیچرز اور درجہ چہارم ملازمین کا تبادلہ کیا گیا ہے، ان کے نام، عہدہ اور دیگر تفصیلات + میں درج ہیں۔

+ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے نیز ٹرانسفر ہونے والے تمام ملازمین اور ٹیچرز نے جائن کر لیا ہے۔

ب درست نہ ہے کوئی تبادلہ کینسل نہیں کیا گیا۔

ج جو تبادلہ جات کئے گئے ہیں مستقل ملازمین کے ہیں۔

د جی ہاں جن ملازمین کے تبادلہ جات کئے گئے ہیں ان کے گھر مستقل پتا کا خیال رکھا گیا ہے۔

ہ جن ملازمین کے تبادلہ جات کئے گئے ہیں ان کے گھر سے فاصلہ سے کلو میٹر سے کم ہے اور کسی ملازم کا اس فاصلہ سے دور تبادلہ نہ کیا گیا ہے۔

و جز ہ کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

سرگودھا چک نمبر جنوبی کے سکولز میں سکیورٹی کا مسئلہ

چودھری عامر سلطان چیمہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں سرکاری سکولز قائم ہیں، سکول اور سٹینڈرڈ وار تفصیل بتائیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تمام سرکاری سکولوں کی مناسب سکیورٹی ترجیحی بنیادوں پر مورخہ جنوری سے قبل مکمل کرنے کے احکامات جاری فرمائے تھے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر میں واقع سکولز کو سکیورٹی انتظامات میسر نہیں ہیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولز کو سکیورٹی خدشات کے پیش نظر گریڈ اے میں رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے ان سکولوں کے سربراہان اور بچوں کے والدین نے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے؟

ہ کیا حکومت عملہ اور بچوں کے تحفظ کے لئے ضروری مناسب سکیورٹی انتظامات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے چک نمبر جنوبی میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر جنوبی قائم ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بھی قائم ہے۔

ب درست ہے۔

ج درست نہ ہے چک نمبر جنوبی میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں سکیورٹی کے انتظامات میسر ہیں۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول میں بھی تمام سکیورٹی کے انتظامات میسر ہیں۔ پرائمری سکول میں سکیورٹی گارڈ کی سیٹ نہ ہے۔ سکول کونسل کمیٹی کے ذریعے سکول فنڈ سے ڈیلی ویجز کی بنیاد پر تعیناتی کا کام جاری ہے جو کہ بمطابق رولز پالیسی مکمل کر دیا جائے گا۔

د درست ہے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر جنوبی کو سپیشل برانچ سرگودھا کی طرف سے گریڈ اے میں شامل کیا گیا ہے جس کے لئے سکیورٹی کے انتظامات موجود ہیں۔ تاکہ سکول کے بچے، سٹاف اور عملہ وغیرہ محفوظ رہ سکے، سربراہ ادارہ اور بچوں کے والدین اس اقدام سے مطمئن ہیں۔

ہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جنوبی سرگودھا کی انتظامیہ نے بچوں اور سٹاف کی حفاظت کے لئے ضروری مناسب سکیورٹی انتظامات مکمل کر دیئے ہیں۔ سربراہ ادارہ اور بچوں کے والدین اس اقدام سے مطمئن ہیں۔

سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ حنا پرویز بٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں یو سی وار ایک ہائی سکول گرلز اور ایک بوائز واقع ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولز کی عمارت ضرورت کے مطابق نہ ہے سکولز کی عمارتوں میں کمرہ جات کی تفصیلات بتائیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے، تفصیل بتائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست نہ ہے۔تحصیل بھیرہ میں کل چودہ یونین کونسل ہیں۔دس یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول اور پانچ یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکولز موجود ہیں جبکہ چار یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکولز اور نو یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکولز نہ ہیں۔

ب درست ہے ان سکولز کی عمارات ضرورت کے مطابق ناکافی ہیں ان میں اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے جس کے لئے جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ لیٹر کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ایسے سکولز جن میں کمروں کی ضرورت ہے، تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام یونین کونسل	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد کمرہ جات	ضرورت کمرہ
	چک سیدا	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک سیدا			
	کلیان پور	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کلیان پور			
	میانی	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول میانی			
	میانی	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میانی			
	حضور پور	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سکول حضور پور			
	بھیرہ	گورنمنٹ بوائز: ماڈل ہائی سکول			
	بھیرہ	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول بھیرہ			
	بھیرہ	گورنمنٹ بوائز اسلامیہ ہائی سکول بھیرہ			
	بھیرہ	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بھیرہ			
	خان محمد والا	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول خان محمد والا			

ڈھل	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول طرطی پور
چک مبارک	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک
چک مبارک	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک مبارک
چاوہ	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شیر محمد والا

ج درست نہ ہے۔ آٹھ بوائز ہائی سکولز اور چار گرلز ہائی سکولز میں اضافی سٹاف کی ضرورت ہے۔ باقی سکولز میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد اساتذہ	ضرورت اساتذہ
	چک سیدا	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک سیدا			ایس ایس ٹی سائنس
	میانی	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول میانی			ایس ایس ٹی جنرل
	میانی	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میانی			ایس ایس ٹی سائنس
					ایس ایس ٹی جنرل
	حضور پور	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول حضور پور			ایس ایس ٹی سائنس
					ایس ایس ٹی جنرل
					ای ایس ٹی
					پی ایس ٹی
	حضور پور	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حضور پور			ایس ایس ٹی ریاضی
					پی ایس ٹی
	بھیرہ	گورنمنٹ بوائز اسلامیہ ہائی سکول بھیرہ			ایس ایس ٹی اردو
	بھیرہ	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بھیرہ			ایس ایس ٹی سائنس
					ایس ایس ٹی آرٹس
					ایس ایس ٹی انگلش
	خان محمد والا	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول خان محمد والا			ایس ایس ٹی سائنس
	چک مبارک	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک			ایس ایس ٹی سائنس
	چک مبارک	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک مبارک			ایس ایس ٹی سائنس
	چاوہ	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول شیر محمد والا			ایس ایس ٹی سائنس
					ای ایس ٹی

صوبہ بھر اور ضلع چنیوٹ میں ایجوکیٹر کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سال سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے ایجوکیٹر کون کون سے سکیل میں بھرتی ہوئے، تفصیل دی جائے؟

ب سال سے اب تک ضلع چنیوٹ میں کتنے ایجوکیٹر کون کون سے سکیل میں بھرتی ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

ج سال سے اب تک صوبہ بھر میں بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کا اقلیتی کوٹا کتنا ہے اور اس اقلیتی کوٹا پر کون کون سے سکیل میں کتنے ایجوکیٹرز بھرتی ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

د سال سے اب تک صوبہ بھر میں ایجوکیٹر کی بھرتی کے دوران کتنے قادیانی اقلیتی کوٹا کے تحت بھرتی ہوئے ہیں؟

ہ سال سے اب تک ضلع چنیوٹ میں کتنے قادیانی اقلیتی کوٹا کے تحت ایجوکیٹر بھرتی ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف صوبہ پنجاب محکمہ تعلیم میں سے اب تک . ایجوکیٹر ز بھرتی ہوئے جن میں تین کیٹیگری کے اساتذہ 8 :میں 881، 8 :میں 8181 اور 8 :میں 181 کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب ضلع چنیوٹ میں محکمہ تعلیم نے سے اب تک ایجوکیٹرز بھرتی کئے، جن میں تین کیٹیگری کے اساتذہ 8 :میں 881، 8 :میں 8181 اور 8 :میں 181 کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ج صوبہ پنجاب محکمہ تعلیم میں سے اب تک اقلیتی کوٹا کے تحت ایجوکیٹرز بھرتی ہوئے۔تفصیل : + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

د سال سے اب تک صوبہ بھر میں تقریباً پانچ قادیانیوں کو بھرتی کیا گیا نیز قادیانی اپنا مذہب ظاہر نہیں کرتے اور زیادہ تر نہ ہی اقلیتی کوٹا کی اسامیوں پر ملازمت کی درخواست دیتے ہیں اس وجہ سے ان کے بارے میں محکمہ کو اطلاع نہیں ہوتی اور محکمہ ان کے بارے میں انفارمیشن دینے سے قاصر ہوتا ہے۔

ہ ضلع چنیوٹ میں ایک مرد ایجوکیٹر سکیل نمبر میں بھرتی کیا گیا۔ تفصیل : + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں سرکاری گرلز سکولز سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں اس وقت کتنے گرلز پرائمری، کتنے گرلز ایلیمنٹری اور کتنے گرلز ہائی سکول ہیں اور کتنے گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہیں، مکمل تفصیلات دی جائیں کہ یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں، اس کی مسنگ فسلیٹیز بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں اس وقت گورنمنٹ پرائمری ، گرلز ایلیمنٹری ، گرلز ہائی سکول موجود ہیں جبکہ اس حلقہ میں کوئی گرلز ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔ ان سکولوں کے نام اور مقام کی تفصیل + ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

جہاں تک اس حلقہ کے سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ بارہ گرلز پرائمری، چار گرلز مڈل اور سات گرلز ہائی سکولوں میں کمروں کی ضرورت ہے جبکہ باقی سکولوں میں تمام سہولیات موجود ہیں۔تفصیل + ایوان کی میز پر رکھد

ی گئی ہےان سکولوں میں کمروں کی تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کولیٹر نمبر 3 مورخہ 9 9 کے تحت درخواست کی گئی ہے کہ مجوزہ سکیم کے لئے اضافی فنڈز مہیا کئے جائیں لیٹر کی کاپی : + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فنڈ زکی فراہمی پر ان سکولوں میں کمروں کی ضروریات پوری کر دی جائیں گی۔

بہاولنگر کے سکولوں کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب شوکت علی لالیکا کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف بہاولنگر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد بتائی جائے؟

ب سکول کو اپ گریڈ کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

ج قاسم کا مڈل سکول تحصیل بہاولنگر کو اپ گریڈ کیوں نہ کیا گیا اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف ضلع بہاولنگر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی کل تعداد ہے۔

ب صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم کی طرف سے زیادہ سے زیادہ تعداد طلباء و طالبات اور جگہ کے میسر ہونے کی بنیاد پر سکولوں کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ معیار کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج گورنمنٹ گرلز مڈل سکول قاسم کا کو تعداد طالبات کم ہونے کی بناء پر اپ گریڈ نہ کیا گیا ہے۔

صادق آباد عوامی کالونی میں سرکاری سکولز نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

قاضی احمد سعید کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ عوامی کالونی تحصیل صادق آباد کی تقریباً ہزار کی آبادی کے لئے کوئی سرکاری سکول نہ ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ کالونی میں اکلوتا مسجد مکتب سکول قائم ہے؟

ج کیا حکومت اتنی بڑی آبادی پر مشتمل غریب عوام کے لئے کوئی پرائمری سکول تک نہ ہونے کے باوجود کوئی پالیسی نہ بناتی ہے؟

د کیا حکومت کالونی میں آبادی کے تناسب سے وہاں پر موجود مسجد مکتب سکول کو اپ گریڈ کرنے اور وہاں کے غریب بچوں کو تعلیم جیسی بنیادی سہولت کی فراہمی کے لئے نئے گرلز اور بوائز سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست نہ ہے۔ عوامی کالونی تحصیل صادق آباد میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غلام احمد آباد کے نام سے چل رہا ہے جہاں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ہے۔صوبائی حکومت نے چاکنال رقبہ سکول کے نام منتقل کر دیا ہے جس کی چار دیواری تعمیر ہو چکی ہے۔ اپنی مدد آپ کے تحت کچا کمرہ تعمیر شدہ ہے۔سکول میں تین پی ایس ٹی ٹیچرز تعینات ہیں۔ اس کالونی میں ایک عدد بوائز مسجد مکتب سکول محبوب سبحانی بھی موجود ہے جس میں بچوں کی تعداد ہے اور دو پی ایس ٹی اساتذہ کام کر رہے ہیں۔جبکہ مزید دو فیڈر ٹیچرز بھی کام کر رہے ہیں اس سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے پراسس جاری ہے اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں عملدرآمد ہو جائے گا۔

ب درست نہ ہے۔مسجد مکتب سکول محبوب سبحانی کے ساتھ ساتھ ایک گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھی موجود ہے۔

ج درست نہ ہے۔بلکہ گرلز پرائمری سکول پہلے ہی کام کر رہا ہے اور موجودہ مسجد مکتب سکول کو اپ گریڈ کرنے کا عمل جاری ہے۔

د عوامی کالونی میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول غلام احمد آباد کے نام سے کام کر رہا ہے جبکہ بوائز مسجد مکتب سکول کو بھی اپ گریڈ کرنے کا عمل جاری ہے جو آئندہ مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔جبکہ اس آبادی کے شمال مشرق میں بوائز پرائمری سکول الیاس کالونی اور گرلز ہائی سکول الیاس کالونی موجود ہیں۔ مغرب کی طرف مسجد مکتب سکول سنسراں اور جنوب کی طرف پرائمری گرلز و بوائز سکولز زورکوٹ اور گرلز پرائمری سکول ڈیرہ غلام حیدر ، گرلز مڈل سکول اور انکم سکیم نمبر گرلز پرائمری سکول نین شہزادہ موجود ہیں۔ مزید برآں آئندہ نئے سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت قائم کئے جائیں گے یہ پالیسی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے تیار کی گئی ہے۔پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے پنجاب بھر میں نئے سکولوں کے قیام کے حوالے سے سروے مکمل کر لیا ہے جس کے بعد معیار پر پورے اترنے والے علاقوں میں ضرورت کے تحت نئے سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

اوکاڑہ گورنمنٹ ہائی سکول چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور کی اراضی پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

چودھری عامر سلطان چیمہ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین نے عرصہ دراز سے قبضہ کر رکھا ہے، قابضین کے نام مع ولدیت کی تفصیل بتائی جائے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لوگوں کے خلاف تھانہ بصیر پور میں مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج کئے گئے ہیں، مذکورہ لوگوں نے سکول کی اراضی پر کب سے قبضہ کیا ہوا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر اور جملہ سٹاف نے مختلف محکمہ جات محکمہ مال، محکمہ پولیس، محکمہ تعلیم کو متعدد بار درخواستیں گزاری ہیں اور ان پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان بااثر لوگ ہیں محکمہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے ڈرتا ہے؟

ہ اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کر کے سکول ہذا کا رقبہ واگزار کروانے اور متعلقہ ہیڈ ماسٹر و جملہ سٹاف کو تحفظ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے سرکاری رقبہ کنال مرلہ پر عرصہ سال سے محمد اسلم ولد احمد دین قوم وٹو ساکن چک گنڈا سنگھ نے قبضہ کر رکھا ہے۔

ب یہ بھی درست ہے کہ محمد اسلم ولد احمد دین قوم وٹو ساکن چک گنڈا سنگھ کے خلاف تھانہ بصیر پور میں مختلف دفعات کے تحت مقدمہ نمبر ، درج ہیں ۔ ملزم مذکورہ نے سے کنال مرلہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

ج یہ بھی درست ہے سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر اور جملہ سٹاف نے محکمہ مال، محکمہ پولیس اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران کو اس معاملے میں درخواستیں دی ہیں۔ محکمہ مال نے آرڈر نمبر 3 3 مورخہ 9 9 کے تحت قبضہ واگزار کروادیا تھا۔ بعد ازاں محمد اسلم ولد احمد دین قوم وٹو نے میں پھر سکول کے رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ ملزم کے خلاف ایف آئی آر نمبر مورخہ 9 9 کو درج کروادی گئی ہے۔

د یہ درست ہے کہ ملزم بااثر ہے لیکن محکمہ تعلیم اس کی واگزاری کے لئے بھر پور اقدامات کر رہا ہے افسران بالا کو بار بار واگزاری کے لئے تحریر کیا جاتا ہے بلکہ ہیڈ ماسٹر نے خود بھی ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہے جس کی کاپی + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہ حکومت مذکورہ سکول کے مقبوضہ رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے اور اس ضمن میں ای ڈی او ایجوکیشن تعلیم اوکاڑہ کی جانب سے کمشنر ساہیوال اور ڈی سی او اوکاڑہ کو تحریری درخواست کی گئی ہے اس پر کمشنر ساہیوال نے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب مذکورہ سکول کے مقبوضہ رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا۔

حلقہ پی پی ڈسکہ میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں کل کتنے پرائمری، مڈل ایلیمنٹری ،ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول بوائز موجود ہیں اور کہاں کہاں پر واقع ہیں، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں کل بوائز سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	سکول لیول	تعداد
	پرائمری	
	مڈل	
	ہائی	
	ہائر سیکنڈری	
	ٹوٹل	

مزید تفصیل + ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں زیر تعلیم طالبات سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وراستر شاہ یونین کونسل نمبر سلامت پورہ لاہور میں سے زائد طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں پینے کے صاف پانی اور بیت الخلاء کی سہولت موجود نہ ہے؟

ج اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ مذکورہ سکول میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وراستر شاہ یونین کونسل نمبر سلامت پورہ لاہور میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	کلاس لیول	تعداد طالبات
	نرسری	
	اول	
	دوئم	
	سوئم	
	چہارم	
	پنجم	
	ٹوٹل	

ب درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول میں پینے کے صاف پانی اور بیت الخلاء کی سہولت موجود ہے۔

ج جواب جز ب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں طلباء کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ لاہور کے گورنمنٹ پرائمری سکول برکت پورہ میں طلباء کی تعداد کے قریب ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ اوّل سے پنجم تک کی کلاسوں کو پڑھانے کے لئے دو اساتذہ تعینات ہیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ پانچ کلاسوں کو بٹھانے کے لئے کمرہ جات کی تعداد بھی کم ہے؟

د اگر جوابات اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی بہتری اور #" کو بڑھانے کے لئے عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف درست ہے۔

ب درست نہ ہے۔اساتذہ کی تعداد ہے۔

ج درست نہ ہے سکول ہذا میں بچوں کے لئے کل کلاس رومز ہیں۔

د یونیورسل پرائمری سیکنڈری انرولمنٹ اینڈ ایمرجنسی انرولمنٹ کمپین کے تحت ہر سال نئے ٹارگٹ کے تحت انرولمنٹ بہتر ہوتی ہے اس کمپین کے مطابق کوشش کی جاتی ہے کہ سال سے سال تک کے بچے سکولوں سے باہر نہ ہوں اور گورنمنٹ سکولوں میں داخل ہوں اور ہر سال اس میں بہتری آرہی ہے۔

یونیسف کے اشتراک سے چلنے والے سکولز سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے 1 B<; 6 ?کے اشتراک سے)#" # - 8 ## (8 مرتب کیا ہے؟

ب اگر درست ہے تو مذکورہ پلان کے ضمن میں کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

ج مذکورہ پلان کے تحت ضلع گوجرانوالہ کے کتنے سکول مستفید ہوئے؟

د مذکورہ پلان کے تحت گوجرانوالہ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی جارہی ہے جو رقم خرچ کی گئی، اس کا آڈٹ کن اداروں سے کروایا گیا؟

ہ مذکورہ پلان پر کامیابی سے عملدرآمد کے لئے گوجرانوالہ میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن رانا مشہود احمد خان

الف مذکورہ سوال کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن نے 1 B<; 6 ?کے تعاون سے سرکاری سکولوں میں محفوظ ماحول مہیا کرنے کے لئے ایک سکول سیفٹی پلان کے نام سے % #$ تیار کیا ہے تاہم اس حوالے سے 1 B<; 6 ?کی جانب سے سکولوں میں کسی قسم کے فنڈ مہیا نہیں کئے جا رہے ہیں ۔مذکورہ % #$ محکمہ کی سطح پر تیار کیا گیا اور کسی بھی ضلع بشمول گوجرانوالہ کے سرکاری سکولز میں 1 B<; 6 ?کے اشتراک سے کوئی # - ## ( )#" مرتب نہیں کیا گیا ہے۔

ب جواب جز الف کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ج -ایضًا۔

د -ایضًا۔

ہ -ایضًا۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر مجھے گزارش کرنے دیں۔

جناب سپیکر آپ کی مہربانی، آپ منسٹر صاحب سے مل کر ان سے بات کر لیں۔ شکریہ ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر قواعدکی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی،ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر سیدوسیم اختر جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے

قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد۔۔۔

اذان مغرب

جناب سپیکر نماز مغرب کے لئے منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی

جناب سپیکر بعداز نماز مغرب بج کر منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب سپیکر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان ، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی ایز بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں محرک سے کہتا ہوں کہ اپنی تحریک پیش کریں۔جی،ڈاکٹر سید وسیم اختر

قواعد کی معطلی کی تحریک

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

> قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

> قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر میں اس قرارداد کے مخالف نہیں ہوں لیکن میں ایک بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے جب یہاں پر ایک قرارداد پیش کی تھی کہ جناب قمر الزماں اور مُلا عبدالقادر کی پھانسی پر انہیں نشان پاکستان دیا جائے تو اس پر لاء منسٹر صاحب آج تک جواب نہیں دے سکے۔ سیکرٹری صاحب کے علم میں ہے۔

جناب سپیکر آپ ان کی موجودگی میں بات کریں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر پھر یہ کیسے آگئی ہے؟

جناب سپیکر وہ $!ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر وہ $!چلی آرہی ہے۔ اگر ہم نے وہ پاس کی ہوتی تو---

جناب سپیکر یہ قواعد کی معطلی کی تحریک ہے دونوں اطراف کے ممبران پر مشتمل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ جب آپ کی قرارداد آئے گی تو بات ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر میری عرض تو سنیں کمیٹی نے اس بنیاد پر تو فیصلہ نہیں کیا۔ میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا لیکن اگر وہ قرارداد پاس ہوئی ہوتی تو آج اس کا وزن زیادہ ہوتا۔

جناب سپیکر اس کو دوبارہ دیکھیں گے اور اس کا وزن بھی دیکھ لیں گے۔

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی

جناب سپیکر محرک اب اپنی قرارداد پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر شکریہ۔ شیخ علاؤالدین نے جو بات کی ہے وہ بہت وزنی ہے اس پر غور کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر جب وہ آئے گی تو پھر اس پر بات ہو گی۔

قرارداد
بنگلہ دیش کے امیر جماعت اسلامی جناب مطیع الرحمٰن نظامی کی پاکستان سے وفا کے جرم میں سزائے موت کو رکوانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر یہ قرارداد جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان،میاں محمود الرشید ، جناب احمد شاہ کھگہ ،میرے و دیگر ممبران کی منظوری سے متفقہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔قرارداد یہ ہے کہ

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو نام نہاد ٹربیونل کی طرف سے وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے انصاف کا خون کرتے ہوئے سزائے موت کے خلاف ان کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی جماعت اسلامی کے متعدد راہنماؤں کو بنگلہ دیش میں پاکستان کے ساتھ وفا کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جا چکا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ حسینہ واجد کی ظالم حکومت سزائے موت کے ظلم پر عملدرآمد کر دے معاملہ کو فوری طور پر <; 2 اور اقوام متحدہ کے اداروں میں اٹھایا جائے نیز جرأت مندانہ سفارت کاری کرتے ہوئے اس ظلم کو رکوایا جائے۔

جناب سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو نام نہاد ٹربیونل کی طرف سے وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے انصاف کا خون کرتے ہوئے سزائے موت کے خلاف ان کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی جماعت اسلامی کے متعدد راہنماؤں کو بنگلہ دیش میں پاکستان

کے ساتھ وفا کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جا چکا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ حسینہ واجد کی ظالم حکومت سزائے موت کے ظلم پر عملدرآمد کر دے معاملہ کو فوری طور پر <; 2 اور اقوام متحدہ کے اداروں میں اٹھایا جائے نیز جرات مندانہ سفارت کاری کرتے ہوئے اس ظلم کو رکوایا جائے۔

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو نام نہاد ٹربیونل کی طرف سے وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے انصاف کا خون کرتے ہوئے سزائے موت کے خلاف ان کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی جماعت اسلامی کے متعدد راہنماؤں کو بنگلہ دیش میں پاکستان کے ساتھ وفا کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جا چکا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ حسینہ واجد کی ظالم حکومت سزائے موت کے ظلم پر عملدرآمد کر دے معاملہ کو فوری طور پر <; 2 اور اقوام متحدہ کے اداروں میں اٹھایا جائے نیز جرأت مندانہ سفارت کاری کرتے ہوئے اس ظلم کو رکوایا جائے۔

قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس تشریف لائے

جناب سپیکر 9 # *." $ - # Dجی، میاں صاحب

اوکاڑہ میں گرفتار صحافیوں کی رہائی کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں نماز کے وقفہ میں جب باہر گیا ہوں تو تمام سینئر صحافی اوکاڑہ میں ہونے والے تازہ ترین واقعات پر احتجاج کر رہے تھے۔ ان کے کہنے کے مطابق بارہ صحافیوں سمیت انیس افراد کے خلاف پرچے درج ہو گئے ہیں۔یہ چینل92کااندھیر نگری پروگرام تھا اس میں وہاں کے ایس ایچ او مہر اسماعیل اور ججی گینگnotoriousکے خلاف بے شمار ایف آئی آرز ہیں۔

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوبارہ کہہ رہے ہیں کہ ہم واک آؤٹ یا بائیکاٹ کریں گے کیونکہ یہاں پر لاء منسٹر نہیں ہیں ، یہ معاملہ اس نوعیت کا ہے کہ وہاں دیپالپور پریس کلب کے صدر بھی گرفتار ہیں اور ان کو دہشت گردی کی دفعات لگاکر لوگوں کے سامنے حوالات میں محبوس کیا گیا ہے۔ یہ معاملہ بہت ہی serious نوعیت کا ہے۔ پولیس اپنی حد سے تجاوز کر رہی ہے۔ہم تھانہ کلچر کی تبدیلی کی باتیں کرتے ہیں یہ تو میرا خیال ہے کہ پورا صوبہ ہی پولیس سٹیٹ بن چکا ہے۔صحافی جو حق اور سچ کی تلاش کے لئے اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں، زخمی بھی ہوتے ہیں اور کئی صحافیوں نے سچ اور حقیقت کو پانے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ جس انداز سے وہاں اوکاڑہ اور دیپالپور میں پولیس گردی ہو رہی ہے وہ بہت ہی زیادتی ہے اس پر prompt actionہونا چاہئے۔ تمام سینئر صحافی کمیٹی روم میں بیٹھے ہیں، لاءمنسٹر بھی انہیں لارا دے کر چلے گئے ہیں اور وہ ایک گھنٹے سے وہاں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو صحافی گرفتار ہیں آپ فوری طور پر intervene کریں کہ کم از کم ان کو تو رہا کیا جائے اور بیٹھ کر اس معاملے کی انکوائری کروائی جائے، یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے کہ ہم صحافیوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کریں کہ جو دہشت گردوں کے ساتھ یا جرائم پیشہ افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران جناب سپیکر میں نے ابھی معزز قائد حزب اختلاف کی بات سنی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک گھنٹے سے لاءمنسٹر صاحب اسی سلسلے سے میٹنگ کر رہے تھے اور issues کو settle کرنے کے لئے اس وقت وہ اپنے چیمبر میں بیٹھے ہیں اور وہ انتظامیہ سے رابطہ کر رہے ہیں اور اس کا legal way outنکال رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پانچ یا دس منٹ کے اندر اندر وہ یہ تمام چیزیں resolve کر کے یہاں پر ہمیں

بتائیں گے وہ اسی کام کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں ۔ میرے معزز بھائی نے بات کی ہے کہ وہ چکر دے کر چلے گئے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے
He is already working on it sir. Thank you very much.

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

قانون پنجاب ٹرانسپیرنسی اینڈ رائٹ ٹو انفارمیشن پر عملدرآمد کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

محترمہ راحیلہ خادم حسین شکریہ ۔ جناب سپیکر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ# (=$ - " ! " 7’ /%) # 7) %/ ’ 7" ! " - $=) #
; #" # 7) %/ ’ 7" ! " - $=) #
کے سیکشن کے تحت (#) #< (7 " ! "!
% " !#" #) ! # #) !"#(# #)
" - '%$ کے تحت سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے۔

> **6. Function of the Commission** (6): The Commission shall prepare an annual report on the implementation of the provisions of this Act during a financial year and submit it to the Government by 31 August and the Government shall lay the report before Provincial Assembly of the Punjab.

جناب سپیکر یہ ایکٹ اسمبلی نے ۔دسمبر کو پاس کیا اور ۔دسمبر کو پنجاب گزٹ میں نوٹیفائی ہوا۔ مالی سال ، اور اب جبکہ ختم ہونے کے قریب ہے لیکن حکومت

نے ابھی تک# (=$ - " ! "7 ’ / % (7 # "# ;
کی سالانہ کارکردگی کی تین سالوں کی رپورٹیں اسمبلی میں پیش نہیں کیں۔ اس طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ کامتن یوں ہے کہ

"70 (a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

جناب سپیکر مذکورہ ایکٹ اور پنجاب اسمبلی کے مذکورہ #)#" اور تقاضوں کے باوجود حکومت نے ’ / % (7 # "# ;# (=$ - " ! "7 کی سالانہ رپورٹیں برائے مالی سال ، اور پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق پڑھی جاچکی ہے، اس تحریک استحقاق کو - $ # 0 تک کے لئے $! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی آپ کی ہے ،پیش کریں۔

قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

محترمہ راحیلہ خادم حسین شکریہ۔ جناب سپیکر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ # % 8 (# #) ># 7) % / ’ D#
کے سیکشن کے تحت (".) - (-" % I
"#! " % % (# # سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے۔

14. Annual report of the Commission.- (1) In January each year, the Commission shall submit an annual report on performance of each one of its functions to the Government. (2) The Government shall, at the earliest possible opportunity, lay the annual report of the Commission in Provincial Assembly of the Punjab.

جناب سپیکر یہ ایکٹ اسمبلی نے دسمبر کو پاس کیا اور فروری کو پنجاب گزٹ میں نوٹیفائی ہوا۔ مالی سال ، اور اب جبکہ ختم ہونے کے قریب ہے لیکن حکومت نے ابھی تک (# # #< ' / % (7 # D # % 8 کی سالانہ کارکردگی کی تین سالوں کی رپورٹیں اسمبلی میں پیش نہیں کیں۔اس طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ کا متن یوں ہے کہ

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

جناب سپیکر مذکورہ ایکٹ اور پنجاب اسمبلی کے مذکورہ)#" اور تقاضوں کے باوجود حکومت نے ' / % (7 # کی سالانہ رپورٹیں برائے #< # #) 8 % # D # مالی سال ، اور پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے، اس تحریک استحقاق کو - $ # 0 تک کے لئے $! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز ممبر اسمبلی

کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بطور ممبر صوبائی اسمبلی میں نے ایک عوامی مسئلہ کے لئے مورخہ ۔اپریل کو بوقت بجے صبح رانا فاروق اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ آفس ساہیوال کو موبائل نمبر پر فون کیا جو کہ اس نے رسیو نہ کیا۔ میں نے منٹ کے بعد کال کی تو پھر اس نے کال اٹینڈ نہ کی۔ میں نے آدھے گھنٹے کے بعد پھر کال کی جو ایک بار پھر اس نے رسیو نہ کی۔ میرے بار بار کالز کرنے کے باوجود مذکور نے میری کالز اٹینڈ نہ کیں۔ اسی دوران وہاں پر موجود میری ایک عزیزہ کی مجھے کال آئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی رانا فاروق سے بات ہو گئی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ میری کال اٹینڈ نہیں کر رہا تو آگے سے میری عزیزہ نے کہا کہ وہ دفتر میں بیٹھے ہیں میں اپنے موبائل سے آپ کی بات کروا دیتی ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ اپنا موبائل فون لے جا کر میری بات کروا دیں جس پر وہ فون ان کے پاس لے کر گئیں اور مجھ سے بات کرنے کو کہا جس پر موصوف نے تضحیک آمیز لہجے میں نہ صرف انکار کر دیا بلکہ یہ بھی کہا کہ ایسی ایم پی اے کو میں کچھ سمجھتا ہوں اور نہ ہی میں ان سے بات کرنا پسند کرتا ہوں اور یہ کہہ کر فون غصے سے بند کر دیا۔ مذکورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ رانا فاروق کے اس توہین آمیز روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر کیا یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کا جواب بھی - $ # 0 کو دے دیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر یہ تحریک استحقاق پڑھی جاچکی ہے، اس کو - $ # 0تک کے لئے $!کیا جاتا ہے۔لاءمنسٹر صاحب ابھی قائد حزب اختلاف نے اوکاڑہ کامعاملہ%# # !کیا ہے۔

اوکاڑہ میں گرفتار صحافیوں کی رہائی کا مطالبہ

---جاری

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان جناب سپیکر ہمارے صحافی بھائی لاہور سے اور ان کے ساتھ اوکاڑہ سے بھی کچھ صحافی ان میں شامل ہیں انہوں نے آج #" !کیا ہے کہ اوکاڑہ میں ان کے کچھ دوستوں کے خلاف کچھ واقعات ہوئے ہیں اور بقول ان کے کہ رپورٹنگ کی بنیاد پر پولیس نے مقدمات درج کئے ہیں۔ ابھی ان کے نمائندہ وفد کو اسمبلی چیمبر میں بلایا تھا، ان کے ساتھ بیٹھ کر میری بات ہوئی ہے ان کے پورے) " سنے ہیں اور اس کے بعد میری 2 =ساہیوال ، 2 3 اوکاڑہ اور C; سے بات ہوئی ہے تو اس معاملے کو بیٹھ کر ہم) # "کرنے کی طرف جارہے ہیں اور انشاءاللہ وہ) # "ہوجائے گا۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

کوئی تحریک پیش نہ ہوئی

جناب سپیکر اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے لیکن متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 106 سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔آدھا گھنٹہ تحاریک التوائے کار کے لئے ہے اور کئی تحاریک line میں پڑی ہیں جو آپ کو take up کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر جی، زیادہ سے زیادہ ٹائم اتنا ہے لیکن کم سے کم ٹائم کا ذکر نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر جی، یہ out of turn نہیں آئے گی بلکہ اپنی باری پر آئے گی۔

پاناما لیکس کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر آپ اسے out of turn لے لیں۔یہ پاناما لیکس کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر جی، آپ کو ایسی باتیں مناسب نہیں لگتیں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر مجھے آپ بات کیوں نہیں کرنے دے رہے، یہ تو زیادتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ پورے ملک کے اندر ہر جگہ اس پر بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر ہر جگہ تو بات نہیں ہو رہی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر ہم اس پر یہاں پنجاب اسمبلی میں بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر آپ کو ضرورت کیوں پیش آئی؟

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پرائم منسٹر کے بچوں کے اوپر کرپشن کے جو الزامات ہیں اور بقول رانا ثناء اللہ پاناما نہیں بلکہ پاجاما لیکس ہے لہٰذا میرا یہ خیال ہے کہ ان کے پاجامے اتر چکے ہیں اور پوری قوم کے سامنے یہ اعتراف کر چکے ہیں۔۔ شور و غل

جناب سپیکر جی، مجھے rules کے مطابق چلنا ہے اور آپ ایسے بات نہیں کر سکتے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر ہم یہاں بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر جی، آپ کی یہ تحریک دفتر میں receive ہی نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ کیوں receive نہیں ہوئی، عجیب بات ہے؟ آپ نے اسے take up نہیں کرنا۔

جناب سپیکر آپ دفتر میں دیں گے تو کیوں take up نہیں کریں گے؟ میں اسے ابھی چیک کروالیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر آپ اسے out of turn پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر جی، مجھے چیک کروالینے دیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں کے سامنے احتجاجاً کھڑے ہو گئے

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ نے آدھ گھنٹہ تحاریک التوائے کار کے لئے رکھا ہوا ہے۔ جو تحاریک line میں پڑی ہیں وہ تو take up کریں۔

جناب سپیکر جی، یہ ٹائم maximum ہے جبکہ minimum کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ پاناما لیکس پر یہ بالکل بات کریں اور اس بات پر بھی وعدہ کریں کہ جس دن انہوں نے بات کرنی ہے اُس دن بائیکاٹ کر کے باہر نہیں جانا بلکہ ہماری بات بھی سننی ہے۔

جناب سپیکر جی، ایسی بات نہیں ہو گی۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

چور حکمران نامنظور کی نعرے بازی

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر جس دن یہ چاہیں بات کریں۔

جناب سپیکر پہلے مجھے ان کی تحریک کو چیک کروانے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر یہ اگر آج بات کرنا چاہتے ہیں تو آج کر لیں۔یہ اپنی تحریک التوائے کار پر ایک گھنٹے کا ٹائم مقرر کروانا چاہتے ہیں تو Monday, Tuesday, Wednesday یا جس دن یہ چاہتے ہیں ان کو آپ ٹائم دیں، اس پر یہ بات کریں اور پھر بعد میں ہماری بات بھی سنیں۔ہم اِن کو دھرنوں کی رپورٹیں بتائیں گے جس کے ثبوت بھی سامنے آنے والے ہیں، پھر یہ منہ چھپاتے پھریں گے۔جو کچھ ان کا سامنے آئے گا یہ منہ چھپاتے پھریں گے۔

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

وزیر اعظم، نامنظور اور گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو کی

نعرے بازی

جناب سپیکر جی، معزز ممبران پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر آپ اِن کی پاناما لیکس کے حوالے سے تحریک التوائے کار کے اوپر دو گھنٹے کا ٹائم مقرر کریں۔

جناب سپیکر رانا صاحب مجھے اپنے دفتر سے چیک تو کروانے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر آپ چیک کروالیں اور ان کو بات کرنے کا ٹائم دیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

امریکہ کے ان یاروں کو، ایک دھکا اور دو کی نعرے بازی

جناب سپیکر جی،میں دفتر سے چیک کرواتا ہوں۔ معزز ممبران پلیز تشریف رکھیں۔ please. Listen میاں صاحب آپ اپنی تحریک کی کاپی دیں تاکہ پتاکر لیں کہ دفتر میں receive ہوئی ہے یا نہیں؟

The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016. A Minister may lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016…

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے امریکہ کے ان یاروں کو، ایک دھکا اور دو

اور ڈاکو حکمران، نامنظور کی نعرے بازی

میاں صاحب آپ تشریف رکھیں اور اپنے ممبران سے بھی کہیں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے جو آپ نے جمع کروائی ہے کیونکہ اس پر کوئی نمبر ہی درج نہیں ہے؟

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں نے بھجوائی ہے اور یہ دس دن پہلے کی جمع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر جس تحریک پر نمبر لکھا ہوا ہے وہ مجھے دکھائیں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر وہ میں نے آپ کو بھجوادی ہے۔

جناب سپیکر اس کا نمبر نہیں مل رہا۔ یہ تحریک ہمارے ریکارڈ میں ہی نہیں ہے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ جمع کروائی ہوئی ہے۔ آپ نمبر لگوا کر لائیں پھر پڑھ لیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر آپ دیکھیں کہ یہ اِن کا حال ہے۔ آپ ان سے کہیں کہ نمبر کے بغیر ہی اسے پیش کریں اور اس کے اوپر ٹائم رکھیں۔

جناب سپیکر جی، میں ایسے نہیں کروں گا۔ اس تحریک پر نمبر لگے گا تو پھر ٹائم دوں گا۔ اپوزیشن لیڈر صاحب تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

لٹیرے حکمران، چور حکمران اور ڈاکو حکمران، نامنظور کی نعرے بازی

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر ہمیں بات نہیں کرنے دی جا رہی لہٰذا ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے

جناب سپیکر میاں صاحب یہ آپ کی کیا بات ہوئی، یہ آپ کا کیا طریقہ ہے، کیا Regulations Rules and آپ کے نزدیک کچھ نہیں ہیں؟ آپ Rules کو violate کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر یہ ڈرامہ بازی پوری طرح سے expose ہونی چاہئے۔ انہوں نے دفتر میں اپنی تحریک التوائے کار جمع کروائی اور نہ اُس پر نمبر لگوایا ہے۔ یہ یہاں پر صرف چند منٹ کا شور شرابا اور واک آؤٹ کر کے باہر سیڑھیوں پر جانا چاہتے تھے۔ اگر انہوں نے واک آؤٹ کرنا ہے تو بالکل straight بات کریں، اٹھ کر احتجاج کریں اور احتجاج کر کے جائیں لیکن یہ صرف اور صرف ڈرامہ کرنے کے بعد point out کر کے باہر جانا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر میں یہ کہتا ہوں کہ جس دن یہ تحریک التوائے کار لائیں اس کو آپ accept کریں اور اس پر دو گھنٹے کا ٹائم رکھیں کیونکہ ان کے کرتوت اب اس حد تک سامنے آنے والے ہیں کہ بہنوں کے نام پر آف شور کمپنی کا ریکارڈ سامنے آنے والا ہے۔ یہ کس منہ سے بات کریں گے؟ یہ اپنے منہ چھپاتے پھریں گے اور لوگ ان کے اوپر لعنتیں بھیجیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر ایسی آف شور کمپنیوں کا ریکارڈ آ رہا ہے کہ ان کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ آپ ان کی تحریک پر ٹائم رکھیں، ہم ان کی بات بھی سنیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے۔

کورم کی نشاندہی

راجہ راشد حفیظ جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، ممبران نے کورم point out کیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں

جی، گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

جناب سپیکر کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 9-مئی 2016 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

سوموار، 9-مئی 2016

یوم الاثنین ، یکم شعبان المعظم 1437ھ

سولہویں اسمبلی اکیسواں اجلاس

جلد شمارہ

121

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9-مئی2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور ، تحفظ ماحول اور کانکنی و معدنیات

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

اے آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب2016

ایک وزیر آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

بی مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون چوتھی ترمیم مقامی حکومت پنجاب2016

ایک وزیر مسودہ قانون چوتھی ترمیم مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

123

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار، 9-مئی 2016

یوم الاثنین ، یکم شعبان المعظم 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر 40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۝١ وَأَخۡرَجَتِ ٱلۡأَرۡضُ أَثۡقَالَهَا ۝٢
وَقَالَ ٱلۡإِنسَـٰنُ مَا لَهَا ۝٣ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخۡبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوۡحَىٰ
لَهَا ۝٥ يَوۡمَئِذٍ يَصۡدُرُ ٱلنَّاسُ أَشۡتَاتٗا لِّيُرَوۡاْ أَعۡمَـٰلَهُمۡ ۝٦
فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ ۝٧ وَمَن يَعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ شَرّٗا يَرَهُۥ ۝٨

سورة الزّلزَلة آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے اندر کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا ہوگا (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مزہ تو تب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیحِ مدحتِ خیرالانام ہو جائے

سوالات

محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور ، تحفظ ماحول اور کانکنی و معدنیات

نشان زدہ سوالات اور ُان کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور،تحفظ ماحول اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 6448چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا سوال نمبر 4159ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی دکانیں اور کمرشل اراضی ہے؟

ب ان دکانوں اور کمرشل اراضی کی سال - اور - کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

ج اس وقت لاہور میں کتنی دکانوں پر قبضہ ہے اور ان ناجائز قابضین سے ان دکانوں کو واگزار کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

د کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ لیز انتہائی کم ہے جبکہ مارکیٹ میں دکانیں محکمہ کی دکانوں سے کہیں زیادہ ماہانہ لیز پر ہیں؟

ہ کیا حکومت محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا

الف لاہور میں محکمہ اوقاف کی کل دکانات اور کنال مرلے کمرشل اراضی ہے۔

ب ان دکانوں اور کمرشل اراضی سے سال ۔ میں مبلغ۔ روپے اور سال ۔ میں مبلغ ۔ روپے کی آمدن ہوئی اور کمرشل اراضی و دکانات پر اخراجات نہ ہوئے ہیں۔تفصیل بصورت گوشوارہ برفلیگ الف معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

ج محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام دکانات پر قابض درج ذیل دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔
اوّل ذمرہ میں صرف چار عدد دکانات ملحقہ مسجد صدق علی شاہ واقع اچھرہ زیر قبضہ ہیں جس کا مقدمہ بعنوان قاری فیض رسول بنام چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف زیر سماعت سول جج لاہور میں جاری حکم امتناعی کی وجہ سے محکمہ کارروائی سے قاصر ہے۔
ذمرہ دوئم میں شامل دکانات سے کرایہ کی وصولی محکمہ کر رہا ہے اور ان پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے بلکہ مالکان نے اپنی دکانیں مختلف لوگوں کو شکمی کرایہ داری پر دے رکھی ہیں اور محکمہ اس بابت ایک مکمل سروے کر رہا ہے تاکہ قانون کے مطابق اگر ان میں سے کوئی محکمہ سے کرایہ داری منتقل کروانا چاہتا ہے تو اس کی کرایہ داری منتقل کی جاسکے۔

د

محکمانہ تحویل میں لیتے وقت دکاندار جو کرایہ ادا کر رہے ہوتے ہیں محکمہ اوقاف وہی کرایہ وصول کرتا ہے ۔ ہر تین سال بعد پالیسی کے مطابق کرایہ میں پچیس فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

جو دکانات از سر نو تعمیر کی جاتی ہیں کو گڈول کی بنیاد پر کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے اور ان کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔

ہ محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ وقف پراپرٹی ایڈمنسٹریشن رولز کے تحت ہر تین سال بعد پچیس فیصد اضافہ سے وصول کیا جاتا ہے ۔مارکیٹ ریٹ سے کم کرایہ جات کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کے حوالے سے وقف پراپرٹی ایڈمنسٹریشن رولز میں ترامیم کا عمل زیر کارروائی ہے۔ترامیم کی منظوری کے بعد جن دکانات کا کرایہ مارکیٹ ریٹ سے کم ہے کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرتے ہوئے کرایہ کی وصولی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جز ب کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے جو کہ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہوں گی کہ جو جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے اس میں انہوں نے سالانہ کرایہ بتایا ہے کہ سال میں جو محکمہ اوقاف کی دکانوں یا کمرشل اراضی سے وصول ہوتا ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کروں گی کہ ایوان کو ذرا یہ بتائیں کہ ایک دکان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر اس سوال میں چونکہ انہوں نے سالانہ کرایہ پوچھا تھا ماہانہ کرایہ نہیں پوچھا اس لئے سالانہ کرائے کی وضاحت کی گئی ہے اگر یہ کمرشل جگہ یا دکانوں کا ماہانہ کرایہ پوچھنا چاہتی ہیں تو اس کی ہم انہیں تفصیل فراہم کر سکتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر دوسرا سوال کرنے کی کوئی بات ہی نہیں ہے یہاں پر محکمہ موجود ہے اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو نہیں پتا تو وہ محکمے سے ایک رف اندازہ لے سکتے ہیں اس میں کیا بات ہے، میں صرف اس سوال کے حوالے سے ایک وضاحت کرنا چاہتی ہوں اس لئے میں نے ماہانہ کرایہ پوچھا ہے؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ آپ نے ایک ضمیمہ بھی دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں اس کے متعلق یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر دکان اور ہر کمرشل اراضی کے مختلف کرایہ جات ہوں گے کہ وہ دکان یا کمرشل اراضی کس وقت کرائے پر چڑھائی گئی تھی، ہر دکان کا ہوسکتا ہے اور نہ ہی ہر کمرشل اراضی کا ہوسکتا ہے۔ اگر محترمہ کسی دکان یا کسی کمرشل اراضی کا پوچھنا چاہتی تھیں تو یہ !!" اس کا پوچھلیتیں تو ہم ان کو اس کا ریکارڈ دے دیتے۔باقی انہوں نے جو سالانہ ٹوٹل پوچھا تھا اس کا $ #ہم نے دیا ہوا ہے اگر ان کو دکان وار یا ایک ایک دکان یا ایک ایک کمرشل اراضی کا ریکاڈر چاہئے تو اس کا بھی پورا $ #انہیں ہم فراہم کرسکتے ہیں اس میں کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری کو یہ کہنا چاہوں گی کہ محکمہ اوقاف کی دکانیں جہاں جن علاقوں میں اندرون شہر یا کہیں پر بھی موجود ہیں وہ بہت قیمتی مقامات پر واقع ہیں۔محکمہ اوقاف کی اراضی کمرشل ہو یا دوسری ہو کہیں پر بھی ایسا موقع نہیں ہے کہ جس کو ہم کہہ سکیں کہ اس کا ریٹ کم ہے لیکن جو میری انفارمیشن ہے اس کے مطابق تین سے چار ہزار روپے ماہانہ سرکاری کرایہ ان دکانوں سے لیا جاتا ہے۔ اگر اس کی ہم & % نکالیں تو میرا خیال ہے کہ & % کے حساب سے یہ تفصیل مجھے دی گئی ہے کہ یہ ہماری سالانہ آمدنی ہے۔اگر اس کو صحیح طریقے سے دیکھا جائے تو وہیں پر ائیویٹ دکانیں جو انہی دکانوں کے ساتھ واقع ہیں جو کسی بھی پرائیویٹ آدمی نے خرید کر کرایہ پر دی ہوئی ہیں وہ پچاس سے ساٹھ ہزار روپے ماہانہ کرایہ وصول کر رہا ہے۔ میرا یہ سوال جمع کروانے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ اوقاف کی قیمتی کمرشل اراضی پر حکومت اتنا کم کرایہ وصول کر رہی ہے۔جب دکان لیز پر دی جاتی ہے تو اس کے بعد اس کا کرایہ تو کم از کم صحیح اور معقول ! کے مطابق ' % کرنا چاہئے کیونکہ یہ ادارے کے % کا معاملہ ہے اور اس سے صوبے کا بھی % بڑھتا ہے۔ اگر اسی طرح معاملات چلیں گے تو اس وقت محکمہ اوقاف کو اربوں روپے

کا نقصان ہے۔محکمہ اوقاف نے لاہور میں بے شمار قیمتی اراضی لوگوں کو لیز پر دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میٹم جو فرما رہی ہیں وہ کسی حد تک ٹھیک ہے لیکن اس میں کچھ قانونی تقاضے ہیں اس میں ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی ایک دکان، جگہ یا پراپرٹی محکمے نے %) $ کی تو اس کے ساتھ جو دکان تھی اس دکان میں وہ شخص شاید سے بیٹھا ہوا تھا تو جب محکمے نے اس کو %) $ کیا تو جو دکاندار تھا اس وقت جو محکمے کی پالیسی تھی جو کہ اب یقیناً ویسی پالیسی نہیں ہے تو جو دکاندار بیٹھا ہوا تھا اور وہ جو کرایہ پہلے متولیان کو دے رہا تھا اس کے بعد محکمے نے اس سے وہی کرایہ لینا شروع کر دیا۔ محکمے کے رولز کے مطابق فیصد دکان کے کرائے میں ہر تین سال بعد اضافہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر میں ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے یہ فیصد اضافہ بھی کے بعد سے لاگو ہوا ہے اور اس سے پہلے جیسے سسٹم چل رہا تھا اُسی حساب سے کرایہ جات " ہو رہے تھے۔محکمہ اوقاف نے (! کئے ہیں اس کی کاپی لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجی ہوئی ہے، ان رولز پر کچھ اعتراضات لگ کر واپس آئے ہیں۔ اس میں ایک)* قانونی پیچیدگی ہے کہ آپ اس کی نہیں کر سکتے کیونکہ قانون میں اس کی گنجائش نہیں ہے مطلب کہ اس کی کوئی) %) نہیں ہے تو اس کے رولز کو نئے سرے سے بنانا چاہ رہے ہیں اور ان میں بہتری لانا چاہ رہے ہیں۔اب اگر کوئی دکاندار بیٹھا ہے تو ہم اس کو " ' &+ نہیں کر سکتے کہ اس کو نکال دیں اور کسی دوسرے کرایہ دار کو اس کی جگہ لے جا کر بٹھا دیں۔ اب اگر کہیں ڈویلپمنٹ کرنی ہو یا اس طرح کا کوئی پراجیکٹ ہو تو پھر تو شاید ہم اس دکاندار کو نکال سکتے ہیں۔اب ! ') (ہیں وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے ہوئے ہیں وہ جلد ہی انشاءاللہ منظور ہو جائیں گے اور اس کے بعد

کرواکے موجودہ ریٹس کے مطابق کوشش کی جائے گی کہ ان سے وہ ریٹس وصول کئے جائیں۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر دکان کتنے سال کے لئے لیز پر دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ اس کے مختلف اوقات ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر دکان کی لیز نہیں ہوتی اس کا کرایہ ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر ,کا کوئی & تو ہوتا ہوگا کہ وہ کتنے سال کے لئے ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر یہ غالباً تین سال کے لئے & ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اگر تین سال تک کے لئے & ہوتا ہے تو سے لے کر اب تک مطلب کہ جو اتنی پرانی صورتحال بتا رہے ہیں تو بڑی حیرت کی بات ہے کہ اگر زیادہ پیچھے نہ بھی جائیں تک ہی ہم جائیں تو یہ جو آٹھ سال ہیں ان آٹھ سالوں میں محکمے نے ابھی تک اس کے لئے کوئی اقدامات کئے ہوں یا کچھ کیا ہو کیونکہ رولز میں اگر تبدیلی ضروری ہے تو میرا خیال ہے کہ محکمے کو اپنا % بڑھانے کے لئے ایسا کرنا چاہئے کیونکہ عوام پر - کا بوجھ بڑھ رہا ہے وہ - کا بوجھ % پورا نہ ہونے کی وجہ سے پڑ رہا ہے۔ اگر ادارے % پورا نہیں کریں گے تو حکومت عوام پر ٹیکس لگا کر ان کی ضروریات زندگی سے % پورا کرتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انورسپرا جناب سپیکر کا الزام تو اس گورنمنٹ پر نہ ڈالیں اور اب گورنمنٹ کو کرایوں میں کمی کا احساس ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں نے پچھلے پانچ اور تین سال کی بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انورسپرا جناب سپیکر میں عرض کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ کو کرایوں کی کمی کا احساس ہوا ہے تو پھر ہی گورنمنٹ نے رولز کو دوبارہ سے !) کرنے کے لئے لئے ہیں اور ان کو دوبارہ سے شروع کیا ہے اور انشاءاللہ وہ رولز بہت جلد پاس ہو کر آجائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا جز ج کے حوالے سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے ایک اور ضمنی سوال ہے کہ جب کسی کو دکان کرایہ پر دی جاتی ہے، جب کرایہ نامہ بنایا جاتا ہے تو اس میں کیا کوئی ایسی شق رکھی جاتی ہے کہ کرایہ نامہ جس کے نام بنا ہے وہ دکان اسی کے پاس رہے گی اور وہ آگے کسی اور شخص کو نہیں دے سکتا؟

جناب سپیکر محترمہ آپ کیا پوچھ رہی ہیں کہ وہ آگے دکان !# نہیں کر سکتا ہے؟ چلیں ابھی پتا کر لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انورسپرا جناب سپیکر میں پھر وہی عرض کروں گا کہ جو سابقا رولز چل رہے ہیں ان میں ایسی کوئی) %) ! نہیں ہیں کہ آپ ایک دم کسی بندے کو اٹھا کر باہر پھینک دیں۔ میڈم ٹھیک فرما رہی ہیں کہ کسی دکاندار کو اس طریقے سے !# نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر جس دکاندار کے نام پر actual کرایہ ہوتا ہے اُس کو یہی چاہئے کہ وہ اپنے نام کروائے اور باقاعدہ قوانین موجود ہیں کہ اسے اپنے نام کروانا چاہئے۔ اگر کوئی اس طریقے سے رہ رہا ہے تو محکمہ

کیconvenience یہ ہے کہ اضافہ کے ساتھ محکمہ کو کرایہ مل رہا ہوتا ہے۔ جب آپ کسی کو noticeبھیجتے ہیں تو وہ فوراً کورٹ یا کسی دوسری جگہ سے stay لے لیتا ہے جس کے بعد پھر ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں کوشش یہ کی جاتی ہے کہ معاملات کو احسن طریقے سے چلایا جائے بلکہ جو نئے Rules آ رہے ہیں اس میں ہم یہی کوشش کر رہے ہیں کہ اس طرح کے مسائل کو address کیا جائے اور بہتری کی جائے تاکہ معاملات احسن طریقے سے چل سکیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں نے جو بات پوچھی تھی مجھے اُس کا جواب نہیں ملا۔ میں ایوان اور آپ کی معلومات کے لئے عرض کرنا چاہوں گی کہ میری اطلاع کے مطابق محکمہ اوقاف کی جتنی بھی کمرشل اراضی خاص طور پر جو دکانیں ہیں اُن کو goodwill یا جس کو پگڑی کہتے ہیں اس پر آگے دے دی جاتی ہیں۔مثال کے طور پر میں نے ایک دکان کرایہ پر لی ہے تو میں profit کے لئے زیادہ قیمت پر وہ دکان آگے کسی کو پگڑی پر دے دوں گی۔ میں ایوان کو اس لئے بتا رہی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کے ساتھ بہت بڑی جعلسازی اور دھوکا ہے۔اگر کوئی بندہ ایسا کر رہا ہے تو محکمہ آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھا ہے اور Rules کو relax کر دیا ہے جس پر محکمہ کوئی action نہیں لیتا۔ محکمہ کے وزیر اور سیکرٹری کو چاہئے کہ اس پر سختی کریں اور سختی کر کے حکومت کے ریونیو میں اضافہ کریں۔یہ حکومت کے لئے ایک بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر جی، وہ Rules and Regulations کے مطابق ہی کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر Rules تو relax کئے ہوئے ہیں لہٰذا یہ Rules change کروائیں۔

جناب سپیکر جی، بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک ان کے جو منسٹر ہیں اُن کو چاہئے کہ وہ وزیر اعلیٰ سے بات کریں کہ ہمیں ریونیو اکٹھا کرنے میں مسئلہ آ رہا ہے لہٰذا ہمارے Rules کو change کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، وہ ضرور کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں نے عرض کیا ہے کہ ریونیو تواتر سے اکٹھا ہو رہا ہے جس میں ایسا کوئی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر 25فیصد تو کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر ہم نے کہا ہے کہ اس طرح کے مسائل اور چیزوں کو بہتر کرنے کے لئے نئے Rules frame کئے جا رہے ہیں، وہ in process ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم Rules بھی frame کر رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جز ج پر میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے سوال کروں گی۔

جناب سپیکر محترمہ آپ کے کتنے سوال ہو گئے ہیں اور چوتھا اب جا رہا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آج ماشاء اللہ ٹوٹل 10 صفحات پر تین محکموں کے سوالات ہیں تو ایک سوال پر اگر زیادہ ضمنی سوال ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کیونکہ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا مقدمہ سول جج لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان کو بتا دیں کہ کتنے عرصے سے یہ مقدمہ زیر التواء ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر دراصل specifically مسجد صدق علی شاہ کے ملحقہ دکانات کی بات کی گئی ہے۔ جب محکمہ اوقاف نے اس پراپرٹی کو take over کیا تھا تو اُس سے پہلے مسجد کے خطیب صاحب اس پراپرٹی پر قابض تھے، وہ جعلی stamp بنا کر کورٹ میں چلے گئے۔ ان چار دکانوں کے اُوپر آٹھ سے زیادہ کیس مختلف عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ اب محکمہ نے cases کو pursue کیا ہے اور اُن لوگوں کو پریشان کیا ہے تو وہ ایک دم اتنی عدالتوں میں گئے ہیں۔

محکمے کا اس پر پورا concern ہے اور یکسوئی کے ساتھ پیروی کر رہا ہے۔ عدالتوں کے معاملات کو آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان سے جلد سے جلد واگزار کرایا جائے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ محکمہ نے جب take over کیا تو ان کے پاس اس سے پہلے کا قبضہ ہے۔ خطیب صاحب فوت ہو گئے ہیں اب اُن کا بیٹا آ گیا ہے جس نے litigation شروع کر دی ہے۔ یہ معاملہ عدالتوں میں ہے لہٰذا جب تک عدالتیں clear نہ کریں تو اس میں پچاس سال، ساٹھ سال یا سو سال لگ سکتے ہیں لیکن محکمہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کتنے دنوں میں ان کیسز کا فیصلہ ہو سکتا ہے یا کب تک وہاں زیر سماعت رہیں گے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ مقدمہ کب درج ہوا تھا اور کب سے کورٹ میں زیر سماعت ہے؟ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس کا بیٹا یا کس کا باپ ہے بلکہ صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ یہ مقدمہ کب درج ہوا تھا اور کب سے عدالت میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر مقدمہ درج نہیں ہوا بلکہ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ غالباً یہ 1978 کی بات ہے ،جب محکمہ اوقاف نے یہ پراپرٹی take over کی تو خطیب کا اس وقت قبضہ تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر یہ غالباً کیوں بتاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں عرض کر رہا ہوں کہ 1978 کی غالباً بات ہے، اگر exactly date پوچھتے تو ہم پوری date بھی فراہم کر دیتے۔ آپ نے صرف یہ پوچھا ہے کہ کتنی دکانوں پر قبضہ ہے اور ناجائز قابضین سے واگزار کیوں نہیں کروایا جا رہا جس کا ہم نے آپ کو بتا دیا کہ چار دکانوں پر قبضہ ہے جس کے لئے مقدمہ بازی مختلف عدالتوں میں چل رہی ہے۔ کوئی آٹھ عدالتوں میں تاریخیں لگی ہوئی ہیں جیسا کہ اسی پانچویں مہینے میں بھی ہیں۔ اگر محترمہ کہتی ہیں تو میں آٹھ مقدمات کی ایک ایک date پڑھ کر بھی بتا دیتا ہوں کہ ہر کیس کی کون کون سی date ابھی fix ہوئی ہے؟

جناب سپیکر جی، محترمہ

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں اپنے سوال کا جواب نہ ملنے پر صرف یہی کہہ سکوں گی کہ حکومت کی طرف سے یہ جو جواب آیا ہے کہ کسی بھی مقدمے کو بیس سال یا چالیس سال بھی لگ سکتے ہیں تو یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ اگر اورنج لائن ٹرین بنانے کے لئے عدالت سے stay خارج کرایا جاسکتا ہے تو کیا محکمے کا ریونیو بڑھانے اور محکمے کے اثاثوں کو حاصل کرنے کے لئے stay خارج نہیں ہو سکتے؟

جناب سپیکر جی، یہ matter sub-judice ہے لیکن وہ یقیناً اپنی کوشش کرتے ہوں گے۔ آپ ایسے پابندی نہ لگائیں کیونکہ وہ بھی کچھ نہیں کر سکتے اور میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر یہ اپنی لاچاری ایوان میں بتا رہے ہیں کہ ہم ساٹھ سال تک انتظار کریں گے کیونکہ عدالتوں میں کیس ہیں۔

جناب سپیکر جی، وہ اپنے cases کو plead کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں نے عرض کیا ہے کہ صرف ان چار دکانوں کے آٹھ مختلف عدالتوں میں کیس چل رہے ہیں۔ محکمہ اگر پیروی نہ کر رہا ہوتا تو وہ لوگ آٹھ جگہ پر کیس دائر کیوں کرتے؟ دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ نے اب یہ کہا ہے کہ ان تمام کیسز کو ایک ہی عدالت میں اکٹھا کر دیا جائے تاکہ ایک ہی وقت میں hearing ہو ۔ میں ایک چھوٹی سی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ last time وقفہ سوالات میں ایک سوال یہاں پر شورکوٹ کے حوالے سے ہوا--- اب ہوتا یہ ہے کہ ایک کیس کسی عدالت میں جاتا ہے تو سپریم کورٹ تک اُس کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ جب سپریم کورٹ تک فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر سول کورٹ سے اس کی litigation شروع ہو جاتی ہے اس میں محکمہ کیا کر سکتا ہے؟ عدالتیں stay دے رہی ہیں تو محکمے والے وہاں کیا کریں؟ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اور محکمہ نے کورٹ کو obey کرنا ہے---

جناب سپیکر جی، آپ اپنے cases کی پوری طرح سے پیروی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر اگر پیروی نہ ہوتی اور اُن لوگوں کو محکمہ نہ پوچھ رہا

ہوتا تو وہ عدالتوں میں نہ جاتے۔محکمہ نے انہیں پریشان کیا ہے تو وہ عدالتوں میں گئے ہیں۔

جناب سپیکر جی، آگے چلتے ہیں۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! On her behalf.

جناب سپیکر جی، آپ کا آگے کوئی سوال ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد جی، نہیں ہے۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد سوال نمبر 6434 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات کی تفصیل

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے گزشتہ دو سال میں کون کون سے منصوبے بنائے گئے اور کون سے منصوبے جاری ہیں، منصوبہ جات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

ب ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں نیز اس لیول کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

ج ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جا رہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اور ان منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ

الف لاہور سمیت پورے پنجاب کی فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے) + !# .) &2 (( )1 "! 0 / منصوبہ جاری ہے۔ یہ منصوبہ 3 * # / 0 1 کے نام سے ایک میں شروع ہوا اور اس کی کل لاگت ملین روپے ہے جبکہ تکمیل کی مدت پانچ سال ۔ ہے۔

ب ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کا لیول، گرد و غبار اور کچھ گیسوں کے لحاظ سے مقررہ حد یعنی " ! 0!) %(!. (4 / 2 سے زیادہ ہے جس کی تفصیل ۔) (4 . 0 2 /ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، فضائی آلودگی کا لیول زیادہ ہونے کی وجوہات میں ٹریفک کا دھواں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں شامل ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے ضلعی دفتر لاہور نے پنجاب ماحولیاتی ایکٹ ترمیمی اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت صنعتی یونٹوں کے خلاف کارروائی کی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں صنعتی یونٹ جو کہ فضائی آلودگی پھیلانے کا باعث تھے وہ /5 !) 6 (!! (3 (5 % 7 لگا چکے ہیں۔

ج لاہور میں فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے ایک منصوبہ) + !# .5 "2& (( )1 "! 0 / 5# * 3 کے نام سے چل رہا ہے۔ اس کی تکمیل کی مدت پانچ سال یعنی ۔ ہے۔ اس منصوبے پر اب تک 8 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر جز ج میں انہوں نے بتایا ہے کہ Quality Monitoring System in Punjab Establishment of Air کے نام سے منصوبہ چل رہا ہے جو 2011 سے 2016 تک کی مدت کے لئے تھا۔ میرا

پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی پانچ سالہ مدت اب ختم ہونے کو ہے لہٰذا اس کی کیا کارکردگی رہی ہے اور کیا اس کی وجہ سے environment میں کوئی بہتری آئی ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کیا بہتری آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ تحفظ ماحول کی یہ ایک regulatory body ہے جس نے چیزوں کو regulate کرنا ہوتا ہے اور pollution کو روکنے کے لئے اس کے اپنے فنڈز نہیں ہوتے لیکن محترمہ نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے میں یہ بتاؤں گا کہ پنجاب میں جو Establishment of Air Quality Monitoring System لگا ہے یہ ماحول کو بہتر بنانے کے لئے نہیں بلکہ اُس کو چیک کرنے کے لئے ہے کہ ہماری فضا میں pollution level کتنا ہے؟ اس حوالے سے Monitoring Station Air Quality ایک ٹاؤن ہال اور دوسرا ٹاؤن شپ میں قائم ہوا ہے جو لاہور کی) !!) کو چیک کرتے ہیں اور اس کی وجوہات اور ماحول کو بہتر بنانے کے حوالے سے اقدامات کے لئے مختلف محکموں کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر انہوں نے سوال میں پنجاب کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صرف لاہور کا بتا رہے ہیں تو کیا یہ پنجاب کے کسی اور شہر میں بھی موجود ہے یا صرف لاہور کو ہی مانیٹر کر رہے ہیں کیونکہ ذکر پنجاب کا ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر اس حوالے سے اسی منصوبے کے تحت موبائل لیبارٹری بھی قائم کی گئی ہے جو کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں جا کر اس کی) !!) "!! چیک کرتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر اگر ان شہروں کا ذکر کر دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔انہوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ منصوبہ میں شروع ہوا تھا جس کی کل لاگت ملین روپے تھی جبکہ جز ج میں کہا گیا ہے کہ اب تک اس پر صرف

8 ملین روپے استعمال ہوئے ہیں تو پھر کیا باقی پیسے اورنج لائن ٹرین کے لئے)!! کئے گئے ہیں اور کیوں نہیں خرچ کئے گئے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس منصوبے کے اندر) '9) &2 ( ) 1 " ! 0 /قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ موبائل لیبارٹری بھی اسی فنڈز سے بنائی گئی ہے۔ انشاء اللہ اس سال جون تک اس منصوبے نے مکمل ہونا ہے جس کے بعد ساری تفصیلات آئیں گی کہ اس وقت کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ اس منصوبے پر باقی پیسے کیوں نہیں خرچ کئے گئے تو اس کی وجوہات پوچھی ہیں کیونکہ ملین روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے ملین روپے خرچ کیا گیا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی رقم اتنے اہم شعبے پر خرچ نہیں کی گئی؟ جز ب میں ہے کہ یہ) !!) کی مقررہ حد سے زیادہ ہے بلکہ میں یہ کہوں گی کہ جواب لکھنا چاہئے تھا کہ مقررہ حد سے بہت زیادہ ہے کیونکہ میں صرف ایک مثال دوں گی---

جناب سپیکر چلیں، جی ان کے کہنے پر بہت زیادہ کا لفظ استعمال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر یہ ! ! !# ! " ہوتا ہے اور اس کا # &) ((ہونا چاہئے جبکہ وہ ہے جو کہ! % !!) سے چھ گنا زیادہ ہے تو اس پر پیسا کیوں نہیں خرچ کیا جا رہا جبکہ یہ لوگوں کی صحت کے لئے بہت بڑا نقصان دہ ! ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اسی حوالے سے جیسے میں

نے پہلے بتایا کہ محکمہ تحفظ ماحول" ( )# ") ! & ہے اور اگر "!! لاہور کی بات کریں تو لاہور میں یہ جو سڑکوں کی توسیع ہو رہی ہے،
پی ایچ اے جو) ! کر رہا ہے اور % میٹرو بھی اسی حوالے سے ہے کہ یہاں پر دھواں کم ہو اور) !!) کم ہو۔ یہ منصوبے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اس طرح سے کام کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر یہ منصوبے کامیاب نہیں ہوسکے اور یہ پیسے کا زیاں ہے کیونکہ بالکل بھی کوئی %) نہیں ہے اور دن بدن صورتحال بگڑتی جا رہی ہے۔شکریہ

جناب سپیکر محترمہ آگے چلیں یا آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر جواب ہی نہیں آ رہا؟

جناب سپیکر جی، نہیں۔ وہ جواب تو صحیح دے رہے ہیں اور آپ نے سوال صرف لاہور کی حد تک کیا تھا اور آپ نے اب سارے پنجاب کا ان سے پوچھ لیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر لاہور کے ! % !) !!) کا ہی ذکر کر رہی ہوں کہ اس وقت یہ جو &)!) + استعمال کرتے ہیں اور) !!) کا ! % !بتا کر آگے ان انڈسٹریز کو یہ لوگ ( ) کرتے ہیں کہ اسے ٹھیک کریں تو وہاں پر بھی جو &)!) + اور ## ہیں جہاں کا انہوں نے کہا بھی ہے وہ وہاں پر بھی کام نہیں کر رہی ہیں اور لوگ اسے !) نہیں کرتے اور صرف دکھانے کے لئے لگا دیتے ہیں مگر اس پر ان لوگوں کا کوئی : $ + ! #نہیں ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ) !!) کنٹرول نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر یہ ان کی رائے تھی یا سوال؟

جناب سپیکر ایک تو وہ پوچھ رہی ہیں کہ فنڈز ملین روپے تھے جس میں سے آپ نے ملین روپے خرچ کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر باقی اس سال خرچ ہو رہے ہیں کیونکہ میں وہ منصوبہ مکمل ہونا ہے اور ابھی تو اس پر پیسے خرچ ہو رہے ہیں تو مکمل ہونے کے بعد تفصیل بتا دی جائے گی۔ باقی میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ جو سسٹم لگ رہے ہیں یہ) !!) کو چیک کرنے کے لئے ہیں اور) % کو بہتر کرنے کے لئے جو اقدامات حکومت نے کئے ہیں وہ بھی میں یہاں پر بتا چکا ہوں جن میں) ! ہے---

جناب سپیکر یہ بھی بتا دیں کہ آپ کے اس اقدام سے کوئی بہتری آئی ہے یا نہیں یا کوئی بہتری کی امید ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر بہتری کی امید ہے اور بہتری آ بھی رہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر مجھے صرف یہی کہنا ہے کہ کوئی بہتری نہیں آئی اور ابھی تک جو پیسا لگا ہے وہ مکمل نہیں لگا اور جو لگا ہے وہ بھی ضائع کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ انشاء اللہ۔ ضائع نہیں جائے گا۔ ایسے نہ کہیں، یہ بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے سردار وقاص حسن مؤکل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کانکنی کی لیز ٹھیکوں سے متعلقہ تفصیلات

سردار وقاص حسن مؤکل کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پنجاب میں معدنیات کی کانکنی کے ٹھیکوں لیز کی ضلع وار تعداد کیا ہے اور یہ ٹھیکے لیز پر کتنی مدت کے لئے دیئے جاتے ہیں؟

ب کیا کانکنی کے ٹھیکوں کو لیز پر دینے کے لئے قواعد و ضوابط موجود ہیں اگر ہاں تو یہ کب بنائے گئے؟

ج کانکنی کے ٹھیکوں اور لیز کی شفافیت کو برقرار رکھنے اور یقینی بنانے کے لئے کیا کوئی & %)ادارہ ہے، اگر ہاں تو ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان

الف پنجاب میں معدنیات کی کانکنی کے ٹھیکوں لیز کی ضلع وار تعداد بطور ضمیمہ الف ایوان کی میز پر دیا گیا ہے۔ ادنیٰ معدنیات یعنی عام ریت، گریول کی لیزیں دو سال کے لئے جبکہ سینڈ سٹون کی لیزیں تین سال کے لئے بذریعہ نیلام عام دی جاتی ہیں جبکہ اعلیٰ معدنیات میں سطحی معدنیات کی لیزیں دس سال کے لئے اور زیر زمین معدنیات کی لیزیں کارکردگی کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ تیس سال کے لئے گرانٹ کی جاتی ہیں۔ جبکہ صنعتوں کے لئے درکار لیزیں عرصہ تیس سال کے لئے الاٹ کی جاتی ہیں۔

ب کانکنی کے ٹھیکوں کو لیز پر دینے کے لئے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ موجود ہیں۔ جو کہ میں بنائے گئے تھے۔

ج ادنیٰ معدنیات کی نیلامی اور کانکنی کے لئے ٹھیکوں اور لیز کی شفافیت کو برقرار رکھنے اور یقینی بنانے کے لئے کیبنٹ کمیٹی برائے محکمہ معدنیات موجود ہے جس کے چیئرمین وزیر معدنیات ہیں جبکہ شریک چیئرمین چودھری محمد شفیق منسٹر فار انڈسٹری اور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن وزیر آبکاری و محصولات ہیں اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری انڈسٹریز، سیکرٹری تحفظ

ماحول، سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز، کمشنر راولپنڈی، کمشنر سرگودھااور سپیشل سیکرٹری فنانس اس کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر جز الف میں تھا کہ پنجاب میں معدنیات کے ٹھیکے کتنی مدت کے لئے دیئے جاتے ہیں اور جواب میں ہے کہ اعلیٰ معدنیات کی لیز سال کے لئے اور زیر زمین معدنیات کی لیز کارکردگی کی بنیاد پر دی جاتی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کارکردگی کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر جو ملک و قوم کے لئے بہتر ہو وہی کارکردگی ہو گی۔جی، منسٹر صاحب

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان شکریہ۔جناب سپیکر جب زیر زمین کانکنی کے ! &) دیئے جاتے ہیں تو اس کے بعد ( ) & (لگائی جاتی ہے تو جب تک %) ! نہیں ہوجاتا ہم !& نہیں دیتے اور جب! %) ہو جائے تو پھر اس کے بعد اگر وہ& جو ہمارے مروجہ قوانین اور ((کو ')!!) کرے اور بہت اچھی کارکردگی دکھائیں، اچھی) () دکھائیں تو پھر ان کی !لمبے عرصے کے لئے ' کی جاتی ہے۔اگر ان کی کارکردگی اچھی نہیں ہو گی تو پھر وہ ' !نہیں کی جاتی۔

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر اس میں لکھا ہوا ہے کہ زیادہ سے زیادہ سال !ہے تو اس میں کارکردگی کا دو سال، دس سال یا بیس اور تیس سال تک کے لئے کیسے معیار بناتے ہیں؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر یہ& ( ) & (! کے لئے تو بڑا آسان ہے کیونکہ سامنے معدنیات جو پڑی ہیں انہیں اٹھانے کے لئے اسے اس قسم کا %) نہیں کرنا پڑتا لیکن زیر زمین، پہاڑ کے اندر یا زمین کی تہہ کے نیچے

جو معدنیات ہیں ان کے لئے بہت ساری ٹیکنالوجی استعمال کرنا پڑتی ہے جو %) کرے گی کہ اس کے نیچے کوئی معدنیات ہیں اور پھر جب وہ اسے نکال لیتے ہیں تو جو اچھی& کرے گا اسے ہم لمبے عرصے کے لئے &

!دیتے ہیں اور اسی لئے (#) رکھا گیا ہے کہ اگر کوئی !لے کر اس کے اوپر کام نہ کرے اور وہ اس جگہ کو بھی پابند رکھے جسے ہم ! بھی نہ کر سکیں تو ( )% کرتے ہیں۔ یہ (#) ہوتا ہے کہ& ( ) & (کے اندر وہ جتنی اچھی) کریں گے اتنا انہیں لمبے عرصے کے لئے !دی جائے گی۔

جناب سپیکر سال کے لئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر ایک ہی دفعہ سال کے لئے ! نہیں دی جاتی بلکہ یہ ' ہوتی ہے اور دس سال کے لئے دی جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کی ! ' ہوتی ہے،) ٹھیک ہو اور) ( ) صحیح ہو تو اسے ' کیا جائے گا ورنہ اسے ' نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر کیا ٹھیک ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر وزیر موصوف جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر آپ اس پر مزید ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتے؟

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر نہیں۔

جناب سپیکر اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور محکمہ اوقاف کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کس کس جگہ ناجائز قابضین کے پاس ہے؟

ب ان ناجائز قابضین سے اس جگہ اراضی کو واگزار کرنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ج اس وقت کس کس اراضی کے قبضہ کے بارے میں کس کس کورٹ میں مقدمہ بازی چل رہی ہے؟

د کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سرکاری جگہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا

الف محکمہ اوقاف کی زیر تحویل اراضیات جن پر ناجائز قبضہ ہے کی تفصیل درج ذیل ہے

دربار حضرت جمیل شاہ بخاری سے ملحقہ وقف رقبہ کنال مرلے۔

وقف رقبہ محمد شاہ غازی جلیانہ ٹبہ ملحقہ رقبہ تعدادی کنال مرلے۔

مسجد باہر والی ہنجر وال کنال مرلے۔

% بو علی قلندر باگڑیاں کا رقبہ تعدادی کنال مرلے پر ناجائز قبضہ جات موجود ہیں۔

% عدد کچی آبادیز کی آڑ میں رقبہ تعدادی کنال مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔

% اوقاف ملازمین کی سابقا کالونیز عدد ہیں ۔ جو سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کے مطابق کالعدم قرار دے دی تھیں۔

پراپرٹی شمار نمبر پر ناجائز قابض نے عدالتی کارروائی کر رکھی ہے اور اس رقبہ پر محکمہ ریلوے نے بھی اپنی ملکیت کا دعویٰ کر رکھا ہے جبکہ پراپرٹیز نمبر شمار تا% پر ناجائز قابضین ہیں اور انہوں نے مختلف عدالتوں میں کیسز کر رکھے ہیں جو زیر سماعت ہیں اور ان تمام پراپرٹیز پر موجود ناجائز قابضین ان پراپرٹیز کو مختلف افراد کو فروخت کر چکے ہیں اور موجودہ قابضین نے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں جن کی محکمہ مختلف عدالتوں میں پیروی کر رہا ہے۔فہرست بصورت گوشوارہ بر فلیگ الف،ب،ج اور د معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

ب ان ناجائز قابضین سے وقف اراضی واگزار کروانا محکمہ اوقاف کی ذمہ داری ہے کیونکہ ناجائز قابضین نے مختلف عدالتوں میں مقدمات دائر کئے ہوئے ہیں اور حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے لہٰذا محکمہ عدالتی فیصلوں کے بعد رقبہ جات واگزار کروانے کی کارروائی عمل میں لائے گا۔

ج محکمہ اوقاف کی زیر تحویل اراضیات جن کی بابت مختلف عدالتوں میں مقدمات زیر کارروائی ہیں ان کی تفصیل بصورت گوشوارہ بر فلیگ و معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دیا گیا ہے۔

د جن اراضیات کی بابت مختلف عدالتوں میں مقدمات زیر کارروائی ہیں وہ عدالتی فیصلوں سے مشروط ہیں ۔ عدالتی فیصلوں کے بعد محکمہ واگزاری بابت ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے کارروائی کرے گا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جز الف کے پارٹ اور کے بارے میں آپ کے توسط سے میں یہ جاننا چاہوں گی کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ ناجائز قابضین کے پاس یہ اراضی ہے اور لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا

ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ کی مرضی کے خلاف ناجائز قبضہ کیسے ہوتا ہے؟

جناب سپیکر محکمہ کی مرضی کے خلاف؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اگر کوئی بھی محکمہ جو اپنی اراضی ')کرتا ہے،مثال کے طور پر آپ ')کرتے ہیں اور میں ')کرتی ہوں تو کیا ہم اپنی جائیداد کے اوپر قبضہ ہونے دیں گے؟ اس لئے میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ محکمہ اپنی پراپرٹی کے اوپر کیسے قبضہ ہونے دیتا ہے اور لوگ کیسے قابض ہو جاتے ہیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلی تو یہ بات ہے جس طریقے سے اس کو سمجھا جا رہا ہے یا اس کو زیر بحث لایا جا رہا ہے اُس طرح کا یہ قبضہ نہیں ہے کہ محکمے کی پراپرٹی پڑی تھی کوئی گزرا اور اُس کا دل اُس پراپرٹی پر آیا اور اُس نے جا کر اُس پر قبضہ کر لیا۔ بو علی قلندر باگڑیاں کا رقبہ کنال ہے یہاں پر میں آٹھ کے قریب اوقاف کالونیاں بنائی گئی تھیں، سے مرلہ تک کی یہ کالونیاں محکمہ اوقاف کے ملازمین کے لئے بنائی گئی تھیں اور اُن کو سالہ لیز پر دی گئی تھیں بعد میں جو ملازمین کے لئے، سٹاف کے لئے کالونیاں بنیں ان کالونیز کا کچھ لوگوں نے) (میں چیلنج کر دیا اور + + ' ( ) & کوئی " ان کے اوپر) نے) (کر کے ان کو اوقاف کالونیوں کے طور پر ختم کر دیا۔ ! + ' !پندرہ سال کا عرصہ تھا، پندرہ سال میں لوگوں کو اُس وقت قبضہ مل چکا تھا ملازمین کو ( ) !ہو چکے تھے،ملازمین نے آگے اُس کو کچھ لوگوں کو اشٹام پیپر بنا کر ! # کرنا شروع کر دیا، کچھ لوگوں نے اُس کی ٹرانسفرز کروالیں تو ان لوگوں اور محکمے کے درمیان یہ (ہے۔ اسی طرح جو کچی آبادیاں ہیں یہ بھی ایسے ہی ہیں کہ یہاں پر کچھ ! وغیرہ بنے ہوئے تھے تین

تین ،پانچ پانچ مرلہ کے گھر تھے یہ لوگ باقاعدگی سے محکمہ کو رینٹ ادا کر رہے تھے یہ بھی اسی طرح میں گورنر صاحب نے کچی آبادیوں کا کوئی سروے کروایا اور اُس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا۔جب نوٹیفکیشن ہو گیا تو بعد میں اُس نوٹیفکیشن کو بھی ختم کر دیا گیا اور جب وہ نوٹیفکیشن ہوا ،سروے ہوا اُس کی آڑ میں پھر ان لوگوں نے محکمہ کو کرایہ دینا بند کر دیا اور پھر مختلف جگہ پر جب بھی اُن کے خلاف کچھ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو) ہمارے دوستوں کی طرف سے کچھ %) کی جاتی ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ شاید کوئی زیادتی ہو رہی ہے کہ یہ اتنے عرصے سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے کچھ &+ ہیں تو ان کو یہاں پر رہنے دیا جائے۔یہ جو قبضہ ہے + $!) یہ سمجھا جائے اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سارے جو معاملات ہیں یہ آج کے نہیں ہیں ،یہ دس سال پہلے کے نہیں ہیں ،بیس سال پہلے کے نہیں ہیں بلکہ یہ بہت پرانے معاملات چلے آرہے ہیں اور اس پر بھی ایک پورا) ! &+)+ ہو رہا ہے اور ان کو ! !!))کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ہوتا یہ رہا ہے کہ تواتر کے ساتھ جب بھی کبھی محکمے نے اُن لوگوں کو &+ کیا تو وہ لوگ کبھی کورٹس سے لیگل آرڈر لے کر آگئے، کبھی کوئی " %) ہو گئی، اُس پر انہیں کوئی آرڈر کرانا چاہئے تو پھر معاملہ اس کی وجہ سے) & !ہوتا چلا گیا تو میں اس چیز کو کرانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہیں محکمہ جلدازجلد ان کا کوئی حل نکالے گا اور یہ انشاءاللہ ! ہو جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں تو یہ ماننے کو تیار نہیں ہوں اور میرا خیال ہے کہ ایوان میں چاہے حکومتی بنچوں پر معزز ممبران بیٹھے ہیں یا اپوزیشن سائیڈ پر کوئی بھی یہ ماننے کو تیار نہیں ہے کہ محکمہ کی ملی بھگت کے بغیر کوئی محکمہ کی پراپرٹی پر قبضہ کر سکتا ہے۔ہم اس چیز کو ماننے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں ایوان کو آگاہ کرتی ہوں آپ اس حوالے سے کوئی کمیٹی بنائیں یا اس کی انکوائری کروائیں کہ زونل منیجر اوقاف خود اس میں ملوث ہیں اور جو معیار ہے کہ تین سال سے زیادہ کوئی بھی سرکاری ملازم ایک سیٹ پر نہیں رہ سکتا تو میرے خیال میں سے یہ بندہ محکمہ اوقاف میں ہے۔جتنی بھی اراضی کا میں نے

سوال جمع کروایا ہے اس سب کے اندر یہ اور اس کا بھانجا جو محکمہ میں کلرک ہے اُس نے اپنا ایک پراپرٹی کا بزنس شروع کیا ہوا ہے ،اس پراپرٹی کے بزنس سے اس ساری پراپرٹی کے اوپر اُس نے قبضے کروائے ہوئے ہیں اور وہ ان کو فروخت کر رہا ہے اور تب تک یہ کام نہیں ہو سکتا ہے جب تک محکمہ اس میں %!)% نہ ہو اور میں یہ بھی نہیں مانتی کہ محکمے کو خود یہ نہیں پتا کہ ہمارے محکمے کا منیجر اس ساری کارروائی میں ملوث ہے۔ یہ تو چھپنے والی باتیں ہی نہیں ہیں تمام محکموں کو پتا ہوتا ہے کہ اُن کے اندر کون سی کالی بھٹریں بیٹھی ہوئیں ہیں اور سیکرٹری اوقاف کو کیسے نہیں پتا کہ اُن کے محکمے کا بندہ یہ کام کر رہا ہے؟آپ دیکھ لیں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی ایوان کو کہا ہے کہ کورٹ نے بھی قبضہ کالعدم قرار دیا ہے تو افسوس کی بات یہ ہے کہ کورٹس کے آرڈر کے باوجود آج تک محکمہ اوقاف یہ قبضہ خالی نہیں کروا سکا جبکہ مزے کی بات یہ ہے کہ نیچے جو جواب دیا جا رہا ہے اُس میں جو میرا پہلا جز تھا کہ دربار حضرت جمیل شاہ بخاری □□ کی جو زمین ہے اس کو محکمہ اوقاف بھی ')کر رہا ہے اور محکمہ ریلوے بھی ')کر رہا ہے تو اس میں محکموں کی آپس کی بھی لڑائی ہے اور ناجائز قبضے بھی ہیں تو پھر اس شہر کا اور اس شہر کی سرکاری اراضی کا اللہ ہی حافظ ہے ناجائز قابضین کو ناجائز قبضہ کروا کے لوگوں کو محکمہ خود ہی بٹھا لیتا ہے اور محکمے کے وزیر اور محکمے کے جو سیکرٹری ہیں وہ لاعلم رہتے ہیں اُن کی آنکھیں بند رہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر میں

بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ محترمہ میری بہن مکمل جو اپوزیشن کا ایک طریق کار ہوتا ہے> ;پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ٹرانسفر اور پوسٹنگ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر حد ہو گئی ان کی حالت دیکھیں یہ اسمبلی میں پہلی دفعہ آگئے ہیں ان کا بات کرنے کا طریقہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر میری عرض سن لیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پوری تسلی سے بات کی ہے اور میں نے پوری تسلی کے ساتھ اُن کی بات سنی ہے۔ اب میری عرض سنیں اُس کے بعد اپنی باری پر وہ بات کر لیں۔

جناب سپیکر انہوں نے اچھے الفاظ کہے ہیں اس میں جو کچھ الفاظ تضحیک آمیز ہیں اُن کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر مجھے نہایت افسوس ہے۔

جناب سپیکر محترمہ آپ بیٹھیں، آپ تشریف رکھیں ایسے آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے بڑی مہربانی۔

محترمہ فرزانہ بٹ جناب سپیکر ---

جناب سپیکر آپ نہ بولیں میں بات کر رہا ہوں۔

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب جاوید اختر جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری بات صحیح کر رہے ہیں، جو کہہ رہے ہیں ٹھیک کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر جی، آپ کی مہربانی۔آپ تشریف رکھیں۔میں نے اُنہیں کہہ دیا ہے نہیں کریں گے ایسی بات---

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر مجھے بہت افسوس ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری تو میرا خیال ہے آج پہلی دفعہ محکمہ اوقاف کی طرف سے یہاں پر پیش ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر نہیں۔پہلے بھی ایک دفعہ محکمے کی طرف سے جوابات دے چکے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر نہیں ان کا پہلا ہے اور مجھے یہ غیر ذمہ دار کہہ رہے ہیں۔میں اس پورے ایوان کے اندر پوری ذمہ داری کے ساتھ سوالات جمع کرواتی ہوں یہ رٹے رٹائے سوالات نہیں ہوتے میں نے اگر یہ سوالات جمع کروائے ہیں تو یہ میں نے پوری ذمہ داری کے ساتھ جواب لینے کے بعد کروائے ہوتے ہیں میرے پاس ثبوت ہوتا ہے تو میں سوال جمع کرواتی ہوں میں خانہ پُری کے لئے سوال جمع نہیں کرواتی۔

جناب سپیکر چلیں ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں ان لوگوں کی طرح خانہ پُری نہیں کر رہی میں یہاں پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنا ! ہونے کا اور اپوزیشن کی ! ہونے کا حق ادا کر رہی ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کرتی میرے جتنے بھی سوالات ہوتے ہیں اُن کے اندر ہمیشہ %) اقدامات کے لئے ہوتی ہے۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ محکموں کی کارکردگی کو بہتر کیا جائے حکومت پر تنقید کرنا مقصد نہیں حکومت ان محکموں کے سر پر چلتی ہے اگر ان محکموں کی کارکردگی درست نہیں ہوگی تو حکومت % ! (نہیں کر پائے گی۔حکومت کا وہی حال ہوگا جو اس وقت موجودہ حکومت کا ہے تو ہماری نشاندہی کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اپنی سمت درست کرے۔ شور و غل

جناب جاوید اختر جناب سپیکر یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر یہ ایسے ہی ہوتا ہے جیسے آپ کو ہوتا ہے ادھر بھی ہوتا ہے کچھ ادھر بھی ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں عرض یہ کر رہا تھا---

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر بہتر تو یہ تھا کہ محکمہ کے سوالات پر بات ہو رہی تھی انہی تک محدود رہا جاتا۔

جناب سپیکر آپ اُس کو محدود کریں آپ محکمے کی بات کریں محکمہ کیا کر رہا ہے کیا نہیں کر رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں وہی عرض کر رہا ہوں جو کہ اپنی !) & ! ہیں یا جو احساسات ہیں اُن کو اس بحث میں نہ لایا جاتا تو وہ زیادہ بہتر

ہوتا۔ اب چونکہ محترمہ نے شروع کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کچھ اُن کی باتوں کی میں وضاحت کر دوں پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ---

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر مجھے اعتراض ہے یہ منسٹر صاحب کی طرح بات کر رہے ہیں---

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر محترمہ بات تو سن لیں۔محترمہ آپ بات تو سنتی نہیں ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب تقریر فرما رہے ہیں۔سوال کا جواب تو یہ دیتے نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر میں تو---

جناب سپیکر !) # =) (آپ آرام سے اپنے محکمے کی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں--- قطع کلامیاں

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر کسی کو بھی ایوان میں تکلیف نہیں ہونی چاہئے---

جناب سپیکر محترمہ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا، میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو))! دیا ہے، آپ تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور

سپرا جناب سپیکر محترمہ نے فرمایا ہے کہ میں پہلی دفعہ اس ایوان کا ممبر بنا ہوں میں الحمدللہ تیسری دفعہ عوام سے ووٹ لے کر آیا ہوں---

جناب سپیکر نہیں، نہیں بس چھوڑیں--- شور و غل

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میری عرض سنیں، میں لوگوں کا (اعتماد لے کر آیا ہوں---

جناب سپیکر آپ بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر محترمہ > ;خواتین کی سیٹ پر ! ہو کر آئی ہیں مجھے الحمدللہ---

جناب سپیکر وہ معزز ممبر ہیں، اس ایوان کی معزز ممبر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر مجھے الحمدللہ عوام نے تیسری بار ! کر کے بھیجا ہے اور میں دوسری بات بتاتا ہوں---

جناب سپیکر آپ اس بات کو چھوڑیں---

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میری عرض سنیں، میں نے بات کا جواب تو دینا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس پورے سوال کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر کی ٹرانسفر پوسٹنگ اور منیجر کے کام کا کیا) ! بنتا ہے؟ شور و غل

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر آپ ساتھ ملے ہوئے ہیں جو اس طرح ((کر رہے ہیں---

جناب سپیکر آپ تشریف رکھیں، یہ آپ کے لئے اچھی بات نہیں ہے---

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی معزز خواتین اپنی نشستوں کے سامنے کھڑی ہو گئیں

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر ان کا سوال یہ تھا کہ---

بحکم جناب سپیکر الفاظ صفحہ نمبر کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر محترمہ آپ تشریف رکھیں، ایسا نہ کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر انہوں نے یہ الفاظ کہہ کر ہماری توہین کی ہے---

جناب سپیکر انہوں نے کیا کہا ہے؟ جو کچھ کہا گیا ہے وہ کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا انہوں نے پرائیویٹ کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں؟--- قطع کلامیاں

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے، آپ ایسے نہ بولتے جائیں یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ بھی معزز ممبر ہیں اور وہ بھی معزز ہیں۔ آپ آپس میں بات نہ کریں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ شور و غل

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر انہوں نے ہماری توہین کی ہے۔

جناب سپیکر آپ کی توہین کوئی نہیں کر سکتا، آپ ایسا نہ کریں، آپ کی مہربانی۔ آپ سب تشریف رکھیں اور جن کا سوال ہے ان کو بولنے دیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر مجھے بڑا افسوس ہے بجائے اس کے کہ اُس سائیڈ سے خواتین کی (% کے حوالے سے کوئی) (کرے---

جناب سپیکر آپ اس کو چھوڑیں، ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میری بات سنیں اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج آپ کو انہیں # کرنا چاہئے تھا جب انہوں نے % کی توہین کی---

جناب سپیکر میں نے کیا کہا ہے، کیا میں نے انہیں شاباش دی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آپ نے ان کو # نہیں کیا۔

جناب سپیکر مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری کا کام سوال کا جواب دینا ہے۔۔۔

جناب سپیکر میں اُن سے پوچھ رہا ہوں آپ سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری ; ;

بحکم جناب سپیکر الفاظ صفحہ نمبر کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر نہیں، آپ کے یہ الفاظ غلط ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے بارے میں آپ کے الفاظ غلط ہیں۔ ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں یہ ! برداشت نہیں کر سکتی، میں اس بات پر واک آؤٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ آپ نے واک آؤٹ نہیں کرنا۔ آپ مہربانی کریں۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے

محترمہ آپ کا یہ روّیہ ٹھیک نہیں ہے، آپ کی مہربانی آپ واپس تشریف لائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، آپ کیا پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر میرا خیال یہ ہے کہ ہم اس پوری گفتگو کو سن رہے ہیں۔ جو معلومات اور سوالات معزز پارلیمانی سیکرٹری

سے پوچھے گئے انہوں نے ان کے جوابات دئیے ہیں۔ وہ پہلی دفعہ ممبر ہوئے یا تیسری دفعہ ممبر ہوئے ہیں یہ خاتون ممبر نے بات کی تھی اور اس پر انہوں نے جواب دیا تھا۔ اگر انہوں نے خواتین ممبران کے بارے میں کوئی غلط بات کی ہوتی تو ہم سب خواتین ساتھ کھڑی ہوتیں---

جناب سپیکر وہ کر نہیں سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ میں حلقے سے ! ہو کر آیا ہوں۔ وہ خاتون (( ) بولے چلی جا رہی تھیں۔ ابھی تو معزز پارلیمانی سیکرٹری نے سوال کا پورا جواب بھی نہیں دیا تھا اور وہ (( ) پراپیگنڈہ کر رہی تھیں یہ تو زیادتی ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے اس سوال کے جواب میں جو بھی کہنا تھا وہ ابھی تک نہیں کہہ سکے ہم سب بھی وہ معلومات لینا چاہتے ہیں انہیں بات کرنے کا موقع تو دیا جائے۔ جو الزامات لگائے گئے ہیں اس پر محکمے کا)) ' %کیا ہے وہ ہمیں سننے نہیں دیا گیا اور بات کہاں سے کہاں چلی گئی، ایک خواہ مخواہ کی گیم کھیلی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے، کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر آپ معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ جو وہ (( ) قسم کے الزامات لگا کر گئی ہیں ان کا جواب دیں۔

جناب سپیکر محترمہ فائزہ احمد ملک بشمول اپنے ساتھیوں کے ایوان میں تشریف لے آئیں۔ آپ آجائیں میں ان سے پوچھتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی ہے؟ میں نے تو نہیں سنی، آپ کچھ کہنے ہی لگے تھے۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، انیس قریشی صاحب آپ جا کر ان کو منا کر لائیں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر انہوں نے یہ سوال کیا تھا کہ ایک جنرل منیجر کرپشن کر رہا ہے، پراپرٹی ! کر رہا ہے، وہاں پر! & !! طریقے سے لوگوں کو بٹھا رہا ہے اور ناجائز قبضے کروا رہا ہے۔ اس سوال کا جواب معزز پارلیمانی سیکرٹری نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر جنرل منیجر نہیں بلکہ کچھ اور کہا تھا۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر اس سوال کا جواب انہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر اب پتا نہیں بات کرنا مناسب ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر انیس قریشی صاحب آپ اپوزیشن کے ممبران کو منا کر لائیں۔

اس مرحلہ پر جناب محمد انیس قریشی حزب اختلاف کے معزز ممبران کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر سوال اس ایوان کی پراپرٹی ہے لہٰذا معزز پارلیمانی سیکرٹری کو اس کا جواب دینا چاہئے، ہم کسی کے لئے اس طرح انتظار میں تو نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ اب سوال آ چکا ہے اور وہ ایوان کی پراپرٹی ہے لہٰذا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم ہاتھ باندھ کر بیٹھ جائیں اور انتظار کریں۔

جناب سپیکر قادری صاحب آپ بھی جائیں اور اپوزیشن کی معزز ممبران خواتین کو منا کر لائیں۔

اس مرحلہ پر سیدز عیم حسین قادری حزب اختلاف کے معزز ممبران کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے

پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اپنی بات کا جواب آرام آرام سے دیں اور ذرا تحمل سے بات کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے جو سوال پوچھے تھے لامحالہ ان کو " ! کرنا ان کا جواب دینا میری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے ٹرانسفر پوسٹنگ پر پوری ایک لمبی چوڑی تقریر کی ہے جن کا میرے خیال میں اس سوال کے کسی جز کے ساتھ دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے اور ہلکا سا بھی اشارہ نہیں ہے۔ اگر ان کا کوئی ذکر ہوتا تو میں ان کا یقیناً جواب دیتا۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران واک آؤٹ

ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے

نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر میں آپ کو) ! ' کرتا ہوں۔ شاہ صاحب آپ کا شکریہ

سید زعیم حسین قادری جناب سپیکر میں آپ کے کہنے پر میاں محمود الرشید اور اپنی بڑی بہن محترمہ فائزہ احمد ملک کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ہماری بہن یقیناً سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور میرے خیال میں) # %) (& & &ہمیں خیال رکھنا چاہئے کیونکہ بہرحال اپوزیشن کا ایک کردار ہے۔ میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ وہ یہاں پر واپس تشریف لائی ہیں اور میں تمام اپوزیشن کا بھی بے حد مشکور ہوں۔ ہمیں بھی تھوڑا سا اپنے رویوں کو ') (کر کے رکھنا ہے۔ ان کا سوال ہے (')+ & +(+ + !! + &+ تو میرے خیال میں ان کے جوابات پر تھوڑی سی توجہ دی جائے اور اس کے بعد پھر اس کو لے کر آگے چلیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر جی، بہت شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں دو باتیں کرنا چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر جی، آپ آرام سے بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں ہمیشہ بہت آرام سے بات کرتی ہوں اور یہاں ایوان میں کچھ لوگوں کو آگ بہت لگی ہوگی اور وہ آگ بجھانی

بہت ضروری ہے۔ یہ سوالات ایوان کی امانت ہیں اور جب کوئی معزز ممبر ایوان میں سوالات جمع کرواتا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ اپنی پوری ایمانداری سے کراتا ہے بے ایمانی سے جمع نہیں کراتا۔ اگر میں اپنے سوالات کے جوابات)) + ' ایوان میں رکھ رہی ہوں اور یہاں ہمارے حکومتی وزراءکا ریکارڈ ہے کہ وہ جھوٹ پر جھوٹ ایوان کو بتاتے ہیں---

جناب سپیکر دیکھیں یہ بات آپ کو بھی نہیں کہنی چاہئے تھی، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ جیسے آپ ایوان کی معزز ممبر ہیں کیا وہ معزز ممبر نہیں؟ آپ ان کو ایسی بات کر رہی ہیں تو وہ بھی ایسا کرتے ہیں۔ آپ میری معزز ممبر ہیں تو وہ بھی میرے معزز ممبر ہیں۔ جی، آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے اور میں اس چیز کا احترام کرتی ہوں لیکن میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے معزز پارلیمانی سیکرٹری کا کیا +& بنتا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر کہیں کہ یہ (% پر آئی ہوئی عورت ہے---

جناب سپیکر نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آپ اس کی فوٹیج نکالیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہاں بیٹھی ہوئی عورتیں اس طرح کی تذلیل سن رہی ہیں۔ > ; اور جن کا مسلم لیگ ن سے کوئی تعلق نہیں ہے--- قطع کلامیاں

جناب سپیکر آپ کے یہ الفاظ غلط اور نامناسب ہیں اس لئے میں ان کو معافی کا نہیں کہوں گا۔ آپ جو کچھ سوال پوچھنا چاہتی ہیں وہ پوچھ لیں لیکن آپ کی یہ بات غلط ہے۔ جی، انہوں نے جو غلط الفاظ استعمال کئے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ گیلری میں بیٹھے صاحبان بھی نوٹ کر لیں کہ یہ استعمال کئے گئے غلط الفاظ کسی کی قلم سے نہ لکھے جائیں۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو سوال---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر دیکھیں میری بات سنیں ،انہوں نے جو کچھ کہہ دیا،کہہ دیا لیکن آپ تحمل سے بات کریں۔آپ معزز ممبر ہیں اور آپ نے اس لحاظ سے بات کرنی ہے۔ آپ کوئی ایسی بات کریں گے تو آپ کو سننا میرے لئے مناسب نہیں ہوگا۔آپ کی مہربانی ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف ومذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں یہ عرض کررہا تھا کہ میری بہن نے جو سوال محکمہ اوقاف سے متعلق کیا تو ہم نے اس کی ایک ایک پراپرٹی کی،ایک ایک خسرہ نمبر اور ایک ایک مرلے کی پوری ! (ان کے سوال کے ساتھ نتھی کرکے ان کو (%) کی ہے۔ اگر محکمے کی اس میں دلچسپی نہ ہوتی اور محکمہ ان چیزوں کو صرف نظر کررہا تھا تو ہم اتنی پوری! (میں جاکر اس طریقے سے جواب+ کرکے ان کو نہ دیتے۔

جناب سپیکر دوسری بات،میرے لئے وہ انتہائی قابل احترام ہیں،میں اس ایوان کے تمام ممبران کو انتہائی قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میرا کوئی اس ٍطرح کا % نہیں تھا۔ایک بات انہوں نے کی اور)

)< + ( ))! + کی ،ہمارے میڈیا کے نمائندے بھی بیٹھے ہیں ۔ میرے اوپر جو !) بات کی گئی تھی تو میں نے صرف اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے میرا قطعاًاس طرح کا مطلب نہیں تھا کہ خدانخواستہ کسی کو (& (کرنا ہے یا اس پر کوئی بات کرنی ہے۔میں نے اس ( ) ' %سے بات کی ہے اور نہ ہی میرا کوئی اور مقصد تھا۔

جناب سپیکر دوسری بات یہ کہ سوال تھا کہ اوقاف کی اراضی پر کون کون سے ناجائز قابضین ہیں، کس نے واگزار کرانا ہے اور کیسے ہونا ہے؟اب جو پانچ سات منٹ کی اس سوال پر گفتگو ہوئی ہے،وہ ایڈمنسٹریٹر اوقاف اور منیجر اوقاف پر ہوئی ہے کہ اتنے عرصے سے اس کی تعیناتی ہے۔پھر آپ میری راہنمائی فرمادیں کہ کیا جو بات اس سوال سے متعلق ہیں۔وہ کی جاسکتی ہے اور کیا ایسے سوالات ضمنی سوالات ہوسکتے ہیں؟---

جناب سپیکر نہیں،انہوں نے کسی بات کی نشاندہی کی ہے۔اگر آپ کے نوٹس میں کوئی بات لا رہی ہیں تو آپ اس کو اپنے طور پر - کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس کو بہتر سمجھتے ہیں تو آپ میری راہنمائی فرمادیں۔ میں ان کو یہ بھی عرض کر دوں کہ جو ایڈمنسٹریٹر ہیں وہ پچھلے ایک سال سے یہاں پر تعینات ہیں لیکن منیجر کو ابھی یہاں پر تعنیات ہوئے تین ماہ بھی نہیں ہوئے۔ اب مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ وہ کتنے عرصے سے یا پتا نہیں کتنے لمبے عرصے سے یہاں پر تعینات ہیں یا ان بے چاروں نے کیا کر دیا ہے؟ہاں اگر ان پر کوئی---

جناب سپیکر چلیں میں آپ کو && کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر ! یہ ! باتیں نہ کریں،اگر کسی پر کوئی بات ہے تو یہ ہماری بہن ہیں اور میں ان کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔ وہ تشریف لائیں ،منسٹر صاحب سے ملیں،سیکرٹری صاحب سے ملیں اور ہمیں بتائیں کہ اگر ان کی بات کو (نہیں کیا جاتا یا ان کی جائز بات نہیں سنی یا مانی جاتی تو پھر ان چیزوں کو ایوان میں ") کیا گیا یا ایوان میں آکر بتایا جائے لیکن خدارا ایسے نہ کریں۔جس کسی کا کوئی قصور نہیں ہے اس کے بارے میں ہم ایسے کھڑے ہو کر ایوان میں سپیکر کے سامنے اس کی غیر موجودگی میں اس طرح کی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔کیا ہمیں ایوان کے قوانین اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟میری یہی گزارش تھی۔ بہت شکریہ نعرہ ہائے تحسین

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر ---

جناب سپیکر جی،فرمائیں

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر پہلی وضاحت تو میں یہ کرنا چاہوں گی کہ میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی ذات پر کوئی حملہ نہیں کیا۔میں نے ایوان کو آگاہ کیا ہے ، میں نے آپ کو مخاطب کیا تھا اور پہلا لفظ بھی یہ بولا تھا کہ آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں یا محکمہ کو انکوائری کے لئے ہدایت کریں کہ میرے پاس یہ معلومات آئی ہیں اور ان معلومات کی انکوائری کر لیں۔

جناب سپیکر جی،وہ خود اس کو دیکھیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں نے تو کسی کی ذات پر حملہ نہیں کیا اور میں نے کہا کہ میرے پاس یہ انفارمیشن آئی ہے کہ یہ بندہ ایک عرصے سے یہاں پر کام کر رہا ہے تو محکمہ اس پر چیکنگ کرے۔میں نے تو کسی منسٹر ،کسی سیکرٹری یا کسی اور کی ذات پر حملہ نہیں کیا۔یہ تو بات ہی غلط ہے کہ میں نے ان کی ذات پر حملہ کر دیا اور یہ میری ذات پر حملے کرنے چل پڑے۔کمال کی بات ہے،میں بتا رہی ہوں کہ یہ جو مجھے جواب دیا ہے اس میں یہ ایڈیشن کر لیں چونکہ یہ سوال ایوان کی امانت ہے تو ایوان کو چاہئے یا آپ محکمے کو) (دے دیں کہ اس پر انوسٹی گیشن کر لیں۔اس میں کسی کی تذلیل ہے اور نہ اس میں کسی کی بے عزتی ہے۔

جناب سپیکر بے دھیانی میں دونوں طرف سے جو ہو گیا ہے آپ اس کو چھوڑیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر نہیں،میرا سوال بڑا واضح تھا۔۔۔

جناب سپیکر جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس کا پوری طرح سے) لیں گے جی،اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر 8 ! + # + ?

جناب سپیکر جی،سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے چناب میں گندا پانی ڈالنے والی فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف دریائے چناب میں ضلع سرگودھا، چنیوٹ اور جھنگ کی کتنی فیکٹریوں اور سیم نالوں کا گندا پانی ڈالا جا رہا ہے، ان فیکٹریوں اور ملز مالکان کے ناموں سے آگاہ کیا جائے؟

ب اگر ان فیکٹریوں کے مالکان نے گندے پانی کے ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے ہوئے ہیں تو کیا حکومت ان اضلاع کے پارلیمنٹیرین کو ان فیکٹریوں کا وزٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ج جن فیکٹریوں کی انتظامیہ نے تاحال واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے انہیں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنا جرمانہ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زہریلے اور گندے پانی کی وجہ سے آبی حیات کو ناقابل تلافی نقصان ہو رہا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ

الف ضلع سرگودھا کی پانچ عدد فیکٹریوں کا گندا پانی ایف۔ایس ڈرین، لوئر بڈھی نالہ اور ہدہ ڈرین کے ذریعے دریائے چناب میں گرتا ہے۔ ضلع چنیوٹ کی چھ عدد فیکٹریوں کا گندا پانی ایم سی نالہ کے ذریعے اور تین فیکٹریوں کا گندا پانی سیم نالہ کے ذریعے دریائے چناب میں گرتا ہے۔ضلع جھنگ کی صرف ایک فیکٹری فواد گھی ملز، چنیوٹ روڈ، تحصیل و ضلع جھنگ کا گندا پانی خیروالا ڈرین کے ذریعے دریائے چناب میں گرتا ہے۔ مندرجہ بالا فیکٹریوں کے نام اور فیکٹریوں کے مالکان کے نام / - / ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ب ضلع سرگودھا کی مذکورہ بالا پانچ عدد فیکٹریوں نے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں۔متعلقہ ضلع کے ارکان اسمبلی اگر ان فیکٹریوں کا وزٹ کرنا چاہتے ہیں تو محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ان کے وزٹ کا اہتمام کرنے کے لئے تیار ہے۔

ج ضلع سرگودھا، چنیوٹ اور جھنگ کی جن فیکٹریوں نے مناسب ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے اور وہ اپنا آلودہ پانی سیم نالوں میں پھینک رہی ہیں ان کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ ترمیم شدہ۔ کے تحت کارروائی کی ہے اور گیارہ فیکٹریوں کو (?) 3!) % . جاری کئے ہیں۔ جن فیکٹریوں نے) 3!) % . (?میں دی گئی ہدایات پر عمل نہیں کیا ان کے چالان # * 3 ! # 9 !) % . کو عدالتی کارروائی کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ ان فیکٹریوں کے نام@ - /ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

! # 9!) % . # * 3 لاہور نے سرگودھا کی5ڈائمنڈ پیپر اینڈ بورڈ ملز5کو روپے جرمانہ کیا ہے اور ضلع چنیوٹ کی 5سفینہ شوگر ملز، تحصیل لالیاں، ضلع چنیوٹ5کو روپے جرمانہ کیا ہے۔

د فیکٹریوں کے گندے پانی کی وجہ سے آبی مخلوق متاثر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ تحفظ ماحول آلودہ پانی سیم نالوں کے ذریعے دریا میں ڈالنے والی فیکٹریوں کے خلاف5پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ ترمیم شدہ 5کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز ب میں سوال یہ تھا کہ اگر ان فیکٹریوں کے مالکان نے گندے پانی کے ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے ہوئے ہیں تو کیا حکومت ان اضلاع کے پارلیمنٹیرین کو ان فیکٹریوں کا %کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟اس میں بتایا گیا ہے کہ پانچ عدد فیکٹریوں نے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ کس نوعیت کے ہیں اور خراب پانی کو کس حد تک صاف کرتے ہیں یا کس حد تک اس کی حالت بہتر کرتے ہیں؟

جناب سپیکر جی،پارلیمانی سیکرٹری بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر یہ پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ اس حد تک پانی کو صاف کرتے ہیں کہ جو پانی کے اندر بھاری ! ہوتے ہیں تو جب مختلف ( ) کے اندر سے پانی گزرتا ہے تو وہ نیچے بیٹھتے جاتے ہیں۔ یہ تقریباً فیصد) ! کی طرح کام نہیں کرتے لیکن کافی حد تک اس سے بھاری ! نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ کوئی ! نہیں ہے،انہوں نے کوئی دیسی طریقہ) (کیا ہوا ہے اور ! کی !) کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر آپ اس کا نام کیا رکھیں گے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس کو آپ دیسی فلٹریشن کا طریقہ کہہ سکتے ہیں،آپ اس کو 5 جگاڑ 5 کہہ لیں۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی پلانٹ نہیں ہے بلکہ دو تین گڑھے کھود کر اس میں سے پانی گزارتے ہیں،صرف " !) پوری کر دی گئی ہے۔پلانٹ تو ہوتا ہے جو کہ کیمیکل کے ذریعے پانی کو صاف کرتا ہے۔

جناب سپیکر تشریف رکھیں ،ابھی آپ کی بات کا پتا کرتے ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ نے اس میں پاکستانی مشینری تو نہیں لگا دی جس کی وجہ سے معزز ممبر اعتراض کر رہے ہیں،کیا پاکستانی ایسی مشینری نہیں بنا سکتے ؟آپ بتائیں کیونکہ وہ تو فرما رہے ہیں کہ بس گڑھے کھودے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر میں نے بھی یہی بات کہی ہے کہ ( ) بنائے ہوئے ہیں انہوں نے ( ) کو گڑھے کہہ دیا ہے حالانکہ میں نے بھی وہی بات کی ہے ۔پانی کو صاف کرنے کا یہ بھی ایک طریق کار ہے اس سے کافی حد تک پانی صاف ہو جاتا ہے ، اس سے کوئی بیس فیصد پانی ہو جاتا ہے ۔ جہاں تک

! کے حوالے سے بات ہے تو اس کی مشینری باہر سے امپورٹ ہوتی ہے اس کا اپنا ایک طریق کار ہے یہ اس کا نعم البدل نہیں ہے۔

جناب سپیکر بات یہ نہیں ہے ،آپ یہ بتائیں کہ وہاں پر آپ نے ان فیکٹریوں میں ! لگائے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر انہی کو ہی " ! کہا جاتا ہے اور جہاں تک !) کا تعلق ہے،اس کے لئے فیکٹریوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اپنی فیکٹریوں میں !) لگائے جائیں اس کے لئے محکمہ ان کو ہدایات جاری کرتا رہتا ہے اور ہم نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر محکمہ تحفظ ماحول کا جو ترمیم شدہ ایکٹ ہے ، کیا اس میں گڑھے کھود کر کرنا مقصود ہے یا نہیں، یا اس کے مطابق کوئی ! (A + لگنے ہوتے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں قانون کیا کہتا ہے (!اس کی جو روح ہے اس کے مطابق گڑھے کھودنا ہے یا کوئی مکینیکل پلانٹ لگانا ہے؟

جناب سپیکر جی،پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر پانی کو کرنے کے لئے !) ہی لگنے چاہئیں اور اس سلسلے میں ! بھی یہی کہتے ہیں اسی لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ نے ان فیکٹریوں کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ اپنی فیکٹریوں میں !) لگائیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ان کے محکمہ نے ان پانچ فیکٹریوں کو جو ہدایات جاری کی ہیں کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی کاپی ایوان میں پیش کر سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر ہم نے ان پانچ فیکٹریوں کو ہدایات جاری نہیں کیں بلکہ اس کے علاوہ بھی وہاں پر جو فیکٹریاں ہیں ان سب کو ہدایات جاری کی ہیں ۔ ان کو ? 3 3جاری ہوتے ہیں اور & +!) کے) بھی جاری ہوتے ہیں جو اس پر عملدرآمد نہیں کرتے ان کے پھر! # میں بھیجے جاتے ہیں جہاں ان کو جرمانے ہوتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز ج میں جرمانے کے بارے میں بتایا گیا ہے ،میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اربوں کی وہاں پر ملیں اور فیکٹریاں ہیں لیکن جرمانہ صرف ساٹھ ہزار روپے ہوا ہے ۔ لاکھوں لوگوں کی زندگیوں سے یہ لوگ کھیل رہے ہیں ساٹھ ہزار روپے جرمانہ کیا وقعت رکھتا ہے ؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری اس مسئلے پر آپ خاص توجہ دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور جناب محمد ثقلین انور سپرا جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب اکمل سیف چٹھہ جناب سپیکر میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گوجرانوالہ فضائی و آبی آلودگی پیدا کرنے والے انڈسٹریل یونٹس سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف گوجرانوالہ میں کون کون سی فیکٹریاں، کارخانے اور ملیں آبی اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں؟

ب مذکورہ فیکٹریوں، کارخانوں اور ملوں میں سے کتنی فیکٹریوں، کارخانوں اور ملوں کو محکمہ کی طرف سے این او سی جاری کئے گئے ہیں؟

ج گوجرانوالہ میں کتنی فیکٹریاں، کارخانے اور ملیں اب تک Air pollution\Waste Water Treatment plant control system Scrubber devices and Wet نصب کر چکی ہیں، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن و تحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والے کارخانے مندرجہ ذیل ہیں

سٹیل فرنسز، کاپر ڈھلائی ورکس، ایلومینیم برتن و ڈھلائی ورکس، سٹین لیس سٹیل ڈھلائی ورکس، پیتل ڈھلائی ورکس دیگی لوہا ڈھلائی ورکس، بھٹہ خشت، رائس شیلرز اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں رکشا وغیرہ۔

گوجرانوالہ میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے کارخانے و دیگر مندرجہ ذیل ہیں

ڈائینگ فیکٹریاں، پیپر ملز، گھی ملز، ایلومینیم برتن سازی کے کارخانہ جات، سینٹری ورکس کے کارخانہ جات، ٹینریز، " (&B !) ! . اور بغیر معالجہ کے گھریلو استعمال کا ضائع شدہ پانی & ') ( ) Cوغیرہ۔

ب گوجرانوالہ میں جن فیکٹریوں اور کارخانوں کو 6 ? 4جاری کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

. B 6

پاور پلانٹ	ہیڈورکس
گرڈسٹیشن	سٹیل فرنس
پیپر ملز	لینڈ فل سائٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ
کوکاکولا فیکٹری گوجرانوالہ	

B . 6

میٹل ورکس	ہاؤسنگ کالونی
ہوٹل	پولٹری فیڈ وکنٹرول شیڈ
فلور ملز	رائس ملز
پاور پلانٹ	انجینئرنگ ورکس
کچن وئر	ہسپتال
سٹیل فرنس	پلازہ و میرج ہال
دیگر	

ج گوجرانوالہ میں جن فیکٹریوں، کارخانوں اور ملوں نے D 3 ! / 3 (!! (6 ((! 2 " D 9 % 7اور ## 2 D لگائے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ اوپن نیلامی کے ذریعے ریت کے ٹھیکہ جات کا مسئلہ

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ تین سال سے ریت نکالنے کے لئے اوپن نیلامی کے ذریعے کوئی ٹھیکہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے سالانہ نقصان ہو رہا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسا صرف محکمہ کی ملی بھگت اور اس فیلڈ میں اجارہ داری کی وجہ سے ہو رہا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت نکالنے کے لئے تمام علاقے کو ایک فیلڈ قرار دے دیا گیا ہے؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیلڈ کو چھوٹے فیلڈز میں تقسیم کر دیا جائے تو نہ صرف اجارہ داری کا خاتمہ ہو سکتا ہے بلکہ خزانہ سرکار کی آمدن میں بہت زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان

الف یہ درست نہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گذشتہ تین سال سے ریت نکالنے کے لئے اوپن نیلامی کے ذریعے کوئی ٹھیکہ الاٹ نہ ہوا ہے حقیقت یہ ہے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت نکالنے کے تین پٹہ جات موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

- ٹوبہ ٹیک سنگھ گوجرہ زون۔

یہ زون تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے جس کی نیلامی دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 8 8 کو منعقد ہوئی اور زون ہذا مبلغ روپے میں برائے عرصہ دو سال ازاں 8 8 تا 8 8 نیلام ہو کر الاٹ شدہ ہے۔

- کمالیہ بھسی زون۔

یہ زون تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دریائے راوی کے کنارے واقع ہے جس کی نیلامی دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ٹوبہ ٹیک

سنگھ میں مورخہ 8 8 کو منعقد ہوئی زون ہذا
مبلغ روپےمیں برائے عرصہ دوسال ازاں
8 8 تا 8 8 نیلام ہوکر الاٹ شدہ ہے۔

- نیالاہور گوجرہ زون۔

یہ ٹھیکہ ریت مسلسل نیلامی میں پیش کیا جا رہا ہے لیکن اس پر کوئی بولی موصول نہ ہوئی ہے۔

ب درست نہ ہے۔تفصیل جواب الف میں دی گئی ہے۔

ج درست نہ ہے۔اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عام ریت کے لئے تین عدد پٹہ جات موجود ہیں جن کی تفصیل ضمن الف میں بیان کر دی گئی ہے لہٰذا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پورے علاقے کو نکاسی عام ریت کے لئے ایک فیلڈ قرار نہ دیا گیا ہے۔یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ زیادہ زرخیز زمینوں پر مشتمل ہے۔اور ریت کے ذخائر کم ہیں۔یہ وجہ ہے کہ ضلع جھنگ کے ریت کے ٹھیکہ جات جھنگ فیصل آباد روڈ زون قیمت مبلغ سے ریت کی سپلائی گوجرہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کی جاتی ہے اور ٹھیکہ اصحابہ ماجھی سلطان زون ضلع جھنگ قیمت مبلغ سے ریت کی سپلائی ٹوبہ ٹیگ سنگھ شہر کو ہوتی ہے۔

د درست نہ ہے۔جیسا کہ پیرا نمبر ج میں واضح کیا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت کے ذخائر کم ہیں ضلع جھنگ کے دو عدد پٹہ جات ریت سے ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ شہر میں ریت سپلائی ہوتی ہے لہٰذا کسی قسم کی اجارہ داری کا تاثر درست نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی مساجد ہیں؟

ب ان مساجد کی تزئین و آرائش کے لئے - اور - میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

ج ان مساجد میں تعینات سرکاری عملہ کی تعداد کتنی ہے اور یہ کب سے تعینات ہیں کل منظور شدہ اسامیاں کتنی خالی ہیں ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور میاں عطاء محمد خان مانیکا

الف محکمہ اوقاف و مذہبی امور سرکل ساہیوال کے زیر کنٹرول کل مساجد ہیں۔

ب سال اور میں ضلع ساہیوال کی مساجد کی حالت بہتر ہونے کی وجہ سے تزئین و آرائش کی بابت کوئی ڈیمانڈ نہ کی گئی ہے کسی بھی مسجد کی تزئین و آرائش کی ڈیمانڈ ہونے پر محکمہ کی جانب سے تزئین و آرائش کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گئے لہٰذا مذکورہ سالوں میں ضلع ساہیوال کی مساجد کی تزئین و آرائش کے لئے ڈیمانڈ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی فنڈ الاٹ نہ کئے گئے ہیں۔

ج مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ضلع نارووال میں تحفظ ماحول کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

باؤ اختر علی کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا محکمہ تحفظ ماحول نے نارووال شہر میں فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی گرانٹ خرچ کی اگر ہاں تو کتنی؟

ب کیا محکمہ مذکورہ شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کوئی عملی اقدامات اٹھا رہا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن وتحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف محکمہ ہذا پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ ترمیم شدہ کے تحت ریگولیٹری اختیارات رکھتا ہے۔فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے محکمہ کو کوئی گرانٹ فراہم نہ کی گئی ہے۔

ب جی ہاں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب، نارووال کی طرف سے ضلع بھر میں فضائی آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف بھرپور قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں صنعتی اداروں، رائس شیلرز، بھٹہ خشت اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ ( ) / کے تحت مسلسل کارروائی کی جارہی ہے۔اس ضمن میں گزشتہ ایک سال کے دوران آلودگی پھیلانے والے رائس شیلرز اور آبادی کے قریب یا آبادی کے اندر واقع بھٹہ خشت، ایک پاور پلانٹ، ایک گھی انڈسٹری اور دو سٹیل ملوں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ ( ) / کی دفعہ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ بھٹہ خشت کے کیسز پنجاب اینوائرنمنٹل ٹربیونل میں زیر سماعت ہیں۔مزید برآں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹریفک پولیس نارووال کے ساتھ مل کر ہفتہ وار بنیادوں پر چالان کئے جا رہے ہیں۔

لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

ب ضلع لاہور میں تحفظ ماحول کے محکمہ نے شہر لاہور میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے سال کے دوران جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ج ضلع لاہور میں آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ نے کیا کیا تدابیر اختیار کیں نیز آبی آلودگی پیدا کرنے والے عوامل کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن و تحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول کا صرف ایک دفتر ہے جو ضلعی آفیسر ماحول کے تحت کام کر رہا ہے۔یہ دفتر ٹاؤن ہال میں مال روڈ پر واقع ہے۔

ب محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ضلعی دفتر ماحول کے ذریعے سال میں پنجاب ماحولیاتی ایکٹ ترمیمی اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت صنعتی یونٹوں کے خلاف کارروائی کی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں صنعتی یونٹ جو کہ فضائی آلودگی پھیلانے کا باعث تھے۔وہ) !!) 3 /5 5 % 7! ( ) 6 لگا چکے ہیں۔

ج ضلع لاہور میں آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ ماحول نے ضلع بھر میں موجود ایسے کارخانے جو آبی آلودگی پھیلانے کا باعث ہیں۔ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ ترمیمی کے تحت کارروائی کرتے ہوئے یونٹس کو ? 3 . انوائرنمنٹ پروٹیکشن آرڈرز جاری کئے اس وقت یونٹس میں آلودہ پانی کو ٹریٹ 9 کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگ چکے ہیں جبکہ ایسے یونٹس جو کہ ? 3 . پر عملدرآمد نہیں کر رہے ہیں ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ ترمیمی کے تحت کارروائی جاری ہے۔

ضلع گجرات تحفظ ماحول کے لئے اب تک اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

میاں طارق محمود کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سال ۔ کے دوران ضلع گجرات میں تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کون کون سی فیکٹری اور کارخانے کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

ب محکمہ نے ضلع گجرات میں آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن وتحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع گجرات میں موجود پنکھا ساز فیکٹریاں، رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، سروس فیکٹری، ماربل یونٹ اور دیگر کارخانے آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ ترمیم شدہ۔ کے تحت آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے سیکشن کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے۔ ان حکم ناموں پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن کے تحت ماحولیاتی ٹربیونل میں کیس بھیجے جائیں گے جہاں ان کو جرمانہ کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب ضلعی دفتر ماحولیاتی گجرات نے روزانہ کی بنیاد پر ضلع بھر میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسی سلسلہ میں سال کے دوران کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ ترمیم شدہ۔ کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے جبکہ یونٹ کو سیل بند کیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ تحفظ ماحول کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

میاں طارق محمود کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع گجرات میں تحفظ ماحول کے دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ وار تفصیل سے بتائیں؟

ب سال - اور - کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور آلودگی کے خاتمے کے لئے کون کون سے منصوبہ پر خرچ ہوئے، تفصیل فراہم کریں؟

ج کیا یہ درست ہے کہ گجرات شہر، کھاریاں، لالہ موسیٰ اور سرائے عالمگیر میں فضائی آلودگی بہت زیادہ ہے، حکومت اس کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بتائیں؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن و تحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف دفتر تحفظ ماحول ضلع گجرات میں منظورشدہ اسامیوں کی تعداد تیرہ ہے جبکہ چار سیٹیں خالی ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب مذکورہ دفتر کو میں غیر ترقیاتی بجٹ اور میں روپے جاری کئے گئے ہیں۔ ان دو سالوں کے دوران ضلعی دفتر تحفظ ماحول گجرات کو آلودگی ختم کرنے کے لئے کوئی ترقیاتی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار تحفظ ماحول ایکٹ ترمیم شدہ پر عملدرآمد کروانا ہے جبکہ ترقیاتی منصوبے دوسرے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج جزوی طور پر درست ہے کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی موبائل لیبارٹری کے حالیہ سروے کے مطابق آلودگی کی نمائندہ

مہلک گیسوں ? 4، ? 4، ? 6، ? 2اور ?کی مقدار ضلع گجرات میں قومی ماحولیاتی معیار کے مطابق ہے جبکہ گردوغبار 8 1 3 کی مقدار قومی ماحولیاتی معیار سے زائد پائی گئی ہے۔

لیبارٹری رپورٹ تتمہ ج ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

تاہم ضلع دفاتر تحفظ ماحول نے روزانہ کی بنیاد پر ضلع بھر میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے، جس کی تفصیل رپورٹ تتمہ د ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کا ویسٹ سکندر آباد کینال ملتان میں ڈالے جانے سے متعلقہ تفصیلات

ملک محمد علی کھوکھر کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ سکندر آباد کینال ملتان میں مظفر آباد پل کے مقام پر ملتان کی تمام انڈسٹریل اسٹیٹ کا ویسٹ جو ایک مین پائپ میں سے آتا ہے، ڈالا جا رہا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے نہ صرف اس نہر کا پانی زہر آلودہ ہو گیا ہے بلکہ اس نہر کے پانی کو استعمال کرنے والے انسان و جانور مختلف امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں، محکمہ نے اس کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن و تحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کا کیوسک ویسٹ واٹر دریائے چناب میں ڈسچارج کیا جا رہا ہے یہ ویسٹ واٹر بذریعہ پائپ سکندر آباد نہر کے اوپر سے مظفر آباد پل کے قریب سے گزارا جاتا ہے۔ ویسٹ واٹر کا دباؤ بڑھنے سے پانی کی کچھ مقدار پائپ سے نہر میں گرتی ہے۔ دباؤ کم ہونے کی صورت میں ویسٹ واٹر نہر میں نہیں گرتا بلکہ بذریعہ پائپ اور ڈرین دریائے چناب میں ڈسچارج کیا جا رہا ہے۔

ب ادارہ تحفظ ماحول پنجاب نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے اور بورڈ آف مینجمنٹ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ کو انوائر نمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کیا ہے جس میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس کا کیس پنجاب انوائر نمنٹل ٹریبونل میں زیر سماعت ہے۔ کمپلینٹ نمبر

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے بذریعہ لیٹر مورخہ 8 8 مطلع کیا ہے کہ وہ کمبائنڈ ایفلوینٹ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے ورلڈ بنک اور EB6 / جاپان انٹر نیشنل کارپوریشن ایجنسی سے مالی امداد کے لئے کوشش کر رہی ہے۔لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

چنیوٹ دریائے چناب پر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ نہروں اور دریاؤں میں فیکٹریوں اور سیوریج کا پانی ڈالا جاتا ہے جس سے پانی زہر آلود ہو جاتا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے بعض مقامات پر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جن کے ذریعہ پانی صاف کر کے دریائے راوی میں ڈالا جا رہا ہے؟

ج اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع چنیوٹ سے گزرنے والے دریائے چناب میں فیکٹریوں اور سیم نالوں کے پڑنے والے پانی پر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن و تحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف یہ درست ہے کہ زیادہ تر صنعتی اداروں اور تقریباً تمام میونسپل ذرائع سے خارج ہونے والا گندا پانی بغیر کسی معالجے کے مختلف آبی گزرگاہوں میں ڈال دیا جاتا ہے ۔ جس سے ان آبی گزر گاہوں کا پانی آلودہ ہو جاتا ہے ۔جس سے آبی حیات کے علاوہ انسانی صحت پر براہِ راست اور بالواسطہ بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ب دریائے راوی میں لاہور شہر اور اس کے مضافات سے خارج ہونے والا آلودہ پانی مختلف مقامات پر ڈالا جا رہا ہے دریائے راوی میں پانی کا قدرتی بہاؤ بہت کم ہونے کے باعث آلودہ پانی کی وجہ سے دریائے راوی کا پانی بری طرح متاثر ہو چکا ہے۔متعلقہ ادارے یعنی C7 > : 49 . 91 , /3 . 7 .<3 اور اس کے ماتحت کام کرنے والا ادارہ واسا اس سلسلے میں لاہور شہر کے آلودہ پانی کے مناسب معالجہ کے لئے مختلف منصوبہ جات پر کام کر رہے ہیں جو درج ذیل ہیں

Proposed Sewage Treatment Plant at Babu Sabu (I)
Proposed Sewage Treatment Plant at Krol Ghati (II)

تاہم فی الوقت ایسا کوئی بھی منصوبہ مکمل نہیں ہے جسکی مدد سے شہری آلودہ پانی کو فلٹر کر کے دریائے راوی میں ڈالا جائے۔

ج ڈسٹرکٹ آفیسر چنیوٹ کے سروے کے مطابق اس وقت کم از کم صنعتی و دیگر اداروں کے خلاف سیم نالہ کے ذریعے فاضل ضائع شدہ پانی کے دریائے چناب میں اخراج کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ ترمیم شدہ کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے جبکہ صنعتی اداروں کے خلاف ? 3 . انوائرمنٹ پروٹیکشن آرڈر جاری ہو چکے ہیں۔تمام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ان کے تحت کام کرنے والی تحصیل میونسپل اتھارٹیز کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہری فاضل ضائع شدہ پانی کو مناسب معالجے کے بعد آبی گزرگاہوں بشمول دریائے چناب میں خارج کریں۔

حلقہ پی پی۔ ساہیوال میں فیکٹریوں کے باعث ماحولیاتی آلودگی پھیلنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ ضلع ساہیوال میں لوگوں نے! (ایریامیں فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ حلقہ میں لگی ہوئی ان فیکٹریوں کے باعث آلودگی پھیل رہی ہے؟

ج حکومت گھروں میں لگی ان فیکٹریوں کو کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن وتحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ہاں یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ ضلع ساہیوال میں لوگوں نے ! (ایریامیں گیارہ فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں۔فہرست ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب ہاں یہ درست ہے کہ اس حلقہ میں لگی ہوئی فیکٹریاں ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں۔ٹینری یونٹ سے تعفن پیدا ہوتا ہے جبکہ ماربل فیکٹریوں سے گردو غبار کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

ج حکومت پنجاب کے وضع کردہ ماحولیاتی ایکٹ ترمیم شدہ کے تحت آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے اب یہ کیس پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحفظ ماحول کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کون کون سی فیکٹریوں میں سائیکلون اور سکربرز لگائے گئے ہیں ان کی تفصیلات نام اور ایڈریس کے ساتھ ایوان میں پیش کی جائیں؟

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحفظ ماحول کے دفاتر کو سال - کے دوران کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور وہ کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ج مذکورہ بالا سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے ملازمین اور افسران کو تنخواہوں ، ٹی اے ڈی اے اور پٹرول کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن وتحفظ ماحول محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فیکٹریوں نے)! " 6اور ## 2 لگائے ہیں ان کے نام اور ایڈریس کی تفصیل - / ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب محکمہ تحفظ ماحول ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سال - کے دوران کل بجٹ مبلغ روپے ضلعی حکومت نے مہیا کیا۔جس کی تفصیل مع اخراجات - / ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج مذکورہ بالا سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے ملازمین اور افسران کو تنخواہوں ، ٹی اے ڈی اے اور پٹرول کی مد میں جتنی رقم خرچ کی گئی ، اس کی تفصیل - / ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر جناب طارق محمود کی طرف سے آئی ہے کہ ان کاسوال نمبر کو& (کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو& (کیا جاتاہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی،فرمائیں

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو اس وقت & # ہے۔اس وقت گندم کا سیزن چل رہا ہے جس میں باردانے کی تقسیم کا مناسب انتظام نہیں ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب متوجہ ہوں،معزز ممبر کی بات سنیں،ڈاکٹر فرزانہ نذیر آپ بھی اپنی سیٹ پر جائیں،منسٹر صاحب کو معزز ممبر کی بات سننے دیں۔منسٹر صاحب آپ بھی ان کی بات غور سے سنیں اور بعد میں آپ نے ان کی بات کا جواب بھی دینا ہے۔

کاشتکاروں کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر گندم کی خرید کے لئے باردانے کی تقسیم کا جو میکانزم حکومت نے بنایا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔خدارا اگر آپ وہاں سنٹروں پر جاکر دیکھیں تو وہاں پر وہی مڈل مین،وہی آڑھتی باردانہ لے کر جارہا ہے اور غریب کاشتکار دھکے کھا رہا ہے۔آج میں سیدھا اپنے حلقہ سے آرہا ہوں ، میں نے وہاں پر ڈی ایف سی کو ڈی سی او کو سب کو یہ باور کروایا ہے کہ ملی بھگت سے یہ باردانہ آڑھتیوں کے پاس جارہا ہے۔خدارا میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ اس کا میکانزم اس طریقے سے بنائیں کہ باردانہ کاشتکاروں تک جانا چاہئے۔حکومت کا کام صرف میٹرو اور اورنج لائن ٹرین بنانا نہیں ہے ،کاشتکار کو ! کرنا بھی اس کا کام ہے۔ حکومت گندم کی خریداری کے سلسلے

میں کروائے کہ وہ کاشتکاروں سے پوری گندم خریدے اور یہ باردانہ بھی کاشتکاروں میں تقسیم ہونا چاہئے۔شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو جناب سپیکر ہم نے پورے پنجاب میں گندم کی خریداری کے لئے مراکز قائم کئے ہیں---

جناب سپیکر وہ کب کہہ رہے ہیں کہ آپ نے مراکز نہیں بنائے ؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو جناب سپیکر مجھے بات تو کر لینے دیں،ان کے ذہن کے اندر چھپی ہوئی خواہش کوئی اور ہے جس کا وہ آہستہ سے ذکر کر گئے ہیں۔معزز ممبر کسی ایک جگہ کا بتا دیں، یہ کوئی جگہ یا علاقہ) کریں کہ فلاں جگہ پر یہ بات ہوئی ہے فلاں جگہ پر اس کی) !)%ہوئی ہے۔یہ ہمیں لکھ کر دیں ہم اس کا فوری طور پر ازالہ کر دیں گے۔ایسے سنی سنائی بات کر دینا ،یہ تو کوئی (% نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر وہ سنی سنائی بات نہیں کر رہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں سیدھا اپنے حلقہ سے آرہا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو جناب سپیکر یہی بات معزز ممبر شکایت کے طور پر لکھ کر دے دیں ہم فوری طور پر اس پر) لے لیں گے۔جو منہ میں آئے بات کر دی جائے ایسے تو نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر شہاب الدین خان صاحب آپ بھی اس کو لکھ کر لائیں۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر میں تو ابھی لکھ کر دینے کو تیار ہوں ۔یہ خود بھی کچھ خدا کا خوف کھائیں،میں اپنے جنوبی پنجاب کی بات کروں گا،خدا کی قسم غریب کاشتکار تو اس حکومت میں مر چکا ہے اور وزیر موصوف جواب دے رہے ہیں کہ لکھ کر دے دیں ، میں تو پورے ساؤتھ پنجاب کی بات کر رہا ہوں--- قطع کلامیاں

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر غریب کسانوں کا بہت استحصال ہو رہا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر اگر مجھے بات کرنے کی اجازت دیں تو میں ! - کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر معزز ممبر کی شکایت یہ ہے کہ مڈل مین یعنی آڑھتی کو باردانہ دیا جا رہا ہے اور اس کی گندم خریدی جا رہی ہے ۔ یہ بات بالکل غلط ہے ، وہ اس لئے غلط ہے کہ ہم نے جو پالیسی بنائی ہے اس کے مطابق زمیندار خود سنٹر پر جائے گا وہاں پر گرداوری کی لسٹ لگی ہوئی ہے وہ اپنا شناختی کارڈ وہاں پر لے کر جائے گا۔ اگر وہ وہاں کا کاشتکار ہوگا تو اس کو باردانہ دیا جائے گا ، پہلے دس دن چھوٹے کاشتکاروں کو باردانہ دیا جائے گا جو بارہ ایکڑ سے کم کے زمیندار ہیں ان کو یہ باردانہ دیا گیا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ مڈل مین کو باردانہ دیا جا رہا ہے یہ بالکل غلط ہے ۔ اگر کہیں پر اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہے ، اس دفعہ تو ہم نے محکمہ مال کو بھی ان سنٹروں سے باہر نکال دیا ہے کیونکہ یہ شکایت تھی کہ محکمہ مال والے لوکل آڑھتیوں کے ساتھ مل کر گندم کی خریداری میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کی یہ شکایت ہے کہ "! (کسی آڑھتی کو باردانہ دیا گیا ہے ایسا ہو نہیں سکتا ، اس سسٹم میں یہ ممکن ہی نہیں ہے ۔ اگر انہوں نے اس سسٹم کے اندر کوئی ایسا + بنا لیا ہے تو یہ ہمارے نوٹس میں لائیں ہم اس کا بھی انشاء اللہ ازالہ کر دیں گے ۔

جناب سپیکر اس کے بعد آپ کے نوٹس میں یہ بات آجائے گی۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر میری بات کا جواب سب سے پہلے جناب خلیل طاہر سندھو نے دیا ، میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ گندم کس سیزن میں کاشت کی جاتی ہے ؟

جناب سپیکر جی، کیا کہا؟

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر گندم کس سیزن میں کاشت ہوتی ہے ان کو تو یہ بھی نہیں پتا---

جناب سپیکر ایسی بات نہیں ہے وہ جواب دے رہے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر آپ میری گزارش تو سن لیں۔

اذان عصر

جناب سپیکر جی، سردار صاحب

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر میں گزارش کر رہا تھا کہ معزز وزیر چودھری شیر علی نے جو پالیسی بتائی ہے اس پر کوئی عملدر آمد نہیں ہو رہا۔معزز وزیر قانون موجود ہیں میں آپ کے توسط سے سنٹر کا نام اور اس آڑھتی کا نام) کر رہا ہوں اگر اس کو باردانہ نہیں دیا تو آپ انکوائری کروا لیں اور میں انکوائری میں غلط ثابت ہوا تو اپنی سیٹ سے & کروں گا ' +)منسٹر صاحب & کریں گے۔میں) کر رہا ہوں کہ عاشق نامی آڑھتی کو کروڑ فوڈ سنٹر سے باردانہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ ہمارے) میں لائیں۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر چودھری شیر علی نے کہا ہے کہ یہ !#) نہیں ہے لیکن میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ---

جناب سپیکر پہلے تو یہ بات پوچھ لیں جو آپ نے کہا کہ ان کو یہ نہیں پتا کہ گندم کس مہینے میں کاشت کی جاتی ہے ؟ سندھو صاحب آپ کو نہیں پتا کہ کاتک کے مہینے میں گندم کاشت کی جاتی ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر جو فاضل ممبر نے کہا ہے کہ کسی آڑھتی کو بار دانہ دیا گیا ہے۔اگر اس آڑھتی کا وہاں کے کاشتکاروں کی گرداوری کی لسٹ میں نام ہے اور اس نے کوئی زمین بھی کاشت کی ہوئی ہے تو ہو سکتا ہے اسے باردانہ دیا گیا ہو لیکن بطور آڑھتی اسے کبھی باردانہ نہیں دیا جا سکتا۔اس نے کسی کاشتکار کے نام پر باردانہ لیا ہو گا یا وہ خود کاشتکار ہو گا۔اگر کوئی کاشتکار آڑھتی بھی ہے تو یہ ممکن ہے کہ اسے باردانہ دیا گیا ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ گرداوری کی جو لسٹ سنٹر پر لگی ہوئی ہے اس میں اس کا نام نہ ہو تو اسے باردانہ دیا گیا ہو۔اگر کسی نے اس طرح !#پالیسی سے انحراف کیا ہے تو اس کے خلاف سخت) لیا جائے گا۔

سردار علی رضا خان دریشک جناب سپیکر میں ایک منٹ کے لئے گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے تو گورنمنٹ کی یہ " ہے کہ ہم ہر دفعہ اور ہر فورم پر چیختے ہیں کہ شاید ہمارے جنوبی پنجاب کے لئے تو کوئی ضابطہ یا کوئی ! ہی نہیں ہے۔ وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ جس وقت فوڈ ڈیپارٹمنٹ گندم کی خرید شروع کرتا ہے اس وقت ہمارا کٹائی کا سیزن ( ) ! ہوچکا ہوتا ہے ہمارا فیصد غریب زمیندار " (! آڑھتیوں کو اپنی گندم دے چکا ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ یہ اتنی گورنمنٹ ہے اور وزیر موصوف یہاں پر موجود ہیں میری اپیل ہو گی کہ خدارا ہماری ! ( ) &کو دیکھیں، ہمارے موسمی حالات کو دیکھیں اور ہماری فوڈ کو اپر پنجاب کے ساتھ نہ ملایا جائے۔

جناب سپیکر آپ اسے #کیوں کر رہے ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

سردار علی رضا خان دریشک جناب سپیکر ہم لوگوں کے موسمی حالات واقعی اسی طرح کے ہیں کہ ہماری گندم کی فصل فیصد تیار ہو چکی ہوتی ہے جب یہاں شروع ہوتی ہے۔ آپ لوگوں نے زمیندار کو تو اتنا بے عزت کر دیا ہے، زمیندار کی عزت تو اس طرح ہو گئی ہے کہ بوریاں آڑھتی لے کر جا رہے ہیں لیکن پانچ سو اور ہزار روپے کے عوض مزدوروں کو، عام لوگوں کو کرسیوں پر بٹھا دیا جاتا ہے ہم خود وہاں پر سب سے زیادہ (!)+ (! رکھتے ہیں لیکن اس وقت تک ہمیں ایک بھی بوری نہیں ملی۔ میری عرض ہو گی کہ چلیں آپ زمیندار کو بوریاں بھی نہ دیں لیکن ان کو روز جوتے تو نہ ماریں۔ سنٹروں پر رات سے لائنیں لگ جاتی ہیں مزدور بیٹھے رہتے ہیں صبح دو لائنوں کو چلا کر باقی جو آڑھتی ہیں یا حکومتی نمائندے ہیں ان کو بوریاں دے دی جاتی ہیں اس لئے میری عرض ہے کہ زمیندار پر رحم کیا جائے، یہ بات صرف راجن پور کی نہیں بلکہ میرے خیال میں پورے جنوبی پنجاب کی یہی پوزیشن ہے۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر میں صرف ایک گزارش کر دوں کہ گورنمنٹ کی پالیسی چھوٹے زمینداروں کے لئے ہے یہ ان کے لئے اور میرے لئے نہیں ہے جو زمیندار ایکڑ سے کم تھے پہلے ان سے گندم خرید کی ہے اور اس کے بعد بڑے زمینداروں کو باردانہ دیا گیا ہے

اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ آڑھتیوں کے ہاتھوں چھوٹے زمیندار کا جو استحصال ہوتا تھا وہ نہ ہو ۔اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ مارکیٹ کے اندر !# رہیں اور اگر گورنمنٹ روپے میں گندم خرید نہیں کرے گی تو یہ !# نہیں رہیں گی اور آڑھتی اس کا بہت زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔

تعزیت

معزز ممبر جناب عبدالمجید نیازی کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پچھلے دنوں میں لیّہ سے ہمارے معزز ممبر جناب عبدالمجید خان نیازی کے والد محترم انتقال فرما گئے تھے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر میاں صاحب آپ دعا کرا دیں۔

اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔کل کے اخبارات اور سارے ٹی وی چینل میں آرہا ہے کہ گورنمنٹ ہاؤس مری کی تزئین و آرائش پر کروڑ روپیہ خرچ کیا جارہا ہے۔ ہم اس ایوان میں پچھلے تین سال سے رو اور کلپ رہے ہیں کہ اس ایوان کو مکمل کیا جائے ، کچھ فنڈز دے دیئے جائیں تاکہ---

جناب سپیکر فنڈز ہیں۔کون کہتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں؟ فنڈز موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر اگر فنڈز ہیں تو اسے مکمل کریں۔پھر یہ جو کروڑ روپے گورنمنٹ ہاؤس مری پر خرچ کئے جا رہے ہیں---

جناب سپیکر آپ یہ بات نہ کریں ، آپ اس کو مثال نہ بنائیں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ پیسے کا زیاں ہے۔

جناب سپیکر نہیں، زیاں نہیں ہے۔میاں صاحب یہ سکیورٹی) کے لئے ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر آپ کبھی واشنگٹن گئے ہوں تو وہاں وائٹ ہاؤس دیکھا ہے ، کبھی آپ لندن گئے ہوں تو &2 ') 7دیکھی ہے۔

جناب سپیکر میاں صاحب سکیورٹی کا بھی خیال کریں ، آپ اس میں سو دن تو سکیورٹی کا لے لیتے ہیں تو وہ کیا کریں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہاں کروڑ روپیہ لگایا جا رہا ہے لیکن یہاں ہسپتالوں میں بچے تڑپ رہے ہیں ، وینٹی لیٹر نہیں ہیں ، غریب سسک سسک کر مر رہے ہیں آپ یہ ان کے لئے لگا دیں لیکن آپ یہ مری میں گورنمنٹ ہاؤس پر لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر میاں صاحب یہ بات مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر انہیں اپنی ترجیحات بدلنی چاہئیں یہ پیسے کا زیاں ہے۔اگر میاں برادران یہ پیسے اپنی جیب سے لگا دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن عوام کے خون پسینے کی کمائی مری میں گورنمنٹ ہاؤس پر لگائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمودالرشید جناب سپیکر یہاں چلڈرن ہسپتال میں ، جناح ہسپتال میں بچے بلکتے ہوئے مر رہے ہیں یہ لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر 8 ') %) (?) 3) آپ کی مہربانی ، تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا

جناب سپیکر اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس $ کرتے ہیں ، پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو)) (کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس

نمبر جناب احمد خان بھچر کا ہے لیکن ان کی آئی ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو& (کر دیا جائے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو& (کیاجاتاہے۔

جناب جاوید اختر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

کوئی تحریک پیش نہ ہوئی

جناب سپیکر جاوید اختر صاحب آپ تشریف رکھیں۔میں نے آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر430/15جناب امجد علی جاوید اور جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کی ہے۔یہ پڑھی جاچکی ہے اور لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔

کیالوکل گورنمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1069/15سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔یہ محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے۔جی، اچلانہ صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہراعجاز احمد اچلانہ جناب سپیکر اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا تو میں گزارش کروں گا کہ اسے کل تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر کل تک نہیں بلکہ اس تحریک التوائے کارکو بھی next week تک کے لئے pending کیاجاتاہے تاکہ آپ آسانی سے اس کا جواب منگوا سکیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1073/15سردار وقاص حسن مؤکل ،چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔یہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔کیامحکمہ زراعت کے پارلیمانی سیکرٹری---موجود نہیں ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے

کیا آپ اس بات پر خوش ہو رہے ہیں؟اگلی تحریک التوائے کارکو بھی next weekتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1121/15میاں محمود الرشید کی ہے۔یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے۔کیا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ---موجود نہیں ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے

پارلیمانی سیکرٹری کے موجود نہ ہونے پر بہت خوش ہو رہے ہیں۔اس تحریک التوائے کار کو بھی week nextتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1123/15محترمہ باسمہ چودھری،محترمہ خدیجہ عمر اور سردار محمد آصف نکئی کی ہے۔یہ محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہراعجاز احمد اچلانہ جناب سپیکر میرے پاس اس کی کاپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری کو اس تحریک کی کاپی پہنچائی جائے۔

اس مرحلہ پر کاپی پہنچائی گئی

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہراعجاز احمد اچلانہ جناب سپیکر مجھے یہ تحریک ابھی ملی ہے۔

جناب سپیکر آپ کو یہ تحریک ابھی کیوں ملی ہے؟آپ اپنے دفتر سے اس بارے میں پوچھیں۔یہ تحریک التوائے کار تو کافی دن پہلے آپ کے دفتر میں موصول ہو چکی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہراعجاز احمد اچلانہ جناب سپیکر یہ تحریک التوائے کار میرے دفتر میں بھی نہیں پہنچی ہو گی ورنہ مجھ تک پہنچ جاتی۔

جناب سپیکر یہ تحریک التوائے کار 23-فروری2016کو moveہوئی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہراعجاز احمد اچلانہ جناب سپیکر یہ تحریک ابھی تک مجھے موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر سیکرٹری صاحب اس تحریک التوائے کار کے بارے میں چیک کر کے مجھے بتایا جائے اور اس تحریک التوائے کارکو next weekتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی،فرمائیں

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں نے ایک تحریک التوائے کار سیکرٹری اسمبلی کو دی ہے۔FAFEN Survey Report کے مطابق رشوت ستانی میں پنجاب Topپر جا رہا ہے۔میں وزیر اعلیٰ پنجاب، رانا ثناءاللہ خان اور ساری کابینہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ رشوت ستانی میں پنجاب پہلے نمبر پر آگیا ہے۔میری اس تحریک التوائے کار کو آپ out of turn take upکریں۔ہمارے صوبہ پنجاب سے متعلق یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔آپ میری اس تحریک التوائے کار کو out of turn take upکریں، اسے admitکریں اور پھر اس پر Houseکے اندر بحث کی جائے۔اس تحریک التوائے کار پر آج ،کل یا پرسوں بحث کی جائے یعنی اگلے دو تین دنوں کے اندر اس پر لازمی طور پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر میاں صاحب پہلے اس تحریک التوائے کار کا پتا کر لینے دیں پھر بحث بھی ہو جائے گی۔آپ کو علم ہے کہ تحریک التوائے کار کو out of turn take upکرنے کا ایک طریق کار ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں نے یہ تحریک التوائے کار جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر میاں صاحب ابھی تک اس تحریک التوائے کار کو نمبر نہیں لگا۔آپ نے مجھے جو کاپی دی ہے اس پر نمبر لگا ہوا ہے اور نہ ہی دستخط ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ تو اس کی کاپی ہے۔میں اصل تحریک التوائے کار دستخط کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا چکا ہوں۔اسمبلی سیکرٹریٹ کے سٹاف کی کارکردگی پوری قوم دیکھ رہی ہے،صحافی بھی دیکھ رہے ہیں اور یہ ایوان بھی دیکھ رہا ہے۔کسی کی قرارداد اور نہ ہی تحریک التوائے کار مل رہی ہے۔یہ سیکرٹری صاحبان

کیا کرتے ہیں؟میں نے یہ تحریک آج صبح اپنے دستخط کے ساتھ جمع کروائی ہے تو پھر اس پر نمبر کیوں نہیں لگا؟

جناب سپیکر میاں صاحب ایسی بات نہیں ہے۔آپ کی یہ بات درست نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں نے یہ تحریک التوائے کار اپنے دستخط کے ساتھ جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر ابھی تک اس تحریک التوائے کار کو نمبر نہیں لگا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر قائد حزب اختلاف بتائیں کہ انہوں نے یہ data اور research کہاں سے لی ہے کہ رشوت ستانی میں پنجاب top پر ہے؟یہ تو اپنے پاس سے باتیں بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر محترمہ تشریف رکھیں۔جب یہ تحریک التوائے کار take up ہو گی تو پھر اس کا جواب دینا۔جب یہ تحریک آئے گی تو پھر اس کو دیکھیں گے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

جو ایوان کی میز پر رکھا گیا

جناب سپیکر اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب2016

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود جناب سپیکر ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں

جناب سپیکر دوبارہ گنتی کی جائے۔ اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 10-مئی 2016 بروز منگل بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل،10-مئی2016

یوم الثلاثہ ،2-شعبان المعظم1437ھ

سولہویں اسمبلی اکیسواں اجلاس

جلد شمارہ

185

ایجنڈا
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب
منعقدہ10-مئی2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور ترقی خواتین اور منصوبہ بندی و ترقیات

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں

مورخہ اور -اپریل کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں

- شیخ علاؤالدین — یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمر الزمان، جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔
- محترمہ محنا پرویز بٹ — اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔
- جناب احمد خان بھچر — اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام اور میں مِسنگ فیسِلٹی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔
- جناب محمد شعیب صدیقی — صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرون ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے، زرعی آلات، جیولری اور آٹو سپیئر پارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد سمگلنگ اور فروخت کو سختی سے روکا جائے۔

186

موجودہ قرار دادیں

-	چودھری عامر سلطان چیمہ	اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں تن سازی کے مقابلوں کی تیاری کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی لگائی جائے اور سٹیرائیڈز ادویات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرتے ہوئے سزا مقرر کی جائے۔
-	محترمہ شمیلہ اسلم	اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں کی روک تھام کے لئے کا ایک نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
-	محترمہ خدیجہ عمر	اس ایوان کی رائے ہے کہ گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال کو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے حوالے کرنے کے فیصلے کو واپس لیا جائے۔

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل،10-مئی2016

یوم الثلاثہ ،2-شعبان المعظم1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَلۡهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرۡتُمُ ٱلۡمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوۡفَ
تَعۡلَمُونَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُونَ عِلۡمَ
ٱلۡيَقِينِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ ٱلۡجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ ٱلۡيَقِينِ ۝٧
ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ ۝٨

سورۃ التّکاثُر آیات1 تا 8

لوگو تم کو مال کی بہت سی طلب نے غافل کر دیا (1)یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں (2)دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (3)پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (4)دیکھو اگر تم جانتے یعنی علم الیقین رکھتے تو غفلت نہ کرتے (5)تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے(6)پھر اس کو ایسا دیکھو گے کہ عین الیقین آجائے گا (7) پھر اس روز تم سے شکر نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی(8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں
تیرے ویہڑے کھیڈے رب دا
لاڈلہؐ
واہ حلیماں تیریاں خوش حالیاں
سوں گئی امت تے آقاؐ جاگ دا
کیتیاں لجپالؐ نے رکھوالیاں
کی وگاڑے گا زمانہ اُس دا
جس دیاں آقاؐ کرے رکھوالیاں
میں ظہوری صدقے سوہنےؐ دے
نام توں
ساڈیاں جس نے بلاواں ٹالیاں

سوال

محکمہ سپیشل ایجوکیشن

قلیل المہلت سوال

جناب ڈپٹی سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال، ترقی خواتین اور منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات کو ! کیا جاتا ہے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری عمرہ پر گئے ہوئے ہیں۔یہ قلیل المہلت سوال جناب علی سلمان کا ہے۔

جناب علی سلمان جناب سپیکر "سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ ہیڈ مسٹریس، سپیشل ایجوکیشن رینالہ خورد کی غیر پیشہ وارانہ سرگرمیوں سے متعلقہ تفصیلات اور حکومتی اقدامات

جناب علی سلمان کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف کیا یہ درست ہے کہ مسز مہ جبین،بطور ہیڈ مسٹریس سپیشل ایجوکیشن رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں پر تعینات ہیں ان کے خلاف کرپشن،خلاف قاعدہ انتظامی امور چلانے اور عملہ سے بدسلوکی کی شکایات ہیں؟

ب کیا مسز مہ جبین پر جب وہ گونگے بہرے بچوں کے سکول اوکاڑہ میں بطور معلمہ ٹیکنیکل ممبر تعینات تھی تو اس وقت کے سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن عبداللہ سنبل نے مختلف شکایات درست ثابت ہونے پر بذریعہ حکم نمبری &(( ) ' & % $ #

+ *اور+ * , (اور- - روپیہ ریکوری کا حکم دیاتھا؟

ج کیا مسز مہ جبین کے خلاف انکوائری نمبران -

. %$ # * / 0% # 1 / 2 3

مورخہ - - ،نمبر -انکوائری آرڈر نمبر 2 / 1 # %0 / * # $% .

مورخہ -4 -3 اورنمبر -انکوائری آرڈر نمبر& 4

4 6 5 مورخہ - - میں شکایات درست تسلیم کرتے ہوئے تبادلہ کی شفارش کی تھی، ان سفارشات پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ بیان فرمائیں؟

د ان شکایات، سزا اور سفارشات کے ہوتے ہوئے کنٹریکٹ ختم کر کے انہیں ملازمت سے فارغ کرنے کی بجائے ریگولر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کی وجوہات بیان فرمائیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس

الف جی ہاں"یہ درست ہے کہ مسز مہ جبین بطور ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں کنٹریکٹ پر تعینات ہے۔ اس سنٹر میں تعیناتی سے پیشتر مسز مہ جبین کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر بطور سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر 3 & # (میں بھرتی کیا گیا اور مورخہ & 2 & میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول سپیشل ایجوکیشن اوکاڑہ میں بطور سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر تعینات کر دیا گیا۔کاپی اے ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

بعد ازاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر مسز مہ جبین بطور ہیڈ مسٹریس 3 & # + * # 8 7 میں بھرتی ہوئی، اور محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے آرڈر نمبری 4 0 % $ #مورخہ & & کے تحت گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں بطور ہیڈ مسٹریس تعینات کیا گیا۔کاپی بی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر رینالہ خورد میں تعیناتی کے دوران مسماۃ سدرہ پروین آیا اور بعدازاں مسٹر طارق جاوید جونیئر کلرک نے مسز مہ جبین کے خلاف مختلف الزامات کی بنیاد پہ درخواستیں گزاریں جس پر محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب اور ضلعی حکومت اوکاڑہ نے انکوائریاں کیں۔شکایات کی کاپیاں سی ، ڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ب جی ہاں"یہ درست ہے کہ سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن پنجاب نے اپنے آرڈر نمبر)) ' & & % $ # مورخہ & 3 & کے تحت گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹو ہیرنگ سکول اوکاڑہ میں مالی بےضابطگیوں کا انکشاف ہونے پہ رائے جمال مصطفیٰ سابقا پرنسپل، سید زاہد منظور، ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر رینالہ خورد، مسز شہناز اختر شازی ! 5 اور مسز مہ جبین 9 % # # کے خلاف 5 5 . % % * کے تحت انکوائری کا حکم دیا۔کاپی ای ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اپنے آرڈر مورخہ & 2 & کے تحت مذکورہ بالا افسران کو 6 اور , 6 سزائیں دی گئیں مسز مہ جبیں کو بھی بطور ٹیکنیکل ممبر پرچیز کمیٹی گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹو ہیرنگ سکول اوکاڑہ سزائیں دی گئیں جس میں + 6 میں کیا گیا اور , 6 + میں پچاس ہزار روپے کی ریکوری کی سزا دی گئی۔کاپی ایف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں مذکورہ بالا تمام افسران بشمول مسز مہ جبین نے سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے آرڈر مورخہ - 2 کے خلاف چیف سیکرٹری 5 اتھارٹی کو اپیل گزاری جس پر چیف سیکرٹری 5 اتھارٹی نے مورخہ & 2 & کو ان تمام افسران کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کیا اور اپنے آرڈر مورخہ & 2

& کے تحت تمام افسران کی اپیلیں بشمول مسز مہ جبین کی اپیل کو بھی خارج کر دیا اور سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے آرڈر مورخہ & 2 & کو بحال رکھا۔ کاپی جی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

مسز مہ جبین نے چیف سیکرٹری پنجاب کے فیصلہ کے خلاف پنجاب سروس ٹربیونل لاہور میں اپیل نمبری 2 دائر کی جو کہ فی الوقت جناب خالد محمود رامے، ممبر۔ کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کی اگلی تاریخ پیشی & & مقرر ہے۔

ج ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سپیشل ایجوکیشن ساہیوال کی رپورٹ بحوالہ چٹھی نمبری 2 3 / # 1 0% # $ %. مورخہ &

& غیر واضح اور مبہم قرار دیتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے اپنی چٹھی نمبری & 0 % $ # مورخہ

& 3 & کاپی ایچ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کے تحت ڈائریکٹر سپیشل ایجوکیشن پنجاب کو ہدایت کی کہ معاملات کی چھان بین کسی ذمہ دار آفیسر سے کروائی جائے۔ مذکورہ ہدایات کی روشنی میں ڈائریکٹر سپیشل ایجوکیشن پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبری 3 4 &5 6 مورخہ & 3 & پرنسپل گورنمنٹ ان سروس ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف

لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا۔کاپی آئی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مذکورہ انکوائری آفیسر نے بذریعہ چٹھی نمبر 4 & 9 9) : مورخہ & & اپنی انکوائری رپورٹ پیش کی۔کاپی جے ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

انکوائری آفیسر نے اپنی رپورٹ میں مذکورہ آفیسر کے تبادلہ کی کوئی سفارش نہ کی۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سپیشل ایجوکیشن ساہیوال نے . $ %. ساہیوال کی ہدایات موصولہ چٹھی نمبر & ; $. $ %. مورخہ 4 & 2 & کاپی کے ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کی تکمیل میں اپنی رپورٹ بذریعہ
% # $ % . 2 / 1 #پیش کی۔کاپی ایل ایوان کی میز پر
رکھ دی گئی ہے۔ مجاز اتھارٹی کو اس حوالے سے کوئی سفارش
تجویز موصول نہ ہوئی۔

د مجاز اتھارٹی کو کسی بھی انکوائری کے نتیجہ میں مذکورہ آفیسر کے کنٹریکٹ کو ختم کرنے کی کوئی سفارش کی گئی ہے اور نہ ہی مذکورہ آفیسر کو ریگولر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی سلمان جناب سپیکر "وزیر سپیشل ایجوکیشن یہ بتا سکتے ہیں کہ جز ب کے اندر جس ہیڈ مسٹریس کو + , 6کی سزا ہوئی تھی کیا محکمہ نے وہ پچاس ہزار روپے > کر لئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، منسٹر صاحب"

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر "ہیڈ مسٹریس نے سزا کے خلاف سروسز ٹربیونل میں اپیل کر دی ہے لہٰذا ابھی تک وہ + > نہیں ہو سکی۔سروسز ٹربیونل کا جو بھی فیصلہ ہو گا محکمہ اس کے مطابق عملدرآمد کرے گا۔

جناب علی سلمان جناب سپیکر "سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن نے انہیں + , 6اور 6 + کی سزا دی جس کی اپیل چیف سیکرٹری کو کی گئی تو انہوں نے بھی سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کی سزا کو بحال رکھا تو کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ ابھی تک محکمہ نے پچاس ہزار روپے ان سے > کیوں نہیں کئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر وہ بتا رہے ہیں کہ سروسز ٹربیونل میں ہے اور جب وہاں سے آئے گا تو اس کے بعد پھر جو بھی عدالت فیصلہ دیتی ہے اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب علی سلمان جناب سپیکر"میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب دو انکوائریوں کے اندر = + ! = تو کیا اتنے سالوں سے انہیں اسی جگہ پر رکھا گیا ہے یا تبادلہ کر دیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، منسٹر صاحب"

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر"وہ وہیں پر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ادھر ہی ہیں اور انہیں وہاں سے = نہیں کیا گیا۔

جناب علی سلمان جناب سپیکر"یعنی + 6 , 6کے بعد اگر انہیں 6 نہیں کیا اور ادھر ہی رکھا گیا ہے تو کیا آپ یہ کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ کنٹریکٹ پر ہیں تو ان کے کنٹریکٹ میں توسیع کریں گے یا نہیں کریں گے؟ اس حوالے سے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، منسٹر صاحب" + , (کے بعد انہیں وہیں کیوں رکھا گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر"جب اپیل کر دی جائے تو سزا پر عملدرآمد رُک جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس پر + ہو گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر"جب معاملہ , ہو جائے تو محکمہ عملدرآمد نہیں کر سکتا۔ عدالت سے جو بھی آئے گا اس کے مطابق اس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔ فی الحال وہ کنٹریکٹ پر ہیں اور اسی کے مطابق ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر انہوں نے , 6 اور + 6پر عدالت سے رجوع کیا ہوا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر"ایک + 6ہے اور دوسری + , 6ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر دونوں سزاؤں کے خلاف معاملہ عدالت میں ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن جناب آصف سعید منیس جناب سپیکر" دونوں سزاؤں کے خلاف عدالت میں اپیل کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جناب علی سلمان"دونوں سزاؤں کا معاملہ عدالت میں ہے اور جب وہاں سے آئے گا تو پھر اس کے بعد محکمہ اس پر کارروائی کرے گا۔

سوالات

محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور ترقی خواتین

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم سماجی بہبود و بیت المال، ترقی خواتین کے حوالے سے سوالات لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 4 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ان کی طرف سے ! کی < ہے تو ان کے سوال کو ! کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر چودھری اشرف علی انصاری کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا تو اس سوال کو بھی ! کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر "میری گزارش کو نوٹ فرما لیں کہ میں یہ سوال جمع کروایا گیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ٹھیک ہے۔ جس دن پارلیمانی سیکرٹری صاحب واپس آتے ہیں تو اس کا نوٹس لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب"اس چیز کو دیکھیں کہ جواب کیوں نہیں آیا؟ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "گزارش ہے کہ آج ٹوٹل آٹھ سوال ہیں آٹھ میں سے دو سوالوں کے جواب نہیں آئے آپ سے یہ < ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں اُن کی طرف سے < آئی تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "آپ صحیح فرما رہے ہیں سوال نمبر ہے اس کا لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ۔ تاریخ وصولی ۔اگست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس کو دیکھتے ہیں میں نے کہہ دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "گزارش ہے کہ کا سوال ہے اب میں اس کا جواب آگیا ہے اسمبلی کے بزنس کو ہم اتنا مذاق کیوں بناتے ہیں ؟کم از کم ہمیں اتنا تو حق ہونا چاہئے کہ ہم ان سے جواب طلب کر سکیں یہ ہمیں جواب ہی نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، یہ جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "آپ کی پہلے بھی زبردست رولنگ آتی ہے۔میں اس سلسلے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے ان کو پاس کریں کہ مختلف ڈیپارٹمنٹ اسمبلی کے بزنس کو سیریس لیں،ہم ادھر کیا لینے آتے ہیں؟ ٹوٹل آٹھ سوال ہیں ایک چھوٹی سی > اور کروں گا کہ ہم میں سے کئی دوست نئے پارلیمنٹیرین ہیں اور پہلی بار اسمبلی میں آئے ہیں انہیں پتا نہیں ہوتا کہ سوال نشان لگا کر دینا ہوتا ہے یا نشان کے بغیر دینا ہوتا ہے۔یہ نشان زدہ سوال کم ہیں اور غیر نشان زدہ سوال زیادہ ہیں۔ اُن کی ٹریننگ نہیں ہوتی اس لئے ایسا ہو رہا ہے۔صرف آٹھ سوال ہیں ان میں سے دو کے جواب موصول نہیں ہوئے باقی چھ ابھی تین منٹ میں ختم ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، میاں صاحب" اس کو دیکھتے ہیں اس سوال کو ! کیا جاتا ہے ۔اگلا سوال محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "= $

جناب ڈپٹی سپیکر جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "سوال نمبر 3 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے محترمہ لبنیٰ فیصل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں بے سہارا خواتین کے لئے دار الامان سے متعلقہ تفصیلات

? 3 محترمہ لبنیٰ فیصل کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ &

الف صوبہ پنجاب میں بے سہارا خواتین کے لئے کتنے دار الامان موجود ہیں؟

ب لاہور کا دار الامان کہاں واقع ہے اس میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے نیز اس وقت اس میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں؟

ج لاہور کے دار الامان کے عملہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

د کیا لاہور میں ایک دار الامان بے سہارا خواتین کو سہارا دینے کے لئے کافی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری

الف صوبہ پنجاب میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت اضلاع میں دار الامان موجود ہیں جن میں سے ضلع ننکانہ صاحب میں ابھی =کے مراحل میں ہے۔

ب لاہور کا دار الامان % ۔ نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ، بند روڈ لاہور واقع ہے اور اس کی گنجائش خواتین کی ہے نیز اس وقت 3 3 خواتین اور بچے رہائش پذیر ہیں۔

ج لاہور کے دار الامان میں کل کا عملہ موجود ہے جس کی تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د لاہور میں موجود ایک دار الامان بے سہارا خواتین کو سہارا دینے کے لئے کافی نہ ہے لہٰذا محکمہ مزید دار الامان بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہاں پر دار الامان میں خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے لیکن یہاں 3 3خواتین اور بچے رہائش پذیر ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کیونکہ آپ کو پتا ہی ہے کہ ہماری سوسائٹی میں خواتین پر ظلم وجبر کرنے کا سلسلہ کتنی تیزی سے بڑھ رہا ہے ایسے میں ان یا 3 3خواتین جو وہاں پر رہائش پذیر ہیں ان کے علاوہ دار الامان کے پاس کوئی اور خاتون آجائے تو دار الامان اُس کے اوپر کیا ایکشن لیتا ہے ،کیا اُس خاتون کو واپس بھیج دیا جاتا ہے ،اُس کے معاملے میں دار الامان کی کیا حکمت عملی ہوتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری"

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر "واقعی لاہور میں ایک ہی دار الامان ہے جس میں خواتین کی گنجائش ہے چونکہ یہاں پر زیادہ ہے۔ زیادہ خواتین آتی ہیں لہٰذا اُن کو 6 6 کیا جاتا ہے۔ ابھی ہم ٹاؤن شپ سائیڈ پر ایک اور دار الامان بنانے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے 3 & میں یہاں لاہور شہر میں ایک اور دار الامان قائم کر دیا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "میرا ضمنی سوال وہاں پر ہی موجود ہے میں نے بات یہ پوچھی ہے کہ اگر کوئی لاچار اور بے کس خاتون دار الامان میں پہنچ جائے ان خواتین کے علاوہ جو پہلے ہی وہاں پر > رہائش پذیر ہیں جن کی تعداد 3 3تک جا پہنچی ہے تو دار الامان کی حکمت عملی کیا ہو گی تو اُس خاتون کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں، آخر اُسے کہاں پناہ ملتی ہے وہ کہاں جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ "آپ بتائیں کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "میں تو > ؛کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب "جو بھی متاثرہ خاتون آپ کے پاس آتی ہے کیا آپ اُس کو واپس بھیج دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر "یہ سوال میں آیا تھا یہ اُس وقت کی ہے اور جو خواتین بھی وہاں پر آتی ہیں تو جس طرح کسی کے گھر میں اگر مہمان زیادہ آجائیں تو کوئی بھی اُنہیں گھر سے باہر نہیں نکالے گا اسی لحاظ سے ہم اُن کو ہر طرح سے 6 6 کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم ایک اور دارالامان بنانے جارہے ہیں تو یہ کمی انشاءاللہ پوری کر دی جائے گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ"

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "آپ کے توسط سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب اٹھارہویں ترمیم ہوئی اور صوبوں کو اختیارات کے ساتھ وفاق سے محکمے اور چیزیں وراثت میں > > ہو کر آئیں جبکہ > > ہونے کے بعد ان کو بہبود آبادی میں دارالامان بھی وفاق سے ملے تھے لیکن اُن کو چلانے کی بجائے یہ کہہ کر بند کر دیا گیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز کی کمی ہے۔ لاہور جیسے بڑے شہر کے اندر خواتین کے لئے صرف ایک دارالامان رکھنا بہت بڑی زیادتی نہیں ہے؟ جبکہ وفاق کے دارالامان اس وقت موجود---

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ "انہوں نے بتا دیا ہے کہ 3 & میں نیا دارالامان بنادیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "نیا بنانے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے + ہمارے پاس وفاقی دارالامان > > ہونے کے بعد لاہور کے اندر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب "آپ کے پاس وفاقی دارالامان کی کوئی بلڈنگ موجود ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "شادمان میں دار الامان موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر "آگے اسی پر سوال آرہا ہے وومن کرائسز سنٹر اٹھارہویں ترمیم کے تحت ہمیں ملے محترمہ بھی اُسی پر سوال کرلیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "میں تو ضمنی سوال کر رہی ہوں اسی پر جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اسی پر بتادیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "میں نے ضمنی سوال کیا ہے مجھے تو جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر "ہمیں ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کا دار الامان نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ "وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کا کوئی دار الامان نہیں ملا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "آپ کو پتا ہے کہ > > ہونے کے بعد تمام چیزیں پنجاب گورنمنٹ کے پاس آئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ وہ بتا رہے ہیں کہ اُن کے پاس نہیں ہے وہ ایک نیا دار الامان بنانے جا رہے ہیں پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "یہی تو بات ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر کیا بات ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "آپ اس کی انکوائری کروالیں۔اسی طرح جواب آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔ایسے جواب نہیں آتے وہ اس کا بتا رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "کل بھی انہی جوابات کی وجہ سے حالات خراب ہوئے تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیا س انصاری جناب سپیکر "میں محترمہ کو کہتا ہوں کہ وہ بتائیں دار الامان کون سی جگہ پر ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "میں لسٹ انہیں فراہم کر دوں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیا س انصاری جناب سپیکر "محترمہ" ابھی بتا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "میں انہیں لسٹ دے دوں گی میں نے بتایا ہے کہ شادمان میں ادارہ موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ" جب آپ لسٹ دے دیں گی اُس وقت بات کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "ٹھیک ہے وفاقی دار الامان موجود ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "سوال نمبر 4 3 کے جواب میں انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ درست ہے کہ بے نظیر وومن کرائسز سنٹر کو پنجاب حکومت نے محکمہ سوشل ویلفیئر کو منتقل کر دیا ہے۔ سوال پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بے نظیر وومن کرائسز سنٹر صوبوں کو منتقل کر دیئے ہیں اور پنجاب حکومت نے 3 & کو محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت ان اداروں کو کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں یہ سوال آجاتا ہے تو اس پر بات کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "یہ تو ان کی ہو گئی یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیا س انصاری جناب سپیکر "میں نے یہی کہا ہے کہ ہمیں دار الامان کوئی نہیں ملا میں نے 6 =بھی یہی کہا تھا کہ وومن بے نظیر کرائسز سنٹر ہمیں ملے ہیں تو جب وہ سوال آئے گا تو اُس پر میں کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے سوال نمبر بولیں

-

ڈاکٹر عالیہ آفتاب جناب سپیکر "شکریہ۔میرا سوال نمبر 3 3ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ورکنگ وومن اور ان کے بچوں کے لئے سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

? 3 3 ڈاکٹر عالیہ آفتاب کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ &

الف کیاحکومت صوبہ میں کام کرنے والی خواتین کو دوران ملازمت بنیادی سہولتیں فراہم کر رہی ہے؟

ب کیا ان کے بچوں کے لئے کام کرنے والی جگہوں پر ڈے کیئر سنٹر ان کی جسمانی نشوونما اور کھیلنے کے لئے تمام سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین محترمہ حمیدہ وحیدالدین

الف حکومت پنجاب خواتین کو دوران ملازمت بنیادی سہولتیں فراہم کر رہی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- کام کی جگہ پر ہراساں کرنے سے تحفظ کا قانون۔
- سرکاری اداروں میں تمام عارضی ملازمت پیشہ خواتین کو شادی کی صورت میں تبادلہ کی ایک اضافی سہولت دی گئی ہے۔
- زچگی کی چھٹی کی منظوری درخواست جمع کرانے کے بعد فوری طور پر منظور تصور ہوگی۔
- میٹرنٹی کی چھٹی گزارنے کے بعد خواتین سے دوبارہ حاضری کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ کی شرط کو ختم کر دیا گیا ہے۔
- میٹرنٹی کی چھٹی 2دن سے کم نہیں ہوگی اور اس شرط کو دن زچگی سے پہلے اور دن زچگی کے بعد چھٹی لی جائے،ختم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔
- کام کرنے والی جگہوں پر ڈے کیئر سنٹرز کا قیام۔
- کام کرنے والی خواتین کے لئے ورکنگ وومن ہاسٹلز کا قیام۔

ب ڈے کیئر سنٹرز میں بچوں کی جسمانی نشوونما اورکھیلنے کےلئےتما م سہولتیں میسر ہیں ۔ بچے تربیت یافتہ عملہ کے زیرنگرانی تمام سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں ڈے کیئر سنٹرز میں بچوں کی جسمانی اورذہنی نشوونما کےلئے لائحہ عمل اختیار کیا جاتا ہے بچوں کی نگہداشت حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب جناب سپیکر "میں نے سوال کے جز الف میں پوچھا ہے کیا حکومت صوبہ میں کام کرنے والی خواتین کو دوران ملازمت بنیادی سہولتیں فراہم کر رہی ہے ؟ انہوں نے کافی ساری سہولتیں بتائی ہیں لیکن جو کام کرنے والی خواتین ہیں اُن کے لئے کا فی ایسی جگہیں ہیں جہاں پر 6 6 @ 6 < نہیں کئے گئے اور وہ 6 استعمال کر تی ہیں تو کیا منسٹر صاحبہ کے پاس ایسے اعدادشمار ہیں کہ کون سی ایسی جگہیں ہیں اور ایسی جگہوں پر کب تک 6 @ بنانے کا اردہ رکھتی ہیں کیوں کہ وہاں کافی زیادہ 6 اٰتی ہیں؟

وزیر ترقی خواتین محترمہ حمیدہ وحیدالدین جناب سپیکر"

6 @کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے A 6 1) + کے موقع پر 6 1 < ! B * 6 < 6)کیا ہے اُس کے اندر ایک < یہ ہے کہ پنجاب کے اندر جتنے بھی گورنمنٹ کے ہیں یا ڈیپارٹمنٹس ہیں وہاں پر خواتین کے لئے 6 @ تعمیر کئے جائیں گے اس حوالے سے چئیر مین پی اینڈ ڈی سے میری ذاتی طور پر ملاقات ہوئی ہے اور باقاعدہ خواتین کے 6 @کے لئے < فنڈز کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل جناب سپیکر "ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، سردار صاحب"

سردار وقاص حسن مؤکل جناب سپیکر "سوال کے جواب میں یہ ڈے کیئر سنٹرز کا قیام لکھا ہوا ہے اس میں میرا سوال یہ ہے کہ ابھی تک پنجاب کے کون کون سے ڈیپارٹمنٹ یا کتنے ڈیپارٹمنٹ میں ڈے کیئر سنٹر بنا دیئے گئے ہیں اگر کوئی نمبر ہیں تو بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب"کون سے سنٹر ؟

سردار وقاص حسن مؤکل جناب سپیکر "ڈے کیئر سنٹر کیونکہ 6 یہ ہے کہ اب ہم نے لاء پاس کیا ہے کہ ہر سرکاری محکمہ میں ہونی چاہئے اس کا مطلب ہے کہ ہر سرکاری محکمہ میں ڈے کیئر سنٹر ہونا چاہئے ،اس کا مطلب ہے پنجاب اسمبلی میں بھی ڈے کیئر سنٹر ہونا چاہئے جو ہم میں سے تو شاید کسی نے نہیں دیکھا اگر ہے تو پتا لگ جائے گا۔+ @+ میرا صرف سرکاری ادارے تک ہے ایک تو یہ کہ کہاں کہاں پر بننے ہیں اور دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ ڈے کیئر سنٹر کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ بچوں کی بڑی اچھی نشوونما اور تربیت کی جاتی ہے تو اس کے فنڈز یا & میں بجٹ کتنی تھی؟ کیونکہ یہ ایک نئی چیز آئی ہے تو ظاہری بات ہے اس کے لئے فنڈز کی ضرورت ہوگی تو کتنے فنڈز رکھے گئے تھے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، منسٹر صاحبہ " ڈے کیئر سنٹرز کے حوالے سے بتائیں۔

وزیر ترقی خواتین محترمہ حمیدہ وحیدالدین جناب سپیکر"وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی ایک ڈے کیئر فنڈز سوسائٹی کام کر رہی ہے اُس کے لئے وزیر اعلیٰ نے بلین روپے بجٹ کیا ہے ابھی تک پورے پنجاب کے اندر ڈے کیئر سنٹرز قائم ہو چکے ہیں اور مزید ہم بنا رہے ہیں اور اس کے اندر کوئی اس طرح کا + 6نہیں ہے کہ تمام اداروں میں ڈے کیئر سنٹر بنے گا اس کے لئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے اوپر ہم

ڈے کیئر سنٹرز بناتے ہیں اور ویب سائٹ پر بھی ان سے
مانگی جا رہی
ہیں۔جُوں جُوں آئیں گی ان میں سے جو ! ہوں گے ان کے
ڈے کیئر سنٹرز بنائیں گے۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب ڈپٹی سپیکر اگلا سوال نمبر 4 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ اس سوال کو ! کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید شکریہ۔ جناب سپیکر "سوال نمبر 3 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

این جی اوز کو بیرون ملک سے ملنے والے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

? 3 جناب امجد علی جاوید کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کرنے والی این جی اوز جو فنڈز محکمہ کے علاوہ بیرون ممالک اور دیگر ذرائع سے وصول کرتی ہیں، کیا محکمہ کو اس کے متعلق ریکارڈ فراہم کیا جاتا ہے نیز کیا محکمہ کے پاس ان پر چیک رکھنے کا میکانزم موجود ہے؟

ب کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں کام کرنے والی این جی اوز اپنی آمدن اور اخراجات کا حساب اور ریکارڈ محکمہ کے پاس جمع کرواتی ہیں؟

ج ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود نے گزشتہ دو سال کے دوران جو فلاحی کام سرانجام دیئے ہیں، ان کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت ایوان میں فراہم کی جائیں؟

د ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے دفاتر اور اداروں کے لئے سال - کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، مدوار تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری

الف محکمہ سماجی بہبود و بیت المال = 1 # + ' 9

C $ - 2 5 ! کی دفعہ 3کے تحت کسی بھی رجسٹرڈ فلاحی ادارے کو ملنے والی امداد چاہے وہ مقامی لوگوں اور اداروں یا بیرون ملک میں موجود نے فراہم کی ہوں محکمہ چیک کر سکتا ہے، نیز تمام رجسٹرڈ فلاحی ادارے مالی سال کے اختتام پر اپنی آمدنی و خرچ کے گوشوارے محکمہ کے پاس جمع کروانے کے پابند ہیں۔

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں کام کرنے والی فعال این جی اوز اپنی آمدن اور اخراجات کا حساب محکمہ کے پاس جمع کرواتی ہیں۔

ج محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے تمام ادارے فلاحی ہیں اور ان کا تمام بجٹ بھی فلاحی کاموں پر خرچ ہوتا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
-	خواتین کو مختلف ٹریڈز میں تربیت	& روپے	
-	ایضًا	& 4 روپے	2 2

دار الامان ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
-	داخل خواتین کو مختلف فنون میں تربیت و ہاسٹل سہولیات	& 4 4 4 روپے	4
-	ایضًا	& 4 4 روپے	3

اولڈ ایج ہوم ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
-	داخل بزرگوں کو زندگی کی تمام سہولیات کی فراہمی	& روپے	4

-	ایضًا	& 43	روپے

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات		استفادہ کنندگان
-	غریب مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی بذریعہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی	& 2	روپے	24
-	ایضًا	& 32	روپے	

میڈکل سوشل سروسز پراجیکٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال، گوجرہ

برائے سال	سروسز	اخراجات		استفادہ کنندگان
-	غریب مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی بذریعہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی			
-	ایضًا	- 42	روپے	4

د	الف	تنخواہ اور الاؤنسز کی مد میں	&	-3 - 4-	روپے
	ب + !	وغیرہ کی مد میں	-	- -	روپے
		کل رقم	&	- - -	روپے

اس کی تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں آپ نے ! کی ہوئی ہے کہ جس دن جس محکمے کا سوال ہوگا اس محکمے کے سیکرٹری لابی میں موجود ہوں گے۔ آج بھی وہی صورتحال ہے سیکرٹری سوشل ویلفیئر لابی میں نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر کیا سیکرٹری سوشل ویلفیئر موجود نہیں ہیں؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر" : .بھی نہیں ہیں، کوئی آفیسر موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب"سیکرٹری ویلفیئر کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر" میری آج معزز سیکرٹری سے بات ہوئی تھی۔یہ ہمارا اپنا ہی ڈیپارٹمنٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام آفیسرز کو ذمہ داری لینی چاہئے کہ وہ یہاں آئیں۔جس طرح آپ نے ! دی ہوئی ہے اور جناب امجد علی جاوید نے بھی ٹھیک کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چٹ آئی ہوئی ہے کہ سیکرٹری صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔سیکرٹری صاحب کو کیا ہوا ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر"ان کی طبیعت ٹھیک ہونے والی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر"سب کی طبیعت ٹھیک ہونے والی ہے صرف ایک کی ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر کیا ان کی ہے، اگر وہ ہسپتال میں 6 ہیں پھر تو ٹھیک ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب"آپ کو نہیں پتا آپ بتائیں ان کی طبیعت کو کیا ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر"میری تو ان سے =موڈ میں بات ہوئی تھی، ویسے مجھے پتا نہیں ہے اور مجھے بتایا بھی نہیں گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیکرٹری صاحبان اسمبلی کو بالکل نہیں لے رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر"اگر کوئی سیکرٹری نہیں آتا تو اس کو @ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ آج ہی وزیر اعلیٰ اور چیف سیکرٹری کو لکھیں کہ انہوں نے اسمبلی کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔
نعرہ ہائے تحسین

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "یہ روّیہ یہاں پر ہی نہیں ہے بلکہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں میں بھی ان کے یہی رویے ہیں، یہ وہاں پر بھی نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب"آپ کی بات بالکل بجا ہے میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "جب ان کی مراعات کی بات کریں تو ان کے گھروں میں چار چار گاڑیاں کھڑی ہیں، دس دس ، بیس بیس کنال کے گھر ہیں، بجلی فری ہے، ان کے ڈرائیوروں کے پاس گاڑیاں ہیں اور ان کے خاندانوں کے پاس گاڑیاں ہیں۔ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری اور سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو اگر ایک گاڑی مل جاتی ہے اور اس میں دو لیٹر پٹرول زیادہ ہوجاتا ہے تو اس کے پیچھے نیب اور انٹی کرپشن پڑجاتی ہیں۔ اِن سیکرٹریوں کو پوچھنے والا ہی کوئی نہیں ہے۔ ان کے گھروں سے 3- 3 کروڑ روپیہ برآمد ہو رہا ہے یہ اتنے کرپٹ ہیں، یہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب"ایک بندہ راجن پور سے یہاں چل کر آتا ہے وہ پچھلے پندرہ دن سے سیکرٹری ہیلتھ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا ہے ابھی تک کسی کو سیکرٹری ہیلتھ نہیں مل سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "تین چار بندے آپ کو نہیں ملیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر انہوں نے لیہ میں تیس بندے مار دئیے ہیں اور حالت ان کی یہ ہے کہ یہ دفتروں میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ دو، تین چار سیکرٹریز صاحبان کا یہ انتہائی نامناسب روّیہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "ہم یہاں پر سارے دوست پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں ہمارا کوئی ذاتی مقصد نہیں ہے ہم یہاں آکر آپ کے توسط سے حلقے کے مسائل کے بارے میں منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان سے > کرتے ہیں۔ یہ بھی بے چارے کسی حد تک بڑے مجبور ہوتے ہیں۔ یہ

مجبور ہیں تو سیکرٹری آکر نہیں بیٹھا ہوا ہے ورنہ سیکرٹری کی کیا جرأت ہے کہ متعلقہ منسٹر کہے کہ آپ نے صبح اسمبلی میں آنا ہے اور وہ نہ آئے۔ سیکرٹری صاحبان اِن کو کچھ نہیں سمجھتے کیونکہ لائنیں کہیں اور ہیں۔ چار محکموں کے سیکرٹری نے کبھی بھی اس اسمبلی میں نہیں آنا ہے اور میں لکھکر دے دیتا ہوں اگر آپ ان کو بلا لیں تو میں ذمہ دار ہوں۔ وہ نہیں آئیں گے اس کی کوئی اور وجوہات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میری ایک عرض سنیں، اس اسمبلی میں سیکرٹریوں کو آنا پڑے گا، اُن کو اس اسمبلی کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔میرا یہ آپ کے ساتھ وعدہ ہے۔ نعرہ ہائے تحسین

ہیلتھ کے حوالے سے جو کچھ لیہ میں ہوا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے، وہ غریب لوگ ہیں۔میں حیران ہوتا ہوں کہ غریبوں کو اُن تک کس طرح ہوگی وہ تو ہمیں فون پر نہیں کرتے وہ غریبوں کو کیا کرتے ہوں گے؟ راجن پور سے ایک بندہ سیکرٹری کے پاس کام لے کر آتا ہے وہ دھکے کھا کھا کر واپس چلا جاتا ہے یہ تو ان کی حالت ہے۔ میں آپ کو سیکرٹری ہیلتھ کا بتا رہا ہوں کہ یہ اُن کا رویہ ہے۔ آج کے سارے سوالات کئے جاتے ہیں۔ نعرہ ہائے تحسین !

آج ہی وزیر اعلیٰ کو لیٹر لکھیں اور انہیں کہیں کہ آئندہ اگر سیکرٹری صاحبان کا یہ رویہ رہا تو پھر میں اس چیئر پر نہیں بیٹھوں گا۔ نعرہ ہائے تحسین

نوٹ اس مرحلہ پر متعلقہ سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر

جناب ڈپٹی سپیکر نے تمام سوالات کو کر دیا !

اس مرحلہ پر معزز ممبران کی جانب سے Dشیر، شیرDکی نعرے بازی

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

کاشتکاروں کو گندم کے لئے بار دانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا

---جاری

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "میں نے کل ایک اہم پر بات کی تھی اس وقت چودھری شیر علی صاحب بھی موجود تھے کہ بار دانے کے حصول کی خاطر غریب کاشتکار دھکے کھا رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس کا جو میکنزم بنایا ہے اس سے غریب کاشتکار مطمئن نہیں ہے۔ کافی بحث کے بعد آج مجھے پتا چلا ہے کیونکہ میں بھی چھوٹا سا زمیندار ہوں کہ آج اس لسٹ میں میرا نام تھا لیکن میرا باردانہ روک لیا گیا ہے کیونکہ کل میں نے کیا تھا۔ یہ صورتحال مجھ جیسے کاشتکار اور عام کاشتکار کے ساتھ ہو رہی ہے کہ کسان بے چارہ 3 ، 4 روپے پر فی بوری گندم بیچنے پر مجبور ہے تو کیا یہ > ! ! ہے؟ کم از کم حکومت وقت کو یہ میکنزم تو بنانا چاہئے کہ جو یہ سیزن جا رہا ہے، آج یہاں وزیر خوراک کو بیٹھنا چاہئے تھا۔ آپ صورتحال تو دیکھ رہے ہیں کہ یہاں سیکرٹری صاحبان آتے نہیں ہیں، آپ نے جو ! دی ہے میں اُس کو کرتا ہوں۔ ایک تو جواب موصول نہیں ہوتے اگر کوئی اپوزیشن ممبر حکومت کو یہ بتانے کے لئے کرتا ہے کہ یہاں آپ کی کمی ہے تو اس ممبر کا بار دانہ روک لیا جاتا ہے تو کیا یہ حکومت ہے؟ میں اپنی بات نہیں کرتا مجھے باردانہ نہیں چاہئے، آپ بھی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں خدا کے لئے کوئی میکنزم بنایا جائے۔ دس دن ہو گئے ہیں آڑھتی ہی بار دانہ لے کر جا رہے ہیں اور غریب کاشتکار بے چارہ لائنوں میں لگ لگ کر واپس جا رہا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آج اس پر ایک ! دیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود جناب سپیکر "یہی حال ڈیرہ غازی خان میں ہے، ہر جگہ پر یہی حال ہے کہ آڑھتی ایک بوری کا روپیہ دے کر رات کو سودا کر لیتا ہے اور ہم زمیندار رُل جاتے ہیں۔ ہم اپنے لئے باردانہ نہیں مانگتے لیکن لوگ کہاں جائیں؟ روپے کی ایک بوری ہے رات کو پیسے دیتے ہیں اور صبح دو دو، چار چار ہزار بوری لے لیتے ہیں؟

پیرزادہ محمد جہانگیر سلطان جناب سپیکر "میں ایک ایم پی ہوں مجھے باردانہ نہیں دیا جا رہا۔ اگر ایک ایم پی اے کو باردانہ نہیں ملتا اور اس کی مربع گندم ہے تو وہ کہاں لے جائے

گا؟وہاں پر ایک ہاوی ہے۔میں نے ڈی سی او کو کہا ہے اور ڈائریکٹر فوڈ سے بھی کہا ہے بلکہ میں نے پورے پنجاب میں شور مچایا ہے لیکن اس کا کچھ نہیں ہوا۔ہمارے @ ¡کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی،میں اس معاملے کو دیکھتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جناب امجد علی جاوید "آپ بات کریں۔ جناب محمد صدیق خان "آپ تشریف رکھیں۔

صوبہ میں ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "شکریہ۔مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج چونکہ سماجی بہبود و بیت المال کا وقفہ سوالات تھا ایک سال ہونے کو ہے بیت المال کمیٹیاں متروک ہو چکی ہیں اور اب نئی بیت المال کمیٹیاں بھی قائم نہیں کی گئیں۔ اس میں کروڑوں روپے کے فنڈز ہیں غریب لوگ رل گئے ہیں جن لوگوں نے دوائیاں لینی تھیں وہ رلتے پھر رہے ہیں،بچیوں کی شادیوں والے رلتے پھر رہے ہیں اور یتیم بچے رلتے پھر رہے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس پر اپنا @ =< دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جناب ندیم کامران "آپ اس پر جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال حاجی محمد الیاس انصاری جناب سپیکر "میں نے منسٹر صاحب سے بھی کہا ہے کہ کمیٹیاں بنائیں اور میں نے سیکرٹری صاحب سے بھی کہا ہے کہ کمیٹیاں بنائیں۔ یہ کمیٹیاں پچھلے سال سے غیر فعال چلی آ رہی ہیں تو ابھی تک ڈسٹرکٹ میں سے ایک ڈسٹرکٹ میں بھی کمیٹی نہیں بنائی گئی۔ میں تین دفعہ یہاں پر وعدے کر چکا ہوں کہ ہم کمیٹیاں E آنے سے پہلے بنا دیں گے۔ جناب سپیکر "مہربانی کرکے آپ ہی کوئی ٹائم فریم دے دیں تاکہ بے چارے غریب لوگوں کو حق مل سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جناب ندیم کامران صاحب"آپ ذرا اس پر جواب دیں کہ یہ کیوں رکی ہوئی ہیں۔وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران جناب سپیکر "یہ چونکہ میرے ساتھ نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود میرے علم میں ہے کہ یہ جو ہمارے معزز ممبران بات کر رہے ہیں وہ صحیح کہہ رہے ہیں کیونکہ ان کا ٹائم پیریڈ ختم ہو چکا ہے لیکن اس پر ! B @ جاری ہے۔مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ ہمارے بجٹ سیشن سے پہلے پہلے یہ اضلاع میں

6 ہو جائے گا۔منسٹر سید ہارون احمد سلطان بخاری اس کو کر رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو جلدی حل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب"میں یہ ذمہ داری آپ پر چھوڑ رہا ہوں ۔جتنی جلدی ہو سکے آپ بیٹھ کر اس کو F =کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران جناب سپیکر "جی،ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،غوری صاحب"فرمائیں۔

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر "بہت شکریہ۔ چونکہ آج بیت المال کا وقفہ سوالات ہے اس لئے میں یہ بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ بیت المال کے امین صاحب دفتر میں بیٹھتے ہی نہیں ہیں۔ اس کی مثال میں یوں دوں گا کہ ایک بچی کی تھی ، اس کا چیک بن گیا ، چھ ماہ تک وہ چیک پڑا رہا اور جناب علی سلمان تشریف نہیں لائے۔اس کا ٹائم پیریڈ ختم ہو گیا لیکن انہوں نے ! نہیں کئے۔اس کے بعد میں تین دفعہ ان کے دفتر میں بذات خود گیا لیکن ان سے ملاقات نہ ہو سکی میں نے مارچ میں ان سے ٹیلیفون پر بات کی اور انہوں نے کہا کہ میں +)کو آکر ! کر دوں گا۔اب دوبارہ وہ چیک بن گیا،دوسرا ماہ شروع ہو گیا ہے اور مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس چیک کی بھی مدت ختم ہو جائے گی اور وہ تشریف نہیں لائیں گے---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،یہ چیک کس نے کرنا ہے؟

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر "بیت المال کے امین صاحب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،وہ امین صاحب کون ہیں؟

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر "وہ سلمان صاحب ہیں جو بیت المال کے امین ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب"ان سے بات کر کے یہ معاملہ > کروائیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "---

جناب ڈپٹی سپیکر صدیق خان صاحب"ان کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی،محترمہ "فرمائیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز جناب سپیکر "سب سے پہلے تو میں آپ کے جذبات کو کرنا چاہوں گی کہ آپ نے ایک ! دی اور ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ اس ایوان کے ہیں۔یہاں پر جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں ان کی عزت اور ان کے ! کی حفاظت کرنا آپ کا فرض ہے۔میں نے تقریباً آج سے سال پہلے ایک تحریک استحقاق > 6 کی تھی۔مجھے یاد ہے کہ آپ نے کچھ عرصہ پہلے ایک دفعہ کہا تھا کہ ایم پی ایز صاحبان نے اتنے ! ہوں کہ اگر وہ کوئی تحریک استحقاق دیتے ہیں تو اس پر ڈٹے رہیں اور میں ڈٹی رہی لیکن مجھے اس کا نقصان یہ ہوا کہ پچھلے کوئی آٹھ نو مہینے سے اس تحریک استحقاق کو B ہی نہیں کیا گیا۔جب بھی B کیا گیا مجھے F کیا گیا کہ آپ اس گروپ کے ساتھ صلح کر لیں اور جب میں نے صلح کرنے سے انکار کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے آٹھ نو مہینے سے ! ہی نہیں ہوئی۔اگر بیوروکریسی اتنی ! ہوگی تو ہم جو ووٹ لے کر یہاں آئے ہیں تو ان کی آواز کون سنے گا؟میری آپ سے < ہے کہ آپ دیں کہ اگر کوئی بندہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہے،وہ اپنی بات پر سچا ہے ، ! پر ہے اور وہ کھڑا ہے تو اس کو انصاف ملنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر سیکرٹری صاحب"ان کی تحریک استحقاق کے حوالے سے مجھسے کیجئے گا۔محترمہ"میں انشاءاللہ اس پر کچھ کرتا ہوں۔ جی،محمد صدیق خان صاحب"آپ بات کریں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر"میں سب سے پہلے آپ کو کرتا ہوں کہ آپ نے بالخصوص سیکرٹری حضرات کے حوالے سے جو ! دی کہ جتنے بھی مسائل یہاں اجاگر کئے جاتے ہیں ان کا جواب آنا چاہئے اور لوگوں کے مسائل کرنے کے لئے ان کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر" دوسری بات یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جس طرح وہ جواب دے رہے تھے کہ یہ معاملہ میرے حوالے سے نہیں ہے۔ وہ ایک منسٹر ہیں، ان کی ایک > + بنتی ہے اور وہ یہ بات کہہ کر جان نہیں چھڑا سکتے کہ یہ میرا محکمہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جناب محمد صدیق خان"انہوں نے جان نہیں چھڑائی بلکہ انہوں نے باقاعدہ 6 6 6 کی ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر"یہ جو ان کا کہنا تھا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ میری منسٹری نہیں ہے اور اس کے منسٹر سید ہارون احمد سلطان بخاری ہیں لیکن انہوں نے 6 6 کیا ہے کہ میں اس ذمہ داری کو نبھاؤں گا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر"آپ کی بات ٹھیک ہو گی لیکن میری تیسری بات سنیں کہ گندم کے حوالے سے کاشتکاروں کے بہت سے مسائل ہیں ،میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ ایک معزز منسٹر چودھری شیر علی نے کل وزیر خوراک کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس کیس کو = کیا۔ میں تحصیل فتح جنگ کی بات کروں گا اور ان کی + کی بات کروں گا کہ وہاں گندم روپے فی من فروخت ہو رہی ہے۔ مڈل مین یہ گندم لے رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ میں بھی وہاں

ایک چھوٹا سا کاشتکار ہوں اور مجھے بھی گندم کے بیگ نہیں ملے تو میری درخواست ہو گی کہ کچھ تو انصاف ہونا چاہئے۔یہ جتنی آئی ہے اس میں بلین روپے کی گندم پر چیز کی جارہی ہے،یہ پیسے کہاں جائیں گے؟جس طرح کہ میں کل پرسوں اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ پانچ بلین روپے کارمضان ! B دیا جارہا ہے اس طرح وہ 6ہوگا جس طرح گندم کی خریداری 6ہورہی ہے اور یہ پبلک فنڈز 6ہورہے ہیں تو میری درخواست ہوگی کہ حکومت کو اس کے لئے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ چونکہ یہ پیسے بیوروکریسی اور مڈل مین کی نذر ہورہے ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر"میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کی + ،ان کی تحصیل اور ان کے ڈسٹرکٹ میں مجھے بھی ایک بیگ نہیں ملا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر"گزارش یہ ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر آپ مہربانی کریں،مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔جی،کوئی اہم ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر"پبلک کو آج کل جو زیادہ مسئلہ آرہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،کون سا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر"یہ گندم والا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر سب نے اس پر بات کرلی ہے۔ہم اس کو دیکھتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر"---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،منسٹر صاحب کا مؤقف سن لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر"بہت شکریہ۔ میں نے کل بھی گورنمنٹ کی طرف سے گزارش کی تھی اور آج دوبارہ اسی چیز کو کروں گا کہ جس طرح فاضل ممبر جناب محمد صدیق خان نے کہا کہ ان کو ایک بیگ بھی نہیں ملا۔ + یہ گندم جو روپے فی من خریدی جارہی ہے یہ چھوٹے زمیندار کو آڑھتی کے استحصال سے بچانے

کے لئے خریدی جارہی ہے۔ یہ ایکڑ سے کم یعنی جو ایکڑ کے زمیندار ہیں ان کو یہ بیگ دیئے گئے ہیں۔یہ سکیم جناب محمدصدیق خان کے لئے اور میرے لئے نہیں بنائی گئی۔ اس میں یہ اعتراض کہ غیر زمیندار یا آڑھتی کو بیگ دیئے جارہے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ اگر گرداوری کی لسٹ میں اس سنٹر پر اس شخص کا نام نہیں ہے تو اس کو یہ باردانہ نہیں دیا جاتا اور اگر اس طرح کا کوئی بھی واقعہ پورے پنجاب میں کہیں پر رپورٹ کیا جائے تو اس سنٹر کے متعلقین کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اگر کوئی آڑھتی کاشتکار بھی ہے اور اس کا سنٹر پر گرداوری لسٹ میں نام بھی ہے تو اگر اس کو یہ باردانہ دیا گیا ہے تو اس صورت میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کو یہ باردانہ دیا جارہا ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود جناب سپیکر "یہ سرعام ہورہا ہے ۔ منسٹر صاحب غلط بات کررہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر خواجہ صاحب "نہیں۔نہیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر "میری معزز ممبران اسمبلی سے گزارش ہوگی کہ اگر ان کے حلقے میں اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہے تو وہ ضرور کریں۔ قطع کلامیاں

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ان کو بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر "مجھے بڑا افسوس ہے کہ پوری بات سنے بغیر اس میں اپنا دینا چاہ رہے ہیں۔ بطور زمیندار میں یہ سمجھتا ہوں کہ چھوٹے زمیندار کو آڑھتی سے بچانے کے لئے جتنا احسن اقدام گورنمنٹ نے کیا ہے اس سے بہتر اقدام نہیں ہو سکتا۔ہم نے محکمہ مال کو مکمل طور پر ان سنٹروں سے باہر نکال دیا ہے کیونکہ یہ شکایت کی جاتی تھی کہ محکمہ مال کے پٹواری اور تحصیلدار صاحبان مل کر زمینداروں کے ساتھ ! کرتے ہیں۔اس دفعہ سنٹرز کے اندر محکمہ مال کا کوئی آفیسر تعینات نہیں کیا گیا،صرف محکمہ خوراک اور زراعت کے افسران وہاں پر تعینات کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن = B > کر رہی ہے ۔ کسی بھی سنٹر کے اندر غیر کاشتکار کو جس کا گرداوری کی لسٹ میں نام نہیں ہے اس کو اگر باردانہ دیا گیا ہے وہ یہ کریں تو اس کے خلاف لیا جائے گا۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ---

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "میں یہ گزارش کروں گا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر میرے خیال میں اس سلسلے میں تفصیلی بات ہو گئی ہے ۔جی، سردار صاحب"

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "میرے سوال کا جواب دیا گیا ہے ،مجھے بات کرنے دی جائے۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "سوال تو میرا تھا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "میری اس سلسلے میں 6 ہے کہ ایک تو وزیر موصوف نے ! کے سلسلے میں جو وضاحت کی ہے کہ ½ ایکڑ کے کاشتکار کے لئے یہ گندم خریدی جا رہی ہے یعنی + اس کو دی جا رہی ہے ۔ اس کو F ! کیا گیا ہے اس کے لئے دن مقرر کئے گئے ہیں، آپ اپنی پالیسی کو دیکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ وہاں پر بڑے زمینداروں کی گندم بھی کی جا رہی ہے لیکن وہ آپ کی پالیسی کے مطابق ہے ،اس میں ،میں بھی ایک ہوں۔ میں کوئی بڑا زمیندار نہیں ہوں میں تو کاشتکار ہوں لیکن میں اپنے لئے یہ بات نہیں کر رہا ،میں اپنے آپ کو اس لئے <کر رہا ہوں تاکہ دوسروں کی نمائندگی کر سکوں۔ وزیر موصوف ایک تو اس پالیسی کے متعلق پوری طرح > 6 = نہیں ہیں جس کے تحت انہوں نے اپنا پالیسی بیان دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر صدیق خان صاحب "اگر کسی غیر کاشتکار کو باردانہ کیا گیا ہے تو اس کی آپ نشاندہی کریں وہ تو 6 6 کر رہے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہے تو وہ اس کے خلاف لیں گے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "آپ میری عرض سن لیں، اس کی آپ لے لیں، وزیر موصوف جو فرما رہے ہیں کہ یہ A ایکڑ کے

کاشتکار کے لئے سہولت ہے یہ غلط بات ہے ،یہ ہر کاشتکار کے لئے ہے البتہ سب سے پہلے A ایکڑ کے کاشتکار کے لئے ہے اور اس کے بعد یہ + سہولت دوسرے کاشتکاروں کے لئے ہے جن کی زمین A ایکڑ سے زیادہ ہے ۔میری گزارش ہے کہ جو کیس میں بیان کر رہا ہوں اس وزیر موصوف کو دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر وزیر صاحب" اس معاملے کو دیکھیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین کی تحریک استحقاق نمبر 3ہے، یہ پیش ہو چکی ہے ۔ گوندل صاحب"آپ اس کا جواب دیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "آپ میری چھوٹی سی گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر صدیق خان صاحب"بات میں ہو چکی ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "آپ ان سے جواب لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، میں ان سے جواب لوں گا۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ، اس پر اگر تمام معزز ممبران بھی بات کرنا چاہیں تو خدارا ان کو بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب"آپ میری بات سن لیں۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "صرف ایک منٹ کی میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب"آپ میری بات بھی تو سن لیں۔آپ کیا کہتے ہیں کہ کیا غیر زمیندار لوگوں کو وہاں پر باردانہ کیا جا رہا ہے ؟

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر "میں نے کل کیا تھا جس کا جواب یہ آیا کہ ایکڑ سے بڑے زمیندار نے آج باردانہ لینا تھا، مجھے نہیں چاہئے باردانہ، یہ حکومت کا کام ہوتا ہے اور معزز وزیر موصوف ابھی بتا رہے تھے اور کل بھی انہوں نے یہی جواب دیا تھا ۔اگر یہاں پر وزیروں کی، مشیروں کی یا کسی اور کی بات نہیں مانی جاتی تو ٹھیک ہے لیکن میں نے کل

کیا تھا ، میں نے آڑھتی کا نام لیا تھا ،مڈل مین کا نام لیا تھا، میں نے تو کہا تھا کہ آپ انکوائری کروا لیں اور اگر میں غلط ثابت ہوا تو اپنی نشست سے استعفیٰ دے دوں گا ۔ اس کے 6 %کے بارے میں ابھی وزیر موصوف نے کہا ہے کہ محکمہ > کو ہم نے نکال دیا ہے ۔ کروڑ لعل عیسن سنٹر پر اے سی بار دانہ تقسیم کر رہا ہے ۔میں اس بات پر ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر سردار شہاب الدین خان تشریف رکھیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر "میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل بھی اس مسئلے پر بات ہوئی تھی اور آج بھی سردار شہاب الدین خان اور کئی ممبران اسمبلی نے اس مسئلے پر بات کی ہے۔میں ذاتی طور پر اس سارے مسئلے سے گزرا ہوں،پچھلے پانچ دن سے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ،ڈسٹرکٹ قصور تحصیل دیپالپور ،تحصیل قصور میں جہاں میرے کچھ جاننے والے چھوٹے کاشتکار تھے وہ پچھلے بیس دن سے وہاں پر دھکے کھا رہے ہیں۔انہوں نے بنک کے اندر پیسے بھی جمع کروائے ہیں اور رسیدیں لے کر پھر رہے ہیں،صبح جاتے ہیں شام ہو جاتی ہے لیکن انہیں تاریخ پر تاریخ دیئے چلے جا رہے ہیں لیکن وہاں پر جو سفارشی لوگ ہیں،ایم پی اے ایم این اے کا کوئی رقعہ لے کر آجائے ،کسی کا فون آجائے یا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن میں سے اے سی یا ڈی سی صاحب کی طرف سے کسی کی کوئی سفارش آجائے اس کو تو بار دانہ مل جاتا ہے۔میں سو فیصد سردار شہاب الدین اور صدیق خان کی اس بات کو کر رہا ہوں کہ وہاں پر مقامی آڑھتیوں نے عملی طور پر مکمل کنٹرول کیا ہوا ہے ۔وہ آڑھتی وہاں پر لاکھوں روپیہ کما رہے ہیں یعنی ادھر سے بار دانہ لے کر وہ جا رہے ہیں اور کاشتکار کی فصل دس دن سے باہر پڑی ہے ، کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے جو کہ کسی بھی وقت بارش سے خراب اور ضائع ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر " میں یہ سمجھتا ہوں ان کی یہ جائز بات ہے اور منسٹر صاحب نے جو کل یا آج بات کی تھی قطعی طور پر حالات اس طرح کے نہیں ہیں۔آپ اپنے حکومتی بنچوں کے ایم پی ایز سے بھی پوچھ لیں کہ ان کے پاس

اس سلسلے میں کتنی زیادہ شکایات آ رہی ہیں ۔ خدا را آپ اس مسئلے کے لئے فوری طور پر دو تین لوگوں کی کوئی پارلیمانی کمیٹی بنا دیں اور اسمبلی کی طرف سے بے شک 5دے دیں کہ جس جس کو شکایت ہے وہ اس کمیٹی کے ساتھ تین دن کے اندر رابطہ کر لے ۔ کم از کم اس کمیٹی کے بننے سے، اس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تو بہتری ہو جائے گی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سردار شہاب الدین کی بات بالکل ٹھیک ہے ۔ میں نے خود بھی آپ کو دو تحصیلوں کے حوالے دے کر بتا دیا ہے کہ وہاں پر عام کاشتکار ، عام کسان کی کوئی شنوائی نہیں ہے اور جو بیوپاری ، آڑھتی ہیں وہ مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر باردانہ کی مد میں لاکھوں روپیہ کما رہے ہیں ۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا جائے اور اگر آپ یہاں کوئی پارلیمانی کمیٹی بنا دیں اس میں ایک اپوزیشن کا ممبر شامل ہو جائے دو حکومتی بنچوں کے لوگ شامل ہو جائیں ۔ آپ تین چار دن کے اندر لوگوں کو > کریں کہ کہاں کہاں سے شکایت ہے آپ اس فون نمبر پر رابطہ کریں ۔ میں کہتا ہوں آپ کے پاس لاکھوں شکایات آ جائیں گی بلکہ شکایات کے انبار لگ جائیں گے ۔ محض ایک پالیسی بنا کر اعلان کر کے آپ خاموشی سے بیٹھ گئے ہیں ! جو کسانوں کی چیخ و پکار ہو رہی ہے ان کی آواز پر ہمیں کان دھرنے چاہئیں اور ان کی جائز شکایات کا ازالہ ہونا چاہئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، وزیر موصوف"

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان شکریہ ۔ جناب سپیکر "قائد حزب اختلاف نے جو باتیں کی ہیں ، اس سے پہلے بھی میں اس کا تفصیلی جواب دے چکا ہوں ۔ میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قصور کا ذکر کیا ہے ، اتفاق سے ڈسٹرکٹ قصور میں میری ڈیوٹی ہے اور میں نے قصور کے تمام سنٹروں میں خود >کیا ہے ، جس طرح کی شکایات یہ کر رہے ہیں اس طرح کی کوئی شکایت مجھے نہیں ملی ۔ وہاں پر یہ شکایت ضرور تھی تمام لوگ یہ کہتے تھے کہ گندم کا ٹارگٹ بڑھا دیا جائے تاکہ زیادہ گندم خریدی جا سکے ۔ شاید یہ , * ہر سنٹر پر یہ زمینداروں کا مطالبہ ہو گا مگر یہ کہہ دینا کہ کسی غیر کاشتکار کو یا جس کی گرداوری اس سنٹر پر نہیں تھی اس کو یہ باردانہ دیا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے ۔ میں خود اس چیز کو 6کر رہا ہوں اور خاص طور پر ڈسٹرکٹ قصور کے متعلق میں ان کو یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کی یہ انفارمیشن بالکل غلط ہے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس مسئلے پر ایک کمیٹی بنائی جائے ، اس پر

+ ایک کیبنٹ کمیٹی بھی موجود ہے اور تمام وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی + @ & لگی ہوئی ہے جو مختلف اضلاع کے اندر جاکر تمام سنٹرز کو چیک کرتے ہیں۔اس طرح کی کوئی شکایت اگر زمینداروں کی طرف سے ہوگی تو اس کا بالکل ازالہ کیا جائے گا۔سردار شہاب الدین خان نے جس آڑھتی کا کل بھی ذکر کیا اور آج بھی انہوں نے اس کا نام لیا کہ اس کو باردانہ دیا گیا ہے ،اس کی بالکل انکوائری کی جائے گی۔جس طرح سے انہوں نے بات بتائی ہے اگر وہ غیر کاشتکار ہے یا اس کا اس سنٹر کی گرداوری میں نام نہیں ہے تو اس سنٹر پر جو سرکاری افسران تعینات ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر منسٹر صاحب"انہوں نے ایک اور بات بھی کی ہے کہ کل انہوں نے کیا اور آج ان کا باردانہ روک دیا گیا ہے ،اس معاملے کی بھی آپ انکوائری کروائیں اور دیکھیں کہ کیا صورتحال ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر"اسمبلی اجلاس کے بعد میں اس تمام معاملے کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ B کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ان کے ساتھ یہ زیادتی کیوں کی گئی ہے اگر ان کا ! بنتا ہے تو پھر ان کو باردانہ ملنا چاہئے۔

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر"انشاء اللہ ہم اس معاملے کو B کرکے > کرادیتے ہیں۔

ملک احمد سعید خان جناب سپیکر"کسان پہلے بھی بڑی بدحالی کا شکار ہے، منسٹر صاحب بڑے قابل احترام ہیں ان کی کوشش اور محنت میں کوئی شبہ نہیں۔میرا تعلق قصور سے ہے اور میں پچھلے چار دن سے ڈی سی او آفس کے چکر لگا رہا ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر رانا ارشد صاحب"آپ جاکر سردار شہاب الدین خان کو مناکر لے آئیں۔

اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری رانا محمد ارشد ایوان سے باہر تشریف لے گئے

ملک احمد سعید خان منسٹر صاحب کی بات درست ہے کہ بار دانے کا کوٹا بڑھانے کی بات ضرور کی جا رہی ہے لیکن وہاں سنٹرز کے اندر چھوٹے کاشتکار کے ساتھ 6 ہو رہی ہے چونکہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے اس لئے میں کہوں گا کہ اگر یہ ایک بار دوبارہ قصور کا کریں تو زیادہ بہتر صورتحال ہو سکتی ہے اور میں ان کے ساتھ جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ بہت سارے کاشتکاروں کی 6 ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر گوندل صاحب" اس تحریک استحقاق کا جواب آپ نے دینا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر" اس تحریک استحقاق کا منسٹر صاحبہ جواب دیں گی۔

جناب وحید اصغر ڈوگر جناب سپیکر" منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں چیکنگ ہو رہی ہے میں تحصیل چیچہ وطنی کے پانچ سنٹرز 6 کر کے بتا رہا ہوں جہاں پر بیوپاریوں کے نمائندوں کو ایم پی اے کا نمائندہ لکھا گیا ہے اور اس کا نوٹیفکیشن ہوا ہے یہ کہیں بھی چیک کر لیں کہ کسی ایم پی اے نے لکھا ہے ؟ میں وہاں کا ایم پی اے ہوں میں لوگوں کو جانتا ہوں ان لوگوں کی دکانیں سنٹروں کے قریب ہی ہیں اور وہ بطور بیوپاری گندم کی خرید و فروخت کر رہے ہیں اور وہ اندر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم ان کو اس حدود میں نہیں آنے دیں گے لیکن انہوں نے خود بٹھائے ہوئے ہیں۔ غازی آباد سنٹر میں چیک کر لیں کہ بیوپاری ہے اس کی دکان ہے ، داد فتیانہ میں چیک کر لیں اور 34 میں بھی چیک کر لیں کہ لوکل ایڈمنسٹریشن نے جو ایم پی اے کے نمائندے بنا کر بٹھائے ہوئے ہیں وہ بیوپاری ہیں ۔ یہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی ، منسٹر صاحب"

وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان جناب سپیکر" معزز ممبران نے جو بھی کئے ہیں ہم ان تمام کا لیں گے۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ وہاں محکمہ مال کے کسی بھی افسر کی ڈیوٹی نہیں لگائی گئی اگر سنٹر کے اندر کوئی زمیندار جا کر بیٹھے تو اس کا میں نہیں کہہ سکتا۔

انہوں نے جو کمیٹی کی بات کی ہے کہ اگر کسی نے ایسا آدمی 6 کیا ہے جو آڑھتی ہے تو ہم بالکل اسے کر لیتے ہیں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر جناب سپیکر "وہ میرے نام پر بیٹھے ہیں لیکن میں نے تو کسی کو بھی لکھ کر نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈوگر صاحب "آپ ان کے نام لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے اس تحریک استحقاق کا جواب رانا محمد ارشد نے دینا تھا لیکن وہ سردار شہاب الدین خان کو منانے کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے، اس تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔

قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

---جاری

وزیر ترقی خواتین محترمہ حمیدہ وحید الدین جناب سپیکر" , * 9

6 6 5 6 =1 # میں پاس ہوا تھا اس کے بعد + = اور = + < 6 ہونے میں ٹائم لگا اور یہ میں جا کر فنکشنل ہوا ہے پھر + =کے مطابق جون میں اس کی سالانہ رپورٹ 6 کی گئی تھی لیکن چونکہ ایکٹ کے اندر یہ لکھا گیا تھا کہ + کے مطابق سالانہ رپورٹ پیش کی جائے گی۔میری استدعا ہے کہ= # 6 6 , * 9

6 1کی طرف سے سالانہ رپورٹ آ چکی ہے جو انشاء اللہ جلد ہی سیکرٹری اسمبلی کو پیش کر دی جائے گئی۔میں معزز ممبر کی مشکور ہوں کہ انہوں نے نشاندہی کی ہے انشاء اللہ آئندہ ہر سال رپورٹ پیش ہوا کرے گی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ"

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "یہ بات ٹھیک ہے کہ اسے فنکشنل ہونے میں کچھ ٹائم لگا لیکن فنکشنل نہ ہونے کی ذمہ داری اسمبلی پر تو نہیں بلکہ اسی ڈیپارٹمنٹ پر ہے ،ایکٹ کے سیکشن 3 میں موجود ہے اور میں نے اسی لئے پڑھ کر بتایا کہ آپ کو لازماً سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنی ہے ۔میرا نہیں خیال کہ اس بات کو ایسے چھوڑ دینا چاہئے کہ اب معافی دے دیں اور آئندہ سے ایسے ہی ہو جائے گا۔کسی نہ کسی کو تو E 6 بنانا پڑے گا کہ آپ نے اتنا بڑا کمیشن بنایا ،آپ نے اس کے اندر بجٹ رکھا ، آپ نے اس پر پیسے لگائے وہ لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں اس لئے آپ اسے E 6 بنائیں اور تمام کمشنز کی یہ ذمہ داری ہونی چاہئے کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹس اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ "آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "میری استدعا ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر یہ تحریک استحقاق،استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور کمیٹی دو مہینوں میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر اگلی تحریک استحقاق محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے ،یہ پاسپورٹ سے متعلقہ ہے اور پڑھی جا چکی ہے اس تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔گوندل صاحب اس تحریک استحقاق کا جواب آپ نے دینا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر "اس تحریک استحقاق کو B E @ کے لئے !

کر دیں اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے ! کیا جاتا ہے آپ اس کا جواب منگوا لیں۔ رانا ارشد صاحب"تحریک استحقاق نمبر پڑھی جا چکی ہے آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر "میری استدعا ہے کہ آپ اس تحریک استحقاق کو دو دن کے لئے ! کر دیں تاکہ میں اس کا متعلقہ ریکارڈ منگوا لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک استحقاق کو دو دن کے لئے ! کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر "شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ"

محترمہ فائزہ احمد ملک شکریہ۔ جناب سپیکر "میں نے آج اخبار میں ایک اشتہار دیکھا ہے یہ دو تین دن سے آ رہا تھا چونکہ بڑی اہم بات ہے اس لئے میں سب لوگوں کی توجہ چاہوں گی کہ اخبار میں پنجاب اور وفاقی حکومت کی طرف سے ایک اشتہار آ رہا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ترقیاتی منصوبوں میں ۔ارب روپے کی ناقابل یقین بچت ایک طرف تو عوام کو ان اشتہاروں کے ذریعے یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس وقت موجودہ حکومت کتنی اہل ہے اور کتنی کفایت شعاری سے کام کر رہی ہے اور کس طرح سے چیزوں کو ! 6کر رہی ہے کہ ڈویلپمنٹ فنڈز پر کی ہوئی رقم سے بھی ہم پیسے بچا رہے ہیں۔

جناب سپیکر " دوسری طرف خطرناک صورتحال یہ ہے کہ پچھلے دنوں دنیا اخبار میں یہ خبر تھی کہ" تحائف، پر تکلف کھانے، وزیر اعلیٰ آفس کے اخراجات میں اضافہ، مختص بجٹ آٹھ ماہ میں ختم ، وزیر اعلیٰ کے حکم پر رولز کو E کر کے کروڑ روپے کی ضمنی گرانٹ منظور کی گئی ۔" یہ ڈرامہ میری سمجھ سے تو باہر ہے کہ اپنے اللوں

تللوں کے لئے ڈویلپمنٹ فنڈز سے کٹوتی کر کے اور جنوبی پنجاب کی حق تلفی کر کے تمام کے تمام ڈویلپمنٹ فنڈز لاہور میں لگائے جا رہے ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ "آپ اس پر لکھ کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر چودھری عامر سلطان چیمہ ، سردار وقاص حسن مؤکل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے اور یہ تحریک التوائے کار > 6 ہو چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری "---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے اور یہ تحریک التوائے کار > 6 ہوچکی ہے۔راجہ صاحب"اس تحریک التوائے کار کا جواب کس نے دینا ہے؟ ہیلتھ کے پارلیمانی سیکرٹری "---موجود نہیں ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان واک آؤٹ

ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے

سردار شہاب الدین خان" 6 1

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمدارشد جناب سپیکر "سردار شہاب الدین خان تشریف لائے ہیں۔ہم نے ان کو 6 6 6 دی ہے کہ ان کا مؤقف جس حد تک ٹھیک ہے اس پر ہم نے ان کا ساتھ دینا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر جی، بالکل ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمدارشد جناب سپیکر "یہ ہماری راہنمائی کریں ، ہم انشاء اللہ وہاں کسی کو گھپلا کرنے دیں

گے ، کسی کو یہ حق حاصل ہے اور نہ ہی = کسی کو باردانہ مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر "گرداوری کا جو کیا گیا ہے وہ سب کے لئے ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر رانا صاحب"بہت شکریہ ۔ اگلی تینوں تحاریک التوائے کار بھی ہیلتھ سے متعلقہ ہیں لہٰذا یہ چاروں تحاریک التوائے کار ! کی جاتی ہیں۔ ہم سیکرٹریز کا تو کہتے ہیں لیکن ہمارے اپنے پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کا یہ حال ہے۔ ہیلتھ سے متعلقہ ساری تحاریک التوائے کار ! کر دی جائیں اور خواجہ عمران نذیر سے کہیں کہ اگر وہ یہاں آ کر جواب دینا مناسب سمجھیں تو کل یہاں پر آ جائیں اور کچھ شفقت کر دیں۔اس معاملے میں محکمہ ہیلتھ کے پارلیمانی سیکرٹری، ایڈوائزر اور نہ ہی ان کے سیکرٹری ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا کیا بنے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں محمد اسلم اقبال کی ہے یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے اور یہ تحریک التوائے کار > 6 ہو چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحبہ"ابھی تشریف رکھیں۔میاں محمد اسلم اقبال کی تحریک التوائے کار نمبر 1159 ہے۔آئندہ کے بعد یہاں پر جو بھی تحریک التوائے کار آئے گی اس کے محرک کے نام کے ساتھ متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کا نام بھی ضرور لکھا جائے۔جی،سجاد حیدر گجر صاحب"تحریک التوائے کار نمبر 1159 کا جواب دیں۔

لاہور میں زیر زمین پانی کے ذخائر میں مسلسل کمی

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر"لاہور کے شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی واسا کی اوّلین ترجیح ہے۔اس وقت واسا کے 507ٹیوب ویلز روزانہ کی بنیاد پر چلائے جا رہے ہیں اور یومیہ اوسطاً 435ملین گیلن پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔یہ درست ہے کہ زیر زمین پانی کے ذخائر میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کمی واقع ہوتی جا رہی ہے۔اس کی وجہ دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ دریائے راوی کا خشک ہونا بھی ہے جبکہ ماضی میں دریائے راوی لاہور میں recharging کا بڑا ذریعہ تھا۔یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے مختلف علاقوں کے پانی میں arsenicکی مقدار موجود ہے۔حکومت پنجاب ان مسائل کو حل کرنے کے لئے خصوصی توجہ دے رہی ہے۔لوگوں کو arsenicسے پاک پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے واسا نے 200عدد arsenic removal filtration plantsنصب کر کے چالو کر دیئے ہیں۔اس کے علاوہ
جوہر ٹاؤن و تاج پورہ کے پائلٹ پراجیکٹ کے تحت 94 عدد جبکہ JIKAکی مدد سے تبدیل ہونے والے ٹیوب ویلوں کے منصوبہ کے تحت 105 عدد مزید plants arsenic removal filtration کی تنصیب مکمل کی جائے گی۔مزید برآں واسا نہری پانی کو صاف کر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہا ہے تاکہ زیر زمین پانی پر انحصار بتدریج کم کیا جا سکے۔اس سلسلے میں پہلے مرحلہ میں 100کیوسک استعداد کا surface water treatment plantلگانے کے لئے مشاورتی فرم Enviro Consultantsکی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔علاوہ ازیں واسا کی ماسٹر پلاننگ میں مشاورتی فرمMMTزیر زمین پانی کے حوالے سے جامع سفارشات مرتب کر رہی ہے تاکہ مستقبل میں ان مسائل پر قابو پایا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو disposeکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے اور یہ محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے۔کیا محکمہ داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری"---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next weekتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر35/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔یہ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر "آپ کون سی تحریک التوائے کار کے بارے میں فرما رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر تحریک التوائے کار نمبر 35/16، یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر "میرے پاس ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں"

میاں محمد رفیق جناب سپیکر "میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ نے ابھی ابھی لاہور کے زیر زمین پانی کے بارے میں کچھ ارشادات فرمائے ہیں۔ وہ شاید بھول رہے ہیں یا ان کو علم نہیں کہ آج سے تیس سال پہلے جب دریائے راوی کا پانی بند ہوا اور جب ہندوستان کو دریا فروخت کیا گیا تھا تو ورلڈ بنک کی ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ سال 2020 میں لاہور کا زیر زمین پانی ختم ہو جائے گا ہم آج یہ واویلا کر رہے ہیں کہ لاہور کا زیر زمین پانی خراب ہو گیا ہے۔ اس پانی کو خراب کرنے میں کن اداروں کے ہاتھ ہیں، یہ زیر زمین اور دریاؤں کا پانی کون pollute کرتا ہے؟ اس جانب کسی کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب "آپ اس حوالے سے تحریک التوائے کار جمع کروائیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
قرار دادیں

مفاد عامہ سے متعلق

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔آج کی پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے۔میرے خیال میں یہ پیش ہو چکی ہے تو اس قرارداد کو pendingکیا جاتا ہے۔دوسری قرار داد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔یہ قرارداد بھی moveہو چکی ہے اور اس قراردادکو بھیpendingکیا جاتا ہے۔تیسری قرار داد جناب احمد خان بھچر کی ہے اور ان کی طرف سے requestآئی ہوئی ہے تو اس قراردادکو بھی pendingکیا جاتا ہے۔چوتھی قرار داد جناب محمد شعیب صدیقی کی ہےوہ اسے پیش کریں۔

بھارت سے غیر قانونی درآمدات کی فروخت کو سختی سے روکنے کا مطالبہ

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر "میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

- صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرون ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے ،زرعی آلات،جیولری اور آٹو سپیئرپارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد سمگلنگ اور فروخت کو سختی سے روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

- صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرون ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے ،زرعی آلات،جیولری اور آٹو سپیئرپارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد سمگلنگ اور فروخت کو سختی سے روکا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر "میں اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کرتا لیکن ایک

مختصر سی ترمیم کرنے کی استدعا کروں گا۔اس میں یہ کر لیا جائے کہD غیر قانونی درآمد سمگلنگ اور فروخت کو روکنے کے مزید اقدامات کئے جائیںDویسے تو حکومت ہر قسم کی غیر قانونی درآمد سمگلنگ کو روکنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔مزید اقدامات کئے جائیں تاکہ غیرقانونی درآمد سمگلنگ ملک میں نہ ہو سکے۔

جناب محمدشعیب صدیقی جناب سپیکر "یہ غیر قانونی 6 ہے اس لئے میں اس کے متعلق بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین

جناب سپیکر "سمگلنگ کو روکنے کے لئےB @ + موجود ہے، قانون موجود ہے تو اس کو مزید بہتر کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس میں آخر 6 کیا ہے؟اس پر پالیسی بھی موجود ہے اور قانون بھی موجود ہے تو اس میں آپ صرفDمزید اقدامات کئے جائیںDکے الفاظ کا اضافہ کرانا چاہتے ہیں؟

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر "اس قانون پر عملدرآمد نہیں ہو رہا اسی لئے تو میں یہ قرارداد لے کر آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ہم آپ کی بات کو ہی کر رہے ہیں،وہ کہتے ہیں کہ اس کو کر دیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں <کر دیتا ہوں تو پھر خواہ مخواہ آپ کی قرارداد= ہو جائے گی۔

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر "ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

- صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرونی ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے، زرعی آلات،جیولری اور آٹو سپیئر پارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد سمگلنگ اور فروخت کو سختی سے روکنے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں

ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں تن سازی کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ جناب سپیکر "میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

- اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں تن سازی کے مقابلوں کی تیاری کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی لگائے اور سٹیرائیڈز ادویات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرتے ہوئے سزا مقرر کی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

- اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں تن سازی کے مقابلوں کی تیاری کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی لگائے اور سٹیرائیڈز ادویات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرتے ہوئے سزا مقرر کی جائے

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین

جناب سپیکر "میں اس قرارداد کو نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس قرارداد کو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور نہیں کرتے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

- اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں تن سازی کے مقابلوں کی تیاری کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی لگائے اور سٹیرائیڈز ادویات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرتے ہوئے سزا مقرر کی جائے

قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اگلی قرارداد محترمہ شمیلہ اسلم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بچے سے زیادتی کی روک تھام کے لئے چائلڈ پروٹیکشن کے چیپٹر کو نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ

محترمہ شمیلہ اسلم جناب سپیکر "شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ

- اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں کی روک تھام کے لئے کا ایک نصاب کا حصہ بنایا جائے

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

Dاس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں
کی روک تھام کے لئے کا ایک
نصاب کا حصہ بنایا جائے D

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ

Dاس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں
کی روک تھام کے لئے کا ایک
نصاب کا حصہ بنایا جائے D

قرارداد منظور ہوئی

جناب ڈپٹی سپیکر اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو= کیا جاتا ہے۔محترمہ راحیلہ خادم حسین ،ایم پی اے ایبٹ آباد میں ہونے والے جرگے کے فیصلے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔محترمہ"آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

Dقواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 223 کے
قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو
معطل کر کے ایبٹ آباد میں ہونے والے غیر انسانی، غیر
شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک
سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا، کے
حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے D

جناب ڈپٹی سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

Dقواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 223 کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایبٹ آباد میں ہونے والے غیرانسانی، غیر شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا، کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے D

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

Dقواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 223 کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایبٹ آباد میں ہونے والے غیرانسانی، غیر شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا، کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے D

تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ "اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد
ایبٹ آباد میں جرگے کے غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر انسانی فیصلے کی پُرزور مذمت

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر "شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ

Dیہ ایوان ایبٹ آباد میں ہونے والے غیر انسانی، غیر شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں

اسے وین میں بند کر کے تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی جس سے وہ جل کر خاک ہو گئی۔ صوبہ خیبر پختونخوا جو کہ نام نہاد انسانی و خواتین کے حقوق کا علمبردار بنا ہوا ہے، میں ہونے والے اس المناک واقعہ نے پوری دنیا کی نسل انسانی کو ہلا کر رکھ دیا۔ انصاف کا بار بار چرچا کرنے والوں پر یہ ناانصافی انسانیت سوز اور عورت دشمن واقعہ میں خیبر پختونخوا میں موجودہ نظام کو وہ آئینہ دکھایا جسے دیکھ کر آج انسانیت بھی شرما رہی ہے۔

یہ ایوان اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت خود ایکشن لیتے ہوئے ان نام نہاد جرگوں کے کئے ہوئے فیصلے پر ایکشن لے اور ایسے واقعات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ لوگوں کا خیبر پختونخوا حکومت سے اعتماد اُٹھ چکا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہولناک واقعہ ہے۔D

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

Dیہ ایوان ایبٹ آباد میں ہونے والے غیر انسانی، غیر شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں اسے وین میں بند کر کے تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی جس سے وہ جل کر خاک ہو گئی۔ صوبہ خیبر پختونخوا جو کہ نام نہاد انسانی و خواتین کے حقوق کا علمبردار بنا ہوا ہے، میں ہونے والے اس المناک واقعہ نے پوری دنیا کی نسل انسانی کو ہلا کر رکھ دیا۔ انصاف کا بار بار چرچا کرنے والوں پر یہ ناانصافی انسانیت سوز اور عورت دشمن واقعہ میں خیبر پختونخوا میں موجودہ نظام کو وہ آئینہ دکھایا جسے دیکھ کر آج انسانیت بھی شرما رہی ہے۔

یہ ایوان اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت خود ایکشن لیتے ہوئے ان نام نہاد جرگوں کے کئے ہوئے فیصلے پر ایکشن لے اور ایسے واقعات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ لوگوں کا خیبر پختونخوا حکومت سے اعتماد اُٹھ چکا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہولناک واقعہ ہے۔D

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر"جو یہ بات کہی گئی کہ خیبر پختونخوا کی حکومت سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو چکا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے بہت سارے واقعات پنجاب میں ہوتے ہیں۔ چھوٹو گینگ کے حوالے سے ایک بہت بڑا ! لوگوں کے سامنے آیا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آپ مہربانی کر کے اس قرارداد پر آجائیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "آپ سے میری یہی درخواست ہے کہ اس واقعہ کو ہم 6 کرتے ہیں لیکن یہ جو بات کی گئی کہ خیبر پختونخوا حکومت پر سے لوگوں کا اعتماد اُٹھ گیا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

Dیہ ایوان ایبٹ آباد میں ہونے والے غیر انسانی، غیر شرعی اور غیر اخلاقی واقعہ، جس میں جرگے نے ایک سولہ سالہ لڑکی کو زندہ جلا کر مارنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں اسے وین میں بند کر کے تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی جس سے وہ جل کر خاک ہو گئی۔ صوبہ خیبر پختونخوا جو کہ نام نہاد انسانی و خواتین کے حقوق کا علمبردار بنا ہوا ہے، میں ہونے والے اس المناک واقعہ نے پوری دنیا کی نسل انسانی کو ہلا کر رکھ دیا۔ انصاف کا بار بار چرچا کرنے والوں پر یہ ناانصافی انسانیت سوز اور عورت دشمن واقعہ میں خیبر پختونخوا میں موجودہ نظام کو وہ آئینہ دکھایا جسے دیکھ کر آج انسانیت بھی شرما رہی ہے۔

یہ ایوان اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وفاقی حکومت خود ایکشن لیتے ہوئے ان نام نہاد جرگوں کے کئے ہوئے فیصلے پر ایکشن لے اور ایسے واقعات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ لوگوں کا خیبر پختونخوا حکومت سے اعتماد اُٹھ چکا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہولناک واقعہ ہےD

قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔جی، محترمہ وزیر خزانہ"

مستحق افراد کو اشیائے خورد و نوش کم نرخوں پر مہیا کرنے کا مطالبہ

---جاری

وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا جناب سپیکر "معزز ایوان کو یہ پتا ہے کہ حکومت پنجاب نے ایک دو نہیں بلکہ کئی ایسے > لئے ہوئے ہیں جن سے ہم ایسے لوگوں کی مدد کرنا چاہ رہے ہیں جو پنجاب اور پاکستان میں & & @ + 6 نہیں ہیں تو ہم اُن لوگوں کو + > سے باہر بھی نکالنا چاہ رہے ہیں۔ معزز ممبر نے جو بات کہی ہے کہ کم ہونی چاہئیں کیونکہ + > بڑھی ہے۔

جناب سپیکر "دیکھیں، 6 بات یہ ہے کہ + > اس لئے بڑھی ہے کہ حکومت نے 6 6کو کر دیا ہے اور پہلے ایسا کھانے پینے کی چیزوں کی وجہ سے ہوتا تھا اب ہم نے اس میں بھی ڈال دی ہیں یعنی خود وفاقی حکومت نے + > کی = کر دی ہے جس کی وجہ سے سطح بڑھ گئی ہے۔ ہم بالکل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے لوگ جو + > سے نیچے ہیں ہمیں ان کے لئے بہتر مواقع پیش کرنے چاہئیں۔ حکومت کا وفاقی سطح پر جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دیا جا رہا ہے اور اس وقت اس کے کل = 0 ملین روپے ہیں یہ لوگوں کی ماہانہ آمدنی بڑھانے کے وسائل ہیں۔ یوٹیلٹی سٹورز کا قیام ہے جس میں ساری ضرورت کی چیزیں سستے داموں دی جاتی ہیں۔ صوبائی سطح پر بھی ہم نے اس مد میں بڑے > لئے ہوئے ہیں۔ اس میں سب سے عام استعمال کی اشیاء کی پرائس کنٹرول کا =رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ رمضان ! B ہم لے کر آتے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے ملین روپے کا ! B رکھا ہے۔ اس دفعہ بھی رمضان ! B کے تحت ملین روپے کی 6 6

جن کا انہوں نے بیان کیا ہوا ہے ان کو F پر دی جائیں گی۔ یہ ہمارے > ہیں۔

جناب سپیکر "اس کے علاوہ ہم نے بلین روپے کا کسان ! B دیا ہے جس کے تحت ہم نے چھوٹے کسانوں کو 6 کیا ہے۔ اس میں F =میں * 5 .اور یوریا دونوں کو F کیا ہوا ہے تاکہ ہم+ > بھی کریں اور ان کی 6 کو بھی تھوڑا سا 6 کر سکیں۔

جناب سپیکر "اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اپنا روزگار سکیم کی ہے تاکہ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ اس کے لئے ہزار گاڑیوں کا پروگرام کل ہی = ہوا ہے جس سے ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ 6 =مستفید ہوں گی۔ شیخ صاحب نے کل خود ہی اس پر بیان کیا ہے کہ 6 =کو روزگار ملا ہے اور ان کے معیار زندگی میں 6 < 6 آئی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم نے خدمت کارڈ کیا ہے جو + + + 6 ! ہیں ان کے لئے خدمت کارڈ + ہو گیا ہے۔ حال ہی میں خدمت کارڈ کا ایک اور بھی ہوا ہے جو بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکول بھیجنے کے لئے ہے۔

جناب سپیکر "اس میں 6 بات یہ ہے کہ ہمارے جو < ہیں وہ صرف اس مد میں نہیں ہیں کہ اس وقت = = + > < 6 ہو جائے ان لوگوں کی جن کے پاس ابھی اتنی نہیں ہیں وہ غریب ہیں۔ ہمارا =اس پر بھی ہے کہ ہم اس کو وہ سب دے دیں کہ وہ خود اپنے معیار زندگی کو < 6 کر لے۔ ہم نے سکالر شپ کے پروگرام کئے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت ہم ایسے

بچوں کو جو میرٹ پر ہیں وہ اچھی تعلیم حاصل کریں تاکہ وہ آئندہ اپنی خود بڑھالیں۔

جناب سپیکر "اس کے علاوہ پنجاب ایجوکیشن اینڈوومنٹ فنڈ ہے اس میں ایک لاکھ بچوں کو + سکالرشپ دیا جاتا ہے۔ وہ ! بچے جو صرف اس وجہ سے اچھے سکولوں میں نہیں جا سکتے کہ ان کے ماں باپ = نہیں کر سکتے ان کے لئے سکیم کی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم قرض حسنہ دے رہے ہیں۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ لوگ ہیں جو اس سہولت کو > کر رہے ہیں۔ میں بہت خوشی کے ساتھ بیان کرنا چاہتی ہوں کہ کوئی بلین روپے کا > & قرض حسنہ کے تحت ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیت المال ہے اور اس کے > ہیں۔ اس میں بھی ایک لاکھ سے زیادہ لوگ = ہیں اس لئے ایک دو نہیں کوئی پچاس پروگرام ایسے ہیں اور کوئی ایک دو نہیں دو درجن ایجنسیاں ایسی ہیں جو + اس مد میں کام کر رہی ہیں کہ وہ لوگ جن کے معیار زندگی ابھی اوپر آنے ہیں جو + > کے نیچے ہیں۔ ہم ان کی @ > 6 ! کریں۔ ان کی = = + <بھی > 6 کریں اور ان کو آئندہ ایجوکیشن دے کر روزگار کا دے کر، مواقع دے کر، 6 > B کروا کر، ووکیشنل ٹریننگ دے کر کہ وہ خود اپنے آپ کو آئندہ کر سکیں اور + > سے باہر آسکیں۔ ہم نے کافی سارے > لئے ہوئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ اس زیرو آر کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر کو= کیا جاتا ہے۔ اگلا نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر "---

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب "نہیں۔ 6 ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر G?????H'

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب" + آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔

شیخ علاؤ الدین جناب سپیکر "میں جب بھی بات کرتا ہوں ۔ آپ اس طریقے سے بات کرتے ہیںH????G

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب"آپ کا یہ رویہ انتہائی نامناسب ہے۔ جی، فرمائیں"

شیخ علاؤ الدین جناب سپیکرH????Gآپ مجھے عوام کی بات نہیں کرنے دے رہے۔ میں آپ کے رویے کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤ الدین واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب"آپ قابل احترام ہیں۔ آپ کا یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ بس بہت ہو گیا۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب امجد علی جاوید اپنی تحریک پیش کریں۔

? بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن کو کالج انتظامیہ طلباء سے موٹر سائیکل و کار پر دس سے بیس روپے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کر رہی ہے جبکہ باہر سے

آنے والوں سے تیس سے چالیس روپے وصول کر رہی ہے جس سے طلباء سخت پریشان ہیں۔

جناب سپیکر "پورے پنجاب کے اندر وزیر اعلیٰ پنجاب نے پارکنگ فیس ختم کر دی ہے تاکہ لوگوں کو =کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کیا یہ پڑھا جا چکا ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "پڑھا جا چکا ہے لیکن میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ٹھیک ہے۔جی، فرمائیں"

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر "مختلف محکمے اس رعایت کو جو عوام الناس کو حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی ہے اس کے فوائد عوام الناس تک نہیں پہنچنے دے رہے۔ اسی کی یہ ایک مثال سامنے آئی تھی اور لوگوں کی شکایت تھی کہ گورنمنٹ فریدیہ کالج ساہیوال کے اندر کالج انتظامیہ طلباء سے موٹر سائیکل اور کار کا دس سے بیس روپے غیر قانونی طور پر ٹوکن فیس وصول کر رہی ہے جبکہ باہر سے آنے والوں سے تیس سے چالیس روپے وصول کر رہی ہے۔ یہ وہ روش ہے جو مختلف محکمہ جات کرتے ہیں اور وہ سہولیات جو حکومت عوام کے لئے فراہم کرتی ہے اس کا اثر وہاں تک نہیں پہنچنے دیتے۔ روز اخبارات میں آتا ہے کہ ہسپتالوں کے اندر پرچی فیس شروع کر دی گئی ہے، کالجوں میں شروع کر دی گئی ہے، پارکوں میں کر دی گئی ہے تو میری اس ایوان سے یہ گزارش ہوگی کہ جو ایک سہولت حکومت کی طرف سے عوام الناس کو فراہم کی گئی ہے جو لوگ اس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہیں اور جو اس طرح کے قانون شکن عناصر ہیں یا حکومتی پالیسیوں پر کماحقہ عمل نہیں کرتے ان کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ لوگوں تک اس کی ثمرات پہنچ سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر اس زیرو آر کو کل تک کے لئے ! کیا جاتا ہے۔

اگلا زیرو آر چودھری اشرف علی انصاری کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو= کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آر میاں طارق محمود کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو بھی= کیا جاتا ہے۔

اگلا زیرو آر ملک محمد احمد خان کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو بھی= کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر میاں محمود الرشید کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو بھی= کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آر چودھری اشرف علی انصاری کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو بھی= کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آر میاں محمد اسلم اقبال کا ہے، جی، فرمائیں"

سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ B * /سمن آباد لاہور کی B پر گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول اور B * کے درمیان کروڑوں روپے کی مالیت کی تقریباً ڈیڑھ کنال اراضی جو کہ گراؤنڈ کا حصہ ہے چند افراد نے متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے گراؤنڈ کی رجسٹری کروا لی ہے لہٰذا اس کی انکوائری کسی ایماندار آفیسر سے کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب"آپ نے یہ زیرو آر پڑھ دیا ہے۔ اس زیرو آر کا جواب کل تک آ جائے گا اور جب متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہوں گے اس وقت آپ پانچ منٹ کے لئے بات کر لیجئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر "ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، شیخ علاؤ الدین کا جو رویہ آج تھا انتہائی نامناسب تھا اور جو الفاظ انہوں نے چیئر کے بارے میں کہے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے اور میں شیخ صاحب پر اس ایوان میں داخلہ پر ایک دن کے لئے پابندی لگاتا ہوں۔شیخ صاحب ایک دن کے لئے یہاں اس ایوان میں نہیں آئیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی جناب سپیکر "پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، چنیوٹی صاحب"

الحاج محمد الیاس چنیوٹی جناب سپیکر "بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں 3-مئی کو ملائشیا میں تھا تو ٹی وی پر ایک پٹی پڑھی کہ ایک ڈمپر چنیوٹ کے علاقہ سے گزر رہا تھا تو اس نے منڈی بہاؤالدین کی ایک ویگن کو کچلا، ایک ہی گھر کے 2افراد لقمہ اجل بن گئے۔ میرے پاس ایک تصویر آئی ہے کہ چناب نگر اڈے کے اوپر یہ حادثہ ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کچھ درد دل رکھنے والا آدمی اس پر کوئی نہ بولے صرف ایک منٹ کے لئے اس تصویر کو دیکھ لے کہ اس نوجوان کو ڈمپر کے ٹائروں نے کس طرح کچلا ہے وہاں ہر روز اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ میں عرصہ دراز سے چیخ رہا ہوں کہ ٹریفک کے لئے کوئی نظام بنایا جائے۔ میں نے عرب امارات میں دیکھا ہے کہ انہوں نے وہاں ایک قانون بنادیا ہے کہ کوئی لوڈر گاڑی کسی گاڑی کو اوورٹیک نہیں کرے گی لہٰذا اس کی وجہ سے وہاں پر 2فیصد حادثات ختم ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چنیوٹی صاحب"آپ اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ مئی صبح بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ، 11-مئی2016

یوم الاربعاء ،3-شعبان المعظم1437ھ

سولہویں اسمبلی اکیسواں اجلاس

جلد شمارہ

239

ایجنڈا
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب
منعقدہ 11-مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات زراعت ،محنت و انسانی وسائل اور بہبود آبادی

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

اے آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب

ایک وزیر آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

بی مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون چوتھی ترمیم لوکل گورنمنٹ پنجاب

ایک وزیر مسودہ قانون چوتھی ترمیم لوکل گورنمنٹ پنجاب ایوان میں پیش کریں گے۔

241

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

بدھ، 11-مئی 2016

یوم الاربعاء ، 3-شعبان المعظم 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يَسْتَوِىٓ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۚ
أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ
عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۚ
وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ
ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ
ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ
ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ
سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ
ٱلْمُصَوِّرُ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

سُوْرَۃُ الحَشر آیات 20 تا 24

اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں (20)اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں 21 وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے 22 وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ حقیقی پاک ذات ہر عیب سے سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے 23 وہی اللہ تمام مخلوقات کا خالق ایجاد واختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور

زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح
کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے 24 **وماعلینا**
الاالبلاغo

نعت رسول مقبول جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول

مجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آئی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھُلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آرہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

محکمہ جات زراعت ،محنت و انسانی وسائل

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، محنت و انسانی وسائل اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ بہبود آبادی سے متعلقہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ محترمہ ملک سے باہر ہیں اور ان کی request آئی ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سیدوسیم اختر کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میرا سوال نمبر 2456ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور میں سبزی اور فروٹ منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں، ہر مارکیٹ میں کتنی دکانیں ہیں اور کتنے رقبہ پر محیط ہیں، ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین ایڈمنسٹریٹرز کون کون ہیں چیئرمین ایڈمنسٹریٹر کب مقرر ہوئے اور انہیں کتنا کتنا ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے نیز دیگر کیا کیا مالی و دیگر سہولیات انہیں حاصل ہیں؟

ب مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے کتنے افراد پہلی مرتبہ کسی کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے۔کیا یہ چیئرمین اس سے قبل کسی بھی مارکیٹ کمیٹی کے کبھی ممبر بھی رہے یا ان کا مارکیٹ کمیٹیوں میں کاروبار کرنے کا کوئی تجربہ تھا؟

ج گزشتہ تین سال میں ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کیا کیا ترقیاتی کام کروائے۔خرچ اور پراجیکٹ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام سبزی اور فروٹ منڈیوں کی سڑکات تباہ حال ہیں۔ہر وقت گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں اور تمام منڈیوں میں بڑے پیمانے پر منتھلیاں وصول کر کے ناجائز قبضے اور تھڑے الاٹ کئے گئے ہیں؟

وزیرزراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف مذکورہ سبزی و فروٹ منڈیوں کی مطلوبہ معلومات اس طرح سے ہیں

نمبرشمار	نام سبزی منڈی	تعداد دکانات	رقبہ دکانات	ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی	تاریخ تعیناتی	اعزازیہ روپے	سہولیات
	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ			عثمان منان شیخ لاہور			کلٹس کار، ٹیلیفون
	زیر تعمیر سبزی منڈی کاچھا			محمد شوکت کاشمیری کوٹ لکھپت			کلٹس کار، ٹیلیفون
	سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ			ملک عاصم مصطفیٰ ملتان روڈ			ٹیلیفون
	سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ			ملک محمد شفیق سنگھپورہ			کلٹس کار، ٹیلیفون
	سبزی و پھل منڈی جلو			زیر انتظام مارکیٹ کمیٹی سنگھپورہ			
	سبزی و پھل منڈی رائیونڈ			حاجی ملک عباس رائیونڈ			ٹیلیفون

ب ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں میں ایڈمنسٹریٹر صاحبان کام کر رہے ہیں۔چونکہ بلدیاتی الیکشن کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جیسے ہی منتخب ضلعی حکومتیں کام شروع کر یں گی توقواعد کے مطابق کسانوں کے نمائندوں میں سے مارکیٹ کمیٹیوں کے لئے چیئرمینوں کا انتخاب عمل میں آجائے گا۔

ج گزشتہ تین سالوں میں مارکیٹ کمیٹیوں کے ترقیاتی کام ، خرچ اور پراجیکٹ کی تفصیل اس طرح سے ہے

نام	سال	ترقیاتی کام	اخراجات روپوں میں
مارکیٹ			
لاہور		راوی لنک روڈ سبزی منڈی کی لکھوڈیر	کروڑ لاکھ
		منتقلی کے لئے زمین کی ادا کردہ قیمت	ہزار
کوٹ لکھپت		تعمیر نئی سبزی وپھل منڈی کاچھا،	کروڑ لاکھ
		تعمیر سڑکات و سولنگ	ہزار
		تعمیر بلڈنگ و نظام واٹر سپلائی	
		سیوریج و بجلی کا نظام	کروڑ لاکھ ہزار
			کروڑ لاکھ ہزار

ملتان روڈ، سنگھ پورہ اور رائیونڈ میں مذکورہ سالوں میں کسی ترقیاتی کام کی ضرورت نہ تھی۔

د یہ درست ہے کہ سڑکوں کی حالت بہتر نہ ہے لیکن وہ قابل استعمال ہیں۔

لاہور سبزی منڈی بادامی باغ کی صفائی کا ٹھیکہ سالِڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس ہے جِس کی وجہ سے یہاں صفائی کی صورتحال پہلے سے بہتر ہے۔ باقی تمام منڈیوں میں مارکیٹ کمیٹی اپنے انتظامات سے صفائی کرواتی ہے جو باقاعدگی سے روزانہ کی جاتی ہے۔ان منڈیوں کی صفائی کا ٹھیکہ بھی اسی ایجنسی کو دینے کا کام ہو رہا ہے نیز رائیونڈ پھل و سبزی منڈی پرائیویٹ ہے یہاں صفائی کا کام متعلقہ ڈویلپرز کرتے ہیں۔

مارکیٹ کمیٹی کا سٹاف کسی کو اڈے تھڑے الاٹ نہیں کر سکتا بلکہ یہ پھڑ ے تھڑے کاشتکار کے مفاد میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں نے سبزی منڈیوں کی سڑکات کا معاملہ اس سوال میں اٹھایا تھا مجھے بہاولپور میں یا اور بھی بہت سارے

مقامات پر جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ان کی حالت دگرگوں ہے میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے مالی سال میں کوئی فنڈ رکھا جارہا ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہماری منڈیوں میں اور لاہور میں ہم نے ایک سسٹم شروع کیا ہے کہ ہم نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ والوں کو ٹھیکہ دیا ہے اور دوسری منڈیوں کی صفائی کی ہے جس کے خاطر خواہ نتائج نکلے ہیں تو اب یہی طریقہ ہم پورے پنجاب میں ! کریں گے کہ سبزی منڈیوں میں جو صفائی کا مسئلہ درپیش ہے اس کو کر دیا جائے تاکہ ان کی صفائی کے معاملات بہتر اور احسن طریقے سے سرانجام دیئے جاسکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر مارکیٹ کمیٹی کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں شہر سے باہر ایک نئی سبزی اور فروٹ منڈی بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب آپ کا سوال تو لاہور کے متعلقہ ہے لیکن چلیں بات کرلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر جی، جی لیکن میں اس میں یہ ضمنی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں ابھی بھی دکانات کی الاٹمنٹ کے حوالے سے تنازعات موجود ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کردوں گا کہ کیا منسٹر صاحب ان تنازعات کو حل کرنے کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر جی، بالکل ہم تو ہمیشہ ہی تعاون کرتے ہیں لیکن یہ الاٹمنٹ کا جو "ہوتا ہے اس کے لئے$% " # ایک ڈسٹرکٹ کمیٹی بنائی جاتی ہے تو اس ڈسٹرکٹ کمیٹی کو ہدایت کردی جائے گی کہ ڈاکٹر صاحب کا "اور & #! اس مسئلے میں لیا جائے اور ان کی رائے یا ان کے تحفظات کو مدنظر رکھا جائے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، محترمہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر سوال کے جز ب کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں میں ایڈمنسٹریٹر صاحبان کام کر رہے ہیں چونکہ بلدیاتی الیکشن کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جیسے ہی منتخب ضلعی حکومتیں کام شروع کر یں گی توقواعد کے مطابق کسانوں کے نمائندوں میں سے مارکیٹ کمیٹیوں کے لئے چیئرمینوں کا انتخاب عمل میں آ جائے گا۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا کوئی ٹائم فریم بتادیں کہ کب تک ضلعی حکومتیں عمل میں آجائیں گی اور کب تک چیئرمینوں کا چناؤ ہو جائے گا؟

جناب سپیکر محترمہ میرے خیال میں یہ ان کے متعلقہ سوال نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر چیئرمین مارکیٹ کمیٹیوں کی بات ہورہی ہے اور کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیاان کو اس """! کے ساتھ ' کیاگیاہے کہ جب ضلعی حکومتیں اپنا کام شروع کریں گی۔

جناب سپیکر محترمہ جب کمیٹیاں اپنا کام شروع کر دیں گی تو پھر وہ بھی کر دیں گے۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر جیسے ہی بلدیاتی کمیٹیوں کے چیئرمین بن جائیں گے، ان کی باڈی بن جائے گی، " شروع کر دے گی تو پھر وہ سارے $ ' & میں سے نمائندے لے کر کمیٹی بنائی جائے گی اور اسی میں سے چیئرمین کا انتخاب ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا بھی اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ جو اس وقت کمیٹیاں موجود ہیں اور کام کر رہی ہیں یہ کتنے عرصے سے کام کر رہی ہیں، یہ ذرا ایوان کو بتادیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر یہ ڈاکٹر صاحب کا سوال ہے جس کا میں جواب دے رہا ہوں اس کو تقریباً تین سال ہوگئے ہیں یا تین سال سے زائد عرصہ ہوگیا ہے اور باقی بھی جو پنجاب میں ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں یا چیئرمین کام کر رہے ہیں ان کو تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے تو قانون میں یہی ہے کہ جب تک نئے چیئرمین ان کی جگہ نہیں آجاتے پرانے کام کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں بڑی سچائی کے ساتھ منسٹر صاحب کو یہ بتادوں کہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے یہ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جبکہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ! ہیں کہ یہ کمیٹیاں تین سال سے زائد کام نہیں کر سکتیں ہیں، ان کو تین سال کے بعد $ کیا جائے گا اور ان کی جگہ نئے ممبر آئیں گے چاہے بلدیاتی الیکشن ہوں یا نہ ہوں۔ پہلی بات تو یہاں یہ آجاتی ہے کہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے یہ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں تو پنجاب حکومت نے ہائی کورٹ کے ! کی نفی کی ہے مطلب کہ ان کو بھی نہیں مانا۔

جناب سپیکر یہ ماننے کی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آپ اِن سے جواب لے لیں۔ میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ تین سال سے نہیں بلکہ پانچ سال سے کچھ زیادہ عرصہ سے یہ کمیٹیاں احکامات کے خلاف کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر جی، ایسے نہیں کر سکتے۔ یہ ممکن نہیں ہے۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر جگہ یہ کمیٹی نہیں ہے ڈاکٹر صاحب کے سوال میں دیکھیں تو لاہور میں کسی جگہ بھی کمیٹی نہیں ہے اور ایڈمنسٹریٹرز مقرر کئے گئے ہیں۔ اس طرح بہت ساری جگہوں پر ایڈمنسٹریٹرز ہیں اور کچھ جگہوں پر چیئرمین ہیں جن کو لاہور
ہائی کورٹ کے آرڈر کے تحت ہی extension ملی ہے جبکہ پنجاب گورنمنٹ نے اُن کا period ختم کر دیا تھا۔ میں اپنی بہن کو وہ آرڈر دکھا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اگر سپریم کورٹ کا stay لاہور ہائی کورٹ نے ختم کر دیا ہے تو یہ بڑی عجیب سی بات سننے میں آ رہی ہے کیونکہ میرے پاس سپریم کورٹ کے آرڈر کی کاپی موجود ہے جس کو دیکھ کر میں بات کر رہی ہوں۔ اُس میں بڑا واضح لکھا گیا ہے کہ تین سال کے عرصہ سے زیادہ یہ ایڈمنسٹریٹر، چیئرمین یا جو کچھ بھی ہیں، کام نہیں کر سکتے۔ دوسری بات میں یہ پوچھوں گی کہ چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر کے جو عہدے ہیں اِن کا کیا معیار ہے، ان کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے اور ان کو کون منتخب کرتا ہے؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ جب بلدیاتی الیکشن مکمل ہو جاتے ہیں، چیئرمین، وائس چیئرمین بن جاتے ہیں اور elected House اپنے functions شروع کر دیتا ہے تو یہ elected House اور چیئرمین کا mandate ہے کہ وہ پینل بھیجتا ہے۔ Category-A کی کمیٹی کے لئے 17 ممبران کا پینل ہوتا ہے اور Category-B کی کمیٹی کے لئے 14 ممبران کا پینل ہوتا ہے یعنی 17 اور 14 ممبران جب function کرتے ہیں تو آپس میں ایک آدمی کو elect کرتے ہیں جو اُس کا چیئرمین ہوتا ہے۔ اُن ممبر حضرات میں سے آڑھتیوں کے نمائندے ہوتے ہیں، کسانوں کے ہوتے ہیں، پلے دار حضرات کے ہوتے ہیں اور بزنس مین بھی ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ کمیٹی farmers کے مفادات کے لئے ہوتی ہے لہٰذا majority farmers کی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر On his behalf کیونکہ وہ تشریف نہیں لائے۔

جناب سپیکر جی، مجھے تو اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر یہ بہت اہم سوال ہے جس میں کھادوں کی قیمت کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ظاہر ہے کہ ہمارا پنجاب کسانوں کا ہی صوبہ ہے اور پورا ایوان کم و بیش انہی کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں قیمتوں کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے جنوری 2014 سے ستمبر 2015 کی قیمتیں اس میں درج کی ہیں---

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب آپ میرے خیال میں سوال کا نمبر بولنا بھول گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر سوال نمبر 7166 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کھاد کی قیمتوں کے تعین کرنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب احسن ریاض فتیانہ کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا حکومت پنجاب کو مختلف قسم کی کھاد کی قیمت کا تعین کرنے کا اختیار ہے؟

ب کیا حکومت پنجاب محکمہ زراعت کا کوئی ادارہ کھادوں کی قیمتوں پر مانیٹرنگ کرتا ہے تو وہ کون سا ادارہ ہے؟

ج سال میں صوبہ میں مختلف قسم کی فروخت ہونے والی کھادوں کی قیمتیں کتنی دفعہ بڑھیں، ہر دفعہ کھاد کی قیمت بڑھانے کی وجوہات یا جواز کیا تھا؟

د حکومت نے بلاجواز قیمتیں بڑھانے یا زیادہ قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر کتنے افراد کھاد ڈیلر کے خلاف سال میں کارروائی کی؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف کھادوں کے متعلقہ تمام معاملات وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں

ب ضلعی حکومت کے تحت ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسرز، پرائس مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت توسیع ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرزراعت توسیع کے ہمراہ بالترتیب ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے کھادوں کی طلب، رسد اور استعمال کے علاوہ قیمتوں کی مانیٹرنگ بھی کرتے ہیں۔

ج سال میں صوبہ پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی قیمتوں کے ردوبدل کی تفصیل روپوں میں درج ذیل ہے

سال	درآمدی یوریا	ملکی پیداواری یوریا	ڈی اے پی
جنوری			
فروری			
جولائی			
مئی			
اگست			
ستمبر			

اضافے کی وجہ بسا اوقات قدرتی گیس خام مال برائے تیاری کی قیمت میں اضافہ جبکہ ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں اضافے کی وجہ بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

د درج بالا عرصہ کے دوران کھادوں کی ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور زیادہ قیمتوں پر فروخت کے خلاف کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے

سال	تعداد ایف آئی آر	تعداد گرفتاری	جرمانہ
			لاکھ لا

کھ

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے جنوری 2014 سے ستمبر 2015 تک کی قیمتیں یہاں پر درج کی ہیں جن کے تحت درآمدی یوریا -/1840 روپے، ملکی یوریا -/2020 روپے اور ڈی اے پی -/3950 روپے کی ہے۔

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ سنیں کیونکہ بڑی serious بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر انہوں نے بتایا ہے کہ اضافے کی وجہ بسا اوقات قدرتی گیس کی قیمت میں اضافہ جبکہ ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں اضافے کی وجہ بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان اور ہندوستان بالکل جڑواں ممالک ہیں۔ ہندوستان کے اندر یوریا کھاد -/500 روپے فی بیگ available ہے اور ڈی اے پی کھاد -/1200 روپے فی بیگ ہے۔

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ اب آپ latest position کسی سے پتا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انڈیا میں وہ subsidize کر کے یا جس طرح بھی دیتے ہیں تو ہمارے ہاں اس کو کم کیوں نہیں کیا جاتا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں سے جو آلو اور پیاز آتے ہیں وہ سستے پڑتے ہیں، یہاں پر کسان کی پیداوار input کی وجہ سے مہنگی ہوتی ہے اور ہمارا کسان بُری طرح نقصان میں چلا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح پاکستان اور پنجاب میں کھاد کی قیمتوں کو کم رکھنے کے حکومت اقدامات کیوں نہیں کرتی اور اس میں کیا مجبوری حائل ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں ڈاکٹر وسیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ بڑے پڑھے لکھے پارلیمنٹیرین ہیں اور حالاتِ حاضرہ پر اِن کی بڑی نظر رہتی ہے۔ آلو اور پیاز ہم نے کبھی بھی import نہیں

کیا جبکہ یہ دونوں products ہم export کرتے ہیں۔ جہاں تک انڈیا کی یوریا کھاد اور ڈی اے پی فاسفورس کی بات ہے---

جناب سپیکر ذرا سوچ سمجھ کر بات کیجئے گا۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر اگر 65/66 سال میں ایک سال کی کوئی مثال ہو تو میں اس کا نہیں کہہ سکتا لیکن میں مجموعی 65 سال کی بات کر رہا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں بتاتی ہوں۔

جناب سپیکر محترمہ منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں 65 سال کی بات کر رہا ہوں۔ اگر 65 سال میں ایک سال import ہو بھی گیا ہو تو وہ 65 سال پر بھاری نہیں ہوتا حالانکہ زیادہ مثال 65 سال کی ہی چلنی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ڈی اے پی فاسفورس کا اس وقت انٹرنیشنل ریٹ گر چکا ہے اور ہر جگہ پر ڈی اے پی -/2800 یا -/2900 روپے میں available ہے۔ جواب میں اس کا جو ریٹ دیا گیا ہے یہ ستمبر 2015 کا ہے۔ یوریا کھاد اس وقت -/1800 روپے سے کم پر available ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ مسئلہ take up کیا ہے کیونکہ یوریا پر ایک Development Cess Tax Infrastructure لگا ہے۔ یوریا فیکٹری کو جو گیس سپلائی کی جاتی ہے اُس پر Infrastructure Development Cess Tax لگا ہے جس کو ہم withdraw کرنے کی request کر رہے ہیں اور اس کے بعد امید ہے کہ یوریا کھاد ہمیں -/1400 روپے پر available ہوگی۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر جی، یہ تو بڑی بات ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں نے یہ گزارش کی تھی کہ انڈیا کے مقابلے میں ہم کھاد کے ریٹ کیوں نہیں لاتے تاکہ کسان بھی فائدے میں رہے اور لوگوں کو بھی سستی چیز ملے؟ میں نے بنیادی ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ اس ریٹ کو نیچے لانے میں ہمارے ہاں کیا رکاوٹ ہے؟

جناب سپیکر میرے خیال میں تھوڑی سی غلط فہمی ہو رہی ہے کیونکہ انڈیا کی کرنسی کا ریٹ آپ کے ملک کی نسبت کچھ زیادہ ہے جس کا آپ کو پتا ہے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر جی، اُن کی کرنسی کا ریٹ ہمارے سے نسبتاً مستحکم ہے۔
جناب سپیکر میں مستحکم کی بات نہیں کر رہا۔ آپ کا 100 روپیہ ہے تو اُن کے کتنے روپے ہوتے ہیں؟
محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر 175 روپے بنتے ہیں۔
جناب سپیکر کس ملک کے؟
محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر انڈیا کے بنتے ہیں۔
جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ہمارے 175 اور انڈیا کے 100 روپے بنتے ہیں۔
جناب سپیکر جی، محترمہ
محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر ابھی وزیر صاحب نے کہا کہ ہم نے کبھی انڈیا سے کوئی چیز نہیں منگوائی۔
جناب سپیکر جی، میں نے اُن کو ٹوک دیا تھا۔
محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آپ نے ٹوک دیا تھا لیکن میں آپ کی اجازت سے وزیر صاحب کو تھوڑا correct کرنا چاہوں گی۔
جناب سپیکر جی، محترمہ فرمائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر کیلا بھی انڈیا سے منگوا رہے ہیں جو سٹوروں میں پڑا ہوا ہے۔ آلو اور پیاز بھی منگوا رہے ہیں بلکہ دیگر بھی بہت ساری چیزیں منگوا رہے ہیں۔ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ایک سال 65 سال پر بھاری نہیں ہوتا؟ میری گزارش یہ ہے کہ تین سال سے یہ انڈیا سے لے رہے ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک سال لئے ہیں بلکہ یہ مان ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر چلیں، اُن کی بات سنتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر آپ کے تھوڑا سمجھانے پر وہ ایک سال پر آئے ہیں ورنہ وہ پہلے یہ کہہ گئے تھے کہ ہماری تاریخ ہے کہ ہم نے آج تک کبھی import نہیں کیا۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں محترمہ کی correction پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے کیلے کی بات نہیں کی اور legally واہگہ بارڈر کے راستے سے آ بھی نہیں رہا بلکہ چکوٹی کے راستے سے illegally کیلا آ رہا ہے جس کے منگوانے میں گورنمنٹ کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، کس راستے سے آ رہا ہے؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر کشمیر چکوٹی سے illegally آ رہا ہے جبکہ legally واہگہ بارڈر سے کیلا نہیں آ رہا۔ دوسری بات یہ کہ میں نے کیلے کی بات نہیں کی بلکہ پیاز اور آلو کی بات کی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ہم نے آلو صرف ایک سال منگوایا تھا جبکہ پیاز کے ہم net exporter ہیں اور ہر سال انڈیا کو export کرتے ہیں۔

جناب سپیکر کیا export کرتے ہیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر export کرتے ہیں۔ ہمارے صوبہ سندھ کا پیاز اور جنوبی پنجاب کا پیاز انڈیا کو ہر سال export کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے صرف ایک سال انڈیا سے آلو لیا تھا---

جناب سپیکر جی، میں اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔ اسے آپ بے شک کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ پچھلے مہینے میٹرو سٹور میں آلو پر باقاعدہ لڑائی ہوئی کہ)میں نے آلو پاکستان دا لیناتے توں مینوں انڈیا دا دتی جا رہیا ایں)یعنی جب میں وہاں پر سبزی خرید رہی تھی تو اُس وقت وہاں پر دو آدمیوں کی salesman سے لڑائی ہو رہی تھی کہ مجھے انڈیا کا نہیں بلکہ پاکستانی آلو چاہئے۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے آلو صرف ایک سال منگوایا ہے

اُس کے بعد ہم نے کبھی منگوایا ہی نہیں۔ہم آلو دے نہیں رہے بلکہ اُدھر سے لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر محترمہ جس سال کی بات کر رہی ہیں میں تو تسلیم کر رہا ہوں کہ اس ایک سال میں آلو بھارت سے منگوائے گئے---

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں تو اس سال کے سیزن کی بات کر رہی ہوں اور اس سال کی بات نہیں کر رہی۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر ہمارے ہاں آلو ہمیشہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر آلو تو استور سے آ رہا ہے جو کہ پاکستان کا حصہ ہے اور یہ بھارت کا حصہ نہیں ہے---

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحبہ آپ تشریف رکھیں کیونکہ وہ سوال ختم ہو چکا ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر ان کو علم ہونا چاہئے کہ استور پاکستان کا حصہ ہے---

جناب سپیکر محترمہ آپ کس کی اجازت سے بات کر رہی ہیں؟ اپنی نشست پر جائیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی نشست چھوڑ دیں۔مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر شکریہ۔آپ نے سوال کمیٹی کے سپرد تو کر دیا ہے جو کہ بڑا اہم معاملہ ہے اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بھی اس کمیٹی میں ایسوسی ایٹ کر کے اپنا "دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، بالکل آپ اس سوال کے محرک ہیں تو اس لئے آپ بھی کمیٹی کے ممبر ہیں۔کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر شکریہ

جناب سپیکر اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی کا ہے۔ جی، قریشی صاحب

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے مؤثر نظام کا مسئلہ

جناب محمد انیس قریشی کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ زرعی اجناس کے لئے مارکیٹنگ کا کوئی مؤثر نظام رائج نہ ہے کیا حکومت ناکارہ مارکیٹ کمیٹیوں کو فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ سبزی منڈی، غلہ منڈی اور شوگر ملز مافیا کا کارٹل کاشتکاروں کے لئے وبال جان بن چکا ہے کیا حکومت ان کارٹلز کو توڑنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ گنّے کی نئی قیمت نومبر کے پہلے ہفتے میں مقرر کرنے کی بجائے کاشتکاروں سے گنّا اسی پرانی قیمت روپے فی من کے حساب سے خریدا گیا۔وقت پر قیمت مقرر کیوں نہ کی گئی؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف یہ درُست نہ ہے کہ زرعی اجناس کے لئے مارکیٹِنگ کا کوئی مؤثر نظام رائج نہ ہے بلکہ پنجاب میں زرعی پیداواری مارکیٹس آرڈیننس اپنے ذیلی قوانین کے ساتھ رائج ہے۔

حکومت نے اس نظام کے تحت مارکیٹ کمیٹیوں میں چیئرمینوں کا تقرر کرنے کے لئے اے اور بی کیٹیگری کی دو کمیٹیاں تشکیل دی

ہوئی ہیں جو کہ بالترتیب اور ممبران پر مشتمل ہوتی ہیں۔یہ کمیٹیاں اکثریت رائے سے ایک ایک زمیندار * (کو چیئرمین اور وائس چیئرمین منتخب کرتی ہیں۔مارکیٹ کمیٹیاں تشکیل کرتے وقت یہ قانونی پابندی ہوتی ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین زمیندار کاشتکار ہی بن سکتا ہے اس طرح حکومت نے زرعی مارکیٹِنگ کے نظام میں کسانوں کے مفاد کا انتظام ان کے اپنے نمائندوں کے ذریعے مؤثر طریقے سے کیا ہے۔

ب سبزی و غلہ منڈیوں میں اجناس کی خرید و فروخت بذریعہ نیلامِ عام ہوتی ہے اس لئے کمیشن ایجنٹ کا کارٹل $ + موجود نہ ہے حکومت نے سبزی منڈی اور غلہ منڈی میں کمیشن ایجنٹ کی اجارہ داری کو ختم کرنے کے لئے زرعی منڈیوں کے قیام کے لئے پنجاب زرعی پیداواری قانون کے قاعدہ میں ترمیم کی ہے تاکہ نئے کمیشن ایجنٹ کو منڈی تک رسائی کا موقع دیا جائے۔جِس کے مطابق نئی منڈی کے قیام کے وقت پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹ کے لئے پلاٹوں کی شرح فیصد سے کم کر کے فیصد کر دی ہے اور نیلامی کے لئے مختص پلاٹوں کی شرح فیصد سے بڑھا کر فیصد کر دی ہے تاکہ زرعی اجناس کے کاروبار میں نئے حضرات بھی متعارف ہوں اور منڈیوں میں مقابلے کی فضا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ پرانے کمیشن ایجنٹ کی اجارہ داری بھی ختم ہو سکے۔

ج یہ درست نہ ہے۔ہر سال کرشنگ شروع ہونے سے قبل حکومت پنجاب کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجود سٹاک اور بین الاقوامی چینی کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے گنّے کی کم سے کم قیمت مقرر کرتی ہے۔سال میں مندرجہ بالا عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے سال کی گنّے کی قیمت خرید روپے فی کلو گرام کو برقرار رکھا گیا اور نوٹیفکیشن مورخہ ۔نومبر کو جاری کیا گیا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ پچھلے سال چاول کی بہت بری حالت ہوئی اور کوئی خریدار نہیں تھا۔کسان

بے چارے چاول مویشیوں کو ڈالتے رہے تو کیا رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے نیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن کو اس سال - ,کیا ہے کہ وہ چاول کی آئندہ فصل کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کریں؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میرے معزز بھائی کا سوال مارکیٹ کمیٹی کے سسٹم اور ان کی " $. پر ہے اور انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ---

جناب سپیکر قریشی صاحب میرا خیال ہے آپ جو سوال کر رہے ہیں وہ ایگریکلچر کمیٹی میں کر لیں تو ٹھیک رہے گا۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر منسٹر صاحب نے ہی چاول کی مارکیٹنگ کمیٹیوں کے ذریعے کرنی ہے اور یہ ان کی ذمہ داری ہے لیکن یہ اپنی ذمہ داری سے کترا رہے ہیں۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر معزز ممبر کا سوال ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے بارے میں ہے جو منسٹری آف کامرس کے تحت کام کرتی ہے وہ پنجاب حکومت کے تحت کام نہیں کرتی۔

جناب سپیکر قریشی صاحب اپنے سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر متعلقہ اس لئے ہے کہ میں ان سے گزارش کر رہا ہوں---

جناب سپیکر جو$.بات ہے وہ آپ بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پر کر لیں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر رائس ایکسپورٹ کارپوریشن---

جناب سپیکر قریشی صاحب میں آپ کو اجازت دے دوں گا اس لئے آپ بعد میں بات کر لیں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر انہوں نے - ,کرنا ہے تو وہ ہونا ہے-یہ - ,ہی نہیں کریں گے تو کیا ہو گا؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر پنجاب حکومت ہمیشہ ہر فورم پر کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے خواہ وہ کا معاملہ ہو یا ,"کا معاملہ ہو تو اس میں ہم اپنا "ہمیشہ وفاقی حکومت کو دیتی رہتی ہے محکمہ زراعت و لائیوسٹاک نے چاول کی ایکسپورٹ کے سلسلے میں ایران کا دورہ بھی کیا تھا لیکن بنیادی طور پر ایکسپورٹ پروموشن---

جناب سپیکر قریشی صاحب پہلے آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر ہے-

جناب سپیکر جو سوال آپ نے دیا ہے اسی سے متعلقہ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر ضمنی سوال ہی ہے کیونکہ پہلے میری ایک بہن نے پوچھا ہے کہ مارکیٹ کمیٹیاں چھ سال سے چلی آ رہی ہیں جو اس قدر خراب ہو چکی ہیں اور ان کی . " " اتنی خراب آئی ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے انہیں% دیا ہوا ہے تو کوئی ایسا ! نہیں ہے کہ
آپ پرانی کمیٹیوں کو چھ سال سے ابھی تک لے کر چلتے رہیں اور ان میں ردو بدل نہ کریں۔ اب نئی حکومت آگئی ہے جس نے - & کر لیا ہے تو ان کی ذمہ داری تھی کہ ان کمیٹیوں کو " کریں۔ میرے حلقہ میں ابھی وائس چیئرمین بالکل ہی نہیں ہے اور کمیٹیوں کے ممبران کا بھی وجود نہیں ہے صرف ایک چیئرمین کام کر رہا ہے جو کہ ! % پر چل رہا ہے تو جب تک کمیٹیاں " نہیں ہوتیں---

جناب سپیکر اس کی , کریں کیا آپ , کروانا چاہتے ہیں؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میں سوال یہی پوچھ رہا ہوں کہ یہ اس کو " کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر معزز ممبر کی بات بالکل صحیح ہے کہ کمیٹیاں بننی چاہئیں اور کمیٹیوں کا عرصہ مکمل ہونے کے بعد نئی کمیٹیوں کو آنا چاہئے مگر چونکہ بلدیاتی الیکشن دیر سے ہوئے ہیں اور ابھی ان کی " ! #کرنا شروع نہیں ہوئیں تو جیسے ہی ان کی% ! # " کرنا شروع کر دیں گی تو انشاء اللہ نئی کمیٹیاں - & کر لیں گی۔

جناب سپیکر قریشی صاحب مزید کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر بلدیاتی الیکشن کے ساتھ ان کمیٹیوں کا واسطہ ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ پہلے بھی انہوں نے ہی " کی تھیں تو اب کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر قریشی صاحب ان کا باقاعدہ واسطہ ہوتا ہے اور وہ ضلع کونسل کا پینل ان کے محکمہ کو بھجواتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر جز الف کا حکومت کی طرف سے جواب ہے کہ یہ درُست نہ ہے کہ زرعی اجناس کے لئے مارکیٹِنگ کا کوئی مؤثر نظام رائج نہ ہے بلکہ پنجاب میں زرعی پیداواری مارکیٹس آرڈیننس اپنے ذیلی قوانین کے ساتھ رائج ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ کے ایکٹ کے تحت کمیٹیوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ اب ان کی تاریخ ختم ہو چکی ہے تو کیا یہ اس ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی اور اگر ہو رہی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

اس مرحلہ پر چیمبر اٹینڈنٹ وزیر زراعت کے پاس گئے

جناب سپیکر اے مسٹر ادھر کدھر جا رہے ہو؟ جب متعلقہ وزیر صاحب جواب دے رہے ہوں تو آئندہ سے انہیں # " !نہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے

معزز ممبر کی بات نہیں سنی جس کا انہوں نے جواب دینا ہے۔آئندہ اگر ایسا کرو گے تو یہاں سے نکل جاؤ گے۔ جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر یہ اپنا سوال دوبارہ کر دیں۔ پلیز

جناب سپیکر وہی بات ہوئی ناں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر جز الف کے جواب میں مارکیٹ آرڈیننس کے تحت کا آرڈیننس انہوں نے کیا ہے جس کے تحت یہ کمیٹیاں " کر رہی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیر موصوف اپنے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ ان کا " ," ہو چکا ہے تو کیا کے ایکٹ یا آرڈیننس کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہے اور اگر خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر یہ آرڈیننس ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں نے کس طرح " کرنا ہے، ان کا ! ,کیا ہے، ان کی " " , کیا ہوگی، وہ کس طرح - ' #کریں گی، کس طرح لائسنس فیس لیں گی، کس طرح " ہو گی؟ تو یہ سارا آرڈیننس اس بارے میں ہے۔ چیئرمین اور وائس چیئرمین کا تعلق بلدیاتی الیکشن سے اس طرح ہے کہ ! , میں شامل ہے کہ بلدیاتی الیکشن میں ایک % ! # " # $ کرنی ہوتی ہے جو پھر چیئرمین کو $ کرتی ہے تو یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں۔ یہ جس آرڈیننس کا حوالہ دے رہے ہیں یہ مارکیٹ کمیٹی کے " کے لئے ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر یہ " " , کی بات کر رہے ہیں تو " " , تو اس کمیٹی---

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر مارکیٹ کمیٹی کے " کے بارے میں یہ آرڈیننس ہے کہ مارکیٹ کمیٹی نے " کیسے کرنا ہے؟

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میں "" , کی بات کر رہا ہوں کہ جس وقت کے ایکٹ کے تحت آپ نے "" , کرنی ہے جو کمیٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں ان کا وقت ختم ہوچکا ہے تو اب آپ نے انہیں * "- کرنا ہے یا " کرنا ہے کیونکہ چھ ماہ پہلے الیکشن تو ہوچکے ہیں۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر حکومت ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتی ہے لیکن چیئرمین مقرر نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر جی، وہ پینل جاتے ہیں۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر بالکل حکومت ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتی ہے اور لیکن چیئرمین مقرر نہیں کر سکتی۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میں یہی عرض کر رہا تھا کہ کے ایکٹ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے، قوانین پر عملدرآمد ہونا چاہئے انہیں روندنا نہیں چاہئے تو اس میں کیا مسئلہ آرہا ہے کہ اس قانون کو روندا جارہا ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر " /کرنے کے لئے سسٹم میں .تو نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ وزیر اعلیٰ کو اختیار ہے اور حکومت پنجاب کو اختیار ہے کہ , . .کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتے ہیں جو کہ مقرر کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر جی، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر شکریہ-سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صنعتی مزدوروں کو شادی گرانٹ دینے سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ راحیلہ انور کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ -جون کو صنعتی مزدوروں کی گرانٹس پر مشتمل ایک فہرست برائے منظوری حکومت کو پیش ہوئی اس فہرست کی نقل فراہم کریں؟

ب مذکورہ فہرست میں شامل جن مزدوروں کی بیٹیوں کے شادی گرانٹ کے کیس تھے ان کے نام اور صنعتی یونٹ کے نام بتائیں؟

ج مذکورہ فہرست میں سے جن مزدوروں کو شادی گرانٹ جاری کی گئی ان کے نام، صنعتی یونٹ کا نام اور رقم کی تفصیل بیان فرمائیں؟

د مذکورہ فہرست میں سے جن مزدوروں کو شادی گرانٹ کی رقم ابھی تک نہ ملی ہے ان کے نام، صنعتی یونٹ کا نام اور انہیں شادی گرانٹ جاری نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

ہ کیا حکومت مذکورہ فہرست میں شامل تمام صنعتی مزدوروں کو بیٹی کی شادی گرانٹس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل راجہ اشفاق سرور

الف یہ درست نہ ہے کہ -جون کو صنعتی مزدوروں کی گرانٹس پر مشتمل ایک فہرست برائے منظوری حکومت کو پیش ہوئی۔

ب جواب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

ج جواب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

د جواب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

ہ جواب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے؟ اگلا سوال نمبر جناب امجد علی جاوید کا ہے لیکن منسٹر صاحبہ ملک سے باہر ہیں اور ان کی طرف سے ہے اس لئے اس سوال کو ۔" ! کیا جاتا ہے ۔اگلا سوال نمبر جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو " !کیا جاتا ہے ۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ سوشل سکیورٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کتنے وارڈز پر مشتمل ہے یہ وارڈز کس کس مرض کے ہیں اور وارڈز کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

ب مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

ج مذکورہ ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل اسٹاف میں سے کون کون سے ریگولر ہیں اور کون کون سے کنٹریکٹ پر ہیں؟

د مذکورہ ہسپتال کے سال ۔ اور ۔ کے اخراجات کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل راجہ اشفاق سرور

الف سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ وارڈز پر مشتمل ہے اور اس وقت ہسپتال میں موجود بیڈز کی تعداد ہے۔

ہسپتال ہذا کے وارڈز کے نام اور ان میں بیڈز کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد ہے جن میں سے اسامیاں خالی ہیں ان اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ج سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کی ورکنگ اسامیوں پر تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے

ورکنگ	ریگولر	کنٹریکٹ

ان اسامیوں کی شعبہ وار تفصیل ضمیمہ ج ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

د سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کے لئے سال ۔ میں کروڑ لاکھ ہزار روپے جبکہ سال ۔ میں کروڑ لاکھ ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔اخراجات کی مدوار تفصیل ضمیمہ د ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر سوال کے جز الف میں پوچھا تھا کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کتنے وارڈز پر مشتمل ہے یہ وارڈز کس کس مرض کے ہیں اور کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ؟تو اس کی

جو تفصیل دی گئی ہے اس میں ٹوٹل وارڈز ہیں، اس کے ٹوٹل بیڈز ہیں تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے اور ایک صنعتی شہر کے لئے صرف بیڈکا ہسپتال ہے تو دوسرے جو شعبہ جات اس میں نہیں ہیں وہ سارے کے سارے بڑے---

جناب سپیکر اُدھر گورنمنٹ کا یہ ایک ہی ہسپتال ہے ،سوشل سکیورٹی کے علاوہ اُدھر اور کوئی ہسپتال نہیں ہے ؟

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر ایک ہی ہسپتال بیڈز کا ہے تو لاکھکے---

جناب سپیکر آپ سوشل سکیورٹی والے پر ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر ضمنی سوال یہ ہے کہ جو شعبہ جات اس میں نہیں ہیں جیسے 2" 4 3 2! 1 0

2% ' % 25' % " ' $. %) ! " $. %) 6یہ شعبہ جات کب تک قائم کر دیئے جائیں گے اور کیا ان کے بیڈز کی تعداد میں حکومت اضافے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محنت و انسانی وسائل راجہ اشفاق سرور جناب سپیکر ان کی یہ بات بالکل درست ہے کہ گوجرانوالہ انڈسٹریل سٹی ہے یقیناً اُس کو ترجیح دی جانی چاہئے اور انشاءاللہ وہ ترجیح دی جا رہی ہے اور اُس پر پوری " دی جارہی ہے ۔ہمارا جو " 4 %+ +ہے ان کی انفارمیشن کے لئے ہم نے% ! $ اُس پر کروڑروپے خرچ کئے ہیں اور

* "' " , ' +انشاءاللہ % + 4 "

* انشاءاللہ " ہو جائے گا۔باقی وہاں جو جو "$ " انصاری صاحب محسوس کر تے ہیں کہ وہاں کمی ہےاور وہاں جوہماری "$ " موجود ہیں اُن میں " 4 %$ " 7بھی ہے، 4 +8بھی ہے،% . $ 4بھی ہے، : 0 9بھی ہے ،% . $ " ! +بھی ہے ! 1 % 9بھی ہے اور اگر یہ فرمائیں کہ کسی% $ " کی ' وہاں ضرورت ہے تو میں انشاءاللہان کے ساتھ بیٹھکر اُس کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر منسٹر صاحب کا شکریہ۔ بالکل اس کے لئے ضرور بیٹھیں گے چونکہ یہ بنیادی ضرورت ہے اور جز ب کے متعلق ہے کہ اس میں ہسپتال کا جو سٹاف ہے اُس کی تفصیل کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ اسامیاں ہیں خالی ہیں تو اس میں جو جواب دیا گیا ہے کہ ورکنگ ہیں، ریگولر ہیں، ایک کنٹریکٹ پر ہے تو اگر ان کا ٹوٹل کیا جائے تو یہ بنتی ہیں نہیں بنتیں تو یہ سمجھ میں نہیں آرہا۔منسٹر صاحب اس کو " $ کر دیں۔

جناب سپیکر چلیں کوئی & " $, " $ ہو سکتی ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل راجہ اشفاق سرور جناب سپیکر اس میں ان کی نشاندہی کافی صحیح ہے مگر ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ " ' ;کا , $# پورے پنجاب میں ہو رہا ہے " ' ;کا ہم " #%"$!پر ایک , . . کر رہے ہیں۔جہاں تک خالی پوسٹ کی بات ہے تو ہماری ٹوٹل نرسز ہیں کیونکہ نرسز کے حوالے سے بھی انہوں نے بات کی اُس میں ریگولر ہیں اور . " " ہیں باقی جتنی پوسٹ ہیں ہم نے وہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے " -! کی ہیں اُس میں ایک دو " آئی تھیں اُن کو ہم ! کر رہے ہیں اور انشاءاللہ فوراً ان پوسٹ کو $" کر دیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میرا سوال تو اُسی جگہ پر موجود ہے کہ جو ورکنگ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل۔۔۔

جناب سپیکر اُس میں اِدھر اُدھر کر لیں۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر ٹھیک ہے اس کے آخری جز د میں بجٹ اور کے متعلق پوچھا گیا تھا تو جو کا بحث ہے وہ کروڑ لاکھ ہزار اور جو کا بجٹ ہے وہ کروڑ لاکھ ہزار روپے ہے تو یہ بجٹ بڑھانے کی

بجائے کم کر دیا گیا ہے تو پھر یہ بہتری کس طرح آئے گی، اگر بجٹ کو بڑھانے کی بجائے کم کر دیا گیا ہے تو کیا کوئی سہولتیں واپس لی گئی ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل راجہ اشفاق سرور جناب سپیکر کوئی سہولت واپس نہیں لی گئی انشاءاللہ%$. " ! ان کی ساری سہولیات اُسی طرح چل رہی ہیں۔ پچھلے سال بھی ہمارا وہاں بجٹ میں سے تقریباً کروڑ روپیہ واپس اس لئے آگیا تھا کہ ہم اُس کو وہاں %$. " ! خرچ نہیں کر سکے۔ کروڑ روپے ہیپاٹائٹس سی کی میڈیسن کے لئے وہاں سے اس لئے واپس آگئے تھے جو میڈیسن اُس وقت تھی وہ $ اس طرح نہیں ہوئی کہ جو بعد کی نئی میڈیسن آئی ہے اُس کا رزلٹ تھا اس حوالے سے یہ , > ! ہو رہی ہیں انشاءاللہ کمی نہیں ہو گی بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر جی، اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے، سوال نمبر بولیں

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اساتذہ سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ایم ایس سی، بی ایس اور ایم فل کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور کوئی معیار مقرر ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

ب یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلباء کو کتنے ایم فل اور پی ایچ ڈی اساتذہ پڑھا رہے ہیں، ان میں سے کتنے یونیورسٹی کے مستقل اور کتنے پارٹ ٹائم والے ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ج کیا یونیورسٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے یونیورسٹی اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کے لئے جاری کردہ یارڈسٹک کو * $$ کر رہی ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

د اگر یونیورسٹی کی انتظامیہ داخل کردہ طالب علموں کو اعلیٰ قابلیت کے حامل اساتذہ فراہم نہیں کر رہی تو ان طلباء کے نقصان اور گرتے ہوئے معیار تعلیم کا ذمہ دار کون ہو گا؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف یونیورسٹی میں تعلیم بی ایس سی بی ایس لیول سے شروع ہوتی ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے یونیورسٹی اساتذہ کے لئے تعلیمی معیار مقرر کر رکھا ہے جو کہ کم از کم فرسٹ کلاس ماسٹر ڈگری برائے لیکچرار ہے اور یہ اساتذہ بی ایس سی لیول تک پڑھاتے ہیں۔ ایم ایس سی اور ایم فل لیول پر ایم فل اور پی ایچ ڈی اساتذہ مل کر پڑھاتے ہیں۔

ب زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔تفصیل اس طرح سے ہے۔

تعلیم	مستقل	پارٹ ٹائم	کل تعداد
پی ایچ ڈی			
ایم فل ایم ایس			
ایم ایس سی ایم اے بی ایس			
سی آنرز			
میزان			

ج زرعی یونیورسٹی ، فیصل آباد ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے اساتذہ کے لئے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کے معیار پر پوری طرح عملدرآمد کر رہی ہے۔

د جیسا کہ جز ج میں وضاحت کی گئی ہے کہ یونیورسٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اساتذہ کے لئے مقرر کردہ تعلیمی معیار پر

مکمل عملدرآمد کر رہی ہے لہٰذا یہ بات درست نہ ہے کہ یونیورسٹی طلباء کو اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ فراہم نہیں کر رہی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز ب میں بتایا گیا ہے کہ آٹھ مستقل پی ایچ ڈی اساتذہ ہیں اور گیارہ ایم فل مستقل اساتذہ ہیں۔ میں آپ کے توسط سے جناب منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آٹھ پی ایچ ڈی ٹیچرز ہیں اور گیارہ ایم فل ہیں یہ کس کس < # میں پی ایچ ڈی اور ایم فل ہیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر یہ جو پی ایچ ڈی اساتذہ اکرام ہیں$ "; " ; "; $ ، 3میں پی ایچ ڈی ہیں ! " . (! ; ;

? . " (میں ہیں " " ! > % " =میں ہیں، " . ?

$ " . ;میں ہے$ "; " ; (! . ! " 3میں ہے، $ "; ;

" میں ہے،% . $ ' 5میں ہے، " 9 $ " . ;میں

ہے، " " میں ہے،% . $ ' 5میں ہے، " " 0 ! ! /میں ایم

فل ہیں،% . $ " # " <میں ایم فل ہیں$ "; ; " میں ایم ایس سی ہے

" $ "; ;میں پھر ایم ایس سی ہے،% $ 5 " میں بی ایس

سی ہے، ایم ایس سی آنرز " (! . ! " 3$ "; ; میں ہیں تو یہ اس طرح لمبی لسٹ ہے جو میں اپنے بھائی کو دے دوں گا۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب جب تک آپ مکمل نہیں کریں گے معزز ممبر خوش نہیں ہوں گے وہ کہہ رہے ہیں کہ سارے پڑھیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ٹھیک ہے میں اس بات سے آگے چلتا ہوں۔

جناب سپیکر اچھا ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ جو لسٹ منسٹر صاحب پڑھ رہے ہیں یہ ساری" . ;اور " % " =سے ! ہے اس یونیورسٹی کے اندر ایم فل ایجوکیشن، ایم فل کمپیوٹر سائنس ہو رہا ہے انہیں کون لوگ پڑھا رہے ہیں؟

وزیرزراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں نے تو پہلے گزارش کی ہے کہ یہ بہت لمبی لسٹ ہے میں ساری پڑھ دیتا ہوں اس میں ایم اے اسلامیات ہیں،ایم فل فزکس ہے،بی ایس آئی ٹی ہے، ایم اے انگلش ہے، ایم ایس سی آنرز ہے، ایم ایس کمپیوٹر سائنس ہے، پی ایچ ڈی کیمسٹری ہے،

ایم اے انگلش ہے،ایم فل ایجوکیشن ہے، ایم ایس سی سائیکالوجی ہے، ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس ہے، ایم فل اکنامکس ہے، ایم فل بزنس ایڈمنسٹریشن ہے، ایم کام ہے، ایم سی ایس ہے، پی ایچ ڈی ایجوکیشن ہے، ایم ایس سی آنرز ایگری ایکسٹینشن ہے اور یہ ایک لمبی لسٹ ہے جو میرے پاس موجود ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ ویٹرنری سائنسز کے علاوہ کتنے شعبہ جات میں ایم فل ہو رہا ہے اور اس میں کتنے سٹوڈنٹس ہیں؟ یہ بتا دیں پھر میں اگلے ضمنی سوال پر آتا ہوں۔

جناب سپیکر آپ کی یہ بات تو کسی اور طرف جا رہی ہے۔ جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر یہ ." " کا سوال ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اس وقت میرے پاس نہیں ہوگا میں پتا کر کے اپنے بھائی کو بتا سکوں گا۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہی بتا دیں کہ میں نے جز ج میں پوچھا ہے کہ کیا یونیورسٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کے لئے جاری کردہ& " ! %کو * $$ کر رہی ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس میں مجھے یہ بتا دیں کہ ایک ٹیچر بطور سپروائزر کتنے سٹوڈنٹس رکھ سکتا ہے؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میرے پاس کا ایگریکلچر یونیورسٹی ایکٹ ہے جس کے تحت یونیورسٹی اور اس کے کیمپس کام کرتے ہیں۔ اس ایکٹ کے تحت ہائر ایجوکیشن کمیشن گائیڈ لائن دیتا ہے کہ کس قسم کے پروفیسر پڑھائیں گے۔ پی ایچ ڈی اور ایم فل کلاسز کو

پروفیسر پڑھائیں گے۔پروفیسر کی کوالیفکیشن پی ایچ ڈی، ایم فل ہوگی اور اس کا پندرہ سال کا تجربہ ہوگا۔ اسی طرح ایسوسی ایٹ پروفیسر کی کوالیفکیشن ہے، اسسٹنٹ پروفیسر کی کوالیفکیشن ہے اور لیکچرار کی کوالیفکیشن ہے۔ اس کے علاوہ کلاسز میں کتنے سٹوڈنٹس$$ کرنے ہیں یہ یونیورسٹی کا مینڈیٹ ہے یہ میں اپنے بھائی کو دکھا دیتا ہوں میرے پاس یونیورسٹی کا پورا ایکٹ ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر شاید میرا سوال منسٹر صاحب سمجھے نہیں ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور یونیورسٹی کی ایک& " ! % ہے۔ منسٹر صاحب نے جیسے کوالیفکیشن بتائی ہے اسی طرح ایجوکیشن کے , ہیں کہ اگر ایک پروفیسر ہوگا تو وہ بطور سپروائزر , ", ,اتنے سٹوڈنٹس رکھ سکتا ہے اور اگر ایم فل ہوگا تو وہ بطور سپروائزر اتنے سٹوڈنٹس رکھ سکتا ہے۔ ہم ہر روز یہاں بات کرتے ہیں کہ % '$

" ! کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں تو ایک طرف، ہماری پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیوں نے $ لگا رکھی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا تھا کہ ایم فل کی کلاس میں سٹوڈنٹس کی تعداد پینتیس چالیس سے زیادہ ہو لیکن یہ اڑھائی، اڑھائی سو سٹوڈنٹس داخل کر رہے ہیں اور ان کے پاس بیس سٹوڈنٹس کے لئے استاد نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہم صرف ڈگریاں بانٹ رہے ہیں اور .! $ * & ہے نہیں، : 0 کا رزلٹ صرف تین فیصد آتا ہے۔میں چاہ رہا ہوں کہ یہ , پر آجائے تاکہ پتا چلے کہ کتنے اساتذہ ہیں اور وہ& " ! % کے مطابق ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر یونیورسٹی اس کو * $$ نہیں کر رہی تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور ان سٹوڈنٹس کا جو بیڑہ غرق ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں نے تو گزارش کر دی ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی& " ! % ہے کہ پروفیسر صاحبان کس کلاس کو پڑھائیں گے، ایسوسی ایٹ پروفیسر صاحبان کس کلاس کو پڑھائیں گے، ان کی کوالیفکیشن کیا ہوگی، اسسٹنٹ پروفیسر کی کیا کوالیفکیشن ہوگی، لیکچرار کی کیا کوالیفکیشن ہوگی اور سپروائزر کی کیا کوالیفکیشن ہوگی؟ یہ میں نے

گزارش کر دی ہے۔اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی جگہ پر ،کسی کلاس میں یہ * $$ & " ! %نہیں کی جا رہی تو یہ مجھے اس کی " $, دے دیں میں اُن سے باقاعدہ " " جواب منگوا لوں گا۔ جہاں کمی ہے یہ اس کی نشاندہی کریں پھر اس بارے میں یونیورسٹی سے $" ! جواب منگوایا جاسکتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ان کا سوال تھا کہ # ,

! کتنے ہوتے ہیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر ! # , پانچ سے پندرہ ہوتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر چار پی ایچ ڈی ہیں جن میں سے تین ایجوکیشن کے ہیں جب یہ لسٹ دیں گے تو میں اس کو بھی دیکھ لیتا ہوں۔تین کے مطابق وہاں پر سٹوڈنٹس ہونے چاہئیں لیکن وہاں پر سٹوڈنٹس $$ ہوئے ہیں اور دو دن کی کلاس ہے۔ یہ ایجوکیشن کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے میں ایجوکیشن کی بات کر رہا ہوں ایم فل ایجوکیشن ہو رہی ہے، ایم فل میتھمٹکس ہو رہی ہے، ایم فل کمپیوٹر سائنس ہو رہی ہے اور مگر ان کے لئے استاد نہیں ہیں۔وہ ویٹرنری سائنسز کی یونیورسٹی ہے اور صرف پیسے بنانے کے لئے ان یونیورسٹیوں نے $ #< .شروع کر دئیے ہیں۔ اب گورنمنٹ لیول پر فیصلہ ہو گیا ہے کہ ایجوکیشن کے اندر انحطاط کو ختم کرنے کے لئے سب کیمپس میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی کلاسیں ختم کی جائیں اور اس کے باقاعدہ احکامات جاری ہو گئے ہیں۔میں اسمبلی کے , پر بات کر رہا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کی انکوائری کروائیں کہ اگر یونیورسٹی کے پاس اساتذہ نہیں ہیں تو پھر وہ بچوں کے مستقبل کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہیں، کیوں اس ملک کی سندوں اور ڈگریوں کا دنیا میں مذاق بنا رہے ہیں؟ وہ صرف ڈگریاں پاس کراتے جا رہے ہیں اور ان کے پاس . ! $ * & ہوتا نہیں ہے۔ : 0 جو ایک میٹرک کے بچے کو پاس کرنا چاہئے وہاں فیصد ایم فل اور پی ایچ ڈی لوگ فیل ہو جاتے ہیں اور یہ اسی طرح کے کام کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہماری پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیاں جو حشر کر رہی ہیں اُن کا محاسبہ ضروری ہے اور میں گزارش

کروں گا کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیجیں وہاں پر " ! %' $ پر بات ہو، اس پر ایوان $# !کرے اور یہ "! . تمام یونیورسٹیوں کو بھی جاری کی جائیں تاکہ ملک کے اندر جو " ! %' $ کا سوال کھڑا ہے جس سے ہمارا مستقبل تباہ ہو رہا ہے یہ نہ ہو۔ یہی لوگ یہاں سے پڑھ کر سکولوں میں اساتذہ کے طور پر جاتے ہیں جب ان کا اپنا . ! $ * & نہیں ہو گا تو یہ نیچے کیا -$' !کریں گے؟ میری گزارش ہو گی کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیجیں تاکہ وہاں اس پر بات ہو۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر اس وقت جس یونیورسٹی کی بات ہو رہی ہے وہ ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد کا سب کیمپس ہے۔ یہ یونیورسٹی غالباً میں قائم ہوئی تھی اور یہ دنیا کی ! ! ' یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ اگر میرے بھائی سمجھتے ہیں کہ وہاں کسی قانون، کسی اصول اور کسی ضابطے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو یہ مجھے . "" * "دیں میں یونیورسٹی سے اس کا " . "" *جواب مانگ لوں گا۔ اگر کسی ایسے کورس پر #لگ چکا ہے، ہائر ایجوکیشن کمیشن یا کسی ادارے کی طرف سے سب کیمپس میں ایم فل اور پی ایچ ڈی نہ کروانے کا فیصلہ ہو چکا ہے تو میں معزز ممبر کی بات پر یقین کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کی خلاف ورزی نہیں ہو گی۔ اگر پی ایچ ڈی اور ایم فل پر #لگ چکا ہے تو وہاں پر پی ایچ ڈی اور ایم فل کی کلاسیں نہیں ہوں گی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں منسٹر صاحب کو . "" * "دے دوں گا لیکن یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ آج ہم ویٹرنری سائنس کی بات کر رہے ہیں یہ صرف اس کا ہی نہیں بلکہ$. " ! کا بھی یہی مسئلہ ہے اس لئے اس پر بات ہونی چاہئے۔ میں آپ کے توسط سے ہی منسٹر صاحب کو یاد کرانا چاہوں گا کہ% ! " $پر میرا غلہ منڈی کی شفٹنگ کے متعلق سوال تھا اس میں بھی مجھے نہیں بلایا گیا جبکہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس پر باقاعدہ انکوائری کروائیں گے وہاں پر بھی , کی خلاف ورزی ہوئی ہے جس نے یہ خلاف ورزی کی ہو گی اس کی سزا تجویز کی

جائے گی لیکن اس پر بھی کوئی کام نہیں ہوا۔ میری یہ بڑی $# , ' ہوگی کہ . "$# ' "اس کو کمیٹی میں " " ,# بھیجیں تاکہ باقی تمام یونیورسٹیوں کی $" % " ! کا معاملہ حل ہو۔

جناب سپیکر یہ بات تو ایجوکیشن منسٹر صاحب سے متعلقہ ہے اس لئے ان کو ہم پابند کر سکتے ہیں۔ آپ نے جو نشاندہی کی ہے وہ خود اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جی،ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر بہت شکریہ۔ جی،سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

جو ایوان کی میز پر رکھا گیا

جھنگ مارکیٹ کمیٹی شورکوٹ کی آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

جناب خالد غنی چودھری کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف مارکیٹ کمیٹی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کی جنوری ۔ تا ۔ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل مدوار بتائی جائے؟

ب جنوری ۔ تا ۔ شور کوٹ مارکیٹ کمیٹی نے جو ڈویلپمنٹ کروائی اور کہاں کہاں کروائی ہے، اخراجات سمیت مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف مذکورہ ضلع کی مارکیٹ کمیٹی تحصیل شورکوٹ کی جنوری ۔ تا ۔ آمدن اور اخراجات کی مد وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

آمدن روپوں میں

سال	لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	متفرق	میزان
جنوری تا جون	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار

اخراجات روپوں میں

سال	تنخواہ	آپریشنل	متفرق	میزان
جنوری تا جون	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار
-	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار	لاکھ ہزار

ب متذکرہ عرصہ کے دوران ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ لیبر کے سکولز اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احسن ریاض فتیانہ کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کے کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

ب ان ڈسپنسریوں اور سکولوں کے اخراجات سال - میں کتنے ہوئے، مدوار تفصیل فراہم کریں؟

ج ان سکولوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں، کیا حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل راجہ اشفاق سرور

الف تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کے زیر سایہ کوئی سکول واقع نہ ہے ۔ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت تحصیل تاندلیانوالہ میں دو سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

۱۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری تاندلیانوالہ، شوگر ملز کنجوانی۔

۲۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چنار شوگر ملز، تاندلیانوالہ

ب تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کے زیر سایہ کوئی سکول واقع نہ ہے ۔سال میں تحصیل تاندلیانوالہ میں کام کرنے والی دو سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں پر لاکھ ایک ہزار روپے کے اخراجات ہوئے۔مد وار تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کے زیر سایہ کوئی سکول واقع نہ ہے ۔تحصیل تاندلیانوالہ میں موجود سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں میں اس وقت کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی غلہ منڈی کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جا رہا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ غلہ منڈی کے لئے مخصوص کی جانے والی جگہ، مین شاہراہ یا سڑک پر واقع نہ ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ غلہ منڈی کو جانے والا منظور شدہ راستہ صرف گیارہ فٹ ہے جب کہ غلہ منڈی میں جانے والی ٹریفک بڑی گاڑیوں اور ٹرالیوں پر مشتمل ہوتی ہے اور ان کا اتنی تنگ سڑک سے گزرنا ناممکن ہوگا؟

د اگر جز د کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قواعد کے مطابق ایسی جگہ پر غلہ منڈی بنائی جا سکتی ہے؟

وزیرزراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف جی ہاں یہ درست ہے۔

ب غلہ منڈی کے لئے مختص جگہ سڑک سے فٹ دور ہے۔

ج جی ہاں یہ درست ہے کہ سابقا منظور شدہ راستہ فٹ ہے جبکہ اس سے ملحقہ محکمہ جنگلات کا رقبہ ہے جس میں سے غلہ منڈی کو جانے کے لئے فٹ چوڑی اور فٹ لمبی جگہ کو محکمہ مال کی خسرہ گرداوری میں شارع عام قرار دیا گیا ہے اس طرح یہ راستہ فٹ چوڑا ہو جاتا ہے۔

د ضلعی انتظامیہ اور انجمن آڑھتیان غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے باہمی مشاورت سے اس جگہ کو غلہ منڈی کے لئے موزوں قرار دیا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سبزی منڈیوں کے مسائل سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے ؟

ب اس ضلع کے کس کس شہر کی سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے زمین مختص کی جاچکی ہے اور کن کو شفٹ کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے ؟

ج کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جن سبزی و فروٹ منڈیوں کے لئے زمین مختص ہو چکی ہے ان کو شفٹ کرنے کے لئے کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے ؟

د کیا حکومت اس ضلع کی تمام منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیرزراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی درج ذیل سبزی منڈیاں شہر کی حدود میں آ چکی ہیں۔

- سبزی منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ
- سبزی منڈی گوجرہ
- سبزی منڈی کمالیہ
- سبزی منڈی پیر محل

ب سبزی منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ رجانہ روڈ پر منتقل کی جارہی ہے جس میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور آکشن کر دی گئی ہے۔فنڈز واگزار کروانے کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کو تحریر کر دیا ہے۔فنڈز واگزار ہونے کے بعد ٹینڈرز دے کر ترقیاتی کام مکمل کئے جائیں گے اور منڈی مجوزہ جگہ پر شفٹ کر دی جائے گی۔

ج اس جز کا جواب جز ب میں دیا جا چکا ہے۔

د جی ہاں حکومت منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے اور مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان کو ہدایات کی جا چکی ہیں کہ منڈیوں کے مسائل کو جلد از جلد حل کیا جائے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں؟

ب سال ۔ کے دوران اس ضلع میں کھالہ جات پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

ج ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امسال کون کون سے کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے؟

د ان کھالہ جات کو کس طریق کار کے تحت منتخب کیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 2 کھالہ جات ہیں اور تمام کھالہ جات جزوی طور پر پختہ ہو چکے ہیں ۔البتہ کوئی کھال پختہ ہونا باقی نہ ہے۔

ب سال ۔ کے دوران ضلع میں دو منصوبہ جات کے تحت کھالہ جات کی اضافی پختگی کا کام جاری ہے ۔ان منصوبہ جات کے تحت مختص شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تعداد کھالہ جات	مختص شدہ رقم روپوں میں
		ٹیوب ویل سکیم	
	پنجاب میں آبپاش زراعت کی	عدد	کروڑ لاکھ
	بہتری کا منصوبہ		
		عدد	لاکھ
	نہری علاقوں میں کھالوں کی	عدد	کروڑ لاکھ
	اضافی پختگی کا منصوبہ		
	کل رقم		کروڑ لاکھ ہزار

ج ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امسال جز ب میں بیان کردہ کھالہ جات کی اضافی پختگی اور دو ٹیوب ویل کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام مندرجہ بالا منصوبہ جات کے تحت جاری ہے جن کی تفصیل الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کے منصوبہ کے تحت کھالہ جات کی تیس فیصد اصلاح و پختگی)پہلے آئیے پہلے پائیے) کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ البتہ حکومت پنجاب کے)نہری علاقوں میں کھالوں کی اضافی پختگی کا منصوبہ)کے تحت کھالہ جات کی پچاس فیصد تک اضافی اصلاح و پختگی کے لئے مناسب تشہیر کے بعد مقررہ تاریخ تک درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اور حکومت کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق اہل درخواستوں کو قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

جناب طارق محمود باجوہ کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ننکانہ صاحب میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں؟

ب مذکورہ ادارے کون کون سی سہولیات صنعتی کارکنان کو دے رہے ہیں؟

ج رجسٹرڈ صنعتوں ، بھٹہ خشت اور کارخانوں سے یکم جولائی سے آج تک کس کس مد میں کتنی رقم موصول کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل راجہ اشفاق سرور

الف ضلع ننکانہ صاحب میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کوئی بھی ادارہ نہ ہے۔

ب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

ج پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے دائرہ کار میں کسی بھی قسم کی آمدنی کا حصول نہ آتا ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، آپ سے پہلے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غی اث الدین جناب سپیکر اسمبلی کی اکاؤنٹ برانچ والوں نے بتایا ہے کہ ہر ممبر کی تنخواہ میں سے ہر مہینے ہزار روپے کٹوتی ہوگی۔ہمیں یہ بتایا جائے کہ دس ہزار کس مد میں کٹوتی ہوگی؟
جناب سپیکر جی،آپ کو کس نے کہا ہے؟

جناب ابو حفص محمد غی اث الدین جناب سپیکر یہ خود برانچ والے کہہ رہے ہیں کہ کٹوتی ہوگئی ہے۔ہمیں بتایا جائے کہ یہ کٹوتی کیوں ہوئی ہے؟
اس مرحلہ پر حکومتی خواتین ممبران اپنی نشستوں پر احتجاجاً کھڑی ہوگئیں

جناب سپیکر میں اس کو دیکھتا ہوں۔آپ لوگ فکر نہ کریں میں اس کا خود نوٹس لوں گا جی،قائد حزب اختلاف

بنگلہ دیش میں پاکستان کے حامی اور جماعت اسلامی کے سربراہ
جناب مطیع الرحمٰن نظامی کی شہادت پر آؤٹ آف ٹرن قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر گزارش ہے کہ مطیع الرحمٰن نظامی جو مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی کے سربراہ تھے۔ انہیں کل رات پھانسی دے دی گئی ہے اور میں نے ایک مذمتی قرارداد جمع کروائی ہے۔میری آپ سے استدعا ہے کہ وہ قومی راہنما جس کا جرم صرف پاکستان کا ساتھ دینا، افواج پاکستان کا ساتھ دینا اور نظریہ پاکستان کا ساتھ دینا ہے۔ لاءمنسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کرنی چاہئے اور دوسری بات یہ کہ مذمتی قرارداد ضرور پاس کرنی چاہئے۔ انہوں نے پاکستان سے محبت اور ہمدردی کے جرم میں جام شہادت نوش کیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ! $ کرکے میری قرارداد کو & کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،لاءمنسٹر صاحب

وزیر قانون وپارلیمانی امور راناثناءاللہ خان جناب سپیکر اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے یہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت رویہ ہے جس کے تحت اپنے مخالفین کو یا دوسرے لفظوں میں جو پاکستان کے ہمدرد، اس وقت پاکستان کے ساتھ کھڑے ہوئے جب انڈین یلغار کے تحت پاکستان کو دولخت کیا جارہا تھا۔ اب چالیس سال بعد ایک نام نہاد ٹربیونل بنا کر اس کے ذریعے سے ان کو سزائے موت دے کر اس پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ میں قائد حزب اختلاف کی اس بات کو ! کرتے ہوئے چاہوں گا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں وہ اس سلسلے میں قرارداد تیار کرلیں اور وہ پیش کریں۔ اپوزیشن اور ٹریژری بنچوں کی طرف سے ایک " $ " > لائی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر کوئی دوست بات کرنا چاہیں تو بات بھی کریں اور اس کے بعد اس کو کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر قرارداد تو جمع کرادی ہے اور اس پر ". بھی کردیئے ہیں۔ رانا ثناءاللہ خان نے جو بات کی ہے میں اس پر ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور انہیں خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پوری قوم کے جذبات کی صحیح عکاسی کی ہے۔

تعزیت

جناب مطیع الرحمٰن نظامی شہید کے لئے دعائے مغفرت

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اب جناب مطیع الرحمٰن نظامی شہید کے لئے دعا مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب آپ دعائے مغفرت کرائیں۔

اس مرحلہ پر جناب مطیع الرحمٰن نظامی شہید کے لئے دعائے مغفرت کرائی گئی

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری رمضان صدیق بھٹی صاحب تحریک التوائے کار نمبر کا جواب آنا تھا۔

سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر جب یہ تحریک التوائے کار% ! <کو . " ! کی گئی تھی تو میں اسی دن سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لایا،کل بھی ان کے ساتھ رابطے میں رہا اور آج صبح سے بھی رابطے میں ہوں لیکن ان کی طرف سے مجھے بالکل جوابات مہیا نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر جی،کن کی طرف سے جواب مہیا نہیں کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر ڈیپارٹمنٹ یعنی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جواب مہیا نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر میرے خیال میں اس تحریک التوائے کار کو . " ! کرتے ہیں۔آپ اس میں اور کوشش کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر میں کوشش کر تو رہا ہوں اور مزید بھی کروں گا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ڈپٹی سپیکر صاحب نے آرڈر پاس کئے تھے کہ جس محکمے کا سیکرٹری نہیں ہو گا تو اس محکمے کے جتنے سوالات و جوابات اور تحریکیں ہوں گی ان کو . " ! کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر وہ آرڈر A " @ کے لئے تھا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر اس چیز کو کیا جائے کہ آئندہ سیکرٹری صاحبان حاضر ہوں گے۔

جناب سپیکر یہ صرف A " @ کے لئے ہے اور وہ اسی دوران حاضر ہوں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اگر یہ ضروری نہیں ہے تو اس کو اسمبلی کی کارروائی سے ختم کر دیں۔

جناب سپیکر جی، آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر جی، وحید گل صاحب

جناب محمد وحید گل جناب سپیکر ہم سردار شیر علی گورچانی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کل بڑی جرأت کا مظاہرہ کر کے بات کہی ہے کہ جس محکمے کا سیکرٹری نہیں آئے گا تو اس کے سوالات . " ! کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شُنیلا رُوت کی تحریک التوائے کار ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر میں اس میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ تحریک التوائے کار نمبر لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ تھی۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر کر دی گئی ہے کیونکہ یہ لوکل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب لیکن اس میں تو یونین کونسل لکھا ہوا ہے۔ اس کی ذمہ داری ٹی ایم اے کی ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر اس پر کارروائی ای ڈی او ہیلتھ اور ان کا ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں اس تحریک التوائے کار کو . " ! کیا جاتا ہے اور ان سے جواب منگوالیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت جناب سپیکر اس کو کیوں ! * کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور ہم ان سے جواب لے لیتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت جناب سپیکر یہ ہمیں بتائیں اور مطمئن تو کریں کہ کیوں اور کیسے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر میں اس میں بتانا چاہوں گا کہ جتنے بھی انجکشن یا میڈیسن وغیرہ ہیں وہ ہسپتال سے متعلقہ ہیں اور یہ سارے کا سارا کام ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ یہ " " ۔ ای ڈی او ہیلتھ کے ! ہوتی ہیں اس میں حفاظتی ٹیکے ہوں یا کتے کے کاٹنے کی " " ۔ یا آوارہ کتوں کے خلاف جو کارروائی کی جاتی ہے یہ ای ڈی او ہیلتھ کرتے ہیں اس لئے ہم نے یہ تحریک التوائے کار ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ! * کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بھٹی صاحب آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ ذمہ داری لوکل گورنمنٹ کی ہے ،یونین کونسل کی ہے یا ٹی ایم اے کی% "$" #" ہوتی ہے کیونکہ یہ " " ۔کا " نہیں ہے،یہ تو کتے مارنے کا معاملہ ہے۔میں اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے . " ! کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ کل اس معزز ایوان میں اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب رمضان صدیق بھٹی

جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اگلی تحریک التوائے کار نمبر جناب امجد علی جاوید کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار محکمہ آبپاشی سے متعلقہ ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری آبپاشی چودھری خالد محمود ججہ ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کل تک کے لئے . " ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے اور یہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے اس کے پارلیمانی سیکرٹری ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی . " ! کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جو کہ محکمہ ہیلتھ سے متعلق ہے۔پارلیمانی سیکرٹری خواجہ عمران نذیر ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی . " ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے ، یہ تحریک التوائے کار - ہو چکی ہے اور یہ محکمہ انڈسٹریز سے متعلقہ ہے ان کے پارلیمانی سیکرٹری ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی . " ! کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر میاں محمد اسلم اقبال کی ہے ،میاں صاحب آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

لاہور سمیت صوبہ بھر میں ناقص فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب

میاں محمد اسلم اقبال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ)دنیا)مورخہ ۔جنوری کی خبر کے مطابق بدقسمتی سے لاہور سمیت صوبہ بھر میں عوام کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔کرپشن کا جال بچھانے کے لئے---

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر آواز نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر تشریف رکھیں۔ B " " 0

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر تصویر آ رہی ہے؟ کرپشن کا جال بچھانے کے لئے فلٹریشن پلانٹ کہیں کہیں لگائے گئے ہیں جس میں انتظامیہ نے لاکھوں روپے کا کرپشن کا ٹیکہ لگاتے ہوئے انتہائی ناقص اور گھٹیا ترین مٹیریل سے تیار فلٹریشن پلانٹ نصب کر دیئے ہیں جو چالو ہوتے ہی عوام کو بے موت مارنے کے پروانے جاری کرنے لگے چونکہ فلٹریشن پلانٹ جب نصب ہوتا ہے تو پانی پہلے حصے میں فلٹر ہوتا ہے اور دوسرے حصے میں بجلی سے چلنے والے راڈوں سے گزرتا ہے۔جہاں سے گزرتے وقت پانی میں موجود بیکٹیریا ختم ہو جاتا ہے اور عوام کو پینے کا صاف پانی ملنے لگتا ہے۔ مگر یہاں تو گنگا ہی الٹی بہتی ہے،تھرڈ کلاس فلٹریشن پلانٹ کے راڈ پہلے ایک دو روز میں ہی کام کرنا چھوڑ جاتے ہیں اور بیکٹیریا ختم ہونے کی بجائے مزید جنم لینے لگتے ہیں۔محکمہ کی کالی کتابیں کھولی جائیں تو فلٹر اور راڈ سینکڑوں بار تبدیل ہو چکے ہیں۔مگر بے بس،مجبور و لاچار عوام حکمرانوں کے جھوٹے نعروں پر لڈیاں ڈالتے بے کار فلٹریشن پلانٹس سے مضر صحت پانی کولروں اور بالٹیوں میں بھر ،بھر کر لے جاتے ہیں اور بیمار ہوتے رہتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے اس کے پارلیمانی سیکرٹری --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے . " ! کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر ملک احمد سعید خان،ملک محمد احمد خان ، شیخ علاؤالدین کی ہے۔یہ تحریک محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے ان کے وزیر صاحب موجود ہیں۔

وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید جناب سپیکر میں نے یہ تحریک التوائے کار ابھی دیکھی ہے اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے . " ! کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے . " ! کیا جاتا ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی
آرڈیننس
جو ایوان کی میز پر رکھا گیا

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں ۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس ایگریکلچر ،فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنُیلا رُوت جناب سپیکر کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کورم " کیا گیا ہے۔گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں

جناب ڈپٹی سپیکر گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

کورم پورا ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون

جو متعارف ہوا

مسودہ قانون چوتھی ترمیم لوکل گورنمنٹ پنجاب

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within two months.

زیرو آر

کوئی نوٹس پیش نہ ہوا

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم زیرو آر لیتے ہیں یہ زیرو آر " جناب امجد علی جاوید کی طرف سے - ہو چکا ہے اس کا جواب کس نے دینا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کل تک کے لئے . " ! کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ ایوان میں تشریف لائے

پارلیمانی سیکرٹری صاحب میں نے اس زیرو آر کو کل تک کے لئے . " ! کر دیا ہے آپ کل اس زیرو آر کا جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر قواعد کی معطلی کی ایک تحریک ہے، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر سید وسیم اختر، بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو دی جانی والی موت کی سزا کے حوالے سے ایک مذمتی قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

ڈاکٹر سید وسیم اختر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

)قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے ایک مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

)قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے

والی موت کی سزا کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔)

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

)قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو وفائے پاکستان کے جرم میں دی جانے والی موت کی سزا کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔)

تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحب آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو پاکستان سے محبت کے جرم میں پھانسی کی سزا کی پُرزور مزمت

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

)بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر سالہ جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو پاکستان سے محبت کے جرم میں پھانسی کی سزا دینا نہایت افسوسناک ہے کیونکہ بنگلہ دیش میں بھارتی ایماء پر پھانسیاں دی جا رہی ہیں۔

یہ ایوان اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور شہید ہونے والے جناب مطیع الرحمٰن نظامی کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں نام نہاد ٹربیونل کے ذریعے سیاسی مخالفین کو پھانسیاں دینے، سال پرانے زخموں پر نمک پاشی کرنے اور انسانی حقوق کی سنگین

خلاف ورزیوں کو اقوام متحدہ ، انصاف اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں اور دوست و برادر اسلامی ممالک کے تعاون سے رکوانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

)بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر سالہ جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو پاکستان سے محبت کے جرم میں پھانسی کی سزا دینا نہایت افسوسناک ہے کیونکہ بنگلہ دیش میں بھارتی ایما پر پھانسیاں دی جارہی ہیں۔
یہ ایوان اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور شہید ہونے والے جناب مطیع الرحمٰن نظامی کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں نام نہاد ٹربیونل کے ذریعے سیاسی مخالفین کو پھانسیاں دینے، سال پرانے زخموں پر نمک پاشی کرنے اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کو اقوام متحدہ ، انصاف اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں اور دوست و برادر اسلامی ممالک کے تعاون سے رکوانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

)بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر سالہ جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو پاکستان سے محبت کے جرم میں پھانسی کی سزا دینا نہایت افسوسناک ہے کیونکہ بنگلہ دیش میں بھارتی ایما پر پھانسیاں دی جارہی ہیں۔
یہ ایوان اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور شہید ہونے والے جناب مطیع الرحمٰن نظامی کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں نام نہاد ٹربیونل کے ذریعے سیاسی مخالفین کو پھانسیاں دینے، سال پرانے

زخموں پر نمک پاشی کرنے اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کو اقوام متحدہ انصاف اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں اور دوست و برادر اسلامی ممالک کے تعاون سے رکوانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔

قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ اس سچے مسلمان اور سچے پاکستانی کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے سانحہ مشرقی پاکستان کے دوران دامے درمے قدمے سخنے جان و مال کے ساتھ ہر لحاظ سے نظریہ پاکستان، پاکستانی افواج اور پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ، اور میں یہ پاکباز پاکستانی جناب مطیع الرحمٰن نظامی پورے پاکستان کے ایک بہت بڑے طالب علم راہنما ہوا کرتے تھے جن کی رگ رگ سے پاکستانیت عیاں تھی اور بقول فیض احمد فیض

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے

جناب سپیکر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس دنیا سے تو ہر کسی نے چلے جانا ہے لیکن جام شہادت نوش کرنا قابل رشک موت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک نظریے کے لئے، **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے لئے، پاکستان کے لئے، نظریہ پاکستان کے لئے پھانسی کا پھندا اپنے گلے میں لگانا اور یہ کہنا کہ ہم اس پر صدر سے کوئی اپیل نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی عظیم شخصیت کی نشانی ہے کہ جس کی ساری زندگی اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ کی طرح گزری ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی دین اور پاکستان کی خدمت کرتے گزاری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ آخرت کے اندر اللہ تعالیٰ ان کی اس شہادت کو قبول فرمائیں گے۔

جناب سپیکر میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے ناحق یہ فیصلہ کیا ہے، اس دنیا کے اندر انہیں مشکلات برداشت کرنا پڑیں گی اور آخرت میں بھی وہ اس کے لئے دردناک عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔میں یہ کہوں گا کہ حکومت پاکستان کو اس کے اُوپر بھرپور احتجاج کرنا چاہئے۔ بنگلہ دیش $ "# : ! $$ بنا کر پاکستان کی محبت کی پاداش میں جس طرح پے در پے ان بزرگوں کو سزائے موت دے رہا ہے اس کے خلاف ہمیں عالمی اداروں کے اندر آواز بلند کرنی چاہئے اور بنگلہ دیش کی حکومت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کرنا چاہئے۔بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں بھی ایک دو باتیں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں آپ، قائد حزب اختلاف ، رانا ثناءاللہ خان وزیر قانون اور پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ الحمدللہ انہوں نے ایک حق و سچ بات کی تائید کی ہے۔یقیناً پورے پاکستان کے اندر اس درد کو محسوس کیا جا رہا ہے۔بنگلہ دیش میں اس حوالے سے یہ ساتویں پھانسی ہے۔بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد کے ایماء پر اور ہندوستان کی شہ پر بنگلہ دیش کے اندر ظلم کا یہ سلسلہ اس وقت رواں دواں ہے۔بنگلہ دیش کے اندر 1 ", +کے لئے جو $ "# :بنائے گئے ہیں قانون سے متعلق تمام بین الاقوامی اداروں نے ان کی مذمت کی ہے۔چالیس سال قبل ایک - ہوا اور اس کے حوالے سے یہ سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اس میں وہ کوئی شہادتیں بھی پیش نہیں کر پاتے لیکن اس کے باوجود بڑی بے دردی کے ساتھ یہ 1 $ "# : ", +پھانسی کی سزائیں سُنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر بنگلہ دیش کی جیلوں کے اندر اس وقت ہزار سے زائد جماعت اسلامی کے مختلف کارکنان اور عہدیدار پابند سلاسل ہیں۔اس میں کم و بیش بارہ سو کے قریب یونیورسٹیوں اور کالجوں کی بچیاں بھی شامل ہیں جن کا تعلق اسلامی جمیعت طلباء اور جماعت اسلامی سے ہے اور وہ بھی زیر عتاب ہیں۔مجھے ان این جی اوز پر سخت افسوس ہے کہ جو ماضی کے اندر شور شرابا کرتی رہی ہیں کہ پھانسی کی سزا ظالمانہ ہے لہٰذا اس کو منسوخ کیا جائے۔اس پر بڑا احتجاج ہوتا رہا اور ہمارے ملک کے سابق صدر

آصف زرداری نے بھی فخریہ کہا کہ میں نے اپنے پانچ سالہ دور صدارت کے اندر کسی شخص کی پھانسی کی سزا کو ! نہیں کیا۔بنگلہ دیش کے اندر جو ظلم ہو رہا ہے اس پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا کوئی بیان نہیں آیا،سکیورٹی کونسل خاموش ہے، پوری اقوام متحدہ خاموش ہے اور اس حوالے سے جتنی بھی این جی اوز ہیں ان کی زبانیں گنگ ہیں کیونکہ پھانسی پانے والے شخص کے نام کے ساتھ)رحمٰن) لکھا ہوا ہے۔جس شخص کے نام کے ساتھ اللہ،رسول،رحمٰن اور رحیم آجاتا ہے بین الاقوامی منیجرز یعنی یہودی،امریکہ اور ہندوستان کے نزدیک وہ دہشت گرد قرار پاتا ہے۔میں اس موقع پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے قرار داد مذمت تو پاس کی ہے لیکن حقیقت میں مذمت تو اُن مسلم حکمرانوں کی کرنی چاہئے جو امریکہ کی نوکری چاکری اور غلامی کرتے ہیں اور ان کی بے حسی کے نتیجے میں بنگلہ دیش کے اندر یہ شدید ترین ظلم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو ساتویں پھانسی کے بعد اب جرأت مندانہ طور پر آگے بڑھنا چاہئے،وزارت خارجہ کی طرف سے خالی تبصرہ اور بیان آجانا کافی نہیں۔ہم اس حوالے سے پوری سفارت کاری کریں،او آئی سی کا اجلاس بُلائیں، سکیورٹی کونسل اور اقوام متحدہ میں باقاعدہ حکومت اس معاملے کو اُٹھائے۔حکومت خود سیکرٹری جنرل اقدام متحدہ سے رابطہ کرے کہ بنگلہ دیش میں ظلم کا جو سلسلہ رواں دواں ہے اس کو روکا جائے۔یہ انتہا ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے ہمیشہ پاکستان سے محبت کی،وہ بنگلہ دیش میں ایم این اے منتخب ہوا،وہ وہاں پر وفاقی وزیر کے طور پر بھی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا اور بنگلہ دیش کے پورے عوام سمجھتے ہیں کہ یہ صالح اور نیک آدمی تھا اس کے ساتھ بہت زیادہ ظلم کیا گیا ہے۔بہت شکریہ

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،فرمائیں

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر صرف قرارداد مذمت کافی نہیں بلکہ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ بنگلہ دیش کے سفیر کو فوری طور پر پاکستان سے نکالا جائے اور جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو شہید قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ مئی بوقت صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

CCCCCCCCCCCCCC

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات، 12-مئی 2016

یوم الخمیس ، 4-شعبان المعظم 1437ھ

سولہویں اسمبلی اکیسواں اجلاس

جلد شمارہ

293

ایجنڈا
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب
منعقدہ12-مئی2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی
عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال پر بحث

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

295

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعرات، 12-مئی 2016

یوم الخمیس ، 4-شعبان المعظم 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾

سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیات33تا36

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔ تو سخت کلامی کا ایسے طریقہ سے جواب دو جو بہت اچھا ہو ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35) اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے (36) **وماعلینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب جلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
ہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس اک آسرا یہی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

سوالات

محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دئیے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، پلیز آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ پہلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس کے پارلیمانی سیکرٹری اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے سیکرٹری کل 12:30 پر مجھے ملیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میرا سوال نمبر 3765 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

معذور افراد کو مفت سفری سہولت مہیا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ کمپنی ایل ٹی سی کی طرف سے معذور افراد کے لئے مفت سفر کے لئے کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟

ب اگر یہ درست ہے تو کیا اسی طرح کی سہولت میٹرو میں بھی دیئے جانے کے لئے احکامات اٹھائے جا رہے ہیں، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان

الف حکومت پنجاب کا بزرگ اور خصوصی افراد کو لاہور شہر میں مفت سفری سہولیات فراہم کرنے کے اعلان کے بعد لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے بزرگ اور خصوصی افراد سے درخواستیں وصول کرنا شروع کر دی تھیں، مورخہ - - کو مفت سفری کارڈ کا اجراء شروع کر دیا گیا تھا اور اب تک ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کر رہے ہیں۔

ب اس طرح کی سہولت میٹرو میں دئیے جانے کے اقدامات نہ اٹھائے جا رہے ہیں۔وجوہات درج ذیل ہیں

میٹرو بس کا کرایہ صرف روپے ہے جو کسی بھی سٹیشن سے کسی سٹیشن تک یکساں اور نہایت کم ہے۔اس سہولت کی وجہ سے مزید رعایت دینا ممکن نہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ بزرگ شہری کس عمر کے بعد سے شمار کرتے ہیں؟خصوصی افراد کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ سفری کارڈ کا اجراء شروع کر دیا گیا ہے لہٰذا بتایا جائے کہ خصوصی افراد کن کو سمجھا جاتا ہے اور اُن کے تعین کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر خصوصی افراد کا آپ کو پتا ہونا چاہئے باقی بزرگوں کے حوالے سے جو آپ نے بات کی ہے اُس کا وہ ضرور جواب دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر حکومتِ پنجاب کا بزرگ اور خصوصی افراد کو لاہور شہر میں مفت سفری سہولیات فراہم کرنے کے اعلان کے بعد 12-مارچ 2011 کو مفت سفری کارڈ کا اجراء شروع کر دیا گیا ہے اور 30-مارچ 2016 تک 4627 مرد و خواتین کو کارڈ جاری کر دئیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر وہ بزرگ کی تعریف پوچھ رہے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر بزرگ حضرات above sixty years ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر جی، 60 سال سے اوپر کے ہوتے ہیں۔شاہ صاحب مزید کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جی، کافی ہے۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر مٹا ہوا ہے جس کا مجھے پتا نہیں چل رہا۔ میرے خیال میں 4652 یا 4662 ہے کیونکہ مٹا ہوا ہے اور مجھسے نہیں پڑھا جا رہا۔

جناب سپیکر نہیں، یہ 45 سے شروع ہوتا ہے اور آگے مجھ سے بھی نہیں پڑھا جا رہا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر یہ مٹا ہوا ہے اس لئے پتا نہیں چل رہا۔

جناب سپیکر جی، شاہ صاحب کو سوال کی دوسری کاپی دی جائے جو اچھی طرح پڑھی جا سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر سوال نمبر 4562 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بین الاضلاعی سفر کے دوران فلم اور میوزک چلانے پر ہونے والی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ بین الاضلاعی سفر کے دوران نجی ٹرانسپورٹ کمپنیز پر انڈین فلموں اور انڈین میوزک چلانے کی پابندی عائد ہے؟

ب اگر پابندی عائد ہے تو میں کتنی نجی ٹرانسپورٹ کمپنیز کے خلاف فلم اور میوزک چلانے پر کارروائی کی گئی، کتنے چالان اور کتنا جرمانہ کیا گیا، کتنی کمپنیز اور ڈرائیورز کے لائسنس ضبط کئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان

الف جی ہاں یہ درست ہے ۔ موٹر وہیکلز رولز کے قاعدہ کے تحت کسی بھی پبلک ٹرانسپورٹ گاڑی میں کسی وقت بھی میوزیکل آلات جیسا کہ ریڈیو، ٹی وی ، وی سی آر اور آڈیو ٹیپ وغیرہ ،کا استعمال ممنوع اور قانوناً جرم ہے۔

ب موٹر وہیکلز آرڈیننس کے قاعدہ ۔ اور موٹر وہیکلز رولز کے قاعدہ کی رو سے سال کے دوران مختلف سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز نے پبلک ٹرانسپورٹ میں ٹی وی، وی سی ڈی، ڈی وی ڈی اور آڈیو ٹیپ کے استعمال پر گاڑیوں کے چالان کئے مبلغ۔ روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور لائسنس ضبط کئے گئے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، میں ضمنی سوال کے لئے کون سے جز پر جاؤں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر جز ب پر ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں جو فلمیں اور میوزک چلتا ہے اس پر انہوں نے بتا دیا ہے کہ 51لاکھ 86ہزار 750روپے جرمانہ 14-2013کے درمیان کیا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جتنی

بھی ائر کنڈیشن کوچز ہیں مثلاً معروف کوچ ڈائیوو، فیصل موورز یا جتنی بھی کمپنیاں ہیں اُن کی ایک بس بھی ایسی نہیں ہے جس کے اندر یہ سسٹم نصب نہ ہو اور دورانِ سفر اُس پر فلمیں نہ چلتی ہوں۔ بعض اوقات ایسی فحش اور گندی فلمیں چلتی ہیں کہ خواتین کو بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے چھوٹے موٹے جرمانے نتائج پیدا کرنے میں بالکل ناکام ہیں جس کا اِن کو بھی معلوم ہے۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اس سلسلے میں مزید کیا actions محکمہ کے in hand ہیں تاکہ یہ سلسلہ عملی طور پر رُک سکے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا آپ نے بات سمجھ لی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر میں نے سمجھ لی ہے۔

جناب سپیکر جی، اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر سب سے پہلے میرے بھائی نے جو بات کی ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں انڈین گانے اور فلمیں وغیرہ نہیں چلنی چاہئیں اور اُن کو جو fine ہو رہا ہے وہ کم ہو رہا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ throughout پورے پنجاب میں کسی بھی گاڑی میں گانے اور فلمیں چلانے کی اجازت نہیں ہے چاہے وہ فیصل موورز ہو چاہے ڈائیوو ہو یا کوئی بھی بس ہو۔ ہم نے اس پر روزانہ کی بنیاد پر action لیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ 51 لاکھ 86 ہزار 750 روپے جرمانہ ناکافی ہے لیکن اس کے بعد مئی 2014 سے اپریل 2016 تک مختلف سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز نے پبلک ٹرانسپورٹ میں ٹی وی، وی سی ڈی، ڈی وی ڈی اور آڈیو ٹیپ کے استعمال پر 3020 گاڑیوں کے چالان کئے ہیں، 326 وی سی آر ضبط کئے ہیں، اس کے بعد جو لائسنس کینسل کئے ہیں وہ 159 ہیں اور 19 لاکھ 54 ہزار 350 روپے ہم نے اس کے علاوہ fine کیا ہے۔ ہم یہی کر سکتے ہیں کہ اُن کو روک سکتے ہیں، پکڑ سکتے ہیں اور fine کر سکتے ہیں؟ ہمیں بھی پتا ہے کہ سب لوگ violation کرتے ہیں۔ کیا ہمیں نہیں پتا کہ ہم نے signal نہیں توڑنا اور کیا ہمیں یہ نہیں پتا کہ ہم نے موٹر وے یا دوسرے روڈ پر جانا ہے تو seat belt پہننی ہے جو کہ ہم کرتے ہیں؟ ہمیں خود بھی دیکھنا چاہئے اور یہ violation واقعی ہوتی ہے لیکن ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہمہ تن کوشش کرتا رہتا ہے، گاڑیاں پکڑ کر بند بھی کرتا ہے، جرمانے بھی کرتا ہے، چالان بھی کرتا ہے،

وی سی آر اور وی سی ڈی وغیرہ کو ضبط بھی کرتا ہے اور سڑک پر رکھ کر اُن کو جلا بھی دیتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ماشاء اللہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کافی تفصیل سے تقریر فرمائی ہے۔

جناب سپیکر جی، انہوں نے تقریر نہیں فرمائی بلکہ سوال کا جواب دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر بہت ساری irrelevant باتیں ہوئی ہیں۔ میں نے مختصر یہ پوچھا ہے کہ یہ سارے اقدامات اس چیز کو روکنے میں ناکام ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اجلاس کے بعد یہ میرے ساتھ چلیں تو ہم دو تین معروف بس اڈوں میں چلے چلتے ہیں اور دیکھ لیں کہ ہر بس کے اندر یہ سسٹم لگا ہوا ہے اور چل بھی رہا ہے۔ میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ اس طرح کے سارے اقدامات ناکام ہیں---

جناب سپیکر یہ سسٹم تو لگا ہوگا لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ جو فلمیں وغیرہ چلاتا ہے ہم اُس کو جرمانہ کرتے ہیں اور پکڑتے ہیں۔ سسٹم تو ہوگا جو نکال نہیں سکتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ چھوٹے موٹے جرمانے اور اس طرح کی کارروائیوں سے وہ باز آنے والے نہیں اور یہ چیزیں مسلسل چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر جتنی سزا آپ نے مقرر کی ہے بلکہ ایوان نے ہی مقرر کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں نے یہی بات ان سے پوچھی ہے کہ جو اقدامات already ہمارے قانون میں موجود ہیں یہ عملی طور پر کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر رہے۔ کیا محکمہ مزید اس پر کوئی homework کر رہا ہے تاکہ اس پر عملدرآمد ہو سکے؟

جناب سپیکر شاہ صاحب آپ کوئی تجویز لائیں جس کو ہم دیکھیں گے اور اس کے مطابق پھر آگے عمل بھی کروائیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر ہم اس پر مزید سختی کرتے ہیں۔ یہ دوبارہ آرڈر جاری کیا جائے گا کہ روڈ پر کوئی بھی گاڑی چل رہی ہو جس کے اندر یہ سسٹم لگے

ہوئے ہوں گے اُس گاڑی کو کھڑی کر کے اتار لئے جائیں گے، اُس کو جرمانہ بھی کیا جائے گا اور گاڑی کو بند بھی کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ظاہر ہے کہ میں اِن کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جو بات میں پوچھ رہا ہوں اُس کا جواب نہیں آ رہا۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چیز ان سے رُکتی نہیں ہے۔ یہ محکمہ میں کوئی ٹیم بنا لیں اور اگر آپ حکم کریں گے تو میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ بسوں میں روزانہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ سفر کر رہے ہوتے ہیں جو اس چیز سے بہت suffer کرتے ہیں۔ ہم اچھی چیز develop کر کے اس میں قانون سازی کر لیں مثلاً ہمارے ہاں صفائی کا بڑا مسئلہ ہے، لوگ شاپر اور سگریٹ کے خالی پیکٹ جیسی چیزیں سڑکوں پر پھینک رہے ہوتے ہیں لہٰذا اس کو روکنے کے لئے اس طرح کی documentary develop کر کے اس سسٹم میں دکھایا کریں۔ اس طرح ہیپاٹائٹس بی اور سی ایک silent killer ہے جس کی حفاظتی تدابیر کے حوالے سے کچھ چیزیں develop کر کے positive طریق کار adopt کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ غور کرنے کے لئے تیار ہوں اور ہم بیٹھ کر اس کے اوپر غور و خوض کریں کہ اس کو بہتر کیسے کیا جا سکتا ہے، پابندی کو بہتر کیسے کیا جا سکتا ہے اور اگر عملدرآمد نہیں ہوتا تو اس کا بہتر استعمال کیسے ہو سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بیٹھ کر اِن کو کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر یہ تجویز پیش کریں جس کو چیک کر لیں گے۔ ہم ڈسٹرکٹ وائز کمیٹیاں بنا دیتے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر وہاں چیک بھی کریں گی اور ہم انشاء اللہ ان کی تجاویز پر غور کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ آپس میں بیٹھ کر اس کا کوئی طریقہ اپنائیں جس سے لوگوں کو educate کیا جائے۔ اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اُس کو اس کے استعمال سے منع کرنے کے لئے آپ بیٹھ کر آپس میں

تجاویز بنائیں۔ آپ شاہ صاحب سے سمجھ لیں اور ان کی تجاویز پر عمل بھی کروائیں تاکہ بہتری آئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان

جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں بھی اس حوالے سے ایک تجویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کر رہے ہیں، اگر فلمیں دکھائی بھی جاتی ہیں تو چار پانچ گھنٹے کا سفر ہوتا ہے اور سفر میں فلمیں دکھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ لوگوں کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ میری ایک تجویز ہے کہ اگر کسی کو بہت زیادہ فلم دکھانے پر اعتراض ہے تو بچوں کی انٹرٹینمنٹ کے حوالے سے کچھ کر لیں کیونکہ زیادہ سفر کر رہی ہوتی ہیں جن کے ساتھ بچے ہوتے ہیں اور اس طرح بچے سفر کے دوران ماں باپ کو تنگ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ آپ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور آپ تینوں حضرات بیٹھ کر مشورہ کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اس سے ماؤں کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کے پاس اختیارات ہیں کہ اگر وہ معیار پر پورا اتریں تو وہ اجازت دے سکتے ہیں اور ہر سیٹ کے ساتھ ہیڈ فون ہوتا ہے تو اگر وہ اس تمام معیار کو مکمل کر لیتے ہیں تو اجازت دے دیں گے جس سے ان دونوں کی خواہشات پوری ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر چلیں، آپ تینوں حضرات آپس میں بیٹھیں اور اس کے لئے آپس میں بیٹھ کر ٹائم بنا لیں۔ اس حوالے سے سیکرٹری صاحب کو بھی ساتھ بلا لیں تو کوئی حرج

نہیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر شکریہ۔ جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹرانسپورٹ کمپنیز کو بین الاضلاعی سطح پر لائسنس جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف بین الاضلاعی سفر کی سہولیات فراہم کرنے والی نجی ٹرانسپورٹ کمپنیز کو کس بنیاد پر لائسنس ایشو کیا جاتا ہے؟

ب لائسنس کون جاری کرتا ہے میں کتنی کمپنیز کو لاہور آفس سے لائسنس جاری کیا گیا؟

ج کیا ٹرانسپورٹ کمپنیز کو عملہ کی تربیت کے حوالے سے پابند کیا جاتا ہے تو اس پر عملدرآمد کو یقینی کیسے بنایا جاتا ہے اور اگر اس حوالے سے کوئی لائحہ عمل نہیں بنایا گیا ہے تو حکومت کب تک اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان

الف بین الاضلاعی سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے کسی بھی ٹرانسپورٹ کمپنی کو لائسنس حاصل کرنے کی کوئی پابندی نہ ہے ہر شخص یا کمپنی اپنی ملکیتی گاڑی کا روٹ پرمٹ حاصل کر کے اپنے مطلوبہ روٹ پر گاڑی چلانے کی مجاز ہے تاہم اگر کوئی شخص یا کمپنی اپنا علیحدہ کمپنی سٹینڈ ڈی کلاس اڈا بنا کر وہاں سے اپنی سروس کا آغاز کرنا چاہے تو وہ موٹر وہیکلز رولز اور کے تحت پالیسی کے مطابق ڈی کلاس سٹینڈ کا لائسنس حاصل کر سکتا ہے۔

ب کسی بھی بین الاضلاعی روٹ پر گاڑی چلانے کے لئے لائسنس کی نہیں صرف روٹ پرمٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو ہر ضلع کا دفتر اس گاڑی کو جو اس کی & % $ # "! سے & # & ' & ہو گی روٹ پرمٹ جاری کرنے کا مجاز ہے۔ سال میں لاہور نے روٹ پرمٹ جاری کئے جبکہ سال میں لاہور نے کسی بھی کمپنی کو کوئی ڈی کلاس سٹینڈ لائسنس جاری نہ کیا ہے۔

ج موٹر وہیکلز آرڈیننس اور موٹر وہیکلز رولز میں وضع کردہ قوانین میں گاڑی کے مالک کو اپنے عملہ کی تربیت کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں جو روٹ پرمٹ پر درج بھی ہوتی ہیں مزید برآں خلاف ورزی کرنے والی گاڑی کے خلاف موٹر وہیکلز رولز کے تحت حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر جز ج کے حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ شہر کے اندر جو ٹرانسپورٹ سسٹم چلتا ہے، ویگنیں چلتی ہیں، رکشے چلتے ہیں تو اسی طرح بین الاضلاعی ٹرانسپورٹ میں مختلف طرح کی وہیکلز چلتی ہے اس کے لئے انہوں نے جو عملہ بھرتی کیا ہوتا ہے بالعموم وہ)چٹا)ان پڑھ ہوتا ہے، ان کی گفتگو، ان کی گالیاں اور بعض اوقات اگر کوئی ہمارا ایسا راہی جو دیہات سے تعلق رکھتا ہے وہ اس میں بیٹھنے لگتا ہے تو وہ بدتمیزی کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں ظاہر ہے ان چیزوں کو " (# حکومت نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر میں نے سوال کیا ہے کہ)ٹرانسپورٹ کمپنیز کو عملہ کی تربیت کے حوالے سے پابند کیا جاتا ہے تو اس پر یقینی عملدرآمد کیسے بنایا جاتا ہے؟ جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ قوانین میں گاڑی کے مالک کو اپنے عملہ کی تربیت کے حوالے سے ہدایات کر دی گئی ہیں جو روٹ پرمٹ پر درج ہوتی ہیں)لیکن گزارش ہے کہ یہ تو ایک کاغذی کارروائی ہو جاتی ہے اور وہ چل پڑتی ہے۔

جناب سپیکر میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اس حوالے سے باقاعدہ کوئی سسٹم وضع کرنے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں تاکہ جو بھی لوگ بھرتی ہوں، ان کی اس حوالے سے تربیت ہو کہ کیسے $کرنا ہے، کسی کی عزت نفس مجروح نہیں ہونی چاہئے اور جس طرح وہ عملہ اوور لوڈنگ کے اندر پوری معاونت کرتا ہے اور جس طرح مسافروں کو سواریوں کے اندر بٹھاتا ہے۔ ان ساری چیزوں کا ہم روزمرہ زندگی میں جائزہ لے رہے ہوتے ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تحصیل اور ضلع کی سطح پر تربیت کے حوالے سے کوئی سسٹم وضع کرنے کا یہ کوئی پروگرام رکھتے ہیں، مختصراً جواب دیں کہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر تربیت کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو پہلے ہی قانون میں شامل ہے جس کی شق اور کی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں جو میں انہیں دے دیتا ہوں کہ وہ پڑھ لیں۔ جو انہوں نے بات کی کہ تربیت کے لئے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں ، انسٹیٹیوٹ یا کوئی اس طرح کے معاملات کرنا چاہ رہے ہیں یا ایسی بات زیر غور ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش ہے کہ ہم اس طرح کا کوئی کام کریں کہ بسوں میں ڈرائیور یا کنڈیکٹر جن کے متعلق معزز ممبر ان کے روّیہ کا ذکر کیا ہے اس میں کوئی بہتری آسکے۔ انشاء اللہ ہم اس پر کچھ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور آرٹس کونسل کی آمدن، ملازمین اور دیگر تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور آرٹ کونسل کے تحت کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

ب اس آرٹ کونسل کے تحت کوئی ٹریننگ سنٹر ہے تو کس جگہ پر ہے؟

ج اس آرٹ کونسل کی سال - اور - کی آمدن کی تفصیل بتائیں؟

د اس آرٹ کونسل کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

ہ اس آرٹ کونسل کے تحت کتنے ہال کس کس جگہ ہیں، ان ہالز کا کرایہ کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت رانا محمد ارشد

الف لاہور آرٹس کونسل کے تحت لاہور میں مال کمپلیکس اور کلچرل کمپلیکس چلائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اوکاڑہ آرٹس کونسل بھی لاہور آرٹس کونسل کے زیر انتظام موجود ہے۔

ب لاہور آرٹس کونسل کے زیر اہتمام الحمرا اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس مال کمپلیکس اور کلچرل کمپلیکس میں چلائی جا رہی ہے جس میں ووکل، گٹار، ستار، وائلن، بانسری، طبلہ، ڈرائنگ پینٹنگ اور ایکٹنگ کی کلاسز موجود ہیں جس میں خواہشمند حضرات کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔

ج

لاہور آرٹس کونسل کے ذرائع	روپے		
کرایہ ہالز وغیرہ		روپے	
گورنمنٹ گرانٹ	روپے		
		روپے	
میزان	روپے		
		روپے	

د لاہور آرٹس کونسل میں کل ملازمین کی تعداد ہے۔

ہ لاہور آرٹس کونسل کے تحت مال کمپلیکس میں ہال نمبر ، ، موجود ہیں جن کا کرایہ کم از کم بالترتیب ہزار روپے، ہزار روپے اور ہزار روپے مختص ہیں۔ اسی طرح ہال نمبر میں

کمرشل ڈرامے کے لئے یوم کا چار لاکھ پچاس ہزار روپے اور ہال نمبر کا تین لاکھ تیس ہزار روپے ادبی پروگراموں کے لئے کرایہ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح کلچرل کمپلیکس میں ہال نمبر اور کے علاوہ اوپن ائر تھیٹر موجود ہیں۔ہال نمبر کا کم سے کم کرایہ ہزار روپے اور ہال نمبر کا ہزار روپے ادبی پروگراموں کے لئے اڑھائی گھنٹے کا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح کمرشل ڈرامے کے لئے کلچرل کمپلیکس کے ہال نمبر کا کرایہ دو لاکھ پچیس ہزار روپے اور ہال نمبر کا کرایہ ایک لاکھ بیس ہزار روپے یومیہ لیا جاتا ہے جبکہ اوپن ائر تھیٹر کا کرایہ اڑھائی گھنٹے کے لئے ہزار روپے مقرر ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرا کوئی ضمنی سوال نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال نہ ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر * "% میں نے ضمنی سوال اس لئے نہیں کیا کہ اگر میں غلط نہیں ہوں تو میرا یہ سوال پہلے بھی ' " + ہو چکا ہے اور اس کا جواب میں پہلے بھی لے چکی ہوں۔

جناب سپیکر چلیں، مہربانی، شاباش۔شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ نجی ٹرانسپورٹ کمپنیز کا عملہ بین الاضلاع سفر کے دوران اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کرتا ہے؟

ب کیا اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کو چیک کرنے کا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

ج ضلع لاہور میں سال تا اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کے کتنے چالان اور کتنا جرمانہ کیا گیا، کتنے ڈرائیورز اور کتنی کمپنیز کے لائسنس ضبط کئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان

الف کسی بھی نجی ٹرانسپورٹ کمپنی کو دوران سفر اوور لوڈنگ یا اوور چارجنگ کی اجازت نہ ہے۔ دوران چیکنگ یا شکایت موصول ہونے پر ایسی ٹرانسپورٹ وہیکلز کے خلاف محکمہ ٹرانسپورٹ، ٹریفک پولیس، ہائی وے پولیس اور موٹر وے پولیس موٹر وہیکلز رولز کے تحت کارروائی کرنے کے مجاز ہیں اور اوور لوڈنگ یا اوور چارجنگ کرنے والی گاڑیوں کے چالان و جرمانہ اور روٹ پرمٹ معطل یا کینسل کر دیئے جاتے ہیں جس سے اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ روکنے میں مدد ملتی ہے۔

ب جی ہاں موٹر وہیکلز آرڈیننس اور موٹر وہیکلز رولز میں اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کرنے والی گاڑیوں کو چیک کرنے کا طریق کار وضع کیا گیا ہے اور اسی وضع کردہ طریق کار کے مطابق متعلقہ اتھارٹیز روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتی ہیں اور قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

ج ضلع لاہور میں سال تا اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کی مد میں گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کو مبلغ روپے جرمانہ کیا گیا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اضلاع ہیں جن کی آگے تحصیلیں بھی ہیں اور پبلک ٹرانسپورٹ کا ایک بہت لمبا سلسلہ ہے جو ہر جگہ پر موجود ہے۔ اوور چارجنگ اور اوور لوڈنگ ایسی چیز ہے جس پر بالکل حقائق ہیں تو اس کی مؤثر چیکنگ ہونی چاہئے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ موٹر وہیکلز ایگزامینر جو اسے چیک کرنے کے ذمہ دار ہیں کیونکہ جواب میں یہ لکھا ہوا ہے تو پنجاب کی ہر تحصیل میں کتنے موٹر وہیکل ایگزامینر ہیں جو اس کام کی چیکنگ کرتے ہیں؟ ہر تحصیل میں موٹر وہیکل ایگزامینر کی کتنی & ' ہیں جو اس سسٹم کو چیک کرتے ہیں؟

جناب سپیکر شاہ جی، اس پر تو پھر نیا سوال بنے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر نہیں یہ اسی سے $ #ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ موٹر وہیکل رولز اور موٹر وہیکل آرڈیننس کے تحت چلتا ہے۔ چلیں یہ بتا دیں کہ پنجاب میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے اندر موٹر وہیکل انسپکٹرز کی کتنی تعداد ہے؟ میری معلومات کے مطابق یہ تعداد کافی کم ہے اور دو دو اضلاع میں ایک ایک آدمی ' "&%کر رہا ہے جو کہ اس کے اوپر پورا نہیں آسکتا تو یہ بتائیں کہ ہمارے ہاں موٹر وہیکل ایگزامینر کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر یہ اس سوال میں شامل نہیں ہے کہ میں انہیں پڑھ کر سنا دوں کیونکہ آپ کا سوال کچھ اور ہے اور مجھ سے کچھ اور پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ اوور لوڈنگ اور اوور چارجنگ کو چیک کرنے کا طریق کار کیا ہے؟ یہ آپ کا سوال تھا لیکن آپ نے جو حکم کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں کہ لاہور میں تین، فیصل آباد اور راولپنڈی میں دو، دو اور باقی تمام اضلاع میں تقریباً ہیں لیکن

آپ کی یہ بات درست ہے، میں ابھی ننکانہ میں کوآرڈینیٹر مقرر ہوں اور میں وہاں پر جا رہا ہوں شیخوپورہ سے ہمارے موٹر وہیکل ایگزامینر دو دن کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ان کی یہ بات بالکل صحیح ہے اور ہم نے لکھا ہوا ہے جبکہ محکمہ نے بھی سمری تیار کی ہوئی ہے کہ جس حصے میں کمی ہے ہم اسے پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر اب وہ پوچھیں گے کہ کتنی کمی ہے تو پھر آپ بتا دیں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں نہیں پوچھتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر جب وہ پوچھیں گے تو بتا بھی دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے خود $ کیا ہے کہ اس حوالے سے عملہ کم ہے۔ اتنے بڑے صوبہ پنجاب کے لئے یہ جو % &ہیں ان کی تعداد اس کام کے لئے کم ہے تو میری تجویز یہ ہے کہ ہر تحصیل میں کم از کم دو موٹر وہیکل ایگزامینر ہونے چاہئیں کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ کا اتنا زیادہ پھیلا ہوا نیٹ ورک ہے تو محکمہ نے اس سال کے آنے والے بجٹ میں کتنی مزید اسامیاں مانگی ہیں اور کیا یہ تحصیل کی سطح پر دو دو موٹر وہیکل ایگزامینر رکھنے کی کوئی منصوبہ بندی رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر جی، وہی بات آگئی ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب جو سوال کر رہے ہیں یہ نیا سوال ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ جناب سپیکر سے اجازت لے لیتے ہیں اور اسی سیشن میں آپ دوبارہ سوال کر دیں تو میں اس کا مکمل جواب دے دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر ٹھیک ہے۔انہوں نے اپنا ' ,کے اوپر کھیل دیا ہے اور میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا اور آپ کے توسط سے انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ جو بات میں نے کی ہے وہ ٹھیک ہے۔ اس کے لئے اپنے طور پر بیٹھ کر ہنگامی طور پر اس کی

منصوبہ بندی کریں اور کے بجٹ کے اندر اس کی اسامیاں مانگیں ورنہ یہ سارے کا سارا پیسا میٹرو ٹرین میں چلا جائے گا اس لئے کم از کم محکمہ اپنا حق مانگ لے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے وہ ٹھیک ہے اور زیر غور ہے۔ پورے اضلاع میں جو اسامیاں خالی ہیں یا جن کی ضرورت ہے وہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ضرور پوری کریں گے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر یہاں موٹر وہیکل ایگزامینر اور موٹر وہیکل انسپکٹر کی بات ہو رہی ہے تو میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے سوال کروں گا کہ &#% - کے حوالے سے موٹر وہیکل ایگزامینر اور موٹر وہیکل انسپکٹر کا کیا & % " ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر عرصہ دراز سے جب بھی محکمہ ٹرانسپورٹ کے سوالات آتے تھے اُس پر کے حوالے سے بات ہوا کرتی تھی۔

جناب سپیکر آپ دوسرے مائیک پر ہو جائیں اِس کو بند کر یں یہاں آپ کی آواز پھٹ رہی ہے مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر اکثر بات % # %کے حوالے سے ہوتی ہے لیکن حکومت پنجاب نے . لیا اور 2 01 /کے نام پر گرین ٹاؤن میں ہم نے ایک سسٹم لگا دیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ پورے پنجاب میں کوئی بھی ایسی گاڑی جو اُن سے رجسٹرڈ نہ ہو نہیں چل سکے گی یہ نیا نظام آ رہا ہے اور حکومت ٹرانسپورٹ کو & &# ’کرنے کے لئے . لے رہی ہے کہ جس طرح

پورے پنجاب میں خوبصورت سڑکیں بن رہی ہیں تو وہاں پر بھی ہم $ &#
(کے حوالے سے---

جناب سپیکر وہ تو ایسی بات کر رہے ہیں جس کا آپ کے پاس شاید جواب نہ ہو مجھے لگ رہا ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ایگزامینر اور انسپکٹر کی بات ہو رہی تھی میں نے دونوں کے - &#% کے حوالے سے & % " کی بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر جناب صدیق خان صاحب آپ اس سوال سے ضمنی سوال کر رہے ہیں دیکھیں میری بات سنیں مناسب نہیں لگتا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر جبکہ لاء انسپکٹر & % " کرتے ---

جناب سپیکر جی، بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر موٹر وہیکل ایگزامینر اور0 4 3 3ان دونوں کا & % " ایک ہی ہے تو انہوں نے روڈ پر نکلنا ہوتا ہے ،انہوں نے اس کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے۔اس میں ایک جو موٹر وہیکل ایگزامینر ہے جب ایچ ٹی وی لائسنس بنتا ہے تو وہ اُس کا ممبر ہوتا ہے لیکن---

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ایگزامینر کسی بھی وہیکل کی کے حوالے سے اپنی & &دیتا ہے اُس کی # 5' & &ہوتی ہے اور جو انسپکٹر ہے وہ لاء کو &#% کرتا ہے۔

جناب سپیکر اب آپ تشریف رکھیں بہت مہربانی۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر پبلک سرونٹ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان کو کر دیں کہ جو ایگزامینر ہوتا ہے وہ # '5 ہوتا ہے موٹر وہیکلز کا وہ % # % دیتا ہے اور انسپکٹر کو %&# کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر جناب محمد صدیق خان دوبارہ کر لیں سب کے لئے فائدہ ہو جائے گا سب کو تفصیل سے بتا دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر ---

جناب سپیکر جی، آپ کو کیا ہوا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ بہت شکریہ ۔جناب سپیکر ابھی معزز پارلیمانی سیکرٹری نے 2 01 /کے بارے میں بتایا ہے سنا تھا کہ 2 01 / سردرد کے لئے ہوتی ہے یہ کون سی 2 01 /گاڑیوں کو لگانے جا رہے ہیں، کہاں پر رجسٹر ڈ ہو گی، کیسے رجسٹر ڈ ہو گی اور کب سے رجسٹر ڈ ہو گی؟

جناب سپیکر آپ نے الفاظ کہاں سے سنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری نے 2 01 /کا کہا ہے۔

جناب سپیکر آپ تو یہاں نہیں تھے آپ کیا پوچھیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں ادھر ہی تھا۔

جناب سپیکر نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی 2 01 /کا بتایا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر ملک صاحب بعد میں آئے ہیں 2 10 /ایک کمپنی کا نام ہے یہ وہ میڈیسن نہیں ہے جس کی یہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ یہ کب تک وہ 2 10 /گاڑیوں کو لگائیں گے، کیسے لگائیں گے اور کب تک نافذالعمل ہو جائے گا یہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر عنقریب افتتاح ہو رہا ہے ملک صاحب سب سے پہلے آپ کے علاقے کی جو گاڑیاں چل رہی ہیں انہیں % # %دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکر ٹری سے وعدہ لے دیں کہ یہ ساہیوال سے شروع کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ جناب محمد نواز چوہان جناب سپیکر ملک صاحب میرے بھائی ہیں---

جناب سپیکر آپ آپس میں بات نہ کریں مہربانی کریں۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی ا نصاری جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سوہنا پنجاب فیسٹیول کے انعقاد سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں ۔ میں سوہنا پنجاب فیسٹیول کروانے کی منظوری دی ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں سوہنا پنجاب فیسٹیول اگست میں منعقد کیا جا چکا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں سوہنا پنجاب فیسٹیول دسمبر میں منعقد نہیں ہوا؟

د اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے دیگر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز بالخصوص گوجرانوالہ میں سوہنا پنجاب فیسٹیول کب منعقد کروایا جائے گا معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت رانا محمد ارشد

الف یہ درست ہے کہ وزیر اعلٰی پنجاب نے سوہنا پنجاب فیسٹیول کی مشروط اجازت دی تھی جس کے مطابق تمام تر حفاظتی اقدامات اور اس سلسلے میں مقرر کردہ قواعد و ضوابط کو تمام متعلقہ اداروں سے مشاورت کے بعد مدنظر رکھنے کا بھی حکم دیا گیا تھا۔

ب جی ہاں سوہنا پنجاب فیسٹیول یکم اگست سے ۔اگست تک نواز شریف پارک ، شمس آباد مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہوا تھا۔

ج جی ہاں

د حسب الحکم تعمیل کی جائے گی ، مزید برآں عرض ہے کہ دفتر گوجرانوالہ آرٹس کونسل نے سوہنا پنجاب فیسٹیول کے انعقاد کے لئے گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ کی جگہ تجویز کی تھی اور اس کی فراہمی کے لئے پی ایچ اے گوجرانوالہ کو بارہا خطوط لکھے اور حکام سے ملاقاتیں بھی کی گئیں تا حال پی ایچ اے انتظامیہ جگہ کی فراہمی کے سلسلہ میں کوئی جواب دینے سے قاصر ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال میں نے کوئی (#&% & 'کے لئے نہیں کیا بلکہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب کا حکم تھا کہ پنجاب کے جو تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں پر سوہنا پنجاب فیسٹیول منعقد ہوگا راولپنڈی میں تو یہ ہو چکا ہے لیکن باقی جو ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہیں وہاں پر ابھی تک نہیں ہو سکا تو مجھے خوشی ہے کہ اس محکمہ کے معزز پارلیمانی سیکرٹری رانا ارشد صاحب ہیں ماشاءاللہ بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں اپنی ذمہ داریاں بڑے ذوق شوق سے ادا کرتے ہیں تو---

جناب سپیکر انصاری صاحب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال کیا پوچھوں مجھے یہ تو بتائیں؟

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر ضمنی سوال کرنے لگا ہوں جز الف میں تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں میں سوہنا پنجاب فیسٹیول کروانے کی منظوری دی ہے ؟اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ بالکل یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سوہنا پنجاب فیسٹیول کی مشروط اجازت دی تھی جس کے مطابق تمام تر حفاظتی اقدامات اور اس سلسلے میں مقرر کردہ قواعد و ضوابط کو تمام متعلقہ اداروں سے مشاورت کے بعد مدنظر رکھنے کا بھی حکم دیا تھا۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر اس کا آخری جز د ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے دیگر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز بالخصوص گوجرانوالہ میں سوہنا پنجاب فیسٹیول کب منعقد کروایا جائے گا تو اس کا جواب ہے کہ حسب الحکم تعمیل کی جائے گی تو اس میں حکم تو آگیا۔ چیف منسٹر نے اس سلسلے میں آرڈر تو کر دئیے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر سوہنا پنجاب فیسٹیول منعقد کیا جائے تو گوجرانوالہ میں ابھی اس کا انعقاد کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر پوچھتے ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت رانا محمد ارشد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر جو انصاری صاحب نے بات کی ہے بالکل ان کے - . & & 'کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز

شریف نے سوہنا پنجاب فیسٹیول کی کے لئے &# ' ' دی تھی
اور اگست میں الحمداللہ ہم نے راولپنڈی میں ایک کامیاب . کروایا
اور وہاں پر لاکھوں لوگوں نے اس میں '% # 'بھی کیا۔گوجرانوالہ میں
ہم کروانا چاہتے ہیں اُس کے لئے ہم نے لیٹر لکھا ہوا ہے۔انشاءاللہ بہت جلد ہم ان
کو $دے دیں گے کیونکہ ہمارے پاس متعلقہ گراؤنڈز نہیں ہوتی ہم نے
گراؤنڈ پی ایچ اے سے یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے لینا ہوتی ہے وہاں پر جو پی
ایچ اے کے سربراہ ہیں اُنہیں لیٹر لکھا جا چکا ہے تو انصاری صاحب سے میں
وقفہ سوالات کے بعد خود بھی مل لوں گا انشاءاللہ بہت جلد ہم $بھی دیں
گے۔تھوڑے سے سکیورٹی کے - . & & 'کے " بھی چل رہے تھے
لیکن اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی & % # $ * 'ہے۔&

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ "&6 ("&#6 انہوں نے پورے
پنجاب کے لئے & % # $دی ہیں، اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ .& . ہے اور
وہاں کے کمشنر حضرات کو لیٹر لکھے جا چکے ہیں۔ہم پورے پنجاب کا آپ
کو شیڈول دیں گے اور میں اس کو مکمل کریں گے۔ تمام ڈویژنل ہیڈ
کوارٹر یا جو %# $ ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ہم وہاں اس کو منعقد کرنے کا
ارادہ رکھتے ہیں
کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب الحمداللہ ایک خوبصورت صوبہ ہے اور
پنجاب فیسٹیول جو اصل پنجاب
ہے، جو اصل کلچر ہے ہم اُ س کو & &# 'کرنا چاہتے ہیں اور
انشاءاللہ انہی & % & پر کام جاری و ساری ہے۔شکریہ

جناب سپیکر جی،فرمائیں

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں کچھ حقائق معزز
پارلیمانی سیکرٹری صاحب تک آپ
کی وساطت سے پہنچانا چاہتا ہوں ایک تو یہ & '%# 'ہے کہ شاید
خدانخواستہ گوجرانوالہ میں کوئی
لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے تو ایسی صورتحال نہیں ہے کیونکہ وہاں پر
جشن بہار اں کا دنگل منعقد کروایا جا چکا ہے ،پھر وہاں پر سری لنکا کی $,
+%#%آکر %6 کھیل چکی ہے ،پھر وہاں پر کبڈی میچ ہو چکے

ہیں، 4 &' " & منعقد ہو چکا ہے اور 1 7 8 && , 1 " ' &" #
9 والے اب دیسی کشتی کا دنگل کروانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر کیا کروانے جا رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر دیسی کشتی کا دنگل
9 & 4 &' " والے کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر دیسی کشتی کا۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر جی ہاں

جناب سپیکر اچھا میں نے کچھ اور سمجھا تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر دیسی کشتی دنگل ہونے جا رہا ہے تو اس لئے میں وضاحت کرنا ضروری سمجھتا تھا کہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور دوسری اہم چیز کہ گوجرانوالہ میں پی ایچ اے کا کوئی # 'یا# " (#ڈی جی نہیں ہے اس لئے کسی نہ کسی کے پاس ایڈیشنل چارج ہوتا ہے تو ہر مہینے کے بعد کوئی نہ کوئی نیا ڈی جی آتا ہے میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ یہ متعلقہ اتھارٹیز سے رابطہ کریں اور یہ ایک . *6 6 ہے اسے کرائیں تاکہ دنیا کو (جائے کہ گوجرانوالہ پنجاب اور پاکستان الحمدللہ اب پہلے سے بہت بہتر ہیں اور وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر بالکل ہم نے ڈی جی، پی ایچ اے کو لیٹر لکھا ہوا ہے کیونکہ اُن کی ٹرانسفر ہو گئی تھی تو اب ڈی سی او صاحب کے ساتھ ہمارا رابطہ بھی ہے اور اس کا فوکل پرسن جو ہمارا ہے اُس کو # % $ کیا جا چکا ہے۔ میں انصاری صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ رمضان المبارک کے بعد فوری طور پر گراؤنڈ لینے کے حوالے سے ان سے میٹنگ کر کے تاریخ لے لیں گے اور اس پر انصاری صاحب کو بھی میں $# & , & لے لوں گا اور چیئرمین پی ایچ اے گوجرانوالہ تو فیق بٹ صاحب سے بھی ہمارا رابطہ ہے۔ میں اُن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ ہم یہ کروانا چاہتے ہیں اور بہت جلد انشاء اللہ اس کو % "$ &% کروائیں گے۔ ہم نے اس کو پنجاب بھر میں کروانا ہے تو پہلے ہم انشاء اللہ گوجرانوالہ میں % "$ &% کروائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، ارشد ملک صاحب

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر محترم وزیر اعلیٰ پنجاب نے میں اس فیسٹیول میں---

جناب سپیکر وہ محترم وزیر اعلیٰ ہیں، پنجاب نہیں ہیں آپ پنجاب صاحب نہ کہیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر محترم وزیر اعلیٰ پنجاب نے میں)سوہنا پنجاب فیسٹیول(کی اجازت دی تھی اور راولپنڈی میں یہ فیسٹیول یکم اگست سے ۔اگست تک % "$ &% ہو چکا ہے۔اب انہوں نے گوجرانوالہ ڈویژن کو '% $ کر لیا ہے۔ ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ گوجرانوالہ میں کوئی " تھا تو باقی ڈویژنل ہیڈکوارٹروں میں کوئی ایسا " ہی نہیں ہے---

جناب سپیکر انہوں نے سارے پنجاب کی بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں کی بات کر رہا ہوں اب یہ میں کروانے جا رہے ہیں۔ یہ ساہیوال اور پنجاب کے باقی ڈویژنل ہیڈکوارٹروں میں کب تک % "$ &% کروا دیں گے یہ کوئی $ دے دیں؟

جناب سپیکر ہم کُشتی دیکھنا چاہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر ملک ارشد صاحب میرے بھائی ہیں، ٹھیک ہے ان کا حق بنتا ہے یہ ان کی بڑی جائز بات ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم نے پنجاب بھر کے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان کو لیٹر لکھ دئیے ہیں اور انشاء اللہ

سب
$# & , & ہیں اس میں تھوڑا موسم کا " تھا۔انشاء اللہ ہم بہت جلد ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور فیصل آباد میں بھی کروائیں گے۔ چونکہ یہ کے لئے تھا اب یہ مئی کا مہینہ ہے تو ہم انشاء اللہ کے اندر اندر پنجاب بھر کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں میں کروا دیں گے اور اگر میرے معزز بھائی کسی اور ضلع میں بھی کروانا چاہیں گے تو ہم ان کو انشاء اللہ % کرنے کے لئے تیار ہیں۔شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر شکریہ۔میرے ضمنی سوال کے دو جز ہیں۔ پہلا جز یہ ہے کہ کیا اس فیسٹیول میں عورتوں کے لئے بھی کوئی دن مختص کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر عورتوں کی نہیں خواتین کے بارے میں بات ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر بات تو ایک ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیوں کے لئے وہاں پر - & #& ' & #& ' کیا گیا ہے۔ جو فیسٹیول راولپنڈی میں ہوا تھا وہاں فیملی ہی زیادہ وزٹ کرتی تھیں۔ میں اپنی بہن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ & خواتین کے لئے ہوگا، فیملیوں کے لئے ہوگا، اس کی کوئی انٹری فیس نہیں ہوتی اور کوئی پیسا وصول نہیں کیا جاتا۔ جس طرح جیلانی پارک لاہور میں تھا انہی # # ' کے مطابق ہم کروا رہے ہیں اور خواتین کے لئے پہلی تاریخ سے لے کر آخری تاریخ تک انشاء اللہ &' ہوگا۔شکریہ

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر ابھی میرا دوسرا جز رہتا ہے۔

جناب سپیکر محترمہ اب آپ تشریف رکھیں آپ کی بات ہوگئی ہے اب ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ایک تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ بات کروں گا۔

جناب سپیکر کبھی خوش ہو کر بھی بات کیا کریں، افسوس کے ساتھ نہ کیا کریں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر وہ اس حوالے سے ہے کہ ; :اور دوسری بات گورنمنٹ کی % #&# 'کے حوالے سے ہے---

جناب سپیکر یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر جو پالیسی ہے وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں)سوہنا پنجاب میلے)کا انعقاد کرنا ہے ۔ بنیادی طور پر یہ شہریوں کو ایک & #% # فراہم کرنا ہے اور میں اس کی & %& تھی اور پنجاب کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں میں اس کا انعقاد ہونا تھا لیکن صرف ایک جگہ راولپنڈی میں ہوا ہے۔ یہ مالی سال ختم ہو رہا ہے پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ ہم اس کا گوجرانوالہ میں انعقاد کریں گے۔یہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ہونا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی ضلع میں بھی کروانا ہے تو کروالیں۔میں سمجھتا ہوں کہ *# # &%* & 6 6 -%& ' 6 اس میں بجٹ کی & %& تھی اور لوگوں کو ایک سہولت دینی تھی لیکن صرف ایک ڈویژن میں اس کا انعقاد ہوا ہے آٹھ ڈویژنوں میں نہیں ہوا ہے کیا یہی گورنمنٹ کی % #&# 'ہے؟

جناب سپیکر چلیں، ان سے پوچھتے ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا بتائیں اور ان کو اچھے طریقے سے * کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی فنڈز کی & %& نہیں ہے ،گورنمنٹ ایک روپیہ بھی اپنے پلے سے نہیں لگائے گی۔ وہ لوگ جو اس میں دلچسپی لیتے ہیں، چاروں صوبوں کے کلچر کو & &# ' کرنے کے لئے یہ)سوہنا پنجاب فیسٹیول)ہے۔ پنجاب کے حوالے سے جو ہماری # ۔روایات ہیں ہم نے ان کو & &# ' کرنا ہے اور یہ کے لئے ہے۔ یہ مالی سال کے ساتھ منسوب نہیں ہے اس میں فنڈ کی & %& ایک روپے کی بھی نہیں ہے۔ جو فیسٹیول راولپنڈی میں ہوا ہے اس میں بھی

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

صوبائی گورنمنٹ، سٹی گورنمنٹ یا کسی ادارے نے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا۔ الحمدللہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ انفارمیشن اینڈ کلچر حکومت کے پیسے لگائے بغیر کلچر کو & &# ' کر رہا ہے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ سمری میں بڑے اضلاع کا بھی ذکر ہے۔ ہم ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر کروائیں گے اور میں نے بغیر سوچے سمجھے یہ بات نہیں کہی۔ میں اپنے بھائی کی خدمت میں وہ سمری کی &# '' پیش کر دوں گا جس میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ %# $ بھی ہیں۔ اگر وہاں پر بھی ہمارے بھائی خواہش رکھتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم %" $ %& کروائیں گے۔

جناب سپیکر شکریہ۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

میڈیا کے کردار سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا عوام کی اصلاح کے لئے کام کرتے ہیں یا ان کو دنیا بھر میں ذلیل و خوار کرتے ہیں، جیساکہ

ب مثلاً ونی کیسز، اغواء اور زیادتی کیسز، طلاق، چوری، قتل و غارت کی تمام میڈیا بڑھ چڑھ کر تشہیر سے عوام اور پوری دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

ج کیا ملاوٹ اور غیر معیاری اشیاء کی تشہیر سے برآمدات بڑھیں گی یا ختم ہوں گی؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بھر میں الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا عوام کی اصلاح اور ملک کے مثبت تشخص کو اجاگر کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ب الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا عوام کو حالات حاضرہ سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں اور مسائل کو بھی سامنے لاتا ہے تاکہ حکومت وقت ان کا بروقت تدارک کر کے عوام کو ریلیف فراہم کرے۔

ج گڈ گورننس کا یہ تقاضا ہے کہ عوام کو ملاوٹ اور غیر معیاری اشیاء کے متعلق کماحقہ ٗ آگاہی فراہم کی جائے۔ حکومت پنجاب کی ملاوٹ کے خلاف مؤثر مہم سے بالآخر ملک کا امیج بہتر ہو گا اور غیر ملکی سرمایہ کار زیادہ اعتماد سے یہاں سرمایہ کاری کر سکیں گے۔

ضلع اٹک میں کلچرل سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد شاویز خان کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع اٹک میں کتنے کلچرل سنٹر کہاں کہاں قائم ہیں، ان سنٹرز پر سال میں کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل بتائی جائے؟

ب ان سنٹرز میں کون کون سے کورس کروائے جاتے ہیں اور ان کورسز کی فیس کیا ہے؟

ج حکومت پنجاب ان سنٹرز کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف ضلع اٹک میں پنجاب آرٹس کونسل کا کوئی کلچرل سنٹر نہیں ہے لہٰذا کوئی اخراجات نہ ہوئے۔

ب چونکہ سنٹر نہیں ہیں اس لئے کسی قسم کے کوئی کورس نہیں کروائے جاتے۔

ج چونکہ سنٹر نہیں ہے اس لئے کسی قسم کے کوئی اقدامات نہیں کئے جا رہے۔

پنجاب آرٹس کونسل میں بورڈ آف گورنرز کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی کل کتنی تعداد ہے اور ان کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے؟

ب بورڈ آف گورنرز کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف بورڈ آف گورنرز پنجاب آرٹس کونسل سرکاری، غیر سرکاری اور پنجاب اسمبلی کے ممبران پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد ہے۔بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی تفصیل پرچم سی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر برائے اطلاعات و ثقافت	چیئرمین
سیکرٹری محکمہ اطلاعات و ثقافت	وائس چیئرمین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر، پنجاب آرٹس کونسل	سیکرٹری
سرکاری ممبران بشمول آٹھ ایگزیکٹو ہیڈ ڈویژنل آرٹس کونسل کی تعداد	

پنجاب اسمبلی ممبران کی تعداد

غیر سرکاری ممبران دانشور، شاعر، ادیب، فنکار کی تعداد

پنجاب آرٹس کونسل اور محکمہ اطلاعات و ثقافت مشترکہ طور پر نامور دانشوروں کے نام تجویز کر کے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو برائے حتمی منظوری پیش کئے جاتے ہیں۔

ب بورڈ آف گورنرز، پنجاب آرٹس کونسل کے ممبران کو کسی قسم کی کوئی مراعات حاصل نہیں ہیں۔

سیالکوٹ محکمہ ثقافت کی عمارات اور اداروں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ثقافت کی کون کون سی تاریخی عمارات اور ادارے کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

ب محکمہ ہذا کا سال ۔ میں کتنا بجٹ مختص تھا اور یہ بجٹ کون کون سی مد میں استعمال کیا گیا، تفصیل بتائی جائے؟

ج محکمہ ہذا کے پاس کون کونسے ماڈل کی سرکاری گاڑیاں ہیں، سال کے دوران ان گاڑیوں کی مرمت، دیکھ بھال اور پٹرول پر کتنی رقم خرچ ہوئی، مدوار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ثقافت پنجاب آرٹس کونسل کی کوئی تاریخی عمارت اور ادارہ نہ ہے۔

ب چونکہ کوئی ثقافتی ادارہ نہیں ہے اس لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ نہیں ہے۔

ج جبکہ ب کے مطابق ضلع سیالکوٹ میں کوئی ثقافتی ادارہ نہ ہے اس لئے نہ تو بجٹ ہے اور نہ ہی کوئی گاڑی ہے اور نہ ہی کوئی خرچ ہوا۔

الحمرا کلچرل کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف الحمرا کلچرل کمپلیکس کب اور کتنے رقبہ پر تعمیر ہوا۔ اس میں کتنے افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے؟

ب اس کلچرل کمپلیکس میں کل کتنے ملازمین کام کرتے ہیں، ان میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

ج اس کلچرل کمپلیکس کے کل کتنے داخلی اور خارجی دروازے ہیں نیز ایمرجنسی کی صورت میں اس کی انتظامیہ نے کیا کیا اقدامات کر رکھے ہیں، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف الحمرا کلچرل کمپلیکس میں تعمیر ہوا اس کا رقبہ تقریباً کنال ہے الحمرا کلچرل کمپلیکس کے ہال نمبر میں افراد اور ہال نمبر میں افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ علاوہ ازیں ایک اوپن ائر تھیٹر ہے جس میں چار ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں۔

ب کل ملازمین

مستقل ملازمین

ڈیلی ویجز ملازمین

ج

> الحمرا کلچرل کمپلیکس کے دو مین دروازے ہیں۔ ایک دروازہ مین روڈ جنوبی سمت اور دوسرا دروازہ مشرقی سمت قذافی کرکٹ گراؤنڈ کی جانب ہے۔ اوپن ائر تھیٹر کے دو داخلی و خارجی دروازے ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں بیک سٹیج راستے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

> ہال نمبر اور ہال نمبر کا ایک ایک داخلی و خارجی دروازہ ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں (%+ ,کے راستوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سٹیج ڈراموں کے فنکاروں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف صوبہ پنجاب میں محکمہ سٹیج ڈراموں کے فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے نیز سال - کے دوران کتنے غریب فنکاروں کی مدد کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ب ضلع لاہور میں کل کتنے سٹیج ڈرامے کے تھیٹر کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف

> پنجاب آرٹس کونسل سٹیج ڈراموں کے فنکاروں کی ترقی و ترویج کے لئے تھیٹرز میں ڈراموں کا انعقاد کرواتی ہے۔ علاوہ ازیں قومی دنوں اور خاص موقعوں کی مناسبت سے خاص ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں اور فنکاروں کو معاوضہ پنجاب آرٹس کونسل خود ادا کرتی ہے۔
> لاہور آرٹس کونسل میں سٹیج ڈراموں کے فنکاروں کی امداد کے لئے)آرٹسٹ ویلفیئر فنڈ)کے نام سے ایک ہیڈ موجود ہے اس فنڈ کی تقسیم کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی ہے یہ کمیٹی انتظامیہ کے علاوہ انتہائی سینئر آرٹسٹوں پر مشتمل ہے کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں

ایگزیکٹو ڈائریکٹر لاہور آرٹس کونسل، ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن ، ڈپٹی ڈائریکٹر پروگرامز ، محمد قوی خان، سہیل احمد، مسعود اختر کمیٹی ممبران سینئر اور جونیئر فنکاروں کی درخواستوں پر غوروخوض کے لئے ہر دو سے تین ماہ کے دوران میٹنگ کرتی ہے جس میں مستحق فنکاروں کے لئے کمیٹی کی منظوری کے بعد معقول امداد کی جاتی ہے۔

کے دوران تقریباً فنکاروں کی اس فنڈ سے مدد کی گئی جس کی رقم مبلغ روپے ہے۔

> مزید یہ کہ محکمہ اطلاعات و ثقافت حکومت پنجاب نے ایک آرٹسٹ ویلفیئر سپورٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کے تحت میں مستحق فنکاروں کی ماہانہ بنیادوں پر امداد کی ہے۔

ب

الف لاہور آرٹس کونسل الحمرا کے زیر سایہ کل چار ڈرامہ تھیٹر ہیں جن میں دو الحمرا مال کمپلیکس اور دو الحمرا کلچرل کمپلیکس فیروز پور روڈ پر واقع ہے۔ علاوہ ازیں ضلع لاہور میں محفل تھیٹر لکشمی چوک، الفلاح تھیٹر مال روڈ، کراؤن تھیٹر گڑھی شاہو، تماثیل تھیٹر مزنگ چونگی فیروز پور روڈ، الحمرا تھیٹر بھٹہ چوک، شالیمار تھیٹر بیدیاں روڈ اور ناز تھیٹر لنک میکلوڈ روڈ میں واقع ہیں۔

ب ضلع لاہور میں کل سات پرائیویٹ تھیٹرز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

-	الفلاح تھیٹر	مال روڈ
-	محفل تھیٹر	محمود غزنوی روڈ ایبٹ روڈ
-	ناز تھیٹر	میکلوڈ روڈ
-	تماثیل تھیٹر	مزنگ چونگی، فیروز پور روڈ
-	شالامار تھیٹر	لاہور کینٹ
-	الحمرا تھیٹر	بھٹہ چوک
-	کراؤن تھیٹر	گڑھی شاہو

سرکاری سطح پر چلنے والے تھیٹر

ضلع لاہور میں کل چھ سرکاری تھیٹرز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں

-	اوپن ائر تھیٹر	باغ جناح، لاہور
-	پنجابی لینگوئج سنٹر	قذافی سٹیڈیم، فیروز پور روڈ
	الحمرا ہال00 =0	مال روڈ
	الحمرا کلچرل کمپلیکس ہال0 = 00	قذافی سٹیڈیم، فیروز پور روڈ

ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

ب ضلع لاہور میں کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

ج ضلع لاہور میں تعینات ملازمین کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

د ضلع لاہور میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں اور کتنی انکوائریوں کا فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنی ابھی زیر التواء ہیں؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف

الف ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت پنجاب کونسل آف دی آرٹس میں اس وقت کل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ب لاہور آرٹس کونسل الحمرا مال کمپلیکس اور کلچرل کمپلیکس فیروز پور روڈ میں کل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر لاہور میں اس وقت ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ب

الف ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت پنجاب کونسل آف دی آرٹس میں اس وقت کل اسامیاں خالی ہیں۔ & 4 & % % / 5 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب لاہور آرٹس کونسل الحمرا میں اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

ج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر لاہور میں اس وقت کل اسامیاں خالی ہیں۔ اس وقت نئی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ جونہی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی تو پھر خالی اسامیوں کو قواعد و ضوابط کے مطابق پر کر لیا جائے گا۔

ج

الف ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کے پاس چار گاڑیاں ہیں جن میں سے ایک ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے زیر استعمال ہے اور باقی جنرل پول میں پروگرامز کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

ب لاہور آرٹس کونسل الحمرا میں چار افسران کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں جن میں سے تین گاڑیاں ماڈل اور ایک گاڑی ماڈل ہے۔

ج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر لاہور میں اس وقت تین گاڑیاں ہیں جن میں سے ایک ڈائریکٹر جنرل، ایک ڈائریکٹر اور ایک جنرل ڈیوٹی میں استعمال ہو رہی ہے۔

د

الف ضلع لاہور، پنجاب کونسل آف دی آرٹس میں کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری نہ چل رہی ہے۔

ب لاہور آرٹس کونسل الحمرا میں کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی انکوائری زیر التواء نہ ہے۔

ج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر لاہور میں کام کرنے والے کسی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری نہ چل رہی ہے۔

گوجرانوالہ آرٹس کونسل سے متعلقہ تفصیلات

باؤ اختر علی کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گوجرانوالہ میں آرٹس کونسل کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

ب آرٹس کونسل کو سال - اور - میں جو گرانٹ دی گئی اس کی تفصیل بتائیں؟

ج اس آرٹس کونسل کے مذکورہ سالوں کی آمدن اور اخراجات کیا ہیں؟

د مذکورہ آرٹس کونسل کے ملازمین کی تعداد مع عہدہ اور گریڈ کیا ہے اور مذکورہ سالوں میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف گوجرانوالہ آرٹس کونسل -جولائی کو قائم ہوئی-

ب گوجرانوالہ آرٹس کونسل کو جو گرانٹ دی گئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ج گوجرانوالہ آرٹس کونسل کی آمدنی برائے سال - اور - بالترتیب آمدن روپے اور - کی آمدن ، روپے ہے- - کا خرچ روپے اور - کا خرچ روپے خرچ ہوا-

	آمدن	اخراجات
	>	>
	>	>

د

کل تعداد ملازمین

خالی اسامیوں کی تعداد آٹھ درج ذیل ہیں

-ریذیڈنٹ ڈائریکٹر 2 >

-پروگرام آفیسر	2 >	
-سٹینو گرافر	2 >	
-اکاؤنٹنٹ		2 >
-نائب قاصد	2 >	
-نائب قاصد	2 >	
-میسنجر	2 >	
-چوکیدار	2 >	

حاضر ملازمین کی تعداد سات درج ذیل ہیں

1-	پروگرام آفیسر		2 >
-	اسسٹنٹ	2 >	
-	سینئر کلرک اردو ٹائپسٹ		2 >
-	سٹور کیپر	2 >	
-	جونیئر کلرک		2 >
-	دفتری	2 >	
-	خاکروب	2 >	

تنخواہ کی مد میں اخراجات

-	-
<	<

الحمرا آرٹس کونسل میں بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ راحیلہ خادم حسین کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سال - میں الحمرا آرٹس کونسل میں سکیل سے لے کر سکیل تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

ب مذکورہ بھرتی کئے گئے افسران و اہلکاران کے انٹرویو اور ٹیسٹ کن افسران نے لئے ان کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف سال میں سکیل میں ایک فرد نعیم نواب کو بطور اسسٹنٹ پبلیکیشن کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے باقاعدہ روزنامہ)ڈیلی ٹائمز) اور روزنامہ)نوائے وقت) میں مورخہ اور جنوری کو اشتہار کیا گیا تھا۔ جس میں تعلیمی قابلیت گریجویٹ سیکنڈ ڈویژن مع ماہ تجربہ درکار تھا۔

ب اس اسامی پر بھرتی کرنے کے لئے چیئرمین، بورڈ آف گورنرز، لاہور آرٹس کونسل نے ایک ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی تشکیل دی پرچم الف جس میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر گریڈ ، ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن گریڈ ، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس آفیسر گریڈ لاہور آرٹس کونسل اور سیکشن آفیسر اسٹیبلشمنٹ گریڈ محکمہ اطلاعات و ثقافت کے علاوہ مسز کنول نعمان ایم پی اے و ممبر بورڈ آف گورنرز، لاہور آرٹس کونسل کو اس لئے شامل کیا گیا تھا کہ حکومتی ہدایات موصولہ سیکشن آفیسر جنرل محکمہ اطلاعات و ثقافت مراسلہ نمبری 0@8 = ? 2 7 مورخہ -نومبر پرچم ب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔اس کی تعمیل میں کم از کم خاتون کو تمام سلیکشن اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں خواہ کنٹریکٹ یا ریگولر بھرتی کرنی ہو شامل کرنا ضروری تھا جنہوں نے -فروری کو انٹرویو کے بعد سلیکشن کی۔

پنجاب انفارمیشن کمیشن کو سہولیات کی فراہمی

جناب محمد عارف عباسی کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انفارمیشن کمیشن کو انفراسٹرکچر اور ضرورت کے مطابق انسانی وسائل کی فراہمی نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے پنجاب انفارمیشن کمیشن اپنے فرائض کی ادائیگی نہ کر رہا ہے کیا حکومت یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

پنجاب انفارمیشن کمیشن کو ہر قسم کاانفراسٹرکچر فراہم کیا گیا ہے۔ جہاں تک انسانی وسائل کی فراہمی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے کچھ آفیسرز کو ڈیپوٹیشن پر پنجاب انفارمیشن کمیشن میں تعینات کیا ہے۔اس کے علاوہ کچھ سٹاف ڈیلی ویجز پر بھی کام کر رہا ہے۔مزید برآں محکمہ اطلاعات و ثقافت بھی پنجاب انفارمیشن کمیشن کی معاونت کر رہا ہے۔پنجاب انفارمیشن کمیشن کے سروس رولز ڈرافٹ کئے جا چکے ہیں جن کی منظوری کے بعد محکمہ خود اپنا سٹاف بھرتی کر سکے گا۔جی ہاں پنجاب حکومت یہ تمام سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، امجد علی جاوید صاحب

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں آپ کی توجہ وقفہ سوالات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر وقفہ سوالات تو اب ختم ہو گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر وہ ختم ہو گیا ہے لیکن میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔کل میرے چار سوال تھے جو $ ## "کئے گئے اور آج تین سوال تھے جو $ ## "کئے گئے۔جب میں نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے تو سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا کہ اگر کسی ممبر کا سوال اپنے حلقے کا آئے گا تو ہم اس کو $ ## "کر دیں گے۔کیا ہم نے سندھ کے سوال پوچھنے ہیں، اگر ہم نے اپنے حلقوں کی بات نہیں کرنی تو پھر ہم نے کیا کرنا ہے؟ اگر اس پر ہی یہاں بات نہیں ہونی، اپنے حلقے کے مسائل اجاگر نہیں کرنے تو پھر ہم یہاں آکر کیا کر رہے ہیں؟ نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر اگر ایسا کوئی فیصلہ ہوا ہے تو اس پر نظر ثانی کی جائے اور ہمیں اپنے اپنے حلقوں کے مسائل اجاگر کرنے کا حق دیا جائے۔

جناب سپیکر چلیں، آپ اس کے بعد مجھے ملیں پھر آپ کو بتائیں گے۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر اگر کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے تو آپ سب کو بتائیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

جناب سپیکر وہ سپیکر کا اختیار ہے، آپ کیا کر رہے ہیں کیا اس کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں؟ اس بات کو چھوڑیں، آپ کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، صدیق خان صاحب

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر وہ "# جن کے تحت سوالات کو &% کیا جاتا ہے--

جناب سپیکر بھائی آپ "# پڑھ لیں، کیا آپ نہیں پڑھ سکتے؟ آپ "# پڑھ لیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر "# میں کسی جگہ بھی یہ نہیں ہے کہ---

جناب سپیکر نہیں، بس ٹھیک ہے# 6 # " $ &% # ' A آپ کی بڑی مہربانی وہ معاملہ ختم ہو گیا۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، ارشد ملک صاحب

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میرا معاملہ معزز ممبر جناب امجد علی جاوید سے ملتا جلتا ہے--

جناب سپیکر چلیں، آپ بھی ساتھ آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میرے کل بھی سوال $ ## "کئے گئے اور آج بھی کئے گئے---

جناب سپیکر آپ چھوڑیں، امجد علی جاوید صاحب کے ساتھ آپ بھی آجائیں۔

A ' #&% $ " # 6 #

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر ہم یہاں اپنے حلقوں کی نمائندگی کرنے آتے ہیں۔

جناب سپیکر میں کب کہتا ہوں کہ آپ نمائندگی کرنے نہیں آتے؟ آپ نمائندگی کے لئے ہی آتے ہیں، اس بات کو چھوڑ دو مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، شاہ صاحب

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ اس وقت گندم کٹ رہی ہے، گورنمنٹ اس کو خرید رہی ہے اور باردانے کی تقسیم کا معاملہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت---

جناب سپیکر تھوڑا سا صبر کر لیں میرے خیال میں متعلقہ منسٹر شاید ادھر آجائیں تو پھر ان کے سامنے بات ہو جائے تو بہتر رہے گی۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین جناب سپیکر میں نے کل بھی بات کی تھی کہ ہماری # سے ہزار روپے کٹوتی ہو رہی ہے---

جناب سپیکر جی، آپ دیکھتے نہ ہی پوچھتے ہیں کہ بات کیا ہے؟ آپ کو پتا بھی نہیں ہے تو اب میں کیا کروں؟ آپ نے جو بات کی ہے وہ آپ کا ٹیکس ہے جو کہ آپ نے دینا ہے اور انہوں نے وہ ٹیکس کاٹا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین جناب سپیکر ہزار روپے ماہانہ ٹیکس ہے؟

جناب سپیکر جی، وہ ماہانہ نہیں ہے وہ آپ کا بقایا بھی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر ---

جناب سپیکر محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ پتا کرتے ہیں اور نہ کچھ کرتے ہیں۔ آپ ایسے ایوان کا ٹائم ضائع نہ کیا کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے جو & ہو چکا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان جناب سپیکر میری درخواست ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو ($ ' فرمادیں۔

جناب سپیکر جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو ($ ' کیا جاتا ہے۔ اب آپ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر کا جواب دیں۔

گوجرانوالہ سابق وزیر و ممبر پنجاب اسمبلی کے مقدمہ قتل کی صورتحال

---جاری

وزیر قانون وپارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان جناب سپیکر توجہ دلاؤ نوٹس نمبر جو کافی عرصے سے ($ ' چلا آرہا تھا۔ یہ ہمارے بہت ہی قابل احترام، پیارے عزیز اور ساتھی چودھری شمشاد احمد خان شہید --- شور و غل

جناب سپیکر آرڈر پلیز، آرڈر ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ آپ پانچ منٹ کے لئے باہر چلی جائیں۔ مہربانی۔ آپ تشریف لے جائیں۔ آپ کو پتا نہیں ہے کہ بات کیا ہو رہی ہے اور ہم کیا سن رہے ہیں۔

اس مرحلہ پر ڈاکٹر فرزانہ نذیر ایم پی اے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں

وزیر قانون وپارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان جناب سپیکر یہ ان کی شہادت سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس تھا۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ ایک طارق پٹواری نامی مجرم جو کہ کسی زمانے میں افغانستان سے ٹریننگ حاصل کر چکا تھا، طالبان کے ساتھ بھی اس کا تعلق تھا اور وہ ایک دہشت گرد تھا۔ اس پورے مقدمے اور اس ظلم کی بنیاد طارق پٹواری آدمی بنا اس نے یہ سارا (کر کے چودھری شمشاد احمد خان، ان کے ساتھ ان کے جوان بیٹے اور ان کے ایک ساتھی کو شہید کیا۔ اس کے بعد دوسرے لوگ جو طارق پٹواری کے #& % اور ساتھی تھے وہ تو گرفتار ہو گئے لیکن یہ آدمی

(# تھا، اسی

آدمی نے یہ سارا کچھ (کیا تھا اور اس واقعہ کی ذمہ داری طالبان ؒ کی طرف سے قبول کی گئی تھی تاکہ دھیان دوسری طرف چلا جائے۔ گوجرانوالہ پولیس نے اس سلسلے میں بھرپور محنت کی، بڑے پروفیشنل انداز سے اس آدمی کی ریکی کی اور کئی ماہ کی محنت کے بعد گزشتہ ہفتے اس ملزم کا پتا چلایا اور جب وہاں پر ریڈ کیا تو اس نے آگے سے پولیس پارٹی پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں یہ ملزم جہنم واصل ہوا۔۔۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر اس اعلیٰ کارکردگی پر میں اپنی طرف سے اور اس معزز ایوان کی طرف سے بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب آر پی او گوجرانوالہ طاہر صاحب، سی پی او گوجرانوالہ نذیر وقار صاحب اور اس کی ٹیم کے ہر افسر اور جوان جنہوں نے اس معاملے میں بھرپور محنت کی اور اس انتہائی خوفناک مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا۔اس پر میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ان کو % # '' بھی کرتا ہوں۔میں چاہوں گا کہ اگر اس معاملے پر کوئی کوتاہی بھی ہوئی ہو تو اس پر سرزنش ہونی چاہئے اور بھلائی اور بہتری پر سمجھتا ہوں کہ & % # '' بھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر میں آئی جی پی کو بھی اس واقعہ اور کارکردگی پر مبارکباد پیش کروں گا اور ہم حکومت کو $ &% # کریں گے کہ ان لوگوں کو % # '' کیا جائے جنہوں نے ایک عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔میری درخواست ہے کہ اب اس توجہ دلاؤ نوٹس کو & ' & $ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر جی، یقیناً اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔میں چاہتا ہوں کہ ہماری پولیس کے جتنے بھی بھائی، جوان اور آفیسرز جنہوں نے اس کیس سے متعلق محنت کی ہے ان سب کو ایوان کی طرف سے بھی شاباش دینی چاہئے اور میں اپنی طرف سے بھی شاباش دیتا ہوں۔ان کے اس اقدام پر رانا ثناءاللہ خان & $ &% # کرنا چاہ رہے ہیں۔اس میں آئی جی پی پنجاب کو بھی شاباش دینی چاہئے۔ مزید جنہوں نے اس کیس میں عمدہ

کارکردگی کامظاہرہ کرتے ہوئے اپنی محنت سے اتنے برے انسان سے اس معاشرے کو بچایا ہے ان کو بھی شاباش دینی چاہئے اور ان کو کچھ انعامات بھی دینے چاہئیں۔۔۔ نعرہ ہائے تحسین

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر ہماری پولیس نے جس طریقے سے اس کیس کو $ 6 کیا ہے اور اتنے خطرناک ملزموں تک جیسے یہ پہنچی ہے میں نہیں سمجھتا کہ دنیا کی کوئی بھی پولیس چاہے وہ امریکن پولیس ہو یا چاہے وہ #$ B $ &% 2 پولیس ہو یا کوئی بھی پولیس ہو ہم سے بہتر اور ہمارے صوبے سے بہتر کسی ملک کی پولیس نہیں ہے۔۔۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ۔۔۔

جناب سپیکر میرے خیال میں آپ بھی شاباش دے دیں اور اگر کوئی صاحب فرداً فرداً بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میں & 6 & 7 '' & & , 6 & کہتا ہوں کہ پولیس نے جس طرح ایک مجرم کو پکڑا ہے اور اپنے ایک بہترین & &# '& کا مظاہرہ کیا ہے اس پر پولیس کی تعریف کرتا ہوں جیسا کہ لاءمنسٹر صاحب نے کہا کہ اچھے کاموں کی تعریف کرنی چاہئے اور اچھے کاموں کی تعریف کرنے سے اچھائی کو تقویت ملتی ہے لیکن اگر اچھے کام کی تعریف نہ کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مثبت چیزیں سامنے نہیں آسکتیں ۔ پنجاب اور بالخصوص گوجرانوالہ پولیس نے ایک پروفیشنل اور پاکستانی ادارے کی صورت میں اپنی ذمہ داری کو پورا کیا ہے تو میں اس کو % # '' کرتا ہوں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی توقع رکھتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اس واقعہ کو تین سال ہو چکے ہیں۔ اس ملک میں جو مظلوم ہے وہ % "! & "C % "! کی بات ہے کہ تین سال میں ملزمان نہیں پکڑے گئے اور لوگوں کو جتنی دیر سے انصاف ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر نہیں، یہ تین سال کی بات نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میرا ایک اپنا ۔ & . & '& ہے۔ اگر اس طرح کی کوشش اور کاوش کو بروقت بروے کار لایا جاتا تو میں سمجھتا

ہوں کہ اس طرح کے مجرموں کی حوصلہ شکنی بھی ہوتی اور % .جن مسائل سے گزرے ہیں ان کے مسائل میں بھی کمی ہوتی تو میری اس ایوان کے حوالے سے یہ درخواست ہوگی اور بالخصوص اپوزیشن کے حوالے سے کہ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہو جائے تو ملزمان کو پکڑنے کے لئے پولیس کو بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ لوگوں کو جلد از جلد انصاف ملے۔

جناب سپیکر ٹھیک بات ہے ،انصاف ملنا چاہئے ۔بہت شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر شکریہ۔بہت اچھی بات ہے کہ پولیس نے مجرموں کو پکڑا، ایسی باتوں پر خوشی بھی ہوتی ہے اور فخر بھی ہوتا ہے لیکن معلوم نہیں کیا بات ہے کہ پچھلے کچھ عرصہ سے قصور میں چھوٹی عمر کی بچیاں اغواء ہو رہی ہیں اس کے بعد ' #کر کے قتل بھی کر دیا جاتا ہے ۔پچھلے ایک مہینے میں یہ ہماری چوتھی پانچویں بچی ہے جس کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوا ہے ۔اس سے پہلے بلدیاتی الیکشن میں پانچ قتل ہوئے لیکن مجرم دندناتے پھر رہے ہیں۔اس سے پہلے قصور میں ویڈیو والا سکینڈل سامنے آیا اس کے مجرم کہاں ہیں اور ان کی پکڑ کا کیا ہوا ہے حالانکہ ضلع قصور لاہور کے بالکل ساتھ لگتا ہے۔ان ننھی بچیوں کی مردہ لاشیں روزانہ اٹھا رہے ہیں ،ہم سب اس ایوان میں اونچی کرسیوں پر بیٹھے ہیں ہم سب جوابدہ ہیں ، روز قیامت ہم جواب دہ ہوں گے ، ہم سے پوچھا جائے گا کہ اللہ نے آپ کو اختیار دیا تھا آپ نے ان بچوں کے لئے کیا کیا جو روزانہ قتل ہو رہے ہیں؟میں جناب وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ اسی قسم کی توجہ ان غریب بچوں پر بھی دیجئے ،ان غریب گھر والوں پر بھی دیجئے ۔ذرا سوچیں سات سے نو سال کی ایک معصوم بچی جس کو ' #کر کے پھینک دیا جاتا ہے تو اس کے والدین پر کیا گزرتی ہوگی۔اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں اور اس کے چہرے میں اپنی بیٹی کو تلاش کیجئے ،اس دن شاید یہ مجرم بھی پکڑے جائیں گے۔شکریہ

جناب سپیکر جی،قائد حزب اختلاف

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ ایک قابل تحسین واقعہ ہے کہ ایک ہمارے " (&%جن کو بہیمانہ طریقے سے قتل کیا گیا، شہید کیا گیا اور مجرمان کو پولیس نے کیفر کردار تک پہنچایا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ تو ایک بڑی اچھی بات ہے اور ان کو یہ انصاف مل سکا اس لئے مل

سکا کہ وہ ہماری اس اسمبلی کے معزز ممبر تھے،ان کے بھائی ان کے بعد اسی سیٹ سے % ہوئے ہیں۔پولیس نے یہ بڑا زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن پورے پنجاب کے اندر عام آدمی کے جو حالات ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ یہاں سینکڑوں %ایسے ہیں جن میں لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں،اضلاع کے اندر پولیس کے جو حالات ہیں وہ قطعی طور پر اطمینان بخش نہیں ہیں۔اس ایوان کے اندر ہم سارے صوبہ پنجاب کی پولیس کو خراج تحسین کسی صورت پیش نہیں کر سکتے کیونکہ جو حالات و واقعات ہیں، # #%جس طرح سے بڑھ رہا ہے ، چھوٹو ڈکیت گینگ نے آٹھ سال تک پنجاب کے اندر کتنی دفعہ کتنے پولیس اہلکاروں کو شہید کیا لیکن پولیس ناکام رہی۔ ان کو وہ قابو نہیں کر سکی اور ان کے ساتھ مذاکرات کرکے ان پولیس اہلکاروں کو ،شہریوں کو بازیاب کروایا جاتا تھا۔

جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی اہم فرد کے ساتھ کوئی واردات ہو جاتی ہے وہ قتل ہو جاتا ہے اس کے لئے تو پولیس سرپٹ دوڑتی ہے ،کوئی نتیجہ برآمد کر لیتی ہے لیکن اس پنجاب کی دس کروڑ عوام ہیں جو پسے ہوئے مظلوم طبقات ہیں ان کی پنجاب کے اندر کوئی شنوائی نہیں ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ ہم عام آدمی کے لئے بھی پولیس کو اسی طرح سے پابند کریں۔

جناب سپیکر جب لاءاینڈ آرڈر پر بحث ہوگی ،اس وقت یہ باتیں & ' "&کریں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر اس وقت بھی بات کریں گے،گوجرانوالہ پولیس کو تو میں % # '' کرتا ہوں کہ اس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

جناب سپیکر آج تو اس حوالے سے میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ اس معاملے میں شاباش دینے کی بجائے دوسری طرف لے گئے ہیں۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی،فرمائیے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر قائد حزب اختلاف کو بات کرنے سے پہلے---

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر ان کو بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

چودھری اختر علی خان چودھری شمشاد احمد خان شہید اس معزز ایوان کے ممبر تھے۔

جناب سپیکر سب کی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں، اختر صاحب آپ کے ساتھ سب کی ہمدردیاں ہیں، ایسی بات نہ کریں، بیٹھ جائیں۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر اس طرح کی باتیں کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر تشریف رکھیں، انہوں نے میری بات مان لی ہے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر آج تو گوجرانوالہ پولیس کو شاباش دینی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر کیا کر رہے ہیں آپ؟

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر میں نے یہ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر چودھری صاحب چودھری صاحب پلیز آپ میری بات سنیں، جیسے وہ آپ کے بھائی تھے اسی طرح ان کے بھی بھائی تھے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر آج یہ بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر چودھری اختر صاحب تشریف رکھیں، ان کا مائیک بند کریں۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر آج گوجرانوالہ پولیس کو شاباش دینے کا دن ہے۔

جناب سپیکر چودھری اختر علی صاحب آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔بڑی مہربانی، وہ تو آپ ہی کی بات کر رہے ہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر آج اس قسم کی باتیں کرنے کا دن نہیں ہے۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی چودھری صاحب ایسے نہ کریں۔شاباش ایسے نہ کریں،انہوں نے آپ کا ساتھ دیا ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر انہوں نے کب ساتھ دیا ہے۔

جناب سپیکر انہوں نے ساتھ دیا ہے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر انہیں تو گوجرانوالہ پولیس کو % # '' کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر انہوں نے شاباش دی ہے ،آپ ایسے نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میرے معزز بھائی کو میری کسی بات سے غلط فہمی ہوئی ہے،میں نے تو انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے کہ ملزمان کو پولیس نے پکڑا ہے ،اس پر وہ قابل تحسین ہیں۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر آج کے دن غیر متعلقہ باتوں کی ضرورت نہیں تھی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید چودھری صاحب آپ میری بات سنیں ،آپ جذبات میں آگئے ہیں،میں نے کوئی اس طرح کی بات نہیں کی جس سے آپ کی دل آزاری ہو،وہ ہمارے لئے بڑے محترم تھے۔میں ان کے جنازے میں بھی شریک ہوا تھا ،اس کے بعد بھی وہاں پر گیا ہوں ،ہم سب کے دلی جذبات آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر جی،درست ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں ایک جنرل بات کر رہا تھا کہ آدمی جو بلک رہا ہے اس کے ساتھ بھی انصاف ہونا چاہئے۔

چودھری اختر علی خان جناب سپیکر جہاں تک عام آدمی کی بات کا تعلق ہے ہم صبح سے شام تک عام آدمی ہی کی بات کرتے ہیں ، سارا وقت ان کے لئے ہی ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر اس کے باوجود اگر آپ کی میری کسی بات سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ قطع کلامیاں

وزیر قانون و پارلیمانی امور راناثناءاللہ خان جناب سپیکر ---

جناب سپیکر تشریف رکھیں۔آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔ 6 # $# 7

> "&Dجی،وزیر قانون

وزیر قانون و پارلیمانی امور راناثناءاللہ خان جناب سپیکر میں نے جس طرح سے بات شروع کرنے سے پہلے یہ بات کی تھی کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ہر وقت عوامی مسائل سے،جرائم سے نبردآزما ہونا پڑتا ہے اور اس سلسلے میں ایک ایسی کارکردگی جس پر کوئی بات نہ کی جا سکے ، یہ بہر حال اگر نا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ۔میں نے بات شروع ہی اس حوالے سے کی تھی کہ بہتر کارکردگی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اچھائی کو % # '' کیا جائے اور اگر کسی جگہ پر کمی کوتاہی ہے تو وہاں پر اس کی سرزنش ہونی چاہئے ۔چودھری اختر چونکہ چودھری شمشاد احمد کے بھائی ہیں ،ان کے لئے واقعی اس بات کی اہمیت ان کے ذاتی حوالے سے ہے اور ان کا جذباتی ہونا بھی بالکل سمجھ آنے والی بات ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ پر گوجرانوالہ پولیس، اس کے افسران وہ سب ستائش کے حقدار ہیں اور یہی آج ایوان نے بھی کیا ہے۔جو بات لیڈر آف اپوزیشن نے کی ہے ،انہوں نے بھی اپنی جگہ پر ایک درست بات کی ہے کہ ہمیں کارکردگی کو مزید بہتر کرنے کے لئے ، جہاں کہیں کمی کوتاہی ہے اس کو بھی & ' 'کرنا چاہئے اور اس کو بھی * $ کرنا چاہئے۔اسی طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے اداروں کی کارکردگی کو مزید بہتر کر سکتے ہیں۔

اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر جناب احمد خان بھچر کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو & ' $کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر جناب انعام اللہ خان نیازی کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد جناب سپیکر میری آپ سے گزارش ہے کہ معزز ممبر ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو پانچ منٹ کے لئے باہر بھیجا گیا تھا ،ان کو اب اندر بلوا لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ آپ اندر آجائیں،ایوان میں تشریف لے آئیں۔جناب انعام اللہ خان نیازی

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر یہ خواتین ممبران کی بہت بے عزتی ہے ، جب چاہیں بے عزت کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحبہ آپ قابل احترام ہیں ، آپ تشریف رکھیں ، میں آپ کی بات سنتا ہوں۔جی،نیازی صاحب

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے اس ایوان میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے سلسلے میں حاضر ہوں ، میانوالی ضلع کے تھانہ کندیاں میں---

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر تار جلنے کی آرہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چیک کریں کیا معاملہ ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر تھانہ کندیاں میں ایک واقعہ پیش آیا جس میں ایک کمسن بچی جس کی عمر صرف بارہ تیرہ سال تھی اس کے ساتھ گینگ ریپ کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر نیازی صاحب آپ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھ دیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر میں پڑھنے لگا ہوں۔

میانوالی کمسن لڑکی کے اغواء و زیادتی سے متعلقہ تفصیلات

جناب انعام اللہ خان نیازی کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ مورخہ ۔ اپریل کو نامعلوم افراد نے سالہ مقدس بی بی کو اس کے گھر موضع کندیاں ضلع میانوالی سے اغواء کر کے ریپ کیا اور ریپ کے بعد اس کے گھر کے نزدیک پھینک کر چلے گئے ؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ نمبر مورخہ -اپریل کو تھانہ کندیاں میں درج ہوا جبکہ مقدمہ کی دفعات وقوعہ کے مطابق نہ لگائی گئی ہیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ میں ملوث کسی بھی ملزم کو پولیس گرفتار نہیں کر سکی؟

د اس کی وجوہات کیا ہیں ، کیا حکومت ان ملزمان کو گرفتار کرنے اور ان کو قرار واقعی سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، لاء منسٹر صاحب

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر یہ درست ہے۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے اس پر مقدمہ نمبر مورخہ بجرم ت پ تھانہ کندیاں محمد شفیق کے بیان پر نا معلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹرڈ ہوا اور ملزمان کی تعداد اس مقدمہ میں نامعلوم تھی - دوران تفتیش مقدس بی بی نے پہلے دن اپنے بیان میں تین ملزمان کو نامزد کیا کہ ان میں سے ایک ملزم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے پھر مورخہ

کو مزید تتمہ بیان میں چھ ملزمان کو نامزد کیا کہ ان میں ایک ملزم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ان ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات بھیجا جا چکا ہے اور @ ٹیسٹ کے لئے جو # درکار تھا وہ بھجوایا جا چکا ہے، @ ٹیسٹ رپورٹ متوقع ہے کہ آنے والے چند دنوں میں میسر آ جائے گی اور اس کے بعد یہ کیس "& #& ہو جائے گا اور اس میں جو بھی ملزم پایا گیا اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی اور اس کا چالان مرتب کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو & ' $ کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر میں لاء منسٹر صاحب سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا مقصد ایک غریب اور

نہایت ہی مظلوم بچی کو انصاف دلانا ہے۔میرا مقصد کسی کی تضحیک کرنا یا کسی کے مسئلے میں بحث برائے بحث نہیں۔ میں لاء منسٹر صاحب سے صرف ایک گارنٹی چاہتا ہوں کہ اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ اس کیس میں مکمل طور پر پولیس کو ملزموں تک پہنچنے دیا جائے گا۔اس کیس کے بارے میں میرے پاس بہت زیادہ $ہیں اتنی زیادہ $ہیں کہ اگر میں ان جاؤں تو ہمارا کافی ٹائم لگ جائے گا اس لئے میں ان $ پر نہیں جاؤں گا ۔میں لاء منسٹر صاحب سے صرف ایک* # " چاہتا ہوں کہ اس کیس پر صحیح طریقے سے کام ہو گا، غریب کی دادرسی ہو گی اور اس مظلوم بچی کو انصاف ملے گا۔

جناب سپیکر لاء منسٹر صاحب سے میری دوسری گزارش یہ ہے کہ اس کیس کی رپورٹ کے لئے کوئی ٹائم مقرر کر دیا جائے کہ اس ٹائم میں یہ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے یا عوام میں پیش کی جائے ۔مجھے صرف یہ گارنٹی چاہئے اس کے علاوہ میں اس کیس میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، لاء منسٹر صاحب

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر اس وقت فرانزک لیبارٹری لاہور ڈویژن کی حد تک پوری طرح سے & % " ہے اور گورنمنٹ کا پروگرام ہے کہ انشاء اللہ اس کا دائرہ کار صوبہ کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر# * 6 $ & 6 * , بڑھا دیا جائے گا۔یہ فرانزک لیبارٹری $#& - 6 (# $ %& $ #) ہے جو کہ صرف پنجاب نہیں بلکہ پورے پاکستان کی ضروریات پورا کرنے کے قابل ہے۔اس سے تھانے دار کی ضمنی اور وہ تھانہ کلچر جس میں رشوت کی بنیاد پر بے گناہ کو گنہگار کرنے اور گنہگار کو بے گناہ کرنے کی جو روایت ہے وہ ختم ہو جائے گی ۔ اس لیبارٹری میں جتنی% % اور جتنی % .$

"C % میسر کی گئی ہیں ان کے مطابق اس @ ٹیسٹ رپورٹ میں جس آدمی کا @ ٹیسٹ % کرے گا پوری دنیا کے ساڑھے چھ سات ارب انسانوں میں سے وہی ہو گا کوئی دوسرا نہیں ہو سکے گا۔ اس لیبارٹری میں

قطعی طور پر %% # '%% کا وہ معیار ہے جسے $# $ & # پر جانچا گیا ہے اور اسے تسلیم کیا گیا ہے ۔یہ ملزمان ہیں ان میں سے ایک پر الزام ہے کہ اس نے اس بچی کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ @ ٹیسٹ رپورٹ کے بعد جب وہ معاملہ سامنے آجائے گا، 5 * , & ' #ہو جائے گی پھر اسے کوئی طاقت سزا سے نہیں بچا سکتی اور اس سے زیادہ % $. (#& کوئی اور ہو نہیں سکتی۔جہاں تک اس رپورٹ کے عرصے کا تعلق ہے اس میں زیادہ سے زیادہ سے دن درکار ہوتے ہیں چونکہ یہ کافی لمبا #"$ %&# 'ہوتا ہے اور تمام ملزمان کا @ ٹیسٹ کرنا ہے ۔انشاء اللہ اسی عرصے میں اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ یہ رپورٹ (. ہو اور ان کو میسر آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر جناب احمد خان بھچر کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو & ' $ کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے ۔جی، رانا صاحب

قانون کمیشن برائے حیثیت خواتین پنجاب 2014 کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر آپ نے اس تحریک کے لئے دو دن کا ٹائم دیا تھا اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے کی رپورٹ , " کروا دی ہے اس کی چار سو

کاپیاں بھی جمع کروا دی ہیں اور کی رپورٹ ابھی تک #&% ' ہے جب وہ مکمل ہو گی تو وہ بھی اسمبلی میں جمع کروا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر آیا انہوں نے یہ & # بھی بتائی کہ جو پچھلے تین سالوں سے رپورٹس جمع نہیں کرائیں ان کی وجہ کیا تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر راناصاحب یہ * $کیوں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر یہ سارا نیا #&% ' تھا،یہ ۔ مارچ کو * & ہوا تھا مئی میں یہ شروع ہوا وہ صرف ایک مہینہ ہی تھا اس لئے کی رپورٹ بننا تھی جس کی کاپی $ ' " ہو چکی ہے اور ہم نے اس کی چار سو کاپیاں جمع بھی کرا دی ہیں اور کی رپورٹ بھی "&#میں جمع کروا دیں گے۔ میں اپنی بہن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے بروقت #& کیا ہے اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین جناب سپیکر انہوں نے شکریہ ادا کیا میں بھی ان کا شکریہ ادا کر دیتی ہوں لیکن میں پھر وہی بات کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے وجوہات نہیں بتائیں کہ آپ کے ایکٹ کے اندر یہ بات موجود ہے کہ آپ نے ہر سال اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنی ہے لیکن آپ گزشتہ تین سالوں سے رپورٹس پیش نہیں کر رہے۔ کیا انہوں نے اس کمیشن کو بھی % $ کیا ہے کہ آپ نے یہ کیا کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، راناصاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر وضاحت مانگنے پر میں ان کا مشکور ہوں لیکن گزارش کروں گا کہ مئی میں یہ #&% ' ہوا اور ڈیپارٹمنٹ * & ہوا اس کے بعد رپورٹ کی بننی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ پورے پنجاب میں بڑے اچھے طریقے سے# . $ کر رہا ہے۔اب کی

رپورٹ اسمبلی میں جمع کروادی ہے اور کی رپورٹ #&% ' ہے انشاءاللہ وہ وقت پر جمع کروادی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر رانا صاحب آئندہ احتیاط کیا کریں ،اتنی* $ برداشت نہیں ہو گی اب یہ تحریک استحقاق & & ' $ کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت رانا محمد ارشد جناب سپیکر شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر اگلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔گوندل صاحب یہ ڈائریکٹر پاسپورٹ کے حوالے سے ہے اور آپ نے اس تحریک استحقاق کا جواب دینا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لیکن منگوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر گوندل صاحب میں نے کل بھی آپ سے کہا تھا کہ اس کا جواب منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending فرما دیں اور انشاءاللہ تعالیٰ کل تک اس کا جواب آجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک استحقاق کو Monday تک pending کیا جاتا ہے تاکہ آپ آسانی سے جواب منگوالیں ہم آپ کو زیادہ پریشان نہیں کرتے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر95/16میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔میاں صاحب اپنی تحریک پڑھیں۔

اچھرہ لاہور کا سیوریج سسٹم تباہی کا شکار

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ)اوصاف(مورخہ 27-جنوری 2016کی خبر کے مطابق لاہور اچھرہ میں سیوریج کا مسئلہ ہنگامی بنیادوں پر حل کیا جائے۔سیوریج سسٹم تباہ ہونے کی وجہ سے اچھرہ کے یہ علاقے جوہڑ کی شکل اختیار کر گئے ہیں جہاں مچھر پرورش پا رہے ہیں اور ڈینگی بخار کے پھیلاؤ کا باعث بن رہے ہیں جبکہ سیوریج کا پانی پینے کے پانی میں مکس ہو کر انتہائی مہلک بیماریاں پھیلا رہا ہے لیکن بارہا یاد دہانیوں کے باوجود کسی ادارے نے یہاں سیوریج کا سنگین مسئلہ حل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے منتخب عوامی نمائندے بھی سیوریج کا یہ انتہائی سنگین مسئلہ حل کرنے میں عدم دلچسپی دکھا رہے ہیں۔ اہلیان اچھرہ نے حکومت پنجاب سے اپیل کی ہے کہ وہ اہل علاقہ کی حالت زار کو مدنظر رکھتے ہوئے کچا رواں روڈ،احمد منیر شہید روڈ،احمد سٹریٹ ملکاں والی روڈ اچھرہ میں سیوریج کا مسئلہ ہنگامی بنیادوں پر حل کرنے کے احکامات صادر فرمائیں تاکہ ڈینگی اور دیگر مہلک بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک التوائے کار کو Mondayتک pendingفرما دیں تاکہ جواب منگوا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں،ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو Mondayتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 101ملک احمد سعید خان ،ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار moveہو چکی ہے اور محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے۔پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے requestآئی ہوئی ہے کہ وہ ملتان میں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو Mondayتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 143چودھری اشرف علی انصاری کی ہے،یہ محکمہ انڈسٹریز سے متعلقہ ہے اور لیبر منسٹر کی طرف سے requestآئی ہوئی ہے تو اس کو بھی Monday تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلی

تحریک التوائے کار نمبر155/16بھی چودھری اشرف علی انصاری کی طرف سے ہے اور یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔جی،خواجہ عمران نذیر

صوبہ میں عطائی ڈاکٹروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت خواجہ عمران نذیر جناب سپیکر معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن پاکستان میں شعبہ صحت کو بنیادی ڈھانچہ مہیا کرنے والا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شُدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010کے تحت پنجاب بھر میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ہر قسم کے اداروں کے معیار کو بہتر بنانے اور عطائیت کے سدّباب کے لئے قائم کیا گیا ہے۔کمیشن کے تحت رجسٹریشن لائسنس کے حصول کا طریق کار مندرجہ ذیل ہے

الف پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے لئے قانوناً لازمی ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایکٹ کے سیکشن 13 کلاز-2کے تحت اپنے ادارے کے متعلق کمیشن کا تجویز کردہ رجسٹریشن فارم مکمل تفصیلات کے اندراج کے بعد کمیشن کے دفتر میں جمع کروائیں اور اپنے ادارہ کی رجسٹریشن حاصل کریں۔یہ رجسٹریشن فارم کمیشن کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے اور کمیشن کے دفتر سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ب دستخط شدہ مکمل فارم کمیشن کے دفتر میں بھیجنا یا جمع کروانا ضروری ہے۔

ج اس کے بعد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے کی طرف سے درخواست برائے لائسنس مع فیس جمع کروائی جاتی ہے۔مکمل کوائف جمع کروانے پر عبوری لائسنس دیا جاتا ہے اور Provisional Licenseحاصل کرنے والے ادارے کو کم ازکم مطلوبہ معیار

(Minimum Service Delivery Standards) کو ضرور پُورا کرنا ہوگا۔

د Provisional License حاصل کرنے والے ادارے کے عملہ کو کم از کم مطلوبہ معیار (Minimum Service Delivery Standards) کے حوالے سے ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ ان پر عملدرآمد کو یقینی بنا سکیں۔

ہ صحت کی سہولیات فراہم کروانے والا ادارہ ان مطلوبہ معیار کو مخصوص کئے گئے وقت میں نافذ کرتا ہے اور ریگولر لائسنس کے حصول کی درخواست جمع کرواتا ہے۔

و پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ غیر جانبدار ماہرین کی ٹیم اس ادارے کا معائنہ کرتی ہے اور اس بات کی جانچ پڑتال کرتی ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیار کا کس حد تک نفاذ ہو رہا ہے۔

ز مکمل عملدرآمد کی صورت میں ریگولر لائسنس دیا جاتا ہے اور معیار پر پورا نہ اُترنے کی صورت میں لائسنس کا اجراء معیار کے مکمل نفاذ تک مؤخر کر دیا جاتا ہے۔معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 14-2013 میں کام شروع کیا تھا اور اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن 28000 طبی اداروں کو رجسٹرڈ کر چکا ہے اور ان میں سے 10500 کلینکس اور اداروں کو عبوری لائسنس جاری کئے جا چکے ہیں۔یاد رہے کہ پہلے مرحلہ میں سال 14-2013 میں تمام تر توجہ پچاس سے زیادہ بیڈز رکھنے والے ہسپتالوں اور طبی اداروں کی صورتحال بہتر بنانے اور ان کے عملہ کو صحت کی خدمات کے کم سے کم معیار پر عملدرآمد کرنے کے حوالے سے ان کی استعداد بڑھانے پر تھی۔اس مقصد کے لئے ایک جامع تربیتی پروگرام پر ترجیحی طور پر عملدرآمد کیا گیا تاکہ بڑے ہسپتالوں میں طبی معیار کو بہتر بنانے کے لئے رول ماڈل بنا کر دوسرے مرحلے میں پچاس بستر سے کم سہولیات والے اداروں پر توجہ مرکوز کی جائے اور آخر میں آؤٹ ڈور سہولیات مہیا کرنے والے اداروں پر MSDS کے مطابق عملدرآمد شروع کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کمیشن اب تک 3418 طبی سہولیات کے لئے 4282 افراد کو MSDS پر عملدرآمد کے بارے میں تفصیلی تربیت مہیا کر چکا ہے۔

جناب سپیکر واضح رہے کہ سندھ ہیلتھ کیئر کمیشن 2014 میں قائم ہوا لیکن ابھی تک رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا کام شروع نہیں ہو سکا۔بلوچستان میں بلوچستان ہیلتھ کیئر کمیشن ابھی تک قائم ہی نہیں ہو سکا جبکہ خیبر پختونخوا میں ہیلتھ کیئر کمیشن 2015 میں معرض وجود میں آیا مگر 2002 سے ہیلتھ کیئر اتھارٹی کے تحت رجسٹریشن کا عمل جاری تھا اور 2016 تک صرف 4000 ادارے رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر متعلقہ شعبہ جات کے ماہرین کی بھرپور مشاورت کے بعد 2012 میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے تیار کردہ کیٹیگری اوّل 50 بیڈز یا اس سے زیادہ کی طبی سہولیات کے MSDS حکومت سے منظور ہونے کے بعد نافذ کئے جا چکے ہیں۔اسی طرح کیٹیگری دوئم 1 سے 50 بیڈ تک کی طبی سہولیات کے standards اور ہومیو پیتھک اداروں کے MSDS منظوری کے مختلف مراحل میں ہیں۔دریں اثناء پنجاب میں طبی سہولیات کے معیار سے متعلقہ 691 شکایات پر تفصیلی کارروائی کرنے کے بعد کمیشن اب تک 457 شکایات کو نمٹا چکا ہے لہٰذا مذکورہ اخبار میں دیا گیا تاثر درست نہیں ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے جدید خطوط ، مکمل ضوابط اور اصولوں کے تحت اپنے حتمی مقصد کی جانب درست رفتار سے گامزن ہے۔

جناب سپیکر جہاں تک کمیشن کی جانب سے عطائیت کے خلاف شروع کی گئی حالیہ مہم کا تعلق ہے تو میں معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بتا دیتا ہوں کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ کے نفاذ سے پہلے مندرجہ ذیل قوانین عطائیت کے خلاف کارروائی کے لئے لاگو تھے

الف پی ایم ڈی سی آرڈیننس 1962

ب میڈیکل اینڈ ڈینٹل ڈگری آرڈیننس 1982

ج ڈرگ ایکٹ 1976

د Allopathic System (Prevention of Misuse) Rules 1968.

جناب سپیکر تاہم یہ سب قوانین غیر تسلی بخش عملدرآمد کی وجہ سے عطائیت کا خاتمہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔معیاری طبی سہولیات کی عدم فراہمی یا وسائل کی کمی کی وجہ سے عام آدمی کی دسترس سے ایسی سہولیات باہر ہونے کی بناء پر عطائیت کا مرض پاکستان کو ورثہ میں ملا ہے

اور 1947سے لے کر 2010تک تمام سرکاری ادارے عطائیت کا سدّباب کرنے میں ناکام رہے۔اس دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اخبارات میں عطائیوں کے بارے میں چھپنے والی خبروں اور ان کے بارے میں براہ راست موصول ہونے والی شکایات پر متعلقہ ضلعی حکومتوں کو مروجہ قوانین کے تحت سخت قانونی کارروائی کرنے کے لئے ہدایات جاری کرنا شروع کیں۔

جناب سپیکر دریں اثناء کے وسط تک کمیشن کے احکامات کے تحت عطائیوں کے کلینکس بند کئے جا چکے ہیں تاہم یہ اقدامات عطائیت کے عفریت پر قابو پانے کے لئے ناکافی ہیں اور عطائیت کے ناسور کے مکمل خاتمے کے لئے کمیشن نے مندرجہ بالا نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کن مہم کے آغاز کے لئے ایک جامعہ لائحہ عمل مرتب کیا ہے جس کے تحت مختصر، درمیانے اور لمبے عرصے کے لئے تین پالیسیاں بنائی گئی ہیں جن کے تحت عطائیت کے خلاف مجوزہ اقدامات کی مکمل منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر عطائیت کے خاتمے کی مہم کے آغاز میں ہی عوام الناس اور طبی شعبہ کی بھرپور شمولیت کے لئے پرنٹ میڈیا کے ذریعے عطائیت کے خطرے کے بارے میں بھرپور آگاہی پروگرام شروع کیا گیا تاکہ علاج کی مستند، غیر محفوظ اور غیر معیاری خدمات کی فراہمی کی روک تھام کی جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کی خدمات مہیا کرنے والے اور طب کے شعبہ کے پیشہ ور ماہرین کو کمیشن کے ساتھ خود کو رجسٹرڈ کرانے کی ترغیب بھی دی گئی۔ کمیشن کی مفت ہیلپ لائن اور آن لائن ذرائع سے اس ضمن میں عوام کو عطائی حضرات کے بارے میں اطلاع دینے کی تحریک بھی دی گئی ہے۔صوبے کے مختلف شہروں میں میڈیا کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل اجلاس کا اہتمام کیا گیا تاکہ مختلف سٹیک ہولڈرز کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو سکے جہاں وہ عطائیت کی وجوہات اور اس کے خاتمے کے لئے مختلف طریق کار پر غور کر سکیں اور مؤثر حکمت عملی مرتب ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیشن نے مختلف ٹی وی چینلز بشمول پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن، ایکسپریس نیوز، جیو ٹی وی اور روز ٹی وی پر انٹرویو، بات چیت، ٹاک شوز وغیرہ کے ذریعے عطائیت کے خلاف اس مہم کے اغراض و مقاصد، حکمت عملی اور مثبت نتائج کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کیا۔

جناب سپیکر واضح رہے کہ عطائیت کے مؤثر خاتمے کے لئے ضلعی انتظامیہ کا تعاون کلیدی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ان امور اور معاملات پر ضلعی انتظامیہ کی مؤثر شرکت کو ممکن بنانے کے لئے حکمت عملی کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک میٹنگ کے دوران درخواست

کی گئی کہ ضلعی انتظامیہ کو بھرپور انداز میں اس مہم کو کامیاب بنانے میں کمیشن کی اعانت کی ہدایات جاری ہوں۔ ان ہدایات کی روشنی میں عطائیت کے خلاف کمیشن کی مجوزہ مہم میں ضلعی انتظامیہ کی مؤثر شرکت کو ممکن بنانے کے لئے ضلعی انتظامیہ کی آگاہی کے پروگرام تشکیل دیئے گئے تاکہ مقامی انتظامیہ کو کمیشن کے عطائیت کے خاتمے کی مہم کے مقاصد اور مجوزہ طریق کار کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں۔ ان تربیتی ورکشاپس میں کمیشن کے سربراہ، متعلقہ کمشنر صاحبان، ڈی سی اوز، ای ڈی اوز، ای ڈی او ہیلتھ، اے سی جی، ڈی او ہیلتھ، ڈی ڈی او ہیلتھ، ڈرگ کنٹرولر اور ٹی ایم اوز نے شرکت کی۔ ان ورکشاپس کے ذریعے عطائیت کے خاتمے کے لئے پائیدار کارروائی کے لئے قیمتی آرا بھی سامنے آئیں اور درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے مؤثر حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

جناب سپیکر عطائیت کے خلاف مہم کے باقاعدہ آغاز پر کمیشن کی جانب سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے۔ ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے پنجاب کے پانچ ڈویژنز کے انیس اضلاع میں مرحلہ وار عطائیت کے خلاف مہم شروع کی گئی۔ کمیشن کے تفویض کردہ اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیموں نے روزانہ کی بنیاد پر عطائیت کی علاج گاہوں کے اچانک معائنہ اور کوائف کی تصدیق کے بعد غیر مستند اور غیر رجسٹرڈ علاج کنندگان کی علاج گاہیں سربمہر کر کے چالان کرنا شروع کئے۔ لاہور، سرگودھا، راولپنڈی، ساہیوال اور فیصل آباد میں یہ مہم جاری ہے اور یہاں سے حاصل شدہ تجربات کی روشنی میں اس مہم کا دائرہ کار جلد ہی باقی ماندہ اضلاع میں پھیلایا جا رہا ہے۔ کمیشن کی عطائیت کے خلاف جاری اس مہم میں اب تک غیر قانونی کلینکس بند کئے جا چکے ہیں اور پنجاب بھر میں کمیشن ایکٹ مجوزہ کے تحت ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مزید ایک کروڑ لاکھ سے زائد کے جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام سے پہلے حکومت پنجاب یا دیگر کسی ادارے کے پاس صحت کی سہولیات اور عطائیت کے بارے میں درست اعداد و شمار موجود نہیں تھے لہٰذا عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں (# کرنے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات فراہم کنندگان کی رجسٹریشن اور لائسنسگ کے عمل میں

شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے مرحلہ وار ایسے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل شروع کیا۔

جناب سپیکر اس حکمت عملی کے تحت پہلے مرحلہ میں پانچ ڈویژنز کے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد ان کی تطہیر کا عمل جاری ہے اور مکمل تصدیق کے بعد اگلے مرحلہ میں باقی چار ڈویژنز کے اعداد و شمار مرتب کرتے ہوئے کمیشن غیر رجسٹرڈ اداروں کو قانونی دائرے میں لانے اور غیر قانونی اداروں کے خلاف بھرپور انداز میں ضابطے کی کارروائی جاری رکھے گا۔ان اقدامات کے نتیجے میں عطائیت کے مفادات کو شدید زِک پہنچی ہے اور گزشتہ دو سال میں عطائیوں نے کمیشن کے خلاف لاتعداد مقدمات بھی دائر کر دیئے ہیں۔ایسے ہی ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ نے کمیشن کی جانب سے عطائی کلینک کو بند کرنے سے روک دیا ہے جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کی بندش کا عمل عارضی طور پر معطل ہے تاہم کمیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے اور اُس کے علاوہ عطائی کلینکس کے معائنے اور قانون کے تحت جرمانے کی سزا کا عمل جاری ہے تاکہ اس خطرناک کاروبار کو جڑ سے اکھاڑا جا سکے۔دریں اثناء کمیشن کی جانب سے غیر مستند معالجین اور عطائیت کے خاتمے کے لئے انسداد عطائیت ڈرافٹ ریگولیشن کا اجراء کیا گیا ہے جو کہ عطائیوں اور غیر مستند معالجین کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لئے معاون ثابت ہوگا۔ ریگولیشن کا ڈرافٹ کثیر الاشاعت اخبارات کے ساتھ حکومت پنجاب کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا ہے اس ڈرافت کو عوام اور دیگر # $6& + کی جانب سے موصول شدہ آراء کی روشنی میں مرتب کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر معزز ایوان کی آگاہی کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک عطائی کلینکس بند اور جرمانے عائد ہونے کی وجہ سے بیسیوں عطائی یہ مذموم کاروبار چھوڑ چکے ہیں اور اس سے معاشرے میں معیاری علاج معالجہ کی سہولت کی فراہمی کے عمل کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔معزز ایوان کو کمیشن یہ یقین دلاتا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آتے ہی اس جاری مہم کو باقی ماندہ تمام اضلاع میں پھیلایا جائے گا تاکہ صوبہ پنجاب سے عطائیت کا مکمل خاتمہ ہو سکے۔ عطائیت کے ناسور کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ہمہ جہتی مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور دستیاب وسائل میں اپنے مقصد کے حصول کی کامیابی تک یہ مہم جاری رہے گی۔تاہم عوام الناس کی عملی شمولیت بذریعہ عطائی کے بارے میں رپورٹ اس مہم کی کامیابی میں مزید معاون ہو سکتی ہے۔کمیشن کے اس مقصد کے حصول میں

کامیابی کے لئے حکومت کے دیگر اداروں کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں مستند ڈاکٹر حضرات و دیگر طبی ماہرین کی جانب سے عطائیت کی حوصلہ شکنی نہایت ضروری ہے تاکہ آئندہ کوئی غیر مستند شخص کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کا نام اپنے مذموم کاروبار کو تحفظ دینے کے لئے استعمال نہ کر سکے۔ مزید برآں عوامی نمائندگان اور سماجی شخصیات عطائیوں کی سرپرستی یا سفارش سے اجتناب فرماتی ہیں اور حکومتی ادارے عطائیوں کے خلاف مقدمات کی مکمل پیروی کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مذموم کاروبار کو دوبارہ شروع نہ کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو & ' $کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر جناب امجد علی جاوید کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو* $ & 3تک ($ ،کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت

لاہور کے سروسز ہسپتال میں جعلی خاتون نیوروسرجن کا مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کرنے کا انکشاف

--جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت خواجہ عمران نذیر جناب سپیکر بڑی معذرت سے عرض کروں گا کہ میں شائع ہونے والی خبر حقائق پر مبنی نہ ہے۔سروسز ہسپتال لاہور میں کوئی خاتون نیوروسرجن بھرتی نہیں کی گئی اور اس کے تمام جز کا جواب)درست نہ ہے)۔جز نمبر میں ہیڈ آف نیوروسرجری ڈیپارٹمنٹ، سروسز ہسپتال لاہور کے مطابق مذکورہ خاتون وہاں پر چند دن نظر آئی اور اُس کی انکوائری اور وارننگ پر وارڈ میں دوبارہ نہ آئی کیونکہ اس کو ہیڈ آف نیوروسرجری ڈیپارٹمنٹ کی

طرف سے کہا گیا تھا کہ انتظامیہ کی مرضی کے بغیر کوئی# $ "&سوائے مریض کے لواحقین کے وارڈ میں نہیں آ سکتا اور اُس کے بعد مذکورہ خاتون وہاں سے غائب ہو گئی اور اُس نے ہسپتال انتظامیہ سے رابطہ کیا اور نہ ہی اُس کی کوئی درخواست ہسپتال انتظامیہ کے پاس آئی۔ اخباری خبر بے بنیاد ہے اور اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور میں رولز اینڈ ریگولیشن کو سختی سے # &کئے جانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس قسم کے واقعات کا ہونا ناممکنات میں سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو & & ' $کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

درسی کتب عربی میں شائع ہونے والی احادیث اور آیات میں غلطیوں کی نشاندہی

ڈاکٹر سید وسیم اختر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ)جہاں پاکستان(مورخہ مارچ کی خبر کے مطابق درسی کتب چھاپنے والے بعض بڑے اداروں کی عربی کی کتب میں شائع ہونے والی احادیث اور آیات میں کمپوزنگ کی غلطیوں کی نشاندہی ہوئی ہے جن سے آیات اور احادیث کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ پنجاب قرآن بورڈ نے نشاندہی ہونے پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ درسی کتب چھاپنے والے بعض بڑے اداروں کی مارکیٹ میں دستیاب عربی کی کتب میں بعض جگہ پر قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ میں کمپوزنگ کی غلطیاں ہیں جس کے نتیجے میں غلط الفاظ کی وجہ سے ان کا مفہوم یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پنجاب قرآن بورڈ نے مختلف حفاظ اور مقرر کردہ پروف ریڈرز کی نشاندہی پر ان اداروں کے متعلق کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اب بھی یہ کتب بڑی تعداد میں ملک بھر میں فروخت کی جا رہی ہیں لیکن ان کی تیاری میں دوران کمپوزنگ ان غلطیوں کو نوٹ نہیں کیا گیا اور غلطیوں سمیت چھاپ کر ملک بھر کی مارکیٹ میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ تمام کتب جن میں کمپوزنگ کی غلطیاں ہیں ان کو فوراً مارکیٹ سے واپس لیا جائے اور غلطیوں والی کتب جاری کرنے والے ذمہ

داران اور ناشرین کے خلاف کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن محترمہ جوئیس روفن جولیس جناب سپیکر محکمہ کی طرف سے اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا، اس تحریک التوائے کار کو + - 5 کے لئے ($ ' کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس تحریک التوائے کار کو + - 5 تک کے لئے ($ ' کیا جاتا ہے۔جی، چودھری اشرف علی انصاری

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میری تحریک التوائے کار نمبر ہے میں اسے # " & "& لینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، انصاری صاحب آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود کاہا سلطان اور درہ کاہا چھاچھڑ کے سیلابی پانی کے راستوں، ندی نالوں کی توسیع نہ کرنا

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ)خبریں) مورخہ مئی کی خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات نظر انداز، ندی نالوں کی صفائی نہ ہونے سے سیلاب کا خطرہ۔تفصیل یہ ہے کہ جام پور کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلہ پر ہونے والی بارشوں اور برف باری کے باعث ہر سال درہ کاہا چھاچھڑ اور کاہا سلطان سے آنے والے سیلابی ریلوں سے تباہی کے باعث علاقہ پچادھ میں جہاں ہزاروں ایکڑ کاشت فصلات

تباہ، مال مویشی اور بہت سے انسان ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہاں پر ہزاروں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں جس سے بچاؤ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے گزشتہ سال دورہ راجن پور اور لال گڑھ کے موقع پر کاہا سلطان اور کاہا چھاچھڑ کے سیلابی ریلے سے بچاؤ کے لئے سیلابی پانی کے راستوں، ندی نالوں کی توسیع اور صفائی کے احکامات جاری کئے تھے جس پر ابتدائی طور پر سروے ٹیمیں بھی پہنچ گئیں اور چند مقامات پر کام بھی شروع ہوا مگر تاحال مذکورہ ندی نالوں کی توسیع و بحالی کا کام مکمل نہیں ہو سکا۔ جس کے باعث کوہ سلیمان پر ہونے والی تیز بارشوں کے باعث ایک مرتبہ پھر کاہا سلطان اور کاہا چھاچھڑ کی ندی نالوں میں شدید سیلاب کی صورتحال کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے جس کے باعث علاقہ پچادھ میں رہائش پذیر ہزاروں لوگوں میں پریشانی کی لہر دوڑ چکی ہے جبکہ انتظامیہ نے مبینہ طور پر آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔
اہل علاقہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے گھمبیر صورتحال کے باعث اپنے اعلان پر عملدرآمد کے لئے فوری اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر یہ تحریک محکمہ آبپاشی سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی ---موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے ($ ' کیا جاتا ہے۔ ان کو ہدایت کریں کہ یہ واقعی " (مسئلہ ہے اور اس تحریک التوائے کار کا وہ تفصیلی جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے---

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحب نئے رولز کے مطابق ایک ہی تحریک پڑھی جا سکتی ہے۔ آپ نے ایک پڑھ لی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو آپ * $ & 3کو ہی پڑھ لیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر * $ " کو کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب جاوید اختر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جناب جاوید اختر

جناب جاوید اختر جناب سپیکر تین دن سے نشتر ہسپتال میں میڈیا کے اوپر پابندی لگائی گئی ہے۔میں اپیل کرتا ہوں کہ میڈیا پر ہسپتال والوں نے جو پابندی لگائی ہے وہ ختم ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، خواجہ صاحب معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے کہ نشتر ہسپتال میں میڈیا پر پابندی لگائی گئی ہے۔کیا آپ کے نوٹس میں ہے؟

پی آئی سی میں مریضوں کو ادویات ایک ماہ کی بجائے آٹھ دن کی جاری کرنا

جناب جاوید اختر جناب سپیکر اس کے علاوہ کارڈیالوجی ہسپتال میں جو دوائی غریبوں کو ایک ماہ کے لئے دی جاتی تھی آج وہ آٹھ دن کے لئے دی جاتی ہے اور باہر سے بھی لکھ کر دی جاتی ہے۔ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملتان کارڈیالوجی سنٹر کے حوالے سے تو میرے بھی علم میں آیا ہے۔ماشاء اللہ ان کو $ #% ضرور دینا چاہئے وہ وہاں پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔آپ * $ +اس پر '&% بھی رکھیں کیونکہ پورا بلوچستان بھی وہاں پر آتا ہے اور تقریباً پورے جنوبی پنجاب کو بھی یہی ہسپتال $کر رہا ہے۔خواجہ صاحب معزز ممبر نے ادویات کی نشاندہی کی ہے اس کا بھی آپ نے جواب دینا ہے۔

جناب جاوید اختر جناب سپیکر پرائیویٹ سکول بہت زیادہ ترقی کر رہے ہیں اور ہمارے جو گورنمنٹ سکول ہیں ان کی کوئی پوزیشن نہیں رہی۔میں یہ کہوں گا کہ جو گورنمنٹ کے سکول ہیں وہاں ایک کلاس میں سو سو بچے ہیں اور ایک پنکھا ہے ان کو پینے کا وہی پانی مل رہا ہے جس میں گٹر کا

پانی5 ہے- بچے گندا پانی پینے پر مجبور ہیں ایسے نہیں ہونا چاہئے- گورنمنٹ کو ادھر توجہ دینی چاہئے- میں تین سال سے کہہ رہا ہوں کہ میرے علاقہ کے لئے واسا کو فنڈز نہیں دیئے جارہے-

جناب ڈپٹی سپیکر جناب جاوید اختر آپ تشریف رکھیں- آپ نے نشاندہی کی ہے- آپ سوموار والے دن بات کیجئے گا- بہت شکریہ

میاں طاہر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر-

جناب ڈپٹی سپیکر جی، میاں صاحب

ایف آئی سی میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے اور ایمرجنسی کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

میاں طاہر جناب سپیکر میں آپ کی توجہ ایف آئی سی فیصل آباد کی طرف دلانا چاہتا ہوں- پچھلے اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا کہ ہم انشاء اللہ 5 اجلاس تک جو خالی & 'ہیں ان کو پُر کریں گے اور ایف آئی سی کی ایمرجنسی کو & % " کریں گے- میری آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ یہ ذرا ایوان کو بھی بتائیں- دو دن پہلے میرے حلقہ کے ایک بندے کو ہارٹ اٹیک ہوا تو میں اس کا پتا کرنے کے لئے ایمرجنسی میں گیا- یہ باعث شرم بات ہے کہ وہاں پر وہیل چیئرز پر مریضوں کو # دی جارہی تھی- لوگ وہیل چیئرز پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں تھا- میں پچھلے دو سال سے اس ایوان کے اندر چیخ چیخ کر تھک گیا ہوں کہ ایف آئی سی کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے حکومت کی پالیسیاں بنائی جائیں اور ان پر کام کیا جائے لیکن (6& -

جناب سپیکر فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، میانوالی، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ان سے ملحقہ تحصیلوں میں سے جہاں ایک کروڑ سے زائد آبادی ہے وہاں سے مریض ایف آئی سی میں لائے جاتے ہیں لیکن وہاں صرف اٹھارہ بیڈز ایمرجنسی میں لگے ہوئے ہیں- میری تین سال سے حکومت سے گزارش ہے کہ جو پچاس بیڈز کی ایمرجنسی وہاں پر تیار پڑی ہے، بلڈنگ تاجروں نے بنا کر دی ہے مہربانی کریں اور اس کو & % " کریں- ان کو وہاں پر جو

چیزیں چاہئیں وہ $ &# ' کی جائیں۔ اگر حکومت نہیں کر سکتی تو پھر ہمیں بتادے ہم پرائیویٹ لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے کروالیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر خواجہ صاحب اس پر بھی آپ نے * $ &3 کو جواب دینا ہے۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آصف محمود صاحب

راولپنڈی کے تین بڑے ہسپتالوں کو وینٹی لیٹرز کی کمی کا سامنا

جناب آصف محمود جناب سپیکر شکریہ۔ میں خواجہ عمران نذیر صاحب کی موجودگی میں راولپنڈی کی بات کروں گا کہ راولپنڈی کے تین بڑے ہسپتالوں ہولی فیملی ہسپتال، ڈی ایچ کیو ہسپتال اور بے نظیر بھٹو ہسپتال میں کل اکیس وینٹی لیٹر ہیں اور ان میں سے بارہ & % " ہیں۔ ان تین بڑے ہسپتالوں میں مریضوں کا بے تحاشا $ & بھی ہوتا ہے اور آئے دن ہمیں ٹیلیفون کالز بھی آتی ہیں۔ یہ وینٹی لیٹرز ایسی چیز ہے جو انتہائی ضروری ہیں۔ خواجہ عمران نذیر صاحب اسے & فرما لیں۔ آپ نے راولپنڈی میں میٹرو جیسے بڑے بڑے پراجیکٹس دیئے ہیں۔ میری ان تینوں ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان سے بات ہوئی اور ای ڈی او ہیلتھ سے بھی بات ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ ایک سال سے ہم نے کوئی بیس وینٹی لیٹرز کی "C #پنجاب حکومت کو بھجوائی ہوئی ہے۔ مہربانی کریں اور ایسی چیزوں پر بھی تھوڑی سی توجہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، خواجہ صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت خواجہ عمران نذیر جناب سپیکر میرے دوست بھائی نے میٹرو کی بات کی ہے۔ میٹرو کا ذکر آجاتا ہے شاید یہ فیشن بن گیا ہے چلیں کوئی بات نہیں۔ اس وقت " یہ ہے کہ وینٹی لیٹرز کی کمی کا سامنا بالکل ہے۔ نہ صرف پنجاب میں ہے بلکہ پورے ملک میں ہے، تمام صوبوں کو یہ &# ' ہے اور ہمیں بھی یہی &# ' ہے۔ ہم محکمہ

ہیلتھ میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے ایک انفارمیشن سسٹم نافذ کر رہے ہیں کہ جو بھی متعلقہ مشینری خراب ہوگی اس کا $ ' " اور (ہیڈ کوارٹر میں آیا کرے گا۔ اس میں آگے جو 5 ہوگا اس کو تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ* % #کر لیں گے لیکن جو وینٹی لیٹرز کی کمی ہے یہ بالکل صحیح بات ہے۔ہم نے پچھلے دنوں کچھ وینٹی لیٹرز مہیا بھی کئے ہیں۔اس کے بعد ہم جو نئے وینٹی لیٹرز منگوا رہے ہیں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں، فنڈز کا کوئی " نہیں ہے، وہ &&% 'میں ہیں اور انشاء اللہ جلد ہی ہم مزید وینٹی لیٹرز منگوا لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ڈاکٹر صاحب

محکمہ خوراک کا عملہ گندم کی خرید کے حوالے سے کسانوں کو پریشان کرنے اور آڑھتی کو فائدہ پہنچانے میں مصروف

ڈاکٹر سید وسیم اختر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر یہ پنجاب کے کسانوں کا منتخب کیا ہوا ایوان ہے اور اس وقت گندم کی فصل اٹھائی جا رہی ہے۔گورنمنٹ نے تیرہ سو روپے ریٹ مقرر کیا جو کہ بہت مناسب ہے میں اس بات کو appreciate کرتا ہوں۔وزیر اعلیٰ پنجاب اور ہمارے جناب بلال یٰسین بھی فعال منسٹر ہیں وہ کم و بیش بہت سارے اضلاع میں پہنچے ہیں اور معاملات کو درست کرنے کی کوشش کی ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ محکمے کے اندر ایک مافیا ہے جو کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تعاون کے ساتھ ابھی تک اُسی طرح سرگرم عمل ہے اور آڑھتی نے اس مرتبہ بھی اچھا خاصا مال کمایا اور وہ مسلسل اس کام کو کر رہا ہے، آڑھتی کو فائدہ ہوتا ہے تو وہ اس کام میں پڑتا ہے اور اس کا نقصان غریب کسان کو ہوتا ہے۔میں آپ کی خدمت میں ایسے نام بھی پیش کر سکتا ہوں کہ ایک شخص جس کی آدھ مرلہ بھی زرعی زمین نہیں ہے اور اس نے محکمے کی ملی بھگت سے بوریاں جاری کروائی ہیں اور ایسے بھی events ہیں کہ رات کے اندھیرے میں باردانہ دینے کے حوالے سے orders issue ہوتے ہیں اور پھر وہی گندم دوبارہ لی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے بھی واقعات رپورٹ ہوئے ہیں کہ ایک کسان اپنی گندم لے کر آیا ہے اور اس پر محکمے کی طرف سے اعتراض لگا دیا کہ اس میں یہ خرابی ہے اور وہ

خرابی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا سسٹم شاید وضع نہیں ہو سکا کہ جب اس طرح کی کوئی rejection کسی کسان کی طرف سے لائی ہوئی گندم کے حوالے سے موقع پر ہو تو اس کی دادرسی کہیں پر ہو سکے کیونکہ نتیجتاً جو غریب کسان ہے جو چند بوریاں یا چند سو بوریاں لے کر آتا ہے اور موقع پر اعتراض لگتا ہے، پھر وہ loadedٹرالی ہوتی ہے ظاہر ہے کہ پھر اس کو واپس لے جانا پھر اس کو کہیں پر unloadکرنا یہ لمبی کھیڈ ہوتی ہے۔ جب اس طرح کا کوئی objection لگتا ہے تو اس کے نتیجے میں وہ مجبور ہو جاتا ہے وہ اس گندم کو سنٹر سے تو ہٹا لیتا ہے لیکن وہ اس کے پیچھے آڑھتی لگے ہوتے ہیں اور وہ اس شخص سے ملی بھگت کر کے گندم لے لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحب منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر جناب سپیکر میں گزارش یہ کروں گا کہ قائد حزب اختلاف کی بھی کوئی زرعی زمین ہے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کس ریٹ پر گندم فروخت کی ہے کیا آپ کو بوریاں مل گئی تھیں تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں نے ایک دو دفعہ رابطہ کیا اور مجھے اچھا بھی نہیں لگا کیونکہ دو تین مرتبہ رابطے کے نتیجے میں کچھ بھی نہیں ہوا تو میں نے 1150 روپے میں اپنی گندم بیچ دی، کون اس کو store کرے، بارش آجائے اور خراب ہو جائے تو میں ان سب چیزوں کو appreciateکرتا ہوں جو منسٹر صاحب نے اس حوالے سے کی ہیں لیکن یہ lapses موجود ہیں۔اب یہ خبر بھی ہے کہ 15تاریخ کے بعد گندم کی خرید بند ہو جائے گی لیکن جو لوگ رہ جائیں گے وہ کدھر جائیں گے۔

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب موجود ہیں اس حوالے سے وہ آپ کو کوئی تسلی اور تشفی کروائیں اور اس تاریخ کو آگے کریں تاکہ جن کسانوں کے گھروں میں ابھی گندم پڑی ہے یا کھیتوں میں موجود ہے جس کو وہ برداشت کر رہے ہیں تاکہ ان کا بھی کوئی سلسلہ بن جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحب اس کا ابھی وزیر موصوف سے جواب لیتے ہیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ بابت سال 14-2013پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر، پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جب میں بات کر رہا ہوں تو پھر اس وقت مہربانی کر لیا کریں آپ کو بعد میں بھی وقت مل سکتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں

جناب ڈپٹی سپیکر جی، گنتی کی جائے۔ اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک مورخہ 13-مئی 2016 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

EEEEEEEEEEE

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Illegal possession over land of Government High School Chak Ganda Singh Tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 688)* 98
-Security arrangements in schools of Chak No.35 Southern Sargodha *(Question No. 622)* 91
-Upgradation of schools in PP-32 Sargodha *(Question No. 3675*)* 64

Resolution REGARDING- 226

-Demand for imposing ban on use of prohibited drugs for body building

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Continuous increase in number of quacks in the province 345
-Disclosure of neuro surgery by a quack surgeon in Services Hospital Lahore 351
-Errors in Quranic Verses and Hadith printed in text books 351
-Increase in incidents of mad dog biting in Islamabad UC of Sialkot 278
-Installation of substandard water filtration plants 281
-Non-widening of drains and streams of flood water in Kaha Sultan and Kaha Chhadh despite of order by Chief Minister 352
-Worst condition of sewerage system in Ichhra, Lahore 344

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-6th, 9th, 10th, 11th & 12th May, 2016 3,121,185,239,293

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 274

-Brick lining of water courses in Toba Tek Singh *(Question No. 1371*)* 265
-Details about teachers of Agriculture University Faisalabad, Toba Tek Singh Campus *(Question No. 7179*)* 255
-Effective system of marketing of agricultural commodities *(Question No. 3495*)* 249
-Fixation of prices of fertilizers *(Question No. 7166*)* 271
-Income and expenditures of Market Committee Shorkot, Jhang *(Question No. 3789*)* 243
-Number of fruit and vegetable markets in Lahore *(Question No. 2456*)* 273
-Problems of vegetable market Toba Tek Singh *(Question No. 1370*)* 272
-Shifting of Grain Market of Toba Tek Singh out of city *(Question No.1369*)*

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING- 63
-Details about Government Boys Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3664*)* 64
-Details about Government Girls Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3665*)*
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questions REGARDING- 75
-Boys schools in Chak No. 60/SP Pakpattan *(Question No. 3826*)* 48
-Upgradation of Primary Schools of Pakpattan *(Question No. 3492*)*
AHMED SAEED, QAZI

questions REGARDING-
-Government Boys Primary School Tippu Sultan Shaheed Colony tehsil Sadiqabad *(Question No. 3769*)* 67
-Non-presence of Government Schools in Awami Colony Sadiqabad *(Question No. 681)* 97
AKHTAR ALI, BAO
QUESTIONS regarding-
-Details about Gujranwala Arts Council *(Question No. 851)* 326
-Offices of Environment Protection Department in district Narowal *(Question No. 849)* 164
AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about factories throwing polluted water in river Chanab *(Question No. 7284*)* 156
-Industrial units producing air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 6448*)* 161 135
-Projects of controlling air pollution in Lahore *(Question No. 6434*)*
ALI SALMAN, MR.
SHORT NOTICE QUESTION regarding-
-Non-professional activities of Headmistress Special Education Rinala Khurd, Okara and steps taken by Government 189
ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING- 199
-Facilities for working women and their children *(Question No. 7374*)*
AMJAD ALI JAVAID, MR.

point of order REGARDING- 208

PAGE NO.

-Demand for constitution of District Bait-ul-Maal Committees 274

questions REGARDING-

-Brick lining of water courses in Toba Tek Singh *(Question No. 1371*)* 171
-Budget for Environment Protection Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 1348)* 265
-Details about teachers of Agriculture University Faisalabad, Toba Tek Singh Campus *(Question No. 7179*)* 72
-Free education of poor students in private schools during 2013-14 *(Question No. 3774*)* 202
-Funds received by NGOs from abroad *(Question No. 6743*)* 162
-Leases of sand by open auction in Toba Tek Singh *(Question No. 7187*)* 273
-Problems of vegetable market Toba Tek Singh *(Question No. 1370*)* 272
-Shifting of Grain Market of Toba Tek Singh out of city *(Question No.1369*)* 71
-Students in Government Schools of Toba Tek Singh *(Question No. 3773*)* 234

zero hour REGARDING-

-Charging of illegal token fee by administration of Government Faridia College Pakpattan

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answer to the question REGARDING- 262

-Details about Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 7396*)* 276
-Institutions of Workers Welfare Board in district Nankana Sahib *(Question No. 1384)* 261
-Provision of Marriage Grant to Industrial Workers *(Question No. 7205*)* 272
-Schools and dispensaries of Labour Department in tehsil Tandlianwala *(Question No. 589)*

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Non-widening of drains and streams of flood water in Kaha Sultan and Kaha Chhadh despite of order by Chief Minister 352

questions REGARDING- 65

-Details about schools of PP-93 Gujranwala *(Question No. 3695*)* 262
-Details about Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 7396*)* 313
-Holding of "Sohna Punjab" Festival *(Question No. 7475*)* 161
-Industrial units producing air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 6448*)* 102
-Schools running by association of UNICEF *(Question No. 699)*

ASIF MEHMOOD, MR.

point of order REGARDING- 355

PAGE NO.

-Shortage of ventilators in three big hospitals of Rawalpindi
QUORUM- 182
-Indication of quorum of the House during sitting held on 9th May, 2016
ASIF SAEED MANAIS, MR. (*Minister for Special Education)*
SHORT NOTICE QUESTION regarding-
-Non-professional activities of Headmistress Special Education Rinala Khurd, Okara and steps taken by Government 190
ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN *(Minister for Religious Affairs & Auqaf)*

Answers to the questions REGARDING-
-Mosques under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 791)* 164
AUQAF DEPARTMENT-

questions REGARDING- 125
-Commercial Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 141
-Illegal possessors of land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4162*)* 164
-Mosques under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 791)*
AUTHORITIES-
-Of the House 5
AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

zero hour REGARDING- 231
-Demand for provision of edibles to poors at less price

B

BILL -
-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 283

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING 339
-Details about kidnap and rape of a young girl in Mianwali 332
-Update of murder case of Ex Minister in Gujranwala
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*

PAGE NO.

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING- 249
-Fixation of prices of fertilizers *(Question No. 7166*)* 272
-Schools and dispensaries of Labour Department in tehsil Tandlianwala *(Question No. 589)*

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget for Environment Protection Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 1348)* 171
-Details about factories throwing polluted water in river Chanab *(Question No. 7284*)* 156
-Details about spreading environmental pollution by factories in PP-222 Sahiwal *(Question No. 1029)* 170
-Details about throwing waste of Industrial Estate Multan into Sikandarabad Canal Multan *(Question No. 919)* 168
-Employees of Environment Protection Department in district Gujrat *(Question No. 866)* 167
-Industrial units producing air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 6448*)* 161
-Installation of water treatment plant at river Chenab, Chiniot *(Question No. 965)* 169
-Offices of Environment Protection Department in district Narowal *(Question No. 849)* 164
-Offices of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 857)* 165
-Projects of controlling air pollution in Lahore *(Question No. 6434*)* 134
-Steps taken for Environment Protection in district Gujrat *(Question No. 864)* 166

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 31
-Schools in district Sargodha *(Question No. 3224*)* 34
-Vacant posts of teachers in Sargodha *(Question No. 3231*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

PAGE NO.

125
questions REGARDING-
-Commercial Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 306
-Details about income and employees of Lahore Arts Council *(Question No. 6574*)* 141
-Illegal possessors of land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4162*)* 23
-Merging of Boys and Girls schools in district Lahore *(Question No. 3043*)* 21
-Number of posts of DEO Lahore *(Question No. 2942*)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 274
-Brick lining of water courses in Toba Tek Singh *(Question No. 1371*)*
-Details about teachers of Agriculture University Faisalabad, Toba Tek Singh Campus *(Question No. 7179*)* 266
-Effective system of marketing of agricultural commodities *(Question No. 3495*)* 255
-Fixation of prices of fertilizers *(Question No. 7166*)* 249
-Income and expenditures of Market Committee Shorkot, Jhang *(Question No. 3789*)* 271
-Number of fruit and vegetable markets in Lahore *(Question No. 2456*)* 244
-Problems of vegetable market Toba Tek Singh *(Question No. 1370*)* 274
-Shifting of Grain Market of Toba Tek Singh out of city *(Question No.1369*)* 273

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 277
-On martyrdom of Mr. Mati-ur-Rehman Nizami Shaheed 176
-On sad demise of father of Mr. Abdul Majeed Niazi MPA

h

HAMEEDA WAHEED UD DIN, MS. *(Minister for WomenDevelopment)*

Answer to the question REGARDING- 200
-Facilities for working women and their children *(Question No. 7374*)*

Privilege motion REGARDING- 218

-NON-PRESENTATION OF ANNUAL REPORT ON IMPLEMENTATION OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN ACT 2014

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

question REGARDING- 93

PAGE NO.

-Number of schools in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 652)*

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Continuous increase in number of quacks in the province 345
-Disclosure of neuro surgery by a quack surgeon in Services Hospital Lahore 351
INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

Call attention Notice REGARDING 339
-Details about kidnap and rape of a young girl in Mianwali
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Buildings and institutions of Culture Department in Sialkot *(Question No. 440)* 322 323
-Construction of Al-Hamra Cultural Complex *(Question No.441)* 321
-Culture centres in district Attock *(Question No. 347)* 326
-Details about Gujranwala Arts Council *(Question No. 851)*
-Details about income and employees of Lahore Arts Council *(Question No. 6574*)* 306 320
-Details about role of media *(Question No. 21)* 313
-Holding of "Sohna Punjab" Festival *(Question No. 7475*)* 321
-Members of Board of Governors of Punjab Arts Council *(Question No. 438)*
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 443)* 325
-Provision of facilities to Punjab Information Commission *(Question No. 1221)* 329 328
-Recruitments in Al-Hamra Arts Council *(Question No. 963)* 323
-Welfare of stage drama artists *(Question No. 442)*

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

question REGARDING- 59
-Dilapidated buildings of schools in Faisalabad *(Question No. 3478*)*
JAVED AKHTAR, MR.

point of order REGARDING-
-Issuance of medicines for eight days instead of thirty days in Punjab Institute of Cardiology 354

PAGE NO.

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING-
-Number of students in Government Girls Primary School Barkatpura Raiwaind Road Lahore *(Question No. 698)* 101
-Students in Government Girls Primary School UC.40 Sultanpura, Lahore *(Question No. 697)* 100

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

questions REGARDING- 74
-Establishment of Danish School in Shorkot *(Question No. 3798*)* 72
-Government schools in Shorkot *(Question No. 3795*)*
-Income and expenditures of Market Committee Shorkot, Jhang *(Question No. 3789*)* 271

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 173

point of order REGARDING-
-Problems faced by farmers in getting bags for wheat packing

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING- 88
-Government High School Haveli Lakha *(Question No. 600)*

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 262
-Details about Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 7396*)* 275
-Institutions of Workers Welfare Board in district Nankana Sahib *(Question No. 1384)* 260
-Provision of Marriage Grant to Industrial Workers *(Question No. 7205*)* 272
-Schools and dispensaries of Labour Department in tehsil Tandlianwala *(Question No. 589)*

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA FAISAL, MRS.

PAGE NO.

195
question REGARDING-
-Darul-Amaans in the province *(Question No. 5370*)*

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 14
-Action taken against unregistered schools *(Question No. 2753*)* 56
-Annual Performance Evaluation of teachers *(Question No. 3537*)*
-Auction of trees in Government Boys High School Sargodha road Chiniot *(Question No. 3924*)* 79
-Boys schools in Chak No. 60/SP Pakpattan *(Question No. 3826*)* 76
-Building of Government Girls Middle School Chak No.388 Faisalabad *(Question No. 4062*)* 82
-Details about Government Boys Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3664*)* 64
-Details about Government Girls High School Shahpur Khayali, Gujranwala *(Question No. 3580*)* 61
-Details about Government Girls Higher Secondary School Singhpura, Lahore *(Question No. 3297*)* 43
-Details about Government Girls Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3665*)* 64
-Details about NTS test for recruitment of teachers *(Question No. 3707*)* 66
-Details about schools of PP-93 Gujranwala *(Question No. 3695*)* 65
-Dilapidated buildings of schools in Faisalabad *(Question No. 3478*)* 59
-Education Voucher Scheme in district Lahore *(Question No. 605)* 90
-Establishment of Danish School in Shorkot *(Question No. 3798*)* 74
-Free education of poor students in private schools during 2013-14 *(Question No. 3774*)* 72
-Government Boys Primary School Tippu Sultan Shaheed Colony tehsil Sadiqabad *(Question No. 3769*)* 67
-Government Comprehensive Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1984*)* 16
-Government Girls Schools in PP-130 Daska *(Question No. 675)* 96
-Government High School Haveli Lakha *(Question No. 600)* 89
-Government schools in PP-130 Daska *(Question No. 689)* 100
-Government schools in PP-236 Vehari *(Question No. 3770*)* 68
-Government schools in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 549)* 84
-Government schools in Shorkot *(Question No. 3795*)* 73
-Grant of interest-free loans to schools *(Question No. 3500*)* 53
-Illegal possession over land of Government High School Chak Ganda Singh Tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 688)* 99
60

PAGE NO.

-Increase in fee of private schools *(Question No. 3538*)* 24
-Merging of Boys and Girls schools in district Lahore *(Question No. 3043*)* 46
-Missing facilities in schools of Uhanabad, Lahore *(Question No. 3418*)*
-Motor Vehicles of Schools Education Department in district Sahiwal 85
(Question No. 580)
-Non-presence of Government Schools in Awami Colony Sadiqabad 97
(Question No. 681)
-Non-presence of play ground in Girls High School in PP-130 Daska 83
(Question No. 502) 21
-Number of posts of DEO Lahore *(Question No. 2942*)* 93
-Number of schools in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 652)*
-Number of students in Government Girls Primary School Barkatpura 102
Raiwaind Road Lahore *(Question No. 698)*
-Posting of Headmasters in schools of City District Government Lahore 75
(Question No. 3801)* 86
-Primary and middle schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 581)*
-Rationalization Transfer Policy in Schools Education Department 91
in Jhelum *(Question No. 621)* 95
-Recruitment of Educators *(Question No. 668)* 84
-Recruitment of Science Teachers in district Lahore *(Question No. 552)* 37
-Registration of private schools in district Lahore *(Question No. 3291*)* 31
-Schools in district Sargodha *(Question No. 3224*)* 77
-Schools in PP-199 Multan *(Question No. 3874*)* 102
-Schools running by association of UNICEF *(Question No. 699)*
-Security arrangements in schools of Chak No.35 Southern Sargodha 92
(Question No. 622) 50
-Steps taken for control over drop out in schools *(Question No. 3496*)*
-Students in Government Girls Primary School UC.40 Sultanpura, 101
Lahore *(Question No. 697)* 71
-Students in Government Schools of Toba Tek Singh *(Question No. 3773*)*
-Teachers in Government Girls Higher Secondary School Singhpura 17
Lahore *(Question No. 1985*)*
-Upgradation of Primary School Chak No.61/5 Nankana Sahib 81
(Question No. 3984)* 48
-Upgradation of Primary Schools of Pakpattan *(Question No. 3492*)* 96
-Upgradation of schools in Bahawalnagar *(Question No.677)* 65
-Upgradation of schools in PP-32 Sargodha *(Question No. 3675*)* 69
-Vacant posts in schools of PP-236 Vehari *(Question No. 3771*)* 34
-Vacant posts of teachers in Sargodha *(Question No. 3231*)*

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

Call attention Notice REGARDING 335

-UPDATE OF MURDER CASE OF EX MINISTER IN 176

PAGE NO.

GUJRANWALA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 276 107 113

-ON SAD DEMISE OF FATHER OF MR. ABDUL MAJEED NIAZI MPA

points of order REGARDING- 287

-Demand for out of turn presentation of a resolution on martyrdom of Mr. Mati-ur-Rehman Nizami adherent of Pakistan in Bangladesh
-Demand for release of Journalists arrested in Okara
-Demand for taking up Adjournment Motion out of turn

Resolution REGARDING-

-Condemnation of death sentence of Mr. Mati-ur-Rehman, Amir-e-Jamaat-e-Islami in Bangladesh in retaliation of his love with Pakistan

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 139 162

-Leases/contracts of mines in the province *(Question No. 7182*)*
-Leases of sand by open auction in Toba Tek Singh *(Question No. 7187*)*

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FINANCE

-SEE UNDER AYESHA GHAUS PASHA, DR.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES

-SEE UNDER ASHFAQ SARWAR, RAJA

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR MINES & MINERALS

-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.

MINISTER FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF

-See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian

PAGE NO.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-*See under Mashhood Ahmad Khan, Rana*
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION
-*See under Asif Saeed Manais, Mr.*
MINISTER FOR WOMENDEVELOPMENT
-*See under Hameeda Waheed ud Din, Ms.*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 104,228,284
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

questions REGARDING-
-Details about throwing waste of Industrial Estate Multan into Sikandarabad Canal Multan *(Question No. 919)* 168
-Schools in PP-199 Multan *(Question No. 3874*)* 76
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.

questions REGARDING-
-Effective system of marketing of agricultural commodities *(Question No. 3495*)* 255
-Grant of interest-free loans to schools *(Question No. 3500*)* 52
-Steps taken for control over drop out in schools *(Question No. 3496*)* 49
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING-
-Provision of facilities to Punjab Information Commission *(Question No. 1221)* 329
MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about income and employees of Lahore Arts Council *(Question No. 6574*)* 306
-Holding of "Sohna Punjab" Festival *(Question No. 7475*)* 314

Privilege motion REGARDING- 342

-NON-PRESENTATION OF ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB WOMEN STATUS COMMISSION ACT FOR THE YEAR 2014
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING- 56

-Annual Performance Evaluation of teachers *(Question No. 3537*)* 170
-Details about spreading environmental pollution by factories in PP-222 Sahiwal *(Question No. 1029)* 60
-Increase in fee of private schools *(Question No. 3538*)* 164
-Mosques under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 791)* 85
-Motor Vehicles of Schools Education Department in district Sahiwal *(Question No. 580)* 86
-Primary and middle schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 581)*

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 95

-Government Girls Schools in PP-130 Daska *(Question No. 675)* 100
-Government schools in PP-130 Daska *(Question No. 689)*
-Non-presence of play ground in Girls High School in PP-130 Daska *(Question No. 502)* 83

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

281

-INSTALLATION OF SUBSTANDARD WATER FILTRATION PLANTS 344

-Worst condition of sewerage system in Ichhra, Lahore 277

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-On martyrdom of Mr. Mati-ur-Rehman Nizami Shaheed 235

zero hour REGARDING-

-Disclosure of getting registry of valuable land of Children Park Samanabad Lahore by influential persons

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING- 83

-Government schools in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 549)*

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING- 196

-Darul-Amaans in the province *(Question No. 5370*)* 203
-Funds received by NGOs from abroad *(Question No. 6743*)* 208

PAGE NO.

point of order REGARDING-
-Demand for constitution of District Bait-ul-Maal Committees
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-
-Auction of trees in Government Boys High School Sargodha road Chiniot *(Question No. 3924*)* 79
-Details about factories throwing polluted water in river Chanab *(Question No. 7284*)* 156
-Installation of water treatment plant at river Chenab, Chiniot *(Question No. 965)* 169
-Recruitment of Educators *(Question No. 668)* 94
MUHAMMAD JHANGIR SULTAN, PIRZADA

point of order REGARDING- 207
-Problems faced by farmers in getting bags for wheat packing
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Seceretary for Transport)*

Answer to the question REGARDING-
-Action taken against palying films and music in buses during inter-district travelling *(Question No. 4562*)* 299
-Details about issuance of lisences to transport companies at inter-district level *(Question No. 4560*)* 304
-Over-loading and over-charging by transport companies in Lahore *(Question No. 4561*)* 308
-Provision of free travelling facility to disabled persons *(Question No. 3765*)* 297
MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA

point of order REGARDING- 207
-Problems faced by farmers in getting bags for wheat packing
MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR. *(Parliamentary Secretary for Religious Affairs & Auqaf)*

Answers to the questions REGARDING- 125
-Commercial Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4159*)* 142
-Illegal possessors of land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4162*)*
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Buildings and institutions of Culture Department in Sialkot 322

PAGE NO.

(Question No. 440) 323
-Construction of Al-Hamra Cultural Complex *(Question No.441)* 321
-Culture centres in district Attock *(Question No. 347)* 327
-Details about Gujranwala Arts Council *(Question No. 851)* 320
-Details about role of media *(Question No. 21)* 321
-Members of Board of Governors of Punjab Arts Council *(Question No. 438)*
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 443)* 325
-Provision of facilities to Punjab Information Commission *(Question No. 1221)* 329
-Recruitments in Al-Hamra Arts Council *(Question No. 963)* 328
-Welfare of stage drama artists *(Question No. 442)* 324

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Culture centres in district Attock *(Question No. 347)* 321

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.

Resolution REGARDING- 224
-Demand for stoppage of sale of articles smuggled from India

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

Call attention Notice REGARDING 334
-Update of murder case of Ex Minister in Gujranwala

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (□) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-6th, 9th, 10th, 11th & 12th May, 2016 12,124,188,242,296

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

Privilege motion REGARDING- 111

-INSULTING BEHAVIOUR OF ASSISTANT DIRECTOR PASSPORT SAHIWAL WITH MPA 74

questions REGARDING- 81
-Posting of Headmasters in schools of City District Government Lahore *(Question No. 3801*)* 358
-Upgradation of Primary School Chak No.61/5 Nankana Sahib *(Question No. 3984*)*

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 12th May, 2016

PAGE NO.

NASREEN JAWAID ALIAS NASREEN NAWAZ, MRS.

question REGARDING-
-Details about role of media *(Question No. 21)* 320

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-
-Government Comprehensive Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1984*)* 15
-Teachers in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1985*)* 17

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Action taken against unregistered schools *(Question No. 2753*)*
-Buildings and institutions of Culture Department in Sialkot *(Question No. 440)* 13
-Construction of Al-Hamra Cultural Complex *(Question No.441)* 322
-Details about Government Girls Higher Secondary School Singhpura, Lahore *(Question No. 3297*)* 323
-Education Voucher Scheme in district Lahore *(Question No. 605)* 43
-Members of Board of Governors of Punjab Arts Council *(Question No. 438)* 90
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 443)* 321
-Offices of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 857)* 325
-Projects of controlling air pollution in Lahore *(Question No. 6434*)* 165
-Recruitment of Science Teachers in district Lahore *(Question No. 552)* 134
-Registration of private schools in district Lahore *(Question No. 3291*)* 84
-Welfare of stage drama artists *(Question No. 442)* 37

323

NOTIFICATION of-
-Summoning of 21st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th May, 2016 **1**

O

OFFICERS-
-Of the House 9

ORDINANCE *(Laid in the House as a Bill)*-
-The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Ordinance 2016 181, 282

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 21st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th May, 2016 13

Parliamentary Secretaries- 7
-Of the Punjab
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION
-See under Akmal Saif Chattha, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Sajjad Haider Gujjar, Mr.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-SEE UNDER RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR.
PARLIAMENTARYSECRETARY FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF

-SEE UNDER MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR TRANSPORT

-SEE UNDER MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	208
-Demand for constitution of District Bait-ul-Maal Committees	355
-Demand for filling the vacant posts in Faisalabad Institute of Cardiology	276
-Demand for out of turn presentation of a resolution on martyrdom of Mr. Mati-ur-Rehman Nizami adherent of Pakistan in Bangladesh	107
-Demand for release of Journalists arrested in Okara	113
-Demand for taking up Adjournment Motion out of turn	
-Issuance of medicines for eight days instead of thirty days in Punjab Institute of Cardiology	354
-Loss to farmers and undue favour to middlemen by employees of Food Department	356
-Problems faced by farmers in getting bags for wheat packing	172, 207
-Shortage of ventilators in three big hospitals of Rawalpindi	355
Privilege motions REGARDING-	222
-CONTINUOUS DECREASE IN SUB-SOIL WATER IN LAHORE	111 342
-INSULTING BEHAVIOUR OF ASSISTANT DIRECTOR PASSPORT SAHIWAL WITH MPA	109, 218
-NON-PRESENTATION OF ANNUAL PERFORMANCE REPORT OF THE PUNJAB WOMEN STATUS COMMISSION ACT FOR THE YEAR 2014	108
-NON-PRESENTATION OF ANNUAL REPORT ON IMPLEMENTATION OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN ACT 2014	
-NON-PRESENTATION OF ANNUAL REPORT ON IMPLEMENTATION OF THE PUNJAB TRANSPARENCY AND RIGHT TO INFORMATION ACT 2013	

Q

questions REGARDING-	
AGRICULTURE DEPARTMENT-	274
-Brick lining of water courses in Toba Tek Singh *(Question No. 1371*)*	

PAGE NO.

-Details about teachers of Agriculture University Faisalabad, Toba Tek Singh Campus *(Question No. 7179*)* 265
-Effective system of marketing of agricultural commodities *(Question No. 3495*)* 255
-Fixation of prices of fertilizers *(Question No. 7166*)* 249
-Income and expenditures of Market Committee Shorkot, Jhang *(Question No. 3789*)* 271
-Number of fruit and vegetable markets in Lahore *(Question No. 2456*)* 243
-Problems of vegetable market Toba Tek Singh *(Question No. 1370*)* 273
-Shifting of Grain Market of Toba Tek Singh out of city *(Question No.1369*)* 272
AUQAF DEPARTMENT- 125
-Commercial Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4159*)*
-Illegal possessors of land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 4162*)* 141
-Mosques under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 791)* 164
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-
-Budget for Environment Protection Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 1348)* 171
-Details about factories throwing polluted water in river Chanab *(Question No. 7284*)* 156
-Details about spreading environmental pollution by factories in PP-222 Sahiwal *(Question No. 1029)* 170
-Details about throwing waste of Industrial Estate Multan into Sikandarabad Canal Multan *(Question No. 919)* 168
-Employees of Environment Protection Department in district Gujrat *(Question No. 866)* 167
-Industrial units producing air and water pollution in Gujranwala *(Question No. 6448*)* 161
-Installation of water treatment plant at river Chenab, Chiniot *(Question No. 965)* 169
-Offices of Environment Protection Department in district Narowal *(Question No. 849)* 164
-Offices of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 857)* 165
-Projects of controlling air pollution in Lahore *(Question No. 6434*)* 134
-Steps taken for Environment Protection in district Gujrat *(Question No. 864)* 166
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT- 322
-Buildings and institutions of Culture Department in Sialkot *(Question No. 440)* 323
-Construction of Al-Hamra Cultural Complex *(Question No.441)* 321
-Culture centres in district Attock *(Question No. 347)* 326
-Details about Gujranwala Arts Council *(Question No. 851)*
-Details about income and employees of Lahore Arts Council *(Question No. 6574*)* 306
-Details about role of media *(Question No. 21)* 320
-Holding of "Sohna Punjab" Festival *(Question No. 7475*)* 313
321

	PAGE NO.
-Members of Board of Governors of Punjab Arts Council *(Question No. 438)*	
-Number of employees of Culture Department in district Lahore	325
(Question No. 443)	329
-Provision of facilities to Punjab Information Commission *(Question No. 1221)*	328
-Recruitments in Al-Hamra Arts Council *(Question No. 963)*	323
-Welfare of stage drama artists *(Question No. 442)*	
LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-	262
-Details about Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 7396*)*	
-Institutions of Workers Welfare Board in district Nankana Sahib	275
(Question No. 1384)	260
-Provision of Marriage Grant to Industrial Workers *(Question No. 7205*)*	
-Schools and dispensaries of Labour Department in tehsil Tandlianwala	272
(Question No. 589)	
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	139
-Leases/contracts of mines in the province *(Question No. 7182*)*	162
-Leases of sand by open auction in Toba Tek Singh *(Question No. 7187*)*	
SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-	13
-Action taken against unregistered schools *(Question No. 2753*)*	56
-Annual Performance Evaluation of teachers *(Question No. 3537*)*	
-Auction of trees in Government Boys High School Sargodha	79
road Chiniot *(Question No. 3924*)*	75
-Boys schools in Chak No. 60/SP Pakpattan *(Question No. 3826*)*	
-Building of Government Girls Middle School Chak No.388 Faisalabad	82
(Question No. 4062)*	
-Details about Government Boys Schools in Dera Ghazi Khan	63
(Question No. 3664)*	
-Details about Government Girls High School Shahpur Khayali,	61
Gujranwala *(Question No. 3580*)*	
-Details about Government Girls Higher Secondary School Singhpura,	43
Lahore *(Question No. 3297*)*	
-Details about Government Girls Schools in Dera Ghazi Khan	64
(Question No. 3665)*	66
-Details about NTS test for recruitment of teachers *(Question No. 3707*)*	65
-Details about schools of PP-93 Gujranwala *(Question No. 3695*)*	59
-Dilapidated buildings of schools in Faisalabad *(Question No. 3478*)*	90
-Education Voucher Scheme in district Lahore *(Question No. 605)*	74
-Establishment of Danish School in Shorkot *(Question No. 3798*)*	
-Free education of poor students in private schools during 2013-14	72
(Question No. 3774)*	
-Government Boys Primary School Tippu Sultan Shaheed Colony	67
tehsil Sadiqabad *(Question No. 3769*)*	
-Government Comprehensive Higher Secondary School Singhpura	15
Lahore *(Question No. 1984*)*	95
-Government Girls Schools in PP-130 Daska *(Question No. 675)*	88
-Government High School Haveli Lakha *(Question No. 600)*	100

	PAGE NO.
-Government schools in PP-130 Daska *(Question No. 689)*	68
-Government schools in PP-236 Vehari *(Question No. 3770*)*	83
-Government schools in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 549)*	72
-Government schools in Shorkot *(Question No. 3795*)*	52
-Grant of interest-free loans to schools *(Question No. 3500*)*	
-Illegal possession over land of Government High School Chak Ganda Singh Tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 688)*	98 60
-Increase in fee of private schools *(Question No. 3538*)*	23
-Merging of Boys and Girls schools in district Lahore *(Question No. 3043*)*	45
-Missing facilities in schools of Uhanabad, Lahore *(Question No. 3418*)*	
-Motor Vehicles of Schools Education Department in district Sahiwal *(Question No. 580)*	85
-Non-presence of Government Schools in Awami Colony Sadiqabad *(Question No. 681)*	97
-Non-presence of play ground in Girls High School in PP-130 Daska *(Question No. 502)*	83 21
-Number of posts of DEO Lahore *(Question No. 2942*)*	93
-Number of schools in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 652)*	
-Number of students in Government Girls Primary School Barkatpura Raiwaind Road Lahore *(Question No. 698)*	101
-Posting of Headmasters in schools of City District Government Lahore *(Question No. 3801*)*	74 86
-Primary and middle schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 581)*	
-Rationalization Transfer Policy in Schools Education Department in Jhelum *(Question No. 621)*	90 94
-Recruitment of Educators *(Question No. 668)*	84
-Recruitment of Science Teachers in district Lahore *(Question No. 552)*	37
-Registration of private schools in district Lahore *(Question No. 3291*)*	31
-Schools in district Sargodha *(Question No. 3224*)*	76
-Schools in PP-199 Multan *(Question No. 3874*)*	102
-Schools running by association of UNICEF *(Question No. 699)*	
-Security arrangements in schools of Chak No.35 Southern Sargodha *(Question No. 622)*	91 49
-Steps taken for control over drop out in schools *(Question No. 3496*)*	
-Students in Government Girls Primary School UC.40 Sultanpura, Lahore *(Question No. 697)*	100 71
-Students in Government Schools of Toba Tek Singh *(Question No. 3773*)*	
-Teachers in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1985*)*	17 81
-Upgradation of Primary School Chak No.61/5 Nankana Sahib *(Question No. 3984*)*	48
-Upgradation of Primary Schools of Pakpattan *(Question No. 3492*)*	96
-Upgradation of schools in Bahawalnagar *(Question No.677)*	64
-Upgradation of schools in PP-32 Sargodha *(Question No. 3675*)*	69
-Vacant posts in schools of PP-236 Vehari *(Question No. 3771*)*	34
-Vacant posts of teachers in Sargodha *(Question No. 3231*)*	

PAGE NO.

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT- 195
-Darul-Amaans in the province *(Question No. 5370*)* 202
-Funds received by NGOs from abroad *(Question No. 6743*)*
TRANSPORT DEPARTMENT-
-Action taken against palying films and music in buses during inter-district travelling *(Question No. 4562*)* 299
-Details about issuance of lisences to transport companies at inter-district level *(Question No. 4560*)* 304
-Over-loading and over-charging by transport companies in Lahore *(Question No. 4561*)* 308
-Provision of free travelling facility to disabled persons *(Question No. 3765*)* 297
WOMENDEVELOPMENT DEPARTMENT- 199
-Facilities for working women and their children *(Question No. 7374*)*
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-6th May, 2016 117
-9th May, 2016 182
-11th May, 2016 283
-12th May, 2016 358

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

question REGARDING- 260
-Provision of Marriage Grant to Industrial Workers *(Question No. 7205*)*
RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.
MOTION regarding-
228
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION

109

Privilege motions REGARDING- 108

-NON-PRESENTATION OF ANNUAL REPORT ON IMPLEMENTATION OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN ACT 2014 328
-Non-presentation of annual report on Implementation of the Punjab Transparency and Right to Information Act 2013 229
QUESTION regarding- 228
-Recruitments in Al-Hamra Arts Council *(Question No. 963)*

PAGE NO.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of contradictory to Sharia unethical and inhuman decision of Jarga in Abbotabad
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution
RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Increase in incidents of mad dog biting in Islamabad UC of Sialkot 278
RASHID HAFEEZ, RAJA
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 6th May, 2016 117

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 11,123,187,241,295
-6th, 9th, 10th, 11th & 12th May, 2016

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of death sentence of Mr. Mati-ur-Rehman, Amir-e-Jamaat-e-Islami in Bangladesh in retaliation of his love with Pakistan 285
-Condemnation of contradictory to Sharia unethical and inhuman decision of Jarga in Abbotabad 229 226
-Demand for imposing ban on use of prohibited drugs for body building 227
-Demand for including a chapter of Child Protection in syllabus for control over child abuse 224
-Demand for stoppage of sale of articles smuggled from India 105
-Demand for stopping death sentce of Amir-e-Jamaat-e-Islami Bangladesh Mr. Mati-ur-Rehman in result of faithfulness with Pakistan

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

Call attention Notice REGARDING 334

-UPDATE OF MURDER CASE OF EX MINISTER IN GUJRANWALA 82

question REGARDING-
-Building of Government Girls Middle School Chak No.388 Faisalabad *(Question No. 4062*)*

PAGE NO.

SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing & Urban Development and Public Health Engineering)*

Privilege motion REGARDING- 222

-CONTINUOUS DECREASE IN SUB-SOIL WATER IN LAHORE

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2016 283

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 340

-Details about kidnap and rape of a young girl in Mianwali 332,338

-Update of murder case of Ex Minister in Gujranwala

ORDINANCE *(Laid in the House as a Bill)*- 181, 282

-THE PUNJAB AGRICULTURE FOOD AND DRUG AUTHORITY ORDINANCE 2016 277

112

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-Demand for out of turn presentation of a resolution on martyrdom of Mr. Mati-ur-Rehman Nizami adherent of Pakistan in Bangladesh

-Demand for release of Journalists arrested in Okara

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 13

-Action taken against unregistered schools *(Question No. 2753*)* 56

-Annual Performance Evaluation of teachers *(Question No. 3537*)*

-Auction of trees in Government Boys High School Sargodha road Chiniot *(Question No. 3924*)* 79

-Boys schools in Chak No. 60/SP Pakpattan *(Question No. 3826*)* 75

-Building of Government Girls Middle School Chak No.388 Faisalabad *(Question No. 4062*)* 82

-Details about Government Boys Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3664*)* 63

-Details about Government Girls High School Shahpur Khayali, Gujranwala *(Question No. 3580*)* 61

-Details about Government Girls Higher Secondary School Singhpura, Lahore *(Question No. 3297*)* 43

-Details about Government Girls Schools in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3665*)* 64

-Details about NTS test for recruitment of teachers *(Question No. 3707*)* 66

-Details about schools of PP-93 Gujranwala *(Question No. 3695*)* 65

-Dilapidated buildings of schools in Faisalabad *(Question No. 3478*)* 59

90

	PAGE NO.
-Education Voucher Scheme in district Lahore *(Question No. 605)*	74
-Establishment of Danish School in Shorkot *(Question No. 3798*)*	
-Free education of poor students in private schools during 2013-14 *(Question No. 3774*)*	72
-Government Boys Primary School Tippu Sultan Shaheed Colony tehsil Sadiqabad *(Question No. 3769*)*	67
-Government Comprehensive Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1984*)*	15
-Government Girls Schools in PP-130 Daska *(Question No. 675)*	95
-Government High School Haveli Lakha *(Question No. 600)*	88
-Government schools in PP-130 Daska *(Question No. 689)*	100
-Government schools in PP-236 Vehari *(Question No. 3770*)*	68
-Government schools in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 549)*	83
-Government schools in Shorkot *(Question No. 3795*)*	72
-Grant of interest-free loans to schools *(Question No. 3500*)*	52
-Illegal possession over land of Government High School Chak Ganda Singh Tehsil Depalpur, Okara *(Question No. 688)*	98
-Increase in fee of private schools *(Question No. 3538*)*	60
-Merging of Boys and Girls schools in district Lahore *(Question No. 3043*)*	23
-Missing facilities in schools of Uhanabad, Lahore *(Question No. 3418*)*	45
-Motor Vehicles of Schools Education Department in district Sahiwal *(Question No. 580)*	85
-Non-presence of Government Schools in Awami Colony Sadiqabad *(Question No. 681)*	97
-Non-presence of play ground in Girls High School in PP-130 Daska *(Question No. 502)*	83
-Number of posts of DEO Lahore *(Question No. 2942*)*	21
-Number of schools in tehsil Bhera Sargodha *(Question No. 652)*	93
-Number of students in Government Girls Primary School Barkatpura Raiwaind Road Lahore *(Question No. 698)*	101
-Posting of Headmasters in schools of City District Government Lahore *(Question No. 3801*)*	74
-Primary and middle schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 581)*	86
-Rationalization Transfer Policy in Schools Education Department in Jhelum *(Question No. 621)*	90
-Recruitment of Educators *(Question No. 668)*	94
-Recruitment of Science Teachers in district Lahore *(Question No. 552)*	84
-Registration of private schools in district Lahore *(Question No. 3291*)*	37
-Schools in district Sargodha *(Question No. 3224*)*	31
-Schools in PP-199 Multan *(Question No. 3874*)*	76
-Schools running by association of UNICEF *(Question No. 699)*	102
-Security arrangements in schools of Chak No.35 Southern Sargodha *(Question No. 622)*	91
-Steps taken for control over drop out in schools *(Question No. 3496*)*	49
-Students in Government Girls Primary School UC.40 Sultanpura,	100

PAGE NO.

Lahore *(Question No. 697)* 71
-Students in Government Schools of Toba Tek Singh *(Question No. 3773*)*
-Teachers in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore *(Question No. 1985*)* 17
-Upgradation of Primary School Chak No.61/5 Nankana Sahib *(Question No. 3984*)* 81
-Upgradation of Primary Schools of Pakpattan *(Question No. 3492*)* 48
-Upgradation of schools in Bahawalnagar *(Question No.677)* 96
-Upgradation of schools in PP-32 Sargodha *(Question No. 3675*)* 64
-Vacant posts in schools of PP-236 Vehari *(Question No. 3771*)* 69
-Vacant posts of teachers in Sargodha *(Question No. 3231*)* 34

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING- 195
-Darul-Amaans in the province *(Question No. 5370*)* 202
-Funds received by NGOs from abroad *(Question No. 6743*)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

point of order REGARDING- 172, 207

-PROBLEMS FACED BY FARMERS IN GETTING BAGS FOR WHEAT PACKING 66

question REGARDING-
-Details about NTS test for recruitment of teachers *(Question No. 3707*)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING- 45
-Missing facilities in schools of Uhanabad, Lahore *(Question No. 3418*)*

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING- 68
-Government schools in PP-236 Vehari *(Question No. 3770*)* 69
-Vacant posts in schools of PP-236 Vehari *(Question No. 3771*)*

Resolution REGARDING- 227
-Demand for including a chapter of Child Protection in syllabus for control over child abuse

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

Answers to the questions REGARDING- 139
-Leases/contracts of mines in the province *(Question No. 7182*)* 162
-Leases of sand by open auction in Toba Tek Singh *(Question No. 7187*)*

PAGE NO.

SHORT NOTICE QUESTION regarding-

-NON-PROFESSIONAL ACTIVITIES OF HEADMISTRESS SPECIAL EDUCATION RINALA KHURD, OKARA AND STEPS TAKEN BY GOVERNMENT 189

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

question REGARDING- 96

-Upgradation of schools in Bahawalnagar *(Question No.677)*

SHUNILA RUTH, MS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 11th May, 2016 283

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

SHORT NOTICE QUESTION regarding-

-Non-professional activities of Headmistress Special Education Rinala Khurd, Okara and steps taken by Government **189**

SUMMONING-

-Notification of summoning of 21st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th May, 2016 1

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution **228, 284**

T

TAHIR, MIAN

point of order REGARDING-

-Demand for filling the vacant posts in Faisalabad Institute of Cardiology 355

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Details about Government Girls High School Shahpur Khayali, Gujranwala *(Question No. 3580*)* 61

-Employees of Environment Protection Department in district Gujrat 167

PAGE NO.

(Question No. 866) 90
-Rationalization Transfer Policy in Schools Education Department in Jhelum *(Question No. 621)* 166
-Steps taken for Environment Protection in district Gujrat *(Question No. 864)*

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

question REGARDING-
-Institutions of Workers Welfare Board in district Nankana Sahib *(Question No. 1384)* 275

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action taken against palying films and music in buses during inter-district travelling *(Question No. 4562*)* 299
-Details about issuance of lisences to transport companies at inter-district level *(Question No. 4560*)* 304
-Over-loading and over-charging by transport companies in Lahore *(Question No. 4561*)* 308
-Provision of free travelling facility to disabled persons *(Question No. 3765*)* 297

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

question REGARDING- 139
-Leases/contracts of mines in the province *(Question No. 7182*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding- 351
-ERRORS IN QURANIC VERSES AND HADITH PRINTED IN TEXT BOOKS 104,284
MOTION regarding-
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 356

point of order REGARDING-
-Loss to farmers and undue favour to middlemen by employees of Food Department 299
304
243

PAGE NO.

308
297

questions REGARDING-

-Action taken against palying films and music in buses during inter-district travelling *(Question No. 4562*)* 285,288
-Details about issuance of lisences to transport companies at inter-district level *(Question No. 4560*)* 105
-Number of fruit and vegetable markets in Lahore *(Question No. 2456*)*
-Over-loading and over-charging by transport companies in Lahore *(Question No. 4561*)* 284
-Provision of free travelling facility to disabled persons *(Question No. 3765*)*

Resolutions REGARDING-

-Condemnation of death sentence of Mr. Mati-ur-Rehman, Amir-e-Jamaat-e-Islami in Bangladesh in retaliation of his love with Pakistan
-Demand for stopping death sentce of Amir-e-Jamaat-e-Islami Bangladesh Mr. Mati-ur-Rehman in result of faithfulness with Pakistan

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution

WOMENDEVELOPMENT DEPARTMENT-

question REGARDING- 199

-Facilities for working women and their children *(Question No. 7374*)*

Z

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget for Environment Protection Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 1348)* 171
-Details about spreading environmental pollution by factories in PP-222 Sahiwal *(Question No. 1029)* 171
-Details about throwing waste of Industrial Estate Multan into Sikandarabad Canal Multan *(Question No. 919)* 168
-Employees of Environment Protection Department in district Gujrat *(Question No. 866)* 167 169
-Installation of water treatment plant at river Chenab, Chiniot *(Question No. 965)*
-Offices of Environment Protection Department in district Narowal *(Question No. 849)* 165
-Offices of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 857)* 166 166

PAGE NO.

-Steps taken for Environment Protection in district Gujrat *(Question No. 864)*

zero hour REGARDING-

-Charging of illegal token fee by administration of Government Faridia College Pakpattan 234

-Demand for provision of edibles to poors at less price 231

-Disclosure of getting registry of valuable land of Children Park Samanabad Lahore by influential persons 235

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعتہ المبارک 13، سوموار 16، منگل 17 بدھ، 18، جمعرات 19۔ مئی 2016)
(یوم الجمع 5، یوم الاثنین 8، یوم الثلاثہ 9، یوم الاربعاء 10، یوم الخمیس 11۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 6تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔ مئی 2016

جلد 21: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	----------	359
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	361
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	362
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	363
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	401
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	418

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
7۔	مسودہ قانون ایگریکلچر فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 19، 20 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	439
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	سروسز ہسپتال لاہور کے ایم ایس پر چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی جانب سے خلاف میرٹ بھرتی کے دباؤ کا انکشاف	441
	تحاریک التوائے کار	
9۔	سرکاری ہسپتالوں میں کے باوجود ادویات کی عدم فراہمی	448
10۔	بین الاقوامی ادارہ فافن کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر 1 ہونے کا انکشاف	451
11۔	کورم کی نشاندہی	453
	سوموار، 16۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 7	
12۔	ایجنڈا	457
13۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	459
14۔	نعت رسول مقبول ﷺ	460
	سوالات (محکمہ صحت)	
15۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	461
16۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	502
17۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
18۔	راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)	553
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
19۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث	556
20۔	کورم کی نشاندہی	557
	منگل، 17۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 8	
21۔	ایجنڈا	561
22۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	563
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ	564
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	565
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	606
26۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	625
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	صحت کی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے قائم پنجاب رورل سپورٹ پروگرام ختم کرنے کا انکشاف	636
28۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	639

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
29۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ (۔۔۔جاری)	643
30۔	ریجنل انچارج پاسکو ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار	643
	پوائنٹ آف آرڈر	
31۔	قواعد انضباط کار میں ترمیم کے حوالے سے قائم کمیٹی کی تجاویز کو شامل کرنے کا مطالبہ	644
	تحاریک التوائے کار	
32۔	پی ای پی آئی کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	650
33۔	چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی کی وجہ سے بچوں کی اموات میں اضافہ (۔۔۔جاری)	650
34۔	گوجرانوالہ، محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکاران کی ملی بھگت سے جان بچانے والی ادویات کی قلت کا انکشاف (۔۔۔جاری)	652
35۔	سرکاری ہسپتالوں میں بروقت مرمت نہ ہونے کی وجہ سے داخل مریضوں کی مشکلات میں اضافہ (۔۔۔جاری)	654
37۔	مہمان وفد کو خوش آمدید خیبر پختونخوا اسمبلی کے پارلیمنٹیرینز کو پنجاب اسمبلی میں معزز ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہا جانا	655
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
38۔	پاکستان سے محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی والے شہیدوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	662

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
39۔	صوبہ کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں خواتین کے لیبارٹری ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	---------- 663
40۔	صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسیلٹیز کو یقینی بنانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	---------- 666
41۔	سرویکل کینسر کی روک تھام کے لئے مفت ویکسینیشن اور ٹیسٹ کی سہولت کا مطالبہ	---------- 666
42۔	کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ	---------- 668
43۔	صوبہ میں غیر معیاری مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ	---------- 669
	زیر و آر	
44۔	گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا(۔۔۔جاری)	---------- 670
45۔	سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف(۔۔۔جاری)	---------- 671
46۔	لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور	---------- 673
47۔	جھنگ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان	---------- 673
48۔	کسان کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا	---------- 674
49۔	صوبہ کے ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کے حادثات میں اضافہ	---------- 677
50۔	لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	---------- 681

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ، 18۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 9	
51۔	ایجنڈا	685
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	687
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ	688
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اورامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	689
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	717
	تحاریک التوائے کار	
56۔	سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ (۔۔۔جاری)	724
57۔	فیصل آباد میں ناجائز اور جعلی اسلحہ لائسنسز کے اجراء کا انکشاف	727
	سرکاری کارروائی	
58۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد	728
59۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	728
	قرارداد	
60۔	آرڈیننس ریلیف وبحالی دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 کی میعاد میں توسیع	729
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
61۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016	730

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
62۔	مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016	730
	بحث	
63۔	پنجاب میں گڈ گورننس کے اقدامات پر بحث	768
64۔	کورم کی نشاندہی	789
	جمعرات، 19۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 10	
65۔	ایجنڈا	793
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	795
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ	796
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	797
	پوائنٹ آف آرڈر	
69۔	حکومت پنجاب سے گرمی کی شدت کی بناء پر تعلیمی اداروں میں قبل از وقت موسم گرما کی تعطیلات کرنے اور حلقہ پی پی۔9 میں پینے کے پانی کی فراہمی کا مطالبہ	804
	تحاریک استحقاق	
70۔	تحریک التوائے کار نمبر 15/830 کے حوالے سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے غلط جواب کی فراہمی	809
71۔	چیئرپرسن بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار	810

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
72۔	گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)	814
73۔	فیصل آباد: ٹریفک وارڈن کے تشدد سے ڈرائیور کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	814
	تحاریک التوائے کار	
74۔	سرکاری ہسپتالوں میں ڈائیلسز کے یونٹس کم ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	815
75۔	زرعی سائنسدانوں کی بیرون ملک منتقلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا	816
76۔	لاہور ڈویژن میں خطرناک عمارتوں کی آڑ میں بغیر نقشہ اور کمرشلائزیشن فیس نئی عمارتوں کی تعمیر کا انکشاف	817
77۔	لاہور میں سولہ فیصد لڑکے اور پندرہ فیصد لڑکیاں تعلیم سے محروم	820
78۔	کسانوں کا مال روڈ فیصل چوک پر اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرہ	823
79۔	انجمن مزارعین اوکاڑہ کا کسانوں کے عالمی دن پر پرامن مظاہرہ اور پولیس کا تشدد	828
80۔	چنیوٹ میں بغیر لائسنس ڈمپر ڈرائیور کی غفلت سے آٹھ افراد جاں بحق	835
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
81۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث	840
82۔	کورم کی نشاندہی	841
83۔	انڈکس	

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

361

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔ مئی 2016

(یوم الجمع، 5۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10:00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ ٱلۡفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ ٱلدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمۡ
عَنۡهَا بِغَآئِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ
مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔاۖ
وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٖ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکار سُنتے ہیں
سر آئینہ سُنتے ہیں، پسِ دیوار سُنتے ہیں
میری ہر سانس اُن کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
میرے دل کے دھڑکنے کی بھی وہ رفتار سُنتے ہیں
میں صدقے جاؤں اُن کی رحمتہ اللعالمینی کے
پُکارو چاہے کتنی بار وہ ہر بار سُنتے ہیں
مظفرؔ جب کسی محفل میں اُن کی نعت پڑھتا ہوں
میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سُنتے ہیں

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2681 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2821 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2822 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پٹرولنگ پولیس کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4152: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنی پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹ ہیں؟

(ب) پٹرولنگ پولیس کی صوبہ میں کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت گریڈ وار کتنی خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیاں حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) حکومت پنجاب کے پاس پٹرولنگ پولیس کے بھرتی ہونے والے کتنے افراد کو بیک وقت ٹریننگ دینے کا انتظام ہے؟

(ہ) اس وقت پٹرولنگ پولیس پنجاب کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں کتنی ناکارہ اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت پنجاب میں 522 پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کی منظوری دی گئی۔ اس وقت 340 پٹرولنگ پوسٹیں مکمل آپریشنل ہو چکی ہیں اور چھ پٹرولنگ پوسٹیں زیر تعمیر ہیں جبکہ 176 پٹرولنگ پوسٹوں کے فنڈز ریلیز نہ کئے گئے ہیں جو کہ pending ہیں۔

(ب) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت صوبہ پنجاب میں 450 پٹرولنگ پوسٹوں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی گئی جن کی گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	منظور شدہ اسامیاں	تعینات	خالی اسامیاں
ایڈیشنل آئی جی	01	01	–
ڈپٹی انسپکٹر جنرل	01	01	–
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس	09	09	-
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس	39	33	06
سب انسپکٹر	500	394	106
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	1001	647	354
ہیڈ کانسٹیبل	1569	1029	540
کانسٹیبل	9145	6660	2485
ڈرائیور کانسٹیبل	1000	756	244

(ج) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت 522 پٹرولنگ پوسٹیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ ابتدائی طور پر 450 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی اور اسی لحاظ سے اسامیوں کی بھی منظوری دی گئی بعد ازاں مزید 72 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی لیکن ان 72 پٹرولنگ پوسٹوں کی نفری کی منظوری بعد از تعمیر حکومت کی طرف سے دی جائے گی۔ اس وقت 340 پٹرولنگ پوسٹیں مکمل طور پر آپریشنل ہو چکی ہیں اور اس تناسب سے فی الوقت کمی نفری نہ ہے۔ باقی ماندہ 182 پٹرولنگ پوسٹیں جب تعمیر ہو جائیں گی تو ضرورت کے مطابق مزید نفری کی بھرتی سمری حکومت کو بجھوائی جائے گی۔

(د) پنجاب ہائی وے پٹرول، پنجاب پولیس کے ایک فعال یونٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ پنجاب ہائی وے پٹرول کے پاس نئے بھرتی ہونے والے بھرتی شدہ ملازمان کو ٹریننگ دینے کے لئے اپنا کوئی ٹریننگ سنٹر نہیں ہے۔ آئی جی پنجاب کی طرف سے پنجاب ہائی وے پٹرول کو

ٹریننگ کے لئے سیٹیں الاٹ کی جاتی ہیں اور الاٹ شدہ سیٹوں کے مطابق ملازمان کو ٹریننگ پر بھیج دیا جاتا ہے جن کی ٹریننگ پنجاب پولیس کے مختلف ٹریننگ سنٹرز میں کروائی جاتی ہے۔

(ہ) پنجاب ہائی وے پٹرول کے پاس اس وقت کل 498 گاڑیاں موجود ہیں۔ 400 پٹرولنگ گاڑیاں اپنی مقررہ میعاد 2.5 لاکھ کلو میٹر سے کئی گنا زائد چل کر مصروف عمل ہیں۔ اس وقت 319 پٹرولنگ گاڑیاں خستہ حالت کی ہو چکی ہیں جن کی تبدیلی ضروری ہے اور ہر سال 55 گاڑیاں درکار ہوتی ہیں تاکہ مرحلہ وار پرانی گاڑیوں کی تبدیلی ہوتی رہے کیونکہ پنجاب ہائی وے پٹرول کی گاڑیاں مسلسل پٹرولنگ کی وجہ سے 33 ماہ میں اپنی مقرر کردہ میعاد پوری کر لیتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پہلے تو آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ محکمہ داخلہ بہت اہم ہے اور لاء اینڈ آرڈر ہماری priorities میں شامل ہے اور یہ پنجاب کا مقدس ایوان ہے۔ اس محکمہ کے حوالے سے سوال موجود ہیں لیکن محکمہ داخلہ کے سیکرٹری یا کوئی اور ذمہ دار افسر موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ جب اس طرح کا معاملہ ہو تو آپ کی طرف سے direction ہو کہ متعلقہ سیکرٹری کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں۔ آپ کی بات مان لیتے ہیں آئندہ سے ایسا ہی ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! patrolling posts کے حوالے سے یہ جواب آیا ہے۔ پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ محکمہ پولیس کے اندر patrolling کا جو محکمہ قائم ہوا اس سے کافی فائدہ ہوا اور دیہاتی روٹس کے اوپر جو روڈز تھیں وہ کافی محفوظ ہو گئیں اور مجھے اس حوالے سے ذاتی تجربہ بھی ہے کہ میرے ساتھ دو تین دفعہ اس طرح کا event ہوتے ہوتے بچا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ اس کے ساتھ سلوک قابل اعتراض ہے اور میں نے اسی لئے اپنے بھائی کے سوال پر on his behalf سوال کیا ہے۔ آپ اس کے جواب میں دیکھیں کہ کانسٹیبل کی منظور شدہ اسامیاں 9145 ہیں اور تعینات 6660 ہیں اسی طرح آپ ہیڈ کانسٹیبل کی اسامیوں کو بھی دیکھ لیں 30 فیصد سے 33 فیصد کے قریب

اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح جز(ہ) کے مطابق ان کے پاس اس وقت کل 498 گاڑیاں ہیں جن میں سے 400 گاڑیاں اپنی مقررہ مدت پوری کر چکی ہیں لیکن صرف 98 گاڑیاں قابل اعتماد ہیں اور 319 کی حالت بالکل خستہ ہو چکی ہے اور انہیں ہر سال 55 گاڑیاں درکار ہوتی ہیں۔اسی طرح انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ 182 مزید patrolling posts تعمیر کی جائیں گی تو جب یہ تعمیر ہو جائیں گی تو پھر اُس میں نئی نفری بھی تعینات ہو گی۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں دوٹوک یقین دہانی کرائیں کہ اس محکمہ کو تدریج کے ساتھ بند کرنے کا منصوبہ تو نہیں ہے کیونکہ اُن کو سہولیات نہیں دے رہے جبکہ اس محکمہ سے عوام کو بڑا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ان Patrolling Posts کی وجہ سے کافی فائدہ ہو رہا ہے اور ہم انہیں مزید بڑھا رہے ہیں۔ ہم نے یہ 522 Patrolling Posts بنانی ہیں جن میں سے ہم 347 بنا چکے ہیں۔ 2 Patrolling Posts زیر تعمیر ہیں اور باقی آئندہ مالی سال میں بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی معزز ممبر نے گاڑیوں کا ذکر کیا ہے۔ ہم اپنے وسائل کے مطابق اُنہیں گاڑیاں مہیا کر رہے ہیں اور انہوں نے جن کی حالت خستہ بتائی ہے وہ گاڑیاں بھی قابل استعمال ہیں۔ جونہی فنڈز مہیا ہوں گے ہم مزید گاڑیاں اور مزید سہولتیں اُنہیں مہیا کریں گے۔ میں معزز ممبر کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ patrolling posts کو مزید strengthen کیا جائے گا، اُن کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا اور سٹاف کی بھرتی بھی کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس محکمہ کو بند کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس محکمہ کو بند کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ میں نے تو کہا ہے کہ ہم اس سسٹم کو مزید strengthen کریں گے اور انہیں آگے بڑھائیں گے اور آئندہ مالی سال میں بھی ہم مزید patrolling posts بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جس وجہ سے ان کو ایسا کوئی خدشہ ہو کہ ہم اس کو wind up کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماشاء اللہ معزز پارلیمانی سیکرٹری باصلاحیت آدمی ہیں انہوں نے جواب پڑھ کر " گھچ مچ" کر کے اس کا جواب دے دیا ہے۔ یہ جواب 20۔اکتوبر 2014 کو موصول ہوا تھا درمیان میں پورا ڈیڑھ مالی سال گزر گیا ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتادیں کہ پچھلے مالی سال میں ان کو کتنی نئی گاڑیاں فراہم کی گئیں اور کتنی نئی patrolling posts تعمیر کرانے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جب یہ سوال آیا تھا اُس وقت six patrolling posts زیر تعمیر تھیں وہ بنا دی گئی ہیں۔ اسی طرح ہمیں بحریہ ٹاؤن والوں نے لاہور میں ایک بلڈنگ مہیا کی ہے وہاں بھی patrolling post بنا دی گئی ہے۔ جس وقت اس سوال کا جواب جمع کرایا گیا تھا اُس وقت 340 patrolling posts operational تھیں۔ اب 347 patrolling posts functional ہیں تو اس جواب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مزید seven patrolling posts operational ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ایک patrolling post کی جگہ تو بحریہ ٹاؤن نے دے دی اور پورے ڈیڑھ سال کے اندر انہوں نے six patrolling posts بنائی ہیں لیکن انہوں نے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں کتنی نئی گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! New patrolling posts کو ضرورت کے مطابق ساری چیزیں مہیا کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ میں انہیں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اوکاڑہ میں ہماری two patrolling posts زیر تعمیر بھی ہیں۔ مزید 174 patrolling posts آئندہ مالی سالوں میں ہم بنائیں گے۔ جہاں جہاں ہم patrolling posts بنائیں گے وہاں پر گاڑی اور سارا اسٹاف بھی مہیا کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم یہ [***] تو سنتے رہتے ہیں کہ "گا، گی، گے" یہ سب ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ [***] کی بات کارروائی میں سے حذف کر دی جائے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ایک معزز ممبر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ایک معزز ممبر ہیں۔ یہاں [***] کی بات مناسب نہیں لگتی اور آپ تو بہت منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں آپ اس ایوان کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آئندہ ریسرچ کر کے اور الفاظ استعمال کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ ان منظور شدہ operative patrolling posts کی پوزیشن یہ ہے کہ 106 سب انسپکٹرز نہیں ہیں، 354 اسسٹنٹ سب انسپکٹرز نہیں ہیں، ہیڈ کانسٹیبلز 540 نہیں ہیں، کانسٹیبلز 2485 کم ہیں اور ڈرائیور کانسٹیبلز 244 کم ہیں۔ یہ وہ اسامیاں ہیں جو منظور شدہ ہیں۔ اگر ان کی فیصد نکالیں تو 25 سے 35 فیصد اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے شروع میں اسی لئے تذکرہ کیا تھا کہ تدریج کے ساتھ اس محکمہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ یہ جو اسامیاں خالی ہیں، معلوم نہیں کتنے عرصہ سے خالی ہیں کیا آئندہ مالی سال میں ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! 522 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر کا منصوبہ تھا۔ اس لحاظ سے ابتدائی طور پر 450 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی اور اسی لحاظ سے اسامیوں کی بھی منظوری دی گئی تھی۔ جو اسامیاں خالی ہیں یہ اس لحاظ سے ہیں اور جو پٹرولنگ پوسٹس کام کر رہی ہیں ان میں بھی جو باقی ماندہ اسامیاں ہیں وہ انشاء اللہ جلد پُر کر دی جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ مجھے جلد کا نہیں بلکہ یہ بتائیں کہ آئندہ مالی سال میں یہ کر دیں گے یا نہیں؟ کیونکہ اب نیا مالی سال آ رہا ہے۔ یہ بہت اہم محکمہ ہے اس سے دیہاتیوں اور کسانوں کو بڑا فائدہ ہے ورنہ ڈاکو فصلات سمیت ٹریکٹر ٹرالیاں چوری کر کے لے جاتے تھے۔ ان کی وجہ سے یہ سلسلہ رکا ہے۔ میں اس ادارے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اس حوالے سے یہ گورنمنٹ کی اچھائی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ خراج تحسین صرف آپ کی طرف سے جارہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ آئندہ مالی سال میں ہم یہ اسامیاں پُر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4270 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2505 پھر ڈاکٹر سید وسیم اختر آپ کا ہے۔ آپ نے ایک سوال پہلے کر لیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ سوال نہیں کرنا چاہتا پھر آپ کہیں گے کہ دو سوال ہو گئے ہیں۔ میں دوسرا سوال take up کروں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب نے اپنا سوال نمبر 2505 کو withdraw کر لیا ہے اگلا سوال نمبر 2590 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2611 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھکر: فرقہ وارانہ کشیدگی کے باعث ہلاک ہونے والے 12 افراد کی تفصیلات

*2611: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23۔اگست 2013 کو بھکر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنیاد پر 12 افراد ہلاک ہو گئے اور بیسیوں زخمی ہو گئے؟

(ب) ان بارہ ہلاک شدگان کو کس کس طرح کے زخم آئے تھے اور کن ہتھیاروں سے لگے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس پورے واقعہ کا پس منظر کیا تھا نیز اس پورے واقعہ کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(د) ایف آئی آر کی نقل فراہم کریں نیز مقدمہ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) یہ کہ مورخہ 13-08-23 کو ضلع ہذا میں فرقہ وارانہ کشیدگی پر دس افراد قتل ہوئے اور چار افراد زخمی ہوئے جس کے درج ذیل مقدمات رجسٹرڈ ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر158 مورخہ 13-8-23 جرم 324/34 PPC 7 ATA تھانہ سٹی دریاخان
2. مقدمہ نمبر159 مورخہ 13-8-23 جرم 302/34 PPC 7 ATA تھانہ سٹی دریاخان
3. مقدمہ نمبر160 مورخہ 13-8-23 جرم 302 PPC 7 ATA تھانہ دریاخان
4. مقدمہ نمبر318 مورخہ 13-8-23 جرم 149/148/324/302ت پ ATA 9/7 صدر بھکر
5. مقدمہ نمبر319 مورخہ 13-8-23 جرم 149/148/435/324/302ت پ ATA 9/7 صدر بھکر

(ب) دس مقتولین کے زخموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقدمہ نمبر 13/313 صدر بھکر

1۔ خان محمد (سامنے چھاتی پر نشان فائر اسلحہ آتشیں)

2۔ علی رضا (سامنے ماتھے پر نشان فائر بذریعہ اسلحہ آتشیں)

مقدمہ نمبر 13/319 صدر بھکر

3۔ غلام مصطفیٰ (نشان فائر پسٹل 30 بور بازو اور دائیں آنکھ کے نیچے)

4۔ حافظ محمد اشرف (متعدد نشان زخم سر کی پچھلی جانب اور بذریعہ ٹوکا اور دائیں آنکھ کے نیچے بذریعہ چھرا)

5۔ احمد علی (سر پر متعدد زخم بذریعہ کلہاڑی)

6۔ عبدالرحمٰن (سر پر متعدد زخم بذریعہ کلہاڑی)

7۔ محمد بلال (متعدد نشان فائر سامنے پیٹ پر بذریعہ کلاشنکوف)

8۔ ساجد (نشان فائر پسٹل 30 بور سر پر پچھلی طرف)

مقدمہ نمبر 13/159 سٹی دریاخان

9۔ سید عمران حیدر (نشان فائر پسٹل گردن پر دائیں طرف، نشان فائر پسٹل دائیں کنپٹی پر)

مقدمہ نمبر 13/163 سٹی دریاخان

10۔ محمد کامران (سینہ میں فائر ضرر اسلحہ آتشیں)

(ج) مورخہ 13-08-21 کو غلام محمد جنرل سیکرٹری ASWJ کو نامعلوم ملزمان نے قتل کیا جس کا مقدمہ نمبر 314 مورخہ 13-08-21 جرم 302/34 ت پ 7ATA تھانہ صدر بھکر درج ہوا جس کے ردعمل کے طور پر ASWJ کے لوگوں نے بھکر سٹی میں احتجاج کیا اور احتجاج کے بعد لوگ پُرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ ASWJ کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے

کہ واپسی پر کوٹلہ جام کے مقام پر اہلسنت والجماعت اور شیعہ فرقہ کے درمیان تصادم ہوا سکیورٹی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔

(د) مندرجہ بالا وقوعہ کے متعلق پانچ ایف آئی آر درج ہوئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ محکمہ داخلہ بہت اہم محکمہ ہے اس لئے ہر تین ماہ میں ایک دفعہ ان کا نمبر لگنا چاہئے۔ ان کا نمبر کافی دیر بعد لگا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دوران جو اہم معاملات رونما ہوتے ہیں وہ اتنے پرانے ہو جاتے ہیں کہ ان پر بحث فضول ہو جاتی ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ سیکرٹریٹ اس پر مہربانی کرے اور تین ماہ میں ایک دفعہ ان کا ضرور نمبر لگائے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس وقت یہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا واقعہ بھکر میں رونما ہوا تھا جس کے نتیجے میں بارہ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس پر پورے پنجاب میں بڑی تشویش تھی۔ میں نے یہاں پر تحریک التوائے کار بھی دی تھی لیکن اس کا نمبر اس وقت نہیں آسکا اور معاملہ گول ہو گیا۔ میں اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ جو پانچ مقدمات 158,159, 160,318 اور 319 درج ہوئے ہیں اس وقت ان کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ASWJ کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے کہ واپسی پر کوٹلہ جام کے مقام پر اہلسنت والجماعت اور شیعہ فرقہ کے درمیان تصادم ہوا۔ سکیورٹی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ کیا سکیورٹی کے انتظامات فرقہ وارانہ کشیدگی کرانے کے لئے مکمل تھے؟ اس تصادم میں بارہ افراد اپنی جان کی بازی ہار گئے تو اس وقت سکیورٹی کیا کر رہی تھی؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا سکیورٹی lapse کیوں ہوا؟ میں نے ذاتی طور پر اس کی پوری تحقیق کی اور وہاں کے جماعت اسلامی کے لوگوں سے معلومات حاصل کیں اس میں سکیورٹی کا بہت بڑا lapse تھا لیکن ہمیں کوئی پتا نہیں لگا کہ اس کے نتیجے میں کیا ہوا؟ اسی طرح چھوٹو گینگ کا معاملہ راجن پور میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس بات پر آئیں باقی چھوٹو کا جب ذکر آئے گا تو بات ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت سے بتائیں کہ ان پانچ مقدمات کی کیا پوزیشن ہے، کیا کسی کو سزا ہوئی ہے؟ اور جو سکیورٹی lapse تھا، یہ کہتے ہیں کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے، کیا ہی اچھے انتظامات تھے کہ تصادم ہو گیا اور بارہ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس میں انہوں نے کیا جائزہ لیا ہے اور کن کن لوگوں کو سزا دی ہے؟ یہ کھلے دل سے بات کریں اور ایوان کو اعتماد میں لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23۔اگست 2013 کو بھکر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنیاد پر بارہ افراد ہلاک ہو گئے اور بیسیوں زخمی ہو گئے؟ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ بارہ افراد ہلاک نہیں ہوئے۔ معزز ممبر کا یہ سوال ہی درست نہ ہے۔ اس واقعہ میں دس افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ انہوں نے بارہ لکھے ہیں۔ اگر ان کے پاس دو افراد کی معلومات ہیں جو ہمارے علم میں نہیں ہیں یا وہاں پر رپورٹ نہیں ہے تو پہلے معزز ممبر ہمیں اس بات کا بتا دیں تاکہ ہم اس کا صحیح جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی جیسا کہ معزز ممبر نے خود پڑھ کر جواب دیا ہے کہ دو مذہبی تنظیموں یا مسالک کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اصل میں 13-08-21 کو اہلسنت والجماعت سابقا سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری غلام محمد کا قتل ہوا تھا جس کا مقدمہ 314 مورخہ 13-08-21 کو بجرم 302 7ATA تھانہ صدر بھکر درج ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں 23 تاریخ کو انہوں نے احتجاج کیا۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے۔ بھکر شہر میں احتجاج ہوا وہاں پر سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے اور وہاں پر کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ وہاں پر مختلف علاقوں سے لوگ آئے ہوئے تھے جو واپس جا رہے تھے تو کوٹلہ جام بھکر تحصیل کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں سے جب گزرے تو ان کا آپس میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجے میں یہ نقصانات ہوئے۔ اسی طرح دس پندرہ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اور قصبہ دریا خان ہے جب وہاں پر پتا چلا کہ کوٹلہ جام میں ہمارے لوگوں کو قتل کیا گیا ہے یا جھگڑا ہوا ہے تو وہاں پر بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور قتل ہوئے اس لئے ڈیپارٹمنٹ نے جو کہا ہے کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے تو یہ بالکل صحیح بات ہے بھکر شہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں جہاں پر یہ احتجاج ہوا تھا وہاں پر سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے وہاں پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا راستے میں اور دوسرے شہروں میں ناخوشگوار واقعات پیش آئے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی انہوں نے مقدمات کی موجودہ پوزیشن اور تفصیل پوچھی ہے تو میں تفصیل کے ساتھ معزز ممبر اور اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ مقدمہ نمبر 318 مورخہ 13-08-23 جرم 149/148/324/302ت پ تھانہ صدر بھکر میں کل ملزمان 74 تھے ان میں سے 16 گرفتار ہوئے 58 بے گناہ ہوئے ایک اشتہاری ہے۔ اس میں جو لوگ قتل ہوئے ان کی تعداد 2 ہے، 2 افراد کو سزائے موت ہوئی اور 4 افراد کو عمر قید ہوئی یہ اس کی صورتحال ہے۔ اس میں اسلحہ کی بھی برآمدگی کی گئی جس میں 30 بور پسٹل 8 عدد اور ایک عدد رائفل تھی۔ اسی طرح مقدمہ نمبر 319 مورخہ 13-08-23 جرم 148/435/324/302 149/ت پ ATA 7/9 تھانہ صدر بھکر، اس مقدمے میں 6 اشخاص قتل ہوئے، کل ملزمان 124 تھے ان میں سے گرفتار 122 ہوئے، 74 بے گناہ ہوئے اور ایک اشتہاری ہے۔ ان میں 7 ملزمان کو سزائے موت ہوئی، ایک کو عمر قید ہوئی اور اس میں بھی اسلحہ کی برآمدگی کی گئی ہے جس میں 30 بور پسٹل 8 عدد، کلاشنکوف ایک عدد، کلہاڑی ایک عدد اور 6 عدد ڈنڈے برآمد ہوئے۔ اسی طرح مقدمہ نمبر 158 مورخہ 13-08-23 جرم 324/34 PPC 7 ATA---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں یہ آپ کے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس بھی لکھا ہوا ہو گا بجائے اس کے کہ ہم اس پر اور زیادہ ٹائم لیں تو آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میرا بس ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ بھکر شہر میں انتظامات مکمل تھے تو باقی علاقے اللہ کے حوالے تھے، آخر ایجنسیاں، آئی بی اور دوسرے ادارے کدھر تھے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ تو جہاں پر کوئی انفارمیشن ملتی ہے وہاں پر پہنچتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ان کے انتظامات ناقص تھے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اللہ خیر کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے کیا کارروائی کی ہے کیا اس کا کوئی جائزہ ہوا ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ تو ان کو سزا ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آدمی بیٹھ کر جائزہ لیتا ہے کہ ہمارے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی دو اشتہاری ہیں ان کو وہ انشاء اللہ پکڑنے کے لئے پوری محنت کریں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2743 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: بھتہ مافیا گروپوں اور نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کی تفصیلات

*2743: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض جرائم پیشہ عناصر سکیورٹی کمپنیوں میں ملازمت اختیار کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیوں کی جانچ پڑتال کے لئے کوئی واضح قانون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) مارچ 2012 کے دوران حکومت کتنی پرائیویٹ نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی نیز اس کارروائی کے دوران کس کس کمپنی سے جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی گئی اور کمپنی کو سیل یا جرمانہ یا بند کر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک تین لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) سکیورٹی کمپنیاں گارڈز بھرتی کرتے وقت متعلقہ گارڈ کے کردار کے بارے میں قانون کے مطابق سپیشل برانچ سے جانچ پڑتال کرواتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں موجود سکیورٹی کمپنیوں کے چیک اینڈ بیلنس کو جانچنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایک ویب سائٹ(www.pmuphp.gop.pk/security/loginform.aspx) ڈیزائن کی ہے جس پر تمام سکیورٹی کمپنیاں اپنا درج ذیل ڈیٹا لوڈ کرتی ہیں۔

i۔ گارڈز کی تفصیل
ii۔ کمپنی پروفائل
iii۔ اسلحہ کی تفصیل
iv۔ ڈائریکٹر اور کمپنی کے عملہ کی تفصیل

سکیورٹی گارڈز اور متعلقہ عملہ کی سپیشل برانچ سے رپورٹ منگوائی جاتی ہے۔اس ضمن میں سپیشل برانچ نے ایک جامع proforma مرتب کیا ہے جس میں گارڈز کی مکمل ہسٹری / تفصیل شامل ہے اور گارڈز کی ٹریننگ کے لئے ضلع لیول پر پولیس ٹریننگ، APSAA ٹریننگ سکول اور فونکس ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کئے گئے ہیں نیز تمام سکیورٹی کمپنیوں کو پنجاب پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیز (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 2002 اینڈ رولز 2003 کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور ان کی جانچ پڑتال اور تجدید بھی مندرجہ بالا آرڈیننس اور رولز کے تحت کی جاتی ہے۔

(د) مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک تین لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

نئے اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے شرائط:

(1) سکیورٹی گارڈ کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔
(2) سکیورٹی گارڈ کی ٹریننگ بذریعہ مجاز ٹریننگ سکول۔
(3) نئے ہتھیار کے لئے justification/rationalization کی تفصیل۔
(4) سکیورٹی کمپنی کو ملنے والے نئے کنٹریکٹ کی کاپی اوتھ کمشنر سے تصدیق شدہ۔
(5) سکیورٹی گارڈ کی تعیناتی کی تفصیل۔

کمپنی کے لائسنس کی تجدید کے لئے شرائط:

(1) فیس مبلغ۔/15000 روپے برائے تین سال۔
(2) ڈائریکٹرز کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔
(3) سکیورٹی گارڈ کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔
(4) سکیورٹی گارڈ کی ٹریننگ بذریعہ مجاز ٹریننگ سکول۔

(5) جاری شدہ اسلحہ لائسنس کی سالانہ تجدید۔
(6) گارڈ تعیناتی کی تفصیل۔
(7) کمپنی کی سالانہ رپورٹ۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو کیا محکمہ on the floor of the House اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ لاہور میں کوئی بھتہ مافیا اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیاں موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! انہوں نے تین کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کارروائی تو کوئی نہیں کی گئی ہے کیونکہ سوال میں تو کریک ڈاؤن کا پوچھا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ جو نجی کمپنیاں ہیں ان کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی جاتی ہے، سپیشل برانچ، ڈی جی مانیٹرنگ، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ پولیس سٹیشن ان کو check کرتے ہیں جو سکیورٹی ایجنسیاں قوانین پر پورا نہیں اترتیں ان کے لائسنس منسوخ کئے جاتے ہیں اور یہ سوال جس وقت submit کروایا گیا تھا اس کے بعد بھی کافی سکیورٹی ایجنسیوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سوال کے submit کروانے اور اس کا جواب آنے تک 89 کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال تو بھتہ مافیا کے متعلق تھا اس میں کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا پوچھا گیا ہے تو اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر بھتہ مافیا کے خلاف یا غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کوئی کریک ڈاؤن نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ لے لیا جائے یا معزز پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House یہ گارنٹی دے دیں، سرٹیفکیٹ جاری کر دیں کہ لاہور میں کوئی بھتہ مافیا اور غیر معیاری سکیورٹی کمپنی نہیں ہے۔ میں نے تو یہ جواب مانگا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر کوئی غیر معیاری کمپنی ہوتی ہے تو اسی وجہ سے اس کا لائسنس منسوخ کیا جاتا ہے۔ میں تو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ 89 سکیورٹی کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں اس کو یہ بھتہ مافیا کا نام دیں یا کوئی اور نام دیں، میں صرف سکیورٹی کمپنیوں کی بات کروں گا کہ جو سکیورٹی کمپنیاں rules and regulations کے مطابق کام نہیں کرتیں ہم ان کے لائسنس کی تجدید نہیں کرتے، ان کے نئے لائسنس کا اجراء نہیں کرتے اور جو کمپنیاں اپنے معیار پر پورا نہیں اترتیں تو ہم ان کے بھی لائسنس منسوخ کر دیتے ہیں۔ اس میں بھتہ مافیا کی بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ سکیورٹی ایجنسیوں کی بات کر رہے ہیں یا بھتہ مافیا کی بات کر رہے ہیں یہ اپنے سوال کو تھوڑا سا بہتر کر لیں تو پھر میں کوئی جواب دے پاؤں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو دونوں کی بات کی ہے اور یہ سوال میں بھی لکھا ہوا ہے میں نے تو صرف اسے elaborate کیا ہے کیونکہ یہاں پر جواب بھتہ مافیا اور کریک ڈاؤن دونوں کے خلاف خاموش ہے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ چونکہ بھتہ مافیا کے خلاف کوئی کریک ڈاؤن یا کارروائی نہیں کی گئی، حالانکہ ہم روز ٹی وی پر دیکھتے ہیں اور خبریں پڑھتے ہیں کہ اتنے مجرم پکڑے گئے یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا لیکن یہاں پر محکمہ تو سب ہرا ہرا ہی بیان کر رہا ہے تو اس پر مجھے certify کر دیں کہ کچھ بھی نہیں ہے تو پھر آگے اس پر کوئی بات کروں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! بھتہ مافیا کی اگر کہیں پر کوئی رپورٹ ہوتی ہے تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن یہاں پر تو بات سکیورٹی کمپنیوں کی ہو رہی تھی تو اس کے متعلق جب میں نے کہہ دیا ہے کہ 89 کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں تو اس سے بڑا کریک ڈاؤن یا کارروائی کیا ہو سکتی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! صرف سکیورٹی کمپنیوں کی بات نہیں ہو رہی بلکہ بھتہ مافیا کی بھی بات ہو رہی ہے تین مرتبہ تو میں نے اٹھ کر بھی بیان کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کوئی نشاندہی کریں یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے اس بھتہ مافیا کو ختم کرنے کے لئے کوئی تحریک دی ہے یا پھر اس کی کوئی خبر آ گئی ہے تو وہ خبر کہاں ہے، آپ مجھے دکھا دیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے؟ تو اس کے جواب میں معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کارروائی کی جاتی ہے تو وہ ہمیں بتادیں کہ اتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں کی جاتی تو بتادیں کہ جناب ہم ان کے خلاف کارروائی نہیں کرتے کیونکہ ہم ان سے ڈرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنی پرائیویٹ نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ تھا کہ مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک سے مراد یہ ہے کہ جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا تھا اس وقت تک تین لائسنس منسوخ کئے گئے تھے۔ اس کے بعد 86 لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں اس طرح کل 89 لائسنس نجی سکیورٹی کمپنیوں کے منسوخ کئے گئے ہیں تو یہ معزز ممبر کس طرح فرماتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کے پاس سوال کوئی اور ہے کیونکہ یہ بار بار سکیورٹی کمپنیاں پڑھ رہے ہیں جبکہ میں تو بھتہ مافیا کی بات کر رہا ہوں اور یہ سکیورٹی کمپنیوں پر چلے جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبران کے بیشتر سوالات بہتر انداز میں ہوتے ہیں اور ان کا بہتر انداز میں جواب دیا جا سکتا ہے۔ کچھ سوال اس قسم کے مبہم ہوتے ہیں کہ ان میں مختلف چیزوں کو relate کر دیا جاتا ہے جس کا جواب بھی اسی sense میں آتا ہے۔ یہ سارا سوال نجی سکیورٹی کمپنیوں کے بارے میں تھا تو اسی sense میں ڈیپارٹمنٹ نے اس کا سارے کا سارا جواب دیا ہے۔ اگر معزز ممبر کوئی بھتہ مافیا یا کسی اور کی بات کرنا چاہتے ہیں تو یہ proper question submit کروادیں تو پھر ہم اس کا proper answer لے لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں سوال میں بھتہ مافیا لکھا تو ہوا ہے اور میں ان کو کیسے بتاؤں؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! بے شک لکھا ہوا ہے آپ ان کو بتا تو دیں کوئی point out تو کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! لکھا تو ہوا ہے میں تو بس اس کا جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی معاملہ ہو گا تو وہ اسے قابو کریں گے۔ اگر آپ کے پاس کوئی particular case ہے تو آپ ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کسی سوال کے figures میں یا عبارت میں کوئی ایسی بات لکھ دیں جو درست نہ ہو تو ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب دینے کا پابند ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی اس سے پہلے سوال یہ تھا کہ 12 افراد قتل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اس حوالے سے تحریک التوائے کار لے آئیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال محمد آصف باجوہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ سے ڈسکہ اور ڈسکہ سے گوجرانوالہ روڈ پر ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی کی تفصیلات

*2769: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ دورویہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے، گاڑیوں کی رفتار بہت زیادہ ہے اور کوئی سپیڈ چیکنگ کا نظام موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت سیالکوٹ سے ڈسکہ اور ڈسکہ سے گوجرانوالہ روڈ پر ٹریفک وارڈن تعینات کرنے اور سپیڈ چیکنگ کیمرہ جات لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حادثات سے بچا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) اس ضمن میں ایس پی ٹریفک ریجن گوجرانوالہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جو بمطابق رپورٹ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ دورویہ روڈ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

پل نہر موترہ وسٹی ایریا ڈسکہ (چونگی نمبر 8 لاری اڈا ڈسکہ) کا ایریا ٹریفک پولیس سیالکوٹ کی زیر نگرانی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس روڈ پر سپیڈ چیکنگ کا انتظام نہ ہے تو یہ بات درست نہ ہے کیونکہ اس روڈ پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے یا اوور سپیڈ کرنے پر ٹریفک پولیس کا عملہ فوری کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

جہاں تک پولیس چیک پوسٹ اوٹھیاں تا پل نہر نندی پور کے ایریا کا تعلق ہے یہ ایریا پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس گوجرانوالہ کی زیر نگرانی ہے تاہم یہ سڑک زیر تعمیر ہے اور divider پر بھی کام جاری ہے۔ چونکہ یہ سڑک پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے زیر نگرانی ہے لہٰذا اس روڈ پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا اوور سپیڈ کرنے والے کے خلاف پٹرولنگ پولیس ہی کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن تعینات کر دیئے گئے ہیں جو سٹی تحصیل میں ڈی پی او سیالکوٹ و ایس ایس پی ٹریفک ریجن گوجرانوالہ کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔ مجوزہ قانونی ترامیم کے بعد سارے ضلع بشمول ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈن سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کا یہ جواب دیا ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا اوور سپیڈ کرنے والوں کے خلاف پٹرولنگ پولیس ہی کارروائی عمل میں لاتی ہے۔ کیا according to law پٹرولنگ پولیس کو کارروائی کرنے کا کوئی اختیار حاصل ہے؟

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب! پہلے آپ اپنی سیٹ پر جائیں پھر پوچھتے ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ I am sorry

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پٹرولنگ پولیس والوں کو چالان کرنے یا کسی قسم کی قانونی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے یا کوئی نئی قانون سازی ہو گئی ہے جو شاید میرے علم میں نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پٹرولنگ پولیس کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ وہ ٹریفک کی چیکنگ کر سکیں اور اُن کے چالان وغیرہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، آگے چلیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اِن کا جواب میری نظر میں درست نہیں ہے کیونکہ میرے علم کے مطابق اُن کے پاس اختیار ہے اور نہ وہ چالان کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بات جو آپ کہہ رہے ہیں کہ غلط ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اپنی تسلی کریں اور پھر اُن کی بات مانیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں اُن کی بات accept کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ کہتے ہیں کہ سٹی ڈسکہ اور ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈن سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یقین دہانی کروا دیں کہ ٹریفک وارڈنز کی وہاں پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی اور اس روڈ پر سپیڈ چیکنگ کیمرے کب تک instal کر دیں گے؟ اس کا یہ time-frame دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ ٹریفک وارڈنز کو سپیڈ چیکنگ کیمرے مہیا کر دیئے جائیں گے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری انفارمیشن کے مطابق آج تک ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی اور سپیڈ چیکنگ کیمروں کی ایسی کوئی proposal ان کی طرف سے نہیں گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ کر دیں گے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): چلیں، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مختلف اضلاع میں ٹریفک وارڈنز تعینات ہیں اور کچھ میں نہیں ہیں، اس کا کیا معیار ہے اور جن اضلاع میں یہ تعینات کئے جاتے ہیں اس کا کوئی معیار ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلق بات کریں اور اسی میں ہی اپنے آپ کو محدود کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے متعلق ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جو جواب لکھا گیا ہے اس میں اگر آپ کو کوئی غلط چیز نظر آتی ہے تو ضرور پوچھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ محرک تو کہہ رہے ہیں کہ تعینات نہیں کئے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پتا نہیں کہاں پہنچ گئے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جز (ب) پر ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ کے پاس ان کی بات کا کوئی جواب ہے تو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ٹریفک وارڈنز تعینات کئے گئے ہیں اور کچھ بڑے شہر جہاں پر ٹریفک کا flow زیادہ ہے وہاں پر بھی ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3433 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔ محترمہ! میں پہلے بھی کہہ رہا تھا کہ آج عجیب بات ہوئی ہے کہ محترمہ ابھی تک تشریف نہیں لائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ٹریفک کی وجہ سے تھوڑا late ہوئی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! معذرت کے ساتھ آپ کا پہلا سوال dispose of ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ میرا سوال نمبر 3482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نگران دور حکومت میں جاری کئے گئے ڈی او لیٹرز کی تفصیلات

*3482: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نگران دور حکومت یکم مئی 2013 سے 30۔ مئی 2013 تک سی ایم سیکرٹریٹ پنجاب سے ڈی پی او لاہور کو لوگوں کی دادرسی کے لئے کتنے ڈی او لیٹر وصول ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں کی دادرسی کے لئے ڈی پی او لاہور نے احکامات کن کن افسران کو جاری کئے؟

(ج) ان افسران نے ڈی پی او کے احکامات پر عملدرآمد کیا، اگر نہیں تو ان کو زیر التواء رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

(د) کیا ڈی پی او لاہور نے احکامات پر عملدرآمد نہ کرنے والے اہلکاروں/افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی، ان میں سے کتنے ڈی او لیٹرز کے جواب سی ایم سیکرٹریٹ پنجاب کو برائے اطلاع بھجوائے گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) قلمی ہے کہ دوران پیریڈ یکم مئی 2013 سے 30۔ مئی 2013 تک دفتر ڈی آئی جی (آپریشنز) لاہور میں دو ڈی او لیٹرز بحوالہ ذیل نمبرز موصول ہوئے ہیں۔ DS(L&O7/CMS/STO/AS(A)/CMS/13/CT-21-05-13 مورخہ 2-1/2008-III-373 47-000501 مورخہ 13-05-02

(ب) چٹھی (نمبر 1) کا جواب بحوالہ دفتر ہذا نمبر III-E/40334 مورخہ 13-08-16 بھجوایا گیا برائے درخواست داخل دفتر کئے جانے۔ چٹھی (نمبر 2) متعلقہ انوسٹی گیشن ونگ تھی جو انوسٹی گیشن ونگ کو بحوالہ نمبر I-E/26054 مورخہ 13-05-09 بھجوائی گئی اور چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو بحوالہ نمبر I-E/26055 مورخہ 13-05-09 اطلاع دی گئی جو

انوسٹی گیشن ونگ نے بحوالہ نمبر6610/DIG مورخہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو جواب بھجوایا ہے۔

(ج) جو چٹھی ہائے موصول ہوئی تھیں ان پر عملدرآمد کیا جاچکا ہے اوران کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔

(د) جو چٹھی ہائے موصول ہوئی تھیں ان پر عملدرآمد کیا جاچکا ہے اوران کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! نگران حکومت کے دوران وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو جو درخواستیں گئی تھیں میں نے اُن کے بارے میں تفصیلات مانگی تھیں جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ دو درخواستیں آئی تھیں۔ میں سوال میں پوچھنا یہ چاہ رہی تھی کہ وہ کس nature کے cases تھے اور اُس پر جو عملدرآمد ہوا تھا انہوں نے اُس کی تھوڑی سی تفصیل بتادی ہے۔ میرے تفصیل مانگنے کے باوجود صرف مختصر جواب دیا ہے کہ اس کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔ یہ ذرا detail بتادیں کہ وہ کس nature کے کیس تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل محترمہ کو اجلاس کے بعد مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے کیا بات کر دی؟ چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ آپ اپنا جواب منگوالیں۔ اگلا سوال نمبر3656 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آگے چلیں کیونکہ اس سوال کو dispose of کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر4208 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سال 2013 میں پولیس ویلفیئر فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4208: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ پولیس کے پاس 31۔دسمبر 2013 تک پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم موجود تھی اور یہ فنڈ کن کن ذرائع سے حاصل ہوتا ہے؟

(ب) گوجرانوالہ کو سال 12۔2011 اور سال 13۔2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم کہاں کہاں سے موصول ہوئی؟

(ج) گوجرانوالہ پولیس نے سال 13۔2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ سے کتنی کتنی رقم کہاں کہاں خرچ کی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ پولیس کا کوئی اہلکار شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لواحقین کو محکمہ کی طرف سے دی گئی امدادی رقم پولیس ملازمین کی تنخواہوں سے کاٹی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) گوجرانوالہ پولیس کے پاس 31۔دسمبر 2013 تک پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 114157823/- روپے موجود تھے۔ یہ فنڈ محافظ مارکیٹ اور پولیس ویلفیئر پٹرول پمپ سے حاصل ہوتا ہے۔

(ب) گوجرانوالہ کو سال 12-2011 اور سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 88384004/- روپے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے یہ رقم موصول ہوئی۔

(ج) گوجرانوالہ پولیس نے سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ 44324635/- روپے شہیدوں اور مرحوم ملازمان کی بیوگان کو ماہانہ وظیفہ، حاضر ملازمان کو بیماری کی صورت میں اور بچیوں کی شادی کی صورت میں بطور مالی امداد، شہیدوں اور مرحوم ملازمان کو دونوں عیدوں پر عیدی دی جاتی ہے نیز مسیح ملازمان کے کرسمس اور ایسٹر کے موقع پر ان کو بھی عیدی دی جاتی ہے جبکہ 14۔اگست اور 23۔مارچ کو بھی نقد رقم دی جاتی ہے اور ضلع ہذا میں جو نفری دوسرے اضلاع سے منگوائی جاتی ہے ان کے کھانے کے اخراجات بھی اسی مد سے دیئے جاتے ہیں۔ تمام ضلع ہذا میں جو پولیس کے mess چل رہے ہیں ان کے کھانے کو بہتر بنانے کے لئے بھی رقم دی جاتی ہے، اس رقم سے قرض حسنہ بھی دیا جاتا ہے، سرکاری مساجد پر بھی

خرچہ کیا جاتا ہے اور جو ملازمین اچھی کارکردگی دکھاتے ہیں ان کو نقد انعام بھی دیا جاتا ہے۔ ضلع ہذا میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے اور سکیورٹی کو بہتر بنانے کے لئے رقم خرچ کی جاتی ہے۔ ہسپتال پولیس لائن میں ملازمین اور ان کی فیملی کی سہولت کے لئے مفت ادویات اور علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ ملازمین کے ریفریشر کورس کے اخراجات بھی اسی مد سے ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ جب محکمہ پولیس کا کوئی اہلکار شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لواحقین کو محکمہ کی طرف سے دی گئی امدادی رقم پولیس ملازمان کی تنخواہوں سے کاٹی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ گوجرانوالہ پولیس کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم کہاں کہاں سے موصول ہوئی؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 8 کروڑ 83 لاکھ 84 ہزار 4 روپے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے یہ رقم موصول ہوئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو رقم موصول ہوئی ہے اس میں سے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے کی مد میں کتنی حاصل ہوئی ہے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے، اس کے علاوہ یہ پٹرول پمپ مذکورہ مدت میں کم پیمانے پر پٹرول فروخت کرنے پر کتنی مرتبہ seal ہوا؟

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! یہ بتائیں کہ measurement پوری نہ ہونے کی وجہ سے کتنی دفعہ پٹرول پمپ seal ہوا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق یہ seal نہیں ہوا لیکن میں پھر بھی اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔ اگر محافظ مارکیٹ کا یہ کرایہ پوچھنا چاہتے ہیں تو اُس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ چیک کروالیں کیونکہ میری معلومات کے مطابق یہ پٹرول پمپ تین مرتبہ seal ہو چکا ہے۔ اگر یہ seal ہو چکا ہے تو کیا یہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں گے، اس کی یقین دہانی کروادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ ضرور کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ ذرا خیال کریں کیونکہ ان کے بارے میں شکایتیں بہت آتی ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (ج) میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی رقم جہاں جہاں خرچ کی جاتی ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے۔ تفصیل میں یہ لکھا گیا ہے کہ ضلع ہذا میں جو پولیس کے mess چل رہے ہیں ان کے کھانوں کو بہتر بنانے کے لئے بھی رقم دی جاتی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ذرا وضاحت کر دیں کہ کھانوں کو بہتر بنانے کا کیا مطلب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پولیس ویلفیئر فنڈ اپنے وسائل سے collect کرتی ہے اور ڈی پی او جہاں پر سمجھتا ہے کہ پولیس ملازمین کی فلاح کے لئے اسے استعمال کیا جائے جیسے بیوگان کی امداد، اُن کے بچوں کے وظائف، پولیس ملازمین کے لئے قرض حسنہ اور mess وغیرہ کے لئے یہ فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانے کو بہتر کرنے سے مراد یہ ہے کہ messوغیرہ میں بھی پولیس ویلفیئر فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہر تھانہ "چٹیاں" وصول کرتا ہے تو وہ مد بھی اس کے اندر شامل کر دی جائے۔

جناب سپیکر: کیا وصول کرتا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہر سائل سے تھانوں میں "چٹیاں" لی جاتی ہیں تو اس "چٹی" کی رقم بھی اس میں شامل ہوتی ہے جو کہ انہوں نے چھوڑ دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ مثال دیں تو ہم ابھی ان سے پوچھتے ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 4418 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ پولیس کی منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4418: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ پولیس کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، عہدہ و گریڈ وار تفصیل بتائی جائے نیز خالی اسامیوں کی بھی تفصیل بتائی جائے؟
(ب) فیصل آباد کے کون کون سے تھانوں میں ایس آئی سب انسپکٹر بطور ایس ایچ او کام کر رہے ہیں، تعیناتی کب سے ہے؟
(ج) ضلع بھر میں کتنے انسپکٹر کہاں کہاں تعینات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟
(د) ضلع بھر میں محکمہ پولیس کے کتنے ملازمین وی وی آئی پی اور وی آئی پی کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):
(الف) منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ و گریڈ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع فیصل آباد میں ایس آئی، سب انسپکٹر جو بطور ایس ایچ اوز تعینات ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ضلع فیصل آباد میں تعینات انسپکٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ضلع فیصل آباد میں ذیل ملازمین VIP/VVIP ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل ذیل ہے:

سب انسپکٹر۔01، اسسٹنٹ سب انسپکٹر۔03، ہیڈ کانسٹیبلان۔03، کانسٹیبلان۔77

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں ہے کہ ضلع بھر میں پولیس کے کتنے ملازمین وی وی آئی پی اور وی آئی پی کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں جس کے جواب میں ہے کہ ایک سب انسپکٹر، ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، تین ہیڈ کانسٹیبل اور اسی طرح آگے ہے"۔ فیصل آباد کے اندر جہاں رانا ثناء اللہ خان بھی ہیں اور جناب عابد شیر علی بھی ہیں، جہاں پر اور بھی کافی لیڈر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: Permanent duty کسی کے ساتھ نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے جو معلومات وہاں سے دی گئی ہیں اگر یہ درست نہ ہیں تو میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے چل کر دکھائیں کہ وہاں پر وی وی آئی پی ڈیوٹی پر صرف ایک ایک بندہ لگا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جواب پورا تو پڑھ لیں۔ سب انسپکٹر ایک۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے پورا پڑھا ہے۔ جو 77 کانسٹیبلز لگے ہوئے ہیں وہ تو واک کرنے کے لئے ایسے ہی پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: 77 کانسٹیبل بھی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہ واک کرنے کے لئے ہیں اور جو main بندے کنٹرول کرنے والے ہیں تو ان میں ایک بندہ ہے جو آپ کہہ رہے ہیں کہ سب انسپکٹر اور ایک ہی اسسٹنٹ سب انسپکٹر ہے جو کہ فیصل آباد کے اندر وی وی آئی پی اور وی آئی پی کو کنٹرول کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: اسسٹنٹ سب انسپکٹر تین ہیں اور سب انسپکٹر ایک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک سب انسپکٹر ہے۔ وہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جتنے وی وی آئی پی اور وی آئی پی وہاں پر ہیں تو اگر یہ مجھے گارنٹی دے دیں کہ اتنے ہی لوگ وہاں پر ہیں اور اس سے زیادہ نہیں ہیں تو میں آرام سے خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ یہ مجھے گارنٹی دے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا سوال آپ نے نکالا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! دیا گیا جواب صحیح ہے۔ ایک سب انسپکٹر، تین اسسٹنٹ سب انسپکٹر، تین ہیڈ کانسٹیبلان اور 77 کانسٹیبلان وی وی آئی پی اور وی آئی پی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی وی وی آئی پی movement ہو تو مزید بھی پولیس یا محکمہ کے افسر ڈیوٹی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر میں اس سے کم از کم double number لا کر انہیں یہاں پر پیش کر دوں with proof تو پھر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہیں لا سکیں گے میرے بھائی! آپ جانے دیں اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں صحیح کہہ رہے ہیں۔ چھوڑ دیں اس بات کو اور آگے چلیں۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 4507 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 5262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریسکیو 1122 کا دائرہ کار بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

***5262: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ریسکیو 1122 کا دائرہ کار صوبے کے تمام اضلاع تک بڑھا چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 14-2013 میں بارہ تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا تھا اگر درست ہے تو یہ بارہ تحصیلیں کون کون سی ہیں نیز کیا ان تحصیلوں میں ریسکیو 1122 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 15-2014 کے دوران اس سکیم کو مزید 36 تحصیلوں تک وسعت دینے کا فیصلہ کیا تھا اگر درست ہے تو کیا مذکورہ سکیم کو ان 36 تحصیلوں تک وسعت دے دی گئی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں! حکومت ان تمام بارہ تحصیلوں میں ایمرجنسی سروس اپنی خدمات مہیا کر رہی ہے اور ان بارہ تحصیلوں میں لیاقت پور، صادق آباد، خان پور، احمد پور شرقیہ، جڑانوالہ، چیچہ وطنی، پھول نگر، کبیر والا، میاں چنوں، مریدکے، کھاریاں اور گجر خان شامل ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا بارہ تحصیلوں میں سروس کے قیام کے بعد حکومت نے رواں مالی سال کے ترقیاتی کاموں کے تحت سروس کی مزید 31 تحصیلوں میں شامل کرنے کی منظوری دی جس کے تحت ان تمام تحصیلوں میں 1122 کی سروس کے قیام لئے جگہوں کا انتخاب اور تخمینہ لاگت مکمل کرتے ہوئے پراجیکٹ کی منظوری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ سے حاصل کر لی گئی ہے جس کے تحت ان تحصیلوں میں سروس کے قیام کا عمل تیزی سے جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ریسکیو 1122 کے دائرہ کار سے متعلق جز(ب) میں سوال تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ "حکومت نے مالی سال 14-2013 میں بارہ تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا ہے" جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بالکل ہم نے بارہ تحصیلوں کو شامل کیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ جو بارہ تحصیلیں اس میں شامل کی گئی تھیں انہیں کس معیار کے تحت شامل کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہماری یہ سروس صوبہ کی تمام تحصیلوں تک مہیا کرنے کا ارادہ ہے اور ہمارے پروگرام میں شامل ہے اس لئے جن اضلاع اور تحصیلوں میں یہ سروس نہیں ہے تو بارہ تحصیلوں میں 14-2013 میں مہیا کی گئی، کچھ تحصیلوں میں 15-2014 میں مہیا کی گئی اور کچھ تحصیلوں میں 16-2015 میں یہ سروس مہیا کر دی جائے گی۔ اسی طرح آئندہ مالی سال کے آخر تک صوبے کی تمام تحصیلوں تک ہم اپنا دائرہ کار انشاء اللہ تعالیٰ بڑھا لیں گے اور اس کے بعد ہم صوبہ کے بڑے ٹاؤن، جہاں تحصیل ہیڈ کوارٹرز یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز نہیں ہیں وہاں تک بھی یہ سروس لے جائیں گے اس لئے جو بھی تحصیل ہے وہ معیار پر پورا اترتی ہے اور ہم نے ہر تحصیل میں یہ سروس مہیا کرنی ہے لہٰذا کسی تحصیل کا کوئی علیحدہ معیار نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! چونکہ یہ سکیم بہت بڑی ہے اور پورے پنجاب تک اسے پھیلانا ہے۔ یہ ایک ہی وقت میں تو possible نہیں ہوتا تو یہ gradually اور step by step کرنا ہوتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح سے یہ بارہ تحصیلیں جن میں لیاقت پور، صادق آباد، خان پور، احمد پور شرقیہ، جڑانوالہ، چیچہ وطنی، پھول نگر، کبیر والہ، میاں چنوں، مرید کے، کھاریاں اور گوجر خان شامل ہیں تو کوئی نہ کوئی تو فارمولا ہو گا جس کے تحت یہ عمل کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اچلانہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ آبادی، حادثات کی تعداد۔۔۔

جناب سپیکر: ضرورت کے مطابق۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جی اور جو پہلے ریسکیو 1122 کا سنٹر موجود ہے اس سے فاصلے کی بنیاد پر ہم نے معیار مقرر کیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں اور مجھے پتا ہے آپ نے جو کچھ کہنا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے اور اگر نہ ہوا تو بے شک reject کر دیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بیٹھ کر آپس میں کر لیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اسی سے related چھوٹا اور سادہ سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف اتنا ہے کہ سوال 14-10-28 کو بھیجا گیا تھا جس کا جواب 2015-02-13 کو موصول ہوا ہے اور اب مئی 2016 آ گیا ہے تو میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے صرف اتنی استدعا ہے کہ اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں سوال بھیجنے اور جواب آنے اور اب تک پڑھنے میں کون کون سی تحصیلوں میں یہ سروس مہیا کی گئی ہے اور اگر ان کا نام بتا دیں

یا جو لکھا ہے کہ منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ سے پراجیکٹ کی منظوری لے لی گئی ہے تو اس کا اس وقت on ground کیا status ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے پہلے بتا دیا ہے جب آپ نہیں تھے۔ جی، اچلانہ صاحب! دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ سوال specific ضلع لاہور کے لئے کیا گیا تھا کہ ضلع لاہور کے لئے ریسکیو 1122 کی ایمبولینس کتنی ہیں اور ان کے سنٹر لاہور کے کن علاقوں میں واقع ہیں۔ جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا تو اس وقت یہاں پر 10 سنٹر موجود تھے اور اب مانگا، گجومتہ، رائیونڈ۔۔۔

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! یہ سوال نمبر 5262 ہے جس میں صوبہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کون سے سوال پر پہنچ گئے ہیں؟ انصاری صاحب کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا کہ ان بارہ تحصیلوں میں ایمرجنسی کی سروس مہیا کی جا رہی ہے تو ان میں اب یہ functional ہو چکی ہیں اور وہاں پر ایمبولینس سروس اور سٹاف موجود ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جب سے یہ سوال آپ کے پاس آیا ہے تو اس دوران آپ نے کتنے سنٹرز operational کئے ہیں اور 13۔ فروری 2015 کے بعد کیا کیا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال کا جواب 13-02-2015 کو وصول ہو گیا تھا اور اب 13-05-2016 آ گیا ہے تو اس ایک سال کے عرصہ کے دوران جو انہوں نے جواب لکھا ہے اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! جو جواب دیا گیا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی progress ہوئی ہے تو وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! مالی سال 15-2014 کے دوران 31 تحصیلوں میں اس کی منظوری دی گئی ہے اور اُن پر کام جاری ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو اچھا کام ہے اُس کی تحسین بھی ہونی چاہئے میں اپنی طرف سے اگر ایوان اجازت دے تو پورے ایوان کی طرف سے 1122 کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں پچھلے ڈی جی نے بھی بہت اچھا کام کیا موجودہ ڈی جی بریگیڈئر (ریٹائرڈ) ارشد صاحب بہت اچھے طریقے

سے معاملے کو چلا رہے ہیں اور ہم اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے دُعا کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے تحصیلوں کے بارے میں بتا دیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں 1122 کے کتنے سٹیشن لگ چکے ہیں اور کتنے لگنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اس کا وہ جواب دے چکے ہیں اب دوبارہ اُن سے نہیں پوچھا جا سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی سے related بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں آپ اگر اُس وقت ایوان میں ہوتے تو آپ کو پتا ہوتا جب آپ ایوان میں نہیں تھے تو اُس کو آپ دوبارہ نہیں پوچھ سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر میں اسی 1122 سے متعلق پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں specific اسی کی بات کر رہا ہوں کہ 2014 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کمیر میونسپل کمیٹی میں 1122 کے لئے سمری منظور ہے جس کا پی سی ون submit کیا جا چکا ہے وہ کب اسے اس ADP میں شامل کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کمیر کا پوچھ رہے ہیں اگر آپ کے پاس انفارمیشن ہے تو بتا دیں نہیں تو پھر ان کو بعد میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ آئندہ مالی سال میں باقی جو تحصیلیں ہیں وہاں پر ہم۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کمیر کی بات پوچھ رہے ہیں باقی تحصیلوں کا نہیں پوچھ رہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کی طرف سے اس کی سمری منظور شدہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ جو معزز وزیر اعلیٰ کی سمری approve شدہ ہے وہ آئندہ مالی سال میں بنا دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پر آگئی ہیں، اس پر کتنے ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری 1122 کی بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اس کو 36 اضلاع میں پھیلا دیا ہے اور یہ پراجیکٹ ہر ضلع میں شروع ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ پیچھے تو ہم نے اخبارات میں اشتہارات دیکھے کہ 1122 کے لئے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ چندہ دیں کیونکہ یہ صوبائی حکومت محکمہ چلانے کے قابل نہیں ہے تو اس کو 36 اضلاع میں کیسے پھیلائیں گے، چندہ اکٹھا کر کے؟ جو 1122 کا ادارہ موجود ہے وہی ختم کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کے پاس کوئی طریق کار ہو گا اس لئے کہہ رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کس طرح پھر ایوان کو بتائیں کہ کروڑوں روپے کے اشتہارات اخبارات میں دیئے گئے تھے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ طریق کار ہمیں بھی بتا دیں تاکہ ہمیں بھی وہ چراغ نظر آئے کہ کہاں سے آ رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جس طرح میں نے کہا ہے کہ ہم پورے صوبے کی تمام تحصیلوں تک 1122 کا دائرہ کار بڑھا رہے ہیں تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 15-2014 میں 18 تحصیلوں کی 7۔ جنوری 2015 کو منظوری دی گئی ہے اور باقی ماندہ تحصیلوں کی منظوری۔۔۔

جناب سپیکر: ہمیں وہ بتائیں پیسا کہاں سے آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پنجاب حکومت پیسا دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے علم میں تو ہے کہ اس پر کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا 15-2014 کے بجٹ میں اس پر کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا اور چندے کی اپیل کچھ ماہ پہلے تک اخبارات میں آتی رہی ہے

کہ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ 1122 کے لئے چندہ دیں کیونکہ ہم تنخواہیں نہیں دے سکتے ،اپنی زکوٰۃ اور فطرانہ وغیرہ جمع کروایا جائے تو جب پنجاب حکومت نے فنڈز بجٹ میں ہی نہیں رکھے تو یہ کیسے تجویز چلی گئی کہ ہم اتنے شہروں تک اسے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب !وہ آپ کو چیلنج کر رہے ہیں بقول اُن کے آپ کے پاس اس کام کے لئے بجٹ میں پیسے نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر !یہ بات درست ہے کہ ڈی جی 1122 نے اس قسم کا اشتہار دیا تھا جس پر حکومت نے اُن کی سرزنش کی ہے اور نئے مالی سال میں 41 بلین کا بجٹ 62 تحصیلوں کے لئے مختص کرنے کے لئے ہم نے ڈرافٹ بھیج دیا ہے انشاء اللہ پنجاب حکومت اُس کے لئے فنڈز مختص کرے گی اور پنجاب حکومت کے ہی فنڈز سے وہ تمام سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچیں گی اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے کہ حکومت کے ایماء پر یہ کوئی چندہ اکٹھا کرنے والی مہم چلائی گئی ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ !آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر !جو فنڈز یہ بتا رہے ہیں وہ تو اُونٹ کے منہ میں زیرہ دے رہے ہیں ۔

جناب سپیکر: جی، وہ اونٹ کو زیرہ نہیں دیں گے بلکہ وہ اُونٹ کو پوری خوراک دیں گے آپ کی مہربانی۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !On her behalf

جناب سپیکر: ماشاء اللہ آپ نے دو سوال پورے کرنے ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !سوال نمبر 5555 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گیس سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*5555: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران کل کتنے افراد سلنڈر پھٹنے سے ہلاک ہوئے ؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران سلنڈر پھٹنے کے واقعات کہاں کہاں ہوئے ؟

(ج) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران سلنڈر پھٹنے اور اس سے متاثرہ افراد کو حکومت نے کیا ریلیف فراہم کیا؟

(د) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران ناقص مٹیریل سے تیار کردہ سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) ضلع لاہور کے تمام ٹی ایم ایز نے بتایا ہے کہ ان کے علاقوں میں کوئی فرد سلنڈر پھٹنے سے ہلاک نہ ہوا ہے ماسوائے راوی ٹاؤن کی حدود میں سلنڈر پھٹنے سے صرف ایک فرد ہلاک ہوا تھا۔

(ب) صرف راوی ٹاؤن کی حدود میں مورخہ 15-08-24 کو سبزی منڈی راوی روڈ واقعہ پیش آیا تھا۔

(ج) ڈی سی او آفس کے ریکارڈ کے مطابق سال 14-2013 اور 15-2014 پھٹنے کے متاثرین کو کوئی مالی امداد کی مد میں سے رقم نہ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں ناقص سلنڈر تیار کرنے والی کوئی فیکٹری موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع لاہور میں ناقص سلنڈر تیار کرنے والی کوئی فیکٹری موجود نہیں ہے اس میں میرا سوال یہ ہے کہ اس کا کیا معیار ہے اس کو کون examine کرتا ہے اور کس معیار پر یہ declare کیا جاتا ہے کہ اس طرح کی کوئی ناقص فیکٹری موجود نہیں ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ گیس سلنڈر کی making, checking کا اختیار ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہ ہے اس قسم کے معاملات کو OGRA دیکھتی ہے اور

گیس سلنڈر تیار کرنے والی فیکٹریاں ہمارے علم کے مطابق لاہور میں کوئی نہیں ہیں جہاں پر بھی ہے اُن کی OGRA testing کی ذمہ داری ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !آئے دن آپ کے سامنے اخبارات میں اکثر واقعات آتے ہیں گیس سلنڈر پھٹنے سے کئی خواتین اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں اگر ان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے تو پھر ان کو یہ commitment بھی نہیں کرنی چاہئے انہوں نے تو commitment کر دی ہے کہ یہاں پر کوئی ناقص فیکٹری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر !کیونکہ یہ سوال تھا ہم نے اپنی انفارمیشن کے مطابق اُس کا جواب دے دیا ہے لیکن گیس سلنڈر کے بارے میں جس طرح میں پہلے بتا چکا ہوں ان کی checking وغیرہ کا اختیار OGRA کے پاس ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ گیس سلنڈر چیک کر سکے۔

جناب سپیکر: آپ تحرک تو کر سکتے ہیں اُن کو آپ کہیں کہ اس کو expedite کریں۔اس کام کو اچھے طریقے سے کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی mishap ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر !انشاء اللہ ضرور۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، اگلا سوال نمبر 5796 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6615 ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر !یہ سوال 2014 میں بھیجا گیا تھا لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے ابھی ہم اس پر بات نہیں کر رہے۔اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر !اتنی دیر تک سوال کا جواب نہ آنے پر کارروائی بھی تو ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ضرور ہو گی آپ فکر نہ کریں ہم اپنے طور پر نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On her behalf

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: so what ایوان کا سوال ہے اپوزیشن یا گورنمنٹ کی بات ادھر نہیں ہوتی۔ جی، میرے پیارے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! I am grateful کہ آپ نے پیار اکہا۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7276 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ڈکیتی، راہزنی اور دیگر جرائم کی تفصیلات

***7276: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 15-2014 میں ڈکیتی، راہزنی، قتل اور خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) جو کیسز رجسٹرڈ ہوئے ان کا اب تک کیا سٹیٹس ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں 15-2014 کے دوران مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

سال	جرم	کل مقدمات درج ہوئے
	ڈکیتی	161
	راہزنی	755
2014	قتل	191
	خواتین کے ساتھ زیادتی	87
	خواتین کے ساتھ تشدد	3
	ڈکیتی	112
	راہزنی	471
2015	قتل	129
	خواتین کے ساتھ زیادتی	77
	خواتین کے ساتھ تشدد	2

(ب) ضلع ساہیوال میں 15۔2014 کے دوران رجسٹرڈ مقدمات کا سٹیٹس درج ذیل ہے:

سال	جرم	چالان	خارج	عدم پتہ	گرفتار ملزمان
2014	ڈکیتی	120	10	31	570
	راہزنی	558	11	186	1262
	قتل	178	6	7	549
	خواتین کے ساتھ زیادتی	58	29	–	168
	خواتین کے ساتھ تشدد	3	–	–	4
2015	ڈکیتی	90	2	20	451
	راہزنی	345	16	110	880
	قتل	117	3	9	226
	خواتین کے ساتھ زیادتی	69	8	–	124
	خواتین کے ساتھ تشدد	2	-	-	5

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ 15-2014 میں ڈکیتی، راہزنی، قتل اور خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟ اس میں بتا دیا گیا ہے 2014 کا الگ ٹیبل ہے اور 2015 کا الگ ٹیبل ہے تو ان میں سے کتنے کیسز میں کیا کیا update ہے، ڈکیتی کے کس کس کیس میں کیا کیا recovery ہوئی، قتل میں کیا پیشرفت ہوئی، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے کیسز عدالتوں میں بھیجے گئے؟

جناب سپیکر: جی، اچلانہ صاحب! ان کو یہ بھی بتائیں کہ آپ کے سر کے بال کتنے ہیں، ان کو ذرا گن کر بتا دیں۔ ارشد ملک صاحب! جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کو ذرا تسلی سے پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو کھلا ٹائم ہے آپ لگے رہیں۔ نہیں، نہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹائم تھوڑا ہے لہٰذا آپ جلدی سے جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل موجود ہے۔ 2014 میں ڈکیتی کے 120 مقدمات چالان ہوئے، 10 خارج ہوئے، 31 عدم پتا گئے، 5 میں سزا ہوئی، 62 رہا ہوئے، 53 کیس زیر سماعت ہیں، 593 نامزد ملزمان تھے، 13 مجرمان اشتہاری ہیں، 10 بے گناہ ہوئے اور 570 ملزم گرفتار ہوئے۔ اسی طرح راہزنی اور دیگر کیسوں کی تمام تفصیلات میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ یہ آخری سوال تھا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جی او آر-III شادمان لاہور میں منشیات کی خرید و فروخت و دیگر مسائل کی تفصیلات

*2681: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر III شادمان لاہور میں انٹری کے لئے گیٹ نمبر 2 اور گیٹ نمبر 7 مقرر ہیں، دونوں گیٹس پر پولیس چوکیاں بھی قائم ہیں، گیٹ نمبر 7 سے ہر انٹر ہونے والے کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے لیکن گیٹ نمبر 3 پر کوئی چیکنگ نہیں کی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب وہاں کے الاٹیوں سے زیادہ تعداد سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والوں کی ہے، سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی لوگوں نے کوارٹرز آگے کرائے پر دیئے ہوئے ہیں نیز رکشوں اور ریڑھیوں کے سٹینڈ بنے ہوئے ہیں اور ساری رات ان کی آمد و رفت جاری رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی تین چار گروپس نے ساری سڑکوں، فٹ پاتھوں اور خصوصی طور پر گیٹ نمبر 3 سے لے کر مسجد تک رات 3 بجے قبضہ کیا ہوتا ہے، نہ صرف نشہ کرتے ہیں بلکہ کھلے عام نشہ آور اشیاء بیچتے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں کے نشہ کرنے اور اس کی خرید و فروخت کے لئے جی او آر III شادمان لاہور ایک نہایت ہی محفوظ ایریا ہے اور روزانہ باہر سے لوگ یہاں آ کر نشہ خریدتے ہیں اور یہیں بیٹھ کر کرتے بھی ہیں۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ لوگ وارداتیں کرتے ہیں یہاں آکر چھپ جاتے ہیں اور انہیں پروٹیکشن مل جاتی ہے متعدد مرتبہ ان سے اسلحہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ان اوباشوں کو کوئی الاٹی روکنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ لڑائی کرتے ہیں اور متعدد بار اس سلسلے میں ایف آئی آر بھی رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے رہائشیوں کی متعدد بار چوریاں ہو چکی ہیں حتیٰ کہ ان کی گاڑیاں بھی چرائی جا چکی ہیں۔

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے رہائشیوں نے متعدد بار تمام حالات سے متعلقہ اتھارٹیز مع ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو زبانی اور تحریری طور پر بھی آگاہ کیا لیکن آج تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

(ط) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ محکمہ ان مسائل کو حل کر کے جی او آر III کے رہائشیوں کی پریشانی دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور میں انٹری کے لئے گیٹ نمبر 3 اور گیٹ نمبر 8 مقرر ہیں دونوں گیٹس پر پولیس کی چوکیاں قائم ہیں دونوں گیٹس پر انٹر ہونے والوں کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے مزید یہ کہ BOF-18 تا BOF-41 جو کہ علیٰحدہ فلیٹس ہیں ان کے لئے علیٰحدہ گیٹ ہے اور وہ کھلا رہتا ہے اس طرح BOF-50 تا BOF-60 علیٰحدہ فلیٹس ہیں اور ان کے لئے بھی علیٰحدہ گیٹ ہے جو کہ کھلا رہتا ہے تاہم پروٹوکول کا عملہ وقتاً فوقتاً مذکورہ بالا گیٹس کی چیکنگ کے لئے گشت کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے جی او آر III شادمان لاہور میں سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والے ملازم الاٹیوں کی اجازت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اسٹیٹ آفس کے علم کے مطابق کوئی سرونٹ کوارٹر کرایہ پر نہ دیا گیا ہے۔ محکمہ ہذا کی جانب سے اکثر و بیشتر چیکنگ بھی کی جاتی ہے نیز وہاں پر ریڑھیوں اور رکشوں کا کوئی اڈا نہ ہے تاہم چند سرونٹ جو کہ الاٹیوں کے ساتھ attach ہیں اور ان کے پاس رکشے ہیں جو فارغ وقت میں چلاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور میں کسی سرونٹ کوفٹ پاتھ پر قابض ہونے کی اجازت قطعاً نہ ہے اور نہ ہی وہاں پر کسی قسم کا نشہ کیا جاتا ہے کیونکہ گیٹ نمبر 3 پر پولیس چوکی بھی ہے اور پروٹوکول کا عملہ بھی موجود رہتا ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III شادمان لاہور کے دونوں انٹری گیٹس پر پولیس اور پروٹوکول کا عملہ ہر وقت ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے لہٰذا وہاں پر نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III میں داخل ہونے والے ہر شخص کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی ہے اس لئے کسی مجرم کا وہاں چھپنے کا امکان نہیں۔

(و) ریکارڈ کے مطابق کسی قسم کی ایف آئی آر کی اطلاع نہیں دی گئی۔

(ز) جی او آر III شادمان لاہور میں چوری خارج از امکان نہیں تاہم کسی الاٹی کی جانب سے ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی ایسا کیس رپورٹ ہوا تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ح) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور کے رہائشیوں کی جانب سے کوئی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی اگر ہوتی ہے تو ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ط) جزہائے بالا کے سوالات کے جوابات تحریر کئے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں ڈی ایس پیز کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی تفصیلات

*2821: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ڈی ایس پی کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

برانچ	منظور شدہ اسامیاں	موجودہ نفری	خالی اسامیاں
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	537	358	179
DSPs ٹریفک برانچ	67	36	31
DSPs لیگل برانچ	130	80	50

DSPsٹیلی کمیونیکیشن برانچ	08	06	02
DSPsایم ٹی برانچ	01	01	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01	00	01
ٹوٹل	744	481	263

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ: 2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 12-2011 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف stay orders جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنادی گئی ہے جو کہ اعتراضات کو سن کر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کرے گی اس کے بعد سینئر انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی جائے گی۔

DSPsٹریفک برانچ: اس وقت انسپکٹرز ٹریفک سارجنٹ کی موجودہ نفری NIL ہے۔

(ج) جنرل ایگزیکٹو برانچ

2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 12-2011 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے۔ جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی جس نے اعتراضات کو سن کر مورخہ 14-03-24 کو فائنل (پارٹ ون) سنیارٹی لسٹ جاری کی۔ اس وقت ڈی ایس پی کی 193 اسامیاں خالی تھیں جن کو پر کرنے کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی نے مورخہ 14-03-31 کو 131 انسپکٹرز اور مورخہ 14-06-12 کو 46 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے بقایا اسامیاں مختلف وجوہات کی بناء پر نظر انداز ہونے والے افسران کے لئے رکھی گئی ہیں موزوں افسران کو ترقی کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی دوبارہ زیر غور لائے گی۔

لیگل برانچ

مورخہ 13-12-17 کو ایک انسپکٹر لیگل کو ڈی ایس پی لیگل کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ لیگل انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ کے مطابق دو انسپکٹرز کی بطور ڈی ایس پی ترقی ہونا باقی ہے۔ ایک انسپکٹر کو سپر سیڈ اور ایک انسپکٹر کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 13-12-17 کو نظر انداز کیا تھا ان کا ریکارڈ مکمل کیا جا رہا ہے۔ محکمانہ پروموشن کمیٹی قانون کے مطابق ان افسران کو ترقی کے لئے دوبارہ زیر غور لائے گی۔

ٹریفک برانچ

اس وقت انسپکٹرز سارجنٹ کی نفری نہ ہے لہٰذا ڈی ایس پی ٹریفک کی اسامی پر ترقی کے لئے کوئی امیدوار نہ ہے۔

ٹیلی کمیونیکیشن برانچ

مورخہ 2013-12-17 کو پانچ انسپکٹرز ٹیلی کمیونیکیشن برانچ کو ڈی ایس پیز ٹیلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس وقت صرف 2 انسپکٹرز ٹیلی سنیارٹی لسٹ پر موجود ہیں لیکن ترقی کے لئے بنائے گئے قوانین اور معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جیسے ہی یہ افسران قانونی معیار پورا کریں گے ان کا کیس ترقی کے لئے زیر غور لایا جائے گا۔

فنگر پرنٹ بیورو

انسپکٹر (فنگر پرنٹ بیورو) نے ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے لازمی ٹریننگ کورس نہ کیا ہے۔ کورس کرنے کے بعد ڈی ایس پی کے عہدہ پر اس کی ترقی کے لئے اس کا نام زیر غور لایا جائے گا۔

صوبہ میں انسپکٹرز کی خالی اسامیاں و ترقیوں کی تفصیلات

*2822: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں پروموشن کوٹا برائے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی کتنی پوسٹیں مختص ہیں؟

(ب) اس وقت پروموٹی ڈی ایس پی کی تعداد صوبہ میں کتنی ہے؟

(ج) انسپکٹر سے بطور ڈی ایس پی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) آخری دفعہ کتنے انسپکٹرز کو بطور ڈی ایس پی ترقی دی گئی؟

(ہ) اس وقت کتنے انسپکٹرز کی بطور ڈی ایس پی ترقی کب سے due ہے؟

(و) خالی اسامیوں کے باوجود ان انسپکٹرز کو جن کی پروموشن due ہے ان کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری ملازم ہیں؟

(ز) کیا حکومت جن انسپکٹرز کی ترقی due ہے ان کو جلد از جلد ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ح) اس وقت کتنے انسپکٹرز صوبہ میں کام کر رہے ہیں، ان کی سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

نام برانچ	منظور شدہ اسامیاں
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	538
DSPs ٹریفک برانچ	67
DSPs لیگل برانچ	130
DSPs ٹیلی برانچ	08
DSPs ایم ٹی برانچ	01
DSPs فنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	745

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	468
DSPs ٹریفک برانچ	35
DSPs لیگل برانچ	80
DSPs ٹیلی برانچ	06
DSPs ایم ٹی برانچ	01
DSPs فنگر پرنٹ بیورو	00
ٹوٹل	590

(ج) مورخہ 12-01-2010 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 108 انسپکٹرز کو ڈی ایس پیز کے عہدہ پر ترقی دی گئی جس کے بعد مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ مورخہ 31-03-2014 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 131 انسپکٹر کو ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔ اب بوجہ پروموشن بعہدہ ایس پی، ریٹائرمنٹ، برخاستگی برائے ملازمت اور اموات وغیرہ ڈی ایس پی کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	70
DSPs ٹریفک برانچ	32
DSPs لیگل برانچ	50

DSPsٹیلی برانچ	02
DSPsایم ٹی برانچ	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	155

(د) آخری دفعہ مورخہ 2014۔03۔31 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 131 انسپکٹر (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔

(ہ) مندرجہ ذیل اسامیوں پر انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی ہونے والی ہے:

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPsجنرل ایگزیکٹو برانچ	70
DSPsٹریفک برانچ	32
DSPsلیگل برانچ	50
DSPs ٹیلی برانچ	02
DSPsایم ٹی برانچ	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	155

(و) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ڈی ایس پیز جنرل ایگزیکٹو برانچ

2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 2011، 2012 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 840/2012 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے، جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی جس نے اعتراضات کو سن کر مورخہ 14۔03۔24 کو فائنل (پارٹ ون) سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی۔ اس کے بعد مورخہ 14-03-31 کو 131 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی گئی لہٰذا اس تاخیر میں کوئی بھی سرکاری ملازم ذمہ دار نہیں ہے۔

ڈی ایس پیز ٹریفک برانچ

اس وقت انسپکٹر ٹریفک سارجنٹ کی نفری نہ ہے لہٰذا ڈی ایس پی ٹریفک کی اسامی پُر ترقی کے لئے کوئی امیدوار نہ ہے۔

ڈی ایس پیز لیگل برانچ

مورخہ 17-12-2013 کو ایک انسپکٹر لیگل کو ڈی ایس پی لیگل کے عہدہ پر ترقی دی گئی اس وقت صرف 2 انسپکٹرز لیگل ترقی کے لئے دستیاب ہیں جن کو 17-12-2013 کو ترقی کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی زیر غور لائی، جن میں سے ایک انسپکٹر کو سپر سیڈ اور ایک انسپکٹر کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ڈیفر کیا گیا جو کہ ترقیاب نہ ہو سکے دوبارہ ریکارڈ مکمل کیا جا رہا ہے جلد ہی ان کی ترقی کر دی جائے گی۔

ڈی ایس پیز ٹیلی برانچ

مورخہ 17-12-2013 کو پانچ انسپکٹرز ٹیلی کو ڈی ایس پیز ٹیلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس وقت صرف 2 انسپکٹرز ٹیلی سنیارٹی لسٹ پر موجود ہیں لیکن ترقی کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔

ڈی ایس پیز فنگر پرنٹ بیورو

اس وقت کل 3 انسپکٹر (فنگر پرنٹ بیورو) موجود ہیں لیکن کسی نے بھی ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے لازمی ٹریننگ کورس نہ کیا ہے یا ان کا بطور 7 سال عرصہ بطور انسپکٹر پورا نہ ہوا ہے۔

(ز) 2014 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی۔ اس کے بعد مورخہ 31-03-2014 کو 131 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس کے بعد 20 انسپکٹرز جو کہ مورخہ 31-03-2014 کو سپر سیڈ ہو گئے تھے انہوں نے ہائی کورٹ میں رٹیں فائل کی تھیں۔ عدالت عالیہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو دوبارہ زیر غور لایا جائے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ ریگولیشن ونگ (ایس اینڈ جی اے ڈی) محکمہ قانون سے راہنمائی کے لئے درخواست کی ہے جیسے ہی محکمہ قانون کی طرف سے راہنمائی ملتی ہے انسپکٹر سے ڈی ایس پی پر عہدہ کی ترقی کا کیس کمیٹی کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔

(ح) اس وقت صوبہ میں کل 2291 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 679 انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ (پارٹ ون) جاری کر دی گئی ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بقایا انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ تیار کی جا رہی ہے جو کہ جلد ہی تیار کر کے جاری کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا میں پولیس سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4270: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں پولیس سٹیشنز کی تعداد کیا ہے اور ان میں کتنے اہلکار تعینات ہیں تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا تھانوں میں تعینات سب انسپکٹروں / انسپکٹروں کے نام کیا ہیں اور کیا ان تھانوں میں ایسے انسپکٹر یا سب انسپکٹر بھی شامل ہیں جو اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 27 تھانہ جات ہیں۔ تھانوں میں موجود نفری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تھانوں میں تعینات انسپکٹر، سب انسپکٹر کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2505: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا کیا طریق کار ہے، ڈرائیونگ کی تربیت کے لئے سرکاری اور نجی سطح پر کہاں کہاں ادارے ہیں اس میں کیا نصاب اور تربیت فراہم کی جاتی ہے ایمبولینس کی ڈرائیونگ اور کیمیکل / خطرناک مٹیریل کو ٹرانسپورٹ کرنے والے ڈرائیورز کے لئے کیا خصوصی تربیت کا انتظام ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں کثرت کے ساتھ عملہ بھاری رشوت لے کر ڈرائیونگ کا ٹیسٹ لئے بغیر لائسنس جاری کرتا ہے، اس کے سد باب کا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک پولیس رشوت / منتھلی لے کر باقاعدہ رسید دیتی ہے جس کی وجہ سے دیگر اہلکار ٹریفک رولز کی خلاف ورزی / اوور لوڈنگ وغیرہ پر کوئی قانونی کارروائی نہیں کرتے؟

(د) کیا حکومت پنجاب نادرا کے تعاون سے ڈرائیونگ لائسنس کا کمپیوٹرائزڈ نظام قائم کرنے اور اس کا شفاف نظام بنانے کو تیار ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات اور اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈرائیونگ لائسنس موٹر وہیکلز قوانین (موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکل رولز 1969) کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔

"ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار"

امیدوار سب سے پہلے لرنر پرمٹ حاصل کرتا ہے امیدوار کو کمپیوٹرائزڈ لرنر پرمٹ جاری کیا جاتا ہے جس پر اس کی تصویر آویزاں ہوتی ہے۔

لرنر پرمٹ جاری ہونے کے چھ ہفتے کے بعد امیدوار لائسنس کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

امیدوار لائسنس فارم "اے" پر ضلعی لائسنسنگ دفتر میں ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کے لئے درخواست جمع کرواتا ہے جس کے ساتھ ڈاکٹر سے جاری شدہ میڈیکل سرٹیفکیٹ اور دو تصویریں ڈرائیونگ لائسنس ٹکٹس بطور فیس چسپاں کرتا ہے۔

موٹر سائیکل، کار اور ایگریکلچرل وہیکل (ٹریکٹر) کا ٹیسٹ 31 اضلاع میں پنجاب ٹریفک پولیس اور پانچ سٹی ڈسٹرکٹ (لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ) میں ٹریفک وارڈنز سروس کے اہلکاران لیتے ہیں۔

کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیونگ لائسنس (PSV, LTV, HTV, Taxi, Rickshaw) کا ٹیسٹ مطابق قانون ڈرائیونگ ٹیسٹ بورڈ لیتا ہے جس میں پولیس کی طرف سے ڈی ایس پی ٹریفک اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موٹر وہیکل ایگزامینر شامل ہوتے ہیں۔

ہر ضلع میں ڈرائیونگ ٹیسٹ کے امیدواران کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور جو امیدواران ڈرائیونگ ٹیسٹ میں فیل ہوتے ہیں ان کے نام علیحدہ رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور SOP کے مطابق ہر ضلع میں ڈرائیونگ لائسنس رجسٹر اور کمپیوٹر میں نام درج کئے جاتے ہیں۔

جو امیدوار ڈرائیونگ ٹیسٹ کے تمام مراحل پاس کر لیتا ہے وہ کمپیوٹر کیمرہ کے آگے بیٹھ کر اپنی تصویر بنواتا ہے جس کا ریکارڈ کمپیوٹر میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

ڈرائیونگ لائسنس فیس

مختلف کیٹیگری کے ڈرائیونگ لائسنس کی مندرجہ ذیل شیڈول فیس چارج کی جاتی ہے۔

Category Of License	Fee
1. Motorcycle	Rs. 550/-
2. Motor Car	Rs. 900/-
3. Motor Cycle Rickshaw	Rs. 530/-
4. Motor Cab Rickshaw	Rs. 550/-
5. Delivery Van	Rs. 340/-
6. Tractor Commercial	Rs 600/-
7. Tractor Agriculture	Rs. 300/-
8. LTV	Rs. 900/-
9. HTV	Rs. 1200/-
10. Road Roller	Rs. 600/-

11. Loco Motor	Rs. 800/-
12. Invalid Carriage	Rs. 120/-
13. Other	Rs. 240/-
14. International Driving License	Rs. 22 (Court Fee Only)

ڈرائیونگ کی تربیت کے لئے سرکاری اور نجی سطح پر ادارے

ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سرکاری سطح پر کوئی ادارہ نہ ہے تاہم موٹر وہیکل رولز 23 کے تحت پبلک و پرائیویٹ سکول آف موٹر نگ کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے جو کہ فیس لے کر ڈرائیوروں کو تربیت دیتے ہیں۔ پنجاب میں 47 پرائیویٹ سکول آف موٹر نگ کام کر رہے ہیں جن میں ٹریفک پولیس نے اپنی مدد آپ کے تحت لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، خانیوال، اٹک اور ساہیوال میں چھ سکول آف موٹر نگ چلا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر سابق آئی جی پنجاب رانا مقبول احمد (سپیشل ایڈوائزر ٹو سی ایم) کی سربراہی میں ٹریفک ریفارمز کمیٹی تشکیل دی ہے اس کمیٹی نے پنجاب میں ڈرائیونگ ایجوکیشن سنٹر کے نام سے ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سنٹر بنانے کی سفارش کی جس کے تحت ہر ضلع میں ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سنٹر بنائے جائیں گے اور ان سنٹروں سے پاس شدہ ڈرائیوروں کو ہی لائسنس جاری کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں پہلا سنٹر لاہور میں بنایا جائے گا جس پر محکمہ ٹرانسپورٹ کام کر رہا ہے۔

ایمبولینس اور خطرناک کیمیکل کی ترسیل کے حوالے سے کوئی علیحدہ ڈرائیونگ لائسنس جاری نہیں کیا جاتا تاہم ٹریفک پولیس کی ایجوکیشن ٹیم اس قسم کے ڈرائیوروں کے لئے خصوصی لیکچر کا اہتمام کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت ڈرائیونگ لائسنس جاری ہوتے ہیں۔ پانچ اضلاع (لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ) میں ٹریفک وارڈنز اور 31 اضلاع میں پنجاب ٹریفک پولیس ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹ کا اہتمام کرتی ہے۔

ہر ضلع میں ڈی پی او کی نگرانی میں لائسنسنگ برانچ کام کرتی ہے۔

ڈرائیونگ ٹیسٹ کے لئے ایام مقرر ہیں اور صرف انہی ایام میں ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔

ہر ضلع میں لائسنسنگ امیدواروں کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور ان سے تحریری ٹیسٹ اور سائن بورڈ ٹیسٹ اور روڈ ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جن کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

ہر ضلع میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے Citizen Feed Back System PITB آفس اور ڈی پی او آفس میں رائج کیا گیا ہے۔ جس پر ہر امیدوار کا موبائل نمبر درج ہوتا ہے اور امیدواران سے رابطہ کر کے لائسنس کے اجراء میں دشواری اور رشوت کی پڑتال کی جاتی ہے۔

(ج) ٹریفک پولیس پر رشوت / منتھلی کے عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں جو کہ درست نہ ہیں۔

ٹریفک پولیس ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی / اوور لوڈنگ کرنے والے ڈرائیوران کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کرتے ہوئے ان کا چالان کرتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جوامیدوار خود نیشنل بنک کی مجوزہ برانچ میں جرمانہ جمع کرواتا ہے اور اپنے کاغذات ٹریفک پولیس دفتر سے واپس حاصل کرتا ہے۔

ہر چالان کنندہ افسر کی چالان بک روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ بنیادوں پر چیک کی جاتی ہے۔ چالان اور جرمانہ کی مد میں قومی خزانے میں جمع ہونے والی خطیر رقم اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کرپشن اور منتھلی سسٹم کا الزام محض الزام ہے۔ تاہم اس ضمن میں کسی اہلکار کے خلاف اگر کوئی شکایت آتی ہے تو تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ٹریفک رولز کی خلاف ورزی یا اوور لوڈنگ پر بھرپور کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال 2015 میں ان خلاف ورزیوں پر پنجاب کے 31 اضلاع میں مختلف گاڑیوں کے خلاف جو چالان ٹکٹ جاری کئی گئی ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Type of Vehicle	Challans Ticket
Rickshaw	93,368/-
Taxi	11,662/-
Wagon	21,12767/-
Pick Up/Van	91,978/-
Bus/Mini Bus	88,228/-
Truck/Trailer	1,15,864/-
Motor Cycle	12,56,469/-
Car/Jeep/Pajero	72,079/-
Total amounts of tickets issued:-	69,98,89,750/-
Drivers Arrested	64,710
Vehicles Impounded	4,28,822
Driving Licenses Suspended/ Cancelled	3,654
Route Permit cancelled/ referred for suspension	2,260

(د) حکومت پنجاب نے ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے سلسلہ میں اچھے اقدامات کئے ہیں۔ 2015 سے کمپیو ٹرائزڈ سسٹم کا نفاذ کیا ہے۔ 16 کروڑ 50 لاکھ کی رقم سے ڈرائیونگ لائسنس ایشوئنس مینجمنٹ سسٹم (DLIMS) قائم کیا گیا ہے جو کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی بورڈ

(PITB) کی مدد سے ہیڈ کوارٹرز پنجاب قربان لائن لاہور میں کام کر رہا ہے۔ یہ سسٹم نادرا طرز پر کام کر رہا ہے۔DATA Base فیڈ کیا جاتا ہے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق پرنٹنگ اور کارڈ پر ڈرائیونگ لائسنس جاری کیا جاتا ہے ہر ضلع کی لائسنسنگ برانچ کامیاب امیدواروں کاData فوری بذریعہE-mail کرتی ہے جو کہ ہیڈ کوارٹرز میں پرنٹنگ کے بعد تمام امیدواروں کوان کے ایڈریس پر بذریعہserviceارسال کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ایمبولینسز کی تعداد اور بھرتی کی تفصیلات

*2590: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے لئے ریسکیو1122 کی ایمبولینس کتنی ہیں اور ان کے سنٹر لاہور کے کن علاقوں میں ہیں؟

(ب) لاہور میں ریسکیو1122 کی ایمبولینسز کے 12۔2011اور13۔2012 کے دوران پٹرول کی مد میں کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) ریسکیو1122 میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے، ان کے عہدہ، سکیل اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور کے لئے ریسکیو1122 کی ایمبولینسز کیactual تعداد 34 ہے ان کے سنٹرز درج ذیل علاقوں میں واقع ہیں۔

1۔	فیروزپور روڈ، نزد ایف سی کالج	2۔	نیاز بیگ چوک
3۔	ٹاؤن شپ	4۔	ڈیفنس
5۔	مغلپورہ	6۔	والٹن
7۔	آؤٹ فال روڈ	8۔	شاہدرہ
9۔	ندیم چوک	10۔	لوہاری گیٹ
11۔	یادگار (منٹو پارک)		

(ب) سال 12۔2011 میں محکمہ ہذا نے78365ایمرجنسیز attend کیں اورPOL کا خرچہ 2,24,39,952/- تھا جبکہ سال13۔2012میں پٹرول کی مد میں 2,88,33,244/- خرچ کیا گیا اور91488ایمرجنسیز پرrespond کیا۔

(ج) یہ کہ بمطابق ایچ آر سیکشن پنجاب ایمرجنسی سروس میں 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پنجاب ایمرجنسی سروس ایکٹ کے تحت ریکروٹمنٹ پالیسی کے عین مطابق ضلع لاہور میں مختلف اسامیوں پر 134 ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی مذکورہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈی جی خان: پولیس ملازمین کی تعداد و دیگر متعلقہ تفصیلات

*3433: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں پولیس ملازمین کی کس کس گریڈ کی کتنی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں کون کون سے گریڈ کی کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) حکومت کب تک ان پولیس ملازمین کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کل 18 تھانہ جات ہیں۔ ان تھانہ جات میں پولیس ملازمان کی رینک وار اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حالیہ ریکروٹمنٹ ضلع ہذا میں 163 کانسٹیبلان کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے این ٹی ایس کے ذریعے تحریری امتحان میں پاس ہونے والے امیدواران کا انٹرویو لیا جاچکا ہے اور appointment order جاری کرنے کے لئے متعلقہ امیدواران کے بارے میں کریکٹر ویریفیکیشن اور طبی معائنے کا عمل جاری ہے جو کہ مکمل ہوتے ہی مذکورہ امیدواران کے appointment order جاری کر دیئے جائیں گے۔

ڈی جی خان میں پولیس ملازمین اور تھانہ جات کے بارے میں تفصیلات

*3656: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی خان شہر میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات میں پولیس ملازمین کی گریڈ وار منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) حکومت ان تھانہ جات میں کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کر دے گی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کل 18 تھانہ جات ہیں۔

(ب) ان تھانہ جات میں پولیس ملازمان کی رینک وار اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی اجازت سے ضلع ڈیرہ غازی خان میں کانسٹیبلان / لیڈی کانسٹیبلان کی بھرتی کا عمل جون 2014 میں مکمل ہو چکا ہے اور NTS کے ذریعے امتحان لینے کے بعد ضلع ڈیرہ غازی خان میں سپاہیوں کی خالی اسامیوں پر 151 کانسٹیبلان اور 8 لیڈی کانسٹیبلان کو میرٹ پر (BPS-05) میں بھرتی کیا گیا ہے اس کے بعد ان کو ریکروٹ کورس کے لئے آئی جی پنجاب کی منظوری کے بعد پولیس ٹریننگ سکول بھجوا دیا جائے گا۔

گجرات: تھانہ کھاریاں کی حدود سے متعلقہ تفصیلات

*4507: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کھاریاں ضلع گجرات کی حدود میں کون کون سی یونین کونسل اور ایریا پر مشتمل ہے اور اس تھانہ کی حدود میں کون کون سی پولیس چوکی کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) تھانہ کھاریاں کی حدود میں یکم جنوری 2014 سے آج تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی اور دھوکا دہی افراد کے کتنے مقدمہ جات کا اندراج ہوا ہے، ان کے نمبرز بتائیں؟

(ج) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار کئے گئے اور کتنے ملزمان مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(د) کیا قتل کے تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) تھانہ کھاریاں میں کتنے ملزمان کون کون سے مقدمہ میں اشتہاری ہیں اور ان اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ صدر کھاریاں ضلع گجرات آٹھ یونین کونسل، 74 موضعات پر مشتمل ہے تھانہ کی حدود میں ایک پولیس چوکی سٹی کھاریاں واقع ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ کھاریاں کی حدود میں یکم جنوری 2014 سے آج تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی اور دھوکا دہی افراد کے گیارہ مقدمہ جات کا اندراج ہوا ہے جن میں قتل کے چار مقدمات، ڈکیتی کے تین مقدمات، اغواء برائے تاوان کا ایک مقدمہ اور دھوکا دہی کے تین مقدمات کا اندراج ہوا ہے۔ مقدمہ نمبرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مقدمہ جات میں 26 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 10 ملزمان مفرور ہیں جن میں چھ نامعلوم ملزمان ہیں۔ نام و پتا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) قتل کے مقدمات میں صرف ایک ملزم مسمی محمد کبیر ولد گل دامیر جان قوم پٹھان سکنہ بھنڈا ڈاکخانہ سرئی بالا تحصیل شیر گڑھ ضلع لوئر دیر خیبر پختونخوا کی گرفتاری بقایا ہے جبکہ بقایا تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جس کی گرفتاری کے لئے زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل سپیشل ٹیم تشکیل دی گئی۔ ملزم بھنڈا ڈاکخانہ سرئی بالا تحصیل شیر گڑھ ضلع لوئر دیر خیبر پختونخوا کا رہائشی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ملزم کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

(ہ) تھانہ صدر کھاریاں میں 504 مجرمان اشتہاری ہیں ان کے نام اور مقدمہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ میں یوم عاشورہ کے جلوس سے متعلقہ تفصیلات

*5796: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں 2009 سے پہلے یوم عاشورہ کے روایتی اور غیر روایتی جلوس کتنے تھے، ان کے روٹس اور اوقات کار کیا تھے، ہر ایک کی الگ الگ تفصیل کیا ہے؟

(ب) 2009 سے تاحال محرم الحرام میں کتنے روایتی اور غیر روایتی جلوسوں کے لائسنس جاری کئے گئے، ہر ایک جلوس کے روٹس، اوقات کار اور لائسنسدار کی تفصیل بیان کی جائے نیز ایک لائسنس کتنے عرصہ کے لئے جاری ہوتا ہے؟

(ج) نئے روایتی اور غیر روایتی جلوسوں کی اجازت کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟

(د) چنیوٹ میں نکالے جانے والے تمام تعزیہ کے لائسنس کس اتھارٹی نے جاری کئے تھے، کس کس کے نام جاری ہوئے، اس کے اجراء، کینسل یا منتقلی کے لئے کون سا قانون ہے اگر نہیں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(ہ) چنیوٹ میں نکالے جانے والے تعزیہ کے جلوسوں کے لائسنس کے اجراء سالانہ فیس اور تجدید کا کیا طریق کار ہے، کیا تجدید کی بھی کوئی فیس ہے تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مورخہ 01-07-2009 میں چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا۔

(ب) سال 2009 سے تاحال محرم الحرام، یوم عاشورہ کے لئے کوئی بھی روائتی یا غیر روائتی لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج) سال 2009 سے تاحال محرم الحرام، یوم عاشورہ کے لئے کوئی بھی روائتی یا غیر روائتی لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(د) مورخہ 01-07-2009 میں چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا اور ضلع چنیوٹ کے تمام تعزیوں کے لائسنس بہت عرصہ پہلے جاری ہو چکے تھے۔ ضلع چنیوٹ میں کل 09 تعزیئے نکالے جاتے ہیں۔ تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	لائسنس دار کا نام	لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی
1	سید عباس شاہ کھٹھی غربی	گورنمنٹ
2	سید نوکر عباس شاہ	گورنمنٹ
3	محمد طفیل ولد امیر علی	گورنمنٹ
4	مظہر عباس ولد عبدالرحیم	گورنمنٹ
5	محمد منشاء	گورنمنٹ
6	میاں مختار احمد	گورنمنٹ
7	قیصر عباس	گورنمنٹ
8	مظفر حسین ولد نذر حسین	گورنمنٹ
9	سید حاجی سجاد علی زیدی	گورنمنٹ

تعزیئے کے لائسنس کا اجراء پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 120 کے تحت کیا جاتا ہے جس میں ضلعی پولیس کے سربراہ کو اختیارات حاصل ہیں وہ موقع کی مناسبت سے اس کا اجراء کر سکتا ہے۔

لائسنس کی منسوخی:

لائسنس کی منسوخی کے لئے پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 121 کے تحت ضلعی پولیس کے سربراہ کو اختیارات حاصل ہیں کہ اگر کوئی لائسنس دار آرٹیکل 120 کی شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ اس کے لائسنس کو منسوخ کر سکتا ہے۔

لائسنس کی منتقلی:

اگر لائسنس دار وفات پا جائے تو اس کا بیٹا لائسنس کی منتقلی کے لئے ضلعی پولیس کے سربراہ کو درخواست گزار سکتا ہے جس پر ضلع پولیس کو سربراہ کے اختیار حاصل ہے کہ وہ موقع کی مناسبت سے لائسنس کو منتقل کر سکتا ہے۔

(ہ) تجدید لائسنس کی کوئی سالانہ فیس نہ ہے جبکہ لائسنس کی تجدید سالانہ ہوتی ہے جس کے لئے متعلقہ ایس ایچ او سابقہ لائسنس کی فوٹو کاپی اور لائسنس دار کی طرف سے لائسنس کی تجدید کے لئے دی جانے والی درخواست فارورڈ کر کے ڈی پی او کو بھیجنا ہے جبکہ ڈی پی او صاحب ایس ایچ او کی رپورٹ پر ایک سال کے لئے لائسنس کی تجدید کرتے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ: تھانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

434: **چودھری لیاقت علی خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے تھانے سرکاری اور کتنے کرائے کی بلڈنگز میں ہیں، کرائے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت تھانہ سبز پیر اور بڈیانہ تھانہ کو سرکاری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں کل 27 تھانہ جات ہیں۔

(ب) 14 تھانہ جات سرکاری بلڈنگ ہائے میں موجود ہیں جبکہ 13 تھانہ جات کی بلڈنگ کرایہ پر حاصل کی گئی ہے۔

کرایہ کی تفصیل ذیل ہے:

تھانہ رنگ پورہ	-/30000روپے	تھانہ سول لائن	-/25000روپے
تھانہ اگوکی	-/50000روپے	تھانہ مراد پور	-/25000روپے
تھانہ صدر سیالکوٹ	-/43750روپے	تھانہ کوٹلی لوہاراں	-/9765روپے
تھانہ بڈیانہ	-/30000روپے	تھانہ ائرپورٹ	-/19900روپے
تھانہ سٹی پسرور	-/10000روپے	تھانہ بیگووالہ	-/40000روپے
تھانہ موتڑہ	-/49375روپے	تھانہ کوٹلی سیدامیر	-/5664روپے
تھانہ سبز پیر	-/1500روپے		

(ج) تھانہ سبز پیر کی کنسٹرکشن کا ابتدائی پراسس (PC-I/Rough Cost Estimate) تیار کیا جا چکا ہے جو کہ دفتر آئی جی پنجاب برائے منظوری بحوالہ چٹھی نمبری GG-465 مورخہ 15-01-06 بھجوایا گیا ہے جبکہ تھانہ بڈیانہ کی acquire شدہ زمین کے بارے Civil Suit بعنوان "محمد حسین بنام صوبہ پنجاب" زیر سماعت عدالت ہے جس میں آئندہ تاریخ پیشی 15-03-16 مقرر ہے۔

ضلع جھنگ میں مال خانہ سے متعلقہ تفصیلات

448: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ کے مال خانہ میں کل کتنی نادر اور تاریخی نوعیت کی توپوں کی کون کون سی قسمیں یہاں پر کب سے رکھی گئی ہیں اور اس کی نگرانی کس اتھارٹی کے سپرد ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ کے مال خانے میں موجود قیمتی اور نادر توپیں چوری ہو گئی ہیں جن کا سراغ تاحال نہیں لگایا جا سکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ کے مال خانے میں چوری ہونے والی تاریخی اور نادر توپوں کے پیچھے سرکاری اہلکار ملوث پائے گئے ہیں لیکن اس معاملے کو دبا دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلدیاتی نظام آنے سے قبل یہ قیمتی اور نایاب اسلحہ ڈپٹی کمشنر کے ماتحت مال خانے میں رکھوایا جاتا تھا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

بلدیاتی نظام آنے سے قبل ڈپٹی کمشنر کے ماتحت مال خانہ میں صرف ان مقدمات کا مال مقدمہ جمع ہوتا تھا جن کے عدالتوں سے فیصلے ہو جاتے تھے اور اپیلنٹس کورٹس سے اپیل ہائے کے بھی فیصلے ہو جاتے تھے۔ اس سے قبل مال مقدمہ پولیس کے مال خانہ میں رہتا تھا۔ بلدیاتی نظام (14-08-2001) کے بعد مال خانہ کا مکمل کنٹرول محکمہ پولیس کے پاس ہے۔ سوال کا پیرا وار جواب درج ذیل ہے:-

(الف) ڈپٹی کمشنر کے مال خانہ میں کسی بھی قسم کی کبھی بھی توپ جمع نہ ہوئی ہے۔

(ب) غلط ہے۔ جب کوئی توپ ڈپٹی کمشنر کے تحت مال خانہ میں جمع ہی نہیں ہوئی تو گمشدگی کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) غلط ہے جواب پیراجات (الف،ب) میں آ چکا ہے۔

(د) غلط ہے۔ جواب پیراجات (الف،پ) میں آ چکا ہے۔

لاہور: مردہ جانوروں کی سپلائی روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

610: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ جانوروں اور گدھوں کے گوشت کی فروخت کرتے ہوئے اور سپلائی کرتے ہوئے کچھ افراد پکڑے گئے تھے ان کے خلاف کس کس تھانہ میں مقدمہ جات کن کن دفعات کے تحت درج ہوئے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ جانوروں اور گدھوں کے گوشت کی سپلائی ضلع قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ اور دیگر نزدیکی اضلاع سے ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر کی عوام کو مردہ اور گدھوں کے گوشت سے بچانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کچھ لوگ گدھوں کی کھال اور گوشت بناتے پکڑے گئے اور ان کے خلاف تھانہ وفاقی کالونی، مسلم ٹاؤن اور شیراکوٹ میں ایف آئی آرز درج کرائی گئیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ بیمار اور مردہ جانوروں کے سپلائی ان اضلاع سے آتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! گورنمنٹ مردہ اور گدھوں کے گوشت سے بچانے کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

1. PAMCO ایک سرکاری ذبح خانہ ہے جہاں سے ڈاکٹروں کے تصدیق شدہ گوشت کی سپلائی ہوتی ہے۔
2. ضلعی انتظامیہ کی ٹیم نہ صرف مردار، بیمار اور مضر صحت گوشت کے خلاف کارروائی کرتی ہے بلکہ غیر قانونی مذبحہ کئے گئے۔ غیر معیاری گوشت کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔
3. اس کی واضح مثال پچھلے چھ ماہ کی درج ذیل کارروائی معلوم کی جا سکتی ہے۔

Butcher Arrested = 734, Meat Discarded = 85953, FIR = 632
Vehicle Captured = 16, Illegal Slaughter House Sealed = 23

گجرات: آر ایچ سی ڈنگہ کے احاطہ میں ہونے والے تصادم سے متعلقہ تفصیلات

655: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک آر ایچ سی ڈنگہ گجرات کے احاطہ میں کتنے تصادم ہوئے اور یہ تصادم کن کن افراد میں ہوئے؟

(ب) ان تصادم کی ایف آئی آر تھانہ ڈنگہ میں درج ہوئی تو ان ایف آئی آر کے نمبر اور ان میں نامزد ملزمان کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ج) کس کس تصادم میں آتشیں اسلحہ کا استعمال ہوا؟

(د) ان ایف آئی آرز میں نامزد ملزمان میں سے کتنے کو پولیس نے گرفتار کیا اور کتنے ملزمان ابھی تک مفرور ہیں یا پولیس ان کو گرفتار کرنے سے گریزاں ہے؟

(ہ) کیا حکومت تمام نامزد ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک RHC ڈنگہ میں ایک تصادم ہوا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مقدمہ نمبر 88 مورخہ 15-02-27 جرم 149/148/F1/A1/A2 337/302 ت پ تھانہ ڈنگہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مقدمہ نمبر 88 مورخہ 15-02-27 جرم 337/302 149/148/F1/A1/A2 ت پ تھانہ ڈنگہ برآمدگی پسٹل 30 بور۔

(د) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) مقدمہ ہذا میں کل نامزد ملزمان 22 ہیں جن میں 13 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔ دو ملزمان کو بے گناہ پایا گیا۔ ایک مضروب فوت ہو چکا ہے جبکہ چھ 6 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے جو سردست روپوش ہیں جن کے خلاف وارنٹ گرفتاری و اشتہارات حاصل کئے گئے ہیں جن کی گرفتاری کا تحرک جاری ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ان ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ سٹی میں نیا تھانہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

692: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی پی او سیالکوٹ اور آر پی او گوجرانوالہ نے تھانہ صدر ڈسکہ اور تھانہ بمبانوالہ کی حدود میں تبدیلی اور تھانہ سٹی ڈسکہ کی حدود میں ایک نیا تھانہ بنانے کی proposal آئی جی آفس لاہور بھجوائی ہے؟

(ب) ایوان کو بتایا جائے کہ اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہو رہا اگر حکومت عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک عملدرآمد ہو گا، تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی پی او سیالکوٹ کی طرف سے بذریعہ RPO گوجرانوالہ تھانہ سمبڑیال، بیگووال، موترہ اور بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ کی تقسیم کر کے نیا تھانہ بھوپے والا ضلع سیالکوٹ بنانے کی تجویز دفتر ہذا کو موصول ہوئی۔ یہ تجویز ابھی منظوری کے عمل میں ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی منظوری کا عمل ہو جائے گا۔

آئی جی پولیس کی رپورٹ کے مطابق دوسری تجویز تھانہ سٹی و صدر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو تقسیم کر کے نیا تھانہ ماڈل ٹاؤن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بنانے کی موصول ہوئی جس RPO گوجرانوالہ سے نئے تھانہ کی عمارت کے لئے زمین کی نشاندہی اور کرائم فگر برائے مزید کارروائی مانگے گئے ہیں جونہی متذکرہ بالا معلومات فراہم کی جاتی ہیں تو آئندہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) تفصیلی جواب جز (الف) میں فراہم کر دیا گیا ہے۔

تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کی بلڈنگ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

720: جناب خرم عباس سیال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کی اپنی کوئی بلڈنگ نہیں بلکہ وہ تھانہ کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے؟

(ب) اگر درست ہے تو حکومت اسی مالی سال میں مذکورہ تھانے کی بلڈنگ بنانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! تھانہ کی بلڈنگ کرائے پر ہے۔

(ب) تھانہ کی بلڈنگ کے این او سی کے لئے متعلقہ حکام کو مراسلہ جاری کیا جا چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں قتل، ڈکیتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

726: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات پی پی۔111 میں کل کتنے مقدمات 2014 میں قتل اور ڈکیتی کے درج ہوئے ان میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے اشتہاری ہیں، ڈکیتی کی وارداتوں میں کتنی ریکوری ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت تشویشناک ہے اس کے بارے میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اس کی مفصّل رپورٹ پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔111 سال 2014 میں قتل کے 25 مقدمات کا اندراج ہوا جن میں 56 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 23 ملزمان اشتہاری ہیں۔ ڈکیتی کے 3 مقدمات کا اندراج ہوا جن میں 2 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ڈکیتی میں کل -/35000 روپے ریکوری کی گئی۔

(ب) ضلع گجرات میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ تاہم نیشنل ایکشن پلان کے تحت محفوظ گجرات کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

I. مشتبہ افراد کی نگرانی
II. سرچ آپریشنز
III. مشتبہ فون نمبرز کی ٹریکنگ
IV. جیل اور دوسرے ذرائع سے خفیہ معلومات کا اکٹھا کیا جانا
V. ATS سکواڈ کا قیام
VI. مشتبہ افراد کی نگرانی کے لئے CCTV کیمروں کی تنصیب
VII. فورتھ شیڈول میں درج افراد کی نگرانی
VIII. LMEs, RAPs,ATBs,RGBs etc کی نگرانی
IX. کالعدم تنظیموں کو سپورٹ کرنے والے افراد کی شناخت اور ان کی نگرانی
X. ناکہ بندی

XI. ضلع کے Entry/Exit پوائنٹس پر چیک پوسٹوں کا قیام
XII. یونین کونسل لیول پر موٹر سائیکل گشت

راولپنڈی میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

728: راجہ عبدالحنیف: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک ان تھانوں میں قتل، ڈکیتی، چوری اور دیگر کس کس جرم کے مقدمات کا اندراج ہوا ہے، ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں جرائم کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 30 تھانہ جات ہیں۔ جن میں سے 17 تھانہ جات راولپنڈی شہر میں اور 13 تھانہ جات دیہی علاقہ میں قائم ہیں۔ راولپنڈی شہر میں

(1) تھانہ سول لائن، ائرپورٹ روڈ
(2) تھانہ مورگاہ، اٹک آئیل کمپنی مورگاہ
(3) تھانہ ائرپورٹ، ریلوے کوارٹرز نزد شیل ڈپو
(4) تھانہ سٹی، فوارہ چوک راجہ بازار
(5) تھانہ گنجمنڈی، محلہ گنجمنڈی میں
(6) تھانہ رتہ امرال، ڈھوک رتہ امرال
7) تھانہ پیرودہائی، بس سٹینڈ ودہائی
(8) تھانہ وارث خان، محلہ وارث خانہ
(9) تھانہ بنی، محلہ بنی
(10) تھانہ نیوٹاؤن، سیٹلائٹ ٹاؤن
(11) تھانہ صادق آباد، محلہ صادق آباد
(12) تھانہ کینٹ، صدر راولپنڈی
(13) تھانہ RA بازار، نزد آر اے بازار
(14) تھانہ ریس کورس، ٹینچ آخری سٹاپ
(15) تھانہ ویسٹریج، محلہ ویسٹریج

(16) تھانہ نصیر آباد، محلہ نصیر آباد مین پشاور روڈ
(17) تھانہ وومن، ائرپورٹ روڈ پر واقع ہے۔

اسی طرح راولپنڈی ضلع کے دیہی تھانہ جات

(1) تھانہ صدر بیرونی، مین چکری روڈ
(2) تھانہ روات، جی ٹی روڈ نزد چھنی پل
(3) تھانہ چونترہ، گاؤں چونترہ
(4) تھانہ مندرہ، جی ٹی روڈ مندرہ بس سٹاپ
(5) تھانہ جاتلی، چکوال روڈ جاتلی
(6) تھانہ گوجر خان، بس سٹاف مین جی ٹی روڈ گوجر خان
(7) تھانہ کہوٹہ ڈپری روڈ کہوٹہ
(8) تھانہ کلر سیداں، کچہری کلر سیداں
(9) تھانہ کوٹلی ستیاں، مین بازار کوٹلی
(10) تھانہ مری، لوئر مال مری
(11) تھانہ ٹیکسلا، پشاور روڈ ٹیکسلا
(12) تھانہ واہ کینٹ،

واہ کینٹ شہر اور تھانہ واہ صدر، پشاور روڈ واہ کینٹ میں واقع ہے۔

(ب) یکم جنوری 2014 تا 30۔ اپریل 2015 تھانہ وار کرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پولیس ضلع ہذا جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ ڈویژنل SSP، SDPOs اور SHOs تھانہ جات کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ جرائم کی روک تھام کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ محافظ گشت موبائل گشت، موبائل گشت، و پکٹ ہائے کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ سنگین جرائم قتل، ڈکیتی، رابری، وغیرہ کی روک تھام کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان پر نظر رکھی جائے و مجرمان اشتہاری کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ حساس مقامات پر سفید پارچہ جات میں ملازمین کی ڈیوٹی لگائی جائے۔ زیادہ سے زیادہ سرچ آپریشن کئے جائیں۔ مزید ایسے تمام اقدامات کئے جائیں جن سے جرائم کی شرح میں واضح کمی آئے۔

گوجرانوالہ: سول ڈیفنس کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

756: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں سول ڈیفنس کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں سول ڈیفنس کی ملکیت کون کون سی گاڑیاں، کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ گاڑیاں کن افسران واہلکاران کے زیر استعمال ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سول ڈیفنس گوجرانوالہ کے دفاتر میں موجود آلات دہشت گردی سمیت دیگر ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے ناکافی ہیں، نیز موجودہ آلات اور درکار آلات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ دفاتر کو مزید ضروری آلات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کا ایک ہی دفتر ہے۔ جو اندرون احاطہ تحصیل آفس سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

(ب) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کو حال ہی میں حکومت پاکستان کی طرف سے بم ڈسپوزل سکواڈ کے لئے ایک گاڑی مع ضروری سامان موصول ہوئی ہے۔ سامان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس کے پاس سرکاری امور کے لئے ایک سوزوکی پک اپ LHN 9772 ماڈل 1984 ہے۔

(ج) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کے دفتر میں آلات دہشت گردی موجود ہیں۔ سامان ضرورت کے مطابق کافی ہے۔

(د) حکومت دہشت گردی و قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے محکمہ سول ڈیفنس کو گاہے بگاہے محکمہ ہذا کی ضرورت کے مطابق آلات مہیا کرتی رہتی ہے مزید ڈیمانڈ کی صورت میں ضروری آلات فوری مہیا کر دیئے جائیں گے۔

ضلع نارووال میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

853: باؤاختر علی: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں کتنے تھانہ جات ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ تھانہ جات میں سے کتنے سرکاری عمارات میں اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں ہیں؟

(ج) کیا پرائیویٹ عمارات کو کوئی کرایہ وغیرہ ادا کیا جارہا ہے اگر ہاں تو ہر ایک کا کتنا کتنا کرایہ ہے؟

(د) کیا سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کسی تھانہ کی عمارت کی مرمت وغیرہ پر کوئی رقم خرچ کی گئی اگر ہاں تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت کا مذکورہ ضلع کے کسی تھانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا ارادہ ہے اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں کل چودہ تھانہ جات ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ تھانہ صدر نارووال نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال
2۔ تھانہ سٹی نارووال کچہری روڈ نارووال
3۔ تھانہ احمد آباد ہمتھل روڈ نزد سول ہسپتال قصبہ احمد آباد
4۔ تھانہ ندوکی بڈھاڈھولہ، علی پور روڈ گاؤں ندوکی
5۔ تھانہ بدوملہی نزد ریلوے سٹیشن بدوملہی
6۔ تھانہ رعیہ خاص، بدوملہی، بدوملہی روڈ گاؤں رعیہ خاص
7۔ تھانہ ظفروال جنڈیالہ روڈ نزد گرلز کالج ظفروال
8۔ تھانہ لیسر کلاں، شکر گڑھ / درمان روڈ نزد سول ہسپتال لیسر کلاں
9۔ تھانہ صدر شکر گڑھ، نزد کمٹالہ چوک شکر گڑھ
10۔ تھانہ سٹی شکر گڑھ، نزد بوائز کالج سٹی شکر گڑھ
11۔ تھانہ نور کوٹ، نور کوٹ چوک گاؤں مینکڑی
12۔ تھانہ شاہ غریب، عیسیٰ چوک / پٹیالہ روڈ گاؤں شاہ غریب
13۔ تھانہ کوٹ نیناں، بدوال موڑ / کوٹ نیناں روڈ گاؤں کوٹ نیناں
14۔ تھانہ چک امرو، شکر گڑھ / چک امرو روڈ گاؤں چک امرو

(ب) ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات سرکاری عمارات میں ہیں۔ کوئی تھانہ بھی پرائیویٹ عمارت میں نہ ہے۔

(ج) جی نہیں! ضلع ہذا کا کوئی بھی تھانہ پرائیویٹ عمارت میں نہ ہے۔

(د) جی نہیں! سال 10-2009 اور سال 11-2010 کے دوران ضلع ہذا میں کسی بھی تھانہ کی مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ہ) رواں مالی سال 16-2015 کے لئے ضلع ہذا کے دو تھانہ جات (تھانہ احمد آباد اور تھانہ سٹی شکر گڑھ) کی تعمیر کی حکومت نے منظوری دی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس نفری کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

868: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی کتنی نفری منظور شدہ ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) کسی بھی ضلع کے لئے پولیس کی نفری کی تعداد کا تعین کون سی اتھارٹی کرتی ہے اور کس فارمولے کے تحت کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے تعین کردہ پولیس کی نفری کی تعداد ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی منظور شدہ نفری کی تفصیل حسب ذیل ہے:

رینک	منظوری نفری	موجودہ نفری	کمی نفری	زائد نفری
انسپکٹر	25	9	16	-
سب انسپکٹر	63	67	-	4
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	107	105	2	-
ہیڈ کانسٹیبل	118	118	-	-
کانسٹیبل	1112	1029	83	-

(ب) ضلع میں پولیس کی نفری کی تعیناتی آئی جی صاحب بحوالہ فقرہ نمبر 2.2.2.1 پولیس رولز، متعلقہ ضلع کی آبادی (شہری اور دیہاتی) اور کرائم کے حساب سے کرتے ہیں۔ بھرتی کا فارمولا حسب ذیل ہے:

بلحاظ آبادی	بلحاظ کرائم
450 افراد کے لئے ایک کانسٹیبل	75 مقدمات کے لئے ایک SI، ایک ASI،
10 کانسٹیبل کے لئے ایک ہیڈ کانسٹیبل	ایک HC اور 12 کانسٹیبل
5 ہیڈ کانسٹیبل کے لئے ایک ASI	
100 کانسٹیبل کے لئے ایک SI	

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات شدہ پولیس کی نفری کی تعداد ناکافی ہے۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بمطابق احکامات مجاریہ منجانب آئی جی پنجاب بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جس میں امیدواران کی جانب سے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔اگست تھی اور بھرتی کا باقی عمل بھی مقرر کردہ تاریخوں کے مطابق عمل میں لایا جائے گا۔

بہاولنگر: ٹریفک پولیس کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

884: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ٹریفک پولیس کے ملازمین کی تعداد، ان کے عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع بہاولنگر ٹریفک پولیس کی کتنی اسامیاں عہدہ وار خالی ہیں؟

(ج) ان ملازمین کے سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) 13۔2012 اور 14۔2013 عرصہ کے دوران ضلع بہاولنگر ٹریفک پولیس کو چالانوں و دیگر ذرائع سے کتنی آمدن ہوئی، آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ملازمین کی تعداد اور گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

DSP	Inspector	Sub-Inspector	ASI	HC	Cont
01	01	09	14	09	74

(ب)

DSP	Inspector	Sub-Inspector	ASI	HC	Cont
00	05	00	00	07	06

(ج)

اخراجات (تنخواہ، پٹرول، یوٹیلٹی بلز وغیرہ) سال 2012-13 3,590,7,671/-

اخراجات (تنخواہ، پٹرول، یوٹیلٹی بلز وغیرہ) 2013-14 3,43,83,935 روپے

(د) آمدن (چالان + لائسنس ریونیو)

سال 2012-13 = 1,45,35,610

سال 2013-14 = 1,99,28,530

(ہ) ٹریفک پولیس پنجاب کی re-organization کے سلسلہ میں تجویز زیر غور ہے۔

ریسکیو 1122: ملازمین کے سروس سٹرکچر کی تفصیل

887: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ریسکیو 1122 میں ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) سال 14-2013 میں کن کن ملازمین کو قوانین میں نرمی کر کے پروموشن دی گئی، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کے قوانین زیر تکمیل ہیں جس پر ہیومن ریسورس مینجمنٹ کمیٹی کام کر رہی ہے۔

(ب) چونکہ ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کے قوانین زیر تکمیل ہیں لہٰذا سال 14-2013 میں ریسکیو 1122 کے کسی بھی ملازم کو قوانین میں نرمی کر کے پروموشن نہ دی گئی ہے جبکہ ریکروٹمنٹ پراسس کے ذریعے 608 لوگ ریسکیو 1122 میں بھرتی کئے گئے ہیں جن میں پہلے سے کام کرنے والے ریسکیورز کو بھی ہائر سکیلز پر بھرتی کیا گیا ہے۔

سانگلہ ہل اور صفدر آباد میں کرائسز سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

914: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل صفدر آباد میں کرائسز سنٹر ہے اگر ہے تو اس میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر یہ سنٹر دونوں تحصیلوں میں نہیں ہے کیا حکومت یہاں کرائسز سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل صفدر آباد اور تحصیل سانگلہ ہل میں کوئی کرائسز سنٹر نہیں ہے۔

(ب) ڈی سی او شیخوپورہ

مالی سال 16-2015 میں کرائسز سنٹر تعمیر کرنے کی سکیم شامل نہ ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں ہائر اتھارٹی کو اس کی تجویز بھجوائی جائے گی۔

ڈی سی او ننکانہ صاحب

اس سلسلہ میں ضلعی حکومت ننکانہ صاحب نے ضلع اور تحصیل ہائے کی سطح پر کرائسز مینجمنٹ کمیٹیوں کی تشکیل کا باضابطہ طور پر نوٹیفکیشن کر دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں منشیات کے ٹھکانوں سے متعلقہ تفصیلات

930: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ضلع لاہور میں منشیات کے کتنے ٹھکانوں کا شمار کیا جا چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے منشیات کی روک تھام کے لئے کسی مہم کا آغاز کیا ہے؟

(ج) کون سی منشیات کا استعمال زیادہ کیا جا رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈویژنل مہتمم پولیس سٹی، کینٹ، سول لائن، ماڈل ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور صدر ڈویژن لاہور ضلع لاہور میں منشیات کا کوئی سر دست ٹھکانہ ہے۔

(ب) بروئے رپورٹس جملہ ڈویژنل صاحبان پولیس لاہور منشیات کی روک تھام کے لئے وقتاً فوقتاً مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ سال 2015 کے دوران 3064 مقدمات درج کئے گئے ہیں جن میں ہیروئن 238 کلو 871 گرام، چرس 961 کلو 481 گرام، افیون 16 کلو 593 گرام شراب کی

22656 بوتلیں اور 2 کلو گرام بھنگ برآمد کی گئی۔ مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) بروئے رپورٹس جملہ ڈویژنل صاحبان پولیس لاہور چرس اور شراب کے زیادہ مقدمات درج ہو رہے ہیں۔

محکمہ پولیس میں پی پی ایس سی کے ذریعے بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

952: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے 30۔اپریل 2015 تک PPSC کے ذریعہ کتنے انسپکٹر، سب انسپکٹر، اے ایس آئی اور ڈی ایس پی پنجاب پولیس میں بھرتی ہوئے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) پنجاب پولیس میں متذکرہ عرصہ میں کتنے ڈی ایس پی انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اے ایس پی بغیر PPSC کے بھرتی ہوئے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب پولیس میں ہر عہدہ و گریڈ میں بھرتی PPSC کے تحت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ میرٹ پر اور بغیر سفارش بھرتی ہو سکے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) PPSC کے ذریعہ بھرتی ہونے والے آفیسران کی تعداد درج ذیل ہے:

عہدہ	سال	تعداد
انسپکٹر لیگل	2014	21
انسپکٹر لیگل	2015	42
سب انسپکٹر	2014	425
سب انسپکٹر	2015	315
اے ایس آئی	2013 & 2014	NIL
اے ایس آئی	2015	376 (Under Process)

نوٹ: تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) پنجاب پولیس میں انسپکٹر لیگل، سب انسپکٹر اور اے ایس آئی کی بھرتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جا رہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں سے متعلقہ تفصیلات

1003: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں، ان میں سے کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں کے سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کے لئے ضلع لیول پر ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیورٹی ایجنسیوں کے گارڈز کی ٹریننگ کے لئے کون سا ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی رجسٹرڈ نہ ہے۔ البتہ مختلف سکیورٹی کمپنیز کے گارڈز جن کا (base station) لاہور یا کوئی اور شہر ہے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں!

(ج) ڈسٹرکٹ پولیس لائن کو ہر ضلع میں پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں کے سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک پولیس کے اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

1004: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ٹریفک اہلکار تعینات ہیں اور کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(ب) سال 2010 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک پولیس کے کتنے اہلکار تعینات تھے اور کل کتنی منظور شدہ اسامیاں تھیں؟

(ج) سال 15-2014 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک کی خلاف ورزی پر کتنے چالان اور کل کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت سال 2015 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نفری کی تعیناتی و منظوری ذیل ہے:

تفصیل نفری	FC	HC	ASI	SI	TI	DSP
موجودہ نفری 2015	77	13	15	13	05	01
منظوری نفری 2015	60	12	08	05	04	01

(ب) اس وقت سال 2010 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نفری کی تعیناتی و منظوری ذیل ہے:

تفصیل نفری	FC	HC	ASI	SI	TI	DSP
موجودہ نفری 2015	77	13	15	13	05	01
منظوری نفری 2015	60	12	08	05	04	01

(ج) سال 15-2014 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک کی خلاف ورزیوں پر کل چالان و جرمانہ ذیل ہے:

سال	کل چالان	کل جرمانہ
سال 2014	85320	30624050
سال 2015 (یکم جنوری تا 20 جولائی)	60456	20894750

ماڈل تھانہ کے نقشہ سے متعلقہ تفصیلات

1015: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک ماڈل تھانے کا نقشہ کیا ہوتا ہے، کون کون سی سہولیات پولیس اہلکاران کے لئے اور کون کون سی عوام کے لئے مہیا ہوتی ہیں؟

(ب) عملی ڈیوٹی کرتے ہوئے ڈیوٹی کے اوقات طے کرنے میں کیا رکاوٹیں ہیں تاکہ اہلکار و افسران دلجمعی کے ساتھ ڈیوٹی ادا کر سکیں اور اگر ایک دن میں 8 گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی کی جا رہی ہو تو کیا اوورٹائم دیئے جانے کا کوئی نظام ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ماڈل پولیس سٹیشن کا نقشہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

1. ماڈل پولیس سٹیشن میں ملازمان کے لئے میس کا بہترین انتظام موجود ہے۔
2. ملازمان کا ذہنی تناؤ کم کرنے کے لئے ریکریشن ہال بھی بنایا گیا ہے جس میں ان ڈور گیمز کا انتظام بھی ہے۔

3. ملازمان کے لئے ماڈل پولیس سٹیشن میں مذہبی رجحانات کے لئے مسجد بھی بنائی گئی ہے۔
4. جدید سہولیات سے آراستہ انٹیروگیشن روم بھی ان تھانوں میں بنائے گئے ہیں۔
5. ملازمان کی رہائش کے لئے بہترین بیرکس بھی بنائی گئی ہیں۔ ان میں ہر ملازم کے لئے علیحدہ علیحدہ الماریاں بھی ہیں۔
6. تمام ماڈل پولیس سٹیشن Fiber optic کے ذریعے ڈسٹرکٹ پولیس آفس اور سنٹر پولیس آفیسرز لاہور سے connected ہیں۔

(ب)

I. ماڈل پولیس سٹیشن میں ایک گائیڈ کانسٹیبل گیٹ کے ساتھ ہی موجود ہوتا ہے۔ جو سائیلان کی راہنمائی و سہولت کے لئے ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔
II. ماڈل پولیس سٹیشن میں ایک رپورٹنگ روم بھی بنایا گیا ہے جس میں گریجویٹ اے ایس آئی ہمہ وقت سائیلان کی Complaints کے اندراج کے لئے موجود رہتا ہے۔
III. عورتوں و بچوں کے خلاف Complaints کے اندراج کے لئے ہمہ وقت ایک گریجویٹ لیڈی اے ایس آئی بھی تعینات کی گئی ہے۔
IV. سائلان کے بیٹھنے کے لئے سٹیل کے صوفہ بھی دیئے گئے ہیں۔
V. سرکاری خزانہ سے ہر ماہ مبلغ -/60000 روپے، سائیلان کی ریفریشمنٹ و تھانہ کی بلڈنگ کی تزئین و آرائش کے لئے دیئے جاتے ہیں۔
VI. عملی ڈیوٹی میں کوئی روکاٹ نہیں اور ڈیوٹی صرف آٹھ گھنٹے ہی لی جاتی ہے۔
VII. گریجویٹ ایس ایچ اوان تھانوں میں تعینات کئے گئے ہیں۔

پولیس ٹریننگ کے لئے مربوط نظام تشکیل دینے سے متعلقہ تفصیلات

1016: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کی ٹریننگ کے ہر سطح کے اداروں میں اخلاقی تربیت، حرام و حلال کی تمیز اور دنیا و آخرت میں اس کے فائدہ و نقصانات سے آگہی کا ایک نظام بنایا گیا ہے؟

(ب) جس طرح فوج میں motivation کے لئے ایک پورا نظام موجود ہے کیا دوران سروس motivation کے لئے کہ پولیس افسران و اہلکار عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، انصاف کریں، رشوت سے بچیں اور بچائیں، نماز باجماعت کا اہتمام کریں، کیا کوئی نظام موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں پولیس ٹریننگ سکولوں میں ریکروٹ، لوئر سکول کورس، انٹر میڈیٹ کلاس کورس اور تمام پروموشنل کورسز میں اسلامیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں اخلاقی تربیت اور حلال و حرام کی تمیز اور دنیا و آخرت کے بارے میں تمام پولیس ملازمین اور افسران کو بتایا جاتا ہے اور مزید اس پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا حکم بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم کی سیرت کے بارے میں بھی پڑھایا جاتا ہے اور تمام پولیس ملازمان و افسران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم کی تعلیمات پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔

(ب) اس ضمن میں پولیس رولز Chapter No. 14 اور فقرا نمبر 4 اور پولیس آرڈر 2002 آرٹیکل نمبر 3 پولیس کا عوام کے ساتھ طرز عمل اور ذمہ داریاں مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں پولیس ملازمان اور افسران کو عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے کے بارے میں ہدایت کی جاتی ہے۔ PPC دفعہ 165-161 میں رشوت سے بچنے کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں خاص modules تیار کئے گئے ہیں جو ٹریننگ اداروں میں باقاعدگی سے پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس لائنز میں کانسٹیبل سے لے کر ڈی ایس پی تک کے افسران کو تھانہ کلچر کی بہتری اور تبدیلی پر مستقبل بنیادوں پر کورس چلائے جاتے ہیں۔ مزید پولیس افسران و ملازمان کو ذہنی دباؤ اور غصہ پر قابو پانے کے لئے ٹریننگ modules تیار کئے گئے ہیں۔ مزید نماز کے بارے میں بھی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ انسان کی آخرت بھی سنور جائے۔

ضلع ساہیوال کی حدود میں تھانہ جات و چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

1023: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع ساہیوال کی حدود میں کون کون سے تھانہ جات اور چوکیاں قائم ہیں، ان کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں کون کون سی اپنی عمارات میں اور کون کون سی کرایہ کی عمارت میں کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) ساہیوال ضلع میں تعینات اے ایس آئی، ایس آئی و انسپکٹر کی تعداد سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کل تھانہ جات۔16

1۔	تھانہ سٹی ساہیوال	2۔	غلہ منڈی
3۔	سول لائن	4۔	فتح شیر
5۔	فرید ٹاؤن	6۔	یوسف والا
7۔	نور شاہ	8۔	بہادر شاہ
9۔	ہڑپہ	10۔	ڈیرہ رحیم
11۔	کمیر	12۔	سٹی چیچہ وطنی
13۔	صدر چیچہ وطنی	14۔	غازی آباد
15۔	کسووال	16۔	شاہ کوٹ

کل چوکیاں 06

1۔	چوکی بائی پاس	2۔	چوکی کوٹ خادم علی شاہ
3۔	چوکی شریں والا	4۔	چوکی گیمبر
5۔	چوکی محمد پور	6۔	چوکی ہڑپہ سٹیشن

(ب) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

نام تھانہ جات	تعداد وہیکلز	نام تھانہ جات	تعداد وہیکلز
1۔ تھانہ سٹی ساہیوال	02	2۔ غلہ منڈی	02
3۔ سول لائن	01	4۔ فتح شیر	02
5۔ فرید ٹاؤن	02	6۔ یوسف والا	02
7۔ نور شاہ	02	8۔ بہادر شاہ	01
9۔ ہڑپہ	02	10۔ ڈیرہ رحیم	02
11۔ کمیر	02	12۔ سٹی چیچہ وطنی	02
13۔ صدر چیچہ وطنی	02	14۔ غازی آباد	02
15۔ کسووال	03	16۔ شاہ کوٹ	02

(ضلع ساہیوال میں کل چوکیاں چھ ہیں اور ہر ایک چوکی کے پاس ایک ایک گاڑی موجود ہے)

(د)

انسپکٹر	27
سب انسکٹر	96
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	184

ساہیوال: ضلع بھر میں مختلف نوعیت کے جرائم سے متعلقہ تفصیلات

1024: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2013 سے آج تک ضلع ساہیوال میں قتل، اقدام قتل اور ڈکیتی کے جو مقدمات درج ہوئے، ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے مفرور ہیں، کتنے مقدمات کا چالان مکمل کر کے عدالتوں میں پیش کیا گیا اور کتنے مقدمات کا چالان مکمل نہ ہوئے۔ تفصیلات بتائیں؟

(ج) کتنے ملزمان ان مقدمات میں اشتہاری ہیں ان اشتہاری ملزمان کے نام و پتا جات اور ان کو گرفتار کرنے کے لئے محکمہ پولیس کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف، ب، ج) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ پہلے مجھے پڑھ لینے دیں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ باؤ اختر علی صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ایگریکلچر فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 19، 20 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No.19) of 2016; and
2. The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No.20) of 2016

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے ایک ہفتے سے مجھے یہ انفارمیشن آ رہی تھی میں چاہ رہا تھا کہ میں پہلے خود verify کروں پھر یہاں آ کر بات کی جائے۔ منڈی بہاؤالدین کے اندر چک نمبر 44 جہاں سے عباس بوسال ایم پی اے ہیں اور ایم این اے ناصر بوسال ہیں۔ تھانہ گوجرہ کے ایس ایچ او محمد ظفر ہیں۔ جہاں پر ایک کرسچئن لڑکا عمران مسیح ہے اس کو پکڑا گیا کہ اس کے فون کے اندر کوئی ویڈیو تھی۔ انٹی اسلامک ویڈیو چل رہی ہوتی ہیں لیکن اس کو نہیں پتا تھا کہ یہ ویڈیو کہاں سے آئی کیونکہ جب اس کا فون گم ہوا تو جس وقت کسی نے فون دیکھا تو اس کے اندر یہ ویڈیو تھی۔ ان کو پتا لگا کہ یہ عمران مسیح کا فون ہے اس کو فون واپس کیا۔ جب اس بات کا اس چک کے مسلمانوں کو پتا چلا تو وہاں ہلکی پھلکی لڑائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد یہ بات بڑھتی ہوئی یہاں تک پہنچ گئی کہ وہاں دو کمیٹیاں بن گئیں ایک کمیٹی میں تین ممبران مسلمان ہیں اور دوسری کمیٹی میں تین ممبران کرسچئن ہیں۔ وہاں پر situation اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب ہر روز آپس میں لوگوں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ situation خراب ہوتی جا رہی ہے حالانکہ دو کمیٹیاں بن چکی ہیں مگر یہ situation آہستہ آہستہ escalate کرتی جا رہی ہے۔ وہاں پر صرف چالیس سے پچاس گھر کرسچئنز کے ہیں اور مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کرسچئنز لوگوں کے ذریعے warning دی گئی کہ

یا مسلمان ہو جاؤ یا یہاں سے نکل جاؤ۔ وہاں یہ بات اب بہت escalate ہو رہی ہے میں پہلے ہی warn کرنا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے ایم این اے اور ایم پی اے صاحب کے نام بتائے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا مسئلہ ہے، ایک منٹ کے بعد کیا ہو جاتا ہے۔ یہاں کوئی چیز تو نہیں ہے؟ جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمارے جو سوالات ہیں وہ غیر نشان سوالات کر دیئے جاتے ہیں۔ آپ نے کل ایک مہربانی فرمائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا میں کیا کروں، آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سن تو لیں۔

جناب سپیکر: میرے اختیارات کو کیا آپ استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ نہیں، آپ بیٹھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پلیز، میری بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Please have your seat.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے پھر بات کروں گا۔ کل میں نے آپ کو ٹائم دیا تھا کہ آپ دونوں میرے پاس تشریف لائیں لیکن آپ نہیں آئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نہیں آئے، میں اپنے چیمبر میں بیٹھا رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات صرف سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے تماشا بنایا ہوا ہے۔ پڑھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی کوئی کچھ کہہ رہا ہے کبھی کچھ کہہ رہا ہے۔ اس ایوان کو ایوان سمجھیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

سروسز ہسپتال لاہور کے ایم ایس پر چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی جانب سے خلاف میرٹ بھرتی کے دباؤ کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہے کہ ڈاکٹر عمر فاروق بلوچ، ایم ایس سروسز ہسپتال جو 4۔اپریل کو ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کی طرف سے مختلف لوگوں کو ایک application گئی ہے مجھے بھی ایک کاپی آئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سروسز ہسپتال میں مختلف کیڈر کی 100 پوسٹیں تھیں ان کے لئے گورنمنٹ نے ایک سلیکشن کمیٹی بنائی۔ ہم نے دو ماہ کا process مکمل کر کے جب میرٹ پر لسٹوں کو فائنل کیا تو ایک ڈپٹی سیکرٹری چیف منسٹر کے دفتر سے سو بندوں کی لسٹ لے کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ان کے نام appointment letters دے دیں۔ ایم ایس نے کہا کہ گورنمنٹ نے ایک پروسیجر مقرر کیا ہوا ہے آپ کس طرح سے مجھے یہ لسٹ دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ان کے نام appointment letters جاری کر دیں؟ ڈپٹی سیکرٹری نے insist کیا کہ آپ کو یہ کرنا پڑے گا ورنہ آپ نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس کے وہاں بیٹھے ہوئے ہی جو سلیکشن کمیٹی بنی تھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں سے دو آدمیوں کو withdraw کر لیا۔ وہاں جو میرٹ پر سلیکشن ہو رہی تھی وہ معاملہ stop ہو گیا، وہ ایم ایس 4 تاریخ کو ریٹائرڈ ہوتا ہے اور 5 تاریخ کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف سے انٹی کرپشن کے ڈائریکٹر جنرل کو most urgent لیٹر جاری ہوتا ہے۔ ایم ایس سروسز ہسپتال نے اسی وقت یکم تاریخ کو سیکرٹری ہیلتھ کو تحریر کیا کہ ڈپٹی سیکرٹری میرے پاس سو بندوں کی لسٹ لے کر آیا اور کہہ رہا ہے کہ آپ ان کے نام appointment letters جاری کر دیں جب میں نے refuse کیا تو اس نے کہا کہ تمہیں نشان عبرت بنائیں گے اور تم نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ جو ہم میرٹ، میرٹ کی بات کرتے ہیں اگر کسی غریب آدمی کو میرٹ پر موقع مل جاتا ہے جس کے پیچھے کوئی ایم این اے نہیں ہے، ایم پی اے نہیں ہے اور وزیر نہیں ہے۔ عوام میں سے اگر کسی کو موقع مل جائے تو اس طرح سے میرٹ کا گلہ دبایا جائے کہ

ڈپٹی سیکرٹری ایم ایس کے پاس سو بندوں کی لسٹ لے کر بیٹھ جائے کہ اِن کے نام appointment letters جاری کرو کیونکہ مجھے وزیر اعلیٰ کے دفتر سے حکم آیا ہے۔ اگر وہ ایم ایس اس کو refuse کرتا ہے پھر ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو اس کو دھمکی دی جاتی ہے اور 4 تاریخ کو دھمکی کا یہ عملی ثبوت ہے کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن کو most urgent کا لیٹر جاتا ہے کہ اس ایم ایس کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچہ درج کر کے تحقیقات کریں۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے یہ تماشا سارے اداروں کے اندر ہے، آپ اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں اور میرٹ کی بات کرتے ہیں، اگر اسی طرح وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے لسٹیں جانی ہیں اور وہاں پر لوگوں کی بھرتیاں ہونی ہیں تو میرٹ کا خدا ہی اگلا نہ گھونٹیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ فوری طور پر وزیر قانون کو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لے کر آنی چاہئے کہ کیا واقعی یہ صحیح بات ہے؟ اگر یہ صحیح بات ہے تو پھر انکوائری ایم ایس کے خلاف نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس ڈپٹی سیکرٹری کے خلاف ہونی چاہئے جو rules کی violation کرتے ہوئے عام آدمی جو میرٹ پر وہاں بھرتی ہونے جا رہے تھے جو ان کے راستے میں رکاوٹ بنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید ہمارے راہنما ہیں اور ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ practice صرف ایک ہسپتال کی نہیں ہے بلکہ ہر ضلع کے اندر "ڈی سی اوز" ذمہ دار ہیں کہ وہ پی ایم ایل (ن) کے لوگوں سے فہرستیں لیتے ہیں۔ وہ پانچ پانچ ہزار لوگ جن کو بلا کر انٹرویو کیا جاتا ہے، دھوپ میں کھڑا کیا جاتا ہے اور لوگ sunstroke سے گرتے بھی ہیں یہ سب ایسی ایک futile practice ہوتی ہے اور دھوکا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ کوٹا سسٹم ہے اور اس کے تحت یہ ملازمتیں دی جا رہی ہیں اس کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا بلکہ اس کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس practice کو بند کیا جانا چاہئے۔ اگر پوسٹوں پر میرٹ نہیں بنا سکتے تو open balloting کے ذریعے سے لوگوں کو ملازمتیں دے دیں تو یہ زیادہ بہتر طریق کار ہو گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ویسے آپ کی انفارمیشن میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بات کی ہے میں ان کی پوری بات تو نہیں سن سکا لیکن جو انہوں نے آخری حصے میں بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں 2008 سے لے کر اب تک جو پولیس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بات کی جاتی ہے تو میں پورے وثوق سے اور بلا خوف و تردید یہ بات ایوان کے سامنے رکھتا ہوں کہ پولیس میں induction ہے، کانسٹیبلز NTS Test کے تحت میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور ASI and above ساری اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے fill ہوئی ہیں۔ تمام محکموں میں Class IV سے اوپر باقاعدہ ایک میرٹ پالیسی ہے اور اس کے مطابق ساری induction ہوئی ہے۔ تقریباً ایک لاکھ سے اوپر male and female Educators بھرتی کئے گئے ہیں۔ آپ کسی ایک فرد کی نشاندہی کریں یا کسی ایک محکمے میں نشاندہی کریں لیکن اس طرح سے generalized بات کرنا کہ یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا، ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں Class IV کی حد تک، کیونکہ اگر اب ایک آدمی نے peon یا بیلدار بھرتی ہونا ہے تو اس کے لئے موقع پر suitability دیکھی جاتی ہے اور وہاں پر کوئی میرٹ پالیسی نہیں بنائی جا سکتی لیکن above Class IV باقاعدہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے۔ اگر ہیلتھ یا کسی محکمے میں ڈاکٹر صاحب یا کسی معزز ممبر کو کوئی شکایت ہے تو وہ لے کر آئیں۔ اگر اس کی باقاعدہ انکوائری کے بعد کوئی ذمہ دار پایا گیا کہ اس نے کسی جگہ پر میرٹ کو violate کیا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ لیٹر لاء منسٹر صاحب کو بھجوا رہا ہوں جو کہ ایم ایس نے لکھا ہے کہ فلاں ڈپٹی سیکرٹری 100 افراد کی لسٹ لے کر آیا اور کہہ رہا ہے کہ یہ میاں حمزہ شہباز نے بھیجی ہے آپ ان کے appointment letters دے دیں۔ یہ ایم ایس نے تحریری طور پر اسی وقت سیکرٹری ہیلتھ کو لکھا، ایک message کیا اور ان کے message کا جواب آیا ہے جب چار دن بعد وہ ایم ایس ریٹائرڈ ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ کے دفتر سے most important, most urgent ڈی جی انٹی کرپشن کو ایک لیٹر جا رہا ہے کہ اس کے خلاف انٹی کرپشن کی انکوائری شروع کی جائے۔

جناب سپیکر! میں راناثناء اللہ خان سے گزارش کروں گا کہ اسی ایک واقعہ کو آپ دیکھ لیں اور اسی کی انکوائری کروائیں۔ اگر اس طرح ہو رہا ہے تو خدا کے لئے اس کی روک تھام کریں اور یہ کسی طور پر بھی نیک نامی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اسی لیٹر کی کاپی لے لیں اور اس پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں۔ قائد حزب اختلاف جو نمائندہ دیں ان کو بھی اس میں رکھیں اور اگر اس میں ثابت نہ ہوا کہ وہ ایم ایس جو چار دن بعد ریٹائرڈ ہو رہا تھا وہ ریٹائرمنٹ سے پہلے جو گند کرنا چاہتا تھا جب اس گند سے اس کو روکا گیا تو اس نے اس کی پاداش میں آکر یہ حرام زدگی کی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کمیٹی کے فیصلے کی بنیاد پر اس کا بھی قلع قمع کیا جا سکے گا۔ Already اس کی انکوائری ہو رہی ہے لیکن اگر پارلیمنٹ یا یہ ایوان کی کمیٹی بنانا چاہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یعنی اگر ایک فہرست چلی جائے تو وہ بندہ مجرم ٹھہر جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسے allegation سے بات نہیں بنتی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ پر پہلے سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے۔ یہ معاملہ اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ کمیٹی پندرہ دن کے اندر رپورٹ دے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں ایک بات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جس دن 100 بندوں کی شہادت ہوئی ہے ایم ایس اس دن ہسپتال میں موجود نہیں تھے۔ ہم چار ممبران صوبائی اسمبلی نے جا کر اس بات کی نشاندہی کی اور ایم ایس کو وہاں پر بلایا گیا۔ یہ جس کے بارے میں بات کر رہے ہیں وہ ایک غیر ذمہ دار انسان ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کمیٹی تو بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ پر سٹینڈنگ کمیٹی پہلے سے موجود ہے اور اس معاملے کو اس کے سپرد کر دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر دوبارہ وہ بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لاء منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ منڈی بہاؤلدین کے اندر چک نمبر 44 میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، صوبائی حلقہ کون سا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہاں پر ایم پی اے جناب عباس بوسال اور ایم این اے جناب ناصر بوسال ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! ذرا غور سے ان کی بات سنیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کی attention میں لایا جائے کیونکہ وہاں پر اس وقت بہت زیادہ tension ہے اور کسی وقت بھی ایک بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ایوان میں تو آپ نے بات کر لی ہے۔ اگر آپ لاء منسٹر صاحب سے دو منٹ علیحدہ مل لیں تو میرے خیال میں بہتری ہو گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ ذرا علیحدگی میں ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات مجھ تک پہنچی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ حساس نوعیت کا معاملہ ہے، میں اپنے طور پر اس کو چیک کروالیتا ہوں اگر ضروری ہوا تو اس کی correction بھی کریں گے اور اگر اس میں کوئی غلط فہمی کا عنصر ہے تو اس سے اس پورے معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں تو وہ یہاں پر اکثر ہم سے اس قسم کی appreciation چاہتے ہیں جو کل پشاور میں صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر الیکشن ہوا ہے تو دراصل اس سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ خیبر پختونخوا تبدیل ہو چکا ہے۔ میں اپنے بھائی کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات مناسب نہیں ہے۔ دونوں بھائی آپس میں بیٹھ کر بات کیا کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر مسلم لیگ (ن) جیت جاتی تو پھر بات ہوتی۔ یہ سیٹ پیپلز پارٹی جیت گئی ہے اور اگر مسلم لیگ (ن) جیتی تو پھر یہ کوئی بات کرتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ correction کر لیں وہاں سے مسلم لیگ (ن) ہی جیت گئی ہے اور پی ٹی آئی چوتھے نمبر پر آئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) سیٹ lose کر گئی ہے اور یہ اپنی جیتی ہوئی سیٹ retain نہیں کر سکے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ پاناما لیکس کے اثرات سامنے آ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی قائد حزب اختلاف اپنی correction کر لیں کہ الیکشن کمیشن نے حتمی نتیجہ announce کر دیا ہے اس کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے امیدوار ارباب وسیم کامیاب declare ہوئے ہیں، پیپلز پارٹی runner up ہے اور تحریک انصاف تیسرے یا چوتھے نمبر پر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تبدیلی آ چکی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ candidate پر بھی depend کرتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت، بہت شکریہ۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نے قائد حزب لیڈر آف اپوزیشن کو مبارکباد دی ہے کہ خیبر پختونخوا میں تبدیلی آ گئی ہے۔ actual position یہ ہے کہ رات بارہ بجے تک پاکستان پیپلز پارٹی نے وہ سیٹ جیت لی تھی لیکن دوبارہ recounting کروا کر 200 ووٹ کے margin سے پیپلز پارٹی کو ہرا دیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس معاملے کو controversial نہ بنایا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جو نتائج آئے ہیں آپ کو قبول کرنے چاہئیں، دونوں کو قبول کرنے چاہئیں، آپ دونوں کی مہربانی۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر خیبر پختونخوا میں بھی ان کے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے تو پھر یہ اس بات کے لئے 2018 میں بھی تیار رہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے متعلق وہ بات نہیں کر رہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! رات بارہ بجے تک پیپلز پارٹی جیت رہی تھی recounting میں margin صرف 180 ووٹوں کا ہے اور میں یہ ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ پہلے اس کا رزلٹ declare کر دیا گیا پھر اس کے بعد recounting کی گئی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو ہرا دیا گیا۔

جناب سپیکر: اب اس بات کو چھوڑ دیں، مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! آپ نے کل بے شک مجھے پانچ منٹ کے لئے ایوان سے باہر بھیجا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا نام نہیں لیا۔ آپ کو خود سمجھ ہونی چاہئے کہ کس نے کیا کیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! لیکن ٹی وی پر ہر پانچ منٹ کے بعد سلائیڈیں چلائی گئیں، کبھی سٹی 42 کے چینل پر چلائی گئیں، آپ کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں کس بات کا نوٹس لوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہر پانچ منٹ کے بعد سلائیڈیں چلائی گئیں۔

جناب سپیکر: جو Chair کی طرف سے آرڈر ہوا اس کو تو واپس نہیں لیا جا سکتا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے، ہر پانچ منٹ کے بعد جو سلائیڈیں چلائی گئیں اس کا تو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ تشریف رکھیں اور آپ اپنا خود بھی خیال کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 179/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی عدم فراہمی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! House کو تو in order کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 11۔ مارچ 2016 کی خبر کے مطابق محکمہ صحت کی جانب سے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے دعوؤں کے برعکس مریض پریشانی کا شکار ہیں۔ ایک طرف محکمہ صحت کی جانب سے ہسپتالوں میں ادویات فراہم نہیں کی جاتیں تو دوسری جانب محکمہ سوشل ویلفیئر کے ہسپتالوں میں قائم دفاتر کا طریق کار انتہائی پیچیدہ ہے۔ صوبائی دارالحکومت کے چھ ٹیچنگ ہسپتالوں میں قائم محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے غریب مریضوں۔۔۔

جناب سپیکر: سوشل ویلفیئر کی بات ہو رہی ہے، غور سے سنیں کہ معزز ممبر کیا بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے غریب مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے فارم تھما دیئے جاتے ہیں جن کو پُر کرنے کے بعد چیئرمین یونین کونسل یا کونسلر یا پھر کسی افسر سے تصدیق کرانا ضروری ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق جمع کرائے گئے مکمل فارم کو حتمی منظوری کے لئے ہیڈ آفس بھجوا دیا جاتا ہے۔ جہاں ہفتوں انتظار کرنے کے بعد بھی مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی ممکن نہیں ہوتی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محکمہ ہیلتھ، سوشل ویلفیئر کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر ہم تحاریک التوائے کار کے جوابات کا فیصد نکالیں تو یہ پانچ دس فیصد سے زائد نہیں بنے گا۔ روزانہ کی بنیاد پر جتنی بھی تحاریک التوائے کار پیش ہوتی ہیں ان میں سے صرف ایک آدھ کا جواب آتا ہے باقی سب pending کر دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور ہم اس کا علاج کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا سختی سے نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: ہم نے اس کا نوٹس لیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو تحاریک التوائے کار پیش ہوں، ان کے پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تو کم از کم آ جایا کریں۔

جناب سپیکر: وہ کل آئے تھے آج نہیں آئے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/181 ہے یہ بھی پڑھی جا چکی ہے، اس کا جواب آنا ہے۔ اس کا جواب بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/183 ہے جو کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار تو ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 16/183 کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی ہاں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے یہ میرے خیال میں ڈاکٹر سید وسیم اختر نے پڑھی ہے. I am not sure مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جانا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ میری فافن کے متعلق ایک تحریک التوائے کار ہے، آپ نے کہا تھا کہ وزیر قانون تشریف نہیں رکھتے اس کو کل take up کریں گے۔

جناب سپیکر: کون سی تحریک التوائے کار؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! فافن کی رپورٹ ہے کہ صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر ایک پر ہے، یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے، اسمبلی کے موجودہ سیشن کے اندر میری اس تحریک التوائے کار کو آپ پڑھنے کی اجازت دیں اور اس کو منظور کر کے ایوان کے اندر اس پر debate کروائیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار پر بات کرنے کے لئے آپ کو ٹائم دیں گے، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی ایک تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/185 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/193 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! راجن پور میں چھوٹو گینگ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ابھی مجھے تحریک التوائے کار کو لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک آپ کی طرف سے آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اگلے ہفتے جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: پلیز! نوٹ کر لیں، اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تحریک التوائے کار نمبر 16/199 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے چونکہ ڈاکٹر سید وسیم اختر پہلے اپنی ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/201 یہ بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا

جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/207 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اور یہ فنانس کے متعلقہ ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں دس دس تحاریک التوائے کار کو daily take up کر لیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/210 میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی نظام وضع کریں۔

جناب سپیکر: میں کر رہا ہوں، آپ اس کی فکر نہ کریں، ذرا معاملات ٹھیک ہونے دیں۔ اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/215 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/219 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میاں محمود الرشید! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں، کس چیز کے متعلقہ ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار کافی دنوں سے pending چلی آ رہی ہے، اس کا جواب ہی نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: وہ جب آئے گی تو پھر اس پر بات کریں گے۔

بین الاقوامی ادارہ فافن کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر 1 ہونے کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک "فافن" کے سروے کے مطابق 332 ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جہاں جواب دہندگان نے سرکاری ملازمین کو بچشم خود رشوت وصول کرتے دیکھا تھا، رشوت وصولی کو دیکھنے کے سب سے زیادہ واقعات پنجاب کے جواب دہندگان نے بیان کئے ہیں۔ جہاں فہرست میں شامل سرکاری اداروں سے حال ہی میں ربط ضبط رکھنے والے 206 یعنی تقریباً بارہ فیصد جواب دہندگان نے بتایا کہ انہوں نے سرکاری افسران کو رشوت وصول کرتے دیکھا ہے۔ ان

میں سے سر فہرست محکمے تعلیم، صحت، پولیس، آبپاشی، زکوٰۃ وعشر اور ٹریفک شامل ہیں۔اس کے بعد سندھ میں 106 یعنی دس اعشاریہ چھ فیصد رہا۔ جواب دہندگان نے اسی طرح کے واقعات بیان کئے بلوچستان میں سرکاری اہلکاروں اور افسران کی طرف سے رشوت وصولی کو بچشم خود دیکھنے والے جواب دہندگان کی شرح چار فیصد جبکہ خیبر پختونخوا میں سب سے کم یعنی ایک فیصد رہی لہٰذا اس سروے سے صوبے کے عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! فافن نام کی آرگنائزیشن کا بڑا dubious character رہا ہے الیکشن میں بھی ان کو fine اور سزا ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، Order in the House. سید زعیم حسین قادری اپنی سیٹ پر جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کوئی authentic report یا document نہیں ہے لیکن اگر قائد حزب اختلاف اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کو admit کر لیں اور جس دن آپ مناسب سمجھیں اس پر two hours بحث کے لئے مقرر فرمادیں۔

جناب سپیکر: کس دن رکھیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آئندہ بدھ کو رکھ لیں۔ سوموار کو معزز ممبران نے دور دراز سے آنا ہوتا ہے اور منگل کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس لئے آئندہ بدھ کو اس پر بحث رکھ لیں چونکہ بہت اہم موضوع ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بدھ کے ایجنڈے کے بعد اس پر بحث کا ٹائم رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، بدھ کو ایجنڈے کے بعد اس پر بحث کے لئے ٹائم مقرر کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار تھی۔

جناب سپیکر: پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 14-2013 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا، تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: پانچ منٹ ہو گئے ہیں گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، جو معزز ممبران لابی میں ہیں وہ بھی اندر تشریف لائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! لابی میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: بیٹھے ہیں مجھے سامنے نظر آ رہے ہیں پتا نہیں آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ اس کا خود notice لیں چاہے اپنی پارٹی میں یا جہاں مرضی لیں مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 16۔ مئی 2016 دوپہر 2.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سوموار، 16۔ مئی 2016

(یوم الاثنین، 8۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 7

457

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر بحث

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

459

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار، 16۔ مئی 2016

(یوم الاثنین، 8۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3:00 بجے زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

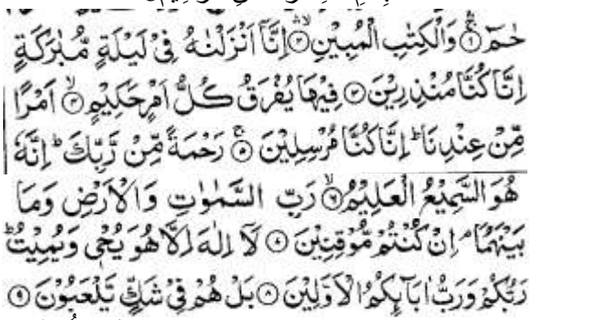

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩

سُوْرَۃُ الدّخان آیات 1 تا 9

حٰمٓ(1) اِس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اُس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (9)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رُسل اے شاہ زمن
اے پاک نبی رحمت والے
تو جان سُخن موضوع سُخن
اے پاک نبی رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں
تیرے وصف نہیں محتاج بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن
اے پاک نبی رحمت والے
اے بدر و حُنین کے راہنما
اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفر شکن
اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3084 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3084: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں مریضوں کے لئے کیا کیا سہولیات اور طبی مشینری فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس وارڈ میں کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے؟

(د) اس وارڈ میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) اس وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) اس وارڈ میں موجود طبی مشینری میں سے کون کون سی کب سے خراب ہے؟

(ز) اس وارڈ میں کون کون سی missing facilities ہیں اور یہ کب تک پوری کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گائنی وارڈ 40 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مریضوں کے تمام پیچیدہ امراض کی تشخیص اور علاج کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ طبی مشینری میں الٹراساؤنڈ، سی ٹی جی اور انستھیزیا مشین بھی موجود ہیں۔

(ج) پروفیسر 1، اسسٹنٹ پروفیسرز 2، سینئر رجسٹرار 2، چیف کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ 1، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ 1، میڈیکل آفیسر 2، ہاؤس آفیسر 1، نرسز 9

(د) اس وارڈ میں روزانہ 15 سے 20 مریض داخل کئے جاتے ہیں۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں موجود فارمیسی سٹور کی تمام ادویات مریضوں کو ان کی ضروریات کے مطابق مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(و) کوئی مشینری خراب نہ ہے اگر کوئی فالٹ آ جائے تو اسے فوری طور پر ٹھیک کروالیا جاتا ہے۔

(ز) یہ missing facilities ہیں, Diathermy Machine, G.A Machine, Histo Scope Machine موجودہ ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے جو کہ بلڈنگ مکمل ہونے پر طبی مشینری جلد پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں آپریشن کی سہولیات موجود ہیں تو cesarean اور گائنی سے متعلق آپریشن ہو رہے ہیں اور اگر یہ آپریشن ہو رہے ہیں تو بتایا جائے کہ اُن کا تناسب کیا ہے اور ایک مہینے میں کتنے آپریشن ہو جاتے ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کو ٹیچنگ ہسپتال بنا دیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس کے ساتھ میڈیکل کالج بھی attach کیا ہوا ہے اور اُس کو حال ہی میں PMDC سے رجسٹرڈ کرایا گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اس میں آپریشن تھیٹر کی ساری سہولیات موجود ہیں لیکن جہاں تک معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ گائنی سے متعلق آپریشنز کی exact figures چاہئیں کہ کتنے آپریشنز ہوتے ہیں تو میں اس وقت فوری طور پر وہ figures تو نہیں دے سکتا اور اس کے لئے اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں تو میں یہ figures ضرور provide کر دوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے آخری جز میں GA Machine کا ذکر ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری explain کر دیں گے کہ GA Machine سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ میں technical person نہیں ہوں بلکہ میں بھی طفلِ مکتب ہی ہوں۔ یہ 3.6 بلین روپے کی سکیم تھی جو منظور ہو چکی ہے اور اُس میں سے 433 ملین روپے دے دیئے گئے اور 525 ملین روپے اگلے مالی سال میں لگائے جائیں گے۔ اس میں جتنے بھی آلات ہیں اُن کے لئے ایک خطیر رقم provide کی گئی ہے تو اس کا لبِ لباب یہ ہے کہ اس میں جو بھی requirements ہوں گی اُس کے لئے ADP میں already funds رکھ دیئے گئے ہیں تو ایک اچھے ٹیچنگ ہسپتال کی جو بھی requirements ہوں گی وہ provide کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3087 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3130 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اُن کا accident ہوا ہے لیکن وہ پھر بھی ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میرے سوالات pending کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ کا سوال نمبر 3130 pending کیا جاتا ہے۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہوں اور میرے سوال کا جواب بھی کافی لمبا ہے تو مجھے اس کو پڑھنے کے لئے پانچ منٹ دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے سوال کا جواب پڑھ لیں۔ اگلا سوال نمبر 2539 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اگر ڈاکٹر صاحب جناب امجد علی جاوید کے سوال پر بحث کے دوران تشریف لے آئے تو ٹھیک ہے اور اگر اُس وقت تک وہ نہ آئے تو پھر اس سوال کو dispose of کر دیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3527 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ڈسٹرکٹ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

***3527: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے وقت چار وارڈ بنائے گئے تھے، ان میں سے ایک مکمل وارڈ اپنی تعمیر کے وقت سے ناقص مٹیریل اور چھت گر جانے کے خوف کے پیش نظر کبھی استعمال میں نہیں لایا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قومی دولت کے اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے، اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتال میں ایمبولینس موجود ہے اگر موجود ہے تو کیا وہ ورکنگ پوزیشن میں ہے اگر نہیں، تو کب تک حکومت نئی ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) وارڈ نمبر 4 اپنی تعمیر سے گرائے جانے تک ناقص تعمیر اور خطرناک قرار دیئے جانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 07-01-1990 ٹیک اوور کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. چٹھی نمبر 121 بتاریخ 18.01.1990 کے مطابق اس وقت کے ایم ایس نے تمام عملہ مع مشینری اور نئی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منتقل ہو گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. اسی دن چٹھی نمبر 127 بتاریخ 10.01.1990 کو ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اور ساتھ ہی اس کی کاپی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد کو وارڈ نمبر 04 کی تمام چھتوں کی پانی کی لیکیج کے متعلق تحریر کیا اور ساتھ ہی ان کی اندرونی چھتوں کی خستہ حالی کی باقاعدہ مرمت کے بارے میں لکھا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4. لیٹر نمبر P&D/186 بتاریخ 28.01.1990 ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد نے بھی سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن فیصل آباد کو تحریر کیا کہ 18.01.1990 سے ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نئی بلڈنگ فنکشنل ہے لیکن وارڈ کی چھتیں ناکارہ ہیں اور ان کی بحالی کے لئے جلد از جلد اقدامات اٹھائے جانے کی درخواست کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
5. بتاریخ 31.01.1990 سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کو احکامات جاری کئے کہ وہ فوراً میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے اس کی تعمیر میں نقائص کے متعلق وضاحت فرمائیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. لیٹر نمبر 359 بتاریخ 07.02.1990 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر (صوبائی) بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ بحوالہ لیٹر نمبر P&D-187-88/P/28 تحریر کیا کہ نئی بننے والی بلڈنگ کے نقائص کو جلد از جلد ختم کیا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
7. کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے لیٹر نمبر (25/11088)9,(D) بتاریخ 05.05.1990 کے تحت محمد تنویر عالم ایڈووکیٹ ضلعی کورٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اس کی درخواست برائے ناقص تعمیراتی میٹریل ضلعی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضمن میں بتایا کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی تعمیراتی سرکل فیصل آباد نے نشاندہی کی ہے کہ نئی تعمیر شدہ بلڈنگ کو جس وقت محکمہ صحت کی سپرداری میں دیا اس وقت اس کے نقائص سے آگاہ کیا گیا تھا جس کی اطلاع پہلے سے ایم ایس ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد کو دے رکھی تھی۔ ایگزیکٹو انجینئر صوبائی بلڈنگ اور سٹی مجسٹریٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مشترکہ طور پر ہسپتال کا معائنہ کیا۔ دونوں نے پہلی ناقص تعمیر کی تصدیق کی۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد نے بلڈنگ کی تعمیر کے متعلق بتایا کہ بظاہر اس کا کام معقول کیا گیا ہے۔ کسی بھی جگہ شگاف نہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
8. ایم ایس نے اپنے لیٹر نمبر 3076 بتاریخ 08.08.2001 کے مطابق exen صوبائی بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جب take over کیا تو وارڈ نمبر 04 کی چھت کے متعلق مندرجہ ذیل نقائص تحریر کئے تھے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف جگہ سے چھت خستہ تھی۔ کئی مقامات پر دراڑیں تھیں۔ چھت کے مختلف حصوں سے سیمنٹ کی تہیں گر چکی تھیں۔ سریہ نظر آنے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چھت کمزور پڑ گئی ہے۔
9. ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اپنے لیٹر نمبر 3360 بتاریخ 24.08.2001 کے تحت یاد دہانی کے طور پر XEN ٹوبہ ٹیک سنگھ کو لیٹر لکھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

10. لیٹر نمبر 930 بتاریخ 18.03.2002 ایم ایس صاحب نے اپنے ضلعی آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جناب عزت مآب وزیر صحت پنجاب نے 14.03.2002 احکامات جاری کئے کہ اچھی شہرت کے حامل انجینئر سے اس کے ڈھانچے کے متعلق رپورٹ لی جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
11. لیٹر نمبر 612 بتاریخ 24.05.2002 کے تحت ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایم ایس ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ M&R کی مد میں 314300 روپے مختص کئے گئے جو کہ بلڈنگ ریسرچ سنٹر کی رپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے استعمال نہ کئے جاسکے اور مزید تحریر کیا کہ ریسرچ سنٹر پر کام کارش ہونے کی وجہ سے ٹیم نہ آسکی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
12. 08.01.2005 لیٹر نمبر 87 کے مطابق ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ وارڈ نمبر 04 کی مرمت کے لئے تخمینہ لگایا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
13. لیٹر نمبر EDOW&S/22.372-G بتاریخ 15.11.2005 نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ سٹیشن لاہور کو تحریر کیا کہ چھت سے متعلقہ کیس ڈائریکٹریٹ نقشہ جات کو لاہور بجھوادیا ہے لیکن 01.11.2002 کو ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ لاہور نے معائنہ فرمایا عمارت کی چھت کو تین ماہ تک زیر مشاہدہ رکھا جائے اور اس کے بعد دوبارہ معائنہ نہ کیا گیا۔ بعد میں XEN بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دوبارہ معائنہ کی درخواست کی اور مسئلے کے ممکنہ حل کی تجویز مانگی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
14. CMIT کی رپورٹ کے مطابق بتاریخ 14.06.2006 کو بلڈنگ کو استعمال کرنے سے روک دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
15. 4.06.2006 ریٹائرڈ بریگیڈئر توقیر 36MG-III ڈی ایچ کیو کا معائنہ کیا اور غیر معیاری تعمیر کی تصدیق کی اور دوبارہ رپورٹ کے لئے مسٹر آفتاب آغا کو معائنہ کر کے رپورٹ کرنے کے لئے کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
16. CMIT کی رپورٹ پر 38-173-2006/1290 بتاریخ 21.06.2006 ڈپٹی سیکرٹری بلڈنگ نے لیٹر نمبر C&W/6-4/2001(CMIT)20.04.2007 کو تحریری طور پر اس عمارت کو عوامی استعمال کے لئے روک دیا اور اس کے لئے تخمینہ PC-1 تیار کرنے کا کہا۔
17. ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ نے لیٹر نمبر ADP-DHQ/TTS/3571 بتاریخ 30.06.2007 نے تخمینہ مبلغ -/5008000 روپے لگا کر ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بھیجا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

18. 18۔EDO(H)ٹوبہ لیٹر نمبر 011-8607(PDSSD.58) بتاریخ 20.07.2007 EDO(F&P)ٹوبہ کو تخمینہ متعلق تحریر کیا اور 08۔2007 کے بجٹ میں شامل کرنے کو کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
19. بمطابق لیٹر نمبر 728 بتاریخ 21.01.2008 (EDO)(H)ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا تاکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ کو چھت بدلنے / خطرناک قرار دیئے گئے وارڈن نمبر 04 کی مرمت کا کام تیز کرنے کے لئے تحریر کیا جس کی لاگت کا تخمینہ مبلغ -/5008000 روپے جس کا PC-1 پہلے سے گورنمنٹ کو بھیجا جا چکا تھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
20. بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تعمیراتی مٹیریل کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے تخمینہ لاگت مبلغ -/6171000 لگایا گیا اور یہی تخمینہ ای ڈی او (ایچ) ٹوبہ نے لیٹر نمبر E/70۔17468 تاریخ 26.11.2008 منظوری کے لئے ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
21. 2010۔09۔03 لیٹر نمبر 1310 کے تحت Exen ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ نیو کیمپس لاہور کی ہدایت پر ایم ایس کے ہمراہ وارڈ نمبر 04 کا معائنہ کیا اور رپورٹ تحریر کی کہ RCC میں کئی جگہوں پر دراڑیں پڑ چکی ہیں۔ایک ٹیم مقرر کی جائے جو کہ اس بلڈنگ کے قابل استعمال یا ناکارہ ہونے کی رپورٹ کرے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
22. پرانا تعمیراتی ملبہ کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔/519260 روپے میں فروخت کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
23. لیٹر نمبری 3654 بتاریخ 12.09.2012 ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حکم کے تحت وارڈ نمبر 4 گرایا گیا جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
24. وارڈ نمبر 04 کو دوبارہ تعمیر اور فزیبلٹی رپورٹ اور تخمینہ لگانے کے لئے EDO(W&S)ٹوبہ کو لیٹر نمبر 12315 بتاریخ 20.10.2015 کو تحریر کیا گیا ہے۔ تخمینہ کے بعد دوبارہ رپورٹ کریں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ والے ذمہ دار ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اپنی ایمبولینس کوئی نہیں ہے اس وقت سٹی ہسپتال کی ایمبولینس نمبر TSG-1002 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے پاس ہے اور ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں اس پر بات ہو گئی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس پر یہ statement دی تھی کہ ہم اس کی انکوائری کرائیں گے اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہو گا اُس کو سزا دی جائے گی تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اُس انکوائری کا عمل مکمل ہو گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں سب سے پہلے معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کا شکریہ ادا کیا تھا کہ انہوں نے انتہائی اہم issue raise کیا ہے۔ اس میں C&W guilty ہے تو وہ محکمہ صحت کے purview میں نہیں آتا تو میں نے آپ سے request کی تھی کہ آپ اس پر ایک انکوائری کمیٹی بنا دیں وہ کمیٹی اس سارے issue کو enquire کرے اور اس میں جس کا بھی failure ہے اُس کو سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، اس معاملہ کو سٹینڈنگ کمیٹی مواصلات و تعمیرات میں بھیجا جاتا ہے۔ کمیٹی دو ماہ کے اندر رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چونکہ بجٹ بن رہا ہے تو جو وارڈ نہیں بنا معزز پارلیمانی سیکرٹری اُس وارڈ کے لئے اس بجٹ میں رقم فراہم کر دیں گے تاکہ وہ ہسپتال جتنے بیڈز کا ہے وہ مکمل ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ان کی جو بلڈنگ اب نئی بن رہی ہے، اس کی SNE کے لئے بھی ہم نے follow کیا ہے۔ اس پر کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ اس پر ان کا اگلا سوال ہے میں اس پر relevant detail سے جواب دوں گا۔ اس میں بڑی اچھی خبریں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ معزز ممبر آج خوش ہوں گے۔

جناب سپیکر: اچھی خبریں انہیں بعد میں سنا دیجئے گا۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میڈیکل سٹور ڈپو میں پڑے آلات و دیگر سامان کی موجودہ صورتحال و دیگر تفصیلات

*2487: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میڈیکل سٹور ڈپو لاہور میں کیمیکل اور آلات وغیرہ کی شکل میں اس وقت جو سامان موجود ہے، اس کی مالیت کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ یہ سامان برس ہا برس سے سٹور میں رہنے کی وجہ سے تقریباً ناکارہ ہو چکا ہے، اس میں کتنے سامان کو dead stock قرار دیا گیا ہے؟

(ب) اس سامان کی حفاظت پر کتنے اہل کار متعین ہیں، کس کس گریڈ/سکیل میں ہیں اور ان کی تنخواہ پر سالانہ خرچ کیا ہے، اس کے علاوہ میڈیکل سٹور ڈپو کی عمارات کا بجلی اور maintenance کا سالانہ کیا خرچ ہے؟

(ج) MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کا کیا استعمال ہے اور اس کے مزید بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ سامان برس ہا برس سے سٹور میں پڑا ہے جو سامان قابل استعمال ہے اس کی مالیت تقریباً مبلغ 94-62,09,062 روپے ہے اور جو سامان ناقابل استعمال ہے اس کی مالیت مبلغ -/38,95,949 روپے ہے جو کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی کمیٹی نے اس سامان کو obsolete قرار دیا تھا۔

(ب) مسٹر وحید الحسن، اسسٹنٹ، سکیل 14 اور مسٹر زاہد اقبال، ڈسپنسر، سکیل 9 مندرجہ ذیل سیکشنوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(1) Drug Section (3) Donation Section (2) W.H.O Section

ان سیکشنوں کے علاوہ یہ دونوں لیبارٹری/آلات سیکشن میں بھی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور ان کی تنخواہوں پر سالانہ مبلغ -/70,41,60 روپے خرچہ آرہا ہے اور پورے MSD میں بجلی کے دو کنکشن ہیں۔ دونوں کنکشنوں کا سالانہ خرچہ مبلغ تقریباً 3,71570 روپے آتا ہے۔ یہ بلڈنگ محکمہ خوراک کی ملکیت ہے۔ MSD کے پاس maintenance کے لئے کوئی فنڈ نہ ہے۔

(ج) MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کے استعمال کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

A. پنجاب کے مختلف پروگراموں کی ادویات یہاں سٹور کی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:
WHO (5) MNCH (4) T.B Dots (3) National Programme (2)
EPI (1) Donation (6)

B۔ علاوہ ازیں جو ادویات سنٹرل لیول پر (محکمہ صحت اور ڈی جی ایچ ایس) کے دفاتر سے پر چیز ہوتی ہیں وہ بھی یہیں پر سٹور کی جاتی ہیں اور خاص طور پر اگر ملک کے کسی بھی حصہ میں ایمرجنسی ہو جاتی ہے تو فوری طور پر یہاں سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ اس میں جز (ج) ملاحظہ فرمائیں اس میں پوچھا گیا ہے کہ MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کا کیا استعمال ہے اور اس کے مزید بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟ اس میں معزز پارلیمانی سیکرٹری نے خستہ حالت تو بیان کر دی ہے لیکن جو اقدامات انہوں نے پوچھے ہیں کیا یہ ان کے بارے میں روشنی ڈالنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ سوال چونکہ کافی دیر سے ہوا ہوا تھا اور اس کا جواب بھی کافی دیر سے آ چکا تھا۔ اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس کے لئے 15 ملین روپے کی گرانٹ دی تھی۔ اب الحمد للہ اس بلڈنگ کی maintenance ہو چکی ہے اور یہ بلڈنگ renovate ہو چکی ہے۔ اس بلڈنگ کی آج کی حالت اور پرانی حالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین آسمان کا فرق آ چکا ہے۔ اس پر مزید ہم چالیس سے پچاس ملین روپے لگا رہے ہیں۔ اس میں ہم آگ بجھانے کے آلات لگا رہے ہیں، proper inventory system لے کر آ رہے ہیں۔ ہم modern fog lifter لا رہے ہیں اور جتنے بھی initiatives اس کے لئے ضروری تھے ایک international standard کے مطابق ان تمام کو ہم adopt کر رہے ہیں۔ وہ pipeline میں ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے بقایا issues بھی جلد ہی resolve کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2526 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کریک ڈاؤن و دیگر تفصیلات

*2526: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں کل کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کریک ڈاؤن ہوا؟

(ب) سال 2011 کے دوران کل کتنے عطائی اور کل کتنے نیم حکیم گرفتار کئے گئے نیز ان میں کتنے حکیموں اور عطائیوں کو سزائیں و جرمانے ہوئے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے عطائی اور کتنے نیم حکیموں کی دکانیں سیل کی گئی اور چالان کئے گئے نیز چالانوں میں حکومت کو کل کتنی رقم وصول ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلعی حکومت محکمہ صحت لاہور نے 2011 میں عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا اور 430 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا گیا۔

(ب) ان عطائی اور نیم حکیموں میں سے کل 89 عطائی اور نیم حکیم گرفتار کئے گئے اور ان کو کل 2 سال، 9، ماہ اور 10 دن سزائیں ہوئیں اور 2011 میں مختلف کیسز میں کل 40,90,500 روپے جرمانہ ہوا۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں اور ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت ان کے چالان کئے گئے نیز ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سیل بھی کیا گیا۔ ان چالانوں میں حکومت کو جرمانے کی مد میں کل 4090500 روپے وصول ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال بھی ہے اور request بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں request نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے ذریعے request ہی کرنی ہے کہ یہ مہربانی کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمادیں جیسے سوال کے جواب میں نیم حکیموں اور عطائیوں کے بارے میں بڑا تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ ہم جب گاڑی میں سفر کر رہے ہوتے ہیں تو کبھی کبھار ریڈیو لگا لیتے ہیں یا ویسے سننے میں آتا ہے تو مختلف ریڈیو چینلز میں عجیب طرح کی بے حیائی کی باتیں حکیم صاحب جو مینار پاکستان بیٹھے ہوئے ہیں اور ساتھ ایک خاتون بیٹھی ہوتی ہے وہ نسخوں کے بارے میں بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ اس گفتگو میں اتنی غلیظ زبان بولی جاتی ہے جسے میں یہاں پر نہیں بول سکتا۔

جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ حکومت پنجاب کے متعلقہ محکمہ صحت نے اس معاملہ پر کیا action لیا ہے اگر کوئی بندہ کسی گلی میں چھپ کر یہ کام کر رہا ہو تو ہو سکتا ہے کہ محکمہ کو پتا نہ چلے، ہو سکتا ہے کہ ان کو کوئی انفارمیشن نہ آئی ہو لیکن جو شخص سر عام روزانہ کی بنیاد پر مختلف ریڈیو چینلز پر باتیں کرتا ہے۔ اس کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جز(ج) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ تقریباً 4 ملین روپے کا جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ اب یہ بتادیں کہ وہ جو عطائی اور نیم حکیم ہیں کیا انہیں جرمانہ کرنے کے بعد دوبارہ دکان کھولنے یا دکانداری کی اجازت دے دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال میرے بھائی ہیں اور ہمیشہ ہم ان کی بات کو حکم کے طور پر لیتے ہیں یہ request والی بات نہیں ہے۔ یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ یہ انتہائی حساس نوعیت کا مسئلہ ہے جو انہوں نے اٹھایا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار کا جواب دیا تھا تو میں نے انتہائی تفصیل سے ان تمام issues پر بات کی تھی۔ میں اس میں سے کچھ چیزوں کو دوبارہ بیان کرتا ہوں کہ quackery ملک کے ناسوروں میں سے ایک ہے۔ یہ بھی ایک اٹل اور تلخ حقیقت ہے اور میں بڑی معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اوپر پریس گیلری میں بیٹھے دوستوں میں سے کوئی ناراض نہ

ہو جائے ڈر بھی لگتا ہے کہ کچھ چینلز ایسے ہیں میں main کی بات نہیں کر رہا لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جن پر کسی ہومیو پیتھک سٹور یا کسی ہسپتال کا اشتہار دیکھیں تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ مردے بھی زندہ کر دیتے ہیں۔ان کے خلاف دو تین مرتبہ کارروائی بھی کی گئی۔

جناب سپیکر! یہ اسمبلی کا مقدس ایوان ہے یہاں پر سچ بات کرنی چاہئے اور سچ بات ہی کہنی چاہئے چاہے جو مرضی ہو جائے۔ان کے خلاف کارروائی کی گئی بعد میں پھر ان لوگوں نے وہی کام شروع کر دیا پھر کارروائی کی گئی تو پھر لاہور ہائی کورٹ میں کسی نے petition دائر کی اور ایک فیصلہ آ گیا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن sealing کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ بہر حال عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے right کے لئے ایک petition سپریم کورٹ میں فائل کر دی ہے۔اس پر جونہی دوبارہ go ahead مل جاتا ہے تو ہم اپنی کارروائی کو تیز کر دیں گے۔ میں یہاں پر وفاقی حکومت کے ذریعے PEMRA سے بھی یہ request کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعی ایک عجیب سی بات ہے، معزز ممبر نے ریڈیو چینلز کی بات کی ہے لیکن میں تو کچھ ٹی وی چینلز کی بات کرتا ہوں ایسے اشتہار ایک دو چینلز ہی چلاتے ہیں جو مشہور بھی نہیں ہیں باقی چینلز نہیں چلاتے وہاں پر یہ اشتہار بار بار دکھائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک quackery کا تعلق ہے تو ہیلتھ کیئر کمیشن نے اب اداروں کی رجسٹریشن شروع کر رکھی ہے، 30ہزار سے زائد اداروں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ اگر میں quackery کی بات کروں تو یہ ایسا پھیلا ہوا ناسور ہے جو کینسر کے پھوڑے کی طرح پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ نہ صرف لاہور اور پنجاب کا issue ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کا issue ہے کہ ہر جگہ پر quacks بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ایک اقدام کیا ہے battle late gun never late۔اب وہ درست سمت میں چل رہا ہے ان کی رجسٹریشن کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اب وہی پریکٹس کر سکیں گے جو PMDC سے recognize ہوں گے، جو اپنی ہومیو پیتھک کونسل سے recognize ہوں گے یا اپنی طب کونسل سے recognize ہوں گے اور اب ایسا کوئی بندہ کام نہیں کر سکے گا جو اپنی اپنی فارمیسی کونسل سے رجسٹرڈ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ ایک ایسا مشکل سفر ہے جس کو طے کرنے کے لئے تمام معاشرے کا consensus ضروری ہے کیونکہ جب کوئی quack پکڑا جاتا ہے تو میں ہی سفارش کر دیتا ہوں اور شاید میرے کوئی دوست سفارش کر دیتے ہوں گے اس لئے اب ہم سب کو مل کر اس معاشرے سے اس ناسور کا خاتمہ اس طرح کرنا ہے کہ پہلے ہم یہ عہد کریں کہ ہم کسی quack کی سفارش نہیں کریں

گے اور ہم یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے اپنے علاقہ میں ان تمام چیزوں پر خود بھی پہرہ دیں گے۔ مجھے unfortunately یہ بات بڑی open کرنی پڑ رہی ہے کہ میں نے خود کئی raids quacks پر کئے ہیں اور اس کے بعد بعض جگہوں پر میرے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ میرے کئی دوست ساتھی مجھ سے لڑ پڑے کہ یہ تو بڑا اچھا آدمی ہے اس سے تو آرام آ جاتا ہے آپ اس کو کیوں پکڑ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کسی کو اچھا یا برا کہوں لیکن جو qualified proper نہیں ہے وہ پریکٹس نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: آپ سپریم کورٹ میں اپنے کیس پر fight کریں پھر اس کو دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ ہم پوری قوت سے اس پر کام کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے request یہ ہے کہ اس ملک کے اندر ادارے موجود ہیں۔ PEMRA کا ادارہ موجود ہے اور جو بندہ مختلف ریڈیو چینلز یا ٹی وی چینلز پر تشہیر کرتا ہے اور وہاں بیٹھ کر ایک گھنٹے کا پروگرام کرتا ہے۔ میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا متعلقہ محکمہ نے PEMRA کو ان کے خلاف کوئی خط لکھا ہے کہ یہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج ایک پڑی میں بتا رہے ہیں۔ کیا انہوں نے PEMRA کو کوئی تحریری شکایت کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس سے آگے کی بات کر رہا ہوں کہ شکایت تو بڑی دور کی بات ہے ہم نے خود raids کئے ہیں۔ میں نے ایک ادارے کو تین مرتبہ پکڑا ہے اور تینوں مرتبہ وہ چھوٹ گیا اور آخر پر ہائیکورٹ سے direction آ گئی کہ آپ کسی کو seal نہیں کر سکتے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اس بات کو acknowledge کرتا ہوں کہ آپ کوشش کر رہے ہوں گے لیکن ایک چیز نظر آ رہی ہے کہ ایک درخواست حکومت کی طرف سے PEMRA کو چلی جائے کہ چینل اس کو بند کرے۔ آپ ضرور محنت کر رہے ہیں میں اس سے انکاری نہیں ہوں لیکن آپ PEMRA کے ذریعے ایسے پروگراموں کو بند کروا دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب شاباش بھی دے رہے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ کام آپ PEMRA کے ذریعے بھی کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس کو verify کروالیتا ہوں کہ ہیلتھ کیئر کمیشن نے اگر اس سلسلہ میں اب تک نہیں لکھا تو میں assurance دیتا ہوں اور ہم ہیلتھ کیئر کمیشن کو direction دیتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس پہ لکھے اور اگر لکھ دیا ہو گا تو بڑی اچھی بات ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس میں سیاسی عنصر اس وجہ سے نہیں لانا چاہ رہا کیونکہ یہ لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: اس پر سختی سے عمل کروائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم یہ رونا تو روتے ہیں کہ ہمیں سرکاری ہسپتالوں میں ادویات نہیں ملتیں اور وہاں care نہیں ہوتی میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن آپ ساتھ ساتھ یہ دیکھیں کہ جن لوگوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، جن کا غلط طریقے سے treatment کیا جا رہا ہے، جو کہ بھولے بھالے لوگ ہیں، جن بے چاروں کو کچھ پتا ہی نہیں ہے، جس کی kidney fail ہے اس کو کہتے ہیں کہ آپ نے آپریشن نہیں کروانا، دل کا آپریشن اور فلاں آپریشن بھی نہیں کروانا آپ ہمارے پاس یا حکیم صاحب کے پاس آ جائیں۔ Even so much so کہ اتنی گندی غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے کہ بندہ کم از کم اپنی فیملی میں بیٹھ کر اس ریڈیو سٹیشن کو نہیں سن سکتا ہے تو میری گزارش ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا جواب تو آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے خواتین کے لئے بھی وقت دیا۔ میں پہلے ایک شعر عرض کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرے لئے شعر عرض کر رہی ہیں لیکن وہ کیوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

یہ تمام خواتین کی طرف سے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کام تو بہت کر رہے ہیں لیکن اگر آپ کا دیہاتوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہو تو وہاں دیواروں پر لکھا ہوتا ہے اور اشتہار بھی بانٹے جاتے ہیں کہ "دوبارہ توانا ہو جائیں۔" وہ ایک معجون دی جاتی ہے جو کہ گردوں کو فیل کرتی ہے آپ دیکھ لیں کہ ڈائیلسز کے لئے دیہاتوں سے کتنے لوگ آتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ ان عطائیوں کے خلاف دیہاتوں میں کیا کوئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں کہ ان کو روکا جائے اور گرفتار کیا جاسکے اور ان پر پابندی لگائی جائے کیونکہ دن بدن kidney failure increase ہو رہے ہیں۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن نے اس سلسلے میں اپنا کام بڑی تیزی سے start کیا ہوا ہے اور awareness programme بھی انہوں نے start کیا ہے لہٰذا اب ان کے actions بھی نظر آ رہے ہیں لیکن میں نے یہاں یہ بھی بات کہی ہے کہ یہ کام بہت پہلے شروع ہونا چاہئے تھا لیکن اس میں تھوڑی دیر ہوئی، چلیں وہ جو بھی ٹیکنیکل وجوہات تھیں جن کی بناء پر دیر ہوئی لیکن اب وہ اس کام کو پوری تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں، وہ لوگوں کو رجسٹرڈ کر رہے ہیں جو لوگ رجسٹرڈ نہیں ہوتے اب ان کے خلاف کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں جو متعلقہ ڈویژن کمشنرز ہیں ان کو بھی اب یہ instruction pass on کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں ایسے تمام quacks کے خلاف کارروائی کریں اور جو جعلی ادویات کے لئے ٹاسک فورسز بنی تھی اب ہم انہی کو یہ ٹاسک انشاء اللہ assign کر رہے ہیں کہ وہ ان quacks کے خلاف بھی اسی طرح سے اقدامات کریں جس طرح جعلی ادویات کے خلاف کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2539 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز کے قیام کی تفصیلات

*2756: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے پر 2.7 بلین لاگت آئے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بعد اس میں 500 بستروں کی گنجائش ہو گی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ انسٹیٹیوٹ کب تک قائم کر دیا جائے گا نیز اس انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی، مکمل وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں! تقریباً 500 بستروں کی گنجائش ہو گی۔

(د) اس وقت لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز فیز (Phase-II) کا منصوبہ موجودہ مالی سال میں شامل ہے۔ اس منصوبہ کی کل لاگت 2354.241 ملین ہے۔ اس پر 1644 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ 289 ملین روپے اگلے سال فراہم کئے جا رہے ہیں تاکہ یہ منصوبہ تکمیل پزیر ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بتانا ضروری ہے کہ اگلے مالی سال 17-2016 میں PINS فیز III کا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ انسٹیٹیوٹ کی تیار شدہ عمارت کو مکمل طور پر فنکشنل کیا جا سکے۔ تاہم پرنسپل کو ہدایت کی گئی ہے کہ مجوزہ منصوبہ کی لاگت کو کم کیا جائے۔ پرنسپل نے Phase-III منصوبہ کی لاگت 2247 ملین روپے سے کم کر کے 700 ملین روپے کر دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنا سوال کرنے سے پہلے یہ آپ کے knowledge میں لانا چاہوں گا کہ یہ سوال 2013 کو بھیجا گیا تھا اور اس کا جواب 2016 میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس بات کو چھوڑیں اور اپنا سوال کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! تین سال ضائع ہو گئے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ چھوڑیں، آپ نے ہی حکم دیا ہوا ہے کہ within three months یہ جواب آنا چاہئے ہم نے قانون پاس کیا ہے کہ ایک مہینے میں جواب آنا چاہئے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو چھوڑیں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب کیا کہا؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے ہی ruling دی ہے کہ within three months یہ جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جب اس سوال کی باری آئے گی اسی وقت اس کا جواب آنا تھا تو اب جواب آ گیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں کوتاہی اسمبلی سٹاف یا محکمہ جس کی بھی ہے کہ تین تین سال بعد جواب آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جواب آ گیا ہے۔ آپ ان کا جواب تو سن لیں پھر اپنا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنرل ہسپتال میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز کا سنگ بنیاد کس سال میں رکھا گیا تھا؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ کیا سوال پوچھا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کیا جائے گا تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سنگ بنیاد رکھ دینے سے ادارے نہیں بنا کرتے۔ ہاں اس طرح ہم وقتی طور پر تھوڑا ووٹرز

کو attract کر سکتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا اور جواب بھی دینا چاہوں گا اور اس کے لئے اگر مجھے وقت بھی ملے تو میں اس کی تفصیل لے لوں کہ وہ سنگ بنیاد رکھتے وقت اس کی ADP میں پیسے کتنے رکھے گئے تھے تو ان پیسوں سے پتا چلتا ہے کہ اس کو بنانے کی نہیں بلکہ صرف فیتہ کاٹنے کی نیت ہے۔ یہ کوئی ایک گھر کا کمرہ نہیں بننا ہوتا بلکہ یہ تو ایک انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کرنا تھا۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ بغیر کسی detailed planning کے صرف ایک شہرت لینے کے لئے اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا اور وہ چیز ہم کو ورثے میں ملی جس کو پورا کرنے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں، وہ صرف ہم جانتے ہیں اور اللہ کی ذات جانتی ہے کہ ہم اس کو کس طرح بنا رہے ہیں؟ بہر حال the good thing is کہ ان تمام تر باتوں کے باوجود اب الحمد للہ یہ اپنی completion کے قریب پہنچ چکا ہے اور اس پر جس طرح سے جواب میں بھی لکھا ہے کہ کل لاگت 2354 ملین روپے کے قریب تھی اور 1644 ملین روپے اس پر خرچ کئے جا چکے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ 289 ملین روپے اگلے سال میں ہم اس کو فراہم کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو بڑی خوشی سے بتا رہا ہوں کہ ابھی کل بھی وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس پر detailed meeting لی ہے اور سیکرٹری پرائمری ایجوکیشن نجم شاہ صاحب نے detail presentation دی ہے۔ ہم نے اس منصوبے کی اور اس کے ساتھ اور بھی کچھ ایسے منصوبے تھے جن کی timeline set کرنی ہے۔ بہر حال ہم نے اس کو complete کرنا تھا اور خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ منصوبہ انشاء اللہ تعالیٰ اب اگلے برس میں بالکل complete ہو گا اور ابھی بھی ہم نے اس کو کافی حد تک functional کر دیا ہے۔ جو چیزیں رہ گئی ہیں ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال میں مکمل چلا دیں گے اور یہ مکمل فعال ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا صرف یہ سوال تھا کہ اس کا سنگ بنیاد کس سال میں رکھا گیا ہے؟ میں نے پوری تقریر تو نہیں سننی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ کہا جا رہا ہے کہ سنگ بنیاد رکھنے کا۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ تو آپ کا کوئی سوال ہی نہیں بنتا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری بھی بات سن لیں میں نے بھی ان کی بہت سنی ہیں۔ میرا صرف پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ 2.7۔ارب روپے اسے allocate کئے گئے ہیں ان 2.7۔ارب روپے کی allocation میں جو اتنے سال لگے ہیں اس کا کسی نہ کسی کو تو جوابدہ ہونا ہے۔ میں نے صرف ان سے سنگ بنیاد کا سال پوچھا ہے کیونکہ حقیقت تو جھٹلائی نہیں جاتی بے شک وہ کچھ نہ بتائیں۔ اگر وہ

پرویز الہیٰ دور میں بن گیا اور فیتہ کٹ گیا، ٹھیک ہے وہ بنی تو عوام کے لئے ہی تھی، میں اس طرف بھی نہیں جاتا جی ٹھیک ہے ہم اس میں سے سیاست نکال دیتے ہیں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں انہوں نے فیز۔II لکھا ہے یہ مجھے فیز۔I کی تفصیل بتادیں کہ اس وقت اگر اس بلڈنگ میں فیز۔I مکمل ہو گیا ہے تو کیا ہوا ہے، وہاں 500 بیڈ میں سے 100 بیڈ یا 10 بیڈ آئے ہیں یا ایک بیڈ بھی نہیں آیا۔ میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ تیسرا سوال بعد میں کریں پہلے ان دو کا جواب تو آنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر میرے فاضل دوست کا تھوڑا سا دل دکھا ہے تو میں بالکل معذرت چاہتا ہوں۔ مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کیونکہ میں تو ان کا پردہ رکھ رہا تھا لیکن اگر یہ اپنا پردہ خود نہیں رکھنا چاہتے تو مجھے بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ چودھری پرویز الہیٰ نے صرف اور صرف اس کو کیش کروانے کے لئے اس کا فیتہ کاٹ دیا تھا باقی اس کے سارے پتے کاٹ دیئے تھے کوئی اس کے لئے serious fund allocation نہیں کی گئی تھی، بڑی معذرت کے ساتھ اس روش کو چاہے ہم کریں یا کوئی اور کرے یہ روش غلط تھی، غلط ہے، غلط رہے گی اور غلط روش سے اجتناب کرنا چاہئے نہ کہ اس پر insist کرنا چاہئے کہ اس پر credibility ملے، اس طرح credibility نہیں ملا کرتی وہ تو کام کرنے سے ملتی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اللہ کے فضل سے آپ کو لے کر دکھائیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کچھ (فیز۔I) کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: میرا سوال تو کچھ اور تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال کا اٹھنا مجھے سمجھ آ گیا ہے کیونکہ پرانی محبت قائم ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بالکل پرانی محبت قائم ہے کیونکہ میں اس دور میں اس کیبنٹ کا حصہ رہا ہوں میں انشاء اللہ اس کو defend کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ چودھری پرویز الہیٰ کا دور ان کی چھیڑ کیوں ہے؟ سوال پوچھا گیا کہ آپ یہ بتادیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسی بات کرنے کا مقصد کیا ہے۔ آپ کو ایسے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔ اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتے ایسی بات۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں، ان کی چھیڑ نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں انہوں نے یہ جو پوچھا ہے وہ یہ بتادیں۔ میرے حلقے میں سمن آباد ٹیچنگ سروسز ہسپتال ہے جس کا میں نے سنگ بنیاد رکھا تو انہوں نے 2015 میں جا کر اسے complete کیا ہے، یہاں پر بشیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس کو کیا کر دیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کو 2015 میں جا کر complete کیا ہے جبکہ وہ دو سال میں مکمل ہونا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ 27 کروڑ روپے کا 40 بیڈز پر مشتمل پراجیکٹ تھا اس کو 25 بیڈ کر دیا گیا اور آج یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس ہسپتال کی opening کر دی ہے۔ Last time بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہاں کھڑے ہو کر جواب دیا کہ میاں صاحب ہم اکٹھے جا کر اس کو visit کریں گے، اُدھر کس چیز کا visit کرنا ہے، اُدھر تو الو بولتے ہیں، اُدھر تو آپ نے اس کو tom کے حوالے کر دیا ہے وہ ہسپتال ٹیچنگ سروسز ہسپتال بنایا گیا کہ اس کے ساتھ اس کو attach کیا جائے۔ اب بات یہ ہے کہ جس چیز کا ان سے جواب مانگا جائے یہ مہربانی کر کے اس کا جواب دیں۔ اگر اس کو آپ politically کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں ہم اگلی بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اس politically بات کو چھوڑیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کرنا چاہ رہا میں تو کہہ رہا ہوں کہ ہم کو صرف یہی جواب دے دیں کہ ان کی چھیڑ کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سردار صاحب کی بات کا جواب دے دیں جو انہوں نے ضمنی سوال کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے سوال کیا کیا ہے یا شاید میں اپنی کم علمی کی وجہ سے سمجھ نہیں سکا؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنا ضمنی سوال repeat کر دیتا ہوں۔ جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ فیز۔II کا منصوبہ موجودہ مالی سال میں شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فیز۔I مکمل ہو گیا ہے۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ فیز۔I میں کیا کام ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! کیا یہ جنرل ہسپتال کی بات کر رہے ہیں کیونکہ میاں اسلم صاحب نے دوسرے ہسپتال کی بات کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ ضمنی سوال کا حصہ نہیں تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وہ اس سوال کا حصہ نہیں تھا اس لئے اُس پر لمبی تقریر ہو گئی۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ فیز۔I میں ایڈمن بلاک مکمل کیا گیا ہے، وارڈ مکمل کئے گئے ہیں، ایمرجنسی مکمل کی گئی ہے اور فیز۔II میں نیورو سائنسز مکمل کیا جائے گا جبکہ فیز۔III میں rest of things انشاء اللہ مکمل کر لی جائیں گی۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جو بھی غلطی یا کوتاہی ہے، میں پچھلی باتوں کی طرف نہیں جاتا لیکن میں نے تو نہیں پوچھا کہ وہاں کے ہسپتال کا سنگ بنیاد کس نے رکھا تھا؟ یہ جس مقصد کے لئے پوچھا گیا ہے تو یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ اُن کو سنا رہے ہیں؟ ایسا نہ کریں اور اس بات کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے آخری جز میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ فیز۔III منصوبہ کی لاگت 2247 ملین روپے سے کم کر کے 700 ملین روپے کر دی گئی ہے۔ کسی بھی منصوبے سے 1500 ملین روپے کم کرنا بڑی حیرت والی بات ہے کہ وہ منصوبہ کس طریقے سے مکمل ہو گا؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جو پیسے کم کئے گئے ہیں، کیا یہ اورنج لائن ٹرین کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کا ایک کیمپس already برڈوڈ روڈ پر چل رہا ہے جس کا دوسرا حصہ ہم وہاں پر بنا رہے ہیں اس لئے doubling سے بچنے کے لئے فی الحال اس کا بجٹ کم کیا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ سٹیٹ آف دی آرٹ مکمل کریں گے۔ ہمارے budgets کے پیسے آسمان سے تو نہیں برستے، پیسے تو ہمیں اکٹھے کرنا

پڑتے ہیں اور ہماری financial حالت کا سب کو پتا ہے۔ wish list ایک علیحدہ چیز ہوتی ہے جبکہ ground reality علیحدہ چیز ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات کا بالکل احترام کرتا ہوں کیونکہ آپ بھی یہی چاہتی ہیں، ہم بھی یہی چاہتے ہیں اور میاں محمد اسلم اقبال بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس صوبہ اور اس شہر کے لوگوں کو اچھی سے اچھی facilities ملیں لیکن اُن تمام issues کے لئے phase-wise priorities لگتی ہیں اور بہت ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اگلے برس جب functional ہو گا تو ڈاکٹر صاحبہ کو اللہ زندگی دے، جب یہ اُس کو visit کریں گی تو اللہ کے فضل و کرم سے یقیناً یہ سٹیٹ آف دی آرٹ facility ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبران جتنا ضمنی سوال کرتے ہیں اس کا جواب بھی اسی حساب سے دیا کریں لہٰذا مہربانی کریں کیونکہ آپ لمبی چوڑی بات شروع کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3053 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر اب بات نہیں ہو گی کیونکہ بات آگے چلی گئی ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔ تشریف رکھیں۔ شکریہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں کہ میں کیا بات کرنے لگا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں اس سوال کے بارے میں بات نہیں سنوں گا لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: میں تو اس سوال کی بات ہی نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اور بات کریں گے وہ میں Question Hour کے بعد سنوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اس سے concern ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، concern کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جب مرضی اٹھ جائیں۔ میں نے اس سوال کے بارے میں بول دیا ہے جو dispose of ہو گیا ہے۔ آپ پہلے بولتے تو میں on her behalf لے لیتا۔ اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، On his behalf سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3234 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: یونین کونسل 117 میں بی ایچ یو بنانے کی تفصیلات

*3234: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بنیادی مرکز صحت ہونا چاہئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 117 تحصیل و ضلع سرگودھا تقریباً 10 چکوک پر مشتمل ہے اور اس پوری یونین کونسل میں ایک بھی بنیادی مرکز صحت نہ ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت مذکورہ یونین کونسل میں بی ایچ یو کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے

(ج) ضلع سرگودھا میں 127 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع سرگودھا میں نئی یونین کونسلیں بن گئی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے نئی یونین کونسلوں میں نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کے لئے کوئی پالیسی نہ ہے لہٰذا پالیسی آنے کے بعد ہی عملدرآمد ہوگا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال میں یہ لکھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بنیادی مرکز صحت ہونا چاہئے؟" اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست ہے۔ جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا محکمہ صحت مذکورہ یونین کونسل میں BHU کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک؟" اس کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع سرگودھا میں 127 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع سرگودھا میں نئی یونین کونسلیں بن گئی ہیں۔

حکومتِ پنجاب کی طرف سے نئی یونین کونسلوں میں نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کے لئے کوئی پالیسی نہ ہے اور پالیسی آنے کے بعد ہی عملدرآمد ہو گا۔ جب ایک پالیسی بن چکی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیا مشکل پیش آ رہی ہے جس کی آپ کو سمجھ نہیں آ رہی؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ناں کیسے کر دی ہے اور ان کو کس پالیسی کا انتظار ہے؟

جناب سپیکر: پرانی یونین کونسل جس زمانے میں تھی آپ کو بھی پتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پتا ہے۔

جناب سپیکر: اُس وقت BHU ہر یونین کونسل میں تھا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔ آج آپ نے جواب دینا ہے تو بسم اللہ۔ آج سپیکر صاحب جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ سے اپنا نکتہ بیان کر دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے سمجھ آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مؤکل صاحب! اُن کو سمجھ آ گئی ہے وہ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پچھلے وقفہ سوالات میں بھی بات کی تھی اور دو دن پہلے بھی اس issue پر بات کی تھی اور سب کو پتا ہے کہ میں bold بات کرنے کا عادی ہوں۔ میں نے existing BHUs کے حوالے سے عرض کیا تھا کہ ہم تمام تر محنت کے باوجود 60 سے 65 فیصد اُن کو functional کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ 30 سے 35 فیصد BHUs ایسے ہیں جن کو ابھی بھی ہم functional نہیں کر سکے یعنی ڈاکٹروں کو وہاں تک نہیں پہنچا سکے۔ ہمارے پاس پرانا backlog already پڑا ہوا ہے جس کو ہم نے مکمل نہیں کیا یعنی کہ ہمارا پرانا homework ابھی complete نہیں ہوا چاہے جن بھی وجوہات کی بناء پر نہیں ہوا یا ڈاکٹر

نہیں جاتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ سارا failure محکمہ صحت کا ہے، ڈاکٹروں کا کوئی قصور نہیں ہے اور ہماری ہی غلطی ہے کہ وہ نہیں جاتے۔ ایک غلطی کے اوپر اب ہم نئی غلطی کرنے چلے جائیں کہ پہلے BHUs نہیں چل رہے اور دوسرا نئی یونین کونسلیں جو کہ چھوٹی بن گئی ہیں وہاں نئے BHUs بنادیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ نئے BHUs ضرور بنائیں گے لیکن پہلے تمام existing BHUs کو اللہ کے فضل سے fully functional کریں گے اُس کے بعد نئی پالیسی بنائیں گے۔ اس سلسلے میں کل ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے YDA کے تمام نمائندگان اور سینئر پروفیسروں کو ایک table پر بٹھایا تھا جن کے ساتھ محکمہ صحت بھی بیٹھا تھا۔ ہماری ان کے ساتھ تین گھنٹے کی نشست ہوئی ہے، ہم نے اپنے بھائیوں کو convince کر لیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیں اور تعاون کریں تاکہ ڈاکٹر دُور دراز کے BHUs میں بھی جائیں۔ ہم نے اب initiatives لئے ہیں اور پبلک سروس کمیشن والوں سے request کی ہے کہ RHCs اور BHUs میں ڈاکٹر recruit کرنے کے لئے ہمیں age relaxation چاہئے کیونکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ہمیں fresh ڈاکٹر نہ مل رہا ہو تو جو ڈاکٹر ریٹائرڈ ہو گئے ہیں یا اچھے ڈاکٹرز ہیں وہ RHCs اور BHUs میں لگائیں اور اس کے لئے اجازت فرمائیں جس کی ہمیں اجازت مل گئی ہے۔ اب ہمیں جو ڈاکٹرز available ہوں گے انہیں وہاں پر لگائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو 18 essential medicines تھیں ان کو BHU level پر ensure کرنے جا رہے ہیں اور ایک minimum delivery standard ہم نے set کر لیا ہے جسے ہم ensure کر رہے ہیں لہٰذا میں اپنے تمام colleagues کے سامنے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہم بڑی نیک نیتی کے ساتھ اس پر کام کر رہے ہیں اور بہت جلد اس issue کو انشاء اللہ تعالیٰ recover کر لیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ذرا اپنا سوال مکمل کر لوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پلیز! ضرور کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! چھوٹا سا سوال ہوتا ہے لیکن جواب بہت لمبا ہوتا ہے۔ میں مان لیتا ہوں کہ انہوں نے محکمہ کی incompetency بھی مان لی اور سب کچھ کر لیا لیکن جواب میں لکھا ہوا ہے کہ نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ اِن کی طرف سے جواب یہ آنا چاہئے تھا کہ ہم کسی پالیسی پر کام کر رہے ہیں جو چاہے ایک مہینہ یا چھ مہینے میں آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اب آپ مہربانی کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جو بات ہم کر رہے ہیں وہ اسے سمجھیں تو سہی۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹروں کو بھیجتے ہیں جبکہ وہاں BHU ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ساری بات انہوں نے تفصیل سے بتادی ہے۔ شکریہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ defend کیوں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ ملک احمد خان صاحب کو بھی ضمنی سوال کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ بنیادی مراکز صحت 1988, 1993 اور 1995 میں ہر یونین کونسل کی سطح پر قائم ہوئے جس کو تین دہائیاں ہو گئی ہیں۔ جس کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری کر رہے ہیں تو کتنے percent پیسے اُن کو دیتے ہیں؟ دیہاتوں کی آبادی تو سسک سسک کر مر رہی ہے اور اُدھر کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ اگر اس بنیادی مرکز صحت کو آپ سو روپیہ دیں گے اور توقع یہ کریں گے کہ عوام اس سے facilitate ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ نے تو debate شروع کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ debate نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں یا اپنا سوال لے کر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہی کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ جسارت کرنے لگا ہوں کہ:

This community, this Hall, this Assembly is made on words. It is not just about speaking it. It has to listen first and then answer.

اگر میں اپنی بات کی تمہید نہیں باندھ سکوں گا تو میں اپنا مؤقف کیسے پیش کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا ضمنی سوال کریں لیکن تمہید نہیں بندھے گی۔ آپ کی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: مجھے صرف ایک جملے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری کی اپنے previous ضمنی سوال کے جواب میں admitted position ہے کہ BHUs کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ BHUs کی مد میں کتنے پیسے ہیں جو اس بجٹ میں رکھے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو بتائیں کہ BHUs کی مد میں کتنے پیسے رکھے ہیں، ایسی کوئی سکیم ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پہلے اپنے معزز بھائی کے لئے یہ عرض کر دوں کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ BHUs بالکل ہی نہیں چل رہے بلکہ میں نے سچ تسلیم کیا ہے۔ اگر واقعی اُن کے حلقے میں BHU نہیں چل رہا ہو گا تو اُن کو تکلیف ہو گی اور پریشان ہوں گے۔ میں نے کہا ہے کہ تمام تر محنت کے بعد ہم 60 سے 65 فیصد BHUs کو functional کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اب جو rest of the 30 or 35 percent ہیں ان کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ functional کریں گے جس کے لئے مختلف options ہیں۔ میں نے detail کے ساتھ آپ کو ساری بات اس لئے سمجھائی ہے، definitely آپ کے حلقے کے لوگوں نے آپ کو ووٹ دیا ہے اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا قصور کیا ہے اور ہمارے پاس ڈاکٹر کب آئے گا؟ آپ کے پاس یہ تمام انفارمیشن ہونی چاہئے اس لئے میں نے لمبی بات کی ہے۔ پھر اوپر بیٹھے صحافی بھائی لکھتے ہیں کہ میں لمبی لمبی باتیں کرتا اور جواب دیتا ہوں۔ وہ اس لئے دیتا ہوں کہ ان دوستوں کو پتا ہونا چاہئے کہ کیا کام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے BHUs کے لئے کوئی گرانٹ رکھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اربوں روپے کی گرانٹ BHUs کے لئے رکھی جاتی ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیہاتی لوگوں کا کیا قصور ہے کہ وہاں کے BHUs میں کوئی سہولت نہ ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ cross questioning میں مجھے سمجھ نہیں آ رہی اور میں سمجھ نہیں سکا کہ ملک صاحب کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دیہات کو priority پر لائیں۔ یہ دیہات آپ کی basic constituency ہیں اس لئے انہیں priority پر لائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کے لئے فنڈز رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 3468 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3535 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زیر التواء کرپشن کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*3535: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے آج تک محکمہ صحت میں کرپشن کے کتنے کیسز زیر غور اور زیر التواء ہیں؟

(ب) ای ڈی او صحت ساہیوال کے پاس کتنے اور کتنے عرصہ سے کرپشن کے کیسز زیر التواء ہیں اور کتنے کیسز ہیں جن کی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں ہوئی ہیں؟

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران اب تک کتنے ہسپتالوں کے surprise visit کئے، ان کی تاریخ و دن کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) Surprise visit کے دوران کن کن ہسپتالوں میں بے ضابطگی اور بے قاعدگی کی نشاندہی کی گئی اور اس پر کون کون سے ڈاکٹرز ملازمین کی انکوائریاں ہوئیں اور اس پر کیا کیا سزائیں تجویز کی گئیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے تاحال کوئی کرپشن کا کیس زیر التواء نہ رہا ہے۔

(ب) رپورٹ جز(الف) بالا میں کی جا چکی ہے۔
(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں surprise visit کے حوالے سے پوچھا تھا کہ ای ڈی او نے اگر کئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میز پر رکھے گئے جواب آپ نے پڑھ لئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے لسٹ ملی ہے۔

جناب سپیکر: لسٹ مل گئی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ لسٹ 14-2013 سے آگے کچھ نہیں بتا رہی۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال کب دیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ ای ڈی او سے جب ہم بات کرتے ہیں کہ آپ ہمارے BHU کا visit کریں تو وہ ہمیں کسی اور ڈیپارٹمنٹ کا بتا دیتے ہیں جو اس کو supervise کرتا ہے اور ان کو چلاتا ہے۔ ای ڈی او کی وہاں پر کیا ڈیوٹی ہے اور اب BHUs کس ایجنسی کے کنٹرول میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ای ڈی او بہر حال ایک focal person ہے اور ابھی Chief Minister Health Reforms Road Map میں adopt کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر میں نے یہ بات کہی تھی کہ 60 سے 65 فیصد BHUs functional ہو گئے ہیں۔ وہ اس لئے بات کہی تھی کہ اب جتنے بھی BHUs ہیں ان کے MEs وہاں appoint کئے گئے ہیں جو ان کو visit کرتے ہیں۔ Visit کرنے کے بعد پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے بنائے گئے سافٹ ویئر پر وہ چیزوں کو upload کرتے ہیں۔ ای ڈی اوز duty bound ہیں اور وہ بھی ساتھ ساتھ اپنے visits کرتے ہیں۔ جو visits کی تفصیل دی گئی ہے وہ جس عرصہ کی پوچھی گئی ہے اسی عرصہ کی دی گئی ہے۔ اگر میرے بھائی کو اب تک کی تفصیل چاہئے تو ہم وہ بھی provide کر دیتے ہیں یہ کوئی مسئلہ

نہیں ہے۔ جہاں تک ایجنسی کی بات انہوں نے کی ہے تو میں ان کی بات کو سمجھ نہیں پایا۔ PRSP جو ہے وہ BHUs کو deal کیا کرتی تھی اور فی الحال بھی وہ کر رہی ہے اور اب بھی بہت سارے BHUs ان کو دیئے ہوئے ہیں۔ اب ہم نے MEs appoint ضرور کئے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر وہاں جاتے ہیں اور جا کر حاضری کو ensure کرتے ہیں کہ وہاں پر سٹاف پہنچا ہے کہ نہیں اور وہاں پر جو اٹھارہ میڈیسنز چاہئیں ہوتی ہیں وہ وہاں پر موجود ہیں یا نہیں۔ دیگر جو چھوٹے nitty-gritty معاملات ہیں وہ ان کو report کرتے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر تمام کا تمام data upload ہے اور اسی base پر یہ کہا تھا کہ آج الحمد للہ ہمیں یہاں بیٹھ کر پتا ہوتا ہے کہ کتنی جگہوں پر ڈاکٹرز نہیں آئے اور کتنی جگہوں پر یہ missing ہیں؟ اپنی ان تمام facilities missing کو ٹھیک کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے بھی جیسے بات کو لیا تو میں بڑی open بات کرتا ہوں اور اگر غلطی ہے تو اس کا ادراک کرتا ہوں۔ ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ہم فرشتے ہیں اور ہم میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ لوگ دن رات محنت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ان غلطیوں کو repair کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اپنی پالیسیوں میں تبدیلیاں بھی اسی لئے کر رہے ہیں اور نیت بھی یہی ہے کہ جتنے بھی BHUs ہیں انہیں fully functional کر دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک تو میں اپنے بھائی کی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ سوال کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ 2010 سے لے کر آج تک۔ ایوان میں تو جواب آج ہی آ رہا ہے ناں۔

جناب سپیکر: جب آپ نے سوال لکھ کر بھیجا وہ تاریخ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ملک احمد خان صاحب نے بڑی اچھی بات کی اور ہماری نمائندگی کرتے ہوئے بتایا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دیہاتوں میں BHUs کے اندر کیا کیا ہو رہا ہے۔ میں صرف اپنے حلقہ کے بارے میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال دیا ہے اسی پر ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جن BHUs کا اور RHCs کا visit کیا ہے تو ان کے متعلق گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے visit کیا ہے اور وہاں پر کوئی ایسی discrepancy نہیں پائی گئی جبکہ سنٹرز کے بارے میں کسی ایک جگہ پر لکھا ہے کہ کسی چوکیدار کو

censure کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر لکھا ہے کہ کسی سینٹری ورکر کو غیر حاضر پایا ہے جو کہ اس رپورٹ میں موجود ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو BHUs abandoned پڑے ہیں، انہیں visit میں انہوں نے دیکھا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کر رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں جس کا وہ جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ای ڈی او صاحب نے visit کیا ہے، میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک BHU 119/9.L main road پر ہے جس کی چار دیواری کوئی نہیں ہے اور کمروں کو تالے لگے ہوئے ہیں جسے ای ڈی او نے visit کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سیدن شاہ کی ڈسپنسری میرے حلقہ میں ہے جو کہ دریا کے کٹاؤ میں آ گئی اور آج تک ویران پڑی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں کس ضمنی سوال کا کیا جواب پوچھوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو افسر visit کرنے جاتے ہیں ان کی کوئی ڈیوٹی ہے کیونکہ دس، دس سال سے ڈسپنسر نہیں آتے اور وہ باہر پرائیویٹ میڈیکل سٹور چلا رہے ہیں تو انہیں کون چیک کرے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ملک ارشد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ملک ارشد صاحب ان دوستوں میں سے ہیں جو ماشاء اللہ بڑی محنت کرتے ہیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں روز نہیں تو ہر دوسرے دن ضرور آئے ہوتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے آج انہوں نے پہلی دفعہ یہ بات کی ہے اور اب تک انہوں نے کسی فورم پر نشاندہی نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بھی اپنے آپ کو refine کریں ناں انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تو اس کا جواب دے رہا ہوں اور جو حکم کریں گے میں جواب دوں گا۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ آج تک تو اس کا مطلب تو یہی ہے کہ جس تاریخ کو انہوں نے سوال کیا تھا اس تاریخ تک کی تفصیل ہم نے مہیا کرنی تھی جو کہ انہیں مہیا کر دی

ہے۔ باقی انہیں بتایا گیا کہ 41 ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور تمام لسٹ انہیں دے دی گئی ہے اور جن BHUs کی یہ بات کر رہے ہیں کہ abandoned ہیں تو اگر انہیں کوئی ایسی صورتحال کا سامنا ہے تو یہ ہمیں اس کی نشاندہی کریں کیونکہ ہم تو ہر وقت redress کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو کہتے ہی نہیں ہیں کہ یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں بلکہ ہم تو غلطیوں کو repair کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ آپ نشاندہی کریں انشاء اللہ تعالیٰ ہم مل کر اس معاملے کو حل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بتادوں گا۔ میں یہاں on the floor of the House اس بات کو بالکل admit کرنا چاہتا ہوں اور محکمہ صحت کو appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صحت اور انہوں نے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ایم ایس کو post کرنے کی جو commitment کی تھی تو بڑا ذمہ دار اور efficient ایم ایس لاکر بڑی مہربانی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے اپنے طور پر انہیں letter لکھ کر بھجوادیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ڈی ایچ کیو میں دستیاب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3547: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں اس وقت کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) سال 11-2010 سے آج تک طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس وقت کون کون سی طبی مشینری کس وجہ سے خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کی گئی؟

(د) اس ہسپتال کے لئے کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے، اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں موجود تمام طبی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

تفصیل	خرچ ومرمت
2010-11	124300/- روپے
2011-12	448000/- روپے
2012-13	302000/- روپے
2013-14	309600/- روپے
2014-15	187000/- روپے

(ج) تفصیل کے مطابق زیادہ تر مشینری beyond equipment repair ہے Director Medical Equipment Repair Workshop, Lahore کو لیٹر جاری کر دیا ہے کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجے تاکہ مشینری کو فعال بنایا جائے۔

(د) ہسپتال کی اپ گریڈیشن ہو رہی ہے۔PC-I میں طبی مشینری موجود ہے جو کہ ہسپتال اپ گریڈیشن مکمل ہونے پر خریدی جائے گی۔

(ہ) اس سال کارڈیالوجی یونٹ کی طبی مشینری خریدی جا رہی ہے جس کے ریٹ کنٹریکٹ ہو چکے ہیں اور advance withdrawal کی منظوری دی جا چکی ہے اور اس اثنا میں C/L جلد ہی کھول دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ اس وقت کون کون سی طبی مشینری کس وجہ سے خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کی گئی تو بتا دیں کہ کون کون سی مشینری خراب ہے اور اب تک کیوں نہیں ٹھیک ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی معذرت سے عرض کروں گا کہ میں ان کے سوال کو سمجھ نہیں پایا لہٰذا اگر معزز ممبر سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جز (ج) کا پوچھا ہے کہ کون کون سی مشینیں خراب ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں جو جو مشینیں خراب ہیں وہ بتادیں کہ یہ کب سے خراب ہیں اور کب تک فعال ہو جائیں گی یعنی working position میں آجائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ ان کا جو ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال ہے اس کو الحمد للہ اپ گریڈ کیا جارہا ہے، اس میں نیا میڈیکل کالج بنا ہے اس کی اپ گریڈیشن پر کام جاری ہے آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سی figures بتانا چاہوں گا کہ ہم نے 433 ملین روپیہ جون تک بلڈنگ کے لئے جاری کیا ہے، 500 ملین روپے ہم اگلے سال میں ان کو دے رہے ہیں، 3.6 بلین روپے کی سکیم ہم نے ڈی ایچ کیو کو اپ گریڈ کرنے کے لئے منظور کی ہے، اس میں Cardiology Unit لگا رہے ہیں اُس کے لئے بھی پیسے جاری کر دیئے گئے ہیں اور جو مشینری اس وقت خراب ہے اُس کے لئے لیٹر جاری کر دیا گیا ہے اور اُس کو pursue بھی کر رہے ہیں اور کل بھی جب میں نے اس کے اوپر سوال دیکھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کوئی جہاز ہے، کیا چیز ہے جو ٹھیک نہیں ہوتی، وہ مشینری پوچھ رہے ہیں کون سی مشینری؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تو پہلے ہی عرض کر رہا ہوں کہ جو سسٹم ہے اُس میں flaws اس لئے ہیں کہ جو بائیو میڈیکل انجنیئر ہوتا ہے ان کی تعداد کم ہے یہ ان کو چیک کرتے ہیں اور اب ہم اپنی بائیو میڈیکل ورکشاپ بھی خود بنا رہے ہیں تاکہ یہ جو issues آرہے ہیں یہ نہ آیا کریں کیونکہ بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں مشینری خراب ہوتی ہے اور بعض دفعہ پتا نہیں چلتا لیکن اب ہم نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور میں exact date اپنے بھائی کو session کے بعد پوچھ کر ضرور بتادوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں کیا بولتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا موڈ دیکھ رہا ہوں، آپ کا موڈ دیکھ کر بات کرنی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: میرا موڈ ٹھیک ہے آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ڈسٹرکٹ ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں ہے آپ دیکھیں جو لسٹ دی گئی ہے اس میں جو missing facilities ہیں اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چلڈرن وارڈ میں baby incubator تین ہیں اور تینوں ہی non functional ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!baby incubator تین ہیں اور تینوں ہی خراب ہیں کیا وجہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اب میری پوری بات تو سن لیں پہلے آپ کہتے ہیں سنائیں ہم سنانے لگتے ہیں پھر آپ کہتے ہیں کہ بات شارٹ کریں۔

جناب سپیکر: پہلے اتنی بات کا تو جواب لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!بات ہی لمبی ہے اتنی بڑی لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی،کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!nebulizer تین ہیں اُن میں ایک درست ہے دو خراب ہیں اور baby sucker machine ایک ہے وہ بھی خراب ہے،electric light mobile ایک ہے وہ بھی خراب ہے یہ ساری لسٹ اگر آپ خود مشاہدہ کر لیں میں نہیں چاہتا کہ زیادہ لمبی بات ہو آپ ناراض ہو جائیں گے۔ میرے بھائی مشیر صحت بھی بیٹھے ہیں، معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں ایک وہ بات جس کو میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!dilemma یہ ہوا کہ 2014 میں ہمیں گورنمنٹ آف پنجاب نے بہت بڑے فنڈز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے دیئے، میں آپ کی ایک منٹ کے لئے توجہ چاہتا ہوں۔2014 میں چیف منسٹر پنجاب نے ہمیں اربوں روپے کے فنڈز دیئے اور اُس وقت کے پرنسپل نے وہ فنڈز utilize نہ کئے ،وہ purchase نہ کی جس کا شاخسانہ آج اس کاغذ کی صورت میں موجود ہے تو اُس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی جس نے ہمیں اندھیروں میں ڈال دیا؟اُس ایک پرنسپل کی وجہ سے purchase ہی نہ ہوئی آج ساہیوال تحصیل کی چودہ پندرہ لاکھ کی آبادی ہے اُس کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہے۔ ہمارے مریضوں کو لاہور ہسپتالوں والے مانتے ہیں اور نہ ملتان والے مانتے ہیں وہ کہتے ہیں آپ ساہیوال ہسپتال میں جائیں، ساہیوال ہسپتال میں کوئی facilities نہیں ہیں

اور اللہ کے فضل سے یہ سکیم چل رہی ہے یہ اب مکمل ہو گئی ہے اگر 2014 میں اس پر عمل کر لیا جاتا ہے تو آج 2016 میں ہم کہیں اور کھڑے ہوتے اس کے لئے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جہاں تک ان کا گلہ ہے کہ facilities نہیں ہیں تو میں بڑا حیران ہوں کہ ابھی میڈیکل کالج بنا دیا ہے، ٹیچنگ ہسپتال کر دیا ہے، اپ گریڈ کر رہے ہیں، 3.6 بلین روپے کے فنڈز دے رہے ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ اب تک کافی ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کے لوگ پریشان ہیں تو آپ کا گلہ جائز بنتا ہے لیکن اُس کے اوپر بڑی speed سے کام جاری کر دیا گیا ہے، آپ کو بھی کام کا پتا ہے، آپ خود نگرانی کرتے ہیں، ہمارے علم میں ہے آپ وہاں پر جاتے ہیں اور آپ اُس کی پوزیشن کو ساتھ ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بڑی جلدی اللہ کے فضل سے مکمل کیا جائے گا اور فنڈز allocations اس طرح سے کی گئی ہے کہ کسی بھی جگہ پر فنڈز کی کمی نہیں رکھی گئی۔ یہ نہیں کیا گیا کہ منصوبہ announce کر دیا گیا اور فنڈز میں کنجوسی کی گئی ہے۔ فنڈز پوری طرح سے دیئے جا رہے ہیں جیسا میں نے بتایا 433 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں جو جون تک اُن کے پاس ہیں، اُس کے بعد 500 ملین روپے اگلے سال میں ہم دے رہے ہیں اور اُس کے بعد جو revenue component ہو گا اُس کے لئے بقایا rest of the 3.6 billions اس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ہو گا۔ آپ نے جو ابھی مشینری کی detail بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑی معذرت سے عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی لسٹ نہیں ہے، میرے پاس یہ لسٹ نہیں آئی اس لئے میں یہ دیکھ رہا تھا کہ میرے ریکارڈ میں یہ مشینری show نہیں ہو رہی کہ یہ خراب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے یہ لسٹ ہاؤس سے ملی ہے جو میرے پاس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ملک صاحب سے وہی بات کر رہا ہوں ملک صاحب آپ فوراً پریشان کیوں ہو جاتے ہیں اگر آپ کے پاس ہے تو میرے پاس نہیں آئی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں آپ کو یہ لسٹ بھجوا دیتا ہوں آپ چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، kindly آج ہی ہم اس کو ڈیپارٹمنٹ سے take up کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کا یہ کیس اب کہیں اور جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جو issues انہوں نے بتائے ہیں یہ genuine ہیں تو ہم اس کو پہلی priority میں رکھتے ہوئے فوری طور پر چاہئے ضمنی گرانٹ لینے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر اتنا زور نہ لگائیں، آپ دونوں صاحبان تشریف رکھیں۔ اس سوال کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے، اس کی رپورٹ within two months ہاؤس کے اندر پیش کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک گزارش کرنی ہے کہ جو فنڈز 2014 میں جس پرنسپل نے lapse کئے CMIT کی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ الگ بات ہے، وہ اور بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر اُسے بھی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اُس کا طریق کار اور ہے اُس کو یہ محکمانہ طور پر کریں گے، اپنے طور پر کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اُس پر direction دے دیں۔

جناب سپیکر: جب تک وہ رپورٹ نہیں آئے گی میں direction نہیں دوں گا۔ جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3569 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عطائی ڈاکٹروں کے خلاف حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3569: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دارالحکومت لاہور میں عطائی ڈاکٹر لوگوں کی زندگی سے کھیل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئے روز مختلف چینلز پر ان جعلی ڈاکٹروں کے اشتہارات بھی نشر ہوتے رہتے ہیں؟

(ج) حکومت نے عوام کو ان جعلی ڈاکٹروں / عطائیوں سے بچانے کے لئے پچھلے دو سالوں میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت لاہور کی ٹیمیں حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف مسلسل چیکنگ کرتی رہتی ہیں اور اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رکھا ہوا ہے۔

(ب) محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے پچھلے دو سالوں میں بائیس عطائی ڈاکٹرز، حکیموں کے خلاف اشتہارات چلانے پر چالان کئے گئے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے ہیلتھ کیئر کمیشن کے نام سے ایک خود مختار ادارہ بنایا ہے، جو کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے کل 784 حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں مقدمات درج کرائے اور ڈرگ ایکٹ کے تحت ان کے چالان بھی کئے اور ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سر بمہر بھی کیا گیا ان میں سے مجاز اداروں نے 302 کیسز کا فیصلہ کرتے ہوئے 63,85,000 روپے جرمانہ کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں جن کو quacks کہتے ہیں ان کے خلاف کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟ جہاں تک مجھے علم ہے ان کے کلینکس کو سیل کر کے ان سے ایک normal سی فیس چارج کی جاتی ہے میرا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قید کی سزا بھی مقرر ہے اور اگر قید کی سزا ہے تو کتنے سال کی قید کی سزا دی جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی پچھلا سوال جو تھا اُس میں یہ ساری detail میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ہاؤس کے سامنے بات کر دی ہے

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں صاحب مجھ سے تھوڑا گلہ بھی کر رہے تھے۔ میں اپنی بہن کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں کہ جیسے میں نے پہلے بتایا کہ ہم نے جو ہیلتھ کیئر کمیشن مہم کا آغاز کیا تھا جس میں، میں نے بتایا کہ ہزاروں لوگوں کے خلاف crackdown کئے گئے جیسے تھوڑی سی detail اس میں دی گئی ہے اُس میں لاہور ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی گئی تھی جس پٹیشن کے اوپر فیصلہ یہ آیا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کو sealing سے روک دیا گیا اور جب ہیلتھ کیئر کمیشن sealing کرتا ہے تو اُس وقت تک وہ de-seal نہیں کرتا چاہے جتنا مرضی جرمانہ ہو جائے، چاہے جو مرضی ہو جائے جب تک وہ quacks جس کو ہم quacks سمجھ کر seal کر رہے ہیں اگر وہ اپنی کونسل سے رجسٹر ہو جائے گا، اگر ڈاکٹر ہے تو اپنی PMDC سے رجسٹر ہو جائے گا، اگر ہومیوپیتھک سے ہے تو وہ ہومیوپیتھک کونسل سے رجسٹر ہو گا اور اگر quack نہیں ہو گا اور اپنا کوئی ثبوت دے دے گا تو ہم اُس کو de-seal کر دیں گے لیکن اگر وہ ثبوت نہیں دے گا تو اُس کی de-seal premises نہیں کی جائے گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! I understand what you say میری گزارش یہ ہے کہ ایف آئی آر درج ہو اور in present میں ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی پوزیشن اس وقت یہ ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن اس پر بڑی تیزی سے legislation کی جانب گامزن ہے لیکن فی الوقت ایسی سزا نہیں ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن نے recommend کیا اور ہم اب اُس کو اسمبلی میں لے کر آ رہے ہیں جس طرح سے ہم نے جعلی ادویات کی سزائیں بڑھائی ہیں اسی طرح سے ہم ان quacks کی سزاؤں کو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اُن کو بھی پتا چل گیا ہے مہربانی! آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، بولیں آپ کا ضمنی سوال کون سے سوال پر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3569 پر ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کا ضمنی سوال سنیں آپ نے اُس کا جواب دینا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے اُس میں گورنمنٹ آف پنجاب نے ہیلتھ کیئر کمیشن کے نام سے ایک خود مختار ادارہ بنایا ہے، جو کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے کل 784 حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں مقدمات درج کرائے اور ڈرگ ایکٹ کے تحت ان کے چالان بھی کئے اور ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سر بمہر بھی کیا گیا ان میں سے مجاز اداروں نے 302 کیسز کا فیصلہ کرتے ہوئے 63,85,000 روپے جرمانہ کیا۔ اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسی نوعیت کا ایک سوال is already listed for Question No. 2526 ہے اور اُس کے جواب میں ان عطائی نیم حکیم۔۔۔

جناب سپیکر: وہ لاہور کا پوچھ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دونوں لاہور کے ہیں لیکن ان کی detail میں فرق ہے۔ یہ بتادیں کہ اس میں سے کون سا ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: یہ تاریخ کا فرق پڑ گیا ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر تین سال بعد جواب آئے گا تو ایسا ہی آئے گا۔

جناب سپیکر: جب محکمے کی باری آئے گی پھر ہی اس نے آنا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! باری تین سال بعد آ جائے لیکن جواب کی وصولی تو آپ کے رولز آف پروسیجر میں درج ہے کہ کتنے ٹائم میں آنی ہے۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال: محکمہ صحت کو فراہم کی گئی رقم واستعمال کی تفصیلات

*3087: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت کے لئے مالی سال 14-2013 میں کتنی رقم رکھی گئی ہے، مدوار تفصیل بتائیں؟

(ب) اب تک کتنی رقم اس ضلع کے ای ڈی او صحت کو فراہم کی گئی ہے، کتنی رقم بقایا ہے اور یہ رقم کب تک فراہم کی جائے گی؟

(ج) ای ڈی او ساہیوال کو جو رقم مدوار ملی ہے وہ اس کی تقسیم کس طریق کار کے تحت کر رہا ہے یا کر چکا ہے؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کو مدوار اب تک کتنی رقم دی گئی ہے؟

(ہ) کتنی رقم سے اس ہسپتال کو ادویات فراہم کی گئی ہیں؟

(و) بقایا کتنی رقم اس ہسپتال کے پاس کس کس مد میں پڑی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت کے لئے مالی سال 14-2013 میں کل رقم جو کہ مدوار رکھی گئی۔

تنخواہ	478399000/- روپے
متفرق	153340000/- روپے
کل	631739000/- روپے

مدوار مزید تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اب تک تمام رقم فراہم کر دی گئی ہے اور کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) ای ڈی او ہیلتھ ساہیوال کو جو رقم ملی ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال ہی مدوار تقسیم کرتی ہے ای ڈی او ہیلتھ اپنے طور پر نہیں کرتا ہے۔

(د) ساہیوال میڈیکل کالج / ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کو مالی سال 14-2013 سے اب تک کل رقم 1946,641,697/- روپے دی گئی۔ مالی سال 14-2013 سے اب تک کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ساہیوال میڈیکل کالج کو اب تک۔/200,000,000روپے کی ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ فراہم کی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مورخہ 2016۔03۔22 تک کل رقم 324,736,395روپے اس ہسپتال کے پاس بقایا پڑی ہے اور بقایا کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: ورک چارج ملازمین کی بھرتی کی تفصیلات

*2539: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 مئی / جون / جولائی اور اگست میں کتنے ورک چارج ملازمین قائد اعظم میڈیکل کالج، وکٹوریہ ہسپتال، جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال روڈ اور سول ہسپتال جھانگی والا روڈ بہاولپور میں رکھے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت اور تعلیمی قابلیت فراہم کریں نیز یہ بتائیں کہ یہ کس کس کام کے لئے رکھے گئے ہیں؟

(ب) مزید کتنے ورک چارج ملازمین ان مذکورہ بالا اداروں کے نظام کو بہتر طور پر چلانے کے لئے رکھے جانے کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2013 مئی جون جولائی اور اگست میں بیس اے سی مکینک، بیس ہیلپر کو ورک چارج کی بنیاد پر 75 دنوں کے لئے بورڈ آف مینجمنٹ سے منظوری لے کر بھرتی کیا گیا۔
ورک چارج ملازمین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کا نظام بہتر طور پر چل رہا ہے اس لئے مزید ورک چارج ملازمین کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3053: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کو سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے بجٹ میں لوکل پرچیز کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات ایل پی کے ذریعے خرید کی گئیں اور کن کن میڈیکل سٹورز اور کمپنیوں سے خرید کی گئیں؟

(ج) یہ ادویات کن کن مریضوں کو سپلائی کی گئیں؟

(د) کیا سال 13۔2012 کے دوران ایل پی کے ذریعے خرید کردہ ادویات کے فنڈز کا آڈٹ کروایا گیا ہے اگر ہاں تو یہ آڈٹ کس نے کیا اور اس نے کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کو سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے بجٹ میں لوکل پرچیز کی مد میں مختص کی گئی رقم درج ذیل ہے:

2012۔13	(Rs 12,75,54,000/۔)
2013۔14	(Rs 11,26,25,000/۔)

(ب) سال 13۔2012 کے دوران مبلغ 12,75,54,000/۔ روپے کی ادویات ایل پی کے ذریعے خرید کی گئیں جبکہ سال 14۔2013 کے دوران ماہ جنوری 14 تک مبلغ 5,63,9000/۔ روپے کی ادویات خریدی گئیں اور یہ تمام ادویات میسرز اکرم برادرز (کنٹریکٹر) سے خرید کی گئیں۔

(ج) جو ادویات ہسپتال ہذا میں موجود نہ ہوں وہ لوکل پرچیز کے ذریعے ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی میں آنے والے تمام مریضوں، داخل مریضوں اور آؤٹ ڈور کے وہ مریض (جن کو لوکل پرچیز کی اجازت دی گئی ہو) اور اس کے علاوہ پارلیمنٹیرین، بیوروکریسی اور معزز جج صاحبان / جوڈیشری کو قواعد وضوابط کے تحت دی جاتی ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا کے سال 13۔2012 کے دوران لوکل پرچیز کے ذریعے خرید کردہ ادویات کے فنڈز کا آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ سے کروایا گیا ہے جس میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

لاہور: آر ایچ سی کاہنہ کے بارے میں تفصیلات

*3468: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی کاہنہ لاہور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ب) اگر اس میں ایمر جنسی کی سہولیات میسر ہے تو اس کی ایمر جنسی میں کتنے مریضوں کو داخل کیا جاسکتا ہے؟

(ج) اس کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) اس سنٹر پر کون کون سی طبی مشینری، جنریٹرز اور دیگر آلات ہیں؟

(ہ) اس سنٹر میں فراہم کردہ تمام طبی مشینری اور جنریٹرز چالو حالت میں ہیں؟

(و) اس کے لئے جو جنریٹرز ہیں وہ کب فراہم کئے گئے تھے اور ان جنریٹرز کے سال 11۔2010، 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر ایچ سی کاہنہ 20 بیڈ پر مشتمل ہے۔ سٹاف کی لسٹ بمعہ نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سی کاہنہ میں ایمر جنسی کی سہولیات موجود ہیں چار مریضوں کو ایمر جنسی میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

(ج) اخراجات کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس سنٹر میں ایک عدد جنریٹر، ایک لیبر روم، مع تمام طبی آلات، آپریشن تھیٹر مکمل، ڈینٹل یونٹ مکمل، ایکسرے مشین، لیبارٹری مع تمام ضروری آلات

(ہ) اس سنٹر میں تمام طبی مشینری اور جنریٹر چالو حالت میں ہیں۔

(و) یہ جنریٹر 2009 میں فراہم کیا گیا تھا۔ جنریٹر کے اخراجات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے

i)	سال 11۔2010	7640/- روپے
ii)	سال 12۔2011	4240/- روپے
iii)	سال 13۔2012	19430/- روپے

کا ڈیزل خرچ ہوا ہے۔

ساہیوال: میڈیکل کالج کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3573: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی، اس کا تخمینہ لاگت بتائیں نیز ان کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہو گی؟

(ب) آج تک اس کی عمارت کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، موقع پر کتنی عمارت بنی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس کی عمارت کی تعمیر کب مکمل ہونی تھی، آج تک کتنی عمارت مکمل ہوئی ہے؟

(د) اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے سال 14۔2013 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے کیا اس پر کام جاری ہے، اگر کام بند ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کی عمارت اسی سال مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر 2011۔12۔16 کو شروع کی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت 869.120 ملین ہے عمارت 487 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 15۔2014 کے اختتام تک عمارت ہذا پر 933.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں عمارت تقریباً 100 فیصد مکمل ہو چکی ہے اور minor کام رہتا ہے۔

(ج) عمارت کی تعمیر 12۔12۔15 تک ہونا تھی تاہم بعد میں اس میں 14۔06۔30 تک وسیع کر دی گئی اور اب یہ عمارت تقریباً 100 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

(د) سال 15۔2014 کے لئے کالج ہذا کے لئے 25(M) رقم مختص کی گئی تھی۔

(ہ) تکمیل مکمل ہو گئی ہے۔

لاہور: میو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3589: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اگر اس ایمرجنسی کی ڈویژن کی گئی ہے تو اس کی تفصیل ڈویژن وار بتائیں؟

(ج) اس وقت ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ایمرجنسی کا سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ایمرجنسی میں کون کون سی سہولیات مریضوں کے لئے فراہم کی گئی ہیں اور مزید کون کون سی سہولیات کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال کی ایمرجنسی 140 بیڈز پر مشتمل ہے اور بچہ میڈیکل / سرجیکل ایمرجنسی 35 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) جی ہاں! ایمرجنسی کی چار ڈویژن کی گئی ہیں۔

1۔ سرجری 2۔ میڈیسن

3۔ آرتھوپیڈک 4۔ بچہ میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی

(ج) میو ہسپتال کی ایمرجنسی میں 60 ڈاکٹرز، 150 نرسز اور 99 پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ اور بچہ میڈیکل / سرجیکل ایمرجنسی میں 27 ڈاکٹرز، 31 نرسز اور 46 پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) ایمرجنسی کا بجٹ علیحدہ نہیں ہوتا۔ میو ہسپتال کا پچھلے چار سال کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے:

2,786,237,000روپے	2012-13	2,309,694,000/-روپے	2011-12
3,289,491,000روپے	2014-15	3,135,013,000/-روپے	2013-14

ادویات کا بجٹ

58,50,00,000روپے	2012-13	39,76,17,000/-روپے	2011-12
73,50,00,000روپے	2014-15	60,00,00,000/-روپے	2013-14

30-40 فیصد مریض ایمرجنسی میں آتے ہیں جب کہ کل بجٹ کا 70-60 فیصد ایمرجنسی کے مریضوں پر خرچ ہوتا ہے۔

(ہ) میو ہسپتال کی مین ایمرجنسی اور بچہ ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کے لئے تمام لیبارٹری ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ، ایکسرے، ای سی جی اور سی ٹی سکین کی سہولیات میسر ہیں۔ مزید سہولیات کا وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ضلع لاہور میں سرکاری ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3612: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کے نام نیز ان میں بیڈز کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ ہے اور کس کس میں نہ ہے؟

(ج) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(د) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹ کی مشینیں ہیں؟
(ہ) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟
(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں موجود missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول کو ملنے والے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3638: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کئے گئے؟
(ب) مذکورہ فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، مدوار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
(ج) مذکورہ ادارے میں کس کس گریڈ کے کتنے ڈاکٹرز، پروفیسرز و دیگر تدریسی عملہ موجود ہے اور کتنی تدریسی عملہ کی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب سے خالی ہیں؟
(د) ان تدریسی عملہ کو تنخواہوں کی مد میں کتنے اخراجات ہو رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کو پچھلے دو سالوں میں ٹوٹل فنڈ۔/49,998,000روپے مختص کئے گئے۔ جن میں سے مبلغ 42,785,000روپے ملازمین کی تنخواہوں کے لئے اور

مبلغ۔/7,213,000روپے دیگر اخراجات کے لئے مختص ہوئے۔ مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کو پچھلے دو سالوں میں تنخواہوں کی مد میں ۔/6,361,212روپے خرچ ہوئے اور دیگر اخراجات کی مد میں۔/4,139,758روپے خرچ ہوئے۔ مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز میں مندرجہ ذیل تدریسی عملہ کام کر رہا ہے:

1۔ پرنسپل 2۔ وائس پرنسپل
3۔ فزیوتھراپسٹ 4۔ لیکچرار کلینیکل سائیکالوجی،
5۔ لیکچرار اپلائیڈ سائیکالوجی 6۔ لیکچرار بائیو سٹیٹسٹکس

اس کے علاوہ چلڈرن ہسپتال کی فیکلٹی میں سے 50 سے زائد ممبران جن میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ڈاکٹرز شامل ہیں۔ وہ بھی مختلف شعبہ جات میں پڑھا رہے ہیں اور کچھ وزٹنگ لیکچرارز بھی شامل ہیں جو تدریسی عمل میں کارفرما ہیں۔

تدریسی عملہ کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

1۔ ڈمانسٹریٹر اناٹومی 2016۔02۔10,17-BS سے خالی ہے۔
2۔ لیکچرار سوشیالوجی 2015۔04۔09,17-BS سے خالی ہے۔
3۔ ڈمانسٹریٹر فزیالوجی 2012۔10۔15,17-BS سے خالی ہے۔
4۔ ڈمانسٹریٹر بائیو کیمسٹری,17-BS اکتوبر 2011 سے خالی ہے۔
5۔ لیکچرار فزکس 2012۔09۔27,17-BS سے خالی ہے۔
6۔ لیکچرار اسلامک سٹڈیز 2012۔06۔15,17-BS سے خالی ہے۔
7۔ لیکچرر گائنسیالوجی 2012۔07۔30,17-BS سے خالی ہے۔
8۔ میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجسٹ 2008۔10۔22,17-BS سے خالی ہے۔
9۔ ٹیوٹر/لیب ورک 16-BS کی 9 اسامیاں بھی خالی ہیں۔

(د) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے تمام سٹاف سے متعلقہ اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2014-2015 میں 1,686,932 روپے وزٹنگ فیکلٹی لیکچرار کی مد میں خرچ ہوئے۔ اور اب تک 2015-2016 میں۔/1,008,046 روپے وزٹنگ فیکلٹی لیکچرارز کی مد میں خرچ ہوئے۔

لاہور: میڈیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3639: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے کتنے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کالج وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنی کتنی بسیں ہیں، کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے کتنے اخراجات ہوئے، کالج وسال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں چھ سرکاری میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور
2۔ سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور
3۔ امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور
4۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور
5۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور
6۔ شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور

(ب) یونیورسٹی سے ملحق کالجز کے طلباء وطالبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور 1584
2۔ سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور 945
3۔ امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور 200
4۔ شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور 485

دیگر کالجز یونیورسٹی سے ملحقہ نہیں ہیں۔

(ج)

سیریل نمبر	یونیورسٹی /کالج	بسوں کی تعداد
1۔	علامہ اقبال میڈیکل کالج،لاہور	6عدد
2۔	امیر الدین میڈیکل کالج،لاہور	4عدد
3۔	سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز،لاہور	8عدد
4۔	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی،لاہور	14عدد
5۔	شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج،لاہور	ایک عدد
6۔	فاطمہ جناح میڈیکل کالج،لاہور	7عدد

(د)

سیریل نمبر	یونیورسٹی /کالج	مالی سال	کل اخراجات
1۔	علامہ اقبال میڈیکل کالج،لاہور	77,81,195	2014۔15
		87,84,989	2015۔16
2۔	امیر الدین میڈیکل کالج،لاہور	Nil	2014–15
		42203024	2015۔16
3۔	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی،لاہور	58,52,75	2014۔15
		44,51,548	2015۔16
4۔	شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج،لاہور	64,761	2014۔15
		130708	2015۔16
5۔	فاطمہ جناح میڈیکل کالج،لاہور	92,85,736	2013۔14
		76,64,495	2014۔15
6۔	سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز،لاہور	21,80,463	2014۔15
		8,86,597	2015۔16

ڈی جی خان: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں موجود مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3660: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت مزید کون کون سی طبی مشینری کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اس کو ٹھیک کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں درجہ ذیل طبی مشینری موجود ہیں:

ایکسرے مشین ڈیجیٹل، الٹرا ساؤنڈ مشین، سی ٹی سکین مشین، انستھیزیا مشین، وینٹی لیٹر مشین، کارڈیک مانیٹر، ایکو کارڈیو گرافی مشین، ای ٹی ٹی مشین، سکر مشین، ڈایا تھرمی مشین، ڈیفبلیٹر، فیکو مشین، مائیکرو سکوپ آئی، سلٹ لیمپ آئی، ہارٹ ائیر اوون، آٹو کلیو ڈیجیٹل، آرگان لیزر مشین، یاگ لیزر مشین، آئی اے بی سکین مشین، بلڈ گیس اینالائزر، ای سی جی مشین، وائیٹل سائن مانیٹر، ایلائزا مشین، پلس آکسیمیٹر، ہائیڈرالک آپریشن ٹیبل، ڈائیلسز مشین، جین ایکسپرٹ مشین، نیبولائزر مشین، کیمسٹری اینالائزر مشین۔

(ب) تمام جملہ وارڈ کے سربراہان کی ضروریات کے مطابق بقایا مشینری missing Specialities کی منظور شدہ سکیم کے تحت خرید کی جائیں گی۔

(ج) ہسپتال کی تمام طبی مشینری اس وقت معمول کے مطابق کام کر رہی ہے۔

ڈی جی خان میں ڈی ایچ کیو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3661: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا کتنا فنڈ کن کن مدات میں فراہم کیا ہے؟

(ب) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں اور مفت دوائیوں کی فراہمی پر خرچ کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ غریب مریضوں کو قطعاً مفت دوائیاں فراہم نہیں کی جا رہی ہیں لیکن ریکارڈ میں جعلی اندراج کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران کوئی متبادل نظام نہ ہے بلکہ مریضوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان کو پچھلے دو سالوں میں مندرجہ ذیل فنڈز دیئے گئے۔

(ا) ملازمین کی تنخواہیں برائے سال 14-2013 مبلغ 36 کروڑ 84 لاکھ 51 ہزار روپے اور 15-2014 میں مبلغ 44 کروڑ 58 لاکھ 56 ہزار کے فنڈز دیئے گئے۔

(۲) فنڈز برائے متفرق اخراجات

2013۔14 = مبلغ 14 کروڑ 33 لاکھ 55 ہزار

2014۔15 = مبلغ 16 کروڑ 66 لاکھ 93 ہزار

(ب) ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ 44 کروڑ 58 لاکھ چار ہزار خرچ کئے گئے اور غریب عوام کے لئے دس کروڑ پچاس لاکھ میڈیسن پر خرچ ہوئے۔

(ج) یہ غلط ہے کہ غریب مریضوں کو قطاً مفت دوائیاں فراہم نہیں کی جاتی ہیں بلکہ تمام ادویات بلاتفریق ساری عوام پر خرچ کی جاتی ہیں اور ان کا اندراج بالکل صحیح طریقے سے کیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہیں کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران متبادل انتظام نہیں ہے بلکہ تین عدد جنریٹر سے فوراً بجلی کی متبادل سپلائی شروع کر دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ہسپتال میں مختلف وارڈ اور ایمرجنسی میں ٹھنڈے پانی کا انتظام موجود ہے۔

نوٹ: حکومت پنجاب نے سال 16۔2015 کے دوران ادویات کی خرید و استعمال کو جانچنے کے لئے پہلی مرتبہ مسابقت کے ذریعے ایک نامور چارٹرڈ فرم Errnst & Young کو منتخب کر لیا ہے۔ فرم ہذا ایک مہینے کے اندر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں، ہر ضلع میں ایک منتخب تحصیل ہیڈ کوارٹر، رورل ہیلتھ سنٹر اور بنیادی مرکز صحت میں ادویات کی ترسیل خرچ اور موجود ذخیرہ کا آڈٹ کرے گی۔ اسی طرح تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کا ایک تناسب سے طے شدہ sample آڈٹ کرے گی۔ یہ مطلق غیر جانبدار رپورٹ 10–8 ہفتوں میں دستیاب ہو گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: رورل ہیلتھ سنٹرز سندھیلیانوالی سے متعلقہ تفصیلات

*3691: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نئی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اس کے لئے مشینری اور آلات کی خرید بھی کی جا چکی ہے؟

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی کی عمارت، مشینری اور آلات پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ بالا رورل ہیلتھ سنٹر میں سٹاف کی تعیناتی بھی عمل میں آ چکی ہے اور کام کا آغاز ہو چکا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عمارت مکمل ہو چکی ہے جو کہ محکمہ صحت نے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے مورخہ 26.01.2010 کو take over کی تھی اور PC-I کے مطابق مشینری اور آلات کی خرید بھی کی جا چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی کی عمارت کی تعمیر پر مبلغ 16.554 ملین روپے لاگت آئی تھی اور مشینری اور آلات کی خرید پر مبلغ 4.935 ملین روپے خرچ آئے تھے۔

(ج) جی ہاں! حکومت کی منظور شدہ yardstick کے مطابق رورل ہیلتھ سنٹر کے لئے 43 عدد عملہ کی سیٹوں کی منظوری کا کیس حکومت کو بھجوایا گیا تھا جس میں سے حکومت نے 22 سیٹوں کی منظوری دی تھی حکومت کو بقایا عملہ کی 21 سیٹوں کا کیس بھی بھجوایا گیا ہے جو کہ ابھی تک حکومت کے زیر غور ہے۔

مذکورہ بالا رورل ہیلتھ سنٹر میں گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ عملہ کی 22 سیٹوں پر تعیناتی عمل میں آ چکی ہے اور ہسپتال سال 2013 سے فنکشنل کر دیا گیا ہے اور علاقہ کے عوام / لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

سیالکوٹ: حلقہ پی پی۔130 میں گاؤں مندر انوالہ میں بی ایچ یو کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3927: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ کے گاؤں مندر انوالہ میں بی ایچ یو کی کوئی سرکاری بلڈنگ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مندر انوالہ میں بی ایچ یو کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کس سال اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مندر انوالہ میں بی ایچ یو کی کوئی سرکاری بلڈنگ موجود نہ ہے۔ کیونکہ مندر انوالہ میں ایک رورل ڈسپنسری اور ایک عدد زچہ بچہ سنٹر کی بلڈنگ قیام پاکستان

سے پہلے تعمیر ہوئی تھی جو کہ 2007 کو اس کی بلڈنگ گر گئی اور عارضی طور پر ایک NGO کی بلڈنگ استعمال کر رہے ہیں

(ب) حال ہی میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر محکمہ بلڈنگ سیالکوٹ نے رورل ڈسپنسری/زچہ بچہ سنٹر کی تعمیر نو کے لئے مبلغ 3.961(m) کی سکیم بوساطت محکمہ صحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ تیار کر کے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کو بھیجی ہے جو کہ ڈی ڈی سی سیالکوٹ نے مورخہ 2016۔04۔09 کو سکیم منظور کر دی ہے۔ اب منظوری کا لیٹر محکمہ صحت پنجاب کو فنڈز کی دستیابی کے لئے بھیجا جا رہا ہے جب گورنمنٹ آف پنجاب مطلوبہ فنڈز محکمہ بلڈنگز سیالکوٹ کو جاری کر دے گی تب رورل ڈسپنسری/زچہ بچہ سنٹر کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

سیالکوٹ: سول ہسپتال ڈسکہ سے مریضوں کو دوسرے شہروں میں ریفر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3928: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں 11۔ مئی 2013 سے لے کر Up Till Now کتنے مریضوں کو گوجرانوالہ، سیالکوٹ یا لاہور میں refer کیا گیا، کن وجوہات کی بناء پر ان کو سول ہسپتال ڈسکہ سے refer کیا گیا؟

(ب) کیا ان مریضوں کا علاج سول ہسپتال ڈسکہ میں ممکن نہ تھا جبکہ ڈسکہ میں چھ ڈاکٹرز سپیشلسٹ موجود ہیں؟

(ج) سول ہسپتال ڈسکہ میں یہ روایت ہے کہ یہ مریضوں کو بلاوجہ سیالکوٹ، گجرات، لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے اس پریکٹس کا تدارک کیا جانا ضروری ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علاج سول ہسپتال ڈسکہ کی ایمرجنسی وارڈ سے مورخہ 2013۔05۔11 سے لے کر 2014۔07۔01 تک 994 مریضوں کو گوجرانوالہ سیالکوٹ اور لاہور میں ریفر کیا گیا۔ ریفر کئے جانے والے زیادہ تر مریض ہیڈ انجری اور نیوروسرجری کے ہیں جن کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز سول ہسپتال میں نہ ہیں۔ اس کے علاوہ کوالیفائیڈ انستھاٹسٹ کی ضرورت ہوتی

ہے۔ان مریضوں کوان کی حالت اور بیماری کے پیش نظر مناسب وقت پر موزوں جگہ پر ریفر کیا گیا ہے۔

(ب) جز نمبر (الف) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

(ج) تردید کی جاتی ہے۔

گجرات: آر ایچ سی دلانوالہ کی ایمبولینس کی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3948: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی دلانوالہ ضلع گجرات میں نئی ایمبولینس چوری ہوئی تھی جو ابھی تک برآمد نہیں ہوئی؟

(ب) حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کب تک ایمبولینس مل جائے گی، اس کو چوری ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کا عملہ بھی چوری میں ملوث ہے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ RHC دلانوالہ سے 16۔ جون 2013 کو سرکاری ایمبولینس چوری ہوئی تھی جو ابھی تک برآمد نہ ہو سکی ہے۔

(ب) اس سوال کا تفصیلی جواب درج ذیل ہے:

1) RHC دلانوالہ سے سرکاری ایمبولینس چوری کا واقعہ مورخہ 16۔ جون 2013 کو پیش آیا۔

2) چوری کی اطلاع RHC کے انچارج ڈاکٹر شاہد رضا بٹ نے بحوالہ 13/52 مورخہ 16۔ جون 2013 کو دی اور تفصیلی ٹیلی فونک اطلاع بھی کر دی۔

3) چوری کے واقعہ کی ایف آئی آر مورخہ 16۔ جون 2013 زیر دفعہ 38/ متعلقہ تھانہ صدر لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں کرائی گئی۔

4) ابتدائی رپورٹ ایف آئی آر نمبر 158 درج کرانے کے بعد محکمہ صحت ضلع گجرات کے دفتر سے درج ذیل تواریخ کو ضلعی پولیس کو یاد دہانی کے خطوط تحریر کئے گئے ہیں اور ٹیلی فونک یاد دہانیاں اس کے علاوہ ہیں۔

بحوالہ نمبرز

2723/E	19۔06۔2013
2801/E	25۔06۔2013
3088/E	22۔07۔2013
3391/E	20۔08۔2013
3809/E	23۔09۔2013
3944/E	04۔10۔2013

5) RHC دلانوالہ کے انچارج ڈاکٹر شاہد رضا بٹ کی ابتدائی اطلاع بحوالہ نمبر 3/52 مورخہ 17۔06۔2013 کی روشنی میں DOH گجرات c/1041 مورخہ 13۔06۔18 کے تحت درج ذیل ملازمین محکمہ صحت کو معطل کیا گیا ہے۔

i۔ محمد سلیم	ڈرائیور
ii۔ وقار ارشد	وارڈ سرونٹ
iii۔ محمد اشرف	چوکیدار
iv۔ شمعون مسیح	سینٹری ورکر

6) ای ڈی او (ہیلتھ) گجرات کے حکم نامہ مورخہ 17۔06۔2013 کے تحت درج ذیل افسران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی

A۔ ڈاکٹر طاہر عباس گوندل District Coordinator EPI Gujrat/ DMLO

B۔ ڈاکٹر سید علی شاہ DDOH Kharian

C۔ مسٹر قمر مشتاق Admin/ Transport Officer EDO(H) Gujrat

7) درج بالا انکوائری کمیٹی مذکورہ ذیل نمبر 6 نے اپنی انکوائری مکمل کرنے کے بعد درج ذیل نتیجہ اخذ کیا اور درج ذیل ملازمین محکمہ صحت پر ذمہ داری ڈالی

A۔	وجیہہ الحسن	ڈرائیور
B۔	شمعون مسیح	سینٹری ورکر
C۔	محمد سلیم	ایمبولینس ڈرائیور
D۔	عذرا حسین	LHS

درج بالا چار ذمہ داران ملازمین صحت کے خلاف درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

A۔ ملازمت سے برخاست کیا گیا اور جیل میں ہے۔

B۔ شمعون مسیح زیر تفتیش اور ضمانت پر ہے۔

C۔ زیر تفتیش ہے اور ضمانت پر ہے۔

D۔ ملازمت سے برخاست کی گئی۔

8) پولیس کے محکمہ نے چالان مکمل کر کے درج بالا چاروں ملازمین کا کیس انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں دائر کیا ہے کیس زیر سماعت ہے۔ درج بالا عدالت گجرات میں ہفتہ میں ایک دن گجرات ضلع کے کیسوں کی سماعت کرتی ہے جس میں درج بالا کیس بھی شامل ہے۔ عدالتی فیصلہ کا انتظار ہے۔

(ج) اِس سوال کا جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کے دی الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول کے طلباء کے ہاسٹلز کے مسائل

*3956: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) The School of Allied Health Sciences جو کہ چلڈرن ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور میں واقع ہے اس میں طلباء وطالبات کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ان کی مدت کیا ہے نیز اس وقت ان کورسز میں کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں ہر کورس کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کورسز میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے بچے پرائیویٹ ہاسٹل میں رہنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان طالبات کی سہولیات کے لئے بلڈنگ میں موجود نرسنگ ہاسٹل کا ایک حصہ مذکورہ طلباء وطالبات کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسنگ ہاسٹل کے ساتھ کافی رقبہ خالی پڑا ہے کیا حکومت ان طالبات کے لئے وہاں ہاسٹل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں اس وقت مندرجہ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

نمبر شمار	کورس	مدت	طلباء وطالبات کی تعداد
1۔	ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی	5سال	73
2۔	بی ایس سی آنرز میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی	4سال	92
3۔	بی ایس سی آنرز میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی	4سال	115
4۔	بی ایس سی آنرز ڈینٹل ٹیکنالوجی	4سال	43
5۔	بی ایس سی آنرز سپیچ اینڈ لینگویج پیتھالوجی	4سال	46

6۔	بی ایس سی آنرز آکوپیشنل تھراپی	4سال	40
7۔	بی ایس سی آنرز آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی	4سال	30
	کل تعداد		439

(ب) اس وقت طالبات کی کثیر تعداد چلڈرن ہسپتال کے نرسنگ ہاسٹل میں رہائش پزیر ہے۔

(ج) پاکستان نرسنگ کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام نرسنگ سکول کی طالبات کو نرسنگ ہاسٹل میں رہائش دی جاتی ہے۔School of Allied Health Sciences کی طالبات کو رہائش کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اسی ہاسٹل میں رہائش دی جاتی رہی۔ مگران طالبات نے پاکستان نرسنگ کونسل کے قوانین کو ماننے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے new allotment بند کرنا پڑیں۔تاحال جو طالبات وہاں پہلے سے رہائش پزیر تھیں ان کو کورس ختم ہونے تک اجازت دی گئی اور یہ آگاہی prospectus میں واضح طور پر دی جاتی ہے کہ ان طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں۔

(د) چونکہ چلڈرن ہسپتال ادارے کا بنیادی مقصد مختلف شعبوں میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کرنا ہے جس کے لئے پہلے سے ہی مختلف تعمیری پراجیکٹ چل رہے ہیں اور اس سلسلے میں موجودہ جگہ بھی کم پڑ رہی ہے۔

بہاولنگر:ٹی ایچ کیوز میں آئی سی یو اور کارڈیک یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3958:چودھری غلام مرتضیٰ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولنگر ضلع کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں آئی سی یو اور کارڈیک یونٹ نہ ہیں؟

(ب) ان تحصیلوں کے لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہونے کی صورت میں علاج کے لئے کس ہسپتال جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں چار تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں جن میں کارڈیک یونٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں اس میں کارڈیک یونٹ موجود ہے اور کارڈیالوجسٹ بھی تعینات ہے۔
2. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس اس میں کارڈیک یونٹ موجود ہے اور کارڈیالوجسٹ بھی تعینات ہے۔
3. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منچن آباد اس میں کارڈیک یونٹ موجود نہ ہے۔
4. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد اس میں کارڈیک یونٹ موجود نہ ہے۔

(ب)

1. ڈسٹرکٹ ہسپتال بہاولنگر
2. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں
3. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس

(ج) حکومت ضلع بہاولنگر کے تمام ٹی ایچ کیوز میں یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں کارڈیک یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت کے مطابق PC-I آخری مراحل میں ہے۔

ضلع بہاولنگر: حلقہ پی پی۔284 میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

*3968: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایسے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں جن میں ڈاکٹرز، متعلقہ سٹاف اور ادویات کی سہولت بھی نہ ہے، ایسے سنٹرز کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سنٹرز میں ڈاکٹرز متعلقہ سٹاف اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں آر ایچ سیز کے نام:

1. آر ایچ سی کھچی والہ
2. آر ایچ سی مروٹ

حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں بی ایچ یوز کے نام:

1.	165/7R	2.	235/9R
3.	200/8R	4.	212/9R
5.	260/HR	6.	360/HR
7.	307/HR	8.	302/HR
9.	297/HR	10.	331/HR
11.	176/7R	12.	215/9R
13.	227/9R	14.	311/HR

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں متعلقہ سٹاف موجود ہے اور ادویات کی سہولت بھی موجود ہے اور ادارے مستحکم طریقے سے چل رہے ہیں۔ نیز چند بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز موجود ہیں اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے ڈاکٹروں کی تعیناتی کا عمل جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

پاکپتن: ہیپاٹائٹس کنٹرول سے متعلقہ تفصیلات

*4004: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں گورنمنٹ ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ضلع کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کا سنٹر قائم ہے اگر نہیں تو کیا گورنمنٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں فروری 2008 سے ہیپاٹائٹس کلینک کام کر رہا ہے۔ لوگوں کو ہیپاٹائٹس کے موذی مرض سے آگاہی کے لئے گاہے بگاہے ورکشاپس اور واکس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ فروری 2008 سے مورخہ 2014-01-06 تک کی کارکردگی رپورٹ درج ذیل ہے۔

	اندراج کردہ	علاج شدہ
ہیپاٹائٹس بی	145	68
ہیپاٹائٹس سی	4674	3412

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں فروری 2008 سے ہیپاٹائٹس کلینک زیر سرپرستی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور زیر نگرانی میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر نیاز محمد کام کر رہا ہے جس میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا علاج معالجہ کیا جا رہا ہے اور مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ڈائگناسٹک سہولیات ہسپتال میں موجود ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں مفت ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*4005: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ادویات کی مفت فراہمی کے لئے ہر سال جو فنڈز مختص کرتی ہے کیا وہ صرف لاہور کے ہسپتالوں کے لئے یا پورے پنجاب کے ہسپتالوں کے لئے مختص کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پورے پنجاب کے لئے ادویات کا بجٹ مختص کرتی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس سال ضلعی گورنمنٹ نے مبلغ تین کروڑ روپے ادویات کی مد میں مختص کئے ہیں اور صوبائی گورنمنٹ نے مختلف گرانٹوں کی صورت میں ایک کروڑ تیس لاکھ کی ادویات فراہم کی ہیں جو کہ غریب مریضوں کو دی جا رہی ہیں۔

(ج) حکومت کی پالیسی کے مطابق غریبوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی زیر تعمیر عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*4008: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عمارت گزشتہ تین سال سے زیر تعمیر ہے اور اب فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلڈنگ کی تکمیل کا کام رکا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت لوگوں کی مشکلات کے ازالہ اور علاج کی سہولیات کی فراہمی کے لئے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی عمارت کی جلد تکمیل چاہتی ہے تو کب تک؟

(ج) سال 12-2011 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور 12-2011 کے دوران مذکورہ بالا ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ ٹھیک ہے کہ عرصہ تین سال سے بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تمام فنڈز فراہم کر دیئے گئے تھے اور آؤٹ ڈور بلاک ٹیک اوور کر لیا گیا ہے۔ محکمہ بلڈنگ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ 16-06-30 تک مکمل بلڈنگ محکمہ کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) یہ ٹھیک ہے کہ عرصہ تین سال سے بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تمام فنڈز فراہم کر دیئے گئے تھے اور آؤٹ ڈور بلاک ٹیک اوور کر لیا گیا ہے۔ لوگوں کو علاج کی فراہمی کے لئے 16-06-30 تک یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔

(ج) سال 12-2011 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ کے لئے ادویات کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے اور جو خرچ ہوئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ہسپتال	بجٹ میڈیسن	خرچہ میڈیسن
ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ	15.000(M)	10.500(M)
ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ	12.000(M)	6.585(M)
ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ	5.000(M)	3.507(M)

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خراب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*4010: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈیجیٹل ایکسرے مشین نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری نے 2007 میں انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کو گفٹ کی تھی جو ہسپتال انتظامیہ کی عدم دلچسپی سے ابھی تک فنکشنل نہ ہو سکی ہے؟

(ج) آج تک ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ سے کون کون سی مشینری چوری ہو چکی ہے اور اس سلسلہ میں ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ تاحال ڈیجیٹل ایکسرے مشین سول ہسپتال میں نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری نے 2007 میں انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو کو عطیہ کی لیکن مذکورہ مشین Philips کمپنی کا ایک قدیم ماڈل تھا جس کو چالو کرنے اور بعد میں maintenance کرنے میں کسی بھی کمپنی نے دلچسپی ظاہر نہ کی۔ بعد ازاں اس وقت کی ضلعی انتظامیہ اور پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی سول ہسپتال گوجرانوالہ کے تعاون سے پشاور کی ایک فرم میسرز زیلن میڈیکل سسٹم پرائیویٹ لمیٹڈ پشاور نے اس مشین کو ایک جدید ماڈل کے ساتھ نہ صرف تبدیل کیا بلکہ maintenance کی بھی ذمہ داری اٹھائی۔ بعد ازاں ضلعی انتظامیہ، ہسپتال انتظامیہ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی سول ہسپتال گوجرانوالہ اور زیلن میڈیکل سسٹم پرائیویٹ لمٹیڈ پشاور کمپنی والوں کے درمیان پرنسپل میڈیکل کالج گوجرانوالہ کی زیر صدارت میٹنگز ہوئی جس میں مشین کو چالو کرنے کے اور running expenses کی تفصیلات طے کی گئیں لیکن بعد ازاں ہیلتھ کیئر کمیشن نے سفارشات دے دیں کہ جب تک سرجیکل بیک اپ برائے ایمرجنسی صورتحال نہ ہو۔ کسی بھی ہسپتال میں انجیو گرافی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ گوجرانوالہ ہسپتال میں سرجیکل بیک اپ کی سہولت نہ تھی لہٰذا اس منصوبے کو فی الحال ختم کر دیا گیا ہے۔

(ج) جولائی 2012 میں چوری کا ایک واقعہ رپورٹ ہوا تھا جس پر فوری قانونی کارروائی کی گئی اور دوران انکوائری یہ پتا چلا کہ 3 عدد مشینیں جن میں Defibrillator, Monitor اور Ultrasound شامل تھے چوری نہیں ہوئے بلکہ misplace ہو گئے تھے۔ تمام مشینیں ہسپتال کے اندر ہی سے برآمد کر کے ان کو ان کی مطلوبہ جگہ پر رکھ دیا گیا اور وہ ابھی تک درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔

تحصیل چک جھمرہ میں بی ایچ یو اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*4139: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چک جھمرہ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سیز ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) تحصیل چک جھمرہ کی کون کون سی یونین کونسل میں سرکاری ہسپتال نہ ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہو والا یونین کونسل میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(د) کیا حکومت ساہو والا یونین کونسل میں سرکاری ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چک جھمرہ میں 14 بی ایچ یوز اور ایک آر ایچ سی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل چک جھمرہ کی یونین کونسل نمبر 12 اور 14 میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے۔ کیونکہ یونین کونسل 12 اور 13 شہری علاقوں پر مشتمل ہے اور یونین کونسل 13 میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تحصیل چک جھمرہ واقع ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 14 شہر کے بالکل گرد و نواح میں واقع ہے۔ اس کی وجہ سے یہ تقریباً شہر ہی کا ایک حصہ ہے اور اس میں نئی ہیلتھ فیسیلٹی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے کیونکہ ساہو والا یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت چک نمبر 126 رب پہاڑ نگ واقع ہے۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق ساہو والا یونین کونسل میں پہلے ہی چک نمبر 126 رب پہاڑ تنگ میں بنیادی مرکز صحت موجود ہے اس لئے کوئی اور سرکاری ہسپتال قائم کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ: سول ہسپتال میں ڈاکٹرز و عملہ اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*4182: **جناب محمد توفیق بٹ**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ سول ہسپتال میں میڈیکل افسروں کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی خالی پڑی ہیں؟

(ب) سول ہسپتال میں روزانہ کتنے مریضوں کا چیک اپ کیا جاتا ہے۔ کیا تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو / ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسرز کی کل اسامیاں 105 ہیں۔ اس وقت کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں روزانہ تقریباً 4800 مریض آؤٹ ڈور تقریباً 375 مریض ان ڈور میں آتے ہیں۔ ان ڈور کے تمام مریضوں کو ہسپتال فارمیسی یا لوکل پرچیز کے ذریعے مفت ادویات کی سہولت میسر ہے جبکہ آؤٹ ڈور میں زیادہ تر مریضوں کو ہسپتال کی فارمیسی سے ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ البتہ مرض کی نوعیت اور شدت کے مطابق سپیشلسٹ ڈاکٹرز مریض کو بازار کی دوائی تجویز کر دیتے ہیں۔

صوبہ بھر میں مینٹل ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4197: **محترمہ کنول نعمان**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب میں صرف ایک مینٹل ہسپتال ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کیا حکومت مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دوسرے علاقوں سے جو مریض آتے ہیں ان کے لواحقین کو کوئی سہولت نہیں دی جاتی ہے، اگر جواب نہ میں ہے تو دی جانے والی سہولت کے متعلق تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے، پنجاب میں انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور صوبہ بھر میں واحد مینٹل ہسپتال ہے، تاہم تمام تدریسی ہسپتالوں اور کچھ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں محدود پیمانے پر ذہنی امراض کے علاج معالجے کی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب نے مالی سال 14۔2013 میں 100 بستروں پر مشتمل Centre for Drug Addicts PIMH Treatment کا منصوبہ منظور کیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کا کل تخمینہ 236.606 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ منصوبہ پر تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے منصوبہ پر اب تک۔/123.800 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں اور بلڈنگ کا 67 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، موجودہ مالی سال 16۔2015 میں اس منصوبے کے لئے 50.00 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں تمام مریضوں کو بلا تفریق و امتیاز علاج معالجہ اور تشخیصی سہولیات مکمل طور پر مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ہسپتال کی حدود کے اندر مریضوں کے لواحقین کے ٹھہرنے کے لئے مسافر خانہ نہ ہے کیونکہ مریض کے علاج کی نوعیت کے پیش نظر لواحقین کا ہسپتال کی حدود کے اندر رکنا مناسب نہ ہے۔ البتہ لواحقین کو مریضوں کے داخلے اور علاج کے متعلق تمام معلومات باعزت طریقے سے فراہم کی جاتی ہیں۔

دیہاتوں میں ہیپاٹائٹس کنٹرول کے اقدامات

*4220: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس اے، بی اور سی جیسی امراض کے واقعات خصوصاً دیہی علاقوں میں خطرناک حد تک بڑھ رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت احتیاطی تدابیر کی غرض سے لوگوں کو آگاہی دینے کے لئے معینہ وقفوں سے عوام آگاہی مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس وقت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے دیگر بیماریوں کی طرح ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ غیر فطری نہیں ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نا صرف ہیپاٹائٹس بلکہ دیگر متعدی امراض کی آگاہی اور روک تھام کے لئے آگاہی مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور آئندہ بھی جاری رکھے گی۔

(ج) ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت پنجاب کے بعد تمام سرکاری ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں موجود ہے۔2015 میں 35000 ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا گیا جبکہ 2016 میں 40600 لوگ مفت جدید علاج سے مستفید ہو سکیں گے۔

میانوالی: ڈرگ انسپکٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4222: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں گریڈ وار کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں۔ یہ میانوالی کے کن کن ایریا میں تعینات ہیں، عہدہ گریڈ وار تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) مذکورہ اہلکاروں نے سال 13-2012 کے دوران کن کن میڈیکل سٹوروں اور فارمیسیز پر چھاپے کے دوران جعلی اور غیر قانونی ادویات فروخت کرنے پر مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ میڈیکل سٹورز اور فارمیسیز کے مالکان کو 13-2012 کے دوران کتنا جرمانہ کیا گیا اور کن کن مالکان کے جعلی ادویات کے نمونے لیبارٹری کو بجھوائے گئے لیبارٹری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع میانوالی میں تین تحصیل ہیں جن میں ڈرگ انسپکٹرز کی پوسٹیں اس طرح ہیں۔

1. تحصیل میانوالی	ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر BS-19
2. تحصیل عیسیٰ خیل	ڈرگ انسپکٹر BS-18 کی سیٹ خالی ہے۔
3. تحصیل پپلاں	ڈرگ انسپکٹر BS-18 کی سیٹ خالی ہے۔

(ب)
چودہ دکانیں فارمیسز چیک کی گئیں۔
چار دکانوں کے خلاف چالان کئے گئے جن کے کیس گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔
دکانیں سیل کی گئیں۔
دس عدد ڈرگز سیمپل کئے گئے جو پاس ہوئے۔
(ج) ان کیسوں کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔
جو نمونہ جات بھجوائے گئے وہ لیبارٹری سے پاس ہو گئے۔

نوٹ: میانوالی میں ڈپٹی ڈرگز کنٹرولر کی سیٹ پر بہت کم عرصہ کے لئے تعیناتی ہوئی ہے ڈرگ کنٹرولر حاضری رپورٹ کرنے کے بعد تبادلے کروا کر چلے جاتے ہیں۔ جبکہ اس وقت بھی مستقل ڈپٹی ڈرگز کنٹرولر اور دونوں تحصیلوں میں بھی ڈرگ انسپکٹرز کی پوسٹیں خالی ہیں۔ سیکرٹری DQCB کی سیٹ بھی خالی ہے۔

راجن پور: ڈی ایچ کیو میں ایمرجنسی بلاک سے متعلقہ تفصیلات

*4285: **سردار علی رضا خان دریشک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور ڈی ایچ کیو میں ٹراما سنٹر کو ایمرجنسی بلاک میں convert کر دیا گیا ہے؟
(ب) اس ٹراما سنٹر میں کل کتنا sanctioned staff ہے اور اس وقت کتنی پوسٹیں خالی ہیں، ان کی عہدہ وار تفصیل بتائی جائے؟
(ج) ایمرجنسی بلاک میں سال 14-2013 میں کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) نہیں یہ درست نہ ہے۔ ایمرجنسی 2001 میں قائم کی گئی تھی ٹراما کے مریضوں کا علاج بھی ایمرجنسی میں کیا جاتا ہے۔
(ب) ٹراما سنٹر نہ ہی بنایا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی سٹاف موجود ہے۔
(ج) ایمرجنسی بلاک میں سال 2013 میں 4492 اور سال 2014 میں 4700 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

راجن پور: کوٹ مٹھن میں آئی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*4287: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں Eye Centre کب اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوا؟

(ب) سال 2013 اور 2014 میں کتنے مریض چیک اپ کئے گئے اور کتنے مریضوں کا آپریشن کیا گیا۔ ان مریضوں کو کتنی مالیت کی ادویات دی گئی؟

(ج) مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر کے آئی سنٹر میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف ہے، ان کی تعداد اور عہدہ بتایا جائے نیز وہ کب سے تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں آئی سنٹر 2012 میں مبلغ 48,91,000/- روپے سے تعمیر ہوا۔

(ب) ٹیکنیکل سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن نہیں کئے گئے اور نہ ہی کوئی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) آئی سنٹر کوٹ مٹھن میں ایک آئی سپیشلسٹ، ایک میڈیکل آفیسر اور ایک آئی ٹیکنیشن کی اسامیاں خالی ہیں۔ کئی بار اشتہار دیا گیا لیکن کسی نے اپلائی نہیں کیا، دوبارہ بھرتی کے لئے اشتہار جاری کر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

234: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر فنکشنل ہو چکا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کڈنی سنٹر میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(د) کڈنی سنٹر میں کون سی موجودہ مشینری موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں 50 بیڈز پر مشتمل کڈنی سنٹر ابھی فنکشنل نہیں ہوا۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر کی تعمیر پر اب تک 30.300 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ج) مذکورہ سنٹر پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی 44 اسامیاں منظور کر دی گئیں ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ پی اینڈ ڈی نے کڈنی سنٹر وہاڑی کے آلات کی خریداری کے لئے 30 ملین روپے کا ذیلی بجٹ 15-2014 مورخہ 15-01-20 کو منظور کیا ہے۔ تاہم محکمہ خزانہ نے ابھی تک رقم جاری نہیں کی۔ جونہی محکمہ خزانہ یہ رقم جاری کرے گا۔ مطلوبہ مشینری خرید لی جائے گی۔

ضلع ساہیوال میں میڈیکل سٹوروں کے چالانوں سے متعلقہ تفصیلات

261: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 14-2013 کے دوران جن میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن میڈیکل سٹوروں سے کتنی رقم محکمہ کو موصول ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران چلان کئے گئے میڈیکل سٹوروں کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوائے گئے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈرگ انسپکٹرز ضلع ساہیوال نے مندرجہ بالا عرصہ کے دوران 200 میڈیکل سٹوروں / میڈیسن پوائنٹ کے چالان کئے گئے۔

(ب) 2013 تا اکتوبر 2014 ڈرگ کورٹ ملتان نے مبلغ 2640500 روپے جرمانہ وصول کیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ ساہیوال نے جتنے بھی میڈیکل سٹورز / میڈیسن پوائنٹس کی prosecution عدالتی کارروائی کے لئے سفارشات دیں ان تمام کے چالان مکمل کر کے ڈرگ کورٹ بھجوا دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا: پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

291: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن کے ہسپتالوں میں تعینات پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن کی سمری وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو بجھوائی گئی جس پر تاحال کوئی عمل نہ ہوا ہے؟

(ب) حکومت مذکورہ ڈویژن کے ہسپتالوں کے پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن کے لئے اب کوئی اقدام کرنا چاہتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پہلے مرحلے میں پر بحوالہ محکمہ ہذا کے نوٹیفکیشن SO(ND 2010/11-7) بتاریخ 24-11-2011 کے عین مطابق صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول سرگودھا ڈویژن، الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل پیرا میڈیکس سے متعلقہ تمام کیٹیگری کے ملازمین کی مجوزہ سکیلز کے لحاظ سے پہلی دفعہ اپ گریڈیشن ہو چکی ہے۔

بحوالہ نمبر:

Government of Punjab Health Department, So, (G-II) DG Health Punjab 38-3/2015 dated 20-04-2015 اور حوالہ نمبر No 2807-2876/AHP dated 22-04-2015

(ب) اور دوسرے مرحلہ میں چہار درجاتی اپ گریڈیشن فارمولا پر مکمل طور پر عملدرآمد کے لئے الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز سروسز سٹرکچر میں درج اپ گریڈیشن تناسب (50:34:15:01) کے مطابق عمل کرتے ہوئے اگلے مجوزہ سکیلز میں اپ گریڈیشن ہو رہی ہیں۔

بھکر: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

295: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹی ایچ کیو دریا خان میں کتنا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے اور ان کی ڈیوٹی روسٹرز کیا ہیں اور کیا کیا میڈیکل سہولتیں دی جاتی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ٹی ایچ کیو، دریا خان میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز	=	06
ایس ایم او	=	01
میڈیکل آفیسر	=	05
وومن میڈیکل آفیسر	=	01
ڈینٹل سرجن	=	01
نرسز	=	12
پیرا میڈیکل سٹاف	=	31

ڈیوٹی روسٹرز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج ذیل میڈیکل سہولتیں دستیاب ہیں

1. Operation Theatre RHC Level
2. Labour Room RHC Level
3. Laboratory only basic tests not upgraded without blood bank
4. X-ray
5. Emergency
6. Ambulance Services
7. Vaccination Services

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز سے متعلقہ تفصیلات

296: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں؟

(ب) 2009 سے 2012 تک کتنی نئی ہیلتھ ورکرز کو کس گریڈ میں بھرتی کیا گیا؟

(ج) جو ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے یہ لیڈی ہیلتھ ورکرز بھرتی کی گئی تھیں، کیا وہ ٹارگٹ حاصل کر لیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت 1773 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے اور ماہانہ۔/14000 روپے ادا کئے جاتے ہیں 2009 سے 2012 تک ضلع لاہور میں 140 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھی بھرتی کیا گیا۔

(ج) لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی پرائمری ہیلتھ کیئر کے ٹارگٹ کے حصول کے لئے کی جاتی ہے جس میں MMR اور IMR شامل ہیں اور ان کا کام لوگوں کو فیملی پلاننگ کی سہولتیں مہیا کرنا ہے اس کے علاوہ یہ پولیو کی مہم اور ڈینگی کی مہم میں بھی کام کر رہی ہیں یہ تمام کام ایک مسلسل جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہیں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی تعیناتی کے بعد اس کام میں مسلسل مصروف ہیں۔

چک جنوبی 75 ایس پی سرگودھا میں بی ایچ یو سے متعلقہ تفصیلات

310: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک جنوبی 75/SB سرگودھا میں بی ایچ یو قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس بی ایچ یو کو کب آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا اور اسی مناسبت سے عمارت بھی تعمیر کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا آر ایچ سی میں ڈاکٹرز اور ماتحت عملہ کی تعیناتی کر دی گئی ہے؟

(د) کیا مندرجہ بالا آر ایچ سی پوری طرح آپریشنل ہو چکا ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ چک نمبر 75 میں بی ایچ یو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ اس بی ایچ یو کو آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے اور اس کے مطابق عمارت تعمیر کر دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے کہ اس آر ایچ سی پر ڈاکٹرز اور ماتحت عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔

(د) آر ایچ سی چک نمبر 75 جنوبی پوری طرح آپریشنل ہو چکا ہے۔

ضلع فیصل آباد: رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب سے متعلقہ تفصیلات

328: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد کب منظور ہوا، اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس کی تعمیر کتنی مدت میں مکمل ہونا تھی؟

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب تحصیل سمندری کے سٹاف کی تعداد کی تفصیل بتائیں، کیا مذکورہ سنٹر نے کام شروع کر دیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب کی فزیبلٹی رپورٹ 08-10-24 کو مانگی گئی اور PC-1 تیار کرنے کے بعد ایڈمنسٹریٹو اپرول بمطابق چٹھی نمبر DPO-2(9)65/A/3251/59 مورخہ 19-05-2009 کو جاری ہوئی۔ اس کی تخمینہ لاگت کیپیٹل 33.992 ملین اور ریونیو 11.752 ملین تھی اور کل تخمینہ لاگت 45.744 ملین تھی۔ اس کی تکمیل کی مدت تین سال 11-2008 تھی۔ بلڈنگ 2014 میں مکمل ہوئی اور 14-05-08 کو محکمہ صحت کے حوالے کی گئی۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 37 ہے جن میں سے 18 لوگ کام کر رہے ہیں جبکہ 19 سیٹیں خالی ہیں جن کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار آ گیا ہے اور انٹرویو کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد تمام سیٹیں پُر کر دی جائیں گی۔ مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر نے کام شروع کر دیا ہے۔

حلقہ پی پی۔17 میں سرکاری ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

349: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔17 اٹک میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں اور وہ کہاں کہاں قائم ہیں۔ ہسپتال کے ڈاکٹرز، عملہ کی تعداد اور تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کون سے ٹیسٹ کروانے کی سہولت موجود ہے اور کون کون سے شعبہ کے ماہر پروفیسرز موجود ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں پروفیسرز، ڈاکٹرز اور عملہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔17 میں دو ٹی ایچ کیو ہسپتال (حسن ابدال، فتح جنگ) ایک آر ایچ سی (باہتر) اور 20 بنیادی مرکز صحت (ڈھرنال، گلی جاگیر، ڈھیری رائے دتہ، شاہ رائے سعد اللہ، کوٹ فتح خان، لنڈ، جعفر، مورت، کینال، حطار۔ جھنگ، خدہ، خلق داد، جبی، بولیانوال، کوہلیہ، کوٹ سنڈ کی، پوڑ میانہ۔ شاہیا اور پنڈ مہری) سات رورل ڈسپنسری (برہان، بھلڑ جوگی، قطبال، میکی ڈھوک، ملال، جنگل، ہمک)

(ب) ڈاکٹرز اور عملے کی تعداد

ٹی ایچ کیو فتح جنگ میں دو سپیشلسٹ، نو ایم او اور ڈبلیو ایم او، نرسز 10، پیرا میڈیکل 12 اور 26 کلاس فور ٹی ایچ کیو حسن ابدال۔ 4 سپیشلسٹ، 7 میڈیکل آفیسر و و من میڈیکل آفیسر 3، نرسز 10، پیرا میڈیکس 14 اور 20 کلاس فور آر ایچ سی باہتر۔ میڈیکل آفیسر 2۔ و و من میڈیکل آفیسر 1۔ ڈینٹل سرجن 1۔ نرسز 6۔ پیرا میڈیکس 14 کلاس فور۔ 12 بنیادی مرکز صحت 20 میں 15 ڈاکٹرز، 20 ایل ایچ وی، 20 ڈسپنسر 20 مڈوائف 9، ہیلتھ ٹیکنیشنز 20 سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر، 7 سینٹری انسپکٹرز اور 60 کلاس فور ملازمین ہیں۔

ڈسپنسری 7۔7 ڈسپنسری میں ایک ڈاکٹر 2 پیرا میڈیکس اور 13 کلاس فور کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع اٹک کے کسی ہسپتال میں پروفیسر کی اسامی منظور نہ ہے اور کوئی پروفیسر کام نہیں کر رہا ٹیسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹی ایچ کیو فتح جنگ: ایکسرے، ای سی جی، الٹراساونڈ، ڈینگی ٹیسٹ۔ پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

ٹی ایچ کیو حسن ابدال: ایکسرے، ای سی جی، الٹراساونڈ۔ ڈینگی ٹیسٹ، پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

آر ایچ سی باہتر: الٹراساونڈ، پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع اٹک کی کسی ہسپتال میں پروفیسر کی اسامی منظور نہ ہے اور کوئی پروفیسر کام نہیں کر رہا

۔

الف۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فتح جنگ میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آٹھ اسامیاں، میڈیکل آفیسرز اور و و من میڈیکل آفیسر کی دو، پیرا میڈیکس کی دو جبکہ کلاس فور کی چار اسامیاں خالی ہیں۔

ب۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حسن ابدال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 4 اسامیاں، میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسر کی 2، پیرامیڈیکس کی 1 جبکہ کلاس فور کی 6 اسامیاں خالی ہیں۔

ج۔ بنیادی مرکز صحت میڈیکل آفیسرز 5، 4 ہیلتھ ٹیکنیشنز، 13 سینٹری انسپکٹرز جبکہ کلاس فور کی 6 اسامیاں خالی ہیں۔

د۔ 7 رورل ڈسپنسری میں 6 ڈاکٹرز، 5 ڈسپنسرز اور 7 کلاس فور کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ڈاکٹروں کی بھرتی کے لئے ہر ماہ انٹرویو دفتر ڈی سی او آفس میں منعقد ہوتے ہیں اور ڈاکٹروں کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ حکومت پنجاب نے دیگر عملے کی بھرتی کی منظوری دے دی ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔ (پوسٹوں کی تشہیر کے لئے اشتہار اخبار میں جاری ہونے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ صحت کے ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

354: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت گوجرانوالہ میں جنوری 2007 سے جنوری 2012 تک کس کس اسامی کے کتنے کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کن کن اخبارات کو بھرتی کے لئے کس کس تاریخ کو اشتہارات دیئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اشتہارات میں درج اسامیوں کی تعداد سے زیادہ ملازمین بھرتی کئے گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دور میں بھرتی کرتے وقت میرٹ کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا اور ایک مخصوص علاقہ کے لوگوں کو محکمہ میں بھرتی کیا گیا، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری 2007 تا جنوری 2012 مندرجہ ذیل اسامیوں پر ملازمین بھرتی کئے گئے۔

	نام اسامی	بھرتی کی تعداد
۱۔	کمپیوٹر آپریٹر	98
۲۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر	88
۳۔	پیرامیڈیکل سٹاف (لیڈی ہیلتھ سپروائزر، ڈسپنسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، ریڈیوگرافر، ویکسینیٹر، سی ڈی سی سپروائزر وغیرہ)	60
۴۔	سینٹری ورکر	21

۵۔	چوکیدار	16
۶۔	سینٹری پٹرول (میل)	128

(ب) بھرتی کے لئے مختلف اخبارات میں مندرجہ ذیل تاریخوں کو اشہارات دیئے گئے۔

7۔ ستمبر 2007	روزنامہ "جنگ"
5 ۔نومبر 2008	روزنامہ "اساس"
25۔ جون 2011	روزنامہ "جنگ"
جولائی 2011	روزنامہ "ایکسپریس" اور روزنامہ "نوائے وقت"
28۔ دسمبر 2011	روزنامہ "ایکسپریس

(ج) یہ درست ہے کہ سینٹری پٹرول کی 83 اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں لیکن اس وقت ڈینگی کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب کی طرف سے اسامیوں کی تعداد 83 سے بڑھا کر 128 کر دی گئی تو اضافہ شدہ اسامیوں کی تعداد کے مطابق بھرتی کی گئی۔

(د) مذکورہ دور میں بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت میرٹ پر کی گئی اور کسی مخصوص علاقہ کے لوگوں کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

راولپنڈی میں قائم ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

377: **محترمہ تحسین فواد:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ڈسپنسریاں قائم ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع راولپنڈی میں کل 77 ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Defunct ضلع کونسل کی رورل ڈسپنسریوں کی تعداد 46 ہے۔

Defunct میونسپل میڈیکل سنٹرز کی تعداد 14 ہے۔

گورنمنٹ رورل و شہری ڈسپنسریوں کی تعداد 17 ہے۔

تمام ڈسپنسریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ کے مراکز صحت شریف چھجڑا، شاہ جمال، بصیرہ اور کرم داد قریشی سے متعلقہ تفصیلات

380: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع مظفر گڑھ میں بنیادی مرکز صحت شریف چھجڑا، بصیرہ، کرم داد قریشی اور شاہ جمال کب تعمیر کئے گئے، یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان مراکز صحت میں کتنی لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ان میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان مراکز صحت کی خالی اسامیاں پر کرنے اور ان کی missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مرکز صحت شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی 86-85 میں تعمیر کئے گئے اور مرکز صحت شاہ جمال اور بصیرہ 88-87 میں تعمیر کئے گئے۔ شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی 2-2 بیڈ پر مشتمل ہے اور بصیرہ، شاہ جمال 20-20 بیڈ پر مشتمل ہے۔

(ب) تمام مرکز صحت پر کوئی سیٹ خالی نہ ہے ماسوائے RHC شاہ جمال اور بصیرہ میں صرف دو سیٹیں وارڈ کلینر کی خالی تھیں جن کا اشتہار دے دیا گیا ہے۔

(ج) مرکز صحت شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی میں گورنمنٹ کی طرف سے سیٹیں منظور نہ ہے اور بصیرہ اور شاہ جمال میں دو دو لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں۔

(د) مرکز صحت کی کرم داد قریشی کی میڈیکل آفیسر کی کوٹھی اور سٹاف کوارٹر برائے مرمت اور بونڈری وال سیوریج سسٹم اور واٹر سپلائی اور شریف چھچھڑا اسی طرع مرمت ہونا ہے۔ ضلعی گورنمنٹ کو الٹی میٹ بھیج دیا ہے اور مرکز صحت کرم داد قریشی کی مین بلڈنگ مرمت ہونی ہے اور آفیسران / سٹاف کوارٹر کی بھی مرمت ہونی ہے اور سیوریج سسٹم، واٹر سپلائی اور انٹریل الیکٹرک کی بھی مرمت ہونی ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب ان مراکز صحت پر خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے اور جلد ہی موزوں امیدواروں کے ذریعے خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ تعمیر و مرمت کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے بھی ضلعی حکومت کو کو الٹی میٹ بھیج دیا گیا ہے اور جلد ہی مرمت کا کام بھی کر دیا جائے گا۔

حلقہ پی پی۔168 (شیخوپورہ) میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

414: جناب علی سلمان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔168 (شیخوپورہ) میں RHC، BHU اور ڈسپنسری کے نام اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس سنٹرز میں خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان سنٹرز کو مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی رقم اور ادویات فراہمی کی گئیں، تفصیل سنٹرز وار بتائیں؟

(د) ان سنٹرز میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان سنٹرز میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں پُر کرنے، ان میں missing facilities فراہم کرنے اور ادویات مریضوں کی تعداد اور ضرورت کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔168 میں درج ذیل RHC اور BHUs ہیں۔

1۔	RHC کھاریانوالہ	2۔	RHC مانانوالہ
3۔	BHU بھکھی۔	4۔	BHU فیروزوٹواں۔
5۔	BHU لاگر۔	6۔	BHU ٹبی ہمبو۔
7۔	BHU ہوئیکے۔	8۔	BHU بھٹل۔
9۔	BHU باہومان۔		

(ب): سنٹرز وار تفصیل درج ذیل ہے۔ گزارش ہے کہ ہر BHU پر میڈیکل آفیسر، میڈیکل ٹیکنیشن، نیوٹریشن، کمپیوٹر آپریٹر، سینٹری انسپکٹر، ڈسپنسر، مڈوائف، سینٹری ورکر، نائب قاصد، چوکیدار کی ایک ایک سیٹ ہے اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی ہر سنٹر پر 2 سیٹیں ہیں۔ کل تعداد اسامیاں 12 فی BHU۔

RHC مانانوالہ میں گریڈ18 کی ایک اسامی اور گریڈ17 کی تین اسامیاں, گریڈ16 کی چھ اسامیاں، گریڈ15 کی ایک اسامی، گریڈ14 کی دو اسامیاں، گریڈ12 کی چار اسامیاں، گریڈ 11 کی ایک اسامی، گریڈ09 کی چھ اسامیاں، گریڈ6 کی ایک اسامی، گریڈ3 کی دو اسامیاں اور گریڈ 2 کی12 اسامیاں ہیں۔

RHC کھاریانوالہ میں گریڈ18 کی ایک اسامی، گریڈ17 کی3 اسامیاں، گریڈ16 کی آٹھ اسامیاں، گریڈ15 کی ایک ، گریڈ14 کی چار اسامیاں، گریڈ12 کی نو اسامیاں، گریڈ9 کی نو اسامیاں، گریڈ07 کی ایک اسامی، گریڈ3 کی دو اسامیاں اور گریڈ2 کی اٹھارہ اسامیاں ہیں۔

1۔ BHU باہومان میں ایک میڈیکل ٹیکنیشن اور ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کی اسامی خالی ہے۔

2۔ BHU بھکھی میں کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

3۔ BHU فیروزوٹواں میں صرف ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کی اسامی خالی ہے

4۔ BHU ہوئیکے میں ایک میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی اسامی خالی ہے۔

5۔ BHU لاگر میں صرف ایک میڈیکل ٹیکنیشن کی اسامی خالی ہے۔

6۔ BHU ٹبی ہمبو میں ایک میڈیکل ٹیکنیشن ، ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور ایک مڈوائف کی اسامیاں خالی ہیں۔

7۔ BHU بھٹل میں ایک میڈیکل آفیسر ، ایک میڈیکل ٹیکنیشن اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی اسامیاں خالی ہیں۔

8۔ RHC مانانوالہ لیڈی ڈاکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے اور ریڈیو گرافر اور LHV کی بالترتیب ایک سیٹ خالی ہے۔

9۔ RHC کھاریانوالہ ڈینٹل سرجن کی ایک اور LHV کی ایک سیٹ خالی ہے۔

(ج)

نام بی ایچ یو	کل بجٹ سال 2013-2014	کل بجٹ سال 2014-2015
1۔BHU بھکھی	39,14,904/-	52,90,197/-
2۔BHU فیروزوٹواں	46,22,295/-	54,56,302/-
3۔BHU لاگر	28,61,012/-	48,02,830/-
4۔BHU ٹبی ہمبو	45,71,616/-	49,18,783/-
5۔BHU ہوئیکے	41,41,780/-	48,82,672/-
6۔BHU بھٹل	39,33,436/-	44,24,338/-
7۔BHU باہومان	37,56,796/-	48,56,977/-
8۔RHC مانانوالہ	16730756/-	16738759/-
9۔RHC کھاریانوالہ	21880560/-	2198884/-

ادویات کے لئے برائے سال14-2013میں مبلغ۔/1,00,000روپے کی رقم ہر BHU کو دی گئی اور سال15-2014میں مبلغ۔/3,30,000روپے ہر BHU کو دیئے گئے اور اس تمام رقم کی میڈیسن خرید کر کے ان BHU کو دی گئی۔RHC مانانوالہ کو 10لاکھ روپے فی مالی سال ادویات کا بجٹ فراہم کیا گیا اور مالی سال 14۔2013میں ۔/997200کی اور مالی سال15۔2014میں10 لاکھ روپے کی ادویات لی گئیں۔ RHC کھاریانوالہ کو مالی سال 14۔2013میں ادویات کے لئے10 لاکھ روپے اور مالی سال15۔2014میں15لاکھ روپے فراہم کئے گئے جس میں سے بالترتیب ۔/995758اور۔/1498841روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

(د) ان تمام سنٹرز میں BHU/RHC لیول کے مطابق تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) ان تمام سنٹرز میں خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے اشتہار بھیج دیا گیا ہے بہت جلد خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ادویات اور باقی سہولیات کی فراہمی ضروریات کے مطابق پہلے سے جاری ہیں۔

ضلع شیخوپورہ: مانانوالہ میں ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

417: **جناب علی سلمان:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانانوالہ (شیخوپورہ) میں نیا ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) اس میں استعمال ہونے والی مشینری کی خریداری کی کیا رپورٹ ہے؟

(د) اس ہسپتال کے لئے مالی سال14۔2013اور15۔2014 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ہ) حکومت اس ہسپتال کو کب تک complete کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 20بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) عمارت کی تعمیر کا کام90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ عمارت اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج) 20 سے زائد قسم کے آلات و مشینری خرید لی گئی ہے۔ باقی کی 36 سے زائد چیزیں مزید بجٹ کی وصولی کے بعد خرید لی جائیں گی۔

(د) اس ہسپتال کی عمارت کے لئے سال 13۔2012 میں 12.384 ملین روپے اور آلات و مشینری کے لئے 9.06 ملین روپے مختص کئے گئے جو کے جون 2015 سے قبل خرچ ہو گئے 14۔2013 اور 15۔2014 میں اس منصوبے کے لئے نئے فنڈ جاری نہیں کئے گئے۔ موجودہ مالی سال 16۔2015 میں مزید 15 ملین روپے عمارت کی تعمیر کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ہ) عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اگلے چند ماہ میں مانانوالہ سول ہسپتال مکمل طور پر کام شروع کر دے گا۔ ضروری کاغذات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

آر ایچ سی مانانوالہ پی پی۔168 (شیخوپورہ) سے متعلقہ تفصیلات

418: **جناب علی سلمان:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانانوالہ پی پی۔168 (شیخوپورہ) RHC کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس RHC میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس RHC میں کتنے ڈاکٹرز، سٹاف کام کر رہے ہیں اور کتنے ڈاکٹرز، سٹاف کی اسامیاں کس کس شعبہ کی خالی پڑی ہیں؟

(د) اس RHC کے لئے مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ہ) اس آر ایچ سی میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(و) اس آر ایچ سی میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ز) کیا حکومت اس آر ایچ سی کی تمام خالی اسامیاں پر کرنے missing facilities فراہم کرنے اور اس کی ضروت کے مطابق فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) RHC مانانوالہ 24 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) RHC مانا نوالہ میں گریڈ17 کی 4اسامیاں، گریڈ16 کی 6اسامیاں، گریڈ15 کی 1اسامی، گریڈ14 کی 2اسامیاں، گریڈ12 کی 4اسامیاں، گریڈ11 کی 1اسامی، گریڈ09 کی 6اسامیاں، گریڈ6 کی 1اسامی، گریڈ3 کی 2اسامیاں اور گریڈ2 کی 12اسامیاں ہیں۔

(ج) گریڈ17 کے ڈاکٹرز کی 4اسامیاں ہیں جن میں سے لیڈی ڈاکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے اور ریڈیو گرافر اور LHV کی بلترتیب ایک سیٹ خالی ہے۔

(د) RHC مانانوالہ کے لئے سال14۔2013 کے لئے۔/16730756 کا بجٹ مختص کیا گیا اور سال15۔2014 کے لئے۔/16738756 مختص کئے گئے جس میں سے ادویات کے لئے مبلغ10 لاکھ روپے فی سال مختص کئے گئے۔مالی سال14۔2013 کے لئے۔/997200 روپے کی ادویات خریدی گئیں اور15۔2014 کے لئے۔/1000000 روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

(ہ) اس RHC میں روزانہ تقریباً300 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(و) RHC لیول کے مطابق تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ز) حکومت تمام خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کرلے گی اور حکومت مریضوں کی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً فنڈز مہیا کرتی رہتی ہے اور آئندہ بھی ہسپتال کی ضرورت کے مطابق فنڈ جاری کرے گی۔

فیصل آباد چلڈرن وارڈ الائیڈ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

421: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد الائیڈ ہسپتال کا چلڈرن وارڈ اور چلڈرن ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کی چلڈرن ایمرجنسی اور چلڈرن وارڈ میں روزانہ کتنے بچے علاج کے لئے داخل ہوتے ہیں؟

(ج) اس وارڈ اور ایمرجنسی میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں۔ کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الائیڈ ہسپتال کا چلڈرن وارڈ 118 بیڈز پر مشتمل ہے جس میں ایمر جنسی کے بیڈز کی تعداد 14 ہے۔

(ب) مذکورہ وارڈ میں بیڈز کی تعداد 118 ہے جہاں پر روزانہ کی بنیاد پر اوسطاً 98 بچے داخل ہوتے ہیں جبکہ روزانہ وارڈ میں موجود اور نئے اور داخل ہونے والے بچوں کی اوسطاً تعداد 270 ہوتی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال کی چلڈرن وارڈ اور ایمر جنسی میں کام کرنے والے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل کی پر اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اسامی	کل تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
پروفیسر	01	01	کوئی نہیں
ایسوسی ایٹ پروفیسر	01	کوئی نہیں	خالی ہے
اسسٹنٹ پروفیسر	02	01	01
سینئر رجسٹرار	04	01	03
MO/SMO	03	03	کوئی نہیں
پوسٹ گریجویٹ ٹرینی	35	35	کوئی نہیں
ہاؤس آفیسر	16	16	کوئی نہیں
پیرا میڈیکل سٹاف	25	25	کوئی نہیں
نرسز	55	55	کوئی نہیں

(د) ٹیچنگ ہسپتالوں میں موجود اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے PPSC میں سفارشات بھجوائی جاتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کو ترقی دے کر بھی خالی اسامیاں پُر کی جارہی ہیں۔ مزید برآں میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے کنٹریکٹ پر بھرتی کے احکامات صادر فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے خالی اسامیاں پُر کی جارہی ہیں۔

جنرل ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

450: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل ہسپتال لاہور کی اپ گریڈیشن کب کی گئی، اپ گریڈیشن میں کون کون سے منصوبے شامل تھے نیز ان منصوبوں میں کون سے منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں اور کون سے ابھی مکمل ہونا باقی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا تیسرا یونٹ قائم کر دیا گیا ہے اس پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی اور یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا؟

(ج) مذکورہ یونٹ میں کل کتنی نرسز اور کتنا پیرا میڈیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے نیز اس میں کل کتنے پروفیسرز اور کتنے ڈاکٹرز حضرات تعینات کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنرل ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا ماسٹر پلان چار مراحل (فور فیزز) پر مشتمل ہے جس میں سے فیز۔I اور فیز۔II مکمل ہو چکے ہیں جبکہ فیز تھری تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ فیز۔III کی تکمیل کے بعد فیز۔IV منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) نیورو سرجری کا تیسرا یونٹ ماسٹر پلان فیز۔I کا حصہ تھا جو کہ قائم ہو چکا ہے۔ ماسٹر پلان فیز۔II منصوبہ مختلف ڈیپارٹمنٹس بشمول نیورو سرجری یونٹ تھری ایک چار منزلہ گرینڈ منصوبہ تھا جو کہ تقریباً 912.500 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا تھا اس منصوبے کا آغاز سال 05۔2004 میں ہوا۔

(ج) ماسٹر پلان فیز ٹو کے اندر 493 مختلف پوسٹیں رکھی گئی ہیں جن کی منظوری کے لئے سمری محکمہ صحت کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جا چکی ہے سمری کی منظوری کے بعد متعلقہ سٹاف کی تعیناتی کی جائے گی۔ فی الوقت نیورو سرجری یونٹ تھری میں تعینات عملے کی تعداد 51 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

473: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن کے منصوبہ پر کام کا آغاز کیا تھا اس کے موجودہ status سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد کا منصوبہ بعد میں شروع کیا گیا تھا جو اب پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو کامونکی کا OPD rate جو ہے وہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد سے زیادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ پر کام شروع ہوا تھا لیکن حکومت پنجاب کی ہدایت پر اپ گریڈیشن کی بجائے نیا منصوبہ missing facilities کی فراہمی زیر غور ہے۔ جس کے PC-I کے لئے میڈیکل سپریٹنڈنٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ جونہی PC-I تیار ہو گا اسے حکومت سے منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد کا منصوبہ 2014 میں شروع ہوا تھا اور 08.12.2014 کو منصوبہ کی منظوری دی گئی جس پر کام جاری ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کا او پی ڈی ریٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد سے زیادہ ہے۔

حلقہ پی پی۔119 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

500: جناب شفقت محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔119 میں بی ایچ یو اور آر ایچ سیز کہاں کہاں واقع ہیں نیز ہر BHUs اور RHCs میں ڈاکٹروں کی اسامیوں کی تعداد بتائی جائے اور بھرتی شدہ ڈاکٹروں کے نام و پتا کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) BHU رکن، BHU چوٹ دھیراں اور BHU ہریا میں کتنے مریضوں کو 2013 اور 2014 میں چیک کیا گیا، ماہانہ وار تفصیلات بتائیں؟

(ج) RHC ملکوال کے اندر ڈاکٹروں کی تعداد کتنی ہے، کتنے عرصہ سے یہاں تعینات ہیں، کیا یہاں لیڈی ڈاکٹر موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں اینڈو سکوپی مشین سے متعلقہ تفصیلات

501: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں اینڈو سکوپی کی کتنی مشنیں فنکشنل ہیں۔ یہ مشینیں کب خرید کی گئیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان مشینوں کی دیکھ بھال اور مرمت فراہم کرنے والی فرم کے ذمہ ہے اور یہ ذمہ داری کتنے عرصہ کے لئے ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس وقت جو مشینیں خراب پڑی ہیں، تو حکومت ان کی مرمت کب تک کروانے کا ارادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں 6 اینڈو سکوپی مشینیں فنکشنل ہیں جن کی تفصیل / تاریخ خرید مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	تاریخ خرید	ٹھیک / فنکشنل
1	20-09-2009	1عدد
2	10-10-2011	1عدد
3	12-11-2011	1عدد
4	08-09-2013	1عدد
5	2013Donation	1عدد
6	10-05-2015	1عدد
	ٹوٹل	6عدد

(ب) ان مشینوں کا سالانہ ٹھیکہ نہیں کیا جاتا بلکہ جب کوئی مشین خراب ہو جائے تو اسے بروقت ٹھیک کروا دیا جاتا ہے۔

(ج) جو مشینیں خراب ہو گئی ہیں ان کو ٹھیک کروانے کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے:

نمبر شمار	تاریخ خرید	خراب / نان فنکشنل
1	20-09-2009	1عدد
2	23-10-2009	1عدد

میاں منشی ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

513: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟

(ب) کیا تمام کی تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟

(ج) میاں منشی ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ/ نرسز ہیں ان کے نام، پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2014 کے دوران میاں منشی ہسپتال کو کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہنچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) میاں منشی ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور سال 2014 کے دوران کل 59 نرسز کام کر رہی تھیں۔

(ب) ان میں سے 41 نرسز مستقل تھیں اور 19 نرسز عارضی تھیں۔

(ج) میاں منشی ہسپتال لاہور میں اس وقت 13 ہیڈ نرسز کام کر رہی ہیں ان کے نام، پتا مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2014 کے دوران میاں منشی ہسپتال کو تنخواہوں کی مد میں۔/14,79,03,007 روپے جبکہ دیگر اخراجات کے لئے۔/4,26,19,427 روپے کے فنڈ مہیا کئے گئے۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران 18 مریض آؤٹ ڈور میں تیز بخار کی علامات کے ساتھ آئے ان کے ابتدائی ٹیسٹ کروائے گئے لیکن ڈینگی کی تشخیص نہیں ہوئی لہٰذا دوائی دے کر فارغ کر دیا گیا۔

(و) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران دوائیوں کے بجٹ سے ہی ڈینگی مریضوں کی دوائیاں پوری کی گئیں اور ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف سے کوئی رقم باہم نہیں پہنچائی گئی۔

(ز) ڈینگی کے مریضوں کے علاج اور تشخیص کے لئے تمام ابتدائی ٹیسٹ اور علاج کی سہولت میسر ہیں اور ایک علیحدہ ڈینگی وارڈ بھی بنایا گیا ہے۔

نواز شریف ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

514: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟

(ب) کیا تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟

(ج) نواز شریف ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ نرسز ہیں ان کے نام، پتہ اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2014 کے دوران نواز شریف ہسپتال کو کل کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) نواز شریف ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) نواز شریف ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی کے طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہنچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) نواز شریف ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2014 میں کل 96 نرسز کام کر رہی تھیں۔

(ب) 80 نرسز عارضی طور پر اور 16 نرسز مستقل طور پر کام کر رہی تھیں۔

(ج) نواز شریف ہسپتال میں کل 18 ہیڈ نرسز ہیں جن کے نام پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) سال 2014 میں نواز شریف ہسپتال کو کل 481.20 ملین فنڈ دیا گیا جس میں سے 290.20 ملین تنخواہ کے لئے مخصوص ہے بقایا خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نومبر 2014 کے دوران نواز شریف ہسپتال میں ڈینگی کا کوئی بھی مریض داخل نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مریض کا علاج کیا گیا البتہ Dengue suspected case کے ٹیسٹ لئے گئے لیکن کوئی بھی ڈینگی کا کیس ثابت نہ ہوا۔

(و) نومبر 2014 میں ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے حکومت کی طرف سے خصوصی طور پر کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی لیکن ہسپتال کے فنڈ ہسپتال اور ڈینگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی تھے۔

(ز) نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے مطلوبہ تمام سہولتیں میسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے تمام ٹیسٹوں کی سہولت بھی موجود تھیں (separate ward HDU)

جناح ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

515: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟

(ب) کیا تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟

(ج) جناح ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ نرسز ہیں ان کے نام، پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2011 کے دوران جناح ہسپتال کو کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہنچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) جناح ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جناح ہسپتال ، لاہور میں نومبر 2014 کے ڈینگی کے کل 75 مریض داخل ہوئے (Confirmed=4, Probable=18, Suspected=53) مریضوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کر کے فارغ کر دیا گیا۔

(و) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کوئی علیحدہ گرانٹ فراہم نہیں کی گئی تھی ریگولر بجٹ سے ہی ڈینگی کے مریضوں کو تمام سہولیات فراہم کی گئی تھیں۔

(ز) جناح ہسپتال لاہور کے ڈینگی مریضوں کو (CBC) Seriology confirmation test تمام ادویات بشمول 40 Dextron فری فراہم کی گئی۔ ایمرجنسی کی صورت میں وینٹی لیٹر کی سہولت موجود تھی۔ یہ تمام سہولیات ڈینگی کے مریضوں کو ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں ہم نے سوال جمع کرائے، ہم یہاں تیاری کر کے بیٹھے ہیں، یہاں پر لوگ آکر دوسروں کے سوالات on his behalf لے لیتے ہیں اور ان پر ٹائم لگ جاتا ہے۔ ہم بھی تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہمارے سوال تو کم از کم لے لیا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم یہاں آکر بیٹھے ہیں اور تیاری بھی کی ہوئی ہے۔ ہم نے پہلے سوال بھی جمع کروائے اور لوگ یہاں آکر on his behalf پر سارا ٹائم لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، میں ضمنی سوال پر کسی کو نہیں روک سکتا کیونکہ ضمنی سوال سننا پڑتا ہے۔ آج کوئی توجہ دلاؤ نوٹس بھی نہیں ہے۔ ایک تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا لیکن وہ خود نہیں ہیں اس کو بھی رہنے دیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جناب رمضان صدیق بھٹی! آپ اس کا جواب دیں۔

راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے۔ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور کی شکایت پر بذریعہ حکم نمبری 303/HC(E) مورخہ 20-05-2015 کو شاہد حسن گورچانی جمعدار بارڈر ملٹری پولیس راجن پور کے خلاف ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی۔ پولیٹیکل اسسٹنٹ راجن پور، اسسٹنٹ کمشنر

راجن پور اور اسسٹنٹ کمشنر جام پور اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ دریں اثناء اس معاملے پر پنجاب اسمبلی لاہور میں تحریک التوائے کار بھی پیش ہوئی ہے۔ انکوائری کمیٹی نے کوہ ماڑی کا موقع بھی ملاحظہ کیا ہے جہاں پر 90-1989 میں پی اے ہاؤس کا قیام عمل میں لایا جانا بیان کیا جاتا ہے۔ انکوائری کمیٹی نے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس و پلاننگ) راجن پور، ایکسئن بلڈنگ ڈیرہ غازی خان اور ڈسٹرکٹ آفیسر (بلڈنگ) راجن پور اور کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان کے دفتروں سے ریکارڈ کے حصول کے لئے تحریر کر دیا ہے۔ چونکہ معاملہ 25 سال پرانے ریکارڈ کا ہے انکوائری کمیٹی کی رپورٹ انکوائری مکمل ہونے کے بعد سامنے آئے گی۔ انکوائری مکمل ہونے کے بعد ذمہ داران کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ دریں اثناء شاہد حسن گورچانی جمعدار کو لائن صدر حاضر کر دیا گیا ہے تاکہ انکوائری پر اثر انداز نہ ہو سکے اور انصاف کے عمل کو ملحوظ خاطر رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر! انکوائری کمیٹی نے الزام علیہ شاہد حسن گورچانی جمعدار کو شامل انکوائری کرنے کے بعد اس کا تحریری بیان لے لیا ہے۔ 90-1989 میں بیان کئے گئے تعمیر شدہ PA ہاؤس کے ریکارڈ کے حصول کے لئے DO بلڈنگ راجن پور کو شامل انکوائری کر لیا گیا ہے۔ گزشتہ دو ماہ سے راجن پور کو دریائے سندھ اور رود کوہی کی طرف سے سیلاب کا سامنا رہا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر راجن پور، اسسٹنٹ کمشنر جام پور اور پولیٹیکل اسسٹنٹ راجن پور اپنے عملے کے ہمراہ سیلاب کے خلاف نبرد آزما رہے ہیں۔ اِس وقت Crop Damage اور House Damage کے سروے کے سلسلے میں ریونیو سٹاف مصروف عمل ہے۔ دریں اثنا شاہد حسن گورچانی جمعدار BMP نے BMP پوسٹ سے BMP لائن صدر تبادلہ کے خلاف مورخہ 15-05-23 کو لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان رٹ نمبری 37137 دائر کی ہے۔ مزید برآں الزام علیہ شاہد حسن گورچانی جمعدار BMP کی اپیل زیر دفعہ 17(1) پنجاب BMP اینڈ بلوچ لیوی رولز 2009 زیر سماعت کمشنر ڈیرہ غازی خان ہے جو کہ اس نے اپنے تبادلہ سرکل سے BMP لائن صدر تبادلہ کی صورت دائر کی ہے۔ پرانے ریکارڈ کی چھان بین، قانونی امور و سیلاب کی آفت کی وجہ سے انکوائری تعطل کا شکار ہوئی ہے۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کمیٹی کو پندرہ یوم کے اندر انکوائری ہر صورت میں مکمل کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ بعد از انکوائری ذمہ داران کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1069 کا جواب آنا تھا۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کے mover موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Mover نے تو move کر دی ہے یہ move ہو چکی ہے اسی لئے آ رہی ہے۔ اگر move کرتے ہوئے mover نہ ہوتے تو میں اُسی وقت اس کو فارغ کر دیتا۔ اب آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1073 ایگریکلچر کے بارے میں ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت کی written request تھی کہ وہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں ملتان جا رہے ہیں، سوموار کو ایوان میں ہوں گے اور ان تمام تحاریک التوائے کار کے جواب دیں گے۔ وہ سوموار کے لئے written request کر کے گئے تھے اور یہ تین ہفتوں سے pending آ رہی ہے بلکہ یہ پچھلے اجلاس سے pending چلی آ رہی ہے ہر سیشن کے دن بلائی جاتی ہے اور روز بلائی جاتی ہے لیکن تین applications دی جا چکی ہیں اور انہوں نے ایک application تو Friday کو دی کہ Monday تک pending کر دیں اور آج ضروری کام کے سلسلے میں ملتان میں ہوں۔ یہ اتنی اہم تحریک التوائے کار ہے کہ وہ فصل گزر گئی، اگلی فصل لگ گئی اور پچھلی کا جواب کوئی نہیں ہے۔ گنّے کا کرشنگ سیزن شروع ہو گیا، تین سالوں کے پیسے نہیں ملے اور اس کا پتا کوئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب آپ کا نمبر آئے گا تو جواب دے دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1121 کا جواب آیا ہے؟ آپ پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو لکھیں کہ اگلے ہفتے میں positively جواب لے کر آئیں۔ اب میرے خیال میں اس کو چھوڑتے ہیں کام شروع کرتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی!آپ کا نمبر بہت دور ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جواب تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آئیں گے تو جواب ملے گا اور جب اس کی باری آئے گی تو اس کا جواب آئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ اس کو serious لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں serious لیتا ہوں اور کبھی non serious نہیں ہوتا۔آپ کی بڑی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کی بات نہیں کی بلکہ پارلیمانی سیکرٹری کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی،!آپ کو بھی پتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان دنوں میں کیا کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کے متعلق بات نہیں کی۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث ہے، بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی تقریر سے ہو گا اور جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے جاری کردہ قانون پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کے نتیجے میں پنجاب پنشن فنڈ کا ادارہ وجود میں آیا۔اس کا مقصد حکومت پنجاب کے ملازمین کی متوقع پنشن کی مد میں مالی ذمہ داری کو تیزی سے بڑھتی ہوئی مقدار کو مہیا کرنے کے لئے مناسب سرمایہ کاری کے ذریعے منافع کا حصول تھا۔حکومت پنجاب اس ادارے کو رقوم فراہم

کرتی ہے اور ادارہ ان رقوم کی سرمایہ کاری مختلف طویل مدتی اور قلیل مدتی مالی سکیورٹی میں کرتا ہے۔اس ادارے کے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے managing committee تشکیل دی گئی ہے جس میں حکومت پنجاب کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ نجی شعبہ سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہیں ادارہ اپنی تمام سرمایہ کاری منظور کردہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین اور انوسٹمنٹ پالیسی کے تحت انجام دیتا ہے۔ پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کی شق 23 کے تحت پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے مالیاتی سال 2011 بشمول متعلقہ میزانیہ آمدنی واخراجات اور آڈٹ رپورٹ اسمبلی میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ مالیاتی سال 2011 کے آغاز یعنی یکم جولائی 2010 کو پنشن فنڈ کے زیر نگرانی اثاثوں کی مالیت 12۔ ارب 90 کروڑ 70 لاکھ روپے تھی۔ فنڈ نے اپنی سرمایہ کاری کے نتیجے میں اس سال ایک ارب 63 کروڑ روپے منافع کمایا جبکہ فنڈ کے انتظامی اخراجات ایک کروڑ 90 لاکھ روپے پر مبنی تھے۔ مالیاتی سال 2011 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2011 کو پنجاب پنشن فنڈ کی زیر نگرانی 13۔ ارب 70 کروڑ 80 لاکھ روپے کے مجموعی اثاثے موجود ہیں۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سرمایہ کاری کا انحصار طویل مدتی اور قلیل مدتی سکیورٹی پر ہے۔ طویل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور نجی اداروں کے جاری کردہ نجی کارپوریٹ بانڈز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ قلیل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ ٹریژری Bills اور Bank deposits شامل ہیں۔ مالیاتی سال 2011 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2011 کو فنڈز کی سرمایہ کاری پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی مد میں 8۔ ارب 94 کروڑ 20 لاکھ روپے تھی، نجی بانڈز 50 کروڑ روپے کے ہیں، ٹریژری بل ایک ارب 25 کروڑ اور 40 لاکھ روپے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اور کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس 17۔ مئی 2016 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

منگل، 17۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 9۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 8

561

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 10۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمرالزمان، جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری / پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹراساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔

3۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام R.H.Cs اور B.H.Us میں مِسنگ فیسلٹیز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

562

(موجودہ قرارداد یں)

1۔ ڈاکٹر نوشین حامد: اس ایوان کی رائے ہے کہ cervical cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

3۔ محترمہ ناہید نعیم: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار کرنے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ گندم کے باردانہ کی تقسیم شفاف انداز سے کی جائے۔

5۔ جناب محمد سبطین خان : اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی اُجرت 14 ہزار کی بجائے 20 ہزار روپے مقرر کی جائے۔

563

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل، 17۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 9۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ٱلَّذِينَ يَذۡكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلۡقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هَـٰذَا بَـٰطِلًا سُبۡحَـٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدۡخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهُۥ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلۡإِيمَـٰنِ أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ فَـَٔامَنَّا رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ ﴿١٩٣﴾

سُوۡرَةُ آل عِمرَان آیات 191 تا 193

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ

اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تُو پاک ہے تُو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو (191) اے پروردگار جس کو تُو نے دوزخ میں ڈالا اُسے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192) اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سُنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا (193)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عاصیوں کو دَر تمھارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
اُن کے طالب نے جو چاہا پا لیا
اُن کے سائل نے جو مانگا مل گیا
فضل رب پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
کشفِ راز من رآنی یوں ہوا
کہ تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2401 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*2401: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک سابقا وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2005 میں ضمنی الیکشن کے موقع پر ٹاؤن شپ لاہور کے جلسہ عام میں کچی آبادی یوحنا آباد کالونی، جونیجو کالونی اور نالہ بی ٹو کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موقع پر جلسہ عام میں گوالہ کالونی رکھ چندرائے کے مکینوں کو بھی -/17500 روپے فی کنال کے حساب سے مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا اور اس کے لئے بھی چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ احکامات پر عملدرآمد کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور اگر کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جناب چیف منسٹر پنجاب کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل کچی آبادیز پنجاب نے کچی آبادی جونیجو کالونی نمبرi نمبرii اور نالہ بی ٹو (ٹاؤن شپ)کا ڈیکلیریشن / نوٹیفکیشن نمبر47-2007/04-10(KA&UI)DG مورخہ 07-10-27 جاری کر دیا۔ تاہم ان آبادیوں کے رقبہ کا انتقال بحق شعبہ کچی آبادی ایل ڈی اے کے نام تاحال نہ ہوا ہے اور نہ ہی ان آبادیوں کا مصدقہ ریونیو ریکارڈ اور مصدقہ سروے لسٹ کا ریکارڈ موصول ہوا ہے جس کی وجہ سے ان آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق تفویض نہیں کئے جا سکے۔ مصدقہ ریکارڈ مذکور کی فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو لاہور کو بروئے چٹھی نمبر171/DKA/LDA مورخہ 2011-12-15 کو درخواست کی گئی تھی لیکن تاحال مصدقہ ریکارڈ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ چٹھی کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ کچی آبادی یوحنا آباد کالونی کا ڈیکلیریشن / نوٹیفکیشن جاری نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال 5۔ ستمبر 2013 کو دیا گیا اور 28۔ مارچ 2014 کو اس کا جواب آیا۔ اس حوالے سے آخری خط مورخہ 15-12-2011 کو لکھا گیا۔ میں آپ کی وساطت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پانچ سال گزرنے کے بعد اس کے status میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا اب بھی وہی status ہے جو کہ اس جواب میں بتایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس کا وہی status ہے جو کہ جواب میں بتایا گیا ہے۔ ڈی سی او لاہور کو جو خط لکھا گیا تھا جواب میں اس کا نمبر لکھ دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اس خط کا reply نہیں آیا۔ یہ معاملہ ابھی تک محکمہ ریونیو کے پاس زیر غور ہے۔ 15-12-2011 کو جو خط لکھا گیا تھا اس کا reply ابھی تک نہیں آیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات ہیں اور پانچ سال گزرنے کے بعد بھی اس خط کا جواب نہیں آیا۔ یہ تو محکمہ کی کارکردگی ہے۔ کیا محکمہ نے ان پانچ سالوں کے درمیان کوئی reminder جاری کیا اور جو افسران تعاون نہیں کر رہے کیا وزیر اعلیٰ کو ان کی رپورٹ کی گئی؟ یہ ایک عوامی بہبود کا منصوبہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک انقلابی قدم تھا۔ اس حکم میں سالوں سے shelterless لوگوں کو مالکانہ حقوق دینے کی بات کی گئی تھی۔ اگر پانچ یا سات سالوں میں وزیر اعلیٰ کے احکامات پر

عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر محکمہ کیا کر رہا ہے؟ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران محکمہ نے کیا کیا ہے، اس پر کوئی reminder دیا گیا اور جو افسران تعاون نہیں کر رہے کیا وزیر اعلیٰ کو ان کے خلاف لکھا گیا کہ آپ کے احکامات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے 15-12-2011 کا خط لکھنے کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کے ساتھ دوبارہ کوئی رابطہ کیا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! آخری خط مورخہ 15-12-2011 کو لکھا گیا لیکن اس کا کوئی reply نہیں آیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو وزیر اعلیٰ کے احکامات کا تمسخر اُڑایا جا رہا ہے۔ پانچ سال پہلے ایک خط لکھا گیا جس کا reply نہیں آیا لیکن محکمہ نے اس بابت کسی فورم سے رجوع نہیں کیا اور اسی طرح سے ہر سال ہمارے فنڈز lapse ہوتے ہیں۔ یہ انہی محکموں کی اس طرح کی کارستانیوں کی وجہ سے اور اس طرح کے کاموں کی وجہ سے اور بیوروکریسی کے کل پرزوں کے باعث عوام کے لئے حکومت کے اچھے اقدامات کا فائدہ ہونے کی بجائے اُلٹا حکومت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے لہٰذا میری یہ گزارش ہو گی کہ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کے ذمہ داران کا تعین کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ کمیٹی within two months اس کی رپورٹ دے گی۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2598 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*2598: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام کے بعد سے اب تک گوجرانوالہ میں ایک بھی ہاؤسنگ سکیم نہ بنائی ہے اگر یہ درست ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے گوجرانوالہ کی تعمیر و ترقی کے لئے کون کون سے بڑے منصوبے مکمل کئے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جی ڈی اے نے آمدنی حاصل کرنے کے منصوبے کون کون سے کتنے بنائے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ہاؤسنگ سکیم بنانے کی کافی کوششیں کی ہیں۔1992 میں سیکشن(4) حصول اراضی ایکٹ 1894 کے تحت موضع جات گرجاکھ ، قیام پور کی 374 ایکڑ اراضی کا گزٹ نوٹیفکیشن نمبر L-1-2/32/M/DRA بتاریخ 1992-04-26 جاری کیا۔ جو کہ بعد ازاں چند ناگزیر وجوہات کی وجہ سے سال 2000 میں اس کو denotify کر دیا گیا۔ سال 1997 میں جی ڈی اے نے شہر کے ساتھ منسلک مواضعات لوہیانوالہ، فتومنڈ، اروپ، دھلے، گرجاکھ، قیام پور، سندر سنگھ میاں سانسی، نوشہرہ سانسی، گوجرانوالہ زرعی، کھیالی شاہ پور، چک جگنہ، ونیاوالہ اور رتہ باجوہ کے رقبہ جات پر برائے تعمیر ہاؤسنگ بذریعہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (17) پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ مجریہ 1976 جی ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا declare کیا لیکن بعد ازاں اس سلسلہ میں حتمی منظوری ازاں مجاز اتھارٹی نہ ملی۔ سال 2003 میں جی ڈی اے نے Joint Venture کے تحت ایک پرائیویٹ ڈویلپرز M/s Muhammad Javaid+Hamid Rafique کے ساتھ بات چیت کی اور investor کو 33 فیصد ڈویلپڈ پلاٹس کی شرائط پر آمادہ کیا مگر خصوصی کمیٹی کی طرف سے عائد شرائط کو انویسٹرز نے منظور نہ کیا جس بناء پر پراجیکٹ مکمل نہ ہو سکا۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے پچھلے تین سالوں میں 1561.743 ملین روپے کی لاگت سے 27.98Km لمبائی کی شہر کی 9 اہم سڑکوں کی تعمیر کی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سڑک	لمبائی	لاگت
(۱) تعمیر دورویہ سڑک پسرور روڈ تا ایسٹرن بائی پاس گوجرانوالہ	3.07Km	199.806
(۲) تعمیر دورویہ سڑک کشمیر روڈ، پسرور روڈ سے پیپلز کالونی ڈسپوزل ورکس	3.53Km	216.152

(۳) تعمیر دورویہ سڑک کچا ایمن آباد روڈ سے جی ٹی روڈ ایسٹرن بائی پاس
198.374 2.95Km

(۴) تعمیر دورویہ سڑک جی ٹی روڈ سے جوڈیشل کالونی ویسٹرن بائی پاس
120.884 7.91km

(۵) تعمیر سڑک کالج روڈ سے گرجاکھی دروازہ سے نواب چوک گوجرانوالہ
127.545 3.72Km

(۶) بحالی / تعمیر سڑک جناح روڈ سے جی ٹی روڈ حیات النبی چوک
121.375 5.10Km

(۷) بحالی / تعمیر سڑک گورونانک پورہ سے گھنٹہ گھر چوک سے جناح روڈ
44.068 1.04Km

(۸) تعمیر دورویہ سڑک نوشہرہ روڈ سے صغیر شہید چوک سے اعوان چوک بائی پاس
160.736 2.27Km

(۹) تعمیر دورویہ سڑک گوندلانوالہ چوک سے ویسٹرن بائی پاس علی پور چوک
372.803 4.39Km

ٹوٹل
1561.743 27.98Km

(ج) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے ذرائع آمدن کے لئے چار پلازہ جات مکمل کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پلازہ	تفصیل
(۱) سول لائن پلازہ،	گراؤنڈ فلور 60 عدد دکانات جو کہ مالکانہ حقوق پر فروخت کر دی گئی تھیں۔
(۲) سول لائن پلازہ،	فسٹ فلور 62 عدد دفاتر فسٹ فلور مالکانہ حقوق پر فروخت کر دیئے گئے تھے۔
(۳) سول لائن پلازہ،	سیکنڈ فلور 62 عدد دفاتر سیکنڈ فلور کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔
(۴) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 49 عدد گراؤنڈ فلور پر دکانیں ہیں جو کہ کرایہ پر دی گئی ہیں۔
(۵) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 16 عدد دفاتر فسٹ فلور پر واقع ہیں جو کہ تمام کرائے پر دیئے گئے ہیں۔
(۶) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 23 عدد دفاتر جو کہ تمام کرایہ داری پر ہیں۔
(۷) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 48 عدد دکانیں جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۸) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں گراؤنڈ فلور پر 30 عدد دکانیں ہیں۔ جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۹) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں فسٹ فلور اور سیکنڈ فلور جس کا رقبہ 20958Sft ہے۔ BOT Basis پر ماہانہ کرایہ پر الاٹ کیا ہوا ہے۔
(۱۰) ٹرسٹ پلازہ مین جی ٹی روڈ	اس میں 4150Sft رقبہ میسرز KFC کو BOT Basis پر ماہانہ کرائے پر الاٹ کیا ہوا ہے۔
(۱۱) جناح روڈ نزد دھلے چوک	اس میں 9800Sft رقبہ پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن الاٹ کیا ہوا ہے۔

ان تمام الاٹمنٹ کا ماہانہ کرایہ تقریباً 21 لاکھ روپے آتا ہے۔ اس مد میں جی ڈی اے کو سالانہ تقریباً 02 کروڑ 60 لاکھ روپے انکم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بنے ہوئے 25 سال سے اوپر کا عرصہ ہو چکا ہے اور گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آج تک ایک بھی ہاؤسنگ سکیم نہیں بنا سکی اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن اس اتھارٹی نے اپنی 50ویں میٹنگ میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ گورننگ باڈی نے TOR's کی منظوری دے دی ہے لیکن یہ معاملہ litigation میں ہے جس وجہ سے اُن کی سکیم رُکی ہوئی ہے۔ جونہی یہ litigation سے فارغ ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ litigation کون سی عدالت میں ہے اور آپ نے اس کو pursue کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! محکمہ سے اس سے متعلق ساری انفارمیشن لے کر آپ کو بتا دوں گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کیا یہ درست نہیں ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچانے کے لئے سرکاری ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے گوجرانوالہ میں کوئی ہاؤسنگ سکیم نہیں بنائی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ بات درست نہیں ہے۔ اس کی ایک گورننگ باڈی ہے جس میں چھ معزز ممبران ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد ہی اپنے فرائض ادا کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اور اتفاق سے GDA کی گورننگ باڈی میں، میں ممبر بھی ہوں۔ میرے colleague نے جو ضمنی سوال کیا ہے میں اُس کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ GDA کی موجودہ انتظامیہ اپنے کام میں بالکل sincere نہیں ہے اور یہ بات

100 فیصد درست ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچانے کے لئے GDA آج تک کوئی سکیم نہیں دے سکی اور آئندہ بھی کوئی ہاؤسنگ سکیم دینے کا ان کا ارادہ نہیں ہے۔ یہ گورننگ باڈی سے پاس بھی ہو چکا ہے لیکن آج تک اُس پر کوئی بھی کارروائی نہیں کی جا سکی ہے۔ کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کا جب تک قانون کے مطابق نقشہ پاس نہیں ہو جاتا تب تک وہاں پر پلاٹوں کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی لیکن وہاں پر پلاٹوں کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ GDA اپنی side safe کرنے کے لئے محکموں کو ایک لیٹر لکھ دیتی ہے کہ ان کو گیس، بجلی یا پانی کے کنکشن نہ دیئے جائیں تو اس طرح سے GDA لوگوں کو پریشان کر رہی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس گورننگ باڈی کے ممبر ہیں تو آپ وہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے تو آپ کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار کر دیا ہے کیونکہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ ہم نے صرف گورننگ باڈی میں بیٹھ کر اجلاس کرنا ہے اور اُس سے آگے کے معاملات ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں کیونکہ GDA کے DG کے پاس سارے اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! چھ معزز ممبران گورننگ باڈی کے ممبر ہیں جن میں چودھری اشرف علی انصاری بھی ممبر ہیں تو چودھری صاحب ہمیں نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ کارروائی کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نشاندہی کر رہا ہوں اور آپ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سوال نمبر 2478 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کھلے گندے نالوں کے باعث ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*2478:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کھلے گندے نالوں (open drains) کی وجہ سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ کئی بچے ان نالوں میں گر کر جاں بحق ہو چکے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو ان نالوں کو ڈھانپنے کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ج) لاہور میں کھلے گندے نالے کہاں کہاں واقع ہیں-ان ڈرینز کی لمبائی کتنی ہے اور یہ گندا پانی کس جگہ dispose of کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے۔ کھلے نالوں کی مشینوں کی مدد سے de-salting کی جاتی ہے۔ اگر کھلے نالوں کو ڈھانپ دیا جائے تو نالوں سے مشینوں کے ذریعے گار نکالنا مشکل ہو جائے گا۔ گار جمع ہونے کی وجہ سے نالوں کے overflow کا اندیشہ بڑھ جائے گا اور گنجان آبادیوں میں سے گزرنے والے نالوں کے overflow سے قریبی آبادیاں متاثر ہوں گی۔ تاہم لاہور میں بہنے والے گندے نالوں کے ساتھ کافی تعداد میں درخت اور پھولدار پودے لگائے گئے ہیں۔ اس سے کھلے نالوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کم ہو جاتی ہے۔ جہاں تک بچے گرنے کا تعلق ہے صوبے کی تمام نہریں، دریا اور نالے کھلے (open) ہیں اور حادثہ کہیں بھی واقع ہو سکتا ہے۔

(ب) کھلے نالوں کو مشینوں کی مدد سے صاف کیا جاتا ہے اور ہزاروں ٹن کوڑا (silt) سالانہ کی بنیاد پر نالوں سے نکالا جاتا ہے۔ ڈھکے ہوئے نالوں سے مشینوں کی مدد سے کوڑا نہیں نکالا جا سکتا ہے صرف انسان کوڑا نکال سکتے ہیں اور نالے کے اندر کے ماحول کی وجہ سے مزدور وہاں زیادہ دیر کام نہیں کر سکتا۔ اس کی جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے اس لئے نالوں کی صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو ڈھانپنے کی فی الحال کوئی منصوبہ بندی زیر غور نہیں ہے۔

(ج) لاہور میں بہنے والے کھلے گندے نالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان نالوں کی لمبائی 119.25 کلو میٹر ہے اور ان کا پانی دریائے راوی میں dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سوال کا جز (ج) ہے کہ لاہور میں گندے نالے کہاں کہاں واقع ہیں، ان drains کی لمبائی کتنی ہے اور یہ گندا پانی کس جگہ dispose of کرتے ہیں؟ اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ سمن آباد سے لے کر ملتان روڈ تک علامہ اقبال ٹاؤن کے درمیان سے ایک open drain گزر رہی ہے۔ وہ drain برساتی پانی کے لئے تھی آج سے چند سال پہلے واسا نے اچھرہ، رحمٰن پورہ اور سمن آباد کا گندا پانی اُس میں ڈال دیا اور یہ کہا کہ ہم اس میں 5 فٹ کا بڑا پائپ ڈال رہے ہیں اس میں سے گندا پانی temporarily گزرے گا۔ جب یہ پائپ مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ drain خشک ہو جائے گی اور جس مقصد کے لئے یہ drain بنی ہے تو وہ برساتی نالہ اپنی اصل شکل میں بحال ہو جائے گا۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ کیا محکمہ کا اس drain کو اپنی اصل حالت میں بحال کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن کی drain مکمل طور پر open ہے اس کی de-silting ہمارا محکمہ کرتا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ یہ open drain نہیں ہے۔ آپ ایل ڈی اے کا master plan نکال کر دیکھ لیں یہ برساتی نالہ ہے اور یہ 20 سال تک خشک رہا ہے صرف برسات کے دنوں میں وہاں پانی ہوتا تھا۔ اچھرہ اور رحمٰن پورہ کے علاقے پانی میں ڈوب جاتے ہیں ان کے قریب کوئی disposal نہیں ہے تو محکمہ نے دو تین سال لگا کر 5 فٹ کا پائپ ڈال دیا تو وہاں پر لوگوں نے اکٹھے ہو کر مظاہرے کئے۔ جب وہاں پر 5 فٹ چوڑا پائپ چل رہا ہے تو وہاں گندا نالہ ختم کیوں نہیں کرتے؟ وہ originally گندا نالہ نہیں تھا وہ by design کبھی بھی گندا نالہ نہیں رہا۔ وہ برساتی نالہ تھا اب وہ گندا نالہ ہونے کی وجہ سے علامہ اقبال ٹاؤن کے تقریباً 10 بلاک جو اُس نالے کے اوپر face کرتے ہیں وہاں شدید قسم کے ماحولیاتی مسائل پیدا ہو گئے ہیں لوگوں کے ریفریجریٹرز اور ائر کنڈیشنرز کے کمپریسر ہر سال خراب ہوتے ہیں۔ وہاں پر تعفن اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر جگہ بدبُو پھیلی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ کبھی بھی گندا نالہ نہیں رہا۔

جناب سپیکر! میرا یہ چیلنج ہے وہ برساتی نالہ تھا تو میں چاہتا ہوں کہ اُس کو اصلی حالت میں بحال کیا جائے اور اُس کے parallel جو 5 فٹ چوڑا پائپ پڑا ہے آپ گندا پانی اُس پائپ کے اندر ڈالیں۔ میں اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! واسا کا ماسٹر پلان تیاری کے آخری مراحل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ assurance کروادی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ محکمہ سے بات کر کے بتائیں کہ یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں ان سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ جہاں گندے نالے شروع سے ہیں وہ تو ہیں لیکن جہاں نہیں تھا اور برساتی نالہ تھا اس کو آپ زبردستی گندا نالہ بنادیں اور اس کے ساتھ پائپ بھی ڈال دیں اور اس کو ختم نہ کریں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا کہ واسا اتھارٹی سے بات کر کے مجھے آئندہ ایک دو مہینوں میں اس بارے میں کوئی مثبت جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں نے بتادیا ہے۔ میں نے اپنے محکمہ سے اس کا جواب لے کر معزز ممبر کو بتایا ہے کہ یہ آخری مراحل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ جو بچے گر کر جاں بحق ہوتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس لئے نہیں ڈھانپا جا سکتا کہ مشینوں سے کوڑا نکالنا ممکن نہیں ہوتا اور انسانوں کو جانا پڑتا ہے جس سے مزدوروں کے جاں بحق ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر ان کو ڈھانپنا مشکل ہے تو ان کی دیواریں تو اونچی کی جا سکتی ہیں کہ جس سے بچوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں کیونکہ بچوں کی جانیں بھی بہت قیمتی ہیں۔ پوری دنیا میں drainage system ہے لیکن کہیں بھی کھلے گندے نالے نہیں دیکھے جاتے کیونکہ یہ انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اور سانس کے ساتھ تمام چیزیں انسان inhale کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فضا میں pollution کا باعث بھی بنتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا گندے نالوں کی سائیڈ والی دیواریں اونچی نہیں کی جا سکتیں تاکہ بچے ان میں گرنے سے بچ سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہمارے جو کھلے نالے ہیں وہ سائیڈوں سے اونچے ہیں اور ان پر pollution سے بچاؤ کے لئے پھولدار درخت بھی لگے ہوئے ہیں۔ ان میں ایسے کوئی واقعات نہیں ہوتے ویسے تو یہ نہر کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہاں بھی انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اس وقت ہی نالے میں کوئی گرتا ہے جب وہاں کوئی جاتا ہے یا کوئی حادثہ ہو جاتا ہے otherwise اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں کوئی بھی نالے میں ایسے ہی جا کر نہیں گرتا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بڑی عجیب بات کر رہے ہیں کہ نالے میں اس وقت کوئی گرتا ہے جب وہ وہاں جاتا ہے لیکن وہاں نالوں کے قریب رہنے والے بچے بھی وہاں کھیلتے ہیں۔ میں لاہور کے نالے گن کر بتا سکتی ہوں کہ کتنے نالے ہیں کہ جن کی سائیڈیں اونچی ہیں یا کھلے نالے ہیں جہاں بچے کھیلتے ہیں۔ آپ بچوں کو کتنا روک سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! بچے تو دودھ میں بھی گر کر جل جاتے ہیں۔ یہ look after کرنا ماؤں اور parents کا کام ہے۔

جناب سپیکر: جہاں جہاں وہ نشاندہی کر رہے ہیں وہاں آپ خود دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر بتائیں میں جا کر خود دیکھ لوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ نالوں کی صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے نالوں کو ڈھانپنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اور نہ ہی کوئی ایسا پراجیکٹ ہے جس سے یہ نالے پکے کئے جائیں۔ میں آپ کی اجازت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ جاننا چاہوں گی کہ کچھ سال پہلے ایک پراجیکٹ لاہور میں پنجاب حکومت نے شروع کیا تھا کہ لاہور کے تمام نالوں کو پکا اور سائیڈوں سے ان کی دیواروں کو اونچا کر دیا جائے گا۔ میرے علم میں ہے کہ سات آٹھ سال ہونے کو ہیں اور ایک نالے کے قریبی رہائشی

بار بار اصرار کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے درخواست کی جائے کہ ہمارے علاقہ کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے جاننا چاہوں گی کہ جو پراجیکٹ تھا اس کا کیا بنا ہے اور اس کا کیا status ہے؟ لاہور میں اتنی زیادہ تعداد میں نالے موجود نہیں ہیں کہ وہ ابھی تک پکے ہی نہیں ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت نالوں کی دیواروں کو اونچا کیا جا رہا ہے۔ ورلڈ بنک نے اس سلسلے میں فنڈز فراہم کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ execute ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2479 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: پچھلے پانچ سالوں کے دوران صاف پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2909: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران پینے کے صاف پانی فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب) ان اقدامات سے ضلع بہاولپور کے کن کن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ ضلع کے کتنے لوگوں کو اس وقت صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(د) مذکورہ اٹھائے گئے اقدامات سے کتنے فیصد لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کی گئی؟

(ہ) مذکورہ ضلع کے کتنے فیصد لوگ اب بھی صاف پانی کی فراہمی سے محروم ہیں اور ان کو کب تک صاف پانی فراہم کر دیا جائے گا، سال وتاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
(الف) ضلع بہاولپور میں پانچ سالوں کے دوران بنائے گئے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	تعداد منصوبہ جات	
1	2008-9	3	(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
2	2009-10	17	(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
3	2010-11	7	(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
4	2011-12	11	(Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
5	2012-13	9	(Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
6	2013-14	2	(Annex-F)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
7	2014-15	11	(Annex-G)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
	کل تعداد	60	

8۔ 2015-16 مالی سال 16۔2015 میں مزید دو سکیمیں شامل ہیں جن پر کام جاری ہے تفصیل(Annex-H)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا اقدامات سے ضلع بہاولپور میں جن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا ان کی تفصیل(Annex-A to Annex-H)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع بہاولپور کی کل آبادی 3931320 نفوس پر مشتمل ہے ان میں سے 1037605 نفوس کو صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا اٹھائے گئے اقدامات سے ضلع بہاولپور کے 26 فیصد لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔ تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع بہاولپور کے 74 فیصد لوگ اب بھی صاف پانی کی فراہمی سے محروم ہیں اس ضمن میں حکومت پنجاب مرحلہ وار تمام لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں مگر ہاؤس کے سامنے میں اپنے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کروں گی کیونکہ صرف بہاولپور میں ہی نہیں بلکہ چولستان بھر کے لئے بھی صاف پانی کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ تھا۔ اس کے باوجود جب ہم نے اس پر آواز اٹھائی تو ہمارے قائد نے اس پر فوری اقدامات کئے۔ الحمد للہ اب بہاولپور میں بھی بہت بہتری ہو گئی ہے اور چولستان کے لئے علیحدہ سے فنڈز دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے ضمنی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں۔
محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔
جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 2915 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ III میں بچھانے کے لئے منگوائے گئے کروڑوں روپے کے پائپس کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2915: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ III لاہور میں سیوریج پائپ لائن ڈالنے کے لئے بڑے سیوریج پائپ منگوائے گئے تھے؟
(ب) ان سیوریج پائپس پر کل کتنے اخراجات ہوئے اور یہ کب خرید کئے گئے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپس علاقہ کی تفریح پارک میں پڑے خراب ہو رہے ہیں؟
(د) محکمہ ان پائپس کو مذکورہ بالا علاقہ میں کب تک بچھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور میں سیوریج بچھائی کے لئے سیور پائپ منگوائے گئے ہیں۔ دراصل مذکورہ پائپ ایل بلاک گلبرگ کے بارشی پانی کے نکاس کا لنک کلمہ چوک ڈسپوزل سٹیشن سے ملانے کے لئے منگوائے گئے تھے۔
(ب) کلمہ چوک ڈسپوزل سٹیشن اور ایل بلاک گلبرگ کے لنک کے طور پر بچھائے گئے ان سیوریج پائپس پر 1.5 ملین روپے کی لاگت آئی اور پائپس جولائی 2013 میں خریدے گئے۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ پائپس تفریح پارک میں پڑے خراب ہو رہے ہیں۔ دراصل ان پائپس کو مون سون کے دوران بلاتعطل سڑک پر ٹریفک کو جاری رکھنے کے لئے عارضی طور پر پارک میں رکھا گیا تھا۔ بعدازاں ان تمام پائپس کو وہاں سے اُٹھا کر بچھا دیا گیا۔

(د) مذکورہ پائپس کی بچھائی کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) کے اندر کہا گیا ہے کہ سیوریج پائپس پر 1.5 ملین روپے کی لاگت آئی اور پائپس جولائی 2013 میں خریدے گئے۔ یہ معاملہ چوتھی بار ایک مہینے میں discuss کیا جا رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب 2013 میں پائپس خریدے گئے تو اس کے بعد یہ کام کب شروع ہوا اور کب مکمل ہوا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ کام کب شروع ہوا، کب ختم ہوا یا ہوا بھی ہے یا نہیں ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ میں تاریخ ان کو بھجوا دوں گا۔

جناب سپیکر: کیا ایل بلاک کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جی، مکمل ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال دیا گیا تھا۔ آج تین سال کے بعد جواب آیا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

جناب سپیکر: یہ خوشی کی بات ہے کہ کام مکمل ہو گیا ہے اور آپ کو کیا چاہئے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت خوشی کی بات ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ 2013 میں پائپس خریدے گئے تھے۔ میں ان کو تفصیل بتا دیتا ہوں کیونکہ یہ میرے حلقہ کا معاملہ ہے۔ 2013 میں یہ پائپس لئے گئے، ان کو پھر ایک پارک میں رکھ دیا گیا اور وہاں یہ دو سال پڑے رہے۔ یہاں پر انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہوا ہے کہ مون سون کی وجہ سے کام شروع نہیں ہوا۔ ان کے کہنے کے مطابق لاہور کے اندر دو سال 2013 سے 2015 تک مون سون رہا۔ یہ کام 2015 میں ہوا ہے۔ میں ان کو آپ کے توسط سے یہ بھی بتا دوں کہ وہاں پر روڈز ابھی بھی مکمل نہیں ہوئے۔ وہاں پر روڈز کب مکمل ہوں گے؟ کیونکہ خان کالونی اس کے ساتھ لگتی ہے وہاں پر بھی پائپس ڈالے گئے تھے۔ خان کالونی اور ایل بلاک کا ایک ہی سیکشن بنتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ضمنی سوال کیا پوچھوں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ اس issue کو چلتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں یہ سڑک کب مکمل ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ question fresh بنتا ہے۔ انہوں نے پہلے جو سوال کیا تھا اس کا جواب آ گیا ہے اور وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ کام مارچ 2015 میں شروع ہوا اور نومبر 2015 میں ختم ہو گیا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے ساتھ چلے چلیں اور ابھی وہاں جا کر سڑک کی حالت دیکھ لیتے ہیں۔ وہاں اس سڑک پر گاڑی نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر: وہ بات اور ہے، یہاں کام کی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کام مکمل ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ مکمل ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کے کہنے سے تو مکمل نہیں ہو جاتا۔ وہ یہاں پر کچھ بھی کہہ دیں گے۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ میں ہر تین چار دن کے بعد اس علاقہ میں جاتا ہوں۔ مجھ سے پوچھیں کہ وہاں کیا حالت ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود اس کو چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر پائپس کا فرما رہے ہیں تو وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب یہ سڑک کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سڑک تو بننی ہی ہے لیکن جب وہاں پائپ ڈالے جائیں گے اور سڑک نہیں بنائیں گے تو پھر کیا وہاں خالی گڑھے ہی چھوڑنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! سڑک ٹی ایم اے بنا رہا ہے اور ان کو پیسے جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سڑک کب بنے گی اس کو تو پہلے ہی تین سال گزر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سڑک بن جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 کو یہ سوال دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ۔III میں بچھائے گئے پائپس پر ہونے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*2916: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور میں سیوریج کے پائپ کب بچھائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سیوریج سسٹم بالکل تباہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دو سال سے سیوریج سسٹم کی خرابی کے باعث مذکورہ علاقے کے مکینوں کے گھروں میں گندا پانی داخل ہو جاتا ہے؟

(د) حکومت مذکورہ علاقہ میں نئی سیوریج پائپ لائن بچھانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کا موجودہ سیوریج نظام واسا لاہور کے وجود میں آنے سے قبل 67-1966 میں بچھایا گیا۔

(ب) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کا موجودہ سیوریج نظام اپنی قابل استعمال زندگی پوری کر چکا ہے۔ اس وقت سیوریج کے مسائل زیادہ ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سیوریج سسٹم پرانا ہونے کی بناء پر نکاسی آب کے مسائل زیادہ ہیں۔ تاہم واسا کا عملہ بار بار صفائی کر کے سیوریج کو چالو رکھے ہوئے ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے جس کا تخمینہ لاگت 72.090 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ سوال بھی 2013 میں دیا گیا تھا اور جواب 2016 میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر موجودہ سیوریج نظام اپنی قابل استعمال زندگی پوری کر چکا ہے۔ اس وقت سیوریج کے مسائل زیادہ ہیں تو ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کے چار سوال تھے لیکن آپ لیٹ ہو گئے ہیں sorry for that لیکن آپ کے کچھ سوال لے لئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر جو فرما رہے ہیں وہ بات ٹھیک ہے کہ ان کی average life پوری ہو چکی ہے لیکن وہاں پر سسٹم کام کر رہا ہے تو جونہی فنڈز available ہوں گے ان کو انشاء اللہ replace کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب تک فنڈز available ہوں گے یہ تو بتا دیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 2018 میں مل جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ہو سکتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ فنڈز کب تک available ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہم ان کی یہ سکیم بھجوا دیں گے جیسے ہی یہ پی اینڈ ڈی سے منظور ہو گی ہم کام شروع کروا دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر ان کا جواب ختم ہو گیا ہے تو میں اگلا ضمنی سوال کروں؟

جناب سپیکر: جی، کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 72.090 ملین روپے فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ یہ 72 ملین روپے کب ملیں گے، انہوں نے کب ان پیسوں کے لئے apply کیا ہے، انہوں نے estimate تو لگا لیا ہوا ہے تو یہ کب تک فراہم کئے جائیں گے کیونکہ

اس کو تین سال تو ہو گئے ہیں؟ تین سال میں اگر انہوں نے 72 ملین روپے کا صرف حساب کتاب ہی لگایا ہے تو یہ کام کب تک start ہو جائے گا؟ جب وہاں پر سیوریج کے پائپ ڈالے جا رہے تھے تو صاف پانی کا انتظام بھی اسی وقت کیا جا سکتا تھا۔ وہاں پر 1.9 ملین روپے کا جو خرچ کیا ہے تو آپ اس کام کو کرنے کے لئے دوبارہ کھودیں گے، جب ایک کام ہو رہا ہے تو اسی وقت دوسرا کام بھی کیا جا سکتا تھا کہ نہیں؟ مگر نہیں، انہوں نے ایک دفعہ کھودا اب اس پر سڑک بنے گی اس کو پھر دوبارہ کھودیں گے اور پھر دوبارہ سڑک بنے گی۔ So اب اس ایک چیز کو تین سال ہو گئے ہیں اور ایک ہی area میں، یہ میں پورے لاہور کی بات نہیں کر رہا، میں ایک حلقے کی بات نہیں کر رہا نہ ہی پوری یوسی کی بات کر رہا ہوں بلکہ میں تو ایک خان کالونی بلاک (ایل) کی بات کر رہا ہوں، اور یہ اتنا چھوٹا area ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منظوری تو ہو گئی ہے اب وہ 72 ملین روپے کی بات کر تو رہے ہیں اور وہ جلد ہی کام شروع کر دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ ان سے کوئی تاریخ ہی لے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کو certain date تو نہیں دے سکیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کوئی اندازہ ہی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی معزز ممبر کو جواب دیا ہے کہ آئندہ سکیم میں ہم نے اس کو ڈالا ہوا ہے تو جیسے ہی یہ پی اینڈ ڈی سے آئندہ بجٹ میں منظور ہو گی تو ہم کام شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جب منظوری ہو جائے تو معزز ممبر کو بھی بتا دیا جائے کیونکہ وہ ان کا حلقہ بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتا رہا ہوں کہ ہم آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی سکیم execute کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال راجہ راشد حفیظ کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ماشاءاللہ عمرہ ادا کر کے آئے ہیں۔ آپ کو عمرہ کی مبارک ہو۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3597 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: خیابان سر سید میں ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کے لئے پلاٹوں کی الاٹمنٹ

*3597: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خیابان سر سید سیکٹر۔II راولپنڈی میں محکمہ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ نے ڈسپنسری اور سیکٹر۔III میں کمیونٹی ہال کے قیام کے لئے عرصہ دراز سے پلاٹ مختص کئے ہوئے ہیں، لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر تاحال ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا؟

(ب) حکومت مذکورہ بالا پلاٹ پر ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام کب عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت ان دونوں پلاٹوں پر رفاہ عامہ کے لئے کوئی متبادل سہولت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے خیابان سر سید سکیم نمبر سیکٹر۔II راولپنڈی میں ہیلتھ سنٹر/ڈسپنسری اور سیکٹر۔III میں کمیونٹی ہال کے قیام کے لئے جگہ/پلاٹس محکمہ ہاؤسنگ نے اپنے نقشہ میں مختص کئے ہیں لیکن سابقاً زمینداران سکیم ہذا کے ساتھ مقدمہ کی وجہ سے اِس کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔

(ب) کیونکہ لاہور ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 1255/2016 بعنوان ملک شہزاد بنام ڈائریکٹر فاٹا ریجن راولپنڈی ابھی زیر سماعت ہے اور اس کی آئندہ تاریخ پیشی 16-06-20 مقرر ہے جس کی وجہ سے اس ہیلتھ سائٹ کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔ تاہم کمیونٹی سائٹ سیکٹر۔III کی الاٹمنٹ میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت مذکورہ بالا پلاٹ پر ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام کب عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟ کیا حکومت ان دونوں پلاٹوں پر رفاہ عامہ کے لئے کوئی متبادل سہولت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ خیابان کی بہت پرانی سکیمیں ہیں اور اس میں جو انہوں نے مقدمے کا حوالہ دیا ہے یہ جز(ب) میں لکھتے ہیں کہ کیونکہ لاہور ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 2016/1255 بعنوان ملک شہزاد بنام ڈائریکٹر فاٹا ریجن راولپنڈی ابھی زیر سماعت ہے اور اس کی آئندہ تاریخ پیشی 2016-06-20 مقرر ہے جس کی وجہ سے اس ہیلتھ سائٹ کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔ تاہم کمیونٹی سائٹ سیکٹر III کی۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے تو کہا تھا کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے تو اب آپ جواب پڑھ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اب اپنے ضمنی سوال کی طرف آ رہا ہوں۔ اس سوال کے جز(ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ الاٹمنٹ کی پیشی ہے تو سوال یہ تھا کہ حکومت رفاہ عامہ کے متبادل کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟ انہوں نے مقدمے کا حوالہ دے کر گول مول سا جواب دے دیا ہے جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ارادہ رکھتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ارادہ رکھتی ہے؟ اس پر مقدمہ چلانے کا یا اس کا کوئی متبادل رفاہ عامہ کے لئے ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہاں بہت واضح جواب دیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ معزز ممبر کو شاید سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ litigation میں ہے اور اس کا ریفرنس بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! تاریخ بھی مقرر ہے یہ adjudication pending ہے تو اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ جی، اگلا سوال ملک تیمور مسعود کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4311 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک تیمور مسعود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: 13۔2012 میں سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4311: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کتنی رقم سیوریج سکیموں کے لئے موصول ہوئی تھی؟

(ب) مذکورہ مدت کے دوران کتنی رقم کون کون سی سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے، ان سکیموں کے نام اور مدت تکمیل بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13۔2012 کے دوران سیوریج سکیموں کے لئے کوئی بھی رقم موصول نہ ہوئی۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا محکمے کو بجٹ allocate ہی نہیں ہوا ہے کیونکہ انہوں نے ہر جواب میں نہیں، نہیں لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا پوچھ رہی ہیں کہ ان کو بجٹ allocate ہوا ہے یا نہیں؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جی، بالکل یہی پوچھ رہی ہوں کیونکہ ان کے ہر سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز خاتون ممبر کو جس بات کی سمجھ نہیں آئی وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو ساری بات کی ہی سمجھ نہیں آ رہی ہے تو ایک کون سی بات وہ بتائیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف، ب، ج، د) سب میں ہی لکھا ہوا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں، ہر چیز پر کوئی نہیں، کیا محکمے کے پاس بجٹ ہی نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ معزز خاتون ممبر کو جس جواب کی سمجھ نہیں آئی وہ بتائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے ان کو تو پوچھ لینے دیں۔ آپ ابھی ضمنی سوال کے لئے تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! آپ پوچھیں اب کیا پوچھنا چاہتی ہیں تاکہ میں بھی ان سے پوچھوں؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کتنی رقم سیوریج سکیموں کے لئے موصول ہوئی تھی؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران سیوریج سکیموں کے لئے کوئی بھی رقم موصول نہ ہوئی۔ پھر اس سوال کے

جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ مدت کے دوران کتنی رقم کون کون سی سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ کوئی نہیں۔ کیا میں آگے بھی پڑھوں؟ انہوں نے تمام سوالوں کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں، تو کیا آپ کو اس کے لئے بجٹ نہیں ملتا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا آپ کو اس کام کے لئے کوئی بجٹ نہیں ملتا ہے یا کیا مسئلہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز ملتے ہیں تو یہ کام ہوتے ہیں۔ جب فنڈز available ہوں گے تو جو بھی معزز ممبر کوئی سکیم دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام کر دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 13-2012 میں جب پورے ضلع کو کوئی فنڈ ہی نہیں ملا تو کیا سال 13-2012 میں پورے ضلع میں سیوریج کا کوئی کام نہیں ہوا اور اگر کہیں کوئی کام ہوا ہے تو وہ کس فنڈ کے through ہوا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے تو سارے ضلع کا حوالہ دے دیا ہے کہ سارے ضلع میں کوئی فنڈ نہیں ملا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس سوال کے بہت clear answer دیئے گئے ہیں۔ اگر ان کو کسی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی تو fresh question کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان اکیلوں کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ آپ کی بات سب کو ہی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اگر آپ کچھ بتائیں گے تو ہمیں بھی سمجھ آئے اور میں بھی کچھ بتانے والا بنوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہاں پر فنڈز نہیں تھے لہٰذا وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے ان کی بات سننے دیں شاید مجھے ہی ان کی بات کی سمجھ آ جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہاں پبلک ہیلتھ کے لئے کوئی فنڈز نہیں تھے لہٰذا وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو میرے ہی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی۔ مجھے بھی پڑھ کر پتا چل رہا ہے کہ 2013 میں فنڈز نہیں ملے تھے لیکن میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا 2013 میں پورے ضلع میں کوئی سیوریج کا کام ہوا تھا اگر ہوا تھا تو کس کے through ہوا تھا یا کام ہوا ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کس سوال کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پورے ضلع کے متعلق یہ سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ کیا پورے ضلع کو 2012-13 میں کوئی فنڈ نہیں ملا اور کوئی کام نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: وہ بھی یہی پوچھ رہی ہیں۔ اُن کا ضمنی سوال بھی یہی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو second کر رہی ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس میں کچھ چیز add کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، جواب پوچھ رہے ہیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! چونکہ راولپنڈی ہمارا ضلع ہے اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ راولپنڈی کے اندر سیوریج کے حالات انتہائی بُرے ہیں۔ محترمہ بھی میرے area سے ہی ہیں۔ ہمیشہ ہر سال برسات میں لوگوں کے گھروں تک پانی جاتا ہے اور اُن کا بے شمار نقصان ہوتا ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کیونکہ بڑی حیران کن بات ہے اور کیسے possible ہے کہ 2012-13 میں پورے سال میں ضلع راولپنڈی کے اندر ایک بھی سیوریج سکیم پر کام نہیں ہوا؟ ظاہر ہے کہ آپ good governance کا دعویٰ کرتے ہیں، اگر دعویٰ کرتے ہیں تو اس سوال کا جو آپ نے جواب دیا ہے کہ ہر جگہ پر "کوئی نہیں، کوئی نہیں" جبکہ ہر سال برسات میں لوگوں کی اموات ہوتی ہیں اور میڈیا پر بھی خبریں چلتی ہیں تو کیا حکومتِ پنجاب کی priorities میں یہ چیز ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، جواب سننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ کے علاوہ دوسرے محکمے بھی ہیں۔ میں یہ جھوٹ تو نہیں بول سکتا کہ ہم نے یہ کام کئے ہیں۔ دوسری executing agencies نے کام کئے ہوں گے جبکہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس سال کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4311 ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال تو گزر گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4312 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک تیمور مسعود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔8 راولپنڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*4312: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔8 میں سال 12-2011 سے 14-2013 کے دوران کن آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ نے فراہم کی؟

(ب) اس حلقہ میں اس وقت کن آبادیوں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) حکومت پنجاب کب تک ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) حلقہ پی پی۔8 میں سال 12-2011 سے 14-2013 کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت مندرجہ ذیل آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی۔

سال 12۔2011

(1) بحالی واٹر سپلائی سکیم لب ٹھٹھو
(2) واٹر سپلائی سکیم واہ گارڈن
(3) تعمیر سیوریج لائن نیو کشمیر کالونی واہ کینٹ
(4) واٹر سپلائی سکیم لالہ زار کالونی واہ کینٹ

سال 14۔2013۔

مالی سال 14۔2013 میں کوئی بھی نئی سکیم نہیں بنائی گئی ہے

(ب) حلقہ پی پی۔8 کی مندرجہ ذیل آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے۔

(1) بوھٹی پنڈ یو سی لب ٹھٹھو (2) نکو یو سی لب ٹھٹھو
(3) بَن یو سی جلالہ (4) سید و بن بولا یو سی جلالہ
(5) گاؤں جلالہ یو سی جلالہ (6) گٹیا احمد نگر یو سی واہ

(ج) گورنمنٹ کے فنڈز فراہم کرنے پر ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کم و بیش ہر شہر کے حوالے سے ایم پی اے صاحبان کی طرف سے سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے سوالات آتے ہیں۔ اگر سابقہ ایوان کی کارروائی نکال کر دیکھی جائے تو مسلسل یہ کام ہر اسمبلی میں ہوتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا شہروں کی حد بندی کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس سوال سے متعلق پوچھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس شہر کی اس میں بات کی گئی ہے۔۔

جناب سپیکر: کون سے شہر کی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا اس شہر کی limitation مقرر کرنے کے لئے یہ تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مجھے بتائیں کہ آپ کون سے شہر کی بات پوچھ رہے ہیں تاکہ میں اُن سے پوچھوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں جو آبادیوں کا ذکر ہے میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ کیا یہ چھوٹے بڑے شہروں کی کوئی limit مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں؟ ہم آگے آدھا بڑھتے ہیں پھر اُس کے

اوپر نئی سکیمیں شروع ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں ترقی یافتہ ممالک اپنے شہروں کی حد بندی کر دیتے ہیں تاکہ ایک جامع منصوبہ بندی ہو سکے اور شہریوں کو سہولیات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں اس کا ضمنی سوال نہیں بنتا and I am sorry to say کہ آپ سے ضمنی سوال نہیں بن رہا۔ آپ ضمنی سوال کریں تو میں اُن سے جواب پوچھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا میری بات valid ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ بہت قابل عزت ہے جس پر ان کو ضرور سوچنا چاہئے لیکن آپ اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں کچھ آبادیوں کا ذکر کیا ہے کہ ان کو سیوریج کی سہولت فراہم نہیں کی جا سکی جبکہ جز (ج) میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ کے فنڈز فراہم کرنے پر ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی۔ کیا حکومتِ پنجاب مستقبل قریب میں ان آبادیوں کو سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں کہ کیا حکومت مستقبل قریب میں ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! گورنمنٹ فنڈز کی فراہمی کا بالکل ارادہ رکھتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں گورنمنٹ سے ہی پوچھ رہا ہوں کہ وہ کیا فنڈز فراہم کرے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ فنڈز فراہم کریں گے۔

جناب آصف محمود: کب فراہم کریں گے، کیا یہ کوئی time-frame دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ ارادہ تو رکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ارادہ تو سارے ہی رکھتے ہیں لیکن کیا مستقبل قریب میں اس پر implement بھی ہو گا، اس کا کوئی time-frame دے دیں؟

جناب سپیکر: وہ ضرور فنڈز رکھیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 2018 سے پہلے پہلے کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں کہ 2018 سے پہلے کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب بھی ہمیں فنڈز فراہم ہوں گے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ سہولت فراہم کر دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ فنڈز کس نے فراہم کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کے لئے کوئی تحرک کیا جائے گا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! 2018 سے پہلے پہلے انشاء اللہ یہ کام ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک اور سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ ان سکیموں کے لئے فنڈز کس نے فراہم کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ان سکیموں کے لئے فنڈز کون فراہم کرے گا؟

جناب سپیکر: حکومت ہی کرے گی اور کون کرے گا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ کتنے عرصے میں اس کے لئے فنڈز کی یہ کوشش کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی سکیمیں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔ آصف صاحب! اب آپ کا کام نزدیک آ گیا ہے۔ اگلا سوال راجہ راشد حفیظ صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf.

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب امجد علی جاوید: ویسے میں نے پہلے لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کو سوال کر لینے دیں اور آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4437 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*4437: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صوبہ بھر کی عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی بنائی ہے؟

(ب) اس پالیسی پر کس حد تک عمل ہوا ہے اور اب تک کتنے فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مئی 2011 میں پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی منظور کروائی ہے۔

(ب) یونیسیف کے مرتب کردہ Multiple Indicator Cluster Survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی جانب سے 10 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔ جبکہ شہری علاقوں میں 89 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی طرف سے 40 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

Order please, Order please. Order in the House

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! یہ اس محکمہ سے related سوال ہے۔ لیاقت باغ کے ساتھ پریس کلب کے سامنے جم پارک ہے جو کہ خواتین کے لئے پارک ہے۔ جب وہاں میٹرو بس کا کام شروع ہوا تو اُس کو استعمال کرتے ہوئے مٹیریل وغیرہ رکھا گیا۔ اب میٹرو کا منصوبہ مکمل ہو گیا ہے جبکہ وہاں پر البراق والوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور پورے شہر کا گند وہاں پھینکتے ہیں۔ اس خواتین کے پارک کے سامنے پریس کلب ہے اور ساتھ ہی پی ایچ اے اور واسا کا دفتر بھی ہے لہٰذا کیا یہ اس پارک کو صاف کر کے اسی حالت میں واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں اس سوال کے کون سے جز کو دیکھوں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! یہ اس محکمہ سے related ہے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات علیحدہ کر لیں لیکن اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو اس سوال پر کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال پر آئیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ یونیسیف کے مرتب کردہ multiple indicator cluster survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے۔ ہمارے جو حلقہ جات ہیں، کیا وہ 97 فیصد میں نہیں آتے؟ پی پی۔84، پی پی۔85، پی پی۔86، پی پی۔87 اور پی پی۔90 کے تمام حلقہ جات کا 100 فیصد زیر زمین پانی استعمال کے قابل نہیں ہے۔ اسی سوالنامے میں سوال نمبر 4553 میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اڈا پنواں فیصل آباد میں۔۔۔

جناب سپیکر: جب ہم اس سوال پر جائیں گے تو پھر دیکھیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ اس وقت بیان کر رہے ہیں اور میں اسی کو relate کر رہا ہوں۔ اگلے دو سوالوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ پانی 100 فیصد ٹھیک اور قابل استعمال نہیں ہے جس کا وہ خود کہہ رہے ہیں۔ میں نے صوبائی پانچ حلقے خود بتا دیئے ہیں جبکہ دو حلقے یہاں سوالوں میں بھی mention ہیں تو میں

یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کون سا جواب درست ہے، پہلے والا جواب درست ہے یا جو میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جب دوسرے سوال پر پہنچیں گے تو پھر اُن سے پوچھیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسی سوال پر ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی سوال پر ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ جواب میں 97 فیصد لکھا گیا ہے تو ہم بھی اسی پنجاب کا حصہ ہیں۔ جو میں نے پانچ حلقے آپ کو گنوائے ہیں اُن میں 100 فیصد ہی پانی خراب ہے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ 97 فیصد پانی ٹھیک ہے۔ جو 97 فیصد ٹھیک ہے وہ کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان سے پانچ حلقوں کی تفصیل لے لیں اور اس حوالے سے ان کا بھی پتا کر کے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جو فرما رہے تھے تو وہاں بڑا clear analysis کیا گیا ہے لیکن میاں محمد شہباز شریف نے صاف پانی کے لئے ایک میگا پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ صاف پانی کمپنی میں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پراجیکٹ میں ان کا حلقہ شامل نہیں کیا گیا۔ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بڑی تفصیل کے ساتھ معزز ممبر کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صاف پانی کمپنی کے۔۔۔

جناب سپیکر: یونیسیف کے پروگرام کی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پینے کے صاف پانی تک رسائی بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ آلودہ پانی پینے سے بہت ساری بیماریاں خصوصاً بچوں کو لگتی ہیں۔ پوری دنیا میں ایک ارب سے زائد لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں صاف پانی کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ صاف پانی کی عدم فراہمی کا سب سے

زیادہ اثر بچوں پر ہوتا ہے اور وہ آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں جس سے ان کی نشو و نما بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔Pakistan Social Living Measurement Survey 2012-13 کے مطابق پنجاب کے 13 فیصد عوام کو پائپ کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے، 38 فیصد hand pumps سے پانی حاصل کرتے ہیں، 43 فیصد لوگ بجلی کی موٹروں کے ذریعے زیر زمین پانی حاصل کرتے ہیں، 2 فیصد لوگ کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ 4 فیصد آبادی دیگر ذرائع سے پانی حاصل کرتی ہے۔ پاکستان میں آبادی کا بہت بڑا حصہ زیر زمین پانی کو پینے کے لئے استعمال کرتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی اور انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے وطن عزیز میں زیر زمین پانی کے ذخائر آلودہ ہونا شروع ہو گئے ہیں اور صوبہ پنجاب بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں ہے۔ آلودہ پانی میں بیکٹیریا، نمکیات، آرسینک فلورائیڈ اور نائٹریٹ کی آلودگی پائی جا رہی ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے۔ اس صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے احکامات کی روشنی میں پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ تمام صوبے کے دیہی اور نیم شہری علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہمیں تو آپ کی بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کی طرف آ رہا ہوں کہ اس میں تین phase بنا دیئے گئے ہیں اور تین packages میں 2018 تک صاف پانی ملے گا۔ پہلے phase میں دس اضلاع take up کئے گئے ہیں جن کی 35 تحصیلیں ہیں جہاں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا phase ہو گا جس کے دوران پنجاب کے تمام اضلاع take up کئے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری آنے والا خط پڑھ رہے ہیں اور خود ہی بتا رہے ہیں کہ ایک کروڑ آبادی کو پانی میسر نہیں ہے جبکہ یہاں کہہ رہے ہیں 97 فیصد آبادی کو پانی میسر ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ہاؤس میں غلط جواب دینا اور misrepresent کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اگر جواب غلط ہے تو اس کو own کریں۔ میں تو صرف۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! لکھا یہ ہے کہ اتنے فیصد لوگوں کو پانی میسر ہے۔ یہ نہیں کہا کہ حکومت فراہم کر رہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو حکومت کی بات ہی نہیں کی بلکہ میرا موقف ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے۔

جناب سپیکر! آپ قصور کے رہنے والے ہیں تو وہاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ سوال پوچھیں، میں comment نہیں کروں گا۔آپ کی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم سب لوگ جس حقیقت کو جانتے ہیں یہ اس پر جھوٹ کیوں بول رہے ہیں؟ پورا پنجاب یہ پیٹ رہا ہے کہ ہمارا زیر زمین پانی جن کے پاس ٹھیک ہے وہ بھی خراب ہو رہا ہے اور ہمارے پورے فیصل آباد ڈویژن کا زیر زمین پانی ٹھیک نہ ہے۔ ہمارا تو 90 فیصد پانی خراب ہے اور یہ کہتے ہیں کہ پورے پنجاب کا 97 فیصد پانی ٹھیک ہے۔ یہ کہاں 97 فیصد ٹھیک ہے ہمیں بھی بتادیں؟ یہ ہمیں بتائیں کہ پنجاب کا 97 فیصد پانی کہاں ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ان سے پوچھتے ہیں اور وہ بھی اسی بات پر لمبی چوڑی بات کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہم نے کہا کہ 97 فیصد لوگوں کو پانی میسر ہے اور اس کی جتنی percentage ہے، جیسے جیسے ہے اس کی تفصیل بتادی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر سروے رپورٹ پیش کرنے کا کہا)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ وہ یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق کہہ رہے ہیں کہ جو اس نے سروے کروایا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر یہ سروے غلط ہے ناں۔

جناب سپیکر: چلیں جی۔ وہ سروے کو چیلنج کر رہے ہیں تو آپ دوبارہ اسے چیک کروالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ سروے ٹھیک ہے اور اس حوالے سے اگر معزز ممبر کے پاس کوئی رپورٹ ہے تو ہمیں بتا دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! سروے پر base کر کے ان کو bail out نہ کیا جائے اور سروے رپورٹ پیش کر دیں۔ یہ تو analysis کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے تو سروے کی بات ہی نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے سروے رپورٹ کا ذکر کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! سروے رپورٹ تو میرے پاس نہیں ہے اس کے لئے یہ fresh question کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ایوان میں پیش کر دیں گے۔ میں نے جو reference دیا ہے اس پر چیف انجینئر نے دستخط کئے ہوئے ہیں اور اس کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور یہ 2014 کی رپورٹ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سارے جواب ایسے ہی آنے ہیں آپ آگے چلیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں سوالات اور جوابات کا جو معیار ہے اس سے تو معزز ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس کے کوئی fruitful results نہیں آتے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوالات کے proper جواب نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔ انہوں نے جو سروے رپورٹ کہیں سے دیکھی اس کے مطابق بات کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو ذرا چیک کریں۔ راجہ راشد حفیظ کے سوال نمبر 4437 کو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جو دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کمیٹی نے کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب وحید اصغر ڈوگر کا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4450 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: تحصیل چیچہ وطنی میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4450: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چیچہ وطنی کے بیشتر علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں کتنے منصوبہ جات پینے کے صاف پانی سے متعلق تشکیل دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے نیز مجوزہ منصوبہ جات کی تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی میں 30 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے جبکہ 70 فیصد آبادی کو یہ سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا مرحلہ وار ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں تحصیل چیچہ وطنی میں رورل یا اربن واٹر سپلائی سکیموں کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! جز (الف) میں فرمایا ہے کہ 70 فیصد آبادی کو صاف پانی میسر نہیں ہے، جز (ب) میں کہا ہے کہ حکومت صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ 14-2013 کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 14-2013 میں پنجاب میں صاف پانی کے لئے کیا کوئی بجٹ رکھا گیا، اگر رکھا گیا تو کتنا رکھا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

جناب سپیکر! 14-2013 میں اس مقصد کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو صاف پانی کی کمپنی بنائی ہے اس کے پہلے package میں ان کے ضلع کو take up کیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! صاف پانی کمپنی ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: اگر نہیں ہو سکتی تو آپ اسے چیلنج کر دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جہاں چیلنج کر سکتے ہیں کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ 14-2013 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے پنجاب میں کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: واٹر سپلائی کے لئے۔۔۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ بات on the floor of the House فرما رہے ہیں۔ میں اب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2018 تک پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کر دیا جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! کیا انہیں یقین ہے کیونکہ آئندہ چند دنوں میں یہ چلے جائیں گے اور انہیں بہانہ مل جائے گا کہ ہمیں وقت ہی نہیں ملا ورنہ ہم صاف پانی مہیا کرتے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی بات کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔ آپ کی مہربانی اس بات کو چھوڑیں اور کوئی نیا سوال آپ کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4453 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*4453: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر کے مکین گندا پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز قبل ڈالی جانے والی واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں شدید زنگ آلودہ اور ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان پائپوں کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) سرگودھا شہر میں موجودہ واٹر سپلائی سسٹم سے تقریباً 25 فیصد آبادی مستفید ہو رہی ہے، بقایا آبادی متبادل ذرائع سے اپنی ضرورت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پرانی واٹر سپلائی کے پائپ زائد المیعاد ہو چکے ہیں۔

(ج) سرگودھا شہر کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے درج ذیل دو بڑے منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)
1۔	واٹر سپلائی سکیم چک 49 جنوبی (ٹیل) اور ملحقہ آبادی سرگودھا	144.597
2۔	توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون	268.210

جبکہ توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون 2 اور 3 کا منصوبہ اصولاً منظور کر لیا گیا ہے جن کی لاگت 1862.677 ملین ہے اور جونہی حکومت پنجاب نے اس منصوبہ کے لئے رقم فراہم کی تو اس کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز (الف)۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سرگودھا شہر میں جو واٹر سپلائی سسٹم ہے وہ 25 فیصد آبادی کو پانی دے رہا ہے تو بقایا آبادی اپنی ضروریات متبادل ذرائع سے پورا کرنے پر مجبور ہے۔ ٹھیک ہے وہ تو مجبور ہیں

وہ تو کچھ نہیں کر سکتے اتنا بڑا شہر ہے اس میں کیا گورنمنٹ کوئی initiative لے رہی ہے یہ کچھ بتائیں گے کہ 75 فیصد آبادی کا یہ کیا کریں گے ؟

جناب سپیکر: چلیں پوچھتے ہیں جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب یہ سوال آیا ہے سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کی 2 سکیمیں execute کی گئیں۔ فیز۔1 اور فیز۔2، 144 ملین اور 268 ملین سے ان دو سکیموں کے مکمل ہونے کے بعد 40 فیصد لوگوں کو صاف پانی مہیا ہو گیا ہے ۔ اُس کے بعد یہ جو صاف پانی کمپنی ہے انہوں نے سرگودھا ڈسٹرکٹ کو چوتھے package میں take up کیا اور مرحلہ وار انشاءاللہ جو صاف پانی کمپنی ہے اُس نے 5 کروڑ لوگوں کو پانی مہیا کرنا ہے ان میں پنجاب کے تمام اضلاع مرحلہ وار ہیں انشاء اللہ تعالیٰ صاف پانی maximum آبادی کو provide کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: سرگودھا شہر کی باری کب آئے گی ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! قصور کی ؟

جناب سپیکر: سرگودھا کا پوچھ رہے ہیں، اُن کا سوال سرگودھا کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): سرگودھا کی باری پانچویں package میں ہے پانچویں package میں سرگودھا، میانوالی ، بھکر، خوشاب شامل ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پانچویں مرحلے کا یہ month ہی بتا دیں اگر exact date نہیں بتا سکتے کہ فلاں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ صاف پانی کمپنی 2018 تک پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کرے گی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ جو سکیم انہوں نے دی ہے میں جز(ج) کی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ سارے پنجاب کی بات کر رہے ہیں آپ یہ بھی تو دیکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں تو سرگودھا کی بات کر رہا ہوں میں تو حیران ہو گیا ہوں کہ جب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں 70 فیصد صاف پانی نہ پہنچے تو میرا نہیں خیال اب آپ دیکھ لیں گڈ گورننس کس طرف جا رہی ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا یہ جو جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے دو واٹر سپلائی سکیمیں ہیں ایک بیسڈ آن کینال ہے اور دوسری 49 جنوبی (ٹیل) والی ہے اس میں انہوں نے نیچے لکھا ہے کہ اصولاً منظور کر لیا گیا ہے تو یہ اصولاً کی مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ اس میں اصولاً اور بے اصولی یہ کب تک جاری۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کی بات پوچھتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): اس میں صاف لکھا گیا ہے کہ 1862 ملین روپے کا جو منصوبہ منظور کیا گیا ہے جونہی حکومت اس منصوبے کے لئے رقم فراہم کرے گی تو اس کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا اور جو معزز ممبر بار بار فرما رہے ہیں 25 فیصد یہ اب ان کا 40 فیصد ہے جس کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ 25 فیصد لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جو 25 فیصد لکھا ہے جب یہ دو سکیمیں نہیں بنی تب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 40 فیصد پلس 25 فیصد it means کہ 65 فیصد پر جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ایسے نہیں ٹوٹل 40 فیصد آبادی کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ٹوٹل 40 فیصد تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بتا دیں گے کہ جو سکیمیں اصولاً منظور ہوئی ہیں ان کی معزز پارلیمانی سیکرٹری اگر کوئی تاریخ بتا دیں یا سال ہی بتا دیں اور کب تک یہ 40 فیصد سے آگے increase ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ کے سوال کی مجھے خود سمجھ نہیں آئی میں اُن سے کیا پوچھوں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 40 فیصد ہو گیا ہے اور جو اصولاً سکیم منظور ہوئی ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کر رہا ہوں یہ کب تک مکمل ہو جائے گی اور پھر کتنے percent سرگودھا کو پانی مل جائے گا جب 40 فیصد سے increase ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! یہ ratio والی بات ہے تو یہ نیا سوال کریں جو اے ڈی پی میں ہے جونہی فنڈز فراہم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ڈیپارٹمنٹ execute کر دے گا۔

جناب سپیکر: اچھے کی امید رکھیں اب آپ تشریف رکھیں مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4453 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے اس سوال کے جز (ب) میں انہوں نے سوال کیا ہے کہ واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں شدید زنگ آلودہ اور ناکارہ ہو چکی ہیں۔ انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ یہ درست ہے پرانی واٹر سپلائی کے پائپ زائد المیعاد ہو چکے ہیں اگلا سوال انہوں نے یہ کیا ہے کہ کیا حکومت ان پائپوں کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک۔ یہ جو جز (ج) میں جو ان کا جواب ہے وہ سوال کے مطابق نہیں ہے انہیں یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ ان پائپوں کو ہم تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور اس مدت تک ہم تبدیل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ سمجھ لیں وہ اسی طرح کہہ رہے ہیں جیسے آپ نے کہہ دیا ہے اُسی طرح اُس کو کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا کوئی علاج کریں کہ یہ پائپ لائنیں کب تبدیل کریں گے۔

جناب سپیکر: جلدی بتا دیں Question Hour کا وقت ختم ہونے والا ہے آدھے منٹ میں اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! جب فنڈز available ہوں گے تو یہ پائپ تبدیل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، Question Hour is over now

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ کے لوگوں کو صاف پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2479: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے فیصد لوگوں کو جراثیم آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سماجی تحفظ کے ادارے دی نیٹ ورک کے ایک سروے کے مطابق لاہور میں مہیا کئے جانے والے 13 فیصد پانی کے نمونوں میں جراثیمی آلودگی اور 31 فیصد پانی کے نمونوں میں سنکھیا (arsenic) اور اسی طرح راولپنڈی میں جمع کئے گئے پانی کے نمونوں میں 87 فیصد میں جراثیمی آلودگی پائی گئی، حکومت نے اس کے سدّباب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری دنیا میں 2004 کو صاف پینے کا پانی ایک بنیادی حق کے طور پر منایا گیا۔ اس کے بعد پنجاب کے عوام کو یہ بنیادی حق مہیا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پنجاب:۔ یونیسیف کے مرتب کردہ Multiple Indicator Cluster Survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی جانب سے 10 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے جبکہ شہری علاقوں میں 89 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی طرف سے 40 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔

(ii) واسا لاہور:۔ واسا لاہور اپنے زیر انتظام علاقہ میں 89 فیصد آبادی (5.8 ملین) کو جراثیم آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ اور صفائی، پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول کو ڈالنا، بوسیدہ واٹر سپلائی لائنوں کی تبدیلی اور روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونوں کی چیکنگ کے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ پانی کے ان نمونہ جات کی سالانہ رپورٹ بھی تیار کی جاتی

ہے۔ سالانہ رپورٹ 2013 کے مطابق پانی کے نمونوں کے ابتدائی تجزیہ میں 85 فیصد نمونے جراثیمی آلودگی سے پاک اور پینے کے لئے درست قرار پائے اور باقی ماندہ نمونے follow up کے تحت پینے کے لئے موزوں قرار پائے۔

(iii) واسا فیصل آباد:۔ واسا فیصل آباد کی آبادی 3.20 ملین نفوس پر مشتمل ہے اور واسا فیصل آباد شہر کی 60 فیصد آبادی کو پانی مہیا کر رہا ہے، واسا پانی کی فراہمی میں اضافے کے لئے منصوبہ جات پر عملدرآمد کر رہا ہے۔ واسا شہریوں کو جراثیم سے پاک پانی مہیا کر رہا ہے جس کو لیبارٹری سے WHO کے معیار کے مطابق چیک کیا جاتا ہے۔

(iv) واسا ملتان:۔ ملتان شہر میں 70 فیصد لوگوں کو جراثیم و آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(v) واسا گوجرانوالہ:۔ اس وقت واسا گوجرانوالہ شہر کی تقریباً 35 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سہولت مہیا کر رہا ہے۔

(vi) واسا راولپنڈی:۔ واسا راولپنڈی پورے راول ٹاؤن اور پوٹھوہار ٹاؤن کی پندرہ یونین کونسلز میں پانی سپلائی کرتا ہے اور 90 فیصد لوگوں کو جراثیمی آلودگی سے پاک پانی مہیا کیا جاتا ہے باقی لوگ اپنے گھریلو بور کا پانی استعمال کرتے ہیں۔

(ب)

(i) واسا لاہور:۔ واسا لاہور میں 2013 کے دوران پانی کے نمونوں کے تجزیہ کی ابتدائی رپورٹ میں 15 فیصد نمونوں میں جراثیمی آلودگی کے شواہد ملے جو بعد ازاں فالواپ کے تحت پینے کے لئے موزوں قرار پائے۔ پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کے مقرر کردہ معیار کے مطابق پانی میں سنکھیا کی مقدار کی بالائی حد 0.05 یعنی (50 ppb) ہے جبکہ عالمی ادارے صحت (WHO) کے مطابق یہ حد 0.01 ml/l یعنی (10 ppb) ہے۔ واسا لاہور میں تین فیصد ٹیوب ویلز کے پانی کے نمونوں میں سنکھیا کی مقدار پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کے مقرر کردہ معیار سے زیادہ ہے تاہم واسا عالمی ادارے صحت (WHO) کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے فلٹریشن پلانٹس برائے اخراج سنکھیا کی تنصیب مرحلہ وار کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں 98 عدد فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مکمل کی جا چکی ہے اور یہ تمام چالو حالت میں ہیں جبکہ واسا لاہور پانی میں جراثیمی آلودگی کے سدباب کے لئے روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونوں کی چیکنگ، واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ اور صفائی، پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول کو ڈالنا اور بوسیدہ واٹر سپلائی لائنوں کی تبدیلی کے اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(ii) واسا راولپنڈی:۔ یہ اعداد و شمار درست نہ ہیں کیونکہ سماجی تحفظ کے ادارے دی نیٹ ورک نے واسا کو نہ سروے میں شامل کیا ہے اور نہ ہی کبھی اپنی رپورٹ شیئر کی ہے بلکہ جب نوید نور صاحب (نگران اور

تشخیصی آفیسر) دی نیٹ ورک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ایسی کسی رپورٹ کے شائع ہونے کی تصدیق نہیں کی۔

واسا راولپنڈی نے اپنے پانی کے ذخائر کو جراثیمی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کلورینیشن پلانٹس لگائے ہوئے ہیں اور باقاعدگی سے پانی کے نمونے چیک کر کے کلورین کی مقدار برقرار رکھی جاتی ہے تاہم پانی کے نمونوں میں کبھی کبھی جراثیمی آلودگی کی موجودگی کی رپورٹ آتی ہے جو عموماً پرانے گھریلو کنکشن اور پرانی رستی لائنوں کی وجہ سے ہو جاتی ہے اور جس علاقے سے گندے پانی کی شکایت موصول ہوتی ہے تو وہاں واسا فوراً اس شکایت کا ازالہ کر دیتا ہے۔

(ج)

I. پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پنجاب:۔ جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ساری دنیا میں سال 2004 کو صاف پینے کا پانی ایک بنیادی حق کے طور پر منایا گیا۔ محکمہ ہذا نے صوبہ پنجاب میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 161 اربن واٹر سپلائی سکیمیں اور 4216 رورل واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں۔ TMAs اور یوزر کمیٹیوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ان سکیموں میں سے 1391 واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو گئی ہیں۔ ان بند سکیموں کا سروے کروایا جن میں سے TPV نے 172 سکیموں کو Rehabilitation کے لئے منتخب کیا ہے جن پر 1123 ملین روپے خرچ ہوں گے اور ایک ملین آبادی پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو گی۔ حکومت پنجاب کی طرف سے منظوری و فراہمی فنڈز پر ان سکیموں کو بحال (Rehabilitate) کیا جائے گا۔

مزید برآں صوبہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں جہاں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے وہاں حکومت پنجاب یونین کونسلوں میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں پنجاب صاف پانی کمپنی بنا دی گئی ہے جو کہ پانی کی کوالٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرے گی اس سے دیہی علاقوں کی 9 فیصد آبادی مستفید ہو گی۔

II. واسا لاہور:۔ سال 2004 کے بعد واسا لاہور نے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے درج ذیل اقدامات اٹھائے:

III. واسا فیصل آباد:۔ 2004 میں واسا کے زیر انتظام فیصل آباد شہر کی 50 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر تھا بعد ازاں حکومت جاپان کے مالی تعاون سے تقریباً 6 ارب روپے کی لاگت سے صاف پانی کی فراہمی کا منصوبہ مکمل کیا جس سے پانی کی پیداواری گنجائش میں 20 ملین گیلن روزانہ کا اضافہ ہوا۔ حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011 میں 12 عدد ٹیوب ویل لگائے گئے جن سے 5 ملین گیلن اضافی پانی کی پیداوار ممکن ہوئی جس سے واسا کی پیداواری استعداد 65.00 ملین گیلن یومیہ سے بڑھ کر 93.50 ملین گیلن یومیہ ہو گئی ہے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام

کے تحت 464.12 ملین روپے کی لاگت سے پرانی لائنوں اور گھریلو کنکشنوں کی تبدیلی کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔

IV. حکومت فرانس کے مالی تعاون سے پانی کی فراہمی کے ایک بڑے منصوبہ پر کام جاری ہے۔ منصوبہ کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 5133.960 ملین روپے ہے۔2015 میں اس کی تکمیل کے نتیجے میں 15 ملین گیلن روزانہ مزید پانی مہیا ہو سکے گا۔

فیصل آباد شہر کی توسیع اور نتیجہ کے طور پر بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اگلے 25 سال کے لئے تمام آبادی کو صاف پانی کی فراہمی کی ضروریات اور ذرائع کا اندازہ لگانے اور فراہمی کی منصوبہ بندی کے لئے ماسٹر پلان کی تیاری کی مد میں حکومت جاپان (جائیکا) سے تعاون لیا جا رہا ہے تاکہ تمام آبادی تک پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

V. واسا ملتان:۔ ملتان شہر کی عوام کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے 09۔2008 اور 10۔2009 میں دو واٹر سپلائی کی سکیمیں ، واٹر سپلائی سکیم فیز۔VI اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویلز شروع کی گئیں ان کی لاگت باترتیب 375 ملین اور 192.216 ملین تھیں ان سکیموں کی تکمیل سے مزید 20 فیصد آبادی کو صاف پانی فراہم کیا گیا مزید برآں ملتان شہر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 27 فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ مزید 5 فلٹریشن پلانٹ بھی لگائے جا رہے ہیں اس طرح سے حکومت لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

VI. واسا گوجرانوالہ:۔ واسا گوجرانوالہ نے شہر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے Consultants سے جامع منصوبہ بندی کروائی ہے جس کے مطابق 2511.310 ملین روپے گوجرانوالہ کی شہر کی 100 فیصد آبادی کو سہولت میسر کرنے کے لئے درکار ہیں۔

VII. واسا راولپنڈی:۔ واسا راولپنڈی اپنے علاقے میں 2004 سے لے کر اب تک تقریباً 100 کلو میٹر لمبی بوسیدہ لائینوں کو تبدیل کر چکا ہے اور تقریباً 135 فلٹریشن پلانٹس کی مدد سے صاف پانی سپلائی کر رہا ہے نیز ٹیوب ویلوں کی بھی تعداد بڑھا کر 362 کر دی ہے، ان پر کلورینیٹرز نصب کر دیئے ہیں اس کے علاوہ جہاں جہاں بوسیدہ لائن کی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو بھی فوراً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں محکمہ ہاؤسنگ کی گاڑیاں، پٹرول اور دیگر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4468: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راجن پور میں کل تین عدد سرکاری گاڑیاں زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

I۔ گاڑی نمبر RPA-3900 Cultus Car جو کہ ایکسیئن کے زیر استعمال ہے اور ٹھیک حالت میں چل رہی ہے۔

Ii۔ گاڑی نمبر LXB-4340 Potohar Jeep جو کہ SDO Jampur کے زیر استعمال ہے اور ٹھیک حالت میں چل رہی ہے۔

Iii۔ گاڑی نمبر JGD-4959 Hilux Double Cabin جو کہ SDO Rajanpur کے پاس ہے اور یہ ناقابل استعمال ہے۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راجن پور میں گاڑیوں کی مالی سال 14۔2013 میں M&R کی مد میں مبلغ 32000 روپے رکھے گئے تھے۔ گاڑیوں کی فراہم کردہ تمام رقم اس مد میں خرچ ہوئی۔

رحیم یار خان: صادق آباد میں زیر زمین پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4530: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حبیب کالونی صادق آباد کا زیر زمین پانی کھارا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صادق آباد شہر کے لئے میٹھے پانی کی لائن احمد پور لمہ سے آ رہی ہے جو ایک کلو میٹر کے فاصلے پہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پورے صوبے میں میٹھا پانی فراہم کرنے کا پروگرام شروع کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کالونی کو بھی میٹھا پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونی کا زیر زمین پانی کھارا ہے۔ پانی میں ٹی ڈی ایس 3650mg/Ltr اور ہارڈنس 1250 mg/Ltr پائی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ احمد پور لمہ سے صادق آباد شہر تک میٹھے پانی کی لائن مذکورہ کالونی سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر گزر رہی ہے۔ مین لائن سے کنکشن نہیں دیا جا سکتا کیونکہ شہر صادق آباد کی پانی کی ضرورت پہلے ہی پوری نہ ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے پورے صوبہ میں مرحلہ وار عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(د) ADP 2015-16 میں اس آبادی کے لئے واٹر سپلائی سکیم موجود نہ ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4541: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کون کون سی یونین کونسل میں واقع ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال سے کون کون سی واٹر سپلائی سکیم فنکشنل اور کون کون سی نان فنکشنل ہے اور کون کون سی واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ ابھی تک زیر تکمیل ہے؟

(ج) رواں مالی سال 14-2013 میں کون کون سی واٹر سپلائی سکیم کے منصوبہ کے لئے کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں جن یونین کونسل میں اب تک واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ شروع نہیں کر سکی ان علاقوں میں آئندہ مالی سال میں واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ شروع کرنے کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اب تک تحصیل جام پور میں واٹر سپلائی کی کل 51 سکیمیں ہیں جن کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل جام پور میں 20 سکیمیں فنکشنل اور 31 سکیمیں نان فنکشنل ہیں جن کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مالی سال 14۔2013 کے دوران تحصیل جام پور میں کوئی نئی سکیم زیر تکمیل نہ تھی۔

(ج) مالی سال 14۔2013 میں تحصیل جام پور کے لئے واٹر سپلائی سکیم شامل نہ تھی۔ مالی سال 15۔2014 کے دوران تحصیل جام پور کی واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 82.169 ملین روپے جاری کئے گئے جبکہ مالی سال 16۔2015 میں مبلغ 135.158 ملین روپے جاری کئے گئے۔ سکیموں کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب صوبے کے تمام علاقوں میں واٹر سپلائی کی سکیمیں بنانے کا مرحلہ وار ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت تحصیل جام پور کے لئے مالی سال 15۔2014 و 16۔2015 میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی گئی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تحصیل شاہ کوٹ اڈا پنواں فیصل ٹاؤن میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4553: **قاضی احمد سعید**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈا پنواں فیصل ٹاؤن تحصیل شاہ کوٹ میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت وہاں نئی واٹر سپلائی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ترجیحی بنیادوں پر مرحلہ وار نئی واٹر سپلائی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور: شاہدرہ میں سیوریج سسٹم اور گٹروں کے ڈھکنوں سے متعلقہ تفصیلات

*4597: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک واسا لاہور نے شاہدرہ کے علاقہ میں کتنی رقم سے کن کن علاقہ جات میں سیوریج سسٹم ڈالا، ان علاقہ جات اور منصوبوں کے نام بتائیں؟

(ب) اس وقت اس علاقہ میں کن کن سکیموں پر سیوریج ڈالنے کا کام جاری ہے؟

(ج) مین ہول پر ڈھکن ڈالنا واسا کی ذمہ داری ہے یا ٹھیکیدار کی؟

(د) کیا جن علاقہ جات میں سیوریج کا کام مکمل ہو چکا ہے ان علاقہ جات کے گٹروں کے ڈھکن رکھے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک واسا لاہور نے 159.000 ملین روپے کی لاگت سے شاہدرہ کے علاقوں شان کالونی، فیصل پارک، معراج پارک، شوکت کالونی، بارہ دری روڈ فرخ آباد، راوی کلفٹن، مقبرہ جہانگیر، گجر کالونی، ڈگری کالج شاہدرہ اور اللہ بخش پارک میں سیوریج نظام کی بہتری کے لئے چھ عدد منصوبہ جات مکمل کئے۔ اِن منصوبہ جات کے نام درج ذیل ہیں:

(i) سیوریج سسٹم کی تنصیب یونین کونسل ایک تا آٹھ شاہدرہ، شان کالونی، فیصل پارک، معراج پارک، شوکت کالونی، بارہ دری روڈ فرخ آباد، دھیٹر ڈسپوزل راوی کلفٹن (ننانوے ملین روپے)

(ii) سیوریج سسٹم کی تنصیب مقبرہ جہانگیر (اٹھارہ ملین روپے)

(iii) سیوریج سسٹم کی تنصیب گجر کالونی، راوی کلفٹن (چودہ ملین روپے)

(iv) راوی کلفٹن ڈسپوزل سٹیشن کی مشینری کی تنصیب (گیارہ ملین روپے)

(v) ڈگری کالج شاہدرہ سیوریج کی تنصیب (گیارہ ملین روپے)

(vi) اللہ بخش پارک چھٹہ پارک سیوریج کی تنصیب (چھ ملین روپے)

(ب) اس وقت اس علاقہ میں کسی بھی سیوریج سکیم پر کام جاری نہ ہے۔

(ج) نئے سیوریج سسٹم کی تنصیب میں مین ہول کے ڈھکن ڈالنا متعلقہ ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہے۔

(د) جی ہاں! شاہدرہ میں سیوریج کے مکمل ہونے والے کام میں گٹروں پر ڈھکن رکھے گئے ہیں۔

حلقہ پی پی۔284 میں چکوک / دیہات وآبادیوں میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*4609: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں کتنے چکوک / دیہات اور آبادیاں ہیں جہاں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) مذکورہ چکوک / دیہات، قصبے اور آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے، کیا حکومت وہاں سہولت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) کے 171 چکوک ہیں۔ تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام چکوک کا پانی کڑوا ہے۔ اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن بہاولنگر نے 171 چکوک میں سے 66 چکوک میں واٹر سپلائی کی سکیمیں مکمل کی ہیں جن میں سے 54 واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں۔ تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بقیہ 12 عددdysfunctionalواٹر سپلائی سکیموں پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت منظوری و فراہمی فنڈز پر کام شروع کیا جائے گا۔ تفصیلAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واٹر سپلائی سکیم مروٹ مالی سال 16-2015 میں منظوری کے بعد ٹینڈر ہو چکے ہیں اور اس پر کام جاری ہے۔

حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) کے 171 چکوک میں سے 20 چکوک میں سیوریج، نالیوں کی سہولت موجود ہے۔ تفصیلAnnex-Dایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی ماندہ 151 چکوک میں سیوریج، نالیوں کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب تمام چکوک، دیہات، قصبے اور آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا میں لوگوں کو پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4673: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن ضلع اوکاڑہ کو سال 14-2013 میں لوگوں کو پانی کی فراہمی کے لئے کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا شہر کے اکثر علاقوں میں پانی کے پائپ ہی نہیں بچھائے گئے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ شہر کے کن کن علاقوں میں پانی کے پائپ بچھائے جا رہے ہیں اور یہ کن مراحل میں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 12-2011 میں ٹاؤن کمیٹی حویلی لکھا کے لئے فراہمی آب نوشی سکیم 103.207 ملین روپے کی لاگت سے منظوری فرمائی۔ مالی سال 14-2013 میں یہ سکیم 107.993 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہے۔ مالی سال 14-2013 میں اس پر 42.871 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ مارچ 2016 میں واپڈا نے بجلی فراہم کر دی ہے۔ اس وقت سکیم کی ٹیسٹنگ ہو رہی ہے جو کہ جون میں مکمل ہو جائے گی۔ ٹاؤن کمیٹی حویلی لکھا لوگوں کو واٹر کنکشن فراہم کر رہی ہے۔ سکیم سے تسلی بخش حالت میں لوگوں کو صاف پانی میسر ہو رہا ہے۔

(ب) اس سکیم کے تحت تمام محلہ جات میں پانی کے پائپ نہ تھے ان میں پائپ بچھا دیئے گئے ہیں۔

(ج) شہر کے تمام محلہ جات میں پانی کے پائپ بچھا دیئے ہیں مثلاً پرانی حویلی۔ موڑے بند بازار۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال۔ جمعہ خان روڈ۔ رسول والا۔ محلہ بلی سائیں۔ حجرہ روڈ۔ محلہ شکور آباد۔ پرانی حویلی۔

ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4903: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں؟
(ب) مذکورہ سکیمیں کن کن اداروں کے ذریعے بنائی گئی ہیں؟
(ج) مذکورہ سکیمیں کس کس گاؤں میں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب حالت میں ہیں؟
(د) مذکورہ سکیمیں جو خراب ہیں ان کو چالو کرنے کے لئے تخمینہ لاگت کیا ہے نیز یہ سکیمیں کب تک چالو کر دی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں کل 30 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔
(ب) PHED نے 22 عدد اور PCWSSP نے 8 عدد واٹر سپلائی سکیمیں بنائی۔
(ج) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں ان گاؤں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 29/NB	2۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 34/NB
3۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 39/NB	4۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 30/SB
5۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 70/SB	6۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 70/SB
7۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 81/SB	8۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 83/SB
9۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 88/SB	10۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 89/SB
11۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 96/SB	12۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 100/SB
13۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 107/SB		

جو سکیمیں خراب حالت میں ہیں ان گاؤں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 23/SB	2۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 26/SB
3۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 34/SB	4۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 35/SB
5۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 36/SB	6۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 39/SB
7۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 40/SB	8۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 41/SB
9۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 87/SB	10۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 90/SB
11۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 90/SB	12۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 98/SB
13۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 105/SB	14۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 35/SB
15۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 36/NB	16۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 38/SB
17۔	رولر واٹر سپلائی سکیم بھگٹانوالہ		

(د) جو سکیمیں خراب ہیں ان کو چالو کرنے کے لئے تخمینہ لاگت 63.984 ملین روپے ہے اگر حکومت مکمل فنڈ مہیا کر دے تو سکیموں کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: مغلپورہ نہر کے اطراف فلائی اوور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4904: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی پنج پیر اور مسکین پورہ نزد لال پل مغلپورہ نہر کے دونوں اطراف ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہیں اور زیادہ تر تعلیمی ادارے جیسے کہ پنجاب کالج شالامار کیمپس، Kipsاکیڈمی، افتخار اکیڈمی و دیگر مسکین پورہ میں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء و طالبات ان تعلیمی اداروں میں جانے کے لئے ایک چھوٹی سی پلی پار کر کے جاتے ہیں، جس سے بے شمار طلباء و طالبات بزرگ مرد، عورتیں، بچے نہر میں گر کر شدید زخمی ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کی عوام عرصہ دراز سے پنج پیر اور مسکین پورہ بس سٹاپ پر فلائی اوور بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا جگہ پر فلائی اوور بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ طلباء و طالبات تعلیمی اداروں میں جانے کے لئے چھوٹی پلی پار کر کے جاتے ہیں۔ جہاں تک حادثات کا تعلق ہے اس کی رپورٹ ایمرجنسی ریسکیو 1122 سروس سے لینا مناسب ہو گا۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) لال پل کے نزدیک تقریباً 300 فٹ کے فاصلہ پر پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے پل موجود ہے۔ مزید برآں کینال بنک روڈ کی توسیع کے لئے 7391.198 ملین کا PC-I اصولی طور پر حکومت پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔ جس میں پیدل چلنے والوں کی سہولت کو بھی پوری طرح مدنظر رکھا گیا ہے۔ تاہم منصوبہ شروع کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے معاملات عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں، جس کے پیش نظر کینال بنک روڈ کے متعلقہ کوئی بھی

ترقیاتی کام سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ جیسے ہی عدالت عظمیٰ کی طرف سے کوئی فیصلہ دیا جاتا ہے۔اس کے مطابق مذکورہ منصوبہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں خراب سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*5086:ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں سیوریج سسٹم بیٹھ گیاہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان کالونی کا سیوریج سسٹم نیا ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں، ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں سیوریج سسٹم بیٹھ گیاہے۔ ملتانی کالونی میں بچھایا گیا سیوریج درست کام کر رہاہے۔تاہم جب کبھی کوئی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے اسے فوراً رفع کیا جاتاہے۔

(ب) ملتان کالونی باغبانپورہ میں نئے سیوریج سسٹم کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔کیونکہ موجودہ سیوریج سسٹم بالکل ٹھیک کام کر رہاہے۔

لاہور: دھرم پورہ پر چوبچہ پھاٹک سے متعلقہ تفصیلات

*5105: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ دھرم پورہ تامغلپورہ لاہور نہر کے دونوں اطراف سڑک یکطرفہ ہے جس کی وجہ سے ٹریفک ہر وقت بلاک رہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو دورویہ اور چوبچہ پھاٹک پر انڈر پاس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک روڈ ڈبل کرنے اور انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹیپا، ایل ڈی اے، ٹریفک کی بلا رکاوٹ اور بہتر روانی کے لئے چوبچہ پھاٹک پر انڈر پاس اور سٹرک کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا منصوبہ کینال بنک روڈ توسیع کا حصہ ہے جس کا PC-I اصولی طور پر حکومت پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔ اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 7391.198 ملین ہے۔ تاہم منصوبہ شروع کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے معاملات عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں، جس کے پیش نظر کینال بنک روڈ کے متعلقہ کوئی بھی ترقیاتی کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جیسے ہی عدالت عظمیٰ کی طرف سے کوئی فیصلہ دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق مذکورہ منصوبہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5164: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن لاہور کی سڑکیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) آخری مرتبہ کب اور کتنی لاگت سے ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی ہے؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ بلاک کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن میں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) آخری مرتبہ بلاک "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن میں سڑکوں کی بحالی کا کام 2006 میں لاگت تخمینہ 6.5 ملین سے کیا گیا تھا۔

(ج) اس وقت اس بلاک کی آٹھ سڑکوں کی بحالی ومرمت کا کام جاری ہے جس کا لاگت تخمینہ 77لاکھ روپے ہے۔ایل ڈی اے مذکورہ بلاک کی بقیہ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام آئندہ مالی سال میں کرے گا جس کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی جائے گی۔

صوبہ بھر کے 26 محکمہ جات واسا کے نادہندہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5489: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی،اوقاف،پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر 26محکمے ایل ڈی اے (واسا) کے نادہندہ ہیں اور ان محکموں نے ایل ڈی اے واسا کے واجبات ادا کرنے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 19کروڑ 85لاکھ روپے کی وصولی کے لئے ایل ڈی اے نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان نادہندہ محکموں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی،اوقاف،پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر محکمے واسا لاہور کے نادہندہ ہیں ان محکموں کی تعداد 37ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے پنجاب کے مختلف محکوں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے ہیں جس کے مطابق 28کروڑ 57لاکھ 69ہزار روپے کی وصولی اِن محکمہ جات سے مطلوب ہے۔

(ج) نادہندہ محکمہ جات کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے جارہے ہیں اور متعلقہ محکموں سے اقساط میں وصولی کی جارہی ہے اور یہ ایک جاری عمل ہے۔

پی ایچ اے لاہور میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5515: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور میں کتنے ملازمین منظور شدہ اسامیوں پر پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال کرنے پر مامور ہے، ان کی تعداد فراہم کی جائے؟

(ب) سال 14۔2013 کے دوران پی ایچ اے نے لاہور کو خوبصورت بنانے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) پی ایچ اے کون کون سے شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ جات لاہور سمیت صوبہ بھر میں کہاں کہاں واقع ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی ایچ اے کے لئے سال 14۔2013 کے دوران کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز یہ بجٹ کون کون سی مد اور کن کن جگہوں پر خرچ کیا گیا، سال وار اور مد وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے لاہور میں پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال پر 3257 ملازمین منظور شدہ اسامیوں پر مامور ہیں۔

(ب) سال 14۔2013 کے دوران پی ایچ اے نے لاہور کو خوبصورت بنانے کے جو جو کام کروائے اُن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے لاہور کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(i) شعبہ ایڈمنسٹریشن (ii) شعبہ فنانس
(iii) شعبہ مانیٹرنگ اینڈ آپریشن (iv) شعبہ مارکیٹنگ
(v) شعبہ انجینئرنگ (vi) شعبہ کوآرڈینیشن
(vii) شعبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (viii) شعبہ ہارٹیکلچر جو کہ سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) پی ایچ اے نے سال 14۔2013 کے دوران 2000.972 ملین بجٹ مختص کیا۔ یہ بجٹ جس جس مد میں اور جن جن جگہوں پر خرچ کیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈویژن ساہیوال میں واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*5669: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کس کس یو سی و مقام پر واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں، تحصیل وار، یو سی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے، ان پر کتنی لاگت آئی؟
(ج) حلقہ پی پی۔222 کی کس کس یونین کونسل میں ابھی تک واٹر فلٹریشن نہیں لگائے گئے؟
(د) مالی سال 14۔2013 میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟
(ہ) 15۔2014 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کس کس مقام پر لگائے جائیں گے؟
(و) جن یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن نصب نہ ہیں کیا حکومت ان میں واٹر فلٹریشن نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال کے تحت ٹاؤن کمیٹی L۔9/120 کمیر ضلع ساہیوال میں Reverse Osmosis فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جو کہ چالو حالت میں ہے اس کے علاوہ محکمہ ہذا نے اور کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا ہے۔
(ب) یہ پلانٹ مالی سال 14۔2013 میں لگایا گیا اس پر 2.750 ملین روپے لاگت آئی۔
(ج) کمیر کے علاوہ کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے۔
(د) مالی سال 14۔2013 میں ٹاؤن کمیٹی L۔9/120 کمیر میں فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا اس کی تخمینہ لاگت 2.750 ملین ہے۔
(ہ) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سال 15۔2014 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے۔
(و) پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے ضلع ساہیوال کی تمام دیہی یونین کونسلز میں سروے کا کام جاری ہے۔ ضلع میں سروے کا کام جنوری 2016 تک مکمل ہونے کے بعد فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا، جس کے متعلق تمام معلومات فراہم کر دی جائیں گی۔

حلقہ پی پی۔87 میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*5686: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیگ سنگھ میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے حوالے سے سروے کیا گیا تھا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس حلقہ میں پانی کھارا اور زہریلا ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں، کیا حکومت ان دیہاتوں میں صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی قائم کی گئی ہے جس نے سروے کے بعد پلانٹ نصب کرنے ہیں اگر ہاں تو میرے حلقہ میں کب تک فلٹریشن پلانٹ نصب ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دیہاتی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے سروے تکمیل کے مراحل میں ہے۔ حلقہ میں سروے کا کام اکتوبر تا نومبر 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے سروے کیا جا رہا ہے۔ پانی کے معیار کے حوالے سے رپورٹ اکتوبر یا نومبر 2015 تک مکمل کر لی جائے گی۔ حکومت پنجاب، پنجاب صاف پانی کمپنی کے توسط سے سروے کی حتمی رپورٹ کی روشنی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے یا واٹر سپلائی سکیمیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جون 2017 تک واٹر فلٹر پلانٹس یا واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی قائم کر دی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جون 2017 تک واٹر فلٹر پلانٹس یا واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

راولپنڈی: پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6113: **ملک افتخار احمد**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا قیام دو سال قبل وجود میں آیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اتھارٹی کو نہ تو ابھی تک فنڈز دیئے جارہے ہیں اور نہ ہی چیئرمین سمیت دیگر بھرتیاں کی جارہی ہیں؟

(ج) مذکورہ اتھارٹی کو مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کتنے فنڈز دیئے گئے اور ان سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات اس شہر میں شروع کئے گئے، ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس اتھارٹی میں خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے، چیئرمین کا تقرر کرنے اور اس کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) راولپنڈی میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا قیام 4۔اگست 2014 کو عمل میں آیا تھا۔

(ب) حکومت کی طرف سے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی راولپنڈی کو تنخواہوں کی مد میں فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ چیئرمین کی تعیناتی کے لئے حکومت کو خط ارسال کیا گیا ہے۔ ابھی تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(ج) 14۔2013، 15۔2014 میں کوئی ترقیاتی فنڈز نہ دیئے گئے ہیں۔ 15۔2014 میں غیر ترقیاتی تنخواہوں وغیرہ کے لئے 163.671 ملین دیئے گئے۔

(د) چیئرمین کی تعیناتی کے بعد اتھارٹی میں بھرتیوں کا عمل شروع کیا جائے گا۔ چیئرمین کی تعیناتی کے لئے حکومت کو خط لکھا جاچکا ہے۔ تنخواہوں کی مد میں فنڈز جاری کئے جاچکے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی۔144 میں سیوریج لائن سے متعلقہ تفصیلات

556: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تا بند روڈ تک سیوریج لائن کب کتنی لاگت سے اور کتنی مدت میں ڈالی گئی تھی؟

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) سنگھ پورہ موڑ لاہور تا بند روڈ تک سڑک کی تکمیل کے لئے سڑک کے دونوں اطراف مالکان سے کتنی کتنی جگہ لی گئی، ان مالکان کو کس شرح کے حساب سے رقم دی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تا بند روڈ سیوریج لائن بچھانے منصوبہ 2 سال 3 ماہ کی مدت میں مکمل ہوا۔ یہ منصوبہ 22۔مارچ 2007 میں شروع ہو کر 21۔جون 2009 کو مکمل ہوا۔ اس پر 176.00 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	موجودہ پوسٹنگ
1۔	عبدالرحمٰن صدیقی	DMD(E)	19	Retired
2۔	غلام حیدر زیدی	DMD(E)	19	Retired
3۔	نعیم احمد خان	Director	18	Retired
4۔	سہیل احمد چغتائی	Sr. Const. Engr.	18	Retired
5۔	کیپٹن محمد حفیظ	Sr. Const. Engr.	18	Director (P&D)
6۔	غفران احمد	Sr. Const. Engr.	18	D(O&M)S&ABT
7۔	تحسین احمد	Jr. Const. Engr.	17	Late
8۔	عدنان احمد	Sub Engr.	11	Jr. Engr. DC-II

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے 16 مرلہ اور 54 مربع فٹ جگہ لی گئی اور مالکان کو 7 لاکھ فی مرلہ کے حساب سے رقوم دی گئیں۔

حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر کے لئے میٹھے پانی کی فراہمی کا مسئلہ

780: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 بہاولنگر کے بہت سارے دیہات ایسے ہیں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا/زہریلا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ دیہاتوں میں خصوصاً مروٹ، شہباز والا اور کھچی والا میں صاف پانی فراہم کرنے کا کوئی پروگرام رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں کل 169 دیہات ہیں تمام دیہاتوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری کی رپورٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ دیہات جہاں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے وہاں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت منظوری و فنڈز درکار ہیں۔

مزید برآں مروٹ میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے مالی سال 16-2015 میں واٹر سپلائی سکیم مروٹ کی منظوری ہو گئی ہے۔ شہباز والا میں لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی جاری ہے۔ کھچی والا میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے واٹر سپلائی سکیم منظوری کے مراحل میں ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 سے متعلقہ تفصیلات

787: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 محکمہ ہاؤسنگ کے تحت بنائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2015 تک ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 کے پلاٹوں کی منتقلی محکمہ مال کی بجائے محکمہ ہاؤسنگ کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا کالونی کے پلاٹوں کی خرید و فروخت اور منتقلی کی فیس / ٹیکس محکمہ ہاؤسنگ وصول کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاؤسنگ کالونی مذکورہ کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اگر محکمہ ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جزوی طور پر درست ہے منتقلی فیس محکمہ ہاؤسنگ وصول کرتا ہے۔ بقیہ ٹیکس متعلقہ محکمے وصول کرتے ہیں۔

(د) یہ کالونی محکمہ ہاؤسنگ نے برائے (O&M) یعنی آپریشنز اینڈ maintenance متعلقہ میونسپل ادارہ کو یعنی ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو باضابطہ طور پر صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق 1982 سے منتقل شدہ ہے۔ تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہیں۔ تاہم جو سڑکیں مرمت طلب ہیں متعلقہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ذمہ داری ہے۔

حلقہ پی پی۔222 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

797: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں پینے کے صاف پانی کے لئے کتنے فلٹریشن پلانٹس کہاں کہاں لگائے گئے؟

(ب) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس پر کتنی لاگت آئی، یونٹ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کو کتنے عرصہ کے لئے صاف کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ ہذا کے دیگر گنجان اور آلودہ پانی والے علاقوں میں مزید پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال کے تحت پی پی۔222 میں صرف ٹاؤن کمیٹی 120/9-L کمیر میں reverse osmosis فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔ یہ فلٹریشن پلانٹ جون 2013 میں مکمل کیا گیا جس کی فنڈنگ ضلعی حکومت ساہیوال نے کی ہے۔
تقریباً چار مہینے آزمائشی طور پر چلانے کے بعد یہ فلٹریشن پلانٹ نومبر 2013 میں ٹاؤن کمیٹی کمیر کے حوالے کر دیا گیا جو اس کو کامیابی سے چلا رہی ہے۔ اس فلٹریشن پلانٹ کی کڑوے پانی کو پینے کے قابل کرنے کی استطاعت 1000 گیلن فی گھنٹہ ہے۔

(ب) اس واٹر فلٹریشن پلانٹ پر 2.750 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ج) اس واٹر فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے صاف پانی کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت فلٹریشن پلانٹس لگائے گی۔

لاہور: گلی نمبر 2 جامعہ عثمانیہ میں سیوریج ڈالنے کا مسئلہ

802: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ عثمانیہ گلی نمبر 2 یونین کونسل 39 پی پی۔147 لاہور میں ابھی تک سیوریج نہیں ہے، اس بابت اہلیان گلی نے متعلقہ اداروں کو درخواستیں بھی دی ہیں مگر ان پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس گلی میں سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جامعہ عثمانیہ گلی نمبر 2 یو سی۔39 پی پی۔147 میں سیوریج لائن اکتوبر 2014 میں لگا دی گئی ہے۔

(ب) سیوریج لائن مذکورہ گلی میں لگا دی گئی ہے۔

لاہور: عمر اور فضل کالونی میں صفائی کا مسئلہ

805: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی 149 میں گلیوں اور سیوریج کی صفائی کے لئے کتنے اہلکار کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کی چیکنگ کون کون کرتا ہے؟

(ج) ان کی ڈیوٹی ٹائم کیا ہے؟

(د) کیا حکومت ان کالونیوں میں صفائی کا انتظام بہتر بنانے اور جو عملہ یہاں پر تعینات ہے، ان کی ڈیوٹی کی چیکنگ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی۔149 میں گلیوں کے سیوریج کی صفائی کے لئے تین اہلکار کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ طارق، اسسٹنٹ سپروائزر

2۔ امانت مسیح، سیور مین

3۔ شبیر حسین، سیور مین

(ب) ان کا چیکنگ علی حیدر سب انجینئر کرتا ہے۔

(ج) ان کا ڈیوٹی ٹائم صبح 8 بجے تا سہ پہر 3 بجے ہے۔

(د) مذکورہ گلیوں میں سیوریج کا نظام بہتر ہے اور جو عملہ یہاں پر تعینات ہے ان کی ڈیوٹی باقاعدگی سے چیک کی جارہی ہے۔ مزید برآں موسم برسات کے دوران اس کام کے لئے اضافی عملہ بھی بھرتی کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے لگائے گئے پودوں سے متعلقہ تفصیلات

817: **میاں طاہر**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کس کس جگہ پھول اور پودے لگائے؟

(ب) ان پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی اور کتنی رقم کس کس پرائیویٹ اداروں کے تعاون سے خرچ ہوئی؟

(ج) فیصل آباد شہر میں پی ایچ اے کس کس جگہ اور روڈز پر پھول اور پودے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے سال 14-2013 اور 15-2014 میں چاروں ٹاؤنز کے پارکوں، گرین بیلٹس، سنٹرل میڈینز اور راؤنڈ اباؤٹس جن میں باغ جناح، ڈی گراؤنڈ، کلیم شہید پارک، کچہری روڈ، عبداللہ پور انڈر پاس، سرینار وڈ، مدینہ ٹاؤن، باغ جناح، کلب روڈ، سعید اقبال روڈ، سمندری روڈ، پکی ماڑی آر۔بی کینال، عبداللہ پور پل، کینال روڈ، کشمیر روڈ اور اس کے علاوہ پی ایچ اے کے ایریا میں مختلف جگہوں پر پھولدار پودے لگائے گئے اور باغ جناح، ڈی گراؤنڈ اور کلیم شہید پارک میں فلاور کارپٹس بنائے گئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران مبلغ -/91,76,625 روپے سرکاری خزانہ سے ادا کئے گئے اور مبلغ -/55,00,000 روپے پرائیویٹ اداروں کے تعاون سے خرچ کئے۔

(ج) پی ایچ اے فیصل آباد کینال روڈ، جھنگ روڈ، جھمرہ روڈ اور بلال روڈ پر موجود گرین بیلٹس کی بحالی اور نئی پلانٹیشن کا ارادہ رکھتی ہے۔ گرین بیلٹس کے علاوہ پارکوں کی بحالی کا کام بھی جاری ہے۔ پی ایچ اے فیصل آباد کلیم شہید پارک، شہباز شریف پارک، کشمیر پارک، باغ جناح پارک اور ڈی گراؤنڈ پارک کے علاوہ شہر میں موجود دیگر پارکوں کی تزئین و آرائش کا ارادہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکوں سے متعلقہ تفصیلات

818: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کے تحت کون کون سے اضلاع آتے ہیں؟

(ب) اس کے تحت کس کس جگہ کتنے پارک ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کس عہدہ اور گریڈ کے کام کر رہے ہیں؟

(د) ان پارکوں کے سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) ان پارکوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کی حدود فیصل آباد شہر کے چار اربن ٹاؤنز پر مشتمل ہے اس میں کوئی اور ضلع شامل نہیں۔

(ب) چار اربن ٹاؤنز میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پارکوں کی مجموعی تعداد 318 ہے۔ تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے کے زیر کنٹرول گراؤنڈ پارکوں / گرین بیلٹس وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے دستیاب مالی / بیلداران اور سپر وائزر سٹاف کی مجموعی تعداد 576 ہے۔ تفصیل (فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 14-2013 میں حکومت کی طرف سے پی ایچ اے کو کوئی ترقیاتی فنڈ مہیا نہ کیا گیا جبکہ ڈسٹرکٹ ADP سے چند پارکوں میں ڈویلپمنٹ شروع کی گئی جس پر 32.00 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ 15-2014 میں ڈسٹرکٹ ADP اور پی ایچ اے Own Source کے تحت 117.679 ملین روپے پارکوں کی ڈویلپمنٹ پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل فلیگ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے کی طرف سے پارکوں میں عوام کے لئے جو سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان میں گارڈن لائٹس، بچوں کے جھولے، چھتریاں، لیٹرین، جوگنگ / واکنگ ٹریکس وغیرہ شامل ہیں۔

ضلع لاہور میں یونین کونسل وار ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

839: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یونین کونسل نمبر 17، 18 اور 33 میں کل کتنی ٹیوب ویلز موجود ہیں نیز سال 14۔2013 کے دوران یونین کونسلز میں کتنے نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے اور ان نئے ٹیوب ویلز پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) ضلع لاہور میں یونین کونسل نمبر 17، 18 اور 33 میں کل کتنے پارکس موجود ہیں نیز ان پارکس کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ نے کتنے مالی رکھے ہوئے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں یونین کونسلز نمبر 18، 17 اور 33 میں سال 14۔2013 کے دوران کون کون سے ترقیاتی کام کروائے گئے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع لاہور میں یونین کونسل 18,17 اور 33 میں کل دس ٹیوب ویلز موجود ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) شاہ بدر دیوان (2) بیگم پورہ
(3) جمشید پارک (4) عثمان پارک
(5) بیگم پورہ بوسٹر (6) کانجھی ہاؤس
(7) کوٹ خواجہ سعید (8) سحر روڈ
(9) باغیچی سیٹھاں (10) عثمان آباد سانسی کوارٹر ٹیوب ویلز ہیں۔

سال 14۔2013 کے دوران یونین کونسل نمبر 33 میں باغیچی سیٹھاں میں ٹیوب ویل لگایا گیا جس پر تقریباً 9.00 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ضلع لاہور میں یونین کونسلز نمبر 18,17 اور 33 میں کل چار پارکس ہیں۔ محکمہ پی ایچ اے پارکس کی دیکھ بھال کرتا ہے اور محکمہ نے پارکس کی دیکھ بھال کے لئے 16 مالی تعینات کئے ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں یونین کونسل 17 اور 18 میں سال 14۔2013 میں کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا، جبکہ یونین کونسل 33 میں سال 14۔2013 کے دوران گیسٹر (II)package کے تحت واٹر سپلائی کی لائنیں درس روڈ، سرائے امباں والی اور شالامار پارک میں بچھائی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

692-Rft-4 i/d
628-Rft-6 i/d
12-Rft-8 i/d
2914-Rft-10 i/d

ڈائریکٹر جنرل PHATA سے متعلقہ تفصیلات

841:ڈاکٹر سید وسیم اختر :کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) کے افسران جو اس وقت پبلک ڈیلنگ اور فیلڈ پوسٹنگ پر تعینات ہیں کیا ان کے خلاف بدعنوانی اور کرپشن کے زمرے میں محکمانہ، انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ یا نیب NAB میں انکوائری چل رہی ہے ایوان کو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جن افسران کے خلاف بدعنوانی اور کرپشن کے تحت محکمانہ انٹی کرپشن یا نیب میں انکوائریز چل رہی ہیں کیا ان کی پبلک ڈیلنگ اور فیلڈ پوسٹنگ پر تعیناتی موجودہ حکومت کی کھلی خلاف ورزی نہیں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس وقت ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی میں تعینات کسی آفیسر کے خلاف محکمانہ، انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ یا نیب میں کسی قسم کی کوئی انکوائری نہیں ہے۔ دو اہلکاروں خادم حسین ڈپٹی ڈائریکٹر (TP) اور ظفر اقبال پراچہ (ڈائریکٹر) کے خلاف ACE کے مقدمات زیر سماعت ہیں دونوں ہی ریٹائر ہو چکے ہیں۔

(ب) حکومتی ہدایات پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی سے متعلقہ تفصیلات

842:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی (PHATA) کب معرض وجود میں آئی ہے، آج تک اس نے کتنی ہاؤسنگ سکیمیں شروع کیں اور کتنی مکمل کیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ ہاؤسنگ سکیمیں کتنے رقبے پر محیط ہیں؟

(ج) ان ہاؤسنگ سکیموں سے کتنے کمرشل اور رہائشی پلاٹس مہیا ہوئے ہیں؟

(د) پلانٹس کی الاٹمنٹ اور آکشن نیلامی کمیٹی کا سربراہ اور ممبران کون ہیں، ایجنسی کے ابتدا میں جو کمیٹی کا سربراہ یا ممبران تھے کیا ان میں ردوبدل کیا گیا ہے اگر کیا گیا ہے تو کب اور کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) بذریعہ آرڈیننس 2002 میں معرض وجود میں آئی اور 2004 میں فعال ہوئی۔ ایجنسی ہذا نے (14) ہاؤسنگ سکیموں کا اجراء کیا اور آج تک (6) ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کیں ان ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکیمیں (886) ایکڑ پر محیط ہیں۔ ان تمام ہاؤسنگ سکیموں کے رقبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکیموں میں (3777) رہائشی پلاٹ بنائے گئے ہیں اور (تقریباً 12) ایکڑ رقبہ کمرشل پلاٹوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(د) 3 اور 5 مرلہ رہائشی پلاٹوں کی الاٹمنٹ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی زیر سربراہی متعلقہ ڈی سی او کی جاتی ہے۔ جس میں دیگر ممبران تحصیل میونسپل آفیسر، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ (PHATA) سب ریجن متعلقہ کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ 5 مرلہ سے بڑے رہائشی پلاٹ اور کمرشل پلاٹ بذریعہ آکشن کمیٹی نیلام کئے جاتے ہیں۔ اس کمیٹی کا سربراہ متعلقہ ڈائریکٹر PHATA ریجن ہے اور دیگر ممبران میں نمائندہ ڈی سی او، تحصیل میونسپل آفیسر، اسسٹنٹ کمشنر یا اس کا نمائندہ، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر قیمت متعین کرنے کے لئے شامل ہیں۔ جبکہ متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر PHATA سب ریجن کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی کے سربراہ جو کہ ڈی سی او ہے میں کوئی ردوبدل نہ کی گئی ہے۔ البتہ آکشن کمیٹی کے سربراہ ڈی سی او کی بجائے ڈائریکٹر PHATA ریجن کو گورننگ باڈی کے اجلاس مورخہ 14-11-28 کے فیصلے کے تحت مقرر کیا گیا کیونکہ محکمہ کو ڈی سی او کی مصروفیات کی وجوہ سے آکشن میں دشواری پیش آ رہی تھی اور ریکوری ٹارگٹ مقرر کردہ فنانس ڈیپارٹمنٹ پورا کرنا مشکل تھا۔ اس تبدیلی سے محکمہ کا ریکوری ٹارگٹ پورا کرنے میں بہت بہتری آئی ہے اور سال 15-2014 میں 585.100 ملین کے ٹارگٹ کے لئے 615.000 ملین روپے وصول کئے گئے۔

ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

921:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کا شیڈول کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں کمرشل پلازوں اور شاپنگ سنٹروں سے سال13۔2012اور 14۔2013 کے دوران کمرشلائزیشن فیس کی مد میں کتنی رقم قومی خزانے میں جمع کروائی، سال وار تفصیل بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے لینڈ یوز رولز2014 کے مطابق مستقل کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی او ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا20 فیصد ہے جبکہ عارضی کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی او ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا1.25 فیصد ہے۔تاہم صحت اور تعلیم سے متعلقہ عارضی کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا0.625 فیصد ہے۔

(ب) ایل ڈی اے نے کمرشلائزیشن کی مد میں سال13-2012 میں2۔ارب53 کروڑ70لاکھ 6 ہزار670روپے اور سال14-2013 میں2۔ارب35 کروڑ88لاکھ 59ہزار608روپے وصول کئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! i am sorry میں اس کو extend نہیں کر سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں آپ کی بڑی مہربانی۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر آگئے ہیں ایک منٹ ذرا ان کی بات سن لیں۔ جی، شاہ صاحب!

صحت کی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے قائم پنجاب رورل سپورٹ پروگرام ختم کرنے کا انکشاف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پنجاب میں دیہاتوں کے اندر صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لئے PRSP کے حوالے سے ایک تنظیم گورنمنٹ کی سطح پر کھڑی کی گئی اور اس میں کوئی ساڑھے چھ ہزار کے قریب ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز، LHVs، ڈسپنسرز، نائب قاصد اور الائیڈ میڈیکل سٹاف بھرتی کیا گیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! آپ ان کی بات ذرا سن لیں پھر آپ کو جواب دینا ہو گا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! گیارہ سال تک یہ لوگ پنجاب کے دیہات کے چودہ اضلاع کے اندر صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناتے رہے اور گورنمنٹ سیکٹر کے اندر جو تنخواہیں ڈاکٹرز کو دی جا رہی تھیں اس سے نسبتاً کم تنخواہوں پر یہ لوگ کام کرتے رہے ہیں۔ ان لوگوں سے گیارہ سال خدمت لی گئی اور ان میں سے بیشتروں کی عمریں سرکاری ملازمتوں کی جو انٹری کی مدت ہوتی ہے اس سے بھی گزر گئیں۔ اب گورنمنٹ یہ سارا پراجیکٹ wind up کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز بہت unrest ہیں اور میری اطلاعات کے مطابق وہ سارے block in یہاں آ کر اسمبلی کے باہر مال روڈ پر دھرنا دینا چاہتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے کہتا ہوں کہ یہ ظلم نہ کریں۔ اگر ان میں کوئی خامیاں کوتاہیاں ہیں تو ان کی اصلاح کریں اتنی بڑی تعداد کے اندر لوگوں کو بے روزگار کر دینا، ان کو lay off کر دینا قرین انصاف نہیں ہے حالانکہ آپ نے اُن کی optimum عمر میں اُن سے خدمت لی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بہت ہی دردمندانہ التماس کروں گا اور اس وقت یہاں گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی موجود ہیں خواجہ عمران نذیر بھی یہاں موجود ہیں یہ خوبصورتی سے کہہ دیں گے کہ یہ ہمارا subject نہیں ہے بلکہ یہ لوکل گورنمنٹ کا subject ہے بلکہ بہر حال یہ حکومت کا ہی subject ہے۔ یہ ظلم نہ کیا جائے اس کے لئے کوئی remedy تلاش کی جائے، انہیں کہیں adjust کیا جائے اور ان کو بے روزگار نہ کیا جائے۔ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم اختر صاحب میرے محترم بھائی ہیں اور یہ ہمیشہ اچھے issues پر بات کرتے ہیں میں بالکل یہ نہیں کہوں گا کہ یہ ہمارا issue نہیں ہے یہ سب کا issue ہے۔ وہ تو technicalities تھیں جو میں نے آپ سے discuss کیں۔ میں ایک چیز واضح کر دوں کہ اللہ کے فضل سے کسی کو بے روزگار کرنے کی ہماری کوئی پالیسی نہیں ہے۔ میں بالکل یہ بات clear کر دینا چاہتا ہوں کہ جب PRSP والا issue ہوا تھا تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی اور ہم اس پر اس وقت کام کر رہے ہیں۔ ہم ایوان میں یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ ان تمام لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور جتنا جتنا عرصہ ان لوگوں نے وہاں کام کیا ہے، اگر مثال کے طور پر پالیسی میں ان کو دوبارہ adopt کیا گیا تو ہم ان کے tenure کو اس میں شامل رکھیں گے اور کسی ایک شخص کے ساتھ بھی انشاء اللہ زیادتی نہیں ہو گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ بالکل کوئی شخص بے روزگار نہ ہو۔ جہاں تک PRSP کا تعلق ہے تو اس میں جو تحفظات ممبران اسمبلی کو ہیں انہی کی روشنی میں ہم نے اس کو بہتر سے بہتر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے ان تحفظات کی روشنی میں ہم ان کے ساتھ مل کر ایک ایسی پالیسی بنا رہے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ deliver کیا جا سکے اور انشاء اللہ ایسا بالکل قطعی طور پر فائنل فیصلہ نہیں ہوا کہ ہم PRSP کو ختم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جناب سپیکر: آگے کیا ہوا، اگلی بات بھی تو بتائیں؟ جو بات آپ نے کہی ہے اس کو مکمل کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے ایک ہی مصرع کہنا تھا۔

جناب سپیکر: ہمیں آتا ہی ایک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ صاف پانی واٹر سپلائی کی ضرورت پر حکومتی focus قابل تحسین ہے لیکن پانی اور ہوا کو آلودہ کرنے پر کوئی focus نہیں ہے۔ کل کلاں کو پانی بھی آلودہ ہوتا جائے گا اور ہوا میں بھی آلودگی آتی جائے گی اور پھر صاف ہوا کے پلانٹ بھی لگانے پڑیں گے یا شاید

آکسیجن کے سلنڈر بھی بکنے لگ جائیں گے۔یہاں پر محکمانہ طور پر جو اغماض بڑھتا جارہا ہے اس پر میرا آپ کے توسط سے صاف پانی کمپنی،پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور خادم اعلیٰ پنجاب کی نذر ایک شعر ہے۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک
خاک ہو جائیں گے تم کو خبر ہونے تک

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤلدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ زیرو آر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جو نئے rules amend ہو کر آئے ہیں ان میں (a)84 کی خاص طور پر ترامیم کی گئی جس کی وجہ سے اسمبلی کے معاملات میں جس طرح کا تساہل آیا وہ آپ کے علم میں ہے۔زیرو آر کو دیکھ لیجئے کہ پچھلے کتنے دنوں سے اگر زیرو آر آ جاتے ہیں تو ان کو floor پر discuss کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ میں جواب دینے والوں کے بارے میں اس وقت یہ نہیں کہوں گا، تمام وزراء انتہائی قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے بھی خلاف تھے کہ ہر بات کا یہی جواب دے دیتے ہیں۔ بتاؤ اب میں کیا کروں؟ یہ rules آپ نے ہی بنائے ہیں میں نے تو نہیں بنائے،ان کو آپ نے ہی amend کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس کا ممبر نہیں تھا لیکن میری گزارش تو سنئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وزراء اس کا جواب نہیں دیتے لیکن اگر جواب آتا بھی ہے تو وہ relevant نہیں ہوتا۔جب وہ relevant نہیں ہوتا تو کوئی ممبر جب اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو چیئر اس کو اجازت نہیں دیتی۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جو انتہائی burning issues ہیں وہ discuss نہیں ہو رہے ہیں۔اب آپ یہ دیکھئے کہ پچھلے کتنے دنوں سے کورم پوائنٹ آؤٹ ہو رہا ہے اور کورم پورا نہیں ہو رہا ہے۔ باہر تقریباً سو معزز ممبران کی حاضری لگی ہوئی تھی ان سو ممبران میں سے اپوزیشن کے بھی تھے اور ہمارے بھی تھے۔جب ہم لوگوں کے معاملات discuss ہی نہیں کرتے تو پھر ہم یہاں کس لئے آتے ہیں؟ آپ تمام تر کوشش کرتے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ آپ irrelevant جواب نہیں آنے دیتے لیکن irrelevant جواب بھی آتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے زیرو آر کو add کیا ہی ہے، زیرو آر کا مطلب یہ ہے کہ اگر امتحان آ رہا ہے تو زیرو پیریڈ چلایا جائے یعنی شروع میں لایا جائے۔Corporate world کے اندر زیرو آر اس کو کہتے ہیں کہ اگر بنک یا کوآپریٹو کمپنی کا ٹائم 9 بجے ہے تو 8 بجے شروع کیا جائے۔ فوج کے اندر زیرو آر اس وقت کو کہتے ہیں جس وقت attack کا حکم دیا جائے۔اب مجھے بتائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ کے rules میں ہے میں نے ان کے مطابق چلنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس زیرو آر کو end پر رکھنے کا کیا "تک" ہے؟ اگر آپ نے زیرو آر کو add کیا ہے تو اس کو شروع میں لائیں یا آپ اس کو ایسی جگہ پر لائیں جہاں وہ discuss ہو سکے۔

جناب سپیکر: میں دیکھ لوں گا اگر میرے اختیار میں ہوا تو شاید ایسا کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس کو دیکھتے ہیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شنُیلا رُوت!

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! 10۔ مئی کی جنگ کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ اٹک میں ہیلتھ کے ای ڈی او صاحب نے ایک خبر چلائی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ Constitutional matter ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو تحریر میں لے کر آئیں یہ ایسے پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں آئے گا۔ آپ تحریری طور پر لکھ کر لائیں ہم دیکھ لیں گے اگر وہ Constitution کے مطابق ہوا تو ضرور آپ کی بات پر عمل ہو گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

حاجی عمران ظفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست حاجی عمران ظفر ایم پی اے، پی پی۔111 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ جنوری تا 4۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی ایم پی اے، ڈبلیو۔329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10 اور 11۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ ایم پی اے، پی پی۔123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار شہاب الدین خان ایم پی اے، پی پی۔263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا 19۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ذوالفقار غوری ایم پی اے، این ایم۔370 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5تا10۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد حنیف اعوان ایم پی اے، پی پی۔114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15تا22۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید ایم پی اے، پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8تا12 اور 17تا26۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔فروری اور 6۔مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار بہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار بہادر خان میکن ایم پی اے، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18 اور 19۔فروری، 25 اور 26۔فروری، 4 تا 8۔اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب کرم الہٰی بندیال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب کرم الٰہی بندیال ایم پی اے، پی پی۔40 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 16/2016 کا جواب آنا تھا گوندل صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ احمد خان بلوچ صاحب! آپ کی تحریک استحقاق نمبر 17 ہے۔ جی، بلوچ صاحب!

ریجنل انچارج پاسکو ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع لودھراں کی تحصیل لودھراں گندم خریداری کے لئے پاسکو کے پاس ہے۔ میرے حلقہ کا سنٹر بہشتی بھی پاسکو کے پاس ہے۔ انہوں نے 15۔ مئی 2016 کو سنٹر بند کر دیا اور تمام باردانہ روزانہ کی طرح کرپشن کے ذریعے مڈل مین کو دے دیا۔ چھوٹے کاشتکار کو جواب دے دیا کہ ہمارے پاس باردانہ ہے اور نہ ہم گندم خرید کرتے ہیں۔ میرے حلقہ کے لوگ میرے پاس اکٹھے ہو کر آئے کہ پہلے ہم کپاس کی وجہ سے پریشان تھے اب جو تھوڑی بہت گندم ہوئی وہ پاسکو نے خرید کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم غریب چھوٹے کاشتکار کہاں جائیں۔ کاٹن کی بیجائی کے لئے پیسے نہ ہیں حالانکہ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ چھوٹے کاشتکاروں کی گندم کا دانہ دانہ خریدا جائے گا۔ میں نے ان کو تسلی دی اور ریجنل انچارج ملتان کرنل (ریٹائرڈ) غلام سرور کو فون کیا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ چھوٹے کاشتکاروں سے یہ ظلم نہ کریں۔ تمام سنٹرز پر کرپشن ہوئی ہے اور تمام باردانہ مڈل مین (آڑھتی) کو دے دیا گیا ہے۔ صرف دس فیصد چھوٹے کاشتکاروں کو باردانہ ملا ہے یہ زیادتی ہے، یہ ظلم خدا کو پسند نہ ہے۔ پہلے کاٹن نہ ہوئی اب آپ گندم خرید نہیں کرتے ہیں تو کاشتکار کہاں جائے؟ انہوں نے سخت الفاظ میں جواب دیا جو کچھ آپ نے کرنا ہے آپ کر لیں میں خرید نہیں کرتا اور فون بند کر دیا۔ میں دوبارہ فون کرتا رہا۔ ان کے سٹینو نے جواب دیا صاحب بات نہیں کرنا چاہتے۔

اس سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ شیخ صاحب کے پاس بیٹھ کر کتاب کھول کر آئے ہیں۔

قواعد انضباط کار میں ترمیم کے حوالے سے قائم کمیٹی کی تجاویز کو شامل کرنے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، میں ضرور شیخ صاحب کے پاس اٹھ کر خود گیا ہوں کیونکہ فروری کے مہینے میں جس تاریخ کو یہ پاس ہوا تو due to some personal problem I was on leave on that date. میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے حکم سے ایک کمیٹی constitute ہوئی تھی اور وہ کمیٹی بابت ترمیم رولز آف پروسیجر تھی۔ اس کمیٹی کی proceeding میں 84(A) کے اندر ترمیم ہوئی تھی اور مجھے نہیں پتا کہ باقی کیسی ہوئی ہوں گی مگر میں تو ایک مہینہ بھر اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا لیکن یہ جو ترمیم propose ہوئی ہے میں آپ کے سامنے پڑھنے لگا ہوں۔ اس کا original draft جو کمیٹی نے propose کیا اور پاس کیا اس ڈرافٹ کی کاپی آج بھی میرے پاس ہے اور وہ کاپی میں آپ کی perusal کے لئے صبح present کروں گا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس طرح کی غلطی ہو سکتی ہے لیکن شاید ہو گئی ہو، شاید کوئی typographical mistake ہو اور اس کو correct کرنا بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ یہ 84(A) ترمیم 17۔فروری کو اس August House نے پاس کی ہے اور اس میں restrict کر دیا گیا ہے کہ:

84A (1) Member shall not move more than one motion for adjournment during one sitting. It was never proposed, never contended by any member. The minutes could be called by this House.

جناب سپیکر! کمیٹی کی proceeding میں تین چیزیں زیر بحث آئیں۔زیر و آر کی insertion ہوئی اور کمیٹی نے جو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق propose کیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو suo moto اختیارات دیئے جائیں۔ میری معلومات کے مطابق وہ بھی سامنے نہیں آیا اور یہ معاملہ کہ ایک sitting میں ایک تحریک التوائے کار تک محدود کر دیں تو میں of being member that committee آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں لیکن یہ تو چیئرمین کو کرنا چاہئے تھا کیونکہ میں تو موجود نہیں تھا۔اس میں نکتہ یہ اٹھتا ہے اور جو business ہاؤس کی طرف سے refer کیا گیا ہے اس پر آپ کی ruling درکار ہو گی۔اس پر کمیٹی اپنی ایک سفارش دیتی ہے اور اس recommendatory nature کی force کیا ہو گی؟ کیا جب اس کو ہاؤس کے اندر represent کیا جائے گا تو اسی اصل متن کے ساتھ آئے گا یا وہ کسی اور جگہ پر بیٹھ کر change کیا جا سکتا ہے؟ کیا لاء ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کی سفارش کے برعکس اس کے اندر کوئی ترمیم لا سکتا ہے ؟ یہ بڑا important question ہے and it (I) needs to be addressed. (ii) جو سفارشات اس Rules of Procedures کے اندر کی گئیں، میں اس میں بھی تھا، co-opted members بھی تھے ،اپوزیشن کے ممبران بھی تھے، حکومتی بنچوں سے بے شمار دوست آ رہے تھے اور اپنی تجاویز دے رہے تھے تو آپ سے گزارش یہ ہے کہ ان سفارشات کا text ہے اور جو minutes وہاں پر note کئے گئے ہیں، یہ معزز ممبر محترمہ عائشہ جاوید کی call پر ہوا اور یہ exercise for long time چلتی رہی۔ان کا مدعا empowerment of Standing Committees تھا اور اٹھارہویں ترمیم کے تحت جس روز سے اٹھارہویں ترمیم پاس ہو چکی وہ تمام ڈیپارٹمنٹ جو provincial subject بن چکے ہیں اور آج تک ان کی working at power with National Assembly نہیں ہو سکی تو یہ incoming times ایک constitutional crisis کی صورت اختیار کر جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ اس کمیٹی نے پوری ایمانداری کے ساتھ اور بڑی جانفشانی کے ساتھ محنت کرتے ہوئے ان سفارشات کو پاس کیا جس کے ساتھ وہ constitutional requirement اور mandate پورا ہوتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پھر وہ بات ہاؤس میں آئی ہے اور اس نے پاس کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں آئی، آپ میری گزارش سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے بات کر لی ہے اور آپ کی بات سن بھی لی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ self-amendment کی گئی ہے۔ وہ کمیٹی کے ممبر تھے ان کی بات کو ذرا وزن دیجئے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ترمیم نہیں کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کس نے اجازت دی ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم اس کمیٹی کا حصہ تھے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میں پوچھوں گا تو پھر بتائیں گے۔ اگر آپ کمیٹی کا حصہ تھے تو جب قانون بن رہا تھا اور اس ہاؤس نے rules میں ترمیم کی تو آپ اس وقت کہاں تھے؟ آپ مجھے اس وقت بتاتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس پر review رکھ لیں۔ آپ کے پاس اختیار ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں اس معاملے کو دیکھ لوں گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Let me see into this matter. میں خود اس کو دیکھوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سب کو بلا کر اس کو خود دیکھوں گا۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جب کمیٹی نے جو کچھ پاس کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک بات سنیں کہ ایک سپیشل کمیٹی آپ کے حکم سے قائم ہوتی ہے اور وہ کمیٹی جب اپنی سفارشات دیتی ہے تو procedure کیا provide کرتا ہے؟ کیا وہ recommendations straightaway House کے اندر lay کر دی جائیں گی یا وہ on the Committee on Law and Parliamentary Affairs کے پاس ہوں گی۔ یہ بھی بڑا important question ہے جس کا آپ نے جواب مانگنا ہے کہ اگر procedure ہی follow نہیں ہونا جو ہمیں regulator کرتا ہے اور اگر regulation کے اندر problems آنی شروع ہو جائیں گی تو سسٹم کے اندر بڑے بڑے خلا نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم issue ہے، کمیٹی نے جو سفارشات دیں وہ لاء نہیں بنا اور جو نہیں دیں وہ لاء بن گیا۔ یہ کس نے کیا؟ کیا کسی کلرک نے پیچھے بیٹھ کر دیا یا اسمبلی سیکرٹریٹ کی کوئی کوتاہی ہے یا typographical mistake ہے. It should be corrected.

جناب سپیکر: جی، اس پر بعد میں بات کی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان بہت ضروری بات کر رہے ہیں۔ اس وقت کمیٹی ممبران کی طرف سے point out کیا گیا اور almost اس میں سبھی لوگوں نے کہا کہ کمیٹی نے جو سفارشات دی ہیں ان کا تو اس میں ذکر نہیں ہے۔ دیکھیں! اب ایک سپیشل کمیٹی اسی event پر بنتی ہے اور اس کمیٹی کے ممبران deny کر رہے ہیں کہ ہم نے جو proposals دی تھیں ان کو take up نہیں کیا گیا۔ اس میں سب سے بڑا مسئلہ Committees کی empowerment تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ اب دوبارہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کو assignment دیں کہ وہ کمیٹیوں کو empower کرنے کے لئے Rules of Procedures میں جو وہ ضروری ترامیم سمجھتے ہیں وہ اپنی میٹنگ دوبارہ منعقد کر کے اس کو فائنل شکل دیں۔ یہ آپ کے لئے بڑا ضروری ہے اور یہ تاریخی موقع ہے۔ اب تو کمیٹیوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سال میں ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ممبران کو through committee empower کرنا جمہوریت کی true spirit ہے اور جمہوری عمل کے ثمرات عام آدمی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک ان کے elected نمائندوں کے ذریعے ان کی سوچ اور ان کی priority کسی نہ کسی شکل میں اس ایوان تک نہ پہنچیں۔ ان کو پہچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ ان منتخب کمیٹیوں کو powerful بنائیں اور ان کو بزنس دیں۔ میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ بجٹ کے حوالے سے

بھی ان کو بالکل isolation میں رکھ کر، سو سال پرانا ہمارا وہی طریقہ ہے جو کہ سیکشن آفیسر سے شروع ہوتا ہے اور ڈپٹی سیکرٹری تک جاتا ہے، وہ جو مکھی پر مکھی مار کر لے آتے ہیں، ہم پڑھ کر ہاں، ناں کر کے، پاس فیل کر کے نکل جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ ایک تاریخی کارنامہ ہے اور اسے آپ اپنے سر لیں۔ ان کمیٹیوں کو ہمیں empower کرنا چاہئے، Rules of Procedure میں دوبارہ ترمیم کے لئے کمیٹی کو تجویز دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جمعرات کو ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، اس میں آپ بھی تشریف لائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہم مل بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھتے ہیں کہ اس معاملے کو کس طرح سے resolve کیا جائے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے special request ہے کہ گو ہمارا یہ mandate نہیں ہے بلکہ آپ کی discretion ہے۔ اس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں کم از کم دو شکایت کنندگان کو تو بلائیں جو یہ بتا سکیں کہ کہاں پر آئین سے روگردانی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ملک محمد احمد خان کو اس میٹنگ میں بلا لیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو rules amend ہونے تھے، ہم نے اٹھارہویں ترمیم کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے ان rules کو incorporate کرنا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری میری یہ گزارش ہو گی کہ سٹینڈنگ کمیٹی سینیٹ، نیشنل اسمبلی اور باقی تینوں صوبوں کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھی دیکھیں۔ انہوں نے اٹھارہویں ترمیم کے تحت اپنے rules میں incorporate کر دیا ہے۔ انہوں نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کو cognizance لینے کے لئے powers دی ہیں لیکن آپ نے جو قانون بنایا ہے، ایک طرف تو سپیشل کمیٹی کی سفارشات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے قانون نہیں بنایا، قانون آپ بیٹھ کر بناتے ہیں، یہ ہاؤس بناتا ہے، کیا میں اکیلا قانون بناتا ہوں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم تو آئین کی پاسداری پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ ہاؤس میں تجاویز دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم تو آئین کی پاسداری پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آئین کی جو violation ہوئی ہے ہم تو اس کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ بغیر اجازت کے بولتے ہیں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے اجازت مانگی تھی۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی، مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: ماشاء اللہ آپ کا بہت تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ لاء بہت جانتے ہیں، میں بھی لاء جانتا ہوں، میرے خیال میں اللہ کے فضل سے آپ سے زیادہ جانتا ہوں، آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: ماشاء اللہ آپ کا بہت تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I say, have your seat.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1123/15 کا جواب آ گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1124/15 چودھری عام سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے لہٰذا تحریک التوائے کار کو بھی pending کر دیں۔ اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 1127/15 کی محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور اس کے پارلیمانی سیکرٹری تشریف رکھتے ہیں وہ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔

پی ای پی آئی کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 15/1127 ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ دسمبر میں چیف سیکرٹری کی سربراہی میں جو ای ڈی اوز کی میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں اس نکتے کو غلط رنگ دے کر پیش کیا گیا کہ جن میں وہ چند اضلاع جن کا زیاں 20 فیصد کی مقررہ حد سے زیادہ تھا، ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس کو کنٹرول کریں۔ پنجاب میں اس ویکسین کا زیاں 18 فیصد ہے جو کہ 20 فیصد کی مقررہ حد سے کم ہے۔ وہ اضلاع جن کی شرح 20 فیصد کی حد سے زیادہ تھی ان کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس کو کنٹرول کریں اور متعلقہ ضلعی افسران کو بھی خطوط لکھ کر متنبہ کیا جا چکا ہے۔ اس خبر میں غلط تکنیکی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ مزید برآں IPV بچوں کو چودہ سے اٹھارہ ہفتے کی درمیانی عمر میں لگائی جاتی ہے اور یہ پنجاب کی routine IPV policy کا حصہ ہے اور IPV صرف مخصوص بچوں کے لئے نہ ہے بلکہ تمام IPV ٹیکے مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔ مزید عرض یہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی پولیو کی عالمی undergoing surgery ہے، اس کے تحت پولیو کا ٹیکہ routine immunization میں شامل کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1133 میاں محمود الرشید کی ہے۔ یہ بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی کی وجہ سے بچوں کی اموات میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! روزنامہ "خبریں" مورخہ 22-12-2015 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی شدید کمی کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار جن کی ہے، وہ موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بھی انہی کو سنا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 48 گھنٹوں میں 19 بچوں کی اموات کی خبر بالکل بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور پنجاب حکومت کا منفرد ادارہ ہے۔ یہاں پر ایک چھت تلے بچوں کی تمام specialties ہیں جن سے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ مؤثر علاج، مفت ادویات، مفت ٹیسٹوں کی سہولیات کی وجہ سے دوسرے صوبوں کے مریض بچوں کا رخ بھی چلڈرن ہسپتال لاہور کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور 684 بستروں پر مشتمل ہے جس میں 56 وینٹی لیٹرز موجود ہیں، جن میں سے 54 صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اور دو وینٹی لیٹرز کو بھی ٹھیک کروایا جا رہا ہے۔ ہسپتال کے وارڈز میں عموماً 1200 کے قریب مریض داخل رہتے ہیں اور روزانہ ایمرجنسی کے مریضوں کی تعداد 800 ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ 2500 مریض OPD میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ پورے پاکستان سے 40 فیصد سے زائد مریض دوسرے ہسپتالوں سے قابل تشویش حالت میں چلڈرن ہسپتال میں refer کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں نومولود بچے بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا 48 گھنٹوں میں 19 بچوں کی اموات جو کہ شرح کے حساب سے 0.5 فیصد ہے۔ یہ شرح ترقی یافتہ ممالک کی شرح اموات کے حساب سے نسبتاً کم ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 1134/15 محترمہ ناہید نعیم کی ہے، یہ بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں، ان کی بات سن لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی کے ممبران پنجاب اسمبلی کے ممبران کے ساتھ کرکٹ میچ کھیلنے کے لئے کل تشریف لائے ہیں۔ رات گورنر صاحب نے بھی ان کو honour کیا اور آج وہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کے لئے بھی تشریف لا رہے ہیں۔ شام چھ بجے فلڈ لائٹ کرکٹ میچ خیبر پختونخوا

ممبران اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے ممبران کے درمیان شروع ہو گا۔ میں اس معزز ہاؤس کے تمام ممبران سے، خواتین ممبران اسمبلی سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی عزت افزائی کے لئے تمام ممبران اسمبلی قذافی سٹیڈیم تشریف لائیں تاکہ ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی عزت افزائی کریں۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ invitation card اجلاس کے بعد تمام ممبران اسمبلی کو مل جائیں گے۔ اگر کسی ممبر اسمبلی کے پاس یہ کارڈ نہ ہو تو وہ اپنا اسمبلی کا کارڈ دکھا کر قذافی سٹیڈیم کے مین گیٹ سے اندر آ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسمبلی کے لوگ بھی وہاں پر موجود ہوں گے جو ممبران اسمبلی کو پہچانیں گے اور ان کی entry ہو گی۔ وہاں پر ان کی آمد کے لئے boxes allot کر دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ بھی ان کے لئے اچھے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اپنی فیملی کے ہمراہ تشریف لائیں، اپنے بچوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ ہم ان کو encourage کر سکیں۔ شکریہ۔ وماعلینا الا البلاغ o

جناب محمد وحید گل: جناب عمران خان صاحب کو بھی دعوت دے دیں۔ (قہقہ)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! حریک التوائے کار نمبر 1134 کا جواب دے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

گوجرانوالہ، محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکاران کی ملی بھگت سے جان بچانے والی ادویات کی قلت کا انکشاف

(۔۔۔ جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 15-12-23 کی خبر کی روشنی میں جواب اسمبلی کے لئے حاضر خدمت ہے۔ گزارش ہے کہ گوجرانوالہ محکمہ صحت میں کوئی بھی اس طرح کا کرپٹ اہل کار نہیں ہے جس کے بارے میں نشاندہی کی گئی ہے اور محکمہ صحت میں ایماندار، دیانتدار اور محنتی افسران تعینات ہیں۔ ادویات بنانے والی کمپنیوں نے ادویات کی قیمتیں سندھ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد بڑھائی تھیں اور اس پر ہم اب سپریم کورٹ میں بھی چلے گئے ہیں۔ مزید برآں چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کی طرف سے ڈرگ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کو لیٹر لکھا گیا ہے۔ اس ضمن میں چٹھی بحوالہ نمبر CDC/62/2016 جو کہ 16-02-15 کو لکھی گئی تھی جس پر قیمتیں بڑھنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور ضروری اقدامات کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ مارکیٹ میں فروخت ہونے والی lifesaver drugs کی قیمت زیادہ ہونے کی شکایات موصول نہیں ہوئی ہے البتہ Folic Acid tablets تیار کرنے والی کمپنی نے اضافہ جولائی 2015 سے گوجرانوالہ میں Zafa Company نے کوئی ادویات سپلائی نہیں کیں، جبکہ دوسری کمپنیوں کی Folic Acid مارکیٹ میں کافی تعداد میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ respiratory breathing disease کے لئے مارکیٹ میں Ventolin گولیاں اور شربت Optra کافی تعداد میں موجود ہے Zestril tablets مارکیٹ میں دستیاب ہیں اس کے علاوہ اس برانچ اور دوسری کمپنیوں کی ادویات مارکیٹ میں کافی تعداد میں موجود ہیں اور میں نے عرض کر دیا ہے کہ دوسری کمپنیاں بھی موجود ہیں۔ (Pvt) Merck Messer کی ادویات Neurobion Injection اور Multibionta مارکیٹ میں موجود نہیں ہیں کیونکہ اس کمپنی نے عارضی طور پر اپنی اپ گریڈیشن کی وجہ سے manufacturing بند کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے عوام کو مشکل پیش آ رہی ہے اس کے علاوہ اس brand کی دوسری دوائی یعنی اس قسم کی دوائی دوسرے brand میں دوسری کمپنیوں کی مارکیٹ میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مارکیٹ سے overpricing اور dust سے متعلق شکایات گوجرانوالہ میں موصول نہیں ہوئیں اور روزانہ کی بنیاد پر ڈرگ انسپکٹرز صاحبان مارکیٹ کا سروے کرتے ہیں اور قیمتوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں جس کے بعد محکمہ صحت گوجرانوالہ کو زیادہ قیمتیں وصول کرنے کی شکایات موصول نہ ہوئی ہیں اور تمام ادویات مارکیٹ میں مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج تو آپ کافی پھنس گئے ہیں آگے یہ تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1143/15 محترمہ شُینلارُوت کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

سرکاری ہسپتالوں میں بروقت مرمت نہ ہونے کی وجہ سے داخل مریضوں کی مشکلات میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔جناب سپیکر!یہ تحریک روزنامہ "دنیا" کی خبر کی بنیاد پر پیش کی گئی ہے جو حقائق پر مبنی نہیں ہے۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں موسم سرما کے دوران مناسب تعداد میں سردی سے بچاؤ کے لئے اشیاء اور آلات جن میں کمبل، رضائی اور ہیٹر موجود ہوتے ہیں جو مریضوں کو مہیا کئے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں سرکاری ہسپتالوں میں کھڑکیوں، شیشے، جالیوں اور دروازوں کی تعمیر ومرمت کا کام سارا سال جاری رہتا ہے اور ہسپتال انتظامیہ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ہسپتالوں میں ایمرجنسی، آئی سی یو اور دیگر وارڈز سینئر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی functional ہوں۔اس سلسلے میں محکمہ صحت صوبہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں بالخصوص ٹیچنگ ہسپتالوں میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اچلانہ صاحب!آپ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!اس پر بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: اب یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی ہے لہٰذا اب اس پر سوال نہیں ہو سکتا۔آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/17 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی، اچلانہ صاحب!آپ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو on request pending کیا جاتا ہے۔یہ تحریک التوائے کار نمبر 16/35 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔کیا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری !۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کو جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 55 محترمہ شُینلا رُوت لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔

(اس مرحلہ پر خیبر پختونخوا کا پارلیمانی وفد سپیکر باکس میں داخل ہوا)

مہمان وفد کو خوش آمدید خیبر پختونخوا اسمبلی کے پارلیمنٹیرینز کو پنجاب اسمبلی میں معزز ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہا جانا

جناب سپیکر: میں سپیکر باکس میں تشریف فرما وزراء صاحبان اور معزز ممبران اسمبلی خیبر پختونخوا کو پنجاب اسمبلی آمد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے، حکومتی بنچز میں موجود تمام معزز ممبران اور حکومت پنجاب کی طرف سے بھی ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی سے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! اسمبلی کا نام غلط لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے، انہوں نے خیبر پختونخوا کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! خیبر پختونخوا اسمبلی میرے خیال میں اب ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے بہت اچھی بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا اسمبلی سے ہمارے جو معزز ممبران تشریف لائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزراء کرام بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران اور وزراء کرام کو یہاں تشریف لانے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جمہوریت اسی چیز کا نام ہے کہ اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کا احترام کیا جائے، ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھا جائے اور اپنے معاملات کو ان حدود کے اندر رکھا جائے جن حدود کے اندر رکھتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے استفادہ کر سکیں۔ اختلاف رائے کو برداشت نہیں بلکہ اختلاف رائے کا احترام کیا جانا چاہئے یہی جمہوریت کی بنیادی روح ہے۔ دنیا میں جتنے بھی نظام ہائے حکومت ہیں ان سب میں کئی سو سال کے تجربات کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمہوریت ہی وہ طریقہ ہے جس سے کوئی قوم، کوئی ملک اور کوئی معاشرہ فلاح پا سکتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ یہ مغربی جمہوریت ہے یہ بنیادی طور پر غلط ہے۔جب اس دنیا میں ایک طرف سلطنت فارس تھی اور ایک طرف سلطنت روم تھی اور اس وقت بادشاہ وقت کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنا گردن زنی ٹھہرایا جاتا تھا۔اس وقت ایک عام شہری کو یہ حق دینا کہ وہ اٹھ کر خلیفہ وقت سے پوچھے کہ آپ کا کرتا ایک چادر میں بن نہیں سکتا اور سب کے حصے میں ایک ایک چادر آئی تھی تو آپ نے دوسری چادر کہاں سے لی؟ جب تک آپ اس بات کی وضاحت نہ کریں ہم آپ کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں،اس طرح کی جمہوری مثال شاید آج بھی زمانہ دینے سے قاصر ہے اس لئے دنیا میں اسلام نے جمہوریت کو روشناس کرایا یہ علیحدہ بات ہے کہ مغرب نے اس سے جلد استفادہ کیا اور ہم شاید اس میں تھوڑا delay کر گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام جمہوری جماعتیں، تمام سیاسی قیادت نظام اور اس ملک کے آئین کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے اپنے تمام معاملات خواہ ان میں جتنی بھی تندی ہو، تیزی ہو، ہمیں اس نظام اور اس آئین کے اندر رہتے ہوئے اپنے معاملات کو سلجھانا اور حل کرنا چاہئے۔ جو معزز ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی سے تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ جو ہماری طرف سے ممبران نے آج دوستانہ میچ رکھا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ طریقے ہیں اور یہی وہ معاملات ہیں جن کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں، ہم ایک دوسرے کے احترام میں اضافہ کر سکتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہتر understanding پیدا کر سکتے ہیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ جس طرح سے خیبر پختونخوا اسمبلی سے ایک ٹیم کی شکل میں وفد یہاں پر آیا ہے اسی طرح کا وفد یہاں سے بھی جائے اور یہ باہمی visits کا سلسلہ جاری رکھا جانا چاہئے اور یہ سلسلہ دوسرے صوبوں سے بھی ہونا چاہئے اور اسی طرح سے ہم ادھر جائیں اور ادھر سے وہ لوگ یہاں آئیں تاکہ یہ ایک جمہوری ماحول بہتر انداز سے پنپے۔ میں خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے دوستوں کو دوبارہ خوش آمدید کہتا ہوں اور انہیں یقین بھی دلاتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ہمیشہ یہ چاہئیں گے کہ جمہوری روایات پر عمل کرتے ہوئے اس ملک پاکستان کی ترقی کے لئے، پنجاب کی ترقی کے لئے، خیبر پختونخوا کی ترقی کے لئے مل جل کر آگے بڑھیں، اس ملک کو دنیا میں ترقی یافتہ ملک بنائیں اور نیک نامی میں بھی اضافہ کریں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قائد حزب اختلاف آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے ہیں۔ آپ سنیں تو سہی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو بھی موقع دے دیتے ہیں۔ کیا آپ ان کے ساتھ اپوزیشن میں نہیں ہیں، کیا آپ گورنمنٹ کے ساتھ ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر کوئی پارلیمانی لیڈر بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں۔ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ دونوں کے احتساب کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور پنجاب اسمبلی کے اندر موجود تمام حزب اختلاف کی پارٹیوں کی طرف سے یہاں تشریف لانے والے خیبر پختونخوا کے وزراء صاحبان اور parliamentarians کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے پنجاب اسمبلی کے قاضی عدنان، جناب آصف محمود و دیگر ممبران اور دوستوں نے اس idea کو float and promote کیا اور بالآخر اس کی ایک عملی شکل سامنے آئی۔ میں ان سب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کرکٹ میچ کھیلنے کے لئے آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے ہمارے بھائی ادھر تشریف لائے ہیں اسی طرح خیر سگالی کے جذبات کے تحت دیگر کھیلوں کے میچ بھی ہوتے رہیں تو اس سے باہمی ہم آہنگی میں زبردست اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جمہوریت کے حوالے سے بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تمام political leadership maturity کا ثبوت دیتے ہوئے عملی طور پر جمہوریت کی بہتری کے لئے مل کر کام کرے کیونکہ صرف جمہوریت جمہوریت زبانی کہنے یا باتیں کرنے سے جمہوریت مضبوط نہیں ہو گی۔ اگر جمہوریت کی true spirit کے ساتھ جمہوری دور کے ثمرات عوام تک نہ پہنچ پائیں تو پھر جمہوریت جمہوریت کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب لوگ، پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان یا مرکز کے

حکمران اپنےmindset کو بدلیں اور حقیقی معنوں میں عام آدمی کی welfare کے لئے کوشش کریں۔اب وقت آگیا ہے کہ جمہوریت کے ثمرات عام آدمی تک پہنچانے کے لئے ہم اپنے رویّوں پر غور کریں۔اُس وقت صحیح معنوں میں جمہوریتestablish ہو گی اور اس کے ثمرات بھی عام لوگوں تک پہنچیں گے جب ہم ذاتیات سے ہٹ کر اداروں کو پنپنے کا موقع دیں گے،جب ہم اپنے اختیارات کو decentralize کریں گے اور جب ہم عوام کے منتخب نمائندوں کوempower کریں گے۔

جناب سپیکر! میری دُعا اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمہوری اداروں کی مضبوطی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کچھ دیر پہلے آپ کیا فرما رہے تھے کہ میںbridge کا کام کروں گا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: نہیں، میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ اور بات کہی تھی۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئی ایسی بات کہی تو ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وہ بات آپ کو علیحدگی میں بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے منتخب معزز ممبران یہاں پنجاب کے ایوان میں تشریف لائے ہیں تو میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ماشاء اللہ اس وقت بڑا خوبصورت ماحول ہے۔رانا ثناء اللہ خان نے بہت ہی اچھی اور خیر سگالی کی بات کی ہے، میاں محمود الرشید نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور اس وقت ضرورت بھی اس بات کی ہے کہ ہماری سیاسی قیادت مل بیٹھ کر ملک کو درپیش مسائل حل کرنے اور بحرانوں سے نجات دلانے کے لئے کوشش کرے۔معاملات کو اس سطح پر لے کر نہ جائیں کہ جس کے نتیجے میں جمہوریت کی جو گاڑی رواں دواں ہے اس کے اندر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جمہوریت کے جو ثمرات غریب عوام،مزدور اور چھوٹے کسانوں تک پہنچنے چاہئیں وہ نہیں پہنچ پا رہے۔تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس ملک کے اندر آمریت کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔اب بھی پاناما لیکس کے حوالے سے ایک بڑا طوفان کھڑا ہو چکا ہے تو ضرورت

اس بات کی ہے کہ ہماری تمام سیاسی اور دینی جماعتیں سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور مشترکہ TORs بنا کر چیف جسٹس آف پاکستان کو دیں۔ میری تجویز ہے کہ سیاسی قیادت چیف جسٹس آف پاکستان کو جو مشترکہ TORs دیں اس میں احتساب اور تحقیقات کا آغاز پارلیمنٹ میں موجود تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان سے کیا جائے اور پھر downward جایا جائے۔ یہ ایک اچھا طریق کار ہو گا اور اس سے ملک کے اندر جمہوریت مضبوط ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دوبارہ اپنے بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پاکستان کے اندر پنجاب اسمبلی سب سے بڑا منتخب جمہوری ایوان ہے اور اس حوالے سے آپ کی حیثیت بڑی مُسَلَّم ہے۔ آپ خود ذاتی طور پر اس طرح کے events initiate کروائیں۔ اس طرح کے مزید events یہاں منعقد کروائیں اور یہاں کے لوگوں کو دوسرے صوبوں میں جانے کا موقع بھی فراہم کریں۔ اس سے ایک اچھی understanding پیدا ہو گی۔ بہت شکریہ

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! میں یہاں پر خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے انتہائی قابل احترام وزراء کرام، ایم پی اے صاحبان اور ان کے 17 رکنی وفد کے تمام ممبران کو اس مقدس ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں یہاں پر یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس وقت میں، قاضی عدنان فرید، جناب آصف محمود اور میاں منیر جو کہ ہماری ٹیم کے کپتان بھی ہیں یہ پروگرام بنا رہے تھے تو اس وقت ہمیں یہ کرکٹ کا میچ انتہائی مشکل نظر آ رہا تھا اور خدشہ تھا کہ شاید یہ منعقد نہ ہو سکے۔ میں یہاں پر جناب سپیکر، گورنر پنجاب رفیق رجوانہ اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں۔ جب ہم لوگ وزیر اعلیٰ کے پاس یہ idea لے کر گئے تو انہوں نے نہ صرف ہماری حوصلہ افزائی کی بلکہ خیبر پختونخوا کے delegation کے لئے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ اگر delegation کے پاس وقت ہو تو میں ان کو چائے پر بھی مدعو کرنا چاہتا ہوں۔ اس حوالے سے ہماری discussion جاری ہے اگر delegation کے معزز ممبران کے پاس وقت ہوا تو وہ چیف منسٹر پنجاب کے پاس بھی جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے سٹاف کو clear cut direction دی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اگر میں آپ سے کہوں کہ جب آپ اس delegation کو لے کر وزیر اعلیٰ کے پاس جائیں تو ایک صاحب کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں تو کیا آپ انہیں ساتھ لے جائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! بالکل ضرور لے کر جائیں گے بلکہ میں میاں محمود الرشید سے آپ کی وساطت سے ابھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے واضح ہدایات دی ہیں کہ ہمارے خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کی خاطر مدارت میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ ہماری بھی یہی کوشش ہے کہ جس وقت ہمارے یہ بھائی خیبر پختونخوا میں واپس تشریف لے جائیں تو یہاں سے نیک جذبات کے ساتھ جائیں۔ انشاء اللہ ہم ان کو آئندہ بھی welcome کہیں گے۔ بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران اور حکومت پنجاب کی طرف سے خیبر پختونخوا اسمبلی کے وزراء صاحبان اور معزز ممبران کی پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں آمد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ راناثناء اللہ خان نے جمہوریت کے حوالے سے جو بہت ساری باتیں کی ہیں میں خود بھی ایک democrat ہوں اور میں بھرپور طریقے سے اُن کی باتوں کی توثیق کرتا ہوں۔ اس حوالے سے مجھے صرف دو باتیں مزید کہنی ہیں کہ ہم تمام صوبوں میں ایک polarize nation ہیں اور صوبوں کے درمیان بھی polarization موجود ہے۔ اس polarization کو بڑھانے میں بوٹوں والوں، خاکی وردی والوں نے اور امپائر کی انگلی کھڑی ہونے کا بتانے والوں نے بھی اپنا اپنا کردار کیا ہے۔ اب میں کھیل کے میدانوں کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ صرف کھیل کے میدان ہی رہ گئے ہیں جہاں پر سیاست کا گند دُور ہوگا۔ جب لوگ fair play or foul play کی تربیت لے کر سیاست، تجارت یا اسٹیبلشمنٹ میں جائیں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔ جی، آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ پنجاب اسمبلی میں تشریف لانے والے مہمانوں کو میں اپنی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے تقریباً دس سے پندرہ ایسے ممبران ہیں جو گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے کرکٹ میچز کا انعقاد کرتے ہیں اور ہم نے میڈیا کے ساتھ بھی کرکٹ میچ کھیلے اور ہمارا ideal تھا کہ ہم چاروں صوبائی اسمبلیوں کے معزز ممبران کے ساتھ بھی

اس طرح کے کرکٹ میچ رکھیں۔بنیادی طور پر نیشنلزم کوpromote کرنے کے لئے، کھیلوں کے ویران پڑے ہوئے میدانوں کو آباد کرنے کے لئے اور اپنے نوجوانوں کوencourage کرنے کے لئے کہ وہ کھیلوں کے میدانوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تو بنیادی طور پر ہمارے یہی مقاصد تھے۔ باقی میں یہ سمجھتا ہوں کہ براہ مہربانی سیاست کو اس میچ سے بالکلexclude کریں کیونکہ پنجاب اسمبلی کی کرکٹ ٹیم میں ہم تین چار ممبر پی ٹی آئی کے ہیں، کچھ دوست پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہیں اور سردار وقاص حسن مؤکل پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہیں۔اسی طرح ہمارے ہاں آنے والے معزز ممبران کا تعلق بھی سبھی سیاسی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو نظریاتی سیاست ہے اور میرے بزرگ نے جو بات کی ہے تو جو دھرنے والے ہیں وہ دھرنے والوں کے ساتھ ہیں لیکن یہ کھیلوں کا میدان ہے تو ہمیں اس میں سیاست کو نہیں لانا چاہئے۔جہاں تک دھرنوں کا معاملہ ہے تو ہم انشاء اللہ دھرنوں کو جاری وساری رکھیں گے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ہمیں ممبر منتخب ہوئے تین سال ہو گئے ہیں تو ہمیں فنڈز کیوں نہیں دیئے جاتے؟ پھر یہ کہتے ہیں کہ دھرنے والے نقصان پہنچاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی مہمان گیلری سے اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر! ہم پاکستانی شہری ہیں اور پاکستان کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو جیسے معزز ممبران حزب اقتدار کو فنڈز دیئے جاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی فنڈز دیئے جائیں۔اگر ہمیں فنڈز نہیں دینے تو ہمیں چڑیا گھر بھیج دیں ہم وہاں جا کر چڑیا گھر ہی دیکھ آئیں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ جمہوریت کو چلنے نہیں دیتے، ایسے جمہوریت نہیں چلے گی۔سب کو برابر حق ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! انہیں چڑیا گھر نہ بھیجیں۔ان کی بات سنیں وہ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خاں): جناب سپیکر! اس دفعہ جو ترامیم ہوئی ہیں اُس میں زیرو آر کیprovision اسی مقصد کے لئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقفہ میں تمام معزز ممبران کو notices دینے چاہئیں اور اس پر بات ہونی چاہئے۔ میرا نہیں خیال کہ ابھی تک معزز ممبران اس میں کوئیproper دلچسپی لے رہے ہیں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ آج کے حوالے سے کوئیnotice موصول ہوا ہو۔

(اس مرحلہ پر محترمہ صبا صادق، ایڈووکیٹ
بحیثیت چیئرپرسن کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: محترمہ چیئرپرسن! میں تمام خواتین معزز ممبران کی طرف سے appreciate کرتی ہوں کہ آپ یہاں پر بیٹھی ہوئی بہت اچھی لگ رہی ہیں اور ہم خواتین معزز ممبران کے لئے یہ بہت encouraging چیز ہے تو ہم آپ کو welcome کرتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: محترمہ! آپ ہماری طرف سے بھی بہت بہت مبارک باد قبول کریں۔

محترمہ چیئرپرسن: میاں صاحب! بہت شکریہ، جزاک اللہ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

محترمہ چیئرپرسن: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔ مورخہ 10۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادوں میں سے پہلی قرار داد شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ قرار داد پڑھی جا چکی ہے۔ جی، محترم لاء منسٹر!

پاکستان سے محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی والے شہیدوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): محترمہ چیئرپرسن! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمرالزمان جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا کو نشان پاکستان دیا جائے۔ اس میں میرے خیال سے نام short ہیں۔ جو یہ ظلم ہوا ہے۔ یہ انتہائی قابل افسوس اور قابل مذمت ہے۔ اس ظلم کا شکار جو دیگر لوگ ہوئے ہیں اگر ان کے نام اس میں شامل نہ کئے جائیں تو یہ بڑی دل آزاری والی بات ہو گی۔

محترمہ چیئرپرسن! میں شیخ علاؤالدین سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو بے شک next week تک کے لئے pending فرمالیں اور وہ نام حاصل کر لیں میں بھی اس سلسلے میں ان کی مدد کر دوں گا تو تمام نام ہی اس قرارداد میں شامل ہونے چاہئیں۔

محترمہ چیئر پرسن: یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ بات بڑی جائز ہے۔ یہ معقول بات ہے کہ ہمیں وہ نام بھی شامل کرنے چاہئیں جو اس قرارداد میں درج نہیں ہیں۔ اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: محترمہ چیئر پرسن! یہ بات بالکل صائب ہے اور ابھی چند روز پہلے محترم امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو بھی پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر شہید کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے بھی تین چار لوگ ہیں سب کا نام قرارداد میں آ جائے تو یہ بہت ہی اچھا ہو گا۔ میں معزز ممبر شیخ علاؤالدین کو اس پر تحسین کے جذبات پیش کرتا ہوں۔

محترمہ چیئر پرسن: جیسے ابھی لاء منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ تمام نام شامل ہونے چاہئیں جو اس میں نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! اس میں بقایا تمام نام آپ شامل کیجئے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: اب دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔

صوبہ کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں خواتین کے لیبارٹری ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئر پرسن! I oppose it

محترمہ چیئر پرسن: جی، محترمہ نگہت شیخ!

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئر پرسن! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ قرارداد میں لکھا گیا ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری ہسپتالوں کی لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کا الٹرا ساؤنڈ لیڈی ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جو پرائیویٹ کلینکس ہیں وہ تو کسی حد تک ان کا arrange کر لیں گے لیکن ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی جو صورتحال ہے کہ خواتین لیڈی ڈاکٹرز تو ہمیں پوسٹمارٹم کے لئے اور دوسری duties کے لئے بھی نہیں ملتی ہیں۔ اگر ہم اس قرارداد کو پاس کر دیں گے اور یہ لاگو ہو جائے گی تو مڈل اور لوئر کلاس کی خواتین کو مشکلات درپیش آئیں گی۔ پہلے ہی ہسپتالوں میں مہینے

مہینے، دو دو مہینے کا ٹائم ملتا ہے۔ اگر یہ پابندی لگ جائے گی اور لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہو گی تو خواتین کا الٹرا ساؤنڈ ہی نہیں ہو گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر خواتین کا تقدس پامال ہونے کی بات ہے تو میرا تقدس پامال ہوتا ہے کہ میں male ممبران کے ساتھ بیٹھتی ہوں تو یہاں بھی پردہ کروایا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیجئے کہ تمام خواتین کا تقدس پامال اس سے بھی ہوتا ہے کہ ہم short کپڑے پہن کر sleeveless قمیض پہن کر آتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! میری بات مکمل ہونے دیں کہ اس سے نہ صرف خواتین کا تقدس پامال ہوتا ہے بلکہ مردوں کا ایمان بھی پامال ہوتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں محترمہ حنا پرویز بٹ سے کہوں گی کہ اپنی قرارداد کے بارے میں مؤقف دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: محترمہ چیئرپرسن! First of all کہ شاید ہم شہروں میں رہتے ہیں اور ہمیں دیہات کی عورتوں کا نہیں پتا پر جو عورتیں پردہ کرتی ہیں ان کے لئے specially ECG کرانا اور الٹرا ساؤنڈ کرانا بالکل uncomfortable ہو جاتا ہے کہ اگر وہاں پر male technician ہو for example عورتوں کے husbands ان کو منع کرتے ہیں not only husbands منع کرتے ہیں بلکہ وہ خود uncomfortable feel کرتی ہیں کہ جب ہمیں ECG یا الٹرا ساؤنڈ male technician سے کرانا پڑتا ہے۔ So I think یہ بات internal politics کی نہیں ہے یا ہم for the sake of criticism کھڑے نہ ہوں۔ ہم عورتوں کے لئے یہ کام کرنا چاہ رہے ہیں کہ جن عورتوں کو یہ سہولت میسر نہیں ہے تو rural areas میں ان عورتوں کو یہ سہولت میسر ہو۔ اگر ہم اس طرح کی عورتوں کے لئے سپیشل ہیلتھ سنٹرز بنا دیں specially rural areas میں جہاں خواتین technicians ہوں تو یہ not only for women empowerment ہے بلکہ ہم female technicians بنائیں گے۔ ابھی بجٹ آ رہا ہے تو ہماری خواتین کل آبادی کا 52 فیصد حصہ ہیں۔ ہمارا بجٹ gender specific نہیں ہے۔ ہم ہیلتھ کے بجٹ میں اسے رکھیں کہ عورتوں کے لئے سپیشل یونٹس بنائیں جہاں ان کی الٹرا ساؤنڈ اور ECG ہو۔ میں آخری چیز بتاتی ہوں کہ ابھی پمز میں

ایک واقعہ ہوا ہے کہ ایک male نے ایک بچی کو rape کیا۔ میرا یہ قرارداد لانے کا مقصد یہی ہے کہ male technician عورتوں کے الٹراساؤنڈ اور ECG کرتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اس قرارداد پر گورنمنٹ کا مؤقف دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): محترمہ چیئرپرسن! میرا یہ خیال ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر یہ دونوں نقطہ ہائے نظر وزن رکھتے ہیں لیکن اس میں اگر محترمہ حنا پرویز بٹ نے یہ کہا ہے کہ سرکاری و پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے تو اس میں اگر ترجیحی بنیادوں پر ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ اگر کسی جگہ پر availability ہے کہ female technicians and doctors available ہیں تو بالکل یہ بات درست ہے کہ ایسی خواتین جو اس بات کو مناسب سمجھیں یا ان کے لئے otherwise comfortable نہ ہو تو بھلے اس لیبارٹری یا ہسپتال میں ہفتہ میں ایک دن ہو یا دو دن ہو جب female technicians or doctors available ہوں تو وہ کروا سکیں لیکن اس کو پابند کرنا فی الوقت ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اس کو اگر تھوڑا amend کر لیا جائے کہ ترجیحی بنیادوں پر اگر اس چیز کا اہتمام ہو جائے تو یہ ایک اچھی بات ہے لیکن جب تک یہ اہتمام نہیں ہو سکتا اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس طرح سے پابند کرنا شاید دوسری طرف مشکلات پیدا کرے گا اس لئے اس قرارداد کو اگر pending کر لیا جائے تو شاید اس پر question put کرنے کی position نہ آئے۔ اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending فرمالیں اور یہ اس کو amend کر کے لے آئیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے بڑی اچھی بات آئی ہے کہ بتدریج کر دیا جائے جہاں پر availability ہے وہاں ensure کیا جائے۔ اس قرارداد کو فی الحال pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن!۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ نگہت شیخ! آپ تشریف رکھیں، کارروائی کو آگے چلنے دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! یہ میرا ذاتی issue نہیں ہے۔ یہ ان عورتوں کے لئے بات کی گئی ہے۔ پردہ تو میں بھی کرتی ہوں اور مجھے پتا ہے۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: محترمہ نگہت شیخ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ قرارداد pending ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے بڑی اچھی تجویز آئی ہے۔ میرے خیال میں یہ ہم سب کے لئے قابل قبول ہونی چاہئے۔ آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ تیسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: محترمہ! یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ اس میں مجھے کوئی جواب ملے گا تو میں کوئی بات کروں گا۔ جی، وزیر قانون!

صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسیلٹیز کو یقینی بنانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): محترمہ چیئر پرسن! مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں missing facilities کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ چیئر پرسن: اگلی قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

سرویکل کینسر کی روک تھام کے لئے مفت ویکسینیشن اور ٹیسٹ کی سہولت کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: محترمہ چیئر پرسن! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگاہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

محترمہ چیئر پرسن! اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے میں مختصر سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، ڈاکٹر صاحبہ! آج آپ ہی کا دن ہے ضرور کیجئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: محترمہ چیئر پرسن! شکریہ۔ Cervical Cancer اس وقت دنیا میں پایا جانے والا دوسرا سب سے اہم کینسر ہے۔ خواتین میں کینسر کے باعث جتنی اموات ہوتی ہیں اس کی یہ تیسری بڑی وجہ ہے۔ پاکستان ان دس ممالک میں شامل ہے جہاں خواتین کی سب سے زیادہ اموات اس کینسر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس کی ratio یہ ہے کہ پاکستان میں روزانہ کی بنیاد پر 20 خواتین Cervical Cancer کا شکار ہوتی ہیں مگر fortunately یہ واحد کینسر ہے کہ جس کی وجہ بھی معلوم ہے اور اس کی prevention کے لئے vaccine بھی available ہے اور HPV virus کی vaccine اگر 13 سال کی عمر میں بچیوں کو لگ جائے تو اس بیماری سے تمام عمر کے لئے حفاظت اور بچاؤ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح Pap smear test screening سے اس بیماری کے early diagnosis بھی possible ہیں جس کی وجہ سے علاج آسان ہو جاتا ہے اور مکمل صحت یابی ہو جاتی ہے۔ دنیا بھر میں جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں ان میں Cervical Cancer سے بچاؤ کے لئے preventive measures لئے جاتے ہیں۔ اب ترقی پذیر ممالک میں بھی بین الاقوامی تنظیموں کی مدد سے اس بیماری کی آگاہی اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ World Health Organization(WHO) اور دیگر donor organizations پوری دنیا میں اس کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہیں جو ہمارے ملک میں بھی مدد کے لئے تیار ہوں گی۔ اس سلسلہ میں ہم ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں ساٹھ سے زائد ممالک اپنی female population کو یہ service provide کر رہے ہیں جہاں یہ government owned reproductive health initiatives کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ جہاں محکمہ صحت اور بہت سے اچھے initiatives لے رہا ہے وہاں محکمہ بہبود آبادی کے ساتھ collaborate کر کے اس پروگرام کو یونین کونسل لیول پر شروع کیا جا سکتا ہے اور اس مرض کا شکار ہونے والی خواتین کو اس بیماری اور اس کی انتہائی تکالیف سے بچایا جا سکتا ہے جس سے ہسپتالوں پر بھی load کم ہو جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگاہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھچر صاحب! اب آپ کو اور کیا چاہئے جبکہ آپ کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو گئی ہے؟ جی، تیسری قرارداد محترمہ ناہید نعیم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں غیر معیاری مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

زیر و آر

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے، یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ زیرو آر نوٹس پڑھا ہی نہیں ہے ابھی یہ میں نے پڑھنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! یہ زیرو آر نوٹس آپ نے 15-04-16 کو پیش کر دیا تھا تو اب پھر اس زیرو آر کا جواب آنے دیں دوبارہ آپ نے کیا تکلیف کرنی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! مذکورہ کالج کے پرنسپل سے اس ضمن میں جواب طلب کیا گیا ہے اس کے مطابق سائیکل سٹینڈ پر فیس کالج انتظامیہ خود وصول نہیں کرتی بلکہ متعلقہ ٹھیکیدار سائیکل کے لئے 5 روپے، موٹر سائیکل کے 7 روپے اور کار کے 15 روپے روزانہ کے حساب سے وصول کرتا ہے یہ ریٹ پچھلے کئی سالوں سے لاگو ہیں جبکہ متعلقہ ٹھیکہ ایک لاکھ 30 ہزار روپے سے بڑھا کر 3 لاکھ 24 ہزار روپے سالانہ پر دیا گیا ہے۔ اس طرح طلباء پر کوئی اضافی مالی بوجھ ڈالے بغیر گورنمنٹ کے ریونیو میں ایک لاکھ 94 ہزار روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کالج کا سائیکل سٹینڈ صرف طلباء اور کالج سٹاف کے لئے مخصوص ہے اور آج تک کوئی بھی شکایت بابت اوور چارجنگ موصول نہ ہوئی ہے پھر بھی سائیکل سٹینڈ ٹھیکیدار کو فوری تنبیہ کر دی گئی ہے کہ وہ کالج سائیکل سٹینڈ Action Committee کے مقرر کردہ ریٹس برائے سائیکل 5 روپے، موٹر سائیکل 7 روپے اور کار 15 روپے سے زائد کسی صورت وصول نہ کرے۔ مزید ٹھیکیدار کو یہ وارننگ بھی دی گئی کہ اوور چارجنگ کی شکایت درست ثابت ہونے پر مستقبل میں سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس پر میں نے ایک لائن کی گزارش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر کا جواب آگیا ہے۔ جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مسئلہ یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ نے پارکنگ فیس کالجز میں اور ہسپتالوں میں ختم کر دی ہوئی ہے۔ میرا تو صرف یہ سوال تھا کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کو follow نہیں کیا جانا تو پھر اس حکم کا فائدہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس پر بتانا چاہوں گی کہ میں نے ان سے categorically وزیر اعلیٰ کے حکم کے حوالے سے بات کی تھی تو اس میں جو وزیر اعلیٰ کا حکم ہے وہ regarding public areas کے جو پارکس ہیں ان کی پارکنگ کے حوالے سے تھا اور کالجز کے حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری ہے جس کے تحت یہ پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! اس کے بارے میں کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا ہے لہٰذا زیرو آر اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس میاں محمد اسلم اقبال کا ہے اور یہ پڑھا جا چکا ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی request ہے آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ جو میں نے زیرو آر میں تحریک پیش کی تھی اس میں میری آپ سے ایک request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! جو بات آپ نے کرنی ہے وہ آپ مجھے اس حوالے سے پہلے ہی بتا چکے ہیں اور اس دن آپ کے کہنے پر اس کو ہم نے out of turn take up بھی کر لیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے یہ پڑھ بھی دی ہے اور اب اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا چاہئے تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ ایک منٹ کے لئے allow کریں تو میں ایک منٹ میں بات کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ میری بات کو ذرا سن لیا جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے پاس papers ہیں۔ یہ گورنمنٹ اور پبلک کی جگہ ہے، اس جگہ پر کسی نے جھوٹی رجسٹری کروالی ہے جو کہ لاہور شہر کے اندر گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ ہوا ہے۔ ایک سائیڈ پر سنٹرل ماڈل سکول ہے جس کے ساتھ بچیوں کا سکول ہے، اس کے پیچھے لیڈیز پارک ہے اور اس کے left side پر چلڈرن پارک ہے اور

درمیان میں قطعہ اراضی جو اتنی قیمتی جگہ پر ہے اس کی رجسٹری کروالی گئی ہے۔ یہ عوام کا forum ہے اس لئے آپ سے humble request ہے کہ اس کی انکوائری کروالی جائے کیونکہ کوئی بندہ اس کو take up کرنے کو تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے عرض کروں گا کہ آپ کسی بھی گورنمنٹ آف پنجاب کے سیکرٹری صاحب سے انکوائری کروالیں اور ایک دو سیکرٹریز کے نام میں دے دیتا ہوں آپ ان کو یہ matter دے دیں جو کہ سمجھے جاتے ہیں کہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ آپ ان سے انکوائری کروالیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم کسی سے کوئی چیز چھین نہیں رہے۔ میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب بھی میری اس چیز کو endorse کریں گے کیونکہ میں نے کوئی ناجائز مطالبہ نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی جگہ ہے جس پر یہ رجسٹری کروالی گئی ہے لہٰذا اس کی انکوائری کروالی جائے۔ میں ایل ڈی اے کو بھی بار بار کہہ چکا ہوں لیکن کوئی سننے کو تیار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس پر ایک کام کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ایک آخری بات کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس پر ایک آخری request یہ ہے کہ آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو refer کر دیں تاکہ وہ انکوائری کر لیں اور آپ انہیں کہیں کہ پندرہ دن یا دو ماہ بعد اس کی رپورٹ بنا کر بھیج دیں۔ اگر وہ جگہ ان کی ہے جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی ہے ہی نہیں کیونکہ انہوں نے گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ کر کے رجسٹریاں لے لی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ معاملہ جس طرح سے محترم فرما رہے ہیں تو یہ مجھے ابھی اجلاس کے بعد application دیں جو کہ ان کے پاس ہے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے پاس CMIT کا چارج بھی ہے جو کہ بڑی اچھی repute کے آفیسر ہیں تو within one week اس کو inquire کروالیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کا اور specially رانا ثناء اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوائیں اور 15 دن تک اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔ زیرو آر پر اگلی تحریک 24/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27۔اپریل 2016 ٹی وی چینل "دن" کے مطابق لاہور کے نواحی علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول میں زیر تعلیم بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ بلڈنگ کی حالت انتہائی خستہ ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ مہوش سلطانہ! کیا یہ آپ سے related ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ سکولز ایجوکیشن کا matter ہے اور میرے پاس ہائر ایجوکیشن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 25/16 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جھنگ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئے تعمیر ہونے والے جھنگ روڈ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ افسران نے مخصوص افراد کو نوازنے کے لئے تبدیل کر دیا ہے۔ قدرتی روٹ کی تبدیلی سے سرکاری خزانے کو

کروڑوں روپے کا دانستہ نقصان پہنچایا جارہا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور یہ کل اس پر بول لیں گے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 26/16 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

کسان کو گندم کے لئے بار دانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس وقت صوبہ میں گندم کی کٹائی کا سیزن ہے مگر اس وقت صوبہ میں صورتحال یہ ہے کہ گندم کے لئے حکومت کی جانب سے باردانہ کی فراہمی سے کسان مطمئن نہ ہے۔ تقریباً 60 سے 70 فیصد کسان سیزن کے عروج پر بھی باردانہ سے محروم ہیں۔ باردانہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی گندم کھیتوں میں خراب ہو رہی ہے اور باردانہ کی ترسیل کے نظام میں کسانوں کی تذلیل عیاں ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ آج e-governance کی regime اور آج کا وقت for betterment of the people ہے۔ چیف منسٹر پنجاب جو اس ہاؤس کے قائد ایوان بھی ہیں اُن کا نظریہ اور سوچ public oriented ہے جو کہ اپنے آپ کو بطور چیف منسٹر پنجاب خود کہتے بھی نہیں اور کہلوانا پسند بھی نہیں کرتے۔ خادمِ پنجاب کی جتنی پالیسیاں ہیں وہ people centric ہیں لہٰذا اس پورے ایوان کے سامنے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ باردانہ کی ترسیل کا جو نظام ہے پہلے اُس پر بات کر لیتے ہیں۔ باردانہ کی تقسیم کا جو process بنایا گیا ہے اور وہ کس انداز سے تقسیم کیا جاتا ہے اُس میں آپ جا کر دیکھیں تو کسان کے لئے سوائے ذلت کے اور کوئی چیز نہیں ہے؟ یہ کیسا تذلیل کا سماں ہے کہ 44/45 ڈگری سنٹی گریڈ میں وہ کسان گندم کے گوداموں کے باہر کھڑے ہو کر سرکاری افسران کے سامنے باردانہ کے لئے بھیک مانگنے پر مجبور ہیں، اس حد تک کہ ایک ایکڑ پر کسان کو باردانہ چار بیگ ملتا ہے۔ اس دفعہ کوئی اچھی فصل نہیں ہوئی اور تقریباً 30 من کی اوسط آ رہی ہے۔ چار بیگ کے ساتھ وہ اپنی آدھی سے زیادہ گندم گورنمنٹ کو دے ہی نہیں سکے گا جبکہ آڑھتی اس سے کمائی کرتے ہیں۔ پچھلے ہفتے تک گندم کا ریٹ 1120 روپے تھا، اس ہفتے 1150 روپے ہوا اور یہ 1180 روپے کی حد

تک جائے گا جبکہ minimum support price کا جو procedure provided ہے اس میں سیدھا سسٹم کے اندر 120 روپے آڑھتیوں کے لئے موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ باردانہ کی ترسیل کے نظام پر یہ House اس معاملے کو seriously لے اور یہ matter ایگریکلچر کمیٹی کو refer ہو تاکہ آنے والے سیزن کے لئے بہتری ہو۔ اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا کیونکہ اس وقت سیزن تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کو اپنی نئی فصل کی کاشت کے لئے پیسا چاہئے تھا جو کہ چھ مہینے سے اپنی گندم کاشت کر کے بیٹھے تھے انہوں نے ان حالات میں اپنی گندم کو بیچ دیا ہے چاہے -/100 روپے یا -/150 روپے کم پر بیچی ہے جس سے profiteering آڑھتیوں نے کی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے لہٰذا جہاں ہم باقی معاملات کے اندر e-governance کو introduce کر رہے ہیں وہاں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے اس سیکٹر کے اندر بھی بہتری کے لئے innovations کی جائیں اور farmer کو at door step سہولیات مہیا کی جائیں۔ آپ کا پٹواری land record computerize ہونے کے بعد آج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف اپنی تنخواہ وصول کرتا ہے، آپ کے قانونگو کے پاس بھی وہ معاملات نہیں ہیں جو پہلے تھے اور آپ کے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے آفس والوں کے اندر یہ استعداد موجود ہے اس لئے ان کے ذریعے گندم کاشت کرنے والے کسانوں کے لئے مارچ اپریل تک یہ exercise مکمل ہو جانی چاہئے۔ اگر گندم سنٹر کھل رہا ہے تو دیہات میں کیوں نہیں کھلتا اور اس پر کتنی cost آئے گی؟ اس پر Farmer Association of Pakistan نے ایک study conduct کروائی ہے۔ اگر یہ باردانہ minimum support price کو ensure کرنے کے لئے ہے تاکہ actual relief and benefit کسان کو پہنچے تو اس کے لئے میری یہ درخواست ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس کے لئے پانچ منٹ ہیں اور میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں۔ Procedure کے اندر دیا گیا ہے this time it would not be added اور میں اپنے minutes آپ سے گن کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے سامنے میری تین تجاویز ہیں۔ میری پہلی گزارش یہ تھی کہ کسان کو باردانہ کی ترسیل کا نظام تبدیل ہونا چاہئے اور یہ door step تک ملنا چاہئے۔ گندم سنٹرز دیہاتوں میں کھولنے چاہئیں اور مارچ اپریل تک یہ exercise complete ہونی چاہئے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ کسان اپنے ہاتھوں میں فردیں پکڑ کر محکمہ زراعت کے اُن افسران کے خلاف جو ملی بھگت کے ساتھ وہاں پر لاکھوں کروڑوں روپے کی لوٹ مار کی sale لگا کر بیٹھے ہیں، اُن کے سامنے بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آج آپ سے درخواست اور استدعا ہے کہ آپ کی ایگریکلچر کمیٹی کو پہلے بھی کچھ matters refer ہو چکے ہیں لہٰذا اس باردانہ کے معاملے کو بھی kindly House کی طرف سے refer کیا جائے۔ ایگریکلچر کمیٹی کی میٹنگ آج بھی sitting میں ہے and I have been co-opted as member there تو میں صرف زیرو آر کی proceeding کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوں لہٰذا kindly اس subject matter کو بھی refer کیا جائے کہ باردانہ تقسیم کیسے ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جی، میں بھی ممبر ہوں لیکن co-opted ممبر ہوں۔ میری صرف آپ سے یہ استدعا ہے کہ یہ matter اگر آج اسی کمیٹی کے پاس refer کر دیں تو بہت مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس matter کو بھی ایگریکلچر کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ سارے ممبران آپ کی سالگرہ پر مبارکباد دے رہے ہیں اور Happy Birthday بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران کا بہت شکریہ۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہاں پر سارے دعوت کا تقاضا بھی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں حاضر ہوں۔ تمام ممبران کا بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین! آپ اپنا mood تو ٹھیک کر لیں۔ جی، شیخ صاحب!

صوبہ کے ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کے حادثات میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تمام ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ پوری پوری families مع پانچ بچوں کے انتہائی خطرناک حالات میں حادثات کا شکار ہو رہی ہیں۔ پنجاب میں ہر سال تقریباً 15 لاکھ موٹر سائیکلوں کا اضافہ ہو رہا ہے اور کوئی تربیت نہ ہے۔ یہ گھمبیر معاملہ فوری توجہ کا طالب ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیر وآر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی یہ دیکھا ہو گا کہ عملی طور پر موٹر وے پولیس بالکل بے کار ہو چکی ہے۔ دو، دو کروڑ روپے کی گاڑیاں ان کے استعمال میں ہیں جبکہ کم از کم 25 لاکھ کی گاڑی ان کے استعمال میں ہے لیکن آپ بھی یہ دیکھ رہے ہیں کہ موٹر سائیکلوں پر پوری پوری families جب حادثے کا شکار ہوتی ہیں، یقین کیجئے کہ بچوں کی لاشیں اس طرح پڑی ہوتی ہیں جیسے سڑکوں پر برائلر پڑے ہیں اور یہ صرف اس پر سفید چادریں ڈال دیتے ہیں۔ میرے حلقے میں ابھی چیف منسٹر کا تین چار دن پہلے انڈسٹریل اسٹیٹ کا ایک پروگرام تھا۔ میں تقریباً 12 بجے کے قریب جا رہا تھا جو کہ میری routine ہے جیسے ہر ممبر کی اپنے حلقے میں جانے کی routine ہوتی ہے تو میرے سامنے دیکھتے دیکھتے ایک موٹر سائیکل کے اوپر ایک ٹرالر چڑھا۔ دو بچے اور دو عورتیں تھیں اور ان کی لاشیں اس طریقے سے پڑی تھیں کہ بس بیان کرنا مشکل ہے۔

جناب سپیکر! یہ روزانہ کا معمول بن چکا ہے اور لوگ مجبوری کی وجہ سے موٹر سائیکلوں پر سفر کرتے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ہائی ویز پر ٹرالر اور ہیوی ٹریفک اپنی لین میں نہیں چلتے بلکہ وہ اس لین میں چلتے ہیں جو ایکسپریس لین ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!آپ کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ کل ہی ہمارے علاقے میں حادثہ ہوا ہے جس میں دو سگے بھائیوں پر ٹرالا چڑھ گیا اور وہ بے چارے شہید ہو گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ یہ حالات ہیں اور یقین کیجئے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے جس پر انہیں بلایا جائے اور پوچھا جائے۔ وہ فیلڈ میں کہیں نہیں ہوتے بلکہ ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں آج آپ سے پوری ذمہ داری سے عرض کرتا ہوں کہ یہ صرف 20 heavy bikes کا مسئلہ ہے۔ ابھی آپ کے بھی علم میں شاید ہو گا کہ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک کمپنی کی طرف سے heavy bikes gift کی گئی ہیں۔ یہ صرف 20 heavy bikes per 50 kilometers پر دو heavy bikes ہوں، heavy traffic کو بھی اور موٹر سائیکلوں کو بھی ان کی لین میں رکھا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ موٹر سائیکلوں پر بچوں کے ساتھ دنیا میں کہیں بھی ہائی ویز پر سفر نہیں ہوتا اور موٹر سائیکل نہیں چلتے۔ یہ حادثات بڑھتے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! یہ بہت serious معاملہ ہے کیونکہ میری travelling زیادہ ہوتی ہے اور ہر دوسرے تیسرے دن اللہ معافی دے کوئی نہ کوئی اس طرح کے حادثات اور اس طرح کے حالات میری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں تو یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے بھی علم میں ہے اور روزانہ آپ دیکھتے ہیں تو یقین کیجئے کہ اللہ سن رہا ہے sometime برداشت نہیں ہوتا کہ جس طرح لاشیں پڑی ہوتی ہیں۔ وہ ان پر صرف سفید چادر آ کر ڈال دیتے ہیں اور اس کے بعد لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ روزانہ کا معمول ہے تو ہم سب پر یعنی پورے ہاؤس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس قتل عام کو روکا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر کوئی تجاویز بھی دیں کہ کس طریقے سے اسے manage کیا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ پہلے اچلانہ صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ موٹر سائیکلوں کے حادثات جس طرح آپ بھی فرما رہے ہیں، ہمارے علاقے میں بھی بہت ہوتے ہیں اور ہر جگہ بہت ہو رہے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہیں جن میں پہلی یہ ہے کہ موٹر

سائیکل کی جو manufacturing اور assembling میں بھی کچھ ایسے fault ہیں جس سے وہ موٹر سائیکل پر صحیح کنٹرول نہیں کر پاتے اور حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ ٹریفک کا rush ہے اور موٹر سائیکل کے لائسنس وغیرہ بھی آسانی سے مل جاتے ہیں جبکہ ان کی کوئی proper training بھی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہی چاہوں گا جس طرح شیخ صاحب بھی چاہ رہے ہیں کہ کوئی ایک کمیٹی بنا دی جائے جس میں ان کی manufacturing بھی discuss ہو جائے اور حادثات کی روک تھام کے سلسلے میں ٹریفک پولیس بھی آ جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوا دیا جائے؟

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! میں اس کو مزید آگے بڑھاؤں گا کہ جس طرح سے شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک تو وہ ساری باتیں درست ہیں اور دوسری یہ کہ چنگ چی رکشوں میں ہمارے سکولوں کے بچے بیٹھتے ہیں تو ان کی بھی same یہی حالت ہے۔ کافی جگہ پر حادثات بھی ہوئے ہیں جس میں پانچ پانچ اور چھ چھ بچوں کی اموات ہوئی ہیں۔ میں اپنے قابل احترام معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہوں گا کہ شیخ صاحب نے سوال کچھ کیا ہے اور انہوں نے جواب کچھ دیا ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا جواب دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ اس کی manufacturing اور assembling کے علاوہ لائسنس کا آسان حصول ہے تو یہ جواب درست نہ ہے لہٰذا آپ اس پر clear جواب دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! کل آپ اس پر کوئی واضح جواب دیں گے کہ اس پر کیا پالیسی ہے، اس کے رولز کیا ہیں اور ٹریفک کے حوالے سے کس طرح لائسنس جاری ہوتا ہے؟ کل آپ proper ایک جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ شیخ صاحب جو چاہ رہے ہیں وہ ہم کرنا چاہ رہے ہیں تو یہ اپنی تجاویز لائیں تاکہ ان پر عملدرآمد کریں اور کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میری تجاویز پر عمل کر لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ حادثات ختم ہو سکتے ہیں لیکن اس میں manufacturing fault نہیں آ رہا اور میں کسی کمپنی کی بات نہیں کر رہا۔ یہاں مسئلہ implementation کا ہے، موٹروے پولیس کا ہے اور divider کا ہے جس پر میں تجاویز دیتا ہوں جس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہو سکتا ہے لیکن یقین کریں کہ یہ قتل عام ہے جو روز ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! لائسنس کیسے جاری کئے جاتے ہیں اس حوالے سے کل آپ نے ایک proper جواب دینا ہے کیونکہ یہ چیز اب حد سے زیادہ آگے بڑھ چکی ہے۔ یہ معاملہ قائمہ کمیٹی ہوم کو refer کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور وہاں پر تجاویز بھی آ جائیں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ جو چاہتے ہیں یقیناً آپ کو اس کا احساس ہے اور آپ بالکل اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں لیکن اس کے اندر سات دن کا وقت دیں اور within seven days۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس معاملے کو قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے سپرد کرتے ہیں اور ایک ماہ کے اندر اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک گزارش سن لیں۔ آپ کمیٹی کے سپرد کریں لیکن آج کل ایک word TORs بڑا fashionable ہے یہ اتنا broad spectrum ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلی بات بڑی زبردست کی کیونکہ آپ کے اپنے ذاتی مشاہدے میں ہے تو ہم اس چیز کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہو گیا لیکن اچلانہ صاحب جو referral ہے اس کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ وار جو شیخ صاحب کہہ رہے ہیں deaths in previous years district-wise number کی رپورٹ لے کر آئیں۔ Count لے کر آئیں for example five highways جو newly build highways ہیں۔ اس حکومت نے کیا کیا ہے

کہ اتنی زبردست سڑکیں بنادی ہیں کہ وہ کسی بھی باہر کے West کے ملک سے compare کی جا سکتی ہیں۔ پانچ اچھی ہائی ویز کے اوپر ٹریفک count کے کتنے موٹر سائیکل ایک دن میں اس کے اوپر سفر کرتے ہیں اور habits کیا ہیں؟ کیا موٹر سائیکل سوار ایک کی بجائے دو یا دو کی بجائے پانچ اور ہیلمٹ کے ساتھ یا ہیلمٹ کے بغیر اس کا count لے کر آئیں۔ ان کو TORs میں رکھیں یہ شیخ صاحب بنا کر دے دیں گے جس کے مطابق یہ آگے کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اپنی تجاویز لکھ کر دیں۔ جی، اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/33 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، ملک صاحب اسے پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! مجھے بھی جواب دینے دیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر بہت ہو گیا۔ ملک محمد احمد خان بھی آپ کو تجاویز لکھ کر دیں گے اور آپ شیخ صاحب سے بھی اس حوالے سے تجاویز لے لیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے نوٹس کا نمبر 16/27 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 2016-05-03 کے روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق "میو، سروسز، جناح، جنرل سمیت دیگر ہسپتالوں کے 20 سے 90 فیصد ائر کنڈیشنڈز خراب ہو گئے ہیں۔ اکثر کے پرزے چوری، کنٹریکٹ ختم ہونے پر مرمت کرنے والی کمپنیاں غائب ہو گئی ہیں۔ جنرل ہسپتال کے آرتھوپیڈک، بچہ وارڈز، سرجیکل، آئی سی یو میں یونٹ موجود ہی نہیں ہیں۔ ادویہ ساز کمپنیوں کے تعاون سے بیشتر مراکز صحت ایم ایس اور ڈی ایم ایس، پروفیسر کے کمرے ٹھنڈے ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں رولز کے مطابق ایک ممبر ایک ہی پوائنٹ پر بات کر سکتا ہے۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پہلے والے پر تو بات ہی نہیں کی جو کہ آپ نے pending کر دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہر حال اسے کل دیکھیں گے۔ ملک محمد احمد خان صاحب کا نوٹس بھی کل take up کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسے جمع کروائے ہوئے تقریباً دس دن ہو گئے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ نے پیش کر دیا ہے تو اس کا کل جواب منگوائیں گے۔ کل اس نوٹس کا جواب منگوایا جائے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 18۔ مئی 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 18۔ مئی 2016

(یوم الاربعاء، 10۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 9

685

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اورامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت قرارداد

قرارداد

1۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ریلیف وبحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 کے پیریڈ میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب مورخہ 7۔ مارچ 2016 کو جاری کردہ آرڈیننس (ریلیف وبحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 (10 بابت 2016) کے نفاذ کے پیریڈ میں مورخہ 5۔ جون 2016 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

686

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

(ڈی) عام بحث

پنجاب میں گڈ گورننس کے اقدامات پر بحث

ایک وزیر پنجاب میں گڈ گورننس کے اقدامات پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

(ڈی) قاعدہ 87 کے تحت تحریک

تحریک التواء کار نمبر 357/2016 کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے مسئلہ پر بحث

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): یہ تحریک پیش کریں گے کہ (تحریک التوائے کار نمبر 357/2016 کی کاپی منسلک ہے) پر بحث کے لئے "اجلاس کی کارروائی معطل کی جائے"۔

687

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

بدھ، 18۔ مئی 2016

(یوم الاربعاء، 10۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

سورۃ الدّخان 1 تا 10

حٰمٓ(1) اس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (9) تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا (10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ میرے حضور کا ہے
یہ جلوہ خانہ میرے حضور کا ہے
نعمتیں سب وہی سے دلاتے ہیں
دانہ دانہ میرے حضور کا ہے
جس پہ اتری ہے آیت تطہیر
وہ گھرانہ میرے حضور کا ہے
مجھ سا عاصی کہاں مدینہ کہاں
یہ بلانا میرے حضور کا ہے
ایک پل میں ہزاروں عالم میں
آنا جانا میرے حضور کا ہے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال نمبر 6927 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے ان کی میرے پاس درخواست ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5582 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے اس سوال کو ابھی تھوڑی دیر کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5606 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے اس سوال کو بھی اسی طرح pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7189 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7189: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی گئی تھی اور اس کے لئے زمین بھی مختص کر دی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ ابھی تک شروع کیوں نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت یہ منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب "ایگریکلچرل اینڈ انڈسٹریل پارک / انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ" کے قیام کی منظوری بذریعہ چٹھی نمبری AS(D)/CMO/15/AA-93/055294 مورخہ 15-02-24 (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور ساتھ ہی محکمہ صنعت کو

ہدایت فرمائی ہے کہ اس کی feasibility اور تخمینہ اخراجات کے بارے میں رپورٹ پیش کی جائے۔ حکومت پنجاب محکمہ صنعت کی چٹھی نمبری AEA-1-4-96/2008 مورخہ 02-03-2015 ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اس کی روشنی میں ریجنل ڈائریکٹر پی ایس آئی سی فیصل آباد، سول انجنیئر اور اسسٹنٹ سول انجنیئر، پی ایس آئی سی ہیڈآفس لاہور نے جناب ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ اس سلسلہ میں میٹنگ کی اور محکمہ مال کے افسران نے 715 کنال 8 مرلہ واقع چک نمبر 153 گ ب بائی پاس پھلور روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نشاندہی کی۔ اس سلسلہ میں تفصیلی رپورٹ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن لاہور میں مجاز اتھارٹی کو بھجوائی جاچکی ہے چونکہ مذکورہ زمین / جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کے لئے موزوں نہ پائی گئی لہٰذا وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جناب محمد جنید انور ممبر قومی اسمبلی این اے۔93 کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی اور متبادل اور موزوں جگہ کی نشاندہی کے لئے بھجوادی گئی ہیں جونہی کسی مناسب جگہ کی نشاندہی کی جائے گی اس ضمن میں محکمہ صنعت مزید پیشرفت کرے گا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب "ایگریکلچرل اینڈ انڈسٹریل پارک / انڈسٹریل اسٹیٹ" کے قیام کی اصولی منظوری بمطابق چٹھی مورخہ 24-02-2015 دے چکے ہیں اور جناب ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جناب محمد جاوید انور ممبر قومی اسمبلی کو مناسب جگہ کی نشاندہی کے لئے گزارش کی جاچکی ہے لہٰذا مناسب جگہ کے منتخب کئے جانے کے بعد ADP میں فنڈز مختص کرنے کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب "ایگریکلچرل اینڈ انڈسٹریل پارک / انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ" کے قیام کی منظوری بذریعہ چٹھی نمبری AS(D)/CMO/15/AA-93/055294 مورخہ 24-02-2015 دے چکے ہیں اور ساتھ ہی محکمہ صنعت کو ہدایت فرمائی کہ اس کی feasibility اور تخمینہ اخراجات کے بارے میں رپورٹ پیش کی جائے۔ حکومت پنجاب محکمہ صنعت کی چٹھی نمبری AEA-1-4-96/2008 مورخہ 02-03-15 کی روشنی میں ریجنل ڈائریکٹر پی ایس آئی سی فیصل آباد، سول انجنیئر اور اسسٹنٹ سول انجنیئر، پی ایس آئی سی ہیڈآفس لاہور نے ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ اس سلسلہ میں میٹنگ کی اور

محکمہ مال کے افسران نے 715 کنال 8 مرلہ واقع چک نمبر 153 گ ب بائی پاس پھلور روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نشاندہی کی۔ اس سلسلہ میں تفصیلی رپورٹ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن لاہور میں مجاز اتھارٹی کو بھجوائی جا چکی ہے چونکہ مذکورہ زمین / جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کے لئے موزوں نہ پائی گئی تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس بنیاد پر موزوں نہ پائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ بتائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کے لئے کہا کہ feasibility report بنائی جائے اور اس سلسلے میں رپورٹ پیش کی جائے لہٰذا ہمارے ادارے نے جا کر ڈی سی او صاحب سے میٹنگ کی اور جیسے انہوں نے کہا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 715 کنال جو رقبہ تھا اس کو دیکھا گیا لیکن اس کے بعد جب اس کی feasibility report بنائی گئی تو ڈیپارٹمنٹ نے اسے reject کر دیا کہ یہ جگہ feasible نہیں ہے۔ اب ان کا سوال کہ یہ feasible کیوں نہیں ہے تو وہاں بہت ساری چیزیں دیکھی جاتی ہیں، approach کو دیکھا جاتا ہے، electricity کو دیکھا جاتا ہے اور شہر کے حساب سے دیکھا جاتا ہے کہ یہاں یہ feasible ہے یا نہیں۔ ہم نے ایک مکمل رپورٹ بنا کر چیف منسٹر ہاؤس بھجوا دی تھی لہٰذا اس کے بعد میں اپنے ساتھی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم خاموشی سے نہیں بیٹھے بلکہ اس سلسلے میں مسلسل کام کر رہے ہیں اور اس کے بعد میرے ڈیپارٹمنٹ کے سینئر آفیسران، انجینئرنگ ونگ اور ٹیکنیکل ادارے کے ماہرین وہاں گئے۔ ہم نے دوبارہ ڈی سی او صاحب کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور ایک نئی جگہ تلاش کی ہے۔ ڈی سی او صاحب نے خود موقع پر جا کر تعین کیا۔ یہ 25۔ مارچ 2016 کی بات ہے یہ رقبہ 325 ج ب نزد جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے لہٰذا جب اس کا ریکارڈ چیک کیا گیا تو وہ پراونشل گورنمنٹ کا رقبہ تھا۔ ہم نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھ دیا ہے اور اگر معزز ممبر لیٹر نمبر لینا چاہیں تو اس کا یہ EMECITTS 5814 چٹھی نمبر ہے۔ ہم نے یہ process شروع کر دیا ہے اور میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی میں نے ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ بھی کی ہے کہ ہم آپ کے ہاں انڈسٹری اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں اور چیمبر کو اس سلسلے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا پڑے گا۔ ہم نے اس سلسلے میں کارروائی شروع کر دی ہے اور جونہی یہ کارروائی مکمل ہوتی ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کیا چاہتا ہے اور اگر ہم سے پیسے مانگے گا تو ہم اس کو پیسے بھی دیں گے تو

انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہر صورت میں سمال انڈسٹری اسٹیٹ بنائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میرا سوال تھا اور منسٹر صاحب نے جو سارا خطاب فرمایا تو کیا اس میں اس سوال کا جواب تھا؟ مجھے یہ بتا دیا جائے اگر اس کا جواب تھا تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو اس کا جواب دیں جو میں نے پوچھا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ وہ موزوں نہیں پائی گئی؟

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں تمام ٹیکنیکل بندے اور آفیسرز صاحبان گئے تھے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ وہ گئے ہوں گے لیکن ہر محکمے کی yardstick ہوتی ہے کہ یہ یہ چیزیں ہوں گی تو ان میں کون سی چیز miss تھی تاکہ میں بھی جان سکوں کہ واقعی یہ چیز miss تھی یا کسی خاص فرد یا کسی شخص کو وہ پسند نہ آئی یا اس کے مفادات وہاں نہیں تھے اور اس وجہ سے وہ شفٹ ہوئی ہے۔ یہ مجھے ذرا بتائیں تاکہ میں بھی آگاہ ہو سکوں اور میں اپنے لوگوں کو بتا سکوں کہ اس میں یہ مسئلہ تھا۔

جناب سپیکر: یہ پہلے والی زمین بھی پراونشل گورنمنٹ کی تھی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر آ جائیں۔ ہم نے جو feasibility report بنائی ہے یا جو اس میں مسائل سامنے آئے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جب ٹیکنیکل ادارے ٹیکنیکلی ایک چیز کو دیکھتے ہیں، ہماری سوچ اپنی ہو سکتی ہے اور اگر ہم نے اس میں انڈسٹری لگانی ہے تو ضروریات کی سب چیزوں کو وہ دیکھتے ہیں اور اگر وہ feasibility فٹ نہیں ہوتیں تو اس جگہ پر کام نہیں کرتے لیکن جس طریقے کی وہ جگہ ہے یہ بھی اسی طرح کی جگہ ہے اور یہ گورنمنٹ آف پنجاب کی جگہ ہے۔ یہ اتنے ہی کنال جگہ ہے اور یہ ہمیں available ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ ان کے ذہن میں ہو گا کہ یہ رقبہ acquire کیا جائے لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ کسی کا رقبہ ایسے داموں میں acquire کیا جائے تاکہ ایگریکلچر سیکٹر بھی خراب نہ ہو۔ اگر ہمارے پاس یعنی گورنمنٹ پنجاب کے پاس جگہ موجود ہے، وہ موزوں ہے اور اگر ہمیں مل بھی سکتی ہے تو ہمیں وہاں انڈسٹری develop کرنی چاہئے۔ آپ آ جائیں اور میں آپ کی ٹیکنیکل

اداروں کے ساتھ بٹھا کر میٹنگ کراتا ہوں۔ ہم نے تو انوسٹمنٹ کرنی ہی کرنی ہے اور ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ بنانی ہے۔ ہمیں کیا فرق پڑتا ہے کہ یہاں بنے یا وہاں بنے لیکن اس میں بہت ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ اس میں فنانس کا بھی مسئلہ ہو سکتا ہے، دیگر ٹیکنیکلی چیزیں بھی ہو سکتی ہیں اور ان سب چیزوں کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہاں ان کو مفت رقبہ مل رہا ہے لیکن جہاں آپ کہتے ہیں وہاں پیسے دینے پڑیں گے اور جگہ acquire کرنی پڑے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو یہی جاننا چاہتا ہوں اور ریکارڈ پر لے آنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب فرمادیں کیونکہ جو چیزیں یہ کہہ رہے ہیں وہ تو ساری موجود ہیں لیکن وہ کون سی ایسی خفیہ چیز ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ایک ایک چیز بتادی ہے، انہوں خفیہ چیز تو رکھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جگہ acquire کرنے کی بجائے جو رقبہ ان کے پاس ہے اس پر پیسا بھی خرچ نہیں ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ تو بات ہی ایسی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا آپ گورنمنٹ کا خرچہ کروانا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ دونوں اسٹیٹ لینڈ ہیں۔ یہ تو بات ہی نہیں ہے بلکہ جس جگہ پر آگے جارہے ہیں وہ زیادہ غیر موزوں ہے کیونکہ میں تو وہاں رہتا ہوں تو کیا بات ہے کہ وہاں جانے کی ضرورت کیوں پیش آرہی ہے؟ اس جگہ پر پانی کے نکاس کے لئے سیم نالہ موجود ہے لیکن وہاں موجود نہیں ہے اور یہاں electricity موجود ہے لیکن وہاں موجود نہیں ہے۔ بظاہر تو یہ چیزیں نظر آرہی ہیں لیکن یہ بات ذرا ریکارڈ پر آجائے کہ کس کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے؟

جناب سپیکر: جی، دونوں جگہ کا فاصلہ کتنا ہے، جہاں یہ لے جانا چاہتے ہیں اور جہاں آپ کہہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تقریباً پانچ سے چھ کلو میٹر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جس بنیاد پر انہوں نے وہ زمین reject کی ہے وہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے تاکہ سارے ممبران کو بھی پتا چل جائے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! کون سی ایسی ٹیکنیکلی رپورٹ ہاؤس کے اندر پیش کی گئی ہے، کیا ہم کوئی غلط بیانی کر رہے ہیں، کیا ہم کوئی غلط رپورٹ پیش کر رہے ہیں؟ دیکھیں! یہ ہمارے اداروں کا کام ہوتا ہے اور اداروں نے یہ دیکھنا ہوتا ہے۔ آپ کل کو کہیں گے کہ یہاں پر ہم نے ڈیم بنانا ہے، یہ جگہ بھی reject کی جائے اور اس کی رپورٹ بھی پیش کی جائے۔ ہم نے یہ نہر نکالنی ہے اور یہ سڑک نکالنی ہے اس کی رپورٹ بھی دی جائے۔ یہ ہمارا کام ہے اور ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ بنانی ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کو satisfied کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان کا بھی حق ہے اس کے تقدس کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ میرے لئے آپ دونوں ہی قابل احترام ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پھر اسی طرح کے معاملات ہوتے ہیں جن کو NAB محکمہ انٹی کرپشن گھسیٹتا ہے، ہم تو یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ معاملات اس طرف نہ جائیں۔ اگر تو واقعتاً اس جگہ پر کوئی نقص ہے یا وہ yardstick پر پورا نہیں اترتی، وہ میرے علم میں آ جائے تاکہ میں اپنے علاقہ کے لوگوں کے علم میں لے آؤں جو بڑے خوش تھے کہ یہاں ہماری انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہے۔ اب وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس معاملے میں کوئی طاقت ور بندہ پڑ گیا ہے جو ہمیں انڈسٹریل اسٹیٹ سے محروم کر رہا ہے جو ہمارے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے۔ وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کن لوگوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں وضاحت کر دوں کہ ہمیں کوئی ایسا مسئلہ درپیش نہیں ہے، ہمیں کسی کے مفادات عزیز ہیں اور نہ ہی ہمیں کسی سے کوئی غرض ہے، ہم نے تو انڈسٹری کو develop کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے national interest کو سامنے رکھنا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بھی وہی بات کر رہا ہوں کہ ہم ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر کام کرتے ہیں۔ میں اپنے تمام دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے میرے ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت سترہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں اور جب میں منسٹر بنا تو میں نے دیکھا کہ ان کا structure تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

infrastructure کو complete کرنے کے لئے 2۔ارب روپے کی وہاں پر ڈویلپمنٹ کروا رہا ہوں تاکہ ہماری بزنس کمیونٹی کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔اس کے ساتھ ساتھ ہم گوجرانوالہ میں بھی کام کر رہے ہیں، یہاں میرے گوجرانوالہ کے دوست بیٹھے ہوں گے وہ تصدیق کریں گے کہ میں نے وہاں پر ایک ارب تریسٹھ کروڑ روپے کی self-finance base پر انوسٹمنٹ کی۔یہ پورے پنجاب کا ریکارڈ ہے کہ پہلی دفعہ کسی انڈسٹریل اسٹیٹ پر اتنی زیادہ رقم خرچ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آگے جب اس کے متعلقہ سوالات آئیں گے تو اس وقت یہ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ جس طریقے سے مطمئن ہوں گے، میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو دوبارہ ٹوبہ ٹیک سنگھ بھیج دوں گا، آپ خود ڈی سی او کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں۔ ہمیں تو خوشی ہے کہ اگر وہاں پر رقبہ available ہو اور انڈسٹریل اسٹیٹ وہاں پر بنتی ہو، ہمیں وہاں پر پیسے بھی invest نہ کرنے پڑ رہے ہوں، اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو گی۔ ہم ایسے ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے بھاگتے پھریں، وہ جب اپنی assessment کریں گے جو بھی قیمت لگائیں گے ہمیں تو وہ بھی پیسے دینے پڑ جائیں گے، ہمیں اس کا کوئی شوق ہے اور نہ ہی ہماری کسی سے کوئی دلچسپی ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ پنجاب کے ہر ایریا میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنیں اور وہ علاقہ ترقی کرے، ہمارا کسی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔آپ ایسا کریں، کوئی ٹائم رکھ لیں میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی آپ کے ساتھ میٹنگ کروا دیتا ہوں، آپ ان کو مطمئن کر لیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں کوئی ٹیکنیکل آدمی تو نہیں ہوں، میں تو آپ کا بھائی اور ساتھی ہوں جو چیزیں میرے سامنے آتی ہیں، جو رپورٹ مجھے دی گئی ہے اس کے مطابق وہ رپورٹ چیف منسٹر ہاؤس بھجوا دی گئی ہے۔ میں تو آپ کو اور اس معزز ہاؤس کو بتانے کے لئے پابند ہوں۔ میں نے تو یہ بھی بتایا ہے کہ آپ ہی نے کہا تھا کہ میرے علاقہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے تو یہ بھی بتایا ہے کہ ہم نے ارادہ ترک نہیں کیا بلکہ ہم نے دوسری جگہ کو تلاش بھی کر لیا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: صرف side change کی ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بات جہاں سے شروع کی تھی وہیں پر آ گئی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو ٹیکنیکل لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بات تو پتا نہیں وہاں پر ہے کہ نہیں ہے لیکن آپ ضرور وہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے پاس اس کی مفصّل رپورٹ ہے، میں تو ابھی کل ہی۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وزیر موصوف کے ساتھ ایک fix time کر لیں اور اس معاملے کو resolve کروالیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ افسران جو نیچے سے کرتے ہیں، وہ رپورٹ بنا کر بھیج دیتے ہیں، جب تک ہم اسے نہیں کھنگالیں گے، elaborate نہیں کریں گے اور نقائص نہیں بتائیں گے تو معاملہ resolve نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ان کے ساتھ دو چار دن بعد کا کوئی fix time کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ وہ میرے ساتھ اس سلسلے میں میٹنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: سوموار یا منگل کو رکھ لیں۔ جنہوں نے اس کو reject کیا ان کو بھی ساتھ بٹھا لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ان کو بھی بلا لیں گے۔

جناب سپیکر: ان کی ان کے ساتھ مکمل میٹنگ کروائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر! آپ کا سوال ہے، میں نے اُسے pending کیا ہوا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 5582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں قائم صنعتوں سے متعلقہ تفصیلات

*5582: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں / کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کتنی رقم سالانہ کس مد میں وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان کارخانہ جات کو حکومت کیا کیا سہولیات اور مالی معاونت فراہم کرتی ہے؟

(د) اس وقت کتنی فیکٹریز/کارخانہ جات غیر قانونی کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت 703 فیکٹریز اور کارخانے ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا ان کارخانہ جات سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کرتا۔

(ج) فیکٹریوں و کارخانوں کے مالکان کی درخواست پر ہر قسم کی دستیاب سہولیات متعلقہ محکمہ فراہم کرتا ہے تاہم مالی معاونت کی فراہمی محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

(د) حکومت کی آزادانہ صنعتی پالیسی کے تحت فیکٹریاں/کارخانہ جات لگانے سے قبل ڈیپارٹمنٹ کی اجازت درکار نہ ہے ضلعی گورنمنٹ کے تعین کردہ نیگٹیو ایریاز میں کسی بھی قسم کی فیکٹری و کارخانہ لگانے کی اجازت نہ ہے۔ تاہم ریکارڈ کے مطابق ضلع گجرات میں کوئی غیر قانونی فیکٹری/کارخانہ کام نہیں کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (الف) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ ضلع گجرات میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق کتنی فیکٹریاں اور کارخانہ جات ہیں؟ جس میں انہوں نے اس کی تعداد بتائی ہے۔

جناب سپیکر: 703

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جتنی بھی فیکٹریاں ہیں، یہ کسی ایسے علاقے میں تو نہیں ہیں جہاں پر فیکٹریاں یا کمرشل activities ممنوع ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ residential areas میں تو نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ نے تو کوئی ایسی اجازت نہیں دی ہے، پہلے والے معاملات وہ خود سمجھ لیں گی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ مگر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نے انڈسٹری کو develop کرنے کے لئے

گورنمنٹ آف پنجاب نے 2002 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کے تحت ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انڈسٹری لگانے والوں کو کسی این او سی کی ضرورت نہیں ہے وہ جس جگہ پر چاہیں انڈسٹری لگا سکتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ہر ڈسٹرکٹ لیول پر ایک کمیٹی بنادی گئی تھی جس میں وہ negative اور positive areas کو define کرتی تھی کہ یہاں پر فیکٹری لگنی چاہئے یا نہیں اس کی اجازت ڈی سی او صاحبان دیتے تھے اور اس کا انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا لہٰذا اگر کسی جگہ پر غلط انڈسٹریز اس base پر لگ گئی ہے تو یہ اس ڈسٹرکٹ کے ڈی سی او، ڈسٹرکٹ کلکٹر کا معاملہ ہے، اس میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا کوئی تعلق ہے اور نہ ہی انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کسی کو این او سی دیتا ہے۔ چار پانچ انڈسٹریز ایسی ہیں جو کہ ممنوعہ ہیں جن کی بناء پر ان کو این او سی دینا پڑتا ہے، باقی پوری انڈسٹریز آزاد ہے، جہاں چاہیں انڈسٹری لگائیں لیکن ڈی سی او صاحبان negative اور positive areas کا decision کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ چار پانچ انڈسٹریز ایسی ہیں جو ممنوعہ ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ انڈسٹریز بھی ڈی سی او صاحبان کی اجازت سے بنتی ہیں، وہ کون سی انڈسٹریز ہیں جو کہ ممنوعہ ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے اس کا ذکر کیا بھی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بالکل ذکر کیا ہے، میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ بڑی دیر سے اے، بی اور سی لسٹیں بنی ہوئی تھیں۔ سی لسٹ وہ تھی جس میں این او سی لینے کی ضرورت تھی۔ اس میں آرمڈ اینڈ ایمونیشن، سکیورٹی پرنٹنگ، کرنسی، High explosive, Radioactive substance اور اس کے علاوہ شوگر ملز وغیرہ شامل ہیں۔ اس کی اجازت انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ سے لینا پڑتی ہے، جو کمیٹی بنی ہے اس سے لینی پڑے گی۔ اس کے علاوہ پورے پنجاب میں باقی تمام انڈسٹریز کے لئے کسی جگہ پر کسی این او سی کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یعنی آپ کے محکمہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جی ہاں!

جناب سپیکر: باقی ڈی سی او وغیرہ تو اپنے طور پر دیکھتے ہیں۔

وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہاں!وہnegative areasاورpositive areas کوdeclareکرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!اگر کوئیresidential area انڈسٹری کی وجہ سے ماحول یا صحت کے حوالے سے متاثر ہو رہا ہے تو پھر وہ ڈی سی او سے رابطہ کرے؟

وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں نے یہ بات کی ہے کہ جب آپ کسی انڈسٹری کیapproval لینے جائیں گے اورapproval ہوتی کیا ہے ؟اس میں ایک نقشہ اور دوسرے سارے معاملات ہوتے ہیں۔جب آپ کے پیپرز ڈی سی او صاحبان کے پاس جائیں گے تو وہاں آپ کو پتا چل جاتا ہے،وہاں بھی اس سلسلے میں لسٹ آویزاں ہے کہ کون کون سے areas negativeہیں اور کون سےpositive ہیں اور ہر ڈسٹرکٹ میں یہ چیز موجود ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!آپ درست فرما رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر کسی کی کوئی سفارش ہو اور کسی کوobligeکرنے کے چکر میں اگر کسی کو غلطallowکر دیا جائے تو اس صورت میں ان کے پاس کیا اختیار ہے،کیا وہ پھر کورٹ میں جائیں؟

وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہمارے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی ایسا اختیار نہیں ہے جس کے تحت وہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کر سکے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!وہ پھر کہاں جائے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اللہ پر چھوڑ دے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!اس کا معاملہ پھر اللہ کے سپرد،اللہ کے حوالے۔

جناب سپیکر:نہیں ، نہیں۔ وہnegative areas کی بات کر رہے ہیں یعنی وہ انڈسٹریز جن کے لگانے کی اجازت نہیں ہے،باقی معاملات تو متعلقہ ڈی سی اوز کے اختیار میں ہیں۔

وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں اپنی بہن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ادارے کی اپنیresponsibilities ہیں اس کی اپنی حدود ہیں،اس کے علاوہRules and Regulations ہیں۔اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ حکومت بے بس ہو گئی ہے۔وہ بھی ہمارے انتظامی ادارے ہیں،یہاں ساری چیزیں انتظامی نقطہ نظر سے کی جا سکتی ہیں اور ان کے خلاف اگر آپfeelکرتے ہیں،محسوس کرتے ہیں تو آپ ان کے خلافapplicationدے

سکتے ہیں، آپ ان کے خلاف انکوائری کروا سکتے ہیں اور ان کے خلاف administrative کارروائی ہو سکتی ہے۔ شہروں میں بہت ساری ایسی فیکٹریاں لگی ہیں جن میں environment کے بھی issues ہیں اس کے علاوہ دوسرے بھی معاملات ہیں، جن پر ہماری بے پناہ meetings ہو چکی ہیں اور ہم اس پر بھی کام کر رہے ہیں کہ کس طریقے سے ہم نے اپنے شہریوں کو تحفظ دینے کے لئے کام کرنا ہے۔

جناب سپیکر: یعنی pollution دور کرنے کے اقدامات۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس لئے اگر آپ کے سامنے کوئی ایسی چیز ہے تو اس میں وہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن آتی ہے اگر وہ negative way میں لگی ہے تو اس کی responsible ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے آپ ان کے خلاف ہر قسم کا احتجاج کر سکتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی بھی کرا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی سوال سے متعلقہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اسی سوال سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہم پاکستان کا سب چیزوں کے اندر یورپ اور ویسٹرن ملکوں کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہاں پر ابھی منسٹر صاحب نے اٹھ کر کہا کہ فیکٹریاں لگانے کی کھلی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں انہوں نے چھٹی کی بات نہیں کی بلکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی بات کی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: کیا ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ residential اور کمرشل کو الگ کیا جائے؟ آپ میرے حلقے گلبرگ میں جا کر دیکھ لیں ابھی ایگل ٹائروں کی فیکٹری کو آگ لگی تھی اس فیکٹری کے چاروں طرف residence تھے وہاں پر بچوں اور فیملیز کا جو حال ہوا وہ جا کر دیکھ لیں۔ اس میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو کام کرنا چاہئے اور ساری انڈسٹری residential area سے نکال کر کہیں اور shift کریں۔

جناب سپیکر: وہ ابھی آپ کو بتاتے ہیں۔ میں ان سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔ مجھے بھی پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل بجا ہے۔ ہم یہاں لاہور میں محسوس کر رہے ہیں کہ بہت جگہ پر انڈسٹری غلط install ہوئی ہے۔ اب ہم محسوس کر رہے ہیں لیکن اگر تیس چالیس سال پیچھے چلے جائیں جب اس شہر کی extension نہیں تھی اس وقت یہ مسائل نہیں تھے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم نے جو ہاؤسنگ کالونی سسٹم شروع کیا ہے کہ جہاں انڈسٹری ہے وہاں اس کے ساتھ ہی ہاؤسنگ کالونیاں ہیں، ہماری اپنی بہت ساری کمزوریاں ہیں۔ اگر آپ کی یا میری انڈسٹری لگی ہے اور ہم نے اسے دوسری جگہ shift کرنا ہے تو ہمیں تکلیف محسوس ہو گی۔ ہم نے environment کے نقطہ نظر سے اور جو exclusive system گڑبڑ ہے اس پر ان کو notice جاری کئے ہیں، ان کی لسٹیں بھی بنالی ہیں اور انہیں باہر shift کرنے کے لئے ہم نے سندر انڈسٹری کے ساتھ رقبہ بھی لے لیا ہے۔ ہمارے شہریوں کو جو تکلیف ہے ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور اس پر گورنمنٹ خاموش نہیں بیٹھی ہوئی۔ گلبرگ میں انڈسٹری اسٹیٹ بنی ہوئی ہے، لاہور میں اور بھی بہت ساری جگہوں پر انڈسٹری اسٹیٹ بنی ہوئی ہے آپ دیکھیں کہ ہر بندے کے basic rights بھی ہیں اگر آپ کسی کو بے جا قسم کی تکلیف دیں گے تو وہ عدالت میں جا کر اپنا right لینے کی کوشش کرے گا لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ amicably تمام اداروں کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملہ حل کیا جائے، environment اپنی جگہ پر کام کر رہا ہے، ہمارے ادارے اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں اور دوسرے ادارے اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک مسلسل process ہے اسی لئے میں نے اپنی بہن سے کہا تھا کہ ہم نے نہیں بلکہ 2002 میں یہ powers ڈی سی اوز کو دے دی گئی تھیں کہ جب ڈی سی او صاحبان کے پاس نقشہ پاس ہونے کے لئے یا این او سی کے لئے آئے تو وہ negative اور positive area دیکھیں تاکہ ان کو پتا ہو کہ یہ فیکٹری لگ سکتی ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: سال 14۔2013 کھیلوں کے فروغ کا بجٹ اور استعمال کی تفصیل

*5606: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے، اس کمیٹی کے ممبران کے نام اور نوٹیفکیشن سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو مالی سال 14۔2013 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کمیٹی نے ان فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے 14۔2013 میں کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے اور ٹورنامنٹس کروائے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی کے ممبران کے نام اور نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو مالی سال 14-2013 کے دوران -/45,68,950 روپے فراہم کئے گئے اور کمیٹی نے ان فنڈز کو یوتھ فیسٹیول میں درج ذیل کھیلوں اور ٹورنامنٹس میں خرچ کیا۔

پنجاب یوتھ فیسٹیول کے کھلاڑیوں کے لئے ٹریک سوٹ مبلغ -/8,52,425 روپے میں خرید کئے گئے۔ پنجاب یوتھ فیسٹیول کے کھلاڑیوں کے لئے شوز مبلغ -/8,80,000 روپے میں خرید کئے گئے۔ پنجاب یوتھ فیسٹیول کے کبڈی ٹورنامنٹ پر مبلغ -/2,24,000 روپے خرچ کئے گئے۔ چودھری ظہور الہیٰ سٹیڈیم کی پچ کے لئے کور مبلغ -/91,000 روپے میں خرید کیا۔ بیڈمنٹن چیمپئن شپ میں مبلغ -/75,000 روپے خرچ ہوئے۔ آزادی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں مبلغ -/4,64,000 روپے خرچ ہوئے۔ بلائنڈ کرکٹ ٹورنامنٹ T-20 میں مبلغ -/2,81,797 روپے خرچ ہوئے۔ زمیندار کالج کی کرکٹ پچ کے لئے رولر مبلغ -/1,55,000 روپے میں خرید کیا۔ پنجاب یوتھ فیسٹیول کے دوران آرم ریسلنگ، ٹگ آف وار اور بیڈمنٹن کے لئے ریفریشمنٹ مبلغ -/76,725 روپے خرچ ہوئے۔ انڈر 16 سپورٹس پروگرام گوجرانوالہ میں -/1,32,000 روپے خرچ ہوئے۔ ہاکی، ٹیبل ٹینس

اور بیڈ منٹن انڈر16 میں -/89,600 روپے خرچ ہوئے۔ 14۔ اگست کی تقریبات میں سپورٹس ایونٹس میں مبلغ -/6,70,000 روپے خرچ ہوئے۔ پنجاب یوتھ فیسٹیول میں کراٹے، جوڈو، باکسنگ اور بلیئرڈ کے مقابلہ جات میں مبلغ -/3,25,000 روپے۔ پنجاب یوتھ فیسٹیول میں متفرق اخراجات، ٹینٹ سروس، ریفریشمنٹ، سروس چارجز کی مد میں -/2,52,403 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سال 14-2013 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کیش پرائز کی شکل میں کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور درج ذیل ٹورنامنٹس کروائے گئے جن میں بلائنڈ کرکٹ ٹورنامنٹ U-16 سپورٹس کمپیٹیشن گوجرانوالہ، مظفر گڑھ سائیکل ریس۔ T-20 کرکٹ چیمپئن شپ، ڈسٹرکٹ کبڈی ٹورنامنٹ، ڈسٹرکٹ بیڈ منٹن چیمپئن شپ۔ آزادی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ۔ یوتھ فیسٹیول کے دوران ریسلنگ، اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، بلیئرڈ، کرکٹ ٹیپ بال، رسہ کشی، والی بال، باڈی بلڈنگ، فٹبال، فن ریس، ویٹ لفٹنگ، باسکٹ بال، کرکٹ ہارڈ بال، میٹ ریسلنگ و مڈ ریسلنگ، ٹیبل ٹینس، کراٹے، ہاکی، چیس، کبڈی، نیزہ بازی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں کہا ہے کہ ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران کے نام اور نوٹیفکیشن سے ایوان کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کمیٹی میں جو ممبران رکھے جاتے ہیں ان کا کیا معیار ہوتا ہے اور ان کی سلیکشن کس طرح کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ معیار پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ کمیٹی متعلقہ ڈی سی او اور ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر مل کر بناتے ہیں ظاہری بات ہے ایسے لوگ جن کا کھیلوں سے تعلق ہوتا ہے ان کو اس میں شامل کیا جاتا ہے اور وہ محکمے جو کھیلوں سے relate کرتے ہیں جیسے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے ان کے سٹوڈنٹس ہوتے ہیں ان کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو جو لوگ یا محکمے کھیلوں سے linked ہوتے ہیں ان کو ایسی کمیٹیز میں شامل کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ان کمیٹیوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا کھیلوں کے ساتھ دور دور کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن انہیں صرف oblige کرنے کے لئے شامل کیا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے یہ سوال کیا ہے تو ایسی صورتحال میں کیا decision لیں گے اور اس طرح کی سلیکشن کیسے کریں گے۔ پھر اس میں finances involve ہیں اور مجھے کئی جگہوں پر شکایات موصول ہوئی ہیں اور میں منسٹر صاحب کو ذاتی طور پر بھی بتانا چاہوں گی کہ فنڈز misuse کئے جاتے ہیں کیا اس کی روک تھام کے لئے انہوں نے check and balance کے لئے کوئی معاملہ رکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس):
جناب سپیکر! اس کا پورا check and balance ہے اور Regional Directorate of the Audit District Governments یہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا ادارہ ہے اور یہ اس کا آڈٹ کرتے ہیں اور ہر چیز document ہوتی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی خُورد بُرد یا malpractice کا کوئی امکان ہوتا ہو چونکہ اس پر پورا check and balance ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اگر محترمہ کوئی نشاندہی کرنا چاہتی ہیں تو پھر ان کی بات بھی سنی جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر میں specially کچھ چیزوں کی نشاندہی کروں تو منسٹر صاحب اس پر مہربانی فرمائیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس):
جناب سپیکر! محترمہ ہمیں بتادیں تو ہم چیک کرتے ہیں اور اگر کہیں پر بے ضابطگی پائی گئی تو متعلقہ ذمہ دار کے خلاف action ہوگا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو فنڈز اور سلیکشن کے حوالے سے بتاؤں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سلیکشن میں تو اتنی پابندی نہ ہو۔ محترمہ! اس سوال پر آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اور کوئی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6073 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم جمنیزیم سے متعلقہ تفصیلات

***6073: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس سٹیڈیم میں جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) اس جمنیزیم کی کل لاگت کیا تھی اور اس کی تعمیر کس سال میں مکمل ہوئی تھی؟

(ج) کیا اس کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اس کو کھیل کی سرگرمیوں کے لئے کھول دیا گیا ہے؟

(د) کیا مذکورہ جمنیزیم کی maintenance اور دیکھ بھال کے لئے کوئی عملہ تعینات کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ہ) مذکورہ بالا جمنیزیم کی ورکنگ پوزیشن میں آنے کے بعد اس پر بجلی، ملازمین کی تنخواہوں و دیگر سہولیات پر آنے والے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کیا ہے، اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(و) کیا محکمہ نے اس کے لئے فنڈز کی فراہمی کا کوئی انتظام کیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس سٹیڈیم کے پاس جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) اس جمنیزیم پر کل لاگت 43.380 ملین روپے آئی اور اس کی ہر طرح سے تکمیل مع کنکشن واپڈا مورخہ 26۔ مارچ 2014 کو ہوئی تھی۔

(ج) جمنیزیم کھیل کی سرگرمیوں کے لئے کھول دیا گیا ہے۔

(د) جمنیزیم کے لئے تاحال کوئی عملہ تعینات نہیں کیا گیا ہے تاہم ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے عملے کے ذریعے جمنیزیم کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

(ہ) تنخواہوں کا مجوزہ تخمینہ بحوالہ ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب چٹھی نمبر SE(DGS)9-8/2013 مورخہ 30۔ جون 2015 مبلغ -/1745014 روپے سالانہ ہے جبکہ بجلی کے بل و دیگر سہولیات پر آنے والے متوقع اخراجات کا تخمینہ مبلغ -/600000 روپے سالانہ تک ہو سکتا ہے۔

(و) سپورٹس بورڈ پنجاب ابتدائی طور پر تجرباتی بنیاد پر مذکورہ جمنیزیم کو فنکشنل کر رہا ہے اس عرصہ کے دوران مزید لائحہ عمل طے پا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ اس جمنیزیم پر کل لاگت 43.380 ملین روپے آئی اور اس کی ہر طرح سے تکمیل مع کنکشن واپڈا مورخہ 26۔مارچ 2014 کو ہوئی تھی اور جز(و) میں کہا جا رہا ہے کہ تجرباتی بنیاد پر مذکورہ جمنیزیم کو فنکشنل کر رہا ہے اس عرصہ کے دوران مزید لائحہ عمل طے پا جائے گا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب 2014 سے 2016 آ گیا ہے تو کیا مزید لائحہ عمل طے پا گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سا سوال پڑھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کا نمبر پڑھا نہیں جا رہا لیکن میرا پہلا سوال ہو گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایہنوں کمیٹی وچ بھیج دیو۔

جناب سپیکر: بیٹھے بیٹھے comment نہ کیا کریں۔ محترم مہربانی کیا کریں آپ کی مہربانی۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جمنیزیم 2014 کو مکمل ہوا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس میں کوئی repair کا کام ہو رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس): جناب سپیکر! repair کا کوئی ایسا خاص کام نہیں ہو رہا لیکن جمنیزیم مکمل ہو چکا ہے اور جیسے معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جا رہا ہے تو میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ SNE create ہونے میں کچھ ٹائم لگا ہے ابھی ہم NTS کے ذریعے عارضی طور پر بھرتیاں کر رہے ہیں اس دوران ہم یہ لائحہ عمل بنا لیں گے کہ آیا اس کو پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ mode میں چلانا ہے یا گورنمنٹ mode میں چلانا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو update کرنا چاہتا ہوں کہ ایک کروڑ 35 لاکھ روپے اس کی repair کی مد میں فراہم کئے گئے ہیں اور یہ جمنیزیم ابھی تک فنکشنل نہیں ہوا جبکہ repair شروع ہو گئی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن /امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس):
جناب سپیکر! یہ رقم repair کی مد میں نہیں بلکہ missing facilities کی مد میں فراہم کی گئی ہے۔ اس سکیم میں جو کمیاں رہ گئی تھیں ان کو پورا کرنے کے لئے یہ فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جمنیزیم سال 2009 میں مکمل ہو گیا تھا لیکن محکمہ نے ریکارڈ میں ظاہر کیا ہے کہ یہ جمنیزیم 2014 میں مکمل ہوا ہے۔ دو سال گزرنے کے باوجود جمنیزیم کے ملازمین کے لئے، جن لوگوں نے اس پراجیکٹ کو چلانا ہے ان کے لئے کیا کوئی SNE منظور کی گئی ہے یا نہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن /امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس):
جناب سپیکر! یہ جمنیزیم فنکشنل ہے اور ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس اس کو اپنے عملہ کے ذریعے manage کر رہا ہے۔ اس جمنیزیم کے اپنے ملازمین کی strength کے لئے SNE in process ہے۔ ہم اس جمنیزیم کے لئے عارضی بھرتیاں کرنے جا رہے ہیں۔ ہم NTS کے ذریعے اس جمنیزیم کے لئے عارضی بھرتیاں کریں گے، اس دوران SNE کا عمل بھی مکمل ہو جائے گا اور محکمہ بھی out work کر لے گا کہ آیا اس کو Private Public Partnership mode or Government mode میں چلانا ہے۔ اس حوالے سے جو طریق کار بہتر لگے گا اس کے تحت permanent طور پر decide کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! اس جمنیزیم کے ملازمین کی بھرتی کے لئے ابھی تک SNE کے لئے کوئی تحرک نہیں کیا گیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جب اسامی نہ ہو تو عارضی بھرتی کیسے کی جا سکتی ہے، اسامی ہو گی تو پھر عارضی بھرتی ہو سکتی ہے اگر اسامی ہی نہ ہو تو پھر عارضی بھرتی کیسے ہو سکتی ہے؟ یہی تو contradiction ہے کہ حقائق کچھ ہیں اور منسٹر صاحب کچھ اور فرما رہے ہیں۔ جب وہاں اسامیاں ہی موجود نہیں تو پھر عارضی بھرتی کس اسامی کے against ہو گی، ان کو تنخواہ کہاں سے ملے گی اور عارضی بھرتی کو کون سے rules permit کرتے ہیں؟ منسٹر صاحب ذرا مجھے اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن /امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس):
جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ جب تک SNE منظور نہیں ہوتی تو اسامی کی

creation نہیں ہو سکتی۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ہم اس کے لئے عارضی بھرتیاں کرنے جا رہے ہیں جس کا SNE سے تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ عارضی بھرتیاں NTS کے ذریعے کر رہے ہیں، ان کے tests ہو چکے ہیں جبکہ باقی process رہتا ہے جو کہ انشاءاللہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ بہر حال اس وقت جمنیزیم فنکشنل ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ عارضی بھرتی کے لئے بھی کچھ فنڈز رکھے جاتے ہیں۔ کیا پچھلے دو سالوں میں اس حوالے سے کوئی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ جمنیزیم فنکشنل ہے تو میں عرض کروں گا کہ وہاں سطح زمین پر یہ جمنیزیم بالکل فنکشنل نہیں ہے۔ وہ جمنیزیم بند پڑا ہے، اس کے کئی مرتبہ شیشے ٹوٹ چکے ہیں اور انہی کی یہ repair ہو رہی ہے۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ سرکاری عمارتوں کی تعمیر پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے خرچ ہو جاتے ہیں کہ اس میں افسروں کا کمیشن ہوتا جبکہ ملازمین کی SNE سالہا سال جاری نہیں ہوتی۔ اس طرح حکومت کے لگے ہوئے کروڑوں روپے لوگوں کے کام نہیں آتے۔ سال 2006 میں یہ منصوبہ شروع ہوا اور سال 2009 میں مکمل ہو گیا تھا۔ چار سال بعد اب محکمہ تسلیم کر رہا ہے کہ یہ جمنیزیم مکمل ہو گیا ہے۔ جہاں تک اس جمنیزیم کے فنکشنل ہونے کی صورتحال ہے تو وہ میں نے بتا دیا ہے کہ ابھی تک یہ فنکشنل نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے جواب کے جز (د) میں بتایا ہے کہ بجلی کے بل و دیگر سہولیات پر آنے والے متوقع اخراجات کا تخمینہ مبلغ -/600000 روپے سالانہ تک ہو سکتا ہے۔ اس جمنیزیم کی بجلی تجرباتی طور پر آٹھ دن کے لئے چلائی گئی تھی اور آٹھ دن کا بجلی کا بل تقریباً اڑھائی پونے تین لاکھ روپے آیا تھا۔ محکمہ کے پاس پیسے نہیں تھے جس کی وجہ سے بل pay نہ ہو سکا اور واپڈا نے بجلی کا کنکشن کاٹ دیا تھا۔ اگر آٹھ دن کا بل اڑھائی لاکھ روپے ہو سکتا ہے تو پورے سال کا بل چھ لاکھ روپے کیسے ہوا؟ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: کیا معزز ممبر کی یہ بات درست ہے کہ اس جمنیزیم کی بجلی ایک ہفتہ چلی اور اس کا بل اڑھائی یا پونے تین لاکھ روپے آیا، معزز ممبر کی یہ انفارمیشن کس حد تک صحیح ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! آٹھ دنوں کا بل اڑھائی لاکھ روپے کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ بات میری سمجھ سے بالا تر ہے۔ بہر حال یہ چھ لاکھ روپے کا ایک اندازہ بتایا گیا تھا۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! ذرا چیک کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سب کچھ ریکارڈ پر موجود ہے۔ بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے بجلی کا کنکشن کاٹ دیا گیا تھا اور ہم لوگ اس کی بحالی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ یہ ساری چیزیں ریکارڈ پر موجود ہیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جب پالیسیاں حقائق کی بنیاد پر نہیں بنیں گی تو پھر ان کا یہی حشر ہو گا۔ منسٹر صاحب مجھے اس جمنیزیم کے latest بل کے بارے میں بتا دیں، اس وقت یہ جمنیزیم فنکشنل نہیں ہے، اس کی لائٹیں نہیں جلتیں تو بغیر لائٹیں جلے اس کا کتنا بل آتا ہے منسٹر صاحب مجھے وہ بتا دیں؟ اس سے اصل حقائق کا پتا چل جائے گا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ جمنیزیم 2014 میں complete ہوا۔ جب یہ سکیم مکمل ہوئی تو اس کی third party validation کرائی گئی جس میں کافی وقت لگ گیا۔ ابھی سال 16-2015 کے دوران اس کے utility bills کی مد میں 2 لاکھ 43 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں اور اس دوران اس جمنیزیم میں کچھ events بھی organize کئے گئے ہیں۔ اس کے آئندہ جو بھی utility bills ہوں گے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ادا کرے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ سپورٹس ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت نہیں آتا۔ اس کو direct صوبائی محکمہ سپورٹس deal کرتا ہے۔ یہ بھی وہاں پر بحث ہو رہی ہے کہ جب اس جمنیزیم کا بجٹ جاری ہو گا تو کیا اس کو صوبائی محکمہ سپورٹس deal کرے گا یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ دیکھے گی۔ ابھی تک تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کو own ہی نہیں کر رہی۔ میں منسٹر صاحب کے گوش گزار یہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو بجٹ بنایا جا رہا ہے اس کو reality based بنا دیں۔ سال 2006 میں چلنے والا منصوبہ اگر دس سال بعد تکمیل تک پہنچ رہا ہے تو کم از کم اس کی SNE کی تاریخ دے دیں کہ کب تک اس کی منظوری ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: وہ SNE کی طرف تو آ ہی نہیں رہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تو پھر یہ SNE کی طرف کب آئیں گے، کیا 2018 کے بعد آئیں گے؟ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب بتا دیں کہ کب تک اس جمنیزیم کی SNE منظور ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: ابھی تک SNE کے لئے تحرک ہی نہیں کیا گیا تو پھر منظور کیسے ہو جائے گی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب SNE کے لئے تحرک کرنے کا وعدہ ہی فرمالیں۔ ذرا ان سے وعدہ ہی لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! کیا آپ کے سوال میں میاں رفیق صاحب کو بھی شامل کر لیا جائے؟ میاں صاحب! کیا آپ بھی اس بارے میں کچھ بتائیں گے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سوال کے جواب میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔ جناب امجد علی جاوید نے ضرورت سے بھی زیادہ پوچھ لیا ہے تو میں بھی پوچھوں گا تو ضرورت سے اور زیادہ ہو جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے SNE کا وعدہ ہی لے دیں اگر کبھی وفا ہو گیا۔

جناب سپیکر: جی، منیس صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس کی SNE انشاء اللہ coming budget میں finalize ہو جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آئندہ بجٹ میں اُس کے اخراجات کے لئے کوئی پیسے رکھ دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منیس صاحب! آپ جس طرح بھی کریں اُس کو ضرور operational ہونا چاہئے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! وہ پہلے بھی operational ہے اور وہاں پر events organize ہو رہے ہیں بہر حال اگلے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اشرف علی انصاری!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 7367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے کورسز سے متعلقہ تفصیلات

*7367: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں ابتدا سے آج تک صرف چار ٹیکنالوجیز Mechanical،Electrical،Electronics،Instrumentation میں صرف DAE تک فنی تعلیم دی جارہی ہے اور کسی نئی ٹیکنالوجی کا اضافہ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ مینجر کی جانب سے تین نئی ٹیکنالوجیز Mechatronics، Biomedical, Civil کے آغاز کے لئے پی سی۔I منظوری کے لئے بھجوایا گیا تھا لیکن اسے منظور کرنے کی بجائے pending کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ٹیکنالوجیز کے پی سی۔I کی منظوری دے کر ان ٹیکنالوجیز کی تعلیم کا جلد آغاز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ کالج میں DAE سے آگے کی تعلیم مثلاً BS Technology/ B-Tech وغیرہ کی کلاسز کا آغاز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کا قیام سال 1993 میں عمل میں آیا۔

(ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں شعبہ جات کا اجراء مرحلہ وار کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 1993 میں ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرز مکینیکل ٹیکنالوجی کا اجراء کیا گیا۔
سال 1994 میں دوسرے شعبہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرز الیکٹرانکس ٹیکنالوجی کا اجراء کیا گیا۔
سال 1996 میں تیسرے شعبہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرز الیکٹریکل ٹیکنالوجی کا اجراء کیا گیا۔
جبکہ سال 2003 میں چوتھے شعبہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرز انسٹرومنٹیشن کا آغاز کیا گیا۔

حکومت کے حکم پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی بلڈنگ کو رچنا انجنیئرنگ کالج گوجرانوالہ کو دیئے جانے کے بعد کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کو عارضی طور پر ایگریکلچر مشینری ٹریننگ سکول گوجرانوالہ کی بلڈنگ میں شفٹ کیا گیا جو کہ نئے شعبہ جات کے لئے ناکافی ہے۔ البتہ کالج کی نئی بلڈنگ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جہاں نئے شعبہ جات کا اجراء کیا جائے گا۔

(ج) متذکرہ ٹیکنالوجیز کے لئے بلڈنگ مکمل کر لی گئی ہے مگر فنڈز کی عدم دستیابی / کمی کی وجہ سے مشینری وایکوپمنٹ کی فراہمی مالی سال 16۔2015 میں ممکن نہ ہے۔

(د) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر حکومت مالی سال 17۔2016 کے دوران مذکورہ ٹیکنالوجیز میں کلاسز کے فوری اجراء کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ) گوجرانوالہ میں پہلے ہی رچنا انجنیئرنگ کالج موجود ہے البتہ انڈسٹری کی جانب سے ڈیمانڈ آنے پر ضابطے کی کارروائی مکمل کر کے فنڈز کی دستیابی اور نئی بلڈنگ کی تعمیر کے بعد B-Tech/B S Technology کی کلاسز کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ یہ بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور 17-2016 کے دوران مذکورہ ٹیکنالوجیز میں کلاسز کے فوری اجراء کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر 17-2016 میں مذکورہ ٹیکنالوجیز کی کلاسز کا آغاز ہو جانا ہے تو کیا وہ ٹیکنالوجی کالج 78 کنال کی نئی تعمیر شدہ بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اپنا ادارہ رچنا انجنیئرنگ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کو دے دیا تھا اُس کے against 200 millions سے ہم دوسری جگہ 20 کنال پر اپنا ٹیکنالوجی کا ادارہ تعمیر کر رہے ہیں جو آخری stage پر ہے اور ہم نے وہاں پر تھوڑا بہت کام شروع کرا دیا ہے۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ جون 2016 میں جب یہ ادارہ مکمل ہو جائے گا تو ہم نے نئی ٹیکنالوجیز کے لئے مشینری بھی خرید لی ہے اور وہاں پر جو requirements ہیں ان کو 17-2016 کے بجٹ میں رکھ رہے ہیں۔ ہمارے پاس پہلے جو کورسز تھے اُنہیں ہم چلا رہے ہیں اور یہ تین سالہ، دو سالہ اور ایک سالہ کورسز جو یہ کہتے ہیں ان کو اگلے سال ہم نے شروع کر دینا ہے۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر!16-2015 کی یہ آخری سہ ماہی جارہی ہے تو اس ادارے کی بروقت شفٹنگ ہونی چاہئے تاکہ اگلاprocessشروع ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! وہاں پر دن رات کام ہو رہا ہے اور ہم نے اُس کو 30۔ جون تک شفٹ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 7482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی سے متعلقہ تفصیلات

***7482: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ 78 کنال رقبہ پر ایک وسیع و عریض اور خوبصورت بلڈنگ پر مشتمل ہے اور اس کا تعلیمی لیول صرف DAE Leather Technology ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں بی ایس سی، ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی لیدر کی کلاسز شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں بہت قیمتی مشینری بڑی تعداد میں خراب پڑی ہے اور اسے ٹھیک کروانے کی بجائے condemned قرار دے دیا؟

(د) جنوری 2014 سے آج تک کس اتھارٹی نے اس مشینری کو کب condemned قرار دیا اور کتنی رقم میں اس کو نیلام کیا، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ 78 کنال رقبہ اور خوبصورت بلڈنگ پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں اس کو Centre of Excellence for

Leather Technology میں اپ گریڈ کیا گیا ہے ۔ اسی کے نتیجہ میں DAE لیدر ٹیکنالوجی کے علاوہ مزید کورسز لیدر انڈسٹری کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے لیدر و لیدر گڈز مینو فیکچرنگ بھی شروع کئے گئے ہیں۔ جس میں قابل ذکر ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرنگ فٹ ویئر ٹیکنالوجی ہے جو کہ فٹ ویئر انڈسٹری کی معیاری افرادی قوت کی ضروریات پورا کرے گا۔

اس کے علاوہ ادارہ ہذا پاکستان ائیر فورس اور پاکستان آرمی کے آفیسرز اور لیدر انڈسٹری کو بھی لیدر اور فٹ ویئر ٹیکنالوجی کے حوالے سے مختلف دورانیہ کی ٹریننگ فراہم کر رہا ہے۔

(ب) انسٹیٹیوٹ ہذا ٹیوٹا ایکٹ کے اندر رہتے ہوئے تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور ٹیوٹا اتھارٹی اگلے پانچ سال میں BS(Tech) کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے الحاق اور انڈسٹری کی مانگ سے مشروط ہے۔ مزید یہ کہ ایم ایس سی، اور پی ایچ ڈی ٹیوٹا کے احاطے میں شامل نہیں۔

(ج) پرانی ٹیکنالوجی والی مشینری جو کہ نہ صرف خراب تھی بلکہ وہ جدید دور کی ٹیکنالوجی کو بھی پورا نہیں کر پا رہی تھی اور ان کی مرمت پر ان کی قیمت خرید سے زیادہ سرمایہ خرچ ہو رہا تھا انہی مشینوں کو مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد ناکارہ قرار دیا گیا۔

(د) پرانی مشینری کو مجاز اتھارٹی کی منظوری سے سال 13-2012 میں بے کار قرار دیا گیا اور پرانی و ناکارہ مشینری کو سرکاری طریق کار کے مطابق مورخہ 4-اپریل 2016 کو نیلام کیا گیا۔ نیلامی سے پہلے مختلف اخبارات میں باقاعدہ اشتہار دیا گیا اور نیلامی والے دن 53 پارٹیوں نے نیلامی میں حصہ لیا اور سب سے زیادہ بولی -/3,147,100 روپے لگی جس پر قوانین کے مطابق پرانی و ناکارہ مشینری نیلام کر دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب بڑے dynamic قسم کے منسٹر ہیں اس لئے میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ ٹیوٹا اتھارٹی اگلے پانچ سال میں BS Tech classes شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو یہ پانچ سال کی بالکل سول کورٹ جیسی تاریخ پڑ گئی ہے تو یہ عرصہ اس سے کم نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ BS(Tech) اور دوسری کلاسز کو شروع کرنے کا آپ کا ارادہ ہے یا نہیں ہے؟ میرے معزز ممبر کہتے ہیں کہ یہ سول کورٹ کی طرح تاریخ دے دی گئی ہے تو بات یہ ہے کہ ہمارے ٹیوٹا اداروں کی اپنی limitations ہیں کہ ہم نے وہاں پر کون کون سے کورسز شروع کرنے ہیں اُس میں تین سال، دو سال اور ایک سال کے کورسز بھی ہیں۔ اگر ہم سے یہ پوچھا جائے کہ وہاں بی ایس سی کی کلاسز کب شروع کریں گے تو ہم نے جواب دیا ہے کہ اس پر کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے لئے ٹیوٹا کے رولز کو change کرنا پڑے گا یا ٹیوٹا کے رولز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہمارے پاس financial position کیا ہے تو ساری چیزوں کو دیکھ کر ہم نے کہا ہے کہ اس کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے، ہم نے ان سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! اس سوال کے آنے کے بعد آپ نے اس حوالے سے کوئی پیشرفت کی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ سوال اس سے پہلے سوال سے connected ہے اور وہ سوال بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہی تھا۔ یہ بات ان کے علم میں بھی ہے کہ ہم نے رچنا انجینئرنگ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کی بلڈنگ جو شفٹ کی ہے وہاں پر بی ایس سی کے سارے کورسز شروع کرائے جا رہے ہیں۔ اسی طریقے سے ہمارے UET Campus, Kala Shah Kaku نے بھی کام شروع کر دیا ہے تو ہم یہ نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ پر بوجھ بھی ڈالا جائے اور ہم اس کو صحیح طریقے سے چلا بھی نہ سکیں۔ ہمارے پاس وہاں پر ٹیکنیکل ادارے موجود ہوں اور کام چل رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اُس سے فائدہ اٹھانا چاہئے تو ہم نے یہی کہا ہے کہ ہم اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اس کے بارے میں feasibility report تیار کی جائے گی، Is it possible or not? اس کی کیا صورتحال ہے، حکومت پنجاب اتنے فنڈز دے سکتی ہے یا نہیں دے سکتی، ہمارے پاس اتنے پروفیسرز/انسٹرکٹرز موجود ہیں کہ وہاں پر ان کلاسز کو شروع کیا جا سکے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ان کو کوئی اُمید تو دلوائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم اس معاملہ کو seriously لے رہے ہیں لیکن ابھی ہمارے پاس وسائل موجود ہیں، پوری بلڈنگ موجود ہے اور نہ ہی

انسٹرکٹرز موجود ہیں تو کالا شاہ کاکو میں بھی UET Campus بن چکا ہے تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اگر ہم نے دیکھا کہ وہاں پر demand بڑھ رہی ہے، وہاں علاقہ کی ضرورت زیادہ ہے تو پھر ضرور اس پر کام کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! علاقے کے نمائندگان تو آپ سے کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر اس کی ضرورت ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیتے ہیں، ہمیں یہ تفصیلات بتادیں کہ یہاں یہ یہ ضرورت ہے اگر ان کی ضرورت ہوئی تو ہم اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ کی وساطت سے کم از کم کچھ اُمید تو بنی ہے۔ جو اچھا کام ہو اُس کی تعریف بھی کرنی چاہئے کہ انہوں نے گوجرانوالہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا جو پروگرام شروع کیا ہے اُس کے لئے یہ واقعی خراج تحسین کے قابل ہیں اور ہم گوجرانوالہ کے تمام ممبران ان کے بہت مشکور ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ جن کے behalf پر یہ سوال لے رہے ہیں کیا وہ بھی اس بات پر مطمئن ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں شاید اپنی بات آپ کو سمجھا نہیں سکا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں پر انہوں نے جو انڈسٹریل اسٹیٹ شروع کی ہے اُس پر ہم سب ممبران ان کے شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر موجود تمام سوالات مکمل ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کھیلوں کے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

1372: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ ضلعی حکومت اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اپنے سالانہ بجٹ کا 2 فیصد کھیلوں کے لئے مختص کرے گی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے سال 14-2013 اور 15-2014 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کل بجٹ کتنا تھا اور کھیلوں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی؟

(ج) ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دونوں اداروں نے مذکورہ عرصہ میں اس رقم کا کہاں اور کیسے استعمال کیا، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ ضلعی حکومت اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اپنے سالانہ بجٹ کا 2 فیصد کھیلوں کے لئے مختص کرے گی۔

(ب) سال 14-2013 میں ضلعی حکومت کا بجٹ مبلغ 6099.454 ملین روپے تھا جبکہ سپورٹس سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے مبلغ 2.000 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال 14-2013 میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بجٹ مبلغ 305.280 ملین روپے تھا جبکہ سپورٹس کے لئے مبلغ 4.600 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال 15-2014 میں ضلعی حکومت کا بجٹ مبلغ 7055.546 ملین روپے تھا جبکہ کھیلوں کے انعقاد کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے مبلغ 0.500 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

سال 15-2014 میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بجٹ مبلغ 274.048 ملین روپے تھا جبکہ سپورٹس کے لئے مبلغ 4.400 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ج) دوران سال 14-2013 ضلعی حکومت نے کھیلوں کے درج ذیل مقابلہ جات منعقد کئے:۔

1) ڈسٹرکٹ فٹبال چیمپئن شپ
2) کبڈی نمائشی مقابلہ بسلسلہ جشن آزادی
3) ڈسٹرکٹ گرلز بیڈمنٹن چیمپئن شپ

4) بعد ازاں پنجاب یوتھ فیسٹیول 2016 کے سپورٹس مقابلوں کا آغاز ہو گیا اور ویلیج لیول سے ضلعی لیول تک کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا جبکہ ڈویژنل اور صوبائی لیول کے مقابلوں میں شرکت کے لئے کھلاڑیوں کو بھجوایا گیا۔

دوران سال 14-2013 ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ نے کھیلوں کے درج ذیل مقابلہ جات منعقد کئے:

1) انٹر ویلیج فٹبال ٹورنامنٹ
2) DCO کپ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

دوران سال 15-2014 ضلعی حکومت نے کھیلوں کے درج ذیل مقابلہ جات منعقد کئے:۔

1) تقریبات آزادی سپورٹس مقابلہ جات
2) ڈسٹرکٹ T-20 کرکٹ ٹورنامنٹ
3) آل پنجاب دیسی کشتی دنگل
4) انٹر تحصیل رسہ کشی مقابلہ جات
5) فن ریس
6) سائیکل ریس
7) پنجاب گرین بمقابلہ پنجاب وائٹ نمائشی کبڈی میچ
8) ڈسٹرکٹ فٹبال آزادی کپ ٹورنامنٹ
9) ڈسٹرکٹ باکسنگ چیمپئن شپ
10) جشن بہاراں سپورٹس مقابلہ جات
11) ڈسٹرکٹ باکسنگ ٹورنامنٹ
12) فن ریس
13) سائیکل ریس
14) انٹر ڈسٹرکٹ آل پنجاب باکسنگ ٹورنامنٹ
15) مارشل آرٹ ووشو کنگفو و کراٹے
16) انٹر تحصیل رسہ کشی
17) آل پنجاب دیسی کشتی دنگل
18) نمائشی کبڈی میچ پاکستان گرین بمقابلہ پاکستان وائٹ

دوران سال 15-2014 ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ نے کھیلوں کے درج ذیل مقابلہ جات منعقد کئے:

1) جشن بہاراں 2015
2) انٹر ڈسٹرکٹ گرلز و بوائز ووشو کنگفو ٹورنامنٹ
3) لان ٹینس ٹورنامنٹ

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کھیلوں کے فروغ کے لئے گراؤنڈز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1373: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کی طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع میں بھی کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کے لئے منصوبہ بنایا تھا اور اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کے لئے مختص فنڈز روک لئے گئے ہیں کیا یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کو سہولیات فراہم کرنے کا یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کی طرح ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی کھیلوں کے گراؤنڈز بنانے کے لئے منصوبہ بنایا ہے جس کے لئے زمین مختص کر دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس منصوبہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس منصوبہ کے آغاز کے لئے محکمہ سپورٹس پوری تندہی سے کام کر رہا ہے۔ محکمہ بلڈنگ سے اس کے تخمینہ جات بھی بنوا لئے گئے ہیں۔ محکمہ ریونیو سے زمینوں کو مختص کروالیا گیا ہے۔

(ج) کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کی سہولت کا یہ عظیم منصوبہ آئندہ مالی سال سے پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کیا جا رہا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ سپورٹس سے متعلقہ تفصیلات

1374: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سپورٹس نے سال 15۔2014 کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں بھی ہیں اگر ہاں تو کتنی اور کون کون سی نیز ان ٹیموں نے مذکورہ بالا سال میں کتنے ٹورنامنٹس میں حصہ لیا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کوئی عملی اقدامات اٹھائے ہیں تو ان کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن / امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) محکمہ سپورٹس ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سال 15-2014 میں کھیلوں کے درج ذیل مقابلوں کا انعقاد کیا:

1) تقریبات آزادی سپورٹس مقابلہ جات
2) ڈسٹرکٹ T-20 کرکٹ ٹورنامنٹ
3) آل پنجاب دیسی کشتی دنگل
4) انٹر تحصیل رسہ کشی مقابلہ جات
5) فن ریس
6) سائیکل ریس
7) پنجاب گرین بمقابلہ پنجاب وائٹ نمائشی کبڈی میچ
8) ڈسٹرکٹ فٹبال آزادی کپ ٹورنامنٹ
9) ڈسٹرکٹ باکسنگ چیمپئن شپ
10) جشن بہاراں سپورٹس مقابلہ جات
11) ڈسٹرکٹ باکسنگ ٹورنامنٹ
12) فن ریس
13) سائیکل ریس
14) انٹر ڈسٹرکٹ آل پنجاب باکسنگ ٹورنامنٹ
15) مارشل آرٹ ووشو کنگفو کراٹے

16) انٹر تحصیل رسہ کشی
17) آل پنجاب دیسی کشتی دنگل
18) نمائشی کبڈی میچ پاکستان گرین بمقابلہ پاکستان وائٹ

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مرد کھلاڑیوں کے شانہ بشانہ خواتین کھلاڑیوں کو بھی تمام سہولیات میسر ہیں۔ گرلز سکولز اور گرلز کالجز کی طالبات نے انٹر سکول، انٹر کالجز اور بورڈ لیول پر بیڈمنٹن، ہاکی، باسکٹ بال، والی بال اور فٹبال کے مقابلوں میں حصہ لے کر نمایاں پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

کلب لیول پر ہاکی، اتھلیٹکس، ٹیبل ٹینس اور مارشل آرٹس کی خواتین کھلاڑی نمایاں ہیں۔ بالخصوص استاد اسلم روڈا ہاکی اکیڈمی گوجرہ، ووشو کنگفو مارشل آرٹس کلب ٹوبہ، کمالیہ ٹیبل ٹینس کلب کمالیہ اور یونیک ہاکی اکیڈمی گوجرہ نے انڈر سولہ سالہ گرلز ہاکی ٹورنامنٹ گوجرہ، پاکستان نشان حیدر وومن ہاکی ٹورنامنٹ بہاولپور، پاکستان وومن انٹر کلب ٹورنامنٹ لاہور، انڈر 16 وومن ہاکی ٹورنامنٹ سکھر، آل پاکستان انٹر بورڈ ہاکی ٹورنامنٹ فیصل آباد اور دیگر ٹورنامنٹس میں حصہ لیا اور نمایاں کھیل پیش کیا۔

ماہ مئی 2016 میں خواتین کے دیگر سپورٹس مقابلہ جات کا انعقاد بھی ضلعی حکومت کے پروگرام میں شامل ہیں۔

(ج) محکمہ کھیل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گوجرہ میں انٹرنیشنل معیار کا ہاکی سٹیڈیم تعمیر کر رہا ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں E-Library کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ پیر محل سپورٹس کمپلیکس کا قیام اور ضلع بھر میں 20 گراؤنڈز کا قیام بھی آئندہ مالی سال کے پروگرام میں شامل ہے۔ گوجرہ ہاکی سٹیڈیم میں فلڈ لائیٹس کی تنصیب اور 100 کھلاڑیوں کے ہاسٹل کی تعمیر بھی سال 17-2016 کے پروگرام کا حصہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی سرپرستی میں پنجاب اسمبلی الیون کل کے میچ میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر پی ٹی آئی کے دوست ناراض نہ ہوں تو میں

مزاحاً عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے کوئی دھاندلی کا الزام بھی نہیں لگایا اور sportsman spirit کے تحت اسے قبول بھی کر لیا ہے۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ میں نے کل بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور اس وقت بھی چیئرنگ کر اس پر اسمبلی کے سامنے سینکڑوں کی تعداد میں PRSP کے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف، نائب قاصد اور دیگر جو الائیڈ سٹاف ہے جنہوں نے گیارہ سال چودہ اضلاع کے، دیہاتوں کے، serve اور deliver کیا ہے۔ وہ باہر بیٹھے ہیں اور شاید یہی ہے کہ ان سب کو lay off کر دیا جائے گا۔ یہ بے روزگار ہو جائیں گے اور کوئی ان کا والی وارث نہیں ہو گا۔ آپ نے کل بہت ہی نوازش کی اور مہربانی فرمائی کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری عمران نذیر سے کہا کہ اس کے بارے میں بات کریں۔ وہ ماشاء اللہ بہت اہل ہیں اور گفتگو کا فن جانتے ہیں انہوں نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ سارے معاملے کو گول مول کر کے کہا کہ ہم کسی کو بے روزگار نہیں کرنا چاہتے۔ اس طرح کی بات کر کے انہوں نے معاملے کو wind up کیا لیکن یہ جو ساڑھے چھ ہزار کے قریب ملازمین ہیں یہ سخت پریشان اور اذیت میں ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے خاندان بھی ہیں۔ اب اگر گیارہ سال سروس کے بعد ان کے گورنمنٹ سیکٹر میں کوئی راستے بنتے بھی ہیں تو وہ اس عمر کو عبور کر چکے ہیں کہ وہ یہاں پر compete کرنے کے لئے apply نہیں کر سکتے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اسمبلی کے باہر کچھ لوگ اپنا درد لے کر آتے ہیں تو وہ اس امید پر آتے ہیں کہ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان مقتدر ایوان ہے اور انہی کے ووٹوں سے یہ ایوان ترتیب پاتا ہے۔ وہ بڑی امید لے کر آتے ہیں۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو اس حوالے سے وہ آپ سے بھی امید رکھتے ہیں کہ اس میں آپ بھی intervene کریں اور ان کی مشکلات بھی سماعت فرمالیں۔ میں اس حوالے سے یہ تجویز کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس کو قبول فرمائیں تو ان کے دو تین نمائندے بلوا لئے جائیں اور یہاں حکومت کے ایک دو منسٹرز کو آپ direct کریں کہ وہ ان کو سماعت کر لیں اور اس حوالے سے کوئی درمیانی راستہ نکالنے کی کوشش کریں تاکہ ان کی تشفی بھی ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ وہ سارے یہاں پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ اگر اس طرح ان کو lay off کریں گے تو یہ اچھا message نہیں جاتا اور آج آخر میں بحث بھی good governance کے حوالے سے ہے تو یہ good governance کے حوالے سے بھی اچھا message نہیں جاتا۔ اگر ان میں کوئی خامیاں اور کوتاہیاں ہیں تو ان پر بات کر کے اس کی اصلاح کی صورت ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ آپ سے بہت دردمندانہ التماس کروں گا کہ اس حوالے سے آپ بھی ذاتی طور پر نوٹس لیں اور کوئی راستہ بنانے کی کوشش کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر کل تفصیلی بات ہو گئی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگر ادھر ہیں تو ایوان میں آئیں۔

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت دیں تو میں اس موضوع پر دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! یقیناً وسیم اختر صاحب اچھے آدمی ہیں اور انہیں سٹاف سے ہمدردی ہے۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ انشاء اللہ حکومت پنجاب ان ملازمین کا ضرور خیال رکھے گی لیکن میرا جو پچھلے تین سال کا PRSP کے ساتھ تجربہ ہوا ہے۔ ہم یہ تو کہتے ہیں کہ "ساڈا حق تے ایتھے رکھ" لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ہم چکوال کے تمام ایم این ایز اور ایم پی ایز نے پوری کوشش کی لیکن وہ بات سننے کے لئے تیار ہیں اور نہ کوئی facility دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر ہم سب نے متفقہ resolution چیف منسٹر پنجاب کو بھیجا کہ خدارا ہماری PRSP سے جان چھڑائیں اور اس پر پچھلے ایک سال سے کام ہو رہا ہے۔ PRSP کو پچھلے پورے سال میں تین دفعہ موقع دیا گیا لیکن انہوں نے improve نہیں کیا۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ ہمیں ملازمین کا خیال ضرور رکھنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ عوام کو بھی یہ facilities دیں اور یہ لوگ کام بھی کریں۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 16/55 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ!

سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے مورخہ 2۔جون 2015 کو تفصیلی ہدایات جاری کیں کہ باؤلے اور آوارہ کتوں کی تلفی کے لئے محکمہ صحت کی مشاورت سے ایک سپیشل مہم چلائی جائے اور اس کے لئے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی جائیں جو باؤلے اور آوارہ کتوں کی تلفی کو یقینی بنائیں۔ جہاں تک مذکورہ خبر روزنامہ "اوصاف" مورخہ 18۔جنوری 2016 کا تعلق ہے تو ڈی سی او اور ٹی ایم او سیالکوٹ کو دوبارہ ہدایات کی گئیں کہ اپنے علاقہ میں باؤلے اور آوارہ کتوں کی تلفی کو یقینی بنائیں اور محکمہ کو کارروائی سے آگاہ کریں۔ان ہدایات کے پیش نظر ٹی ایم او سیالکوٹ نے باؤلے اور آوارہ کتوں کے خلاف بھرپور مہم چلائی اور ضلعی حکومت کی مشاورت سے ایک خاص ٹیم تشکیل دی گئی تھی اور ان کی ہدایات کے مطابق باولے اور آوارہ کتوں کو روزانہ کی بنیاد پر تلف کیا گیا۔ جہاں تک گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال میں کتے کے کاٹنے پر لگائے جانے والے ٹیکوں کی عدم دستیابی کا معاملہ تھا تو ہم نے محکمہ صحت کو لکھ دیا ہے اور یہ confirm بھی کر لیا ہے کہ وہاں پر وہ vaccine موجود ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/68 محترمہ شُینلارُوت کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 16/73 بھی pending ہے۔

جناب سپیکر: یہ محکمہ صنعت سے متعلقہ ہے۔ابھی چودھری شفیق صاحب یہاں پر تشریف فرما تھے۔اگر میری آواز سن رہے ہیں تو ہاؤس میں تشریف لائیں۔ اگر چودھری صاحب آ گئے تو پھر شاید آپ کا نمبر آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/72 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے یہ محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/95 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے یہ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/101 ملک احمد سعید خان، ملک احمد خان اور شیخ علاؤالدین ہے یہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ابھی جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب آ گیا ہو گا آپ نے دیکھا نہیں ہو گا۔ چلیں! ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/143 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اور یہ چودھری شفیق سے متعلقہ ہے ان کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کون ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! علی اصغر منڈا صاحب ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، منڈا صاحب! ایس اینڈ جی اے ڈی کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ جی، بتائیں کون اس کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/159 جناب امجد علی جاوید کی ہے یہ زکوٰۃ و عشر سے متعلقہ ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گوندل صاحب کی ہی ڈیوٹی لگا دیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرے خیال میں کچھ اسی طرح ہی کرنا پڑے گا کہ گوندل صاحب کے سپرد ہی سارے معاملات کرنے پڑیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب بہت دیر سے pending چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے اور انشاءاللہ next week میں اس تحریک التوائے کار کا جواب آجائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 179/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے یہ محکمہ سوشل ویلفیئر سے متعلقہ ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کے پارلیمانی سیکرٹری کون ہیں، مجھے بھی بتائیں؟ الیاس انصاری کدھر ہیں، کہیں وہ باہر تو نہیں بیٹھے ہوئے؟۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 181/16 ہے سردار وقاص حسن مؤکل، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے جو محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب کوئی جواب دینے والا ہی نہیں ہے تو پھر اسے رہنے ہی دیں۔

جناب سپیکر: میں نے تو پڑھنا ہے اور اس کے مطابق ہی چلنا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ کیا آبکاری و محصولات کے پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر صاحب موجود ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گوندل صاحب ہی ٹھیک تھے۔

جناب سپیکر: میں نے تو یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی لیکن اب آپ نے ہی یہ changing کروائی ہے تو میں کیا کروں؟ میرے خیال میں ہمیں واپس اسی طرف جانا پڑے گا اور کل ہم اس کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ خواجہ صاحب! آپ کے پارلیمانی سیکرٹری کدھر گئے ہیں کیونکہ پھر ان سے متعلقہ تحریک التوائے کار نمبر 184/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی آگئی ہے۔

مشیر صحت برائے وزیر اعلیٰ (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ وہ پہنچنے والے ہیں کیونکہ باہر ٹریفک جام ہے تو میں check کر کے آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جب تک پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں آتے اُس وقت تک کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 185 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اچلانہ صاحب کدھر ہیں؟ شاہ صاحب! یہ آپ کی تحریک التوائے کار ہے آپ اسے move کریں کیونکہ یہ ابھی move نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پڑھ تو دیتا ہوں لیکن فائدہ کوئی نہیں کیونکہ جواب تو آنا ہی کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جواب آئے گا کیون نہیں آئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر پھر pending,pending,pending ہوتا جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ان کو جواب دینا پڑے گا اور آپ انشاء اللہ جواب سنیں گے۔ آپ پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ چلیں آپ پڑھ تو دیں۔ اگر آپ سوال ہی نہ کریں تو جواب کس بات کا مانگیں گے ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، جی۔ میں ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن سے کہنے لگا تھا کہ ہم سب یہاں پانچ منٹ کے لئے اس سوگ میں کھڑے ہو جائیں جو کہ یہاں پر صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پلیز۔ آپ ایسی بات نہ کریں اور اس ایوان کے تقدس کا خیال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی غیر حاضری ہے اور آپ کو ان کی غیر حاضری والی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جو جواب نہیں دے رہے وہ بھی اس ایوان کا تقدس پامال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی، جب وہ آئیں گے تو پھر دیکھیں گے ان سے بھی پوچھیں گے۔ جی، شاہ صاحب!

فیصل آباد میں ناجائز اور جعلی اسلحہ لائسنسز کے اجراء کا انکشاف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وطن عزیز کے اندر دہشت گردی اور بدامنی کے ساتھ ساتھ قتل و غارت گری کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسی صورتحال میں پنجاب کے بڑے اور صنعتی شہر فیصل آباد میں جعلی اسلحہ لائسنسز جاری کئے جانے کا انکشاف بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ناجائز اور جعلی اسلحہ لائسنسز کے ذریعے کرپٹ افسران اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔ دوسری طرف ناجائز اسلحہ رکھنے کی وجہ سے بدامنی اور قتل و غارت کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس خطرناک کام کا نتیجہ نہ صرف پوری قوم کو بھگتنا پڑے گا بلکہ نوجوان نسل کتابوں اور قلم کی بجائے ہاتھوں میں اسلحہ لہراتی نظر آئے گی اور تعلیمی مراکز میں آپس کی لڑائیاں اور تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو جائے گا۔ معمولی باتوں اور جھگڑوں پر قتل کے واقعات میں اضافہ ہو جائے گا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس خبر کا فی الفور نوٹس لے اور ایسے کرپٹ

افسران کے خلاف کارروائی کرے نیز تمام ناجائز اور جعلی لائسنسز کو کینسل قرار دے اور آئندہ اسلحہ لائسنسز کے اجراء کے لئے صاف اور شفاف نظام وضع کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہر اعجاز احمد اچلانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اس تحریک التوائے کار نمبر 16/193 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے اور یہ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/199 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر صاحب کی ہے اور یہ میرے خیال میں ابھی پڑھی نہیں گئی ہے۔ جی، اب اور مصالحہ آگیا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016."

Those in favour may raise and stand in front of their seats. I think, more than 100 members are standing and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد

آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 کی معیاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 (X of 2016), promulgated on 7th March 2016, for a further period of ninety days with effect from 5th June 2016."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 (X of 2016), promulgated on 7th March 2016, for a further period of ninety days with effect from 5th June 2016."

Now, the Resolution moved and the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 (X of

2016), promulgated on 7th March 2016, for a further period of ninety days with effect from 5th June 2016."

(The Resolution is passed.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may introduce the Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within two months.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016). First reading starts. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee

on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th June 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th June 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، oppose کیا گیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں again یہاں پر یہی کہوں گی کہ اسی طرح کی اتھارٹیاں بنائی جا رہی ہیں جیسا کہ پہلے ہیں۔ ہر روز دھڑا دھڑ اتھارٹیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ایسی اتھارٹیاں بنانے کی گورنمنٹ کو ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟ آپ کی governance کے اوپر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ کیا ایسی اتھارٹیاں بنانے سے کوئی بہتری آ جائے گی جو کہ existing اتھارٹی کو کنٹرول نہیں کر پا رہے جبکہ نئی اتھارٹی بنا کر خزانے پر فضول بوجھ ڈال رہے ہیں اور ایسی اتھارٹی بنا رہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ اس وقت گورنمنٹ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کے پاس جو چیزیں exist کر رہی ہیں اُن کو بہتر بنایا جائے اور اگر کوئی چیزیں کنٹرول میں نہیں ہیں تو سزائیں دیں جو کہ آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ بہتر بنانے کے لئے بہت سے ایسے اقدامات کر سکتے ہیں اور بجائے یہ کہ نئی اتھارٹی بنا کر حکومت کے خزانے پر بوجھ ڈالیں، اُسی کو ہی بہتر کیوں نہیں کر رہے؟ اس اتھارٹی میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن سے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہونا۔ اگر یہ اتھارٹی بنانا ہی چاہ رہے ہیں تو اس میں ایسی چیزیں ہونی چاہئیں جن سے یہ effective ہو سکے۔ اگر کسی قسم کی کوئی شکایات موصول ہوتی ہیں تو اس میں سزا و جزا کے لئے کوئی خاطر خواہ provision موجود ہی نہیں ہے۔ ظاہری بات ہے کہ existing اتھارٹی سے کوئی fruitful results نہیں مل رہے جس کی وجہ سے آپ کو یہ اتھارٹی بنانے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس اتھارٹی میں بھی آپ نے کوئی سزا وغیرہ نہیں رکھی جس سے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں پر pressure پڑے، اُن کو پتا چلے کہ ہماری responsibilities کیا ہیں اور اگر ہم نے اس کو effective نہ کیا اور صحیح کام نہ کیا تو ہمیں کیا کیا سزائیں بھگتنا پڑیں گی؟ آپ اگر again ایک اتھارٹی بنا کر simple legislation کر دیں گے تو اس کے results وہی ہوں گے جو کہ پہلے مل رہے ہیں لہٰذا میرے خیال میں ایسی اتھارٹیاں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ بیوروکریسی کیوں اس طرح کے مشورے دے رہی ہے، اپنے آپ کو strong کر رہی ہے اور حکومت کو کیوں ایسی چیزوں کی طرف لا رہی ہے جس کا practically کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا؟ میں یہاں پر یہ ذکر بھی کرنا چاہوں گی کہ پرائیویٹ سیکٹر یا دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اس میں ملوث ہیں تو اللہ جانے جرم کے مرتکب ہونے والوں کا کیا ہو گا کیونکہ اس میں کچھ بھی واضح نہیں ہے یعنی اگر کوئی غلطی کرے گا تو اُس کے ساتھ کیا ہو گا؟ انہوں نے ایک simple سی اتھارٹی بنا کر پیش کر دی ہے جس میں ایسی کوئی detail نہیں جس سے عوام کو کوئی فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اس طرح کی قانون سازی نہ کی جائے جس طرح ہم پہلے کر رہے ہیں کہ اتھارٹیاں بناتے جا رہے ہیں لیکن عملی طور پر اُن سے کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس کو تجویز کردہ Select Committee میں بھیج دیا جائے جو اس کے متعلقہ افسران کے ساتھ مل کر چھان بین کر کے اپنی رائے کے ساتھ اس Bill کو اسمبلی میں پیش کرے۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کمیٹیوں میں اکثر Bill جوں کے توں واپس آ جاتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ ایک آدھ لفظ جیسا کہ اس جگہ پر "دو" لگا دیا جائے لیکن زیادہ ڈویلپمنٹس نہیں کی جاتیں۔ جس طرح کمیٹیوں میں محکمے والے briefing دیتے ہیں اس کے بعد Bill کو اکثر اوقات بغیر ترمیم کے clear کر دیا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس Bill کو Select Committee کے سپرد کر دیا جائے تاکہ ہم جو نتائج لینا چاہ رہے ہیں اور یہ بھی چاہ رہے ہیں کہ ہمیں اس سے فائدہ ملے اور وہ مل سکے۔ اگر پہلے کی طرح ہم گھسی پٹی اتھارٹیاں پیش کریں گے تو اس کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہو گا، عوام کا ٹائم بھی ضائع ہو گا اور حکومت کا پیسا بھی ضائع ہو گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے ترمیم کچھ اور دی ہے اور کہہ کچھ اور رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جو اتھارٹی بنا رہے ہیں میں اسی کے خلاف بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے amendment for the purpose of eliciting opinion دی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں general بات کر رہی ہوں کہ یہ جو اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں اس کا کوئی خاص مقصد نظر نہیں آ رہا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ اس بل پر دوبارہ opinion لینے کے لئے 30۔ جون 2016 تک circulate کیا جائے، وہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک بوجھ ہے؟ اگر زرعی ادویات، کھاد، خوراک اور زرعی ڈرگ مافیا کے حوالے سے اغراض و مقاصد دیکھے جائیں تو ایک اچھا قدم نظر آتا ہے لیکن اگر غور و فکر کیا جائے تو نظر آتا ہے کہ ہم

اتھارٹیوں پر اتھارٹیاں بنا رہے ہیں اور تنخواہیں در تنخواہیں دے رہے ہیں۔ کیا محکمہ جات پہلے کام نہیں کر پا رہے، جو لوگ زرعی ادویات کی جعلسازی اور فراڈ کر رہے ہیں کیا اُن کے لئے فرانزک لیبارٹری میں ایسا کوئی testing system نہیں ہے؟ حالانکہ بڑی اسٹیٹ آف دی آرٹ ایک فرانزک لیبارٹری بنائی گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ مزید بوجھ بنے، فرانزک لیبارٹری میں ایک شعبہ زرعی حوالے سے بھی بنا دیا جائے اور اس کی تمام سہولتیں ہر ضلع کی سطح پر موجود ہونی چاہئیں۔ ہم اس لئے اس پر غور کر رہے ہیں کہ اس کو circulate کریں اور ہمیں اس پر مزید غور و فکر کرنا چاہئے۔ اس اتھارٹی بنانے کے جو اغراض و مقاصد ہیں وہ واقعی اچھے ہیں کیونکہ زراعت ہمارا ایک ایسا پیشہ ہے جس پر کام ہونا بہت ضروری ہے اور ہماری 80 فیصد دیہی آبادی کا تعلق اسی شعبہ سے ہے۔ آئے دن ہمارے زمیندار کو problems رہتی ہیں کیونکہ اُن کو زرعی ادویات نہیں ملتیں، ان کی دیکھ بھال نہیں ہو رہی اور اُن کو صحیح معنوں میں ان کی اجناس کی قیمتیں نہیں مل رہیں اس لئے اس پر ہماری یہ گزارش ہو گی کہ بہتر ہے کہ اس پر further opinion لینے کے لئے اس کو 30۔ جون 2016 تک circulate کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 14۔ اپریل 2016 کو یہ بل اسمبلی میں پیش ہوا تھا اور اسی روز پنجاب حکومت کی ویب سائٹ پر مشتہر کر دیا گیا تھا اس لئے اسے مزید مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th June 2016."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Raja Rashid Hafeez, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam

Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th June 2016:
>
> 1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 3. Dr Nausheen Hamid, MPA
> 4. Dr Murad Raas, MPA
> 5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
> 8. Mrs Raheela Anwar, MPA
> 9. Dr Muhammad Afzal, MPA
> 10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be referred to a

Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th June 2016:

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Nausheen Hamid, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، اسے oppose کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Issue وہی ہے جس طرح پہلے اس پر discuss ہوتا رہا ہے کہ جب authorities بنائی جاتی ہیں تو main department سے responsibility لے کر اتھارٹی کو دے دی جاتی ہے حالانکہ انہیں پوری responsibility بھی نہیں دی جاتی بلکہ انہیں صرف directions دی جاتی ہیں اور ہر چیز کے اوپر extra بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ پہلے ہی جو چیز کام نہیں کر رہی اس کے لئے ہم ایک اور اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں۔ For what reasons مجھے یہ چیز سمجھ نہیں آتی کہ جب ڈیپارٹمنٹ کام نہیں کر رہا تو پھر اتھارٹی بنانے کی ضرورت کیا ہے؟ یہی responsibility اگر ہم ڈیپارٹمنٹ کے اوپر ہی رکھیں اور وہیں پر جو کام کر رہا ہے اسے ٹھیک کرنے کی بجائے ہم نئی اتھارٹیز بنا دیتے ہیں اور اس کا جو نقصان ہے، پہلے ہی ہم کہتے ہیں کہ حکومت کے اوپر financial burden کافی ہے تو جب ہم اور لوگ اتھارٹی کے اندر hire کر رہے ہیں اور لوگوں کو positions دی جا رہی ہیں، تنخواہیں دی جا رہی ہیں اور اتھارٹی کے افسران کو جو بھی چیزیں مل رہی ہیں یا جو بھی سہولتیں شامل ہیں تو وہ سارا کچھ درست کرنے کی بجائے واپس ہم ڈیپارٹمنٹ کے اوپر آ جائیں تو that will be much than so ہمارا ترمیم دینے کا یہ مقصد تھا کہ اس بل کو Select Committee کو بھیجا جائے اور وہاں

پر بیٹھ کر دوبارہ دیکھا جائے کہ ان اتھارٹیز کی ضرورت ہے یا نہیں یا ان میں کسی قسم کی ترامیم کی جا سکتی ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پہلے آپ بتائیں کہ آپ کا نام اس ترمیم میں ہے یا نہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہے۔ اگر دیکھ لیں تو۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمیں تو سمجھ نہیں آ رہی کہ پنجاب حکومت کا جس طرح bridge اور پُل بنانا اسی طرح اتھارٹی بنانا ایک واحد مشغلہ رہ گیا ہے اور اس اسمبلی میں پچھلے تین سالوں میں لاتعداد اتھارٹیاں بن چکی ہیں لیکن لوگوں کے مسائل میں کمی آئی ہے نہ ان اتھارٹیوں سے کوئی ریلیف ملا ہے سوائے اس کے کہ وسائل ضائع ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بتائیں ناں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! قوم کا پیسا ضائع ہوا ہے اور قوم کے لئے زیادہ hurdles create ہو گئے ہیں۔ یہ جو اتھارٹی آپ بنانے جا رہے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "خیبر پختونخوا میں بھی بنالیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں خیبر پختونخوا کی بات ہو گی اور یہاں پنجاب اسمبلی میں پنجاب کے لوگوں کی بات ہو گی۔

جناب سپیکر! جو اتھارٹی بنائی جا رہی ہے اگر آپ اس کے ناموں پر غور کریں تو اتھارٹی کے چیئرمین وزیر اعلیٰ صاحب، ظاہر ہے کسی کو تو oblige کریں گے۔ وائس چیئرمین کی کوئی کوالیفکیشن نہیں ہے اور کون ہو گا، کہاں سے آئے گا اور کیا کرے گا؟ اس کے بعد وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر یا مشیر برائے وزیر اعلیٰ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر، وزیر خوراک، وزیر زراعت، سیکرٹری محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر، سیکرٹری محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن، سیکرٹری محکمہ زراعت، سیکرٹری خوراک، ڈائریکٹر جنرل فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب ہیں۔ Already یہ سارے لوگ سرکاری ملازم ہیں، نہایت ہی اہم سیٹوں پر ہیں اور قوم کے بے تحاشا وسائل کو استعمال بلکہ ضائع کر رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان سیٹوں پر رہ کر کام نہیں کر رہے تو کیا گارنٹی ہے کہ نئی

اتھارٹی بنا کر انہیں نئے اختیارات دے کر عوام کا پیسا ضائع کر کے یہ اس اتھارٹی میں آ کر کام کریں گے ؟ حکومت کو اس چیز پر غور کرنا چاہئے کہ جو existing محکمے ہیں، اس وقت ان کے پاس جتنے بھی محکمے اور اتھارٹیاں ہیں ان سے کام لیں۔ ان سے کیوں نہیں کام لے رہے ؟

جناب سپیکر! اس وقت زراعت میں کس کس جگہ اور کہاں کہاں پر جعلی ادویات ہیں تو کیا اس کے لئے محکمے موجود نہیں ہیں، کیا اس کے لئے قانون موجود نہیں ہے اور کیا اس کے لئے طریق کار موجود نہیں ہے ؟ اس پر کتنا عمل ہو رہا ہے کہ ایک نئی اتھارٹی بنائی جا رہی ہے۔ اپنی نالائقیاں اتھارٹی بنانے میں نہ چھپائیں بلکہ اپنی صلاحیتیں اگر خدا نے کوئی دی ہیں تو ان صلاحیتوں کو اپنے صوبے کے عوام کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ جن لوگوں کو لاکھوں کروڑوں روپے تنخواہیں اور دیگر مراعات دے رہے ہیں، ان سے آپ کام کیوں نہیں لیتے ؟ میں کہتا ہوں کہ اس اتھارٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ اتھارٹی سوائے لوگوں کو oblige کرنے کے، عوام کا پیسا اور وسائل ضائع کرنے کے علاوہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جن 12/10 لوگوں کے آپ نے نام لکھے یہ already اس صوبے کے عوام کا خون چوس رہے ہیں، انہی سے کام لیں اور انہیں مزید اختیارات دینے کی کیا ضرورت ہے ؟ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس اتھارٹی کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ اس اتھارٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کے لئے آپ انہی لوگوں سے کام لیں نہ کہ اتھارٹیاں بنائیں اور غریب عوام جو پینے کے پانی سے محروم ہیں، جنہیں ہسپتالوں میں ادویات نہیں ملتیں، جن کے بچوں کو سکولوں میں کتابیں نہیں ملتیں، سکولوں میں بیٹھنے کے لئے ڈیسک نہیں اور سکولوں میں missing facilities ہیں تو ان جگہوں پر یہ پیسا لگائیں نہ کہ اس قسم کی اتھارٹیاں بنا کر قوم کا پیسا ضائع کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! عباسی صاحب کل رات میرے ساتھ ٹی وی پروگرام میں تھے جہاں پر یہ بیوروکریسی کی تعریف کر رہے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: عباسی صاحب ؟ اچھا۔ (قہقہہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران نے جو ترمیم دی ہے وہ یہ ہے کہ ایک Select Committee جو دس معزز ممبران پر مشتمل ہو، وہ اس بل کا دوبارہ جائزہ لے جبکہ میرا مؤقف ہے کہ اس سے پہلے سٹینڈنگ کمیٹی جس میں اسی معزز ایوان کے ممبران نے

اس بل پر پوری طرح سے غور و خوض کیا ہے اور اس کی ایک ایک شق کو دیکھا ہے جس کے بعد اسے پاس کر کے اس معزز ایوان میں بھیجا ہے اس لئے اس کے اوپر دوبارہ غور و خوض کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th June 2016 :

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Nausheen Hamid, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration.

There are three amendments in it. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: I move:

> That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (a), the following be substituted:
>
> "(a) Vice Chairperson who shall be an eminent scientist in the field of Food or Agriculture or Drug."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (a), the following be substituted:
>
> "(a) Vice Chairperson who shall be an eminent scientist in the field of Food or Agriculture or Drug."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جیسے ہم نے پہلے گزارش کی تھی کہ یہ جو ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی بنائی جارہی ہے، اتھارٹی پر اتھارٹی بنائی جارہی ہے اس سے پہلے بھی بہت ساری اتھارٹیز بنی ہیں، اس کا مقصد سوائے تنخواہوں کے بوجھ کے نہیں ہے لیکن چلیں اب آپ بنا ہی رہے ہیں، اس کی قانون سازی ہو رہی ہے اور آپ نے ہماری پہلی ترمیم کو accept نہیں کیا جب یہ بنا ہی رہے ہیں تو پھر اس کو کم از کم اس لیول پر بنائیں کہ جس کا عوام الناس کو فائدہ ہو سکے۔ ظاہر ہے اس اتھارٹی کے چیئرمین تو وزیر اعلیٰ ہی ہوں گے پھر آگے اُن کو اختیار ہے کہ وہ کسی اور کو nominate کر سکتے ہیں لیکن وائس چیئرمین اس کا ایسا ہونا چاہئے کہ جو اپنے زرعی فیلڈ کا ماہر ہو، ایک ایسا سائنسدان ہو یا ایسا بندہ ہو کم از کم

اُس کو اپنے فیلڈ کی اے بی سی تو آتی ہو۔ اب problem یہ ہے کہ آپ نے جو سارے بیوروکریٹ جیسے باقی ممبرز مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ہیں اُن کو آپ نے اس کا ممبر بنانا ہے وہ تو اس لیول پر نہیں ہیں کہ اُن کو ایگریکلچر کی knowhow ہو، اگر ایگریکلچر کی knowhow ہوتی تو پھر یہ اتھارٹی کیوں بناتے؟ میرا خیال ہے کہ اتھارٹی اسی لئے بنا رہے ہیں کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ناکام ترین ڈیپارٹمنٹ ہو چکا ہے اُس کے failure کی وجہ سے اس اتھارٹی کو بنایا جا رہا ہے۔ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا failure ہے اور اُس کا فیلڈ اسسٹنٹ لوگوں کو knowhow نہیں دے پا رہا اُس کا lowest staff سے لے کر highest staff تک اور اُس کے سائنسدان جو ہیں وہ عام پبلک اور کسان کو اس لیول پر آگاہی نہیں دے پا رہے تو تب ہی یہ اتھارٹی بنا رہے ہیں کہ اُس کی testing ہو، زرعی ادویات کو دیکھا جا سکے۔ اُس کے علاوہ جو کھاد، بیج ہے اگر کھاد دو نمبر بن رہی ہے، فراڈ ہے اُس کی فرانزک ٹیسٹنگ ہونی ہے تو اُس کا مطلب ہے کہ پہلے ناکامی ہے، پہلے 65 سال سے ہم کوئی کام ایسا کر ہی نہیں پا رہے۔ ہم اتنے سالوں سے اور خاص طور پر ان کی حکومت کو آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ آٹھ سال سے ہم جعلی ادویات کسان کو دے رہے ہیں، اس کا مطلب ہے ہم کھاد بھی ساری جعلی دے رہے ہیں اور ہم ہر کام ایسا کر رہے ہیں۔ یہ تو اپنے آپ کو تسلیم کر رہے ہیں، موجودہ حکومت اس اتھارٹی کو بنانے کو تسلیم کر رہی ہے۔ ان آٹھ سالوں میں وہ تو سارا کام ہی غلط کرتی آئی ہے۔ مجھے تو شرمندگی ہو رہی ہے اور احساس ہو رہا ہے کہ زرعی صوبہ ہونے کے ناتے جس کی تقریباً 80 فیصد آبادی زراعت سے وابستہ ہے اور کسان آج بے حال ہے۔ اُس کی اجناس کو محکمہ خوراک لینے کو تیار نہیں ہے، جی یہ کیا ہے؟ کوالٹی صحیح نہیں ہے، چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اعتراض لگایا جا رہا ہے اور وہاں پر پٹواری کلچر اور فوڈ کے لوگ اور یہ اے ایف سیز فوڈ انسپکٹر سارے مافیا بن کر گندم کی سپلائی لینے سے انکاری ہیں، وہاں ایسے ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو جو targets دیئے گئے تھے ان کو بھی کم سے کم کیا جا رہا ہے۔ ایک زمیندار کو پہلے 200 بوری کا کہا گیا اب 100 بوری پر لے آئے ہیں کہ جی ہم 100 بوری سے زیادہ نہیں لیں گے تو خاص طور پر جو ظلم زراعت پر ہو رہا ہے، حکومت ظلم کر رہی ہے کسان کش پالیسیز لا کر تو یہ تسلیم کر رہی ہے اس لئے میری ہمدردانہ گزارش ہو گی کہ آپ یہ اتھارٹی بنا ہی رہے ہیں تو کم از کم اُس کا وائس چیئرمین ایک ایسا ماہر ایگریکلچر، ایسا سائنسدان بنا دیں جس کو knowhow ہو جو کم از کم اپنی inputs دے سکے اور بہتر سے بہتر اس کی کارکردگی ہو۔ جو اس کا دائرہ کار بنایا جا رہا ہے جو تنخواہیں لے رہے ہیں اُن کی تنخواہیں حلال ہو سکیں اور جو لوگ اس کی تنخواہیں لیں گے، کھائیں گے پہلے بھی میں نے

کئی اتھارٹیز دیکھی ہیں کم از کم بیس بیس لاکھ سے اُن لوگوں کی تنخواہیں چلتی ہیں اتنی اتنی تنخواہیں دی جارہی ہے، گاڑیاں، نوکر اور کام کچ وی نئیں، آنداہی کچ نئیں۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ ایسے بندے کو وائس چیئر مین appoint کیا جائے جو کہ ایگریکلچر کے اندر ماہر ہو، ایگریکلچر یونیورسٹی سے لے لیں، کسی ایسے ماہر کو لے لیں جو ایگریکلچر کی knowhow جانتا ہو اور کم از کم یہ جو زرعی ادویات ہیں، کھاد ہے، خوراک ہے، ڈرگ ہے ان کی جو فرانزک ٹیسٹنگ ہونی ہے اُن کو جانتا ہو تاکہ وہ صحیح معنوں میں اپنی inputs دے سکے۔ میری تو سارے ایوان سے یہی گزارش ہو گی کہ آپ میں سے majority معزز ممبران کی زراعت پیشہ لوگ ہیں یہ زراعت آپ کے پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی ہے خدارا اس کے لئے ایسی ترامیم نہ کریں جس کے لئے کل آپ کو پچھتانا پڑے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو اس اتھارٹی میں وائس چیئر مین ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ بل بہت ہی اہم ہے۔ فوڈ، ایگریکلچر اور ڈرگز جو ہیں یہ اُس کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یقیناً قوم اس میں مسائل کو face کرتی ہے اور دو نمبری بہت زیادہ چلتی ہے۔ اس کو مؤثر طریقے سے کنٹرول نہیں کیا جارہا اس اتھارٹی کے اندر چیئر مین کے بعد جو دوسری وائس چیئر مین کی اہم پوسٹ ہے ہم اپنے کلچر کو دیکھتے ہیں اور سرکاری ورکنگ کو بھی دیکھتے ہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ کس کی حکومت ہے، کس کی نہیں ہے بیوروکریسی بڑی تیز ہے یہ manage کرتی ہے اور جو اہم عہدے ہوتے ہیں اُس کو یہ grab کرتی ہے اور مستقبل قریب کے اندر میں یہ foresee کرتا ہوں کہ میڈیکل کالجز کے پرنسپل، ایم ایس صاحبان اور یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز جو ہیں یہ سی ایس پی کلاس میں سے آنا شروع ہو جائیں گے اور یہ اپنے لئے مزید اس طرح کی اسامیاں پیدا کرنے کے حوالے سے غور وخوض کرتے رہتے ہیں یہ چیئر مین کے بعد دوسرا بڑا عہدہ ہے ظاہر ہے جب وہ رائے دے گا اُس کی ایک حیثیت ہو گی۔ کسی بیوروکریٹ کے اس عہدے پر آنے سے رکاوٹ کے طور پر میں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ ایک ٹیکنیکل سا بل ہے اس سے اتھارٹی کے حسن میں بھی اضافہ ہو گا اور یہ جو سینئر سائنسدان ہیں اس حوالے سے اُن کی پذیرائی بھی ہو گی کہ ہم ایک ایسا ٹیکنیکل آدمی لے لیں جو ایگریکلچر میں سے ہو یا فوڈ کے حوالے سے جو ماہر ہو یا ڈرگ کے حوالے سے جو ماہر ہو جس کے اوپر وہ کوئی تخصیص رکھتا ہو ان تینوں شعبوں میں سے اگر کوئی بندہ اس کے اوپر لے لیں گے تو یہ زیادہ بہتر ہو جائے گا اور وہ اپنی رائے دے گا وہ authoritative بھی ہو گی ہاؤس کا وزن بھی اس حوالے سے ہو جائے گا تو میں سمجھتا ہو کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے اور

اپوزیشن نے اس کے اندر جو تجویز دی ہے یہ بہت ہی صائب ہے اور بل کے اندر اس کے نتیجے میں بہتری آنی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ رانا صاحب نے یہ بات پہلی ترمیم کے حوالے سے کی ہے یا دوسری ترمیم کے حوالے سے کہ already دس ممبرز جو ہیں اُنہوں نے اس کو thrash out کیا ہے لیکن جو آپ کے سامنے بل پیش ہوا ہے اس میں جو لوگ اس کے اندر آئے ہیں یہ چیئرمین کے علاوہ پانچ، چھ، سات افراد ہی اس کے اندر موجود تھے جنہوں نے اس پر غور و خوض کیا ظاہر ہے پورے ممبر نہیں آسکے ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی جمہوریت پر یقین ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، جو میں نے اس بل کی proceeding دیکھی ہے اس کے اندر کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہوا کہ اس کے اوپر غور و خوض کرنے کے لئے یہ تینوں جو اس کے اندر شعبے ہیں ایگریکلچر کا ہے، فوڈ کا ہے، ڈرگ کا ہے اس کے حوالے سے جو ماہرین ہیں اُن کو بھی on board لیا گیا ہو یہ بہت ہی اچھا صائب ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان ڈیپارٹمنٹس سے لیا جاتا۔ منسٹر فوڈ تشریف فرما ہیں ان سے رائے لے لی جاتی یہ کوئی بندہ nominate کر دیتے، ایڈوائزر ہیلتھ سے کوئی بندہ لے لیا جاتا اور وہ بھی سلیکٹ کمیٹی میں اپنی رائے دیتے اس طرح کافی بہتری جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ بھی سمجھتے ہیں، آپ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ کا بڑا تجربہ ہے۔ ہم بھی ماضی میں اس ہاؤس کے اندر آتے رہے ہیں اور یہ سارے functions دیکھتے رہے ہیں کہ کس طرح ہوتے ہیں۔ اس طرح کے بل کی drafting ہوتی ہے لاء ڈیپارٹمنٹ اس میں کچھ اہم اہم چیزیں ڈال دیتا ہے اور جو اصل ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے اس کا سیکشن آفیسر، ہیڈ کلرک، سپرنٹنڈنٹ بیٹھ کر اس کو ڈرافٹ کر لیتے ہیں اور اس کے بعد میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ پھر وہ بڑا مقدس ہو جاتا ہے۔ یہ بل اوپر تک چلتا چلا جاتا ہے اس کے اندر کوئی تبدیلی add نہیں ہوتی، وہ یہاں ہاؤس کے اندر lay ہو جاتا ہے اور پھر سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا جاتا ہے۔ اب آپ کے سامنے موجود ہے کہ دس میں سے سات افراد بیٹھے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے کوئی اس فیلڈ کا specialized ہو۔ یقیناً انہوں نے رائے دی ہو گی لیکن ہمارے ہاں روایت اس طرح کی ہے کہ جو کچھ حکومت کی طرف سے آجاتا ہے اگر کوئی تھوڑی بہت بے ضرر سی تبدیلی اس کے اندر ہو جاتی ہے تو وہی تبدیلی entertain ہوتی ہے ورنہ یہ انا کا مسئلہ بنایا ہوتا ہے کہ جو بل آیا ہے اس کو اسی طرح پاس کر کے اسمبلی کے اندر پیش کر دینا ہے۔ بہر حال اس پر اپوزیشن نے غور و خوض کر کے بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات کی ہے کہ اگر تینوں field

میں سے کوئی relevant، کوئی scientist، کوئی تخصیص رکھنے والا یا پی ایچ ڈی ہو ان میں سے کسی کو وائس چیئرمین لگا دیں گے تو اس کا function اور اس کی delivery زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ اس ترمیم پر اپوزیشن کے کئی ممبران نے بیٹھ کر غور و خوض کر کے اسے پیش کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت صائب ہے۔

جناب سپیکر! میں راناثناء اللہ خان سے عرض کروں گا کہ ہم نے اس کے اندر جو اس حوالے سے deliberation کی ہے یہ اس بل کو مزید مضبوط کر دے گی اس لئے یہ اس کو قبول فرمالیں اور اس کو اس محضے میں نہ ڈالیں کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے۔ اگر یہ قبول کر لیں گے تو اس میں مزید بہتری آ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات اُن سے پوچھتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے دو معزز بھائیوں نے اس ترمیم کے حوالے سے بڑی مناسب اور صائب بات کی ہے لیکن میں ان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہوں گا کہ چیئرمین، وائس چیئرمین اور باقی ممبران کا جو role ہے وہ administration cum policy making ہے۔ یہ پوری اتھارٹی مل کر جس میں وزراء بھی ہیں، سیکرٹری صاحبان بھی ہیں وہ اس overall صورتحال کو overview کریں گے۔ ان کا role administration type ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کسی نے گپ شپ کرنی ہے تو وہ لابی میں تشریف لے جائیں یہ مناسب بات نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دونوں معزز ممبران نے جس role کو discuss کیا ہے وہ ڈائریکٹر جنرل کا ہے۔ ڈی جی اتھارٹی اس role کو ادا کریں گے۔ میں ان کی توجہ کلاز 7 کی سب کلاز 6 کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا اس میں ہے کہ:

> The Director General shall be the Chief Executive Officer of the Authority.

جناب سپیکر! یہ سارا role جو انہوں نے فرمایا ہے یہ ڈی جی اتھارٹی نے ادا کرنا ہے اور ڈی جی اتھارٹی کی qualification کلاز 7 کی سب کلاز 2 میں درج ہے۔ وہ بالکل ویسے ہی ہے جس قسم کا اظہار میرے دونوں دوستوں نے فرمایا ہے۔ یہ سب کلاز 2 اس طرح سے ہے کہ:

The Director General shall be an expert in one or more disciplines of forensic science relevant to fertilizer, pesticide, food or drug in accordance with the prescribed standards.

جناب سپیکر! اتھارٹی کا جو چیف ایگزیکٹو آفیسر ہے وہ بالکل ان qualifications کے مطابق ہو گا جن کا ذکر معزز ممبران نے کیا ہے اور یہ already اس Bill کی کلاز (6),(2)7 میں بڑی صراحت کے ساتھ درج ہے۔

MR SPEAKER: Thank you. Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (a), the following be substituted:

"(a) Vice Chairperson who shall be an eminent scientist in the field of Food or Agriculture or Drug."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Raja Rashid Hafeez, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak and Mr Khurram Shahzad. Any mover may move it.

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras be renumbered accordingly:

"(e) three members of the Provincial Assembly of the Punjab, including one woman member and one member from the Opposition to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras be renumbered accordingly:

"(e) three members of the Provincial Assembly of the Punjab, including one woman member and one member from the Opposition to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں to the point بات کروں گا زیادہ لمبی بات بالکل نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ ڈاکٹر ہیں، پانچ چھ تو ڈاکٹر ہی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر to the point بات یہ ہو گی کہ اس ترمیم میں request کی گئی ہے کہ ایک اپوزیشن اور ایک خاتون ممبر کو اس میں add کیا جائے۔ یہاں پر اپوزیشن نے اس اسمبلی میں پچھلے تقریباً تین سال میں جو بھی ترامیم دی ہیں میرے خیال میں 95 فیصد سے زیادہ کو قبول نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نے لاء منسٹر صاحب کو سنا نہیں ہے جب وہ qualification کے بارے میں بات کر رہے تھے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں، qualified لوگ ہمارے پاس بھی تو ہیں۔ میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ جب بھی اپوزیشن نے یہاں پر کوئی ترامیم دیں تو ان پر بہت اچھی advice دیں، پڑھی لکھی advice دیں، کبھی کوئی ہوائی فائر نہیں کیا اور کبھی کوئی unnecessary بات نہیں کی۔ جب بھی بات کی ضروری بات ہی کی ہے کیونکہ پی ایم ایل (ن) اور موجودہ حکومت اپنے آپ کو جمہوریت کی علمبردار claim کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ جمہوریت کا خیال رکھتے ہوئے اس کے اندر اپوزیشن کا ممبر add ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: کیا لسٹ میں اپوزیشن کا ممبر شامل نہیں ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بھلا کس میں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس اتھارٹی میں اپوزیشن کا ممبر شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں اتھارٹی کی بات نہیں کر رہا میں کمیٹی کی بات کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اتھارٹی کی بات کر رہا ہوں کمیٹی کی بات تو نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جب بھی اپوزیشن نے اپنا role ادا کیا ہے وہ پورا پورا ادا کیا ہے اور اس کے ساتھ انہوں نے پوری justification دی ہے۔ اگر آپ اپوزیشن کو بیچ میں نہیں رکھیں گے تو ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا جس طرح حکومت نے باقی چیزیں چلائی ہیں۔ جس نے جو کہا، جو سینئر بندہ involve تھا، جس کے پاس بھی کنٹرول تھا سب نے ہاں میں ہاں ملائی اور آگے چل پڑے۔ جب اپوزیشن کا بندہ بیچ میں ہوتا ہے کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی کا میں بھی حصہ ہوں میں نے وہاں دیکھا ہے کہ جب اپوزیشن کا بندہ بیٹھا ہوتا تھا تو اس پر پوری attention دی گئی جس چیز کو point out کیا گیا ہے اس point کو اٹھایا گیا ہے اور اس پر بات ہوئی ہے۔ اگر اِدھر بھی اپوزیشن کے ممبر کو بیچ میں رکھا جائے گا تو آپ دیکھنا کہ یہ improvement کی طرف جائے گا اور اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کہتی ہے کہ وہ جمہوریت اور سب چیزوں کے بہت بڑے علمبردار ہیں اور وہ اپنے آپ کو claim کرتے ہیں تو میرے خیال میں انہیں اپوزیشن کو شامل کرتے ہوئے بالکل گھبرانا نہیں چاہئے۔ میرے خیال سے اپوزیشن کا بیچ میں آنا اسے بہتر کرے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس کلاز پر بات کرنا چاہوں گی اور جس طرح ڈاکٹر مراد راس صاحب نے کہا کہ اپوزیشن کا ممبر شامل ہونے سے آپ کی کارکردگی میں بہتری آئے گی کیونکہ oversighting ہوتی ہے اور اپوزیشن جس طریقے سے کرے گی تو شاید گورنمنٹ کا بندہ ویسے نہ کر سکے۔ میری درخواست ہے کہ اس میں خاتون ممبر کو بھی شامل کیا جائے جیسا کہ پنجاب حکومت endorse کرتی ہے کہ خواتین کی نمائندگی ہر جگہ ہونی چاہئے تو یہ ایک بڑا positive gesture جائے گا جب ایک خاتون ممبر اور ایک اپوزیشن کا ممبر اس اتھارٹی میں شامل ہوگا۔ یہ تو کلاز پر بات ہو گئی اور جہاں تک اتھارٹی کی بات ہے کہ ہم جو فوڈ ایگریکلچر اینڈ ڈرگ اتھارٹی بل لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جب ہر چیز کے ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں تو ہم اتھارٹیز پر اتھارٹیز کیوں بناتے جا رہے ہیں؟ ایسی کیا وجہ ہے کہ ہم یہ بات accept کر رہے ہیں کہ ہمارے ادارے deliver کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں؟ کیا ہم accept کرتے ہیں کہ ہمارے ادارے کام سنبھال نہیں پائے یا اس میں بیٹھے ہوئے لوگ اتنے efficient نہیں ہیں کہ وہ تمام معاملات کو دیکھ سکیں تو ہمیں ایک اتھارٹی بھی بنانی پڑتی ہے۔ اس طرح تو گورنمنٹ پر اخراجات کا double burden آتا ہے۔ Defiantly جب ایک نئی چیز بنتی ہے اس کے offices بھی ہوتے ہیں اور اس کے اخراجات بھی ہوتے ہیں، اس کے تمام کے تمام لوازمات ہوتے ہیں جو کسی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہو سکتے ہیں، ہم ایک موجود ڈیپارٹمنٹ کو اچھے طریقے سے utilize کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر! اس میں بہتری کی صورتحال اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس میں مزید قابل اور اچھے لوگ شامل کیجئے۔ اس اتھارٹی میں گورنمنٹ کا بھی کوئی ایم پی اے شامل نہیں ہے اس سے گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں اپنی credibility کمزور کر رہی ہے۔ اس میں گورنمنٹ کے ایم پی اے کا ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے اس لئے کہ اس کا مطلب ہے کہ اتھارٹی کسی ایک کے پاس ہے اور وہ ساری اتھارٹیز run کرتی ہیں. This is not democracy جس کی ہم بات کرتے ہیں۔ ہم سب یہاں پر اپنا اپنا

mandate لے کر آئے ہیں اور ان میں اتنی capability ہے کہ ان اداروں کو سنبھال سکیں اور ان میں بہتری لا سکیں۔

جناب سپیکر! میری چھوٹی سی درخواست یہ ہے کہ ایک اتھارٹی بنا کر گورنمنٹ خود کو paralyze کروا رہی ہے کہ آپ capable نہیں ہیں you are not capable enough کہ آپ اپنے کام کر سکیں اور آپ کے اوپر ایک بندہ بیٹھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ترمیم پر آئیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ترمیم کی بات یہ ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ اگر آپ نے کرپشن پر کنٹرول کرنا ہے تو اس میں ایک اپوزیشن ممبر اور ایک حکومتی ممبر شامل ہونا چاہئے بلکہ ایک خاتون ممبر اس میں لازمی شامل ہونی چاہئے۔ اس میں ڈبل خرچے ڈالے گئے ہیں اس کو آپ صحیح معنوں میں justify کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس میں معزز ایوان کی نمائندگی کا تعلق ہے تو جو کیبنٹ ممبران ہیں جن کی تعداد چار ہو گی وہ of course اسی معزز ایوان کو represent کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ کلاز ای میں جن پانچ لوگوں کو گورنمنٹ نے نامزد کرنا ہے ان میں at least ایک خاتون بھی ہو گی اور اس میں پبلک یا پرائیویٹ سیکٹر کی کوئی قدغن نہیں ہے کسی کو بھی یعنی اگر کوئی scientist یا متعلقہ qualification رکھتا ہے وہ اس معزز ایوان سے بھی ہو سکتا ہے، اپوزیشن سے بھی ہو سکتا ہے، گورنمنٹ سے بھی ہو سکتا ہے اسے اس میں نامزد کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: No, sir, let me proceed further. Now, the question is:

> That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> "(e) three members of the Provincial Assembly of the Punjab, including one woman member and one

member from the Opposition to be nominated by the Speaker of the Assembly."

(The motion was lost.)

Now, the third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (j), the following be substituted:

"(j) not more than five scientists from the public and private sector, including at least one female scientist, if available, in the relevant field compatible with the aims and objectives of the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (j), the following be substituted:

"(j) not more than five scientists from the public and private sector, including at least one female scientist, if available, in the relevant field compatible with the aims and objectives of the Act."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں یہی گزارش ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ ہمیں اس relevant field میں بندے چاہئیں۔ یہ scientist تو رکھ رہے ہیں لیکن کیا گارنٹی ہو گی کہ جو یہ پانچ ممبران including one female member appoint کریں گے وہ relevant اسی field سے ہوں گے؟ اس ترمیم کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں انہی field سے بندے لینے چاہئیں جو کہ ماہر ایگریکلچر ہوں، جن کا تجربہ ہو، وہ scientist ہوں جنہوں نے اس پر کام کیا ہو، جنہوں نے اس پر محنت کی ہو، جو زراعت کو جانتے ہوں جو زرعی ادویات کی جعلسازی کو جانتے ہوں جو کھاد کے حوالے knowhow رکھتے ہوں۔

جناب سپیکر! میری بس یہی گزارش تھی، یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر حکومت اس کو مان لے۔ میری حکومت، لاء منسٹر صاحب اور اس ہاؤس سے یہی ہمدردانہ گزارش ہے کہ اس میں کم از کم relevant field کے آدمیوں کو آزمانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کلاز کی جو دیگر language ہے اس میں یہ understood ہے یعنی اس میں مزید relevant لکھ دینے سے کوئی relevancy میں فرق نہیں پڑتا اور جو scientists اس field سے متعلقہ ہوں گے انہی کو بطور scientists نامزد کیا جائے گا۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3), for para (j), the following be substituted:

"(j) not more than five scientists from the public and private sector, including at least one female scientist, if available, in the relevant field compatible with the aims and objectives of the Act."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: جی، یہ جمہوریت ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان سے پوچھ لیں کہ یہ ہاتھ کس لئے اٹھائے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سب کو پتا ہے۔

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), after para (m), the following be added as para (n) and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> "(n) maintain close liaison with the Punjab Forensic Science Agency and seek assistance to efficiently perform its functions."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), after para (m), the following be added as para (n) and subsequent paras be renumbered accordingly:

"(n) maintain close liaison with the Punjab Forensic Science Agency and seek assistance to efficiently perform its functions."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے state of the art ایک ایسی لیبارٹری بنائی ہے، دیکھیں جہاں پر ہم تجاویز دیتے ہیں، تنقید کرتے ہیں یعنی تنقید برائے تنقید نہیں کرتے بلکہ جہاں پر کوئی اچھی چیز ہے اس کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔ پچھلے دنوں سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کو اس لیبارٹری کا visit کروایا گیا۔ میں یقیناً پورے ہاؤس میں اس لیبارٹری کی تعریف کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! کسی کی بات بھی سن لیا کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! موجودہ اسمبلی اور سابقہ اسمبلی معزز ممبران کی کاوشوں سے اس لیبارٹری کا وجود عمل میں آیا جس میں ہم سب شامل ہیں۔ 2008 سے 2013 کی جو اسمبلی تھی اس نے اس لیبارٹری کا بل پاس کیا، اس بل کے حوالے سے یہ فرانزک لیبارٹری کا وجود عمل میں آیا ہے۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس لیبارٹری سے کوئی فائدہ لیا جائے، اس لیبارٹری میں ہم گئے ہیں وہ ایک اچھی لیبارٹری ہے، سنا ہے اس کے ڈی جی صاحب بھی کافی تنخواہ لے رہے ہیں، کافی سہولیات بھی لے رہے ہیں۔ ان کی اتنی زیادہ تنخواہ کا کچھ فائدہ بھی اٹھانا چاہئے، وہ اگر بیس پچیس لاکھ روپے ماہانہ اور اس کے علاوہ بھی کچھ facilities لے رہے ہیں، کم از کم حکومت کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس لیبارٹری کی اتنی اچھی بلڈنگ بنا کر صرف اور صرف اپنے سیاسی مخالفین پر پرچے کروا کر ان کے جعلی رزلٹ لینے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اس لیبارٹری کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سیاست میں نہ جائیں بلکہ ترمیم پر بات کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بیچ میں جو بات کرتے ہیں اس سے پرہیز کریں۔

That's not allowed. I will not allow that. Thank you.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں بات کر رہا ہوں، آپ ہماری بات سننا نہیں چاہتے تو پھر ہم اپنی ترمیم واپس لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ترمیم ہی واپس لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: irrelevant بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس میں irrelevant بات کون سی کی ہے؟ میں نے تو کہا ہے کہ وہ لیبارٹری ایک اچھی لیبارٹری ہے، اب اگر میں نے کہا ہے کہ یہ اچھی بنائی ہے وہ تو relevant ہو گئی ہے۔ اب اس میں تھوڑی سی یہ بات کر لی کہ یہ نہ کریں تو وہ irrelevant ہو گئی ہے، واہ جی واہ، یہی اصول ہیں آپ سب کے، براہ مہربانی جمہوریت میں ہمیں بات کرنے کا جو حق ہے وہ تو نہ چھینیں۔ ویسے بھی آپ کی اکثریت ہے آپ نے اپنی اکثریت کی وجہ سے بل تو پاس کر ہی لینا ہے لیکن ہمارا جو بولنے کا حق ہے وہ تو نہ چھینیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک بولنا چاہئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بولنے کا حق تو نہ چھینیں۔

جناب سپیکر: جس بات کا سر پیر نہ ہو اس پر بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم تو آپ کو تجاویز دے رہے ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ اس لیبارٹری سے استفادہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا ابھی پتا کرتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس لیبارٹری میں زرعی ماہرین کی بھی تعیناتی کی جائے، اس لیبارٹری کو اربوں روپے لگا کر بنایا گیا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ایشیا کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے۔

جناب سپیکر: بڑی اچھی بات ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہ ایشیا کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے تو اس لیبارٹری سے ہم استفادہ کیوں نہیں کرتے؟ کم از کم یہ جو اتھارٹی بن رہی ہے یہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ وزیر قانون آپ ہماری اس بات پر ہمدردانہ غور کریں کہ اس لیبارٹری سے فائدہ لیں، آپ نے اس پر جو کروڑوں

اربوں روپے لگائے ہیں، اس کو صرف ایک state of the art بنا کر یہ دکھانا کہ ہم نے ایک بہت بڑی لیبارٹری بنادی ہے جو پورے ورلڈ میں کہتے ہیں کہ سیکنڈ نمبر پر ہے اور ایف بی آئی کی لیبارٹری کے بعد یہ دنیا کی سب سے اچھی لیبارٹری ہے۔ میں خود بھی تجویز کے ساتھ ساتھ اس کی تعریف بھی کر رہا ہوں، اس حوالے سے اس لیبارٹری سے استفادہ کیا جائے اور وہاں پر ایک ایسا شعبہ بھی بنایا جائے جس میں زرعی ادویات، کھاد اور بیج کے ماہرین شامل ہوں جس سے اس سارے سلسلے کو بہتر کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس لیبارٹری سے متعلق جو فرمایا ہے یقیناً یہ لیبارٹری اس ملک اور صوبے کا ایک ایسا asset ہے کہ جس کی credibility کا اس وقت معیار یہ ہے کہ بیرونی ممالک سے بھی جو disputed cases ہوتے ہیں ان میں سے جو as referee laboratory کو جو cases recommend ہوتے ہیں وہ cases بھی پوری دنیا بھر سے اس لیبارٹری کو recommend ہو رہے ہیں۔ جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس لیبارٹری کا انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کیا ہے یہ لیبارٹری largest in Asia and second largest in the World ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لیبارٹری کو بنانے کا سہرا موجودہ حکومت کے سر ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ کارنامہ اس لئے سرانجام دیا ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کرائم انوسٹی گیشن میں آج سے پچاس سال پہلے سائنٹیفک طریقوں پر جا چکی ہے لیکن ہمارا ابھی تک انوسٹی گیشن کا نظام اسی پرانے طریقے سے چل رہا تھا۔ اس لیبارٹری کے آنے سے جو تھانہ کلچر ہے، تھانہ کلچر میں بنیادی طور پر جس بات کا لوگوں کو گلہ ہے یا جس بات پر لوگ exploit ہوتے ہیں وہ یہی ہے کہ تھانیدار پیسے لے کر ضمنی لکھتا ہے اور اس ضمنی میں گنہگار کو بے گناہ اور بے گناہ کو گنہگار کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ لیبارٹری جس کرائم کے scene کو cordon کرنے کے بعد وہاں سے evidence collect کرے گی وہاں اس evidence کی بنیاد پر جس ملزم کو اس کرائم سے relate کیا جائے گا، نامزد کیا جائے گا سائنٹیفک سائنس کی evidence کا یہ دعویٰ ہے کہ کروڑوں اربوں انسانوں میں سے وہی انسان ہو گا جس کو وہ نامزد کریں گے کہ اس scientific evidence کے مطابق یہ ملزم ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ایوان کی خدمت میں ایک مثال یہ عرض کروں گا کہ یہاں لاہور میں ایک ہوٹل میں واقعہ ہوا کہ ایک لڑکی کے ساتھ rape ہوا، جس نے بعد میں الزام لگایا کہ میرے ساتھ gang rape ہوا ہے اور آٹھ لوگوں نے میرے ساتھ gang rape کیا ہے۔ اس scene کو لیبارٹری نے cordon of کیا، اس کے بعد وہاں سے evidence collect کیا اور evidence collect کرنے کے بعد scientific evidence کی بنیاد پر ان آٹھ میں سات لوگ بے گناہ پائے گئے اور ایک جو صحیح ملزم تھا اس کو نامزد کیا گیا۔ اگر یہی کام تھانیدار اپنی ضمنی لکھنے کے ذریعے سے کرتا تو یقیناً وہاں پر کرپشن کا دخل ہوتا اور کسی بے گناہ کو گنہگار ثابت کر دیا جاتا یا گنہگار پیسے کے زور پر کرپشن کے زور پر بے گناہ ہو جاتا۔

جناب سپیکر! یہ تھانہ کلچر کے لئے ایک ایسا asset ہے جو آگے چل کر ہمارے ہاں جو پولیس انوسٹی گیشن کا جو سسٹم ہے اس کو altogether change کر دے گا اور یہ لیبارٹری نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہے۔ یہ خدمت نہ صرف صوبہ پنجاب کے لئے ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کے لئے ہے اور اس خدمت کو الحمد للہ ہمیں، اس گورنمنٹ کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ اس لیبارٹری کا قیام عمل میں لائی ہے۔ جہاں تک میرے بھائی نے مخالفین سے متعلق بات کی ہے، اس کا انٹرنیشنل سٹینڈرڈ ہے اس پر دنیا کو یقین ہے اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس فرانزک لیبارٹری کا کوئی بھی ٹیسٹ، دنیا بھر کی کسی دوسری لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جائے اور وہاں پر جا کر کامیاب نہ ہو۔ میرے بھائی نے جو ترمیم پیش کی ہے کہ اس فرانزک لیبارٹری کا close liaison ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس اتھارٹی کو جس کو آج ہم legislate کرنے جا رہے ہیں، اس کی جو اتھارٹی ہے اس میں فرانزک لیب کے جو ڈائریکٹر جنرل ہیں اس کے ex-offico member ہیں اس لئے اس میں close liaison کی بات automatically ہے کیونکہ اس فرانزک لیبارٹری کے ڈائریکٹر جنرل اس اتھارٹی میں بیٹھے ہوں گے، جس کو ہم legislate کرنے جا رہے ہیں تو اس سے زیادہ مزید رابطہ بلکہ ان کی supervision اس سلسلے میں ہو گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

Now, the question is:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (2), after para (m), the following be added as para (n) and subsequent paras be renumbered accordingly:

"(n) maintain close liaison with the Punjab Forensic Science Agency and seek assistance to efficiently perform its functions."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! جیسے لاء منسٹر صاحب بار بار qualification کے بارے میں یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ ہم اسی relevant field سے بندے لیں گے اور ڈائریکٹر جنرل کی naturally qualification اسی relevant field سے ہو گی۔ اگر ان کی یہ یقین دہانی ہے تو میں یہ ترمیم withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ترمیم withdraw کر لی گئی ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 8 & 9

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 & 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 8 & 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 10 of the Bill, in sub-clause (3), after the word "question", occurring at the end, the words "with the advice that the question may be raised with the forum duly qualified to answer the question", be added.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 10 of the Bill, in sub-clause (3), after the word "question", occurring at the end, the words "with the advice that the question may be raised with the forum duly qualified to answer the question", be added.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر مختصراً یہی تجویز ہے کہ عدالت کے سوال پر اتھارٹی پر ایسی کوئی چیز نہ اٹھ سکے جس سے عوام کو مسائل سے دوچار ہونا پڑے اس لئے گزارش ہے کہ اگر یہ اس ترمیم کو لے لیں تو اس سے یہ بہتری ہو گی۔ ہمارے کورٹ سسٹم میں جب اس اتھارٹی کے احکامات کو challenge کریں گے تو ہم ان challenges کو مضبوطی سے تھام سکیں گے اور اس سے بہتری آئے گی، اس کے results میں بہتری آئے گی اور اس کے احکامات پر عمل کرنے میں بھی بہتری آئے گی۔ یہی گزارش ہے کہ اس طرح یہ ایک اچھا qualified answerable question ہو گا اس لئے مہربانی کر کے اسے add کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: پوچھتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم میں میرے معزز بھائی تھوڑا confuse کر رہے ہیں اس میں

10. Clarification of Opinion :-(1) if an expert opinion is not clear, the court, tribunal or concerned authority may refer it to the Authority for clarification on a specific question.

اگر کورٹ میں کوئی opinion clear نہیں ہے تو انہوں نے refer کرنا ہے اور وہ کر سکتی ہے

(2) The authority shall, on receipt of the reference, send the clarification on the question to the concerned court, tribunal or authority.

تو یہ entirely different چیز ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 10 of the Bill, in sub-clause (3), after the word "question", occurring at the end, the words "with the advice that the question may be raised with the forum duly qualified to answer the question", be added.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 11 to 19

MR SPEAKER: Now, Clauses 11 to 19 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 11 to 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان ظہر)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Raja Rashid Hafeez, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak and Mr Khurram Shahzad. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 20 of the Bill, in sub-clause (1), for the words "he shall be punished with imprisonment which

may extend to three years but which shall not less than one month and with fine which may extend to five hundred thousand rupees but which shall not be less than twenty five thousand rupees", the words "he shall be punished with imprisonment which may extend to five years but which shall not be less than one year and with fine which may extend to one million rupees but which shall not be less than two hundred thousand rupees", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 20 of the Bill, in sub-clause (1), for the words "he shall be punished with imprisonment which may extend to three years but which shall not less than one month and with fine which may extend to five hundred thousand rupees but which shall not be less than twenty five thousand rupees", the words "he shall be punished with imprisonment which may extend to five years but which shall not be less than one year and with fine which may extend to one million rupees but which shall not be less than two hundred thousand rupees", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آج ہم جس اتھارٹی کو زیر بحث لائے ہیں یہ بہت important authority ہے اس کا تعلق ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگز سے ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایسے ادارے ہیں جن کا تعلق directly انسانوں کے ساتھ ہے اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اتھارٹی کو بڑا سوچ سمجھ کر بنانا چاہئے تھا لیکن اس پر بہت جلد بازی کی گئی ہے جیسے پہلے بھی ہم نے اپنے Bills میں ایسے ہی کیا اور

حکومت نے جلدی جلدی Bills بنائے اور جلدی جلدی ان کو پاس کرایا اور بہت سی ایسی باتیں جو ان میں ہونی چاہئیں تھیں نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے implementation مؤثر طریقے سے نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس بل میں ایک بہت ہی important عنصر missing ہے یعنی punishment کی کوئی provision نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو وہ بہت معمولی ہے۔ سزا و جزا کے لئے کوئی خاطر خواہ provision اس بل میں موجود نہیں ہے۔ جب اس قسم کی کمیاں اور خامیاں بل میں رہ جاتی ہیں تو پھر اس کی implementation کو مؤثر بنانے کے لئے ان ضروری چیزوں کو لازماً زیر غور لانا چاہئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. خاموشی اختیار کریں۔ جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ اتھارٹی کسی جُرم کا تعین کر کے سزا نہیں دے سکے گی، سزا دلوائے گی اور نہ ہی کسی ادارے کو سفارش کرے گی کہ لیبارٹری میں لایا گیا نمونہ غیر معیاری یا ملاوٹ شُدہ ہے۔ اگر ہم Clause-5 میں دیکھیں جو کہ functions پر مبنی ہے تو اس کی sub-clause(h) میں الفاظ accused and offence کا ذکر ہے لیکن اس کو سزا کتنی ہو گی، جُرمانہ کتنا ہو گا، مقدمہ درج ہو گا یا نہیں اس کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ اسی طرح Clause-20(3) میں صرف اس حد تک ذکر کیا گیا ہے کہ عدالت کسی جُرم کی cognizance صرف ڈائریکٹر جنرل کے کہنے پر کرے گی۔ اب عدالت کے trial کا کیا دائرہ کار ہے اس سے متعلق بھی بل میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! اتھارٹی کے وہ ملازم جو test کے لئے samples لے کر آئیں گے اور اپنی report میں بے ایمانی کریں گے تو ان کے لئے اس بل میں کسی قسم کی کوئی سزا نہیں رکھی گئی۔ اس اتھارٹی کا تعلق خوراک، ڈرگز اور زرعی ادویات کے ساتھ ہے جو کہ انسانی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے سزا و جزا کا تعین کرنا بہت ضروری ہے۔ اس بل میں جو سزا رکھی گئی ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ 25 ہزار روپے جُرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گی کہ اس کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کی جائے لہٰذا میں یہ درخواست کروں گی کہ ہماری ترمیم کو consider کیا جائے اور اسے اس بل کا حصہ بنایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگر آپ نے گپ شپ کرنی ہے تو لابی میں تشریف لے جائیں۔ مہربانی کر کے ایوان میں خاموشی اختیار کریں۔ جی، ڈاکٹر نوشین حامد!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہم نے Clause-20 کے لئے ترمیم دی ہے۔ اگر اس اتھارٹی کا ملازم جان بوجھ کر یا negligence کی وجہ سے غلط رپورٹ بنا کر عدالت کے سامنے پیش کرے گا تو اس کو دی جانے والی سزا کو ہم نے اپنی ترمیم میں بڑھانے کی سفارش کی ہے۔ جیسا کہ بار بار ذکر ہو رہا ہے کہ یہ اتھارٹی directly انسانی جانوں اور ان کی صحت کے ساتھ linked ہے تو اس کے اندر سزائیں بھی اسی حساب سے ہونی چاہئیں جو کہ انسانی جان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہوتی ہیں۔ اس بل کی Cluase-20 میں 25 ہزار روپے جرمانہ تجویز کیا گیا ہے۔ اب جو ملازم غلط رپورٹ بنائے گا ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر بنائے گا تو اس کے لئے 25 ہزار روپے جرمانہ ادا کر کے بچ جانا کوئی مشکل نہیں ہو گا اور وہ آسانی سے یہ جرمانہ pay کر لے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ west میں کوئی فرشتے نہیں ہوتے مگر وہاں پر ایسی اتھارٹیز کیوں کامیاب ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ وہاں پر accountability and punishment کا ایک بہت مضبوط اور مؤثر نظام موجود ہے۔ ہمارے ہاں بہت ساری authorities بنتی ہیں مگر ان کا function اس لئے اتنا کارآمد نہیں ہوتا اور وہ effective اس لئے نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے اندر accountability and punishment بہت کمزور ہوتی ہے۔ آج اگر ہم ایک نئی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں اس کے سسٹم کو بہت مضبوط بنانا چاہئے اور اس قسم کی punishments اور جُرمانے ہونے چاہئیں کہ جن کی وجہ سے وہاں کے ملازم discourage ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس اتھارٹی کا ملازم اگر غلط کام کرے گا یا غلط رپورٹ پیش کرے گا تو اس کے لئے minimum سزا ایک ماہ قید یا 25 ہزار روپے جرمانہ رکھی گئی ہے۔ سزا اصل میں ایک خوف ہوتا ہے تاکہ لوگ جُرم سے دُور رہیں۔ سزا کا مقصد کسی شخص کو نقصان پہنچانا نہیں ہوتا۔ ہم زیادہ

سزا کی بات اس لئے کرتے ہیں تاکہ معاشرے کا فرد سزا کے خوف کی وجہ سے جُرم سے دُور رہے۔ جب اتھارٹی کا کوئی ملازم کسی عدالت میں غلط رپورٹ پیش کرے، چاہے وہ رپورٹ خوراک، ڈرگز یا زرعی ادویات کے بارے میں ہو تو اس کے لئے ایک ماہ کی قید یا 25ہزار روپے جرمانہ کچھ بھی نہیں ہے اور یہ سزا یا جرمانہ اسے اس جُرم سے روک نہیں سکتا۔ ہماری یہ تجویز ہے کہ اس قید کی سزا اور جُرمانے کو بڑھایا جائے۔ ہم نے تجویز کیا ہے کہ کم از کم دو لاکھ روپے جُرمانہ یا ایک سال کی قید کی سزا رکھی جائے تاکہ وہ اس سزا کے خوف سے اس جُرم سے دُور رہے۔ اس جُرم کے لئے جتنی کم سزا اس بل میں تجویز کی گئی ہے اس سے تو کوئی آدمی بھی خوف زدہ ہو گا اور نہ ہی وہ ایسے جُرم سے باز رہے گا۔ سزا بڑھانے کا مقصد کسی کو تکلیف دینا نہیں بلکہ معاشرے کے افراد کو جُرم سے دُور رکھنا ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ ہماری اس ترمیم کو منظور کیا جائے اور اسے اس بل کا حصہ بنایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے میرے معزز بھائیوں نے اپنی ترمیم میں اس سزا میں اضافہ تجویز کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک ماہ قید کی سزا کو بڑھا کر ایک سال کر دیا جائے اور اسی طرح جرمانہ کی رقم کو 25ہزار روپے سے بڑھا کر دو لاکھ روپے کر دیا جائے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ Offence کی تعریف Clause-20 میں ہے کہ:

> **20. Offence.**-(1) If an employee of the Authority knowingly or negligently renders false, incorrect or misleading opinion before a court, tribunal or the concerned authority…

یعنی اس میں knowingly or negligently کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اب negligently کو further explain کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک innocence bona-fide ہو سکتی ہے اور criminal negligence بھی ہو سکتی ہے اور یہ اختیار اتھارٹی کے پاس نہیں بلکہ عدالت کے پاس ہے۔ اس سلسلے میں cognizance سیشن جج لیول کی عدالت لے گی۔

جناب سپیکر! قرآن پاک میں سزا سے متعلق عدل بالاحسان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسلام نے ہمیں منصفانہ طور پر سزا دینے کا حکم دیا ہے ظالمانہ طور پر سزا دینے کا حکم نہیں دیا۔ اس حوالے سے عدالت کے پاس ایک واضح discretion ہو گی کہ اگر کسی نے knowingly یا criminal

negligence کی ہے تو اس کو پانچ سال قید کی سزا یا پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہو سکتا ہے۔اگر otherwise بات ہے،اگر کسی سے mistakenly or in bona-fide intention کوئی غلطی یا negligence ہوئی ہے تو اس میں سزا کو کم رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں upper limit ایسے لوگوں کے لئے ہے جو کہ knowingly جان بوجھ کر خرابی کریں گے تو ان کے لئے یہ سزا کافی ہے اور اگر کوئی negligence کا پہلو ہے تو اس میں عدالت اس کے مطابق فیصلہ کر سکتی ہے۔بہت شکریہ

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 20 of the Bill, in sub-clause (1), for the words "he shall be punished with imprisonment which may extend to three years but which shall not less than one month and with fine which may extend to five hundred thousand rupees but which shall not be less than twenty five thousand rupees", the words "he shall be punished with imprisonment which may extend to five years but which shall not be less than one year and with fine which may extend to one million rupees but which shall not be less than two hundred thousand rupees", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

بحث

پنجاب میں گڈ گورننس کے اقدامات پر بحث

جناب سپیکر: جی، آج کے ایجنڈے کا اگلا item پنجاب میں good governance کے اقدامات پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز قائد ایوان کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں قائد ایوان کو floor دے رہا ہوں۔ جی، قائد ایوان!

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "پاناما لیکس" کی نعرے بازی)

جی، محترم قائدِ ایوان! (قطع کلامیاں)

Order please, order please on both sides. جی، قائدِ ایوان!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ گزارشات کرنے کا موقع عطا فرمایا اور اس معزز ایوان کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ یہاں پر آج

ماشاءاللہ بھرپور محفل موجود ہے۔آج کل کے حوالے سے میں کچھ معروضات پیش کرنا چاہوں گا۔یقیناً پاناما لیکس نے پورے ملک میں ایک ہلچل پیدا کی اور ٹیلیویژن واخبارات میں دن رات اس پر گفتگو ہوتی رہی اور ایوانوں میں بھی اس پر گفتگو ہوتی رہی مگر الحمد للہ وزیراعظم پاکستان نے خود ٹیلیویژن پر قوم سے خطاب کیا اور یہ کہا کہ پاناما لیکس کے حوالے سے گو کہ اُن کا کہیں بھی دُور دُور تک ذکر نہیں چونکہ اُن کے بیٹوں کا ذکر ہے تو میں چیف جسٹس آف سپریم کورٹ سے درخواست کروں گا کہ وہ سپریم کورٹ کا کمیشن بنائیں اور اُس میں میرے بیٹے سارے شواہد اور سارے ثبوت لے کر جائیں گے اور یقیناً پہل میں کروں گا۔اس سے بڑھ کر نیک نیتی کا اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا تھا لیکن TOR's کے حوالے سے متحدہ اپوزیشن، جو کہ اب متحدہ نہیں رہی، انہوں نے اس بارے میں مزید سوالات اُٹھائے اور اُس پر بھی وزیراعظم نے کہا کہ میں اس حوالے سے ایوان میں اپوزیشن کے لیڈرز کے ساتھ مشاورت کروں گا مگر اپوزیشن نے جو TOR's بنائے اُس میں قرضوں کی معافی کا معاملہ حذف کر دیا گیا، اُس میں kickback commission اور کرپشن کے معاملے کا دُور دُور تک ذکر نہیں کیا گیا اور جو TOR's بنائی گئیں ایسا لگتا تھا کہ وہ کرپشن کے خلاف نہیں، ایک فرد واحد کے خلاف ہیں۔یہ ہے وہ خلاصہ مگر پرسوں وزیراعظم نے دوبارہ ایوان میں اپنا مقدمہ پیش کیا اور پوری طرح حقائق کے ساتھ میرے خاندان کا سارا معاملہ پیش کیا، میں اُس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا چونکہ اس ایوان میں موجود تمام معزز ممبران نے اور پورے پاکستان نے وہ تقریر سُنی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں کسی بات کو repeat نہیں کروں گا ماسوائے اس بات کے کہ کل ٹیلیویژن پر اینکر نے سوال کیا کہ میاں محمد نواز شریف نے کہا تھا کہ 2۔جنوری 1972 میں جب اتفاق فاؤنڈریز قومیائی گئی یا یوں کہیے کہ حکومت نے بغیر کسی معاوضے کے اُس کو اپنے قبضے میں لے لیا تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے تو پاکستان کی ایک سیاسی پارٹی کے ایک معزز لیڈر نے کہا کہ نہیں، اُس کا تعلق بائیس خاندانوں سے تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں اس کی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا خاندان 1972 میں بائیس خاندانوں میں شمار نہیں ہوتا تھا۔میرے لئے یہ چیز باعث فخر ہے کہ میرے والد کا تعلق ایک غریب کسان گھرانے سے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے اور 1930 کی دہائی میں میرے والد صاحب نے اپنے بھائیوں کے ساتھ مزدوری شروع کی اور اس طرح کاروبار میں آئے۔2۔جنوری

1972 کو جب اُس زمانے کی حکومت نے اتفاق فاؤنڈریز کے اوپر قبضہ کیا تو یہ پاکستان کا سب سے بڑا سٹیل اور انجنیئرنگ کا کارخانہ بن چکا تھا جہاں پر ہزاروں لوگوں کو روزگار ملتا تھا اور باقی تفصیل وزیراعظم نے بتائی مگر ایک بات میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب 2۔جنوری 1972 کو پاکستان کا سب سے بڑا کارخانہ قومیایا گیا تو اُس وقت وہاں پر صرف زرعی مشینری نہیں بن رہی تھی، یہاں پر زراعت سے تعلق رکھنے والے جو میرے معزز بھائی موجود ہیں، ان کے بزرگوں کو اس کا علم ہے کہ اس زمانے میں اتفاق کا تھریشر پورے پاکستان میں ہر جگہ بکتا تھا خالی زرعی مشینری نہیں، خالی دوسری مشینری نہیں بکتی تھی، 1971 میں جنگ ہوئی تھی تو جنگی ساز و سامان بھی اس فیکٹری میں بنتا تھا۔ اس پر مجھے بہت فخر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس سے زیادہ اس موضوع پر بات نہیں کروں گا اور اس کو ختم کرتے ہوئے میں آگے بڑھوں گا کہ آج بات پاناما لیکس کے حوالے سے قوم سچ جاننا چاہتی ہے، قوم امانت، دیانت اور کرپشن و لوٹ مار جو کہ ماضی کا وتیرا تھا آج اس کا فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔ آج قوم فیصلہ کرنا چاہتی ہے کہ آج اندھیروں کو ختم کرنے کے لئے وزیراعظم کی سربراہی میں جو کاوشیں ہو رہی ہیں اور ماضی کے اندھیرے جو پورے ملک میں چھائے ہوئے تھے پاکستان کی معیشت کو، پاکستان کی زراعت کو، پاکستان کی تعلیم کو، پاکستان کے ہسپتالوں کو جس نے تباہ کر رکھا تھا آج قوم اس کے اوپر اچھی طرح جانتی ہے اور فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ موقع ہے کہ اب فیصلہ ہو جائے کہ قوم نے اِس راستے جانا ہے یا اُس راستے جانا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ جو لوٹ مار ہوئی، میگا سکینڈلز ہوئے میں ایک نہیں بیسیوں کے نام اس معزز ایوان میں آپ کی خدمت میں لے سکتا ہوں لیکن سب جانتے ہیں کسی کا نام لینا مقصود نہیں، کسی سکینڈل کا نام لینا مقصود نہیں ہے مقصود صرف یہ ہے کہ اس ملک کو 69 سالوں میں کرپشن، کمیشن، زمینوں پر قبضے اور kickbacks نے کھوکھلا کر دیا ہے۔ آج قوم متحد ہے کہ ہمیں نہ صرف اس ماضی کا احتساب کرنا ہے بلکہ آئندہ کے لئے ایسا راستہ منتخب کرنا ہے کہ کوئی مائی کا لال اس غریب قوم کے یتیموں اور بچوں کے پیسے نہ کھا سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں انتہائی عاجزی مگر بڑے اعتماد کے ساتھ چند باتیں آپ کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات جو میں کروں گا اس معزز ایوان کی امانت ہے اور آج نہیں کبھی بھی اس میں ایک لفظ کی بھی حقائق کے حوالے سے کوئی خیانت ہو تو میں اس ایوان کا مجرم ہوں گا۔

جناب سپیکر! بجلی کے حوالے سے پچھلے تین سالوں میں جو کاوشیں کی گئیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ آج اس وقت بھی گرمی 45 ڈگری سینٹی گریڈ سے اوپر ہے لیکن آج اگر الحمدللہ پاکستان میں اس شدید گرمی کے باوجود بھی لوگ سڑکوں پر نہیں آئے یا نہیں آ رہے جو ماضی میں آیا کرتے تھے تو اس کی واحد وجہ ایک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ پُرامید ہیں کہ اگلے سال اور اس سے اگلے سال اس ملک کے اندر اندھیرے چھٹ جائیں گے اور ہر طرف روشنی ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ China Pakistan Economic Corridor(CPEC) جو کہ 46۔ارب ڈالر کا منصوبہ ہے۔ ہمارے سیاسی مخالفین کہتے تھکتے نہیں تھے کہ یہ تو بڑے مہنگے قرضے ہیں، یہ سب جھوٹ بولا جا رہا ہے، یہ سب غلط بیانی ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے پاکستان کو اور مقروض کیا جا رہا ہے۔ چائنا کوئی CPEC نہیں دے رہا، یہ سب ملمع کاری ہے اور یہ سب جھوٹ پر مبنی ایک افسانہ ہے۔ آج میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے CPEC کے حوالے سے پنجاب میں نہیں، سندھ میں نہیں، بلوچستان میں نہیں، خیبر پختونخوا میں نہیں بلکہ پورے ملک میں ہزاروں میگاواٹ بجلی کے منصوبوں پر تعمیر جاری ہے جو اگلے سال مکمل ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک دو مثالیں پنجاب کے حوالے سے دے کر اپنی اس بات کو مکمل کروں گا کہ ساہیوال ڈویژن سے میرے یہاں پر جو محترم بھائی اور بہنیں بیٹھی ہیں وہ جانتے ہیں کہ 1320 میگا واٹ کے منصوبہ کی 1.8۔ارب ڈالر قیمت ہے۔ دن رات وہاں پر تعمیر ہو رہی اور اگلے سال اس خدائے بزرگ و برتر کو منظور ہوا تو یہ منصوبہ 1320 میگاواٹ بجلی پاکستان کو مہیا کر رہا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بہاولپور سے یہاں پر میرے بے شمار نوجوان بھائی، بزرگ اور بہنیں موجود ہیں۔ یہ اس بات کی بلاخوف تردید گواہی دیں گے کہ CPEC کے تحت شمسی توانائی کے حوالے سے کئی سو میگاواٹ کے منصوبے وہاں پر جاری و ساری ہیں اور اس وقت بھی شمسی توانائی سے بجلی نیشنل گرڈ میں مہیا کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ صحرا تھا، وہاں پر ریت کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور آج سے صرف ڈیڑھ دو سال پہلے وہاں پر کام شروع ہوا اور اس وقت تقریباً 300 میگاواٹ شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ آپ سندھ جائیں تو 1320 میگاواٹ کا منصوبہ پورٹ قاسم میں تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور وہ بھی خدا نے چاہا تو اگلے سال کے اختتام پر انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ آپ گوادر

پورٹ کو لے لیں، قومی شاہراہ کو لے لیں تو یہ کیا ہے، کیا یہ جھوٹ ہے اور کیا یہ قرضے ہیں؟ یہ چین کی خالص سرمایہ کاری ہے۔ یہ قرضے بھی انہی کے ہیں اور acuity بھی انہی کی ہے، loans بھی انہی کے ہیں اور risk بھی انہی کا ہے۔ مجھے آپ بتادیں کہ دنیا میں کون سا ملک ایسا ہے جو 46۔ارب ڈالر میں سے 34۔ارب ڈالر کے منصوبے صرف بجلی کے ہیں اور باقی infrastructure کے حوالے سے ہیں۔ مجھے آپ بتادیں اور میں اس ایوان میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ممبران اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں یہ سوال کرتا ہوں کہ پاکستان کی 69 سالہ تاریخ میں وہ کون سا دن تھا، کون سی حکومت تھی اور کون سا دور تھا کہ 34۔ارب ڈالر تو بڑی دور کی بات ہے کسی نے 34۔ ملین ڈالر بھی یہاں پر لگائے ہوں۔ اس کے جواب میں پوری قوم گواہی دے گی کہ صرف چین ہے جس نے تمام تر سرمایہ کاری کی ہے۔

جناب سپیکر! After all وہ ایک ملک ہے وہاں پر تیل نکلتا ہے، گیس نکلتی ہے اور نہ پام آئل ہے۔ وہ محنت کرتے ہیں اور محنت کی کمائی سے انہوں نے اپنی دولت ایک ایک پائی کر کے جوڑی ہے۔ اس میں سے 34۔ارب ڈالر اس کا مطلب ہے کہ پاکستان کے جو total reserves ہیں یہ amount ان سے تقریباً ڈگنی ہے۔ پاکستان کے reserves صرف 21۔ارب ڈالر ہیں اور یہ 34۔ارب ڈالر کے بجلی کے منصوبے ہیں۔

جناب سپیکر! کتنا افسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک قوم ہیں۔ ہم ایک زخم خوردہ قوم ہیں۔ اس نے بہت کچھ گنوایا ہے اور گنوایا اشرافیہ کے ہاتھوں ہے۔ معاف کیجئے گا کہ ان تمام ادوار میں چاہے وہ ملٹری لیڈر شپ تھی چاہے پولیٹیکل لیڈر شپ تھی وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ عام آدمی کراچی میں، ماچھی گوٹھ میں، رحیم یار خان میں، حیدر آباد، پشاور اور جو کوئٹہ میں رہتا ہے وہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ جن لوگوں کو آگے ذمہ داری دی گئی ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے پاکستان کو آج 69 سال میں کہاں کھڑا کیا جس کا قائداعظم کی روح نے سوچا بھی نہ ہوگا۔ اقبال کی روح تڑپتی ہے مگر آج وہ دن آ ہی گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و کرم سے اور چینی قیادت میاں نواز شریف کی لیڈر شپ پر blind trust کرتی ہے۔ آج پھر اس کو دوبارہ controversial بنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ CPEC کی منزل کو کھوٹا کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ دوبارہ دھرنوں کی سیاست والی زبان استعمال کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ دوبارہ اس ترقی کے سفر کو خراب کرنا چاہتے ہیں خدا کی قسم یہ قوم ان کے چوراہوں میں گریبان پکڑے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دولت آئے نہ آئے اس غریب، اس بیوہ اور یتیم کی زندگی تو نہیں بدلی۔ ایک ایسا خاندان جن کا ایک ہی کماؤ فرد جب دنیا سے رخصت ہو جائے تو ان کے خاندان کی زندگی ہمیشہ کے لئے اندھیر ہو جاتی ہے اور پھر ان کے سر پر کوئی دست شفقت رکھنے والا نہیں ہوتا تو آج ان کروڑوں لوگوں کی آنکھوں میں دوبارہ امید کی کرن ہے۔ آج ان کو حوصلہ آیا ہے۔ چائنا ہمارا تاریخی بہترین دوست ہے جس نے جنگوں، امن، زلزلوں، سیلابوں اور اقوام متحدہ میں یعنی ہر جگہ پاکستان کا اچھے اور بُرے وقت میں ساتھ دیا ہے اور آج دوبارہ وہ پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ منصوبے ہمیں خود لگانے پڑ جاتے تو پھر ہمارا کیا بنتا؟ آپ کا خزانہ خالی ہو جاتا لیکن یہ بجلی کے میگاواٹس نہیں لگ سکتے تھے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی کا اس میں کوئی کارنامہ نہیں ہے بلکہ صرف اس مالک کا جس کے قبضے میں ہماری سب کی جان ہے کا خاص کرم ہے کہ آج چائنہ نے پاکستان پر اعتماد کیا۔ یقیناً وسیلے اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میاں نواز شریف کو اور صدر پاکستان کو وسیلہ بنایا ہے اور انہوں نے کوشش کی لیکن اس مالک کے فضل کے بغیر یہ تاریخ کا سب سے بڑا package کسی صورت ممکن نہیں تھا تو پھر آج ہمیں اس مالک کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہئے کہ آج یہ بڑا package شروع ہو چکا ہے۔ یہ ہمارے بچوں، ہماری نسلوں اور پاکستان کو ہمیشہ کے لئے زرخیز کر جائے گا۔ پاکستان ترقی اور خوشحالی کی منزل پر آ جائے گا تو انشاءاللہ وہ دن آئے گا کہ جب ہمارے مخالفین چاہے وہ ہندوستان یا کوئی اور ہے ان سے زیادہ ترقی کرے گا لیکن آج پھر ایسی آوازیں نکالی جا رہی ہیں جو کہ عام آدمی کو خوف اور ڈر میں مبتلا کر رہی ہیں کہ کیا پھر ہماری خدانخواستہ منزل کھوٹی تو نہیں ہو جائے گی اس لئے میں نے اور وزیراعظم نے کہا کہ اب وقت آ ہی گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ٹیلیویژن میں انٹرویو کے دوران کہا تھا کہ let this be the moment of truth وقت آ ہی گیا تو پھر ایک impartial شفاف احتساب ہو جانا چاہئے اور پھر پتا لگنا چاہئے کہ Swiss Banks میں 60 بلین ڈالر کس طرح سے گیا اور اب وہ کہاں ہے اس کا پتا لگنا چاہئے، پتا لگنا چاہئے کہ اربوں کھربوں کی زمینوں پر جو قبضے ہوئے ہیں وہ کہاں ہیں، پھر پتا لگنا چاہئے کہ NICL اور اتنے بڑے بڑے جو اس ملک میں ڈاکے پڑے ہیں ان کا حساب ہونا چاہئے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ احتساب کا وقت ہے اس پر پوری قوم متحد ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس پر وقت ضائع کرنے کی بجائے سنجیدگی سے اس پر کام کریں۔ مجھے پوری امید ہے کہ آج اخباروں میں آیا ہے کہ نیشنل اسمبلی میں کمیٹی

مشاورت کر رہی ہے تو خدا کرے کہ اس پر ایکا ہو جائے اور اگر ہم نے ماضی میں خاص غلطیاں کی ہیں ان کا نہ صرف احتساب ہو بلکہ آئندہ کے لئے ایسا رُخ متعین کر لیں کہ پھر کوئی خائن ہماری منزل کو خراب نہ کر سکے اور ایک دن پاکستان اپنی منزل مقصود تک پہنچے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دو باتیں عرض کر کے اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا اور یہ خود نمائی نہیں ہے بلکہ یہ میری اس team کی محنت ہے۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جو بہنیں، یہ جو شیر نیاں اور شیر بیٹھے ہیں اور یہ جو بزرگ بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار والوں کی طرف سے شیر شیر کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! یہ ان کی کاوش اور محنت کا نتیجہ ہے اس لئے میں نے عرض کیا کہ میں خود نمائی کے حوالے سے یہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ مگر آج اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے CPEC کے منصوبوں کی تفصیل مختصراً بیان کر دی ہے۔ گیس اور پاور پراجیکٹس کے حوالے سے بھی حکومت پاکستان اور پنجاب حکومت نے مل کر 3600 میگاواٹ کا منصوبہ بنایا ہے اور یہ پچھلے سال بلکہ چند ماہ پرانی بات ہے اور انتہائی شفاف طریقے سے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی سربراہی میں اس کی تمام procurement پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی کر کے آج تین جگہوں پر میرے جو بزرگ بھائی، نوجوان اور بہنیں جو کہ شیخوپورہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو اس بارے میں اچھی طرح پتا ہے کہ اس میں بھکھی پاور پراجیکٹ 1200 میگاواٹ، میرے جو بزرگ بھائی، نوجوان اور بہنیں جو کہ جھنگ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو اس بارے میں اچھی طرح پتا ہے کہ حویلی بہادر شاہ 1200 میگاواٹ، میرے بزرگ جن کا قصور سے تعلق ہے۔ کو پتا ہے کہ بلوکی میں 1200 میگاواٹ کا منصوبہ بنایا ہے اور ان منصوبوں پر دن رات کام ہو رہا ہے مگر اصل حقیقت کیا ہے میں وہ بتانا چاہتا ہوں اور یہ انہونی بات ہے میں بلا خوف و تردید یہ بات کر سکتا ہوں کہ خدا کی قسم اگر قیامت تک بھی یہ بات غلط ہو تو مجھے قبر سے نکال کر میرا گریبان پکڑ لینا۔ یہ وہ حقیقت ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں ان بزرگوں کی خدمت میں یہ بات پہلے کبھی نہیں ہوئی کہ نیپرا کا جو ریٹ میگاواٹ گیس کے منصوبوں کا ہے یا تھا ماضی قریب میں چند ماہ پہلے 8 لاکھ ڈالر فی میگاواٹ، جب اس طرح کے منصوبے اس ملک میں پچھلے پانچ، سات، آٹھ اور دس سالوں میں لگے ہیں جو کہ ماضی میں وہ سستے لگنے چاہئیں تھے وہ 8 لاکھ ڈالر سے لے کر ایک ملین ڈالر تک یعنی 10 لاکھ ڈالر تک فی میگاواٹ، میرے بزرگ بہاولپور سے بیٹھے ہیں جو کہ بہت نیک اور پارسا آدمی

ہیں میں ان کی بھی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی ہماری طرف آئیں اور ان حقائق کو سمجھیں۔ یہ منصوبے جواب لگے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! یہ منصوبے جواب لگے ہیں جن کی خرید کے Letter of Credit کھل گئے ہیں اور ان پر دن رات کام ہو رہا ہے۔ اوسطاً یہ 3600 میگاواٹ 8 لاکھ نیپرا کی capacity جو انہوں نے notify کی ہوئی ہے اور جو ماضی میں ایسے اصل منصوبے لگے وہ 8 لاکھ ڈالر سے لے کر 10 لاکھ ڈالر تک ان کی قیمت فی میگاواٹ اوسطاً 4 لاکھ 60 ہزار ڈالر ہے۔ یہ رام کہانی نہیں ہے، یہ میرے انتہائی قابل احترام قائد حزب اختلاف اور میرے باقی بزرگ جو اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھے ہیں، میں اپنے بھائیوں بزرگوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی میری اور تیری کی بات نہیں بلکہ یہ ہماری اور قوم کی بات ہے اور یہ پاکستان کی بات ہے، یہ 20 کروڑ عوام کی بات ہے اور پاکستان کے مستقبل کی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس پر 112۔ ارب روپے بچائے گئے ہیں۔ یہاں میرے بزرگ بیٹھے ہیں وہ بتادیں پاکستان کی تاریخ میں 112۔ ارب روپے تو بہت دُور کی بات ہے کبھی 112 روپے بھی بچائے گئے ہوں۔ اگر اس طرح پیسے بچائے جاتے تو کبھی بھی یہ ملک اس طرح سے کھوکھلا نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! آخری بات میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ذاتی علم میں ہے کہ اورنج لائن ٹرین پر وہ دائیں اور بائیں حقائق کے لئے بھی جاتے رہے ہیں یہ ان کا حق ہے بالکل ان کو ایسے کرنا چاہئے تھا۔ مجھے ایک دن گورنمنٹ آف پنجاب کے ایک اہلکار نے کہا کہ وہ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا کہ ضرور میٹنگ کریں بلکہ ان کو بتائیں کہ کیا انفارمیشن ان کو چاہئے اور ان کو ہر چیز بتائیں۔ میں اختصار کے ساتھ اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے اپنی معروضات دو تین منٹ میں عرض کروں گا اس کے بعد میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آئیں اورنج لائن ٹرین پر یہ پورا ایوان debate کرے اور اگر یہ پاکستان کی تاریخ کا financial terms میں، economic terms میں، legal terms میں اور transparency کے حوالے سے ایک انوکھا منصوبہ نہ ہو تو بتائیں، اس کی دوسری نظیر نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی اور آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تاریخ یہ ہے، practice یہ ہے، کہہ لیجئے کہ قانون تو میں نہیں کہوں گا لیکن تاریخ اور practice یہ ہے کہ Government to Government یعنی حکومتوں کے درمیان جو معاہدات ہوتے ہیں ان پر tendering آج تک کبھی بھی نہیں ہوئی اور یہ بات میں بلا خوف تردید اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 69 سالہ تاریخ اور پاکستان اور چین کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا بلکہ دوسرے ممالک کی بھی یہی practice ہے اور مروجہ قانون یہ کہتا ہے کہ جہاں پر گورنمنٹ سے گورنمنٹ dealings ہوں وہاں پر tendering نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! یہ پہلا موقع تھا جب چین کی حکومت اور زعماء نے ہمیں کہا کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ہم آپ کے پنجاب اور لاہور کو تحفہ دے رہے ہیں جو آپ کے حوالے ہے اور ہم آپ کو میٹرو ٹرین انتہائی ارزاں شرائط پر دیں گے۔ اس کی detail میں یہاں نہیں بتا سکتا کیونکہ وہ ایک framework agreement کا حصہ ہے لیکن دوسرے حقائق جو میں کہتا رہا ہوں وہ آج بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے زبانی نہیں بلکہ لکھ کر چینی حکومت کو کہا کہ میں نے tendering کروانی ہے جس پر انہوں نے کہا کہ "یہ کیوں" یہ تو ہمارا اور آپ کا یعنی پاکستان اور چائنا کا گورنمنٹ سے گورنمنٹ agreement ہے۔ انہوں نے نیوکلیئر پاور پلانٹ پراجیکٹ اور دیگر پراجیکٹ بھی گنوائے اور کہا کہ یہ آپ کیوں کرنا چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا کہ میں چونکہ اس ایوان کو جوابدہ ہوں، پنجاب کے عوام اور کابینہ کو جوابدہ ہوں لہٰذا مجھے اس پر tendering کروانی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ کیا معیار ہے تو میں نے کہا کہ معیار یہی ہے کہ ہم tendering کروائیں گے اور پھر جو lowest bidder ہو گا اُس کو ہم award کریں گے۔ وہ اس بات پر چُپ ہو گئے جس کے بعد میں نے اُن کو خط لکھا حالانکہ مجھے مشورہ دیا گیا کہ آپ خط نہ لکھیں کیونکہ وہ ناراض ہو جائیں گے اور آپ نے زبانی کہہ دیا ہے یہ کافی ہے لیکن اس کے باوجود میں نے اُن کو خط لکھا۔ میں چینی حکومت اور چینی زعماء کا انتہائی شکر گزار ہوں جس کا انہوں نے مجھے جواب دیا کہ اچھا وزیر اعلیٰ اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو ہم tendering کروا دیتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ tendering ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ہے وہ بات جو میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ چین کا پیسا تھا تو ظاہر ہے کہ international tendering نہیں ہو سکتی تھی اور چین کے اندر کی کمپنیوں میں ہی tendering ہونی تھی۔ انہوں نے کمپنیاں نامزد کر دیں اور ہم نے tendering کروائی۔ جب tendering ہوئی تو lowest bidder جس کی سب سے کم بولی تھی وہ 2.12۔ارب ڈالر تھی بے شک اسے کوئی بھی note کرنا چاہے تو کر لے۔ ہم نے اُن سے negotiation شروع کر دی۔ چینی زعماء نے مجھے کہا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے آپ کی tendering کی بات مان لی ہے اور allow کر دیا ہے تو میں نے کہا کہ بڑی مہربانی۔ آپ کا پنجاب اور وفاق کا PPRA کا قانون یہ کہتا ہے کہ lowest bidder یعنی سب سے کم بولی دینے والا اگر تمام شرائط پوری کر رہا ہے تو اُس کو آپ کنٹریکٹ award کر دیں گے جو بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے جس پر میں نے کہا کہ نہیں، یہ زیادہ ہے اس لئے مجھے قانون دان سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر چینی حکومت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے negotiation allow کر دی۔ قصہ کوتاہ یہ ہے اور میں دو تین آخری باتیں کر رہا ہوں کہ چینی حکومت کے بھرپور تعاون سے کیونکہ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا تو ہم سب سے کم بولی دینے والی کمپنی سے 2.12۔ارب ڈالر سے قیمت کم کروا کر 1.47۔ارب ڈالر پر لے کر آئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے نوجوان معزز بھائی جتنا مرضی ہنسیں کیونکہ خوشی کی بات ہے لیکن ماتم نہ کریں کیونکہ ماتم ماضی میں آپ کو بھیجے گا لہٰذا آج آپ کو ہنسنا اور خوش ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ماضی کے جو تباہ کن حالات تھے اُن کے اوپر ضرور ماتم کریں لیکن آج خوشی کا اظہار کریں اور میں بہت خوش ہوں کہ آپ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں۔ چودھری صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، قائد ایوان!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! 1.47۔ارب ڈالر پر یہ معاہدہ ہوا جس کا مطلب یہ ہوا کہ تقریباً 600 ملین ڈالر یعنی 60۔ارب روپیہ اس ایک منصوبے میں کم کروایا ہے اور بات یہاں ختم نہیں ہوتی۔ چودھری صاحب! ہم نے 60۔ارب روپیہ سب سے کم بولی دینے والے سے کم کروایا۔ میں آخری دو باتیں کر رہا ہوں اور زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہمیں چین نے کہا کہ آپ پنجاب میں civil works خود کر لیں۔ جناب قائد حزب اختلاف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔

گجومتہ سے لے کر جو اُدھر تک منصوبہ جا رہا ہے اُس کا تخمینہ 550 ملین ڈالر تھا یعنی تقریباً 55۔ارب روپے civil works کے لئے تھے۔انہوں نے کہا کہ اگر آپ 55۔ارب روپے میں مکمل کر لیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے زیادہ قیمت ہو گی تو پنجاب حکومت اپنی جیب سے دے گی۔ ہم نے بڑا سوچا اور اللہ کا نام لے کر کہا کہ ہمیں منظور ہے۔ 55۔ارب روپے کے civil works کی بھی tendering کروائی اور ظاہر ہے کہ یہاں ہر صورت کرنی ہی تھی جو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کروالی۔ جب ہم نے tendering کروائی تو وہ 55۔ارب روپے کے مقابلے میں 49۔ارب میں ہوئی اور 6۔ارب یہاں پر بچائے۔ اس طرح ہم نے 70۔ارب روپے ایک منصوبے میں بچائے۔ یہ کہنا کہ یہ جھوٹ ہے اور ڈاکا زنی ہے تو بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اگر ایسی بات تھی تو پھر ثبوت لے آئیں۔ آج، کل یا قیامت تک اس کے ثبوت لے آئیں تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں لیکن اگر یہ بات پاکستان کے کروڑوں عوام کے حق میں ہے کہ 70۔ارب روپے اس صوبہ اور ملک کے بچائے گئے تو خدارا آپ شاد یانے نہ بجائیں اور کم از کم یہ تو کہہ دیں کہ اچھا کام ہوا ہے، ہمیں اس کی ترویج کرنی چاہئے اور فروغ دینا چاہئے۔ اگر آپ کو یہ بھی منظور نہیں اور خاموش ہیں تو قوم کو ورغلانا، قوم کے آگے جھوٹ بولنا اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا کہیں کا انصاف نہیں ہے۔ میں آخری بات کروں گا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ Be careful سردار صاحب! یہ جواب آپ اپنے لئے ہی مانگ سکتے ہیں جو کسی اور کے لئے مانگتے ہیں؟ مجھے بڑا افسوس ہے۔ جی، قائد ایوان!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! اس پر گلبرگ کے لبرٹی چوک میں احتجاج کیا گیا، شمعیں جلائی گئیں اور کہا گیا کہ لاہور کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے، لاہور کے تاریخی مقامات گرائے جا رہے ہیں، شالامار باغ خدانخواستہ گر جائے گا اور چوبرجی گر جائے گا۔ اس سے بڑا بہتان اور غلط بیانی ہو نہیں سکتی تھی۔ ہندوستان میں چاہے وہ بمبئی ہے یا کوئی دوسری جگہ ہے وہاں پر ہندوستان کی سپریم کورٹ کے آرڈر سے مندر گرائے گئے کیونکہ روٹ دینے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ ملائشیا میں ایک مسجد کے وضو کرنے کے حصے کو شہید کیا گیا کیونکہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ یہاں پر الحمد للہ کوئی مسجد راستے میں آتی ہے، کوئی خدانخواستہ چرچ کو ضُعف پہنچتا ہے اور جتنے تاریخی مقامات آتے ہیں اُن میں سے کوئی گرے گا اور نہ ہی کسی میں کوئی ضُعف یا کمزوری آئے گی۔ اس کی باتیں کون کرتے ہیں؟ وہ کرتے ہیں جنہوں نے کبھی شالامار باغ دیکھا ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، میں اُن سے کہتا ہوں۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ آرڈر پلیز۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! میں so called سول سوسائٹی کی بات کرتا ہوں اور پتا نہیں یہ کیسی سول سوسائٹی ہے؟ جو اچھے لوگ ہیں اُن کا میرے دل میں بہت احترام ہے لیکن لوگوں کے لئے شاہراہوں کو کھلا کرنا اور غریب یتیم کو احترام کے ساتھ ٹرانسپورٹ مہیا کرنا کون سا جرم ہے؟ اگر امیر آدمی مرسڈیز کی گاڑی میں حرام یا حلال کی کمائی سے بس سٹاپ سے گزر رہا ہو تو شدید گرمی میں بس سٹاپ پر کھڑا ایک مریض، ایک یتیم اور بیوہ جس نے کسی کے گھر برتن صاف کر کے رزقِ حلال کمانا ہے، کسی نرس نے ہسپتال پہنچنا ہے اور کسی طالبعلم نے سکول یا کالج پہنچنا ہے تو ان کے لئے ایک ایسا شاندار سفری بندوبست کیا جائے جس پر روز تین لاکھ لوگ عزت اور وقار کے ساتھ سفر کریں۔ انہیں ٹوٹی ہوئی بس یا ویگن میں دھکے نہ پڑیں، خواتین کو عزت اور وقار ملے، ان کے بچے سلامتی کے ساتھ گھر واپس آئیں، انہیں کسی حادثے کا فکر نہ ہو۔ پاکستان کی اشرافیہ اس کی مخالفت کرے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکائے تو کیا ہو گا؟ انقلاب آئے گا۔

جناب سپیکر! انقلاب۔ یہ عوام انقلاب لے کر آئیں گے اور جب انقلاب آتا ہے اور جب سیلاب آتا ہے تو پھر وہ یہ نہیں دیکھتا کہ خدانخواستہ یہ وزیر اعلیٰ کا گھر ہے یا یہاں میرے بزرگ بھائی دوست قائد حزب اختلاف کا گھر ہے۔ پھر وہ یہ نہیں دیکھتا اور ہر چیز اس میں پس جاتی ہے اس لئے ہم میں خدا کا خوف ہونا چاہئے اور غریب آدمی، یتیموں، مزدوروں، کسان، ایک دکاندار، ایک طالب علم، ایک وکیل اور ایک نرس کے لئے ہم کم از کم اچھے طریقے سے ٹرانسپورٹ مہیا کریں۔ اگر انہیں بڑی گاڑیاں نصیب نہیں تو ان کا نصیب لیکن کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم پوری کوشش کر کے اس ملک کے اندر وہ نظام لے کر آئیں جس سے غربت اور امارت میں کمی آئے اور پاکستان صحیح معنوں میں ایک Islamic Welfare State بنے۔

جناب سپیکر! انہوں نے ہائی کورٹ میں مقدمے کر دیے اور تین ساڑھے تین مہینے سے مقدمات چل رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہائی کورٹ میں معزز ججز ہیں، انہوں نے تاریخی مقامات پر stay orders دے دیئے۔ اب یہ تاریخی بات کر کے میں اپنی تقریر ختم کروں گا۔ دنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ کوئی بنک یا کوئی حکومت یا ادارہ یا کوئی institution قرضہ دے رہا ہو، یہ تو 150۔ارب روپے کی بات ہے۔ 15 لاکھ روپے قرض دینے والے کو یہ پتا ہو کہ ان کا مقدمہ عدالت میں ہے تو وہ کہیں گے کہ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر! ہمارا آپ سے معاہدہ ہے، عدالت سے معاملات طے پا جائیں، عدالت کا فیصلہ آ جائے تو ہم حاضر ہیں اور ہم آپ کو قرضہ فوراً دیں گے۔ اگر چین کے زعماء چینی حکومت یہ بات کرتی تو مجھے چنداں قرار نہ ہوتا مگر یہ دیکھئے کہ ان کی کیا contribution ہے، ان کا کیا کردار ہے اور ان کی کیا generosity ہے؟ سب چیزیں جانتے ہوئے کہ مقدمہ عدالت میں ہے اور بعض مقامات پر stay order ملا ہوا ہے۔ اس کے باوجود چین نے کہا کہ "پروا نہیں" اور 33 ارب روپے ہمارے حوالے کر دیئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 33۔ارب روپے first grant انہوں نے ریلیز کر دی اور دنیا میں یہ کہیں نہیں ہوا اور اس کی نظیر نہیں ملتی تو یہ ہے کیا؟ اس مالک کا کرم ہے، اس کا بے پایاں فضل و کرم ہے، اس کی رحمت پاکستان کے اوپر ہے اور چینی حکومت کا میاں نواز شریف کی حکومت پر trust ہے۔ میری دعا ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم جو بھی خدمت کر رہے ہیں، کل کلاں جب الیکشن ہوں گے تو پھر عوام فیصلہ کرے گی کہ کس کو موقع دینا ہے لیکن خدارا سیاسی باتوں اور ذاتیات سے بالاتر ہو کر ہم اس ملک کے غریب عوام پر رحم کریں، پاکستان کے نام پر ان پر رحم کریں، خدا کے نام پر ان پر رحم کریں اور پاکستان کو آگے چلنے دیں۔ اگر یہ موقع ضائع ہو گیا تو دوبارہ تاریخ میں ایسا موقع نہیں آئے گا اور ہماری آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔

جناب سپیکر! میں اس شعر پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
اے وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر
قائد ایوان کے ہاؤس سے چلے جانے پر نعرے بازی کرنے لگے)

آرڈر پلیز، بس کریں۔ تھک گئے ہوں گے۔ معزز ممبران مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ کاش وزیر اعلیٰ پنجاب میں اتنا حوصلہ ہوتا کہ وہ اپنی بات کرنے کے بعد آدھ گھنٹہ مزید۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں شہباز شریف نے کوئی غلط بات نہیں کی جس کا وہ جواب دیتے" کی آوازیں)
(شور وغل)

جناب سپیکر! ان کے منہ بند کروائیں کیونکہ ہم نے خاموشی سے ان کی بات سنی ہے اور اب یہ اپنا منہ بند کریں۔ ہم نے بڑے تحمل کے ساتھ بات سنی ہے اور یہ اپنا شور شرابہ بند کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، معزز خواتین ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور مجھے ان کی بات سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت دلچسپ اور بڑا جذباتی خطاب تھا لیکن اپوزیشن کے میرے دوست ان کی باتوں کے دوران احتجاج کرنا چاہتے تھے مگر میں نے سب کو خاموش کروایا کہ نہیں، آپ بات سنیں اور اس کے بعد ہمیں بھی بات کرنے کا موقع ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دے تو دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میاں محمد شہباز شریف سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بھی پابند نہیں کر سکتا اور ان کو بھی نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کے اندر اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان کا جواب لیتے۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہماری طرف سے جواب سنتے ناں۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو دعوے good governance کے انہوں نے کئے ہیں اور ہم نے پورے پچاس منٹ ان کا خطاب سنا ہے تو وہ دس منٹ ہماری بات بھی سنتے۔

جناب سپیکر: جی، جو آپ بات کریں گے وہ کارروائی کا حصہ ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کارروائی کا حصہ تو ہو گا لیکن جس طرح دم دبا کر وہ بھاگے ہیں اور یہاں شیر شیر کے نعرے لگے لیکن مجھے تو وہ بھیڑ لگے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ گڈ گورننس کے نعرے، دعوے، حبیب جالب کی شاعری اور بازوؤں کو جنبش دینا ہم 9 سال سے دیکھ رہے ہیں لیکن کیا پنجاب کے حالات بدلے ہیں؟ آج تو پوری قوم سڑکوں پر ہے اور شاید مال روڈ نے اپنی تاریخ میں اتنے زیادہ احتجاج اپنے اوپر نہیں دیکھے ہوں گے جتنے گڈ گورننس کے دعویدار حکمرانوں کے دور میں ہو رہے ہیں۔ روزانہ مال روڈ block ہے یہاں تاجر سڑکوں پر ہیں، مزدور سڑکوں پر ہیں، کسان سڑکوں پر ہیں، اساتذہ سڑکوں پر ہیں، آج یہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل کے لوگ سڑکوں پر ہیں۔ ہر طبقہ یہاں تک کہ نابینا افراد، معذور افراد، سپیشل لوگ بھی اتنی چلچلاتی دھوپ کے اندر سڑکوں کے اوپر ماتم کناں ہیں۔ ان کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں، کلرکوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہیں وہ انہیں نظر نہیں آ رہیں، وہ کچھ نہیں محسوس کر رہے اور باتیں کر کے یہاں سے انہوں نے "بھاگنے کی" کی ہے چند باتیں جو انہوں نے کی ہیں سب سے پہلے تو انہوں نے اپنے کاروباری empire کا ذکر کیا ہے کہ 1972 میں ہمارے یہ کاروبار تھے، پھر ہمارا یہ کاروبار ہوا، ہم نے ہارویسٹر بنایا، ہم نے بلڈوزر بنایا اور ہم نے زرعی آلات بنائے۔

جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ یہ تو 1983 سے اقتدار میں آ گئے، پھر 1985 میں وزیر اعلیٰ بن گئے ان کے جو باقی کزن تھے میاں شریف کے باقی بھائی میاں حنیف، میاں شفیع، میاں معراج، میاں سراج ان کا مشترکہ کام تھا وہ آج کہاں کھڑے ہیں اور یہ کہاں کھڑے ہیں؟ ان کی فیکٹریاں بچے دینے لگی ہیں، "دھڑا دھڑ وہ فیکٹریاں سون لگ پئیاں نیں" اور وہ بیسیوں ہو گئی

ہیں اور ان کے بھائی میاں معراج آج بھی فیصل بنک کے ایک کروڑ روپے کے نادہندہ ہیں اُن کے پاس وہ payments نہیں ہیں کہ وہ اُن بنکوں کو clear کر سکیں۔ان کے آج کھربوں روپے کے assets ہیں،آف شور کمپنیوں میں بیرون ملک ان کے بچے پوتے اور پوتیوں کے نام پر پتا نہیں کیا کیا لگا ہوا ہے؟

جناب سپیکر!دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ 5۔ارب 25 کروڑ روپے کے یہ 2015 تک ڈیفالٹر تھے۔ اتفاق فاؤنڈریز جس کے یہ دونوں بھائی ڈائریکٹر ہیں 2015 میں جب ہائی کورٹ کے اندر میگا کرپشن کے سکینڈلز کی بات آئی اور وہاں پر نیب کی طرف سے جو میگا کرپشن کے سکینڈل تھے، قرضہ خوری کے کیسز اور کرپشن کے کیسز اُس فہرست میں ان سب کے نام تھے اگلے دن میاں محمد شہباز شریف نے بڑی گرما گرم ایک پریس کانفرنس کی کہ ہمارے ذمے کوئی قرض نہیں ہے ہم نے سارے قرضے payback کر دیئے ہیں وہ کس طرح سے payback کئے ہیں 5۔ارب 25 کروڑ روپے کا قرضہ تھا الرحمت کارپوریشن دو دن کے اندر بنتی ہے یہ ہائی کورٹ میں نام آنے کے بعد کی بات کر رہا ہوں اور دو دن کے اندر 5۔ارب 25 کروڑ روپے کا قرضہ ادا کر دیا جاتا ہے۔ادا کون کرتا ہے؟ ڈیڑھ ارب روپیہ بحریہ ٹاؤن کے ملک ریاض کے اکاونٹس سے اُس بنک کو ٹرانسفر ہوتا ہے میرا ہاؤس میں کھڑے ہوئے چیلنج ہے آپ اس کی تحقیقات کر لیں اُس کے بعد باقی جو ارب یا سوا ارب اور 65 کروڑ روپیہ ہے وہ کہاں کہاں سے آتا ہے؟

جناب سپیکر!یہ میں پھر چیلنج کر رہا ہوں اگر میاں محمد شہباز شریف ایوان میں ہوتے تو میں اُنہیں پوچھتا کہ جناب بحریہ ٹاؤن والے سے کیا رشتہ داری ہے،یہ 1.5۔ارب روپے کا آپ کا قرضہ اُس نے ادا کر دیا ہے یہ کیسے ادا کر دیا گیا؟800 کنال کی پراپرٹی جو 50۔ارب روپے مالیت کی تھی ان لوگوں نے 5۔ارب 25 کروڑ روپے میں اُس کو واگزار کیا اور وہ بنک کے پیسے بھی اُتر گئے اور 45۔ارب روپے کی کمائی بھی ہو گئی اور الرحمت کارپوریشن نے صرف 4۔ارب روپے کا لوہا اور سریا اُس میں سے فروخت کیا ہے آپ اندازہ کر لیں کہ باقی 800 کنال کی قیمت کیا ہو گی؟ وہ کمرشل پلاٹ ہے چونکہ میاں صاحب نہیں ہیں میں اُن کی ذات کے حوالے سے تین چار سوال اور بھی پوچھنا چاہتا تھا لیکن وہ اس وقت ایوان میں نہیں ہیں مجھے بتا دیں کہ آج یہ گڈ گورننس کی بات کرتے ہیں فافن ایک ادارہ ہے جس نے حالیہ دنوں میں اپنا ایک سروے دیا جس میں پنجاب کو کرپشن میں نمبر 1 قرار دیا ہے۔یہ گڈ گورننس کے دعوے کر رہے ہیں۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ آج ہر طبقہ سڑکوں پر ہے،آج کسی کو کوئی انصاف نہیں مل رہا،کرپشن عروج پر ہے اور میں میاں محمد شہباز شریف سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کیا بات کر رہے ہیں گڈ گورننس کی

بات آپ کے منہ سے سجتی نہیں اور اچھی نہیں لگتی۔آپ نے آج سے تین ماہ پہلے یہ کہا کہ نیب والوں کے کرتوت میں بتادوں تو ان کے پسینے چھوٹ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کرپشن کے خاتمے کے لئے بنے ہوئے اداروں کو کام سے روکنا وزیر اعلیٰ پنجاب کو زیب دیتا ہے؟ اسی لئے آج پنجاب کرپشن میں نمبر 1 پر ہے۔یہ اپنے نیچے کرپشن کو پال رہے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا تھا، اُنہیں کہنا چاہتا تھا کہ میاں صاحب!

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جناب سپیکر! آپ کا پورا ماضی کرپشن سے تار تار ہے، آپ کے نیچے، دائیں بائیں ہر طرف کرپٹ مافیا قابض ہے۔وہ پولیس کا محکمہ ہو، وہ زراعت ہو، وہ ہیلتھ ہو، وہ تعلیم ہو جس کو بھی اُٹھا کر دیکھ لیں آپ کو وہاں پورے کا پورا آوا بگڑا ہوا نظر آئے گا۔آپ کے منہ سے یہ بات نہیں سجتی ہمارا وہ پنجاب جو کہ 400۔ارب روپے کا سرپلس تھا آج یہ صوبہ 732۔ارب روپے کا مقروض ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب اگر میرے اس سوال کا جواب دو کہ 400۔ارب روپے کا سرپلس صوبہ آج 732۔ارب روپے کا مقروض ہے تم اور تمہارا بھائی اس ملک کا وزیر اعظم دھڑا دھڑ قرضے لیتے جا رہے ہو اس ملک کی 18 کروڑ عوام نے وہ قرضے payback کرنے ہیں۔پیپلز پارٹی نے پانچ سالوں میں جتنے قرضے لئے وہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ تھے لیکن میاں برادران نے اڑھائی سال کے اندر جتنے بیرونی قرضے لئے ہیں وہ پیپلز پارٹی نے پانچ سال میں نہیں لئے اور پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ قرضے لینے والے یہ دونوں بھائی ہیں۔اس کا جواب دو کہ یہ قرضے کس نے اتارنے ہیں؟ ان قرضوں کے اندر جو کچھ آپ بنا رہے ہیں وہ بھی قوم دیکھ رہی ہے پچھلے 9 سال سے پنجاب کے اندر یہ حکمران ہیں لیکن یہاں گورننس نام کی کوئی چیز ہے، یہاں پر روزگار ہے، یہاں پر انصاف ہے، یہاں پر امن ہے، یہاں پر پینے کا صاف پانی ہے، یہاں پر صحت کی سہولتیں ہیں اور نہ ہی یہاں پر تعلیم کی سہولتیں ہیں۔آپ کس کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں، آپ گوادر کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں یہ ہو جائے گا اور آپ سندھ میں اتنے میگاواٹ کی بات کر رہے ہیں۔آپ نے جو گل کھلائے ہیں اربوں روپے کی جو کرپشن آپ نے نندی پور میں کی ہے میں اُس کا جواب مانگتا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف اگر ہمیں جواب دو کہ وہ کرپشن کیسے ہوئی، کس نے کی، وہ کرپٹ لوگ کدھر ہیں، اُن کرپٹ لوگوں کو تم نے سولی پر کیوں نہیں لٹکایا؟ آج میاں شہباز شریف کے اندر یہ حوصلہ ہونا چاہئے تھا وہ قائد حزب اختلاف کو اور اپوزیشن کو بار بار متوجہ کرتے رہے اور میں خوش تھا کہ وہ جس انداز

سے بات کر رہے ہیں آج وہ جواب بھی لے کر جائیں گے، جواب سن کر جائیں گے، لیکن اگر اُن کے اندر، سچ سننے اور زمینی حقائق جاننے کا اور جو کچھ پنجاب کے اندر ہو رہا ہے وہ معلوم کرنے کا حوصلہ ہوتا تو پھر وہ یہاں بیٹھتے اپنی بات کر کے جس طرح سے وہ سر پٹ بھاگے ہیں اُسی سے سب کو اندازہ ہو گیا کہ باتوں کے علاوہ ان کے پلے اور کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کے بس کی بات نہیں ہے، وہ تھک گئے ہیں، وہ بوڑھے ہو گئے ہیں، وہ بیمار ہیں جسمانی طور پر بھی، ذہنی طور پر بھی اُنہیں اب آرام کرنا چاہئے، انہیں ریٹائرڈ ہو جانا چاہئے اس لئے کہ پورا پنجاب ایک فرد واحد کی لونڈی نہیں ہے، پنجاب کے دس کروڑ عوام آج suffer کر رہے ہیں۔ سارے اختیارات کی مرکزیت ایک میاں محمد شہباز شریف گھنٹہ گھر بنا ہوا ہے اُس کے بغیر اس پنجاب کا ایک پتا نہیں ہل سکتا، اُس کے بغیر کوئی ڈی پی او نہیں لگ سکتا، کسی وزیر کے پاس، کسی اتھارٹی کے پاس، کسی گورننگ باڈی کے پاس، کوئی اختیار نہیں ہے اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب آپ کے بس کی بات نہیں ہے آپ نے جو perform کرنا تھا آپ نے کر دیا آپ کا نام تاریخ میں لکھا جائے گا وہ سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے یا سیاہ حروف سے لکھا جاتا ہے۔ فیصلہ آئندہ آنے والی تاریخ کرے گی تم نہیں کرو گے۔ میاں محمد شہباز شریف! آپ نے پنجاب کو جو تحفے دینے تھے وہ دے دیئے۔ میں نے تحفے آپ کو گنوا بھی دیئے ہیں کہ آپ ان تمام تر باتوں کے باوجود پنجاب کے اندر کوئی بہتری لے کر نہیں آئے۔ میں آپ سے یہ کہوں گا کہ حبیب جالب کے شعر پڑھنے سے اور بازو ہلانے سے حالات نہیں بدلتے۔ سڑکیں اور پل بنانے سے، یہ ٹرینیں بنانے سے پنجاب ترقی نہیں کرے گا اور قومیں ترقی نہیں کیا کرتیں۔ قومیں ترقی کرتی ہیں rule of law سے، قومیں ترقی کرتی ہیں power کو share کرنے سے، قومیں ترقی کرتی ہیں اداروں کی مضبوطی سے اور قومیں ترقی کرتی ہیں اپنے اختیارات کو decentralize کر کے لیکن اس طرح قومیں ترقی نہیں کرتیں۔ جیسے آپ کرتے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف میں آپ کو دوبارہ چیلنج کرتا ہوں کہ آپ آئیے، جس طرح آج آپ بات کر کے بھاگ گئے ہیں اگر مجھے پتا ہوتا تو میں آپ کو بات ہی نہ کرنے دیتا۔ ہمارے تمام چیتے یہاں پر تیار تھے جنہوں نے مجھے کہا بھی کہ انہوں نے بات کر کے بھاگ جانا ہے لیکن میں نے کہا تھا کہ آپ آرام سے بیٹھیں ان کی بات سنیں، ہم اس کے بعد اپنی باری پر بات کریں گے اور پھر ان سے جواب بھی لیں گے۔ آج میں میاں محمد شہباز شریف سے پوچھنا چاہتا تھا کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی آڈٹ رپورٹس جن میں 250۔ ارب روپے کی بے ضابطگیاں ہیں، 40۔ ارب

روپیہ مختلف ڈسٹرکٹ ناظموں، مختلف ٹاؤن ناظموں اور تحصیل ناظموں سے واجب الوصول ہے۔وہ رپورٹ ایک سال پہلے گورنر کے پاس سے واپس آئی اور وزیراعلیٰ کے دفتر میں pending پڑی ہے۔ آپ کو خط لکھا گیا، آپ کی بار بار توجہ دلائی گئی کہ آپ لوکل گورنمنٹ کی چودہ سالہ کی وہ آڈٹ رپورٹس ایوان کے اندر آنے دیں لیکن وہ ایوان کے اندر آپ نہیں آنے دے رہے۔ یہ گڈ گورننس ہے، یہ آپ کرپشن کا خاتمہ کرنا چاہ رہے ہیں، کیا کرپشن کا خاتمہ صرف دعوؤں سے ہوگا؟ آپ کا عمل اس پر بالکل الٹ ہے، آپ کا عمل کرپشن کو پروٹیکشن دینے والا ہے، کرپٹ مافیا کو آپ تحفظ دینے والے ہیں، آپ [****] ہیں، آپ نے جو نیئر لوگوں کو سینئر کے اوپر مسلط کیا ہوا ہے۔ تمام محکموں کے اندر بگاڑ کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں، ڈپٹی سیکرٹریز بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے بھائی جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بے چارے بے اختیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کچھ ایسی بات کی ہے اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے ان کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسمبلی کے اندر یہ 240۔ارب روپے کی جو آڈٹ رپورٹس ہیں وزیراعلیٰ پنجاب آپ اس کو یہاں پیش ہونے دیں۔ ایک اور بے ضابطگی، lawlessness کی ایک اور مثال، پبلک سیکٹر کمپنیوں میں ایم پی ایز اور ایم این ایز کو تعینات کر دیا۔ وہ یہاں سے بھی تنخواہیں لے رہے ہیں اور اُدھر سے بھی تنخواہیں لے رہے ہیں۔ ان کے پاس اربوں روپے کے فنڈز ہیں، دو دو، چار چار گاڑیاں ہیں یہ کس قانون کے تحت ہو رہا ہے؟ یہ Public Sector Rules 2013 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ اس پر بھی میں نے ہائی کورٹ جا کر رِٹ کی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی آڈٹ رپورٹس کو اسمبلی کے ایوان میں پیش کرنے کے لئے چیف منسٹر کو کہا جائے۔ اسی طرح ان public sector companies کے اندر ایم پی ایز، ایم این ایز کی تعیناتی ہے اس کو بھی میں نے چیلنج کیا ہے کہ یہ خلاف قانون ہے اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر لوگوں کو لگایا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آج میاں محمد شہباز شریف سے یہ بھی پوچھنا چاہتا تھا جو بڑا میرٹ کا ڈھونڈورا پیٹتے ہیں، جو پنجاب میں گڈ گورننس کے حوالے سے بات کرنی چاہ رہے تھے لیکن اُن سے بات ہوئی نہیں ہے۔ یہاں پر لوگ جو خودکشیاں کر رہے ہیں، ابھی دو دن پہلے جناح ہسپتال میں ایک وارڈ بوائے نے چوتھی منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کی ہے۔ اس سے ایک ہفتہ پہلے قدیر نامی شخص نے اورنج ٹرین لائن پر، پہلے اس کا گھر رائیونڈ روڈ پر برباد ہوا اب اس کا کاروبار اور گھر پھر برباد ہو رہا تھا تو اُس نے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب! آپ دیکھیں کہ پنجاب کے اندر ہو کیا رہا ہے؟ لوگوں کے پاس پینے کا صاف پانی نہیں ہے، ہر سال گیارہ لاکھ لوگ جن میں اڑھائی لاکھ بچے ہیں پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہے ہیں اور آپ کو شوق چڑھا ہے "کھٹی گڈی" پر بیٹھنے کا۔ آپ سو دفعہ بیٹھیں لیکن آپ توازن رکھیں۔ آپ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں، آپ صرف لاہور کے وزیر اعلیٰ نہیں ہیں۔ جنوبی پنجاب کا حق مار کر، شمالی پنجاب کا حق مار کر، ان کو کھنڈرات میں بدل کر آپ اس تخت لاہور کو بچانے کے لئے کھربوں روپیہ اپنی جنم بھومی پر لگا رہے ہیں۔ آپ تخت لاہور نہیں بچا سکتے، یہ نہیں بچے گا، یہ نہیں بچے گا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جنم بھومی آپ کی بھی ہے اور ان کی بھی ہے، دونوں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باتیں تو بہت تھیں جو کرنے کو جی چاہ رہا تھا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے روایات کا احترام بھی نہیں کیا، انہوں نے تہذیب کا بھی احترام نہیں کیا یا تو آپ مجھے مخاطب ہی نہ کرتے، جب آپ اپوزیشن اور اپوزیشن لیڈر کو بار بار مخاطب کرتے رہے تو پھر آپ میں حوصلہ ہونا چاہئے تھا کہ آپ میری بھی ساری باتیں سنتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پنجاب بدترین صورتحال سے دوچار ہے جبکہ یہاں پر تھانہ کلچر کی تبدیلی کے نعرے لگے۔ تھانہ کلچر کہاں بدلا ہوا ہے؟ یہاں پر عام آدمی کو انصاف کی فراہمی کی باتیں کرنے والے، یہاں کہاں آدمی کو انصاف مل رہا ہے؟ یہاں لاکھوں لوگ بے روزگار تڑپ رہے ہیں۔ کسانوں کی باتیں کرنے والے، کسان تو تڑپ رہا ہے، بلک رہا ہے، سسک رہا ہے، مر رہا ہے اور خودکشیاں کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے جانور بیچ دیئے اور اب وہ اپنے بچوں کو بیچنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے گزارا بھی کرنا ہے۔ آپ نے گندم کے لئے 1300 روپیہ support price کا اعلان کیا۔ سارے زمینداروں نے ہزار اور گیارہ سو روپے میں اپنی گندم فروخت کی ہے۔ کسی کو باردانہ نہیں ملا۔

جناب سپیکر! میرا چیلنج ہے، میرے پاس بیسیوں صفحات پڑے ہیں وزیر قانون جب چاہیں ان کو دیکھ لیں یا وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائیں۔ گورننس نام کی چیز اس صوبے کے اندر نہیں ہے۔ چھوٹو گینگ کیسے پنپتا رہا، کیسے اور پھلتا پھولتا رہا؟ وہ چھوٹو سے چھوٹو گینگ کیسے بن گیا، کون اس کا سرپرست تھا، کون اس کا ذمہ دار ہے، کیا وزیر اعلیٰ پنجاب ذمہ دار نہیں ہے؟ ان کو استعفیٰ دے دینا چاہئے تھا جب انہوں نے وہاں پر درجنوں لوگوں کو ذبح کروایا ہے، بیسیوں لوگوں کو اغواء کروایا ہے۔ یہ فوج کی مہربانی ہے، ہم فوج کو سلام پیش کرتے ہیں کہ اس نے جا کر چھوٹو گینگ کو پکڑا اور اس no go area کا قلع قمع کیا۔ اس پنجاب کے اندر ایک کروڑ سے زائد بچے اور جاتی امرا سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر سلطان کے بوائز ہائی سکول، پوری دنیا نے ٹیلیویژن پر دیکھا ہے کہ دھوپ میں بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کلو میٹر کے فاصلے پر رائیونڈ روڈ کے پاس دھوپ میں معصوم فرشتے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ بڑھکیں لگا رہے ہیں کہ ہم نے پنجاب کو یہ کر دیا اور ہم نے پاکستان کو وہ کر دیا۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کے اندر کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کے اندر ان کی کارکردگی، ان کی ڈلیوری، ان کی پرفارمینس تاریخ کے اندر سیاہ ترین حروف میں لکھی جائے گی۔ جب یہاں پر اداروں کا تقدس نہ ہو، جب عام آدمی روپیٹ رہا ہو، جب عورتیں لیڈی ولنگٹن ہسپتال کی سیڑھیوں پر بچوں کو جنم دے رہی ہوں، جب پنجاب کے بچے ventilators نہ ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو رہے ہوں اور جہاں پر لاکھوں نوجوان درخواستیں ہاتھ میں پکڑے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہوں، جہاں کرپشن پر پنجاب کا صوبہ نمبر ایک ہو، قرضے لینے میں پنجاب کا صوبہ نمبر ایک ہو اور بجلی نہ ہو، گیس نہ ہو اور پانی نہ ہو یہاں کس کس کا رونا روئیں؟ یہ ان کی گڈ گورننس ہے۔ یہ تو کہتے تھے کہ انقلاب آئے گا بالکل انقلاب آئے گا لیکن کس کے خلاف آئے گا؟ اس سسٹم کے خلاف آئے گا، اس لیڈر شپ کے خلاف آئے گا۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جمہوریت کے خلاف آئے گا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اس کو جمہوریت کہتے ہیں؟ جمہوریت کی شکل میں اس صوبے کے اندر بدترین فسطائیت مسلط ہے۔ آپ اس کو جمہوریت کا نام دیتے ہیں جہاں یہ ممبران [******] جو اپنے ضمیر کے مطابق کوئی بات نہ کر سکیں، اپنے حلقے کی بات نہ کر سکیں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 789 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے اور ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیسے، کون سی کارروائی؟

جناب سپیکر: کسی کے منہ پر تالا لگا ہوا ہے اور نہ کوئی لگا سکتا ہے۔ بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں اور جو بات نہ کر سکے اپنے حلقہ انتخاب کی، ان کے جذبات کی، اپنے عوام کے احساسات کی، اپنے عوام کے دکھوں کی اور اپنے عوام کی مشکلات کی [******] یہاں تو وزیر اعلیٰ کے اندر اپوزیشن کی بات کو بھی سننے کا حوصلہ نہیں ہے تو عام آدمی کی بات کو کیسے سن سکتے ہیں؟۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات پر افسوس ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ انقلاب آنے والا ہے۔ انقلاب آیا چاہتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ معزز ممبران کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں؟ جی، انہوں نے جو معزز ممبران کے بارے میں الفاظ استعمال کئے ہیں ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بلند و بانگ دعوے کرنے والے جھوٹے حکمران خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس 19۔ مئی 2016 بروز جمعرات صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

جمعرات، 19۔ مئی 2016

(یوم الخمیس، 11۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 10

793

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

795

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعرات، 19۔ مئی 2016

(یوم الخمیس، 11۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

سورۃ العَنکبوت 68 تا 69

اور اس سے ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ (68) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے (69)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلع انوار بنائے ہوئے ہیں
کشتیاں اپنی کنارے سے لگائے ہوئے ہیں
کیا وہ ڈوبے جو محمد کے تیرائے ہوئے ہیں

حاضر و ناظر و نور بشر و غائب کو چھوڑ
شکر کر وہ تیرے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہیں
سر پہ رکھ دیجئے ذرا دست تسلی آقا
غم کے مارے ہیں زمانے کے ستائے ہوئے ہیں

کیوں نہ پلڑا تیرے اعمال کا بھاری ہو نصیر
اب تو میزان پہ سرکار بھی آئے ہوئے ہیں

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3987 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*3987: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات طے کرنے کے لئے کوئی ضابطہ یا اصول وضع کیا گیا ہے، اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کورڈایریا کتنا ہے؟

(د) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سال کے دوران Maintenance & Repair کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات (جناب خرم اعجاز چٹھہ):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل محکمہ جات کی 109 رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کا ذمہ دار ہے۔

#	پولیس	#	جوڈیشری
#	جیل خانہ جات	#	لائیوسٹاک
#	مواصلات و تعمیرات		جنرل ایڈمنسٹریشن
#	سوشل ویلفیئر		

جس کی مد میں پچھلے گزشتہ پانچ سالوں (سال 11۔2010 تا سال 15۔2014 میں 75,64,500/۔ روپے مختص کئے گئے اور 74,87,830 روپے خرچ ہوئے۔ سال وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں باقی سرکاری رہائش گاہیں ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور اُن کی Maintenance & Repair بھی اُن کے ذمہ ہے۔

(ب) ہر مالی سال کے لئے سرکاری عمارات کی Maintenance & Repair کی مد میں بلڈنگ کے کورڈ ایریا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی یارڈ سٹک لیٹر نمبر FD-D-II-3(7)/92 مورخہ 16-06-2007 کے مطابق فنڈز ڈیمانڈ کئے جاتے ہیں۔ بلڈنگ کی ضرورت، Condition Survey اور متعلقہ محکمہ کی ڈیمانڈ کے مطابق Maintenance & Repair کروائی جاتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر کی رہائش گاہ کی Maintenance & Repair ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر تحت ہے۔ تاہم ڈی او (بلڈنگز) کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رہائش گاہ کا کورڈ ایریا 9107 مربع فٹ ہے۔ جس میں ایڈیشنل بلڈنگ، مسجد، کیمپ آفس اور گیراج وغیرہ بھی شامل ہیں۔

(د) ڈی او (بلڈنگز) کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق Maintenance & Repair کے لئے جو رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل ذیل میں درج ہے:

(1)	سال 11۔2010	06 لاکھ 13 ہزار
(2)	سال 12۔2011	06 لاکھ 86 ہزار
(3)	سال 13۔2012	09 لاکھ 75 ہزار 300
(4)	سال 14۔2013	ایک لاکھ 77 ہزار
(5)	سال 15۔2014	15 لاکھ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں 75,64,500 روپے مختص کئے گئے ہیں اور 74,87,830 روپے خرچ ہوئے ہیں جس کی سال وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اسی طرح جز (د) میں، میں نے سوال پوچھا تھا کہ ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران Maintenance & Repairs کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟ 15-2014 میں ایک residence پر 15 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس سال تمام سرکاری رہائش گاہوں کا بجٹ 16 لاکھ 10 ہزار روپے ہے یعنی 16 لاکھ 10 ہزار روپے تمام رہائش گاہوں کے لئے ہے اور 15 لاکھ روپے صرف ایک رہائش کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ محکمہ کی اس میں yardstick کیا ہے، محکمہ کے پاس فی رہائش گاہ کی repair کے لئے فنڈز کی تقسیم کا کوئی پیمانہ ہے؟

جناب سپیکر: جہاں پر repair کی ضرورت ہو گی اسی کے لئے فنڈز مختص کریں گے۔

جناب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات (جناب خرم اعجاز چٹھہ): جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جو پوچھ رہے ہیں، ڈی سی او کی جو بلڈنگ ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آتی ہے اور ڈی او (بلڈنگز) اس کو repair کرتے ہیں وہ بلڈنگ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے under نہیں آتی۔ معزز ممبر نے جو تفصیل مانگی تھی ہم نے ان کو دے دی ہے۔ جہاں تک yardstick کے بارے میں یہ پوچھ رہے ہیں، ہمارا... yardstick twenty three percent

جناب سپیکر: چٹھہ صاحب! آپ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کمیٹی کے چیئرمین ہیں یا آپ پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں؟

جناب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات (جناب خرم اعجاز چٹھہ): جناب سپیکر! چونکہ ہمارے منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب باہر ہیں اس لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں Sorry اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ایک نئی مثال قائم ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری محکمہ مواصلات و تعمیرات اس کو نوٹ کریں، آئندہ ایسے نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کو سوچنا چاہئے کہ پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر کے سوا اور کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

جناب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات (جناب خرم اعجاز چٹھہ): جناب سپیکر! Summary میں یہ بات approve ہوئی تھی کہ آج کے سوالات۔۔۔

جناب سپیکر: جب میرے پاس پارلیمانی سیکرٹری کے نوٹیفکیشن کی کاپی آئے گی تو پھر میں آپ کی بات سنوں گا otherwise نہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات (جناب خرم اعجاز چٹھہ): شکریہ

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Very sad. آپ کو چاہئے تھا کہ آپ میرے آفس سے اس بارے میں contact کرتے کہ ہمارے منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں تو اس کا اب کیا طریق کار ہے؟ اس بات پر مجھے افسوس ہو رہا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ کا یہ کام تھا کہ وہ اس کو دیکھتے، یہ تو محکمہ کی seriousness کا عالم ہے؟ یہی بات ہم روز اس forum پر کرتے ہیں کہ محکمے اسمبلی بزنس کو کتنا serious لیتے ہیں، یہ اسمبلی کو کیا اہمیت دے رہے ہیں؟ اس کی ساری صورتحال سامنے آ گئی ہے کہ کسی کو پتا ہی نہیں ہے کہ کس نے جواب دینا ہے۔ صرف اس لئے آ جاتے ہیں کہ خانہ پُری کر کے ہم چلے جائیں گے اور نہ ہی اس مسئلے کا کوئی حل نکلے گا۔ ممبران اس سلسلے میں جو ساری محنت کر کے آتے ہیں، جو معزز ممبران اپنے اپنے علاقوں بلکہ پورے پنجاب کے مسائل کی یہاں پر نشاندہی کرتے ہیں، اس صورتحال پر آپ کو serious notice لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: ان سوالات کو اگلے ہفتے میں adjust کریں گے، اب اس وقت محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تمام سوالات کو بڑے افسوس کے ساتھ pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر ہوا)

سیکرٹری صاحب! اس سلسلے میں چیف سیکرٹری کو بھی یہ لکھیں. Very sad اور اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 10 منٹ پر دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: سردار صاحب! پوائنٹ آف آرڈر ہی ہونا چاہئے، محترمہ! کیا آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟ ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ خادم اعلیٰ صاحب کے صوبہ پنجاب کے جو کسان ہیں وہ اسمبلی کے باہر اتنی شدید گرمی میں بلک رہے ہیں اور کل ایک کاشتکار کی موت بھی ہوئی ہے۔ کل یہاں پر گڈ گورننس پر بحث ہونی تھی تو اس کو wind up کر دیا گیا اور ہم خادم اعلیٰ کی تقریر میں اپنی تعریف سنتے رہے اور جب اپوزیشن کی باری آئی تو چیف منسٹر صاحب یہاں سے اتنی جلدی سے واپس گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آج گڈ گورننس پر بات ہونی چاہئے اور کسانوں کے لئے ہم اپوزیشن اظہار یکجہتی پر تقاریر کریں۔ میرے یہ دو پوائنٹ تھے تو مہربانی کر کے ان کو consider کیا جائے۔ بہت شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے چند روز قبل پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی جو کہ اوکاڑہ کے کسانوں سے related تھی لیکن ابھی تک مجھے اس کی کوئی intimation نہیں آئی اور یہ بہت urgent matter ہے۔ آپ دیکھیں باہر مال روڈ پر پچھلے دو دن سے کیا ہو رہا ہے اور جو current issues ہیں ان پر اسمبلی کی طرف سے اگر اتنی لاپروائی ہو گی تو ہم ان لوگوں کی یہاں پر کیا نمائندگی کریں گے؟ یہ issue آنے سے پہلے میں نے یہ تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ یہ معاملہ اس طرح باہر سڑکوں پر آئے گا تو میں نے آپ سے اس پر اسمبلی میں بات کرنے کی اجازت مانگی ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی response اسمبلی کی طرف سے نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی تحریک التوائے کار کو دیکھ لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ آج کے ایجنڈے پر آپ نے پی ایچ اے پر بحث رکھ لی ہے۔ یہ گڈ گورننس پر ہماری ایک قرارداد بھی تھی اور اس کے بعد کل بحث کا آغاز ہوا اور ابھی ایوان کے کسی ممبر نے اس پر اظہار خیال نہیں کیا تو میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ جو پی ایچ اے کی رپورٹ پر بحث ہے اس کو آپ مؤخر کر دیجئے چونکہ تمام ممبران گڈ گورننس اور صوبے کے حالات پر بولنا چاہ رہے ہیں۔ یہاں کل قائد ایوان نے اپنا خطاب کیا، وہ تو چلے گئے اور اس کے جواب میں، میں نے بات کی لیکن باقی تو کسی ممبر نے ابھی ایوان میں سے اس میں participate نہیں کیا کیونکہ اس وقت تین بج گئے تھے تو میری آپ سے گزارش ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو حکومتی بنچز سے بھی پوچھ لیں اور آج گڈ گورننس پر debate ہونی چاہئے جب آپ کی یہ کارروائی مکمل ہوتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! باہر جو کسان بیٹھے ہیں ان میں سے ایک کسان موسم کی شدت سے صبح چار بجے انتقال کر گیا ہے اور ایک تو اس کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: انا للہ وانا الیہ راجعون فاتحہ خوانی ابھی نہیں ہو گی وہ دفنانے کے بعد کی جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اچھا ابھی ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی چلیں ٹھیک ہے لیکن ہم اس پر حکومت کی پُرزور مذمت کرتے ہیں کہ آج دوسرا، تیسرا دن ہے اور اس شدید گرمی میں پورے پنجاب کے کسان باہر بیٹھے ہیں آخر ان کو کوئی تکلیف ہے تو وہ یہاں بیٹھے ہیں لیکن ابھی تک کوئی حکومتی نمائندہ یا حکومت نے ان سے کوئی رابطہ کیا اور نہ ہی ان کے مسائل حل کرنے کی طرف کوئی قدم اٹھایا ہے لہٰذا فوری طور پر کسانوں سے رابطہ کیا جائے اور ان کے جو جائز مسائل ہیں ان کو سمجھا جائے اور کوشش کی جائے وہ مسائل حل ہوں کیونکہ اس گرمی کی شدت میں اگر ایک قیمتی جان چلی گئی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ مزید کسی قیمتی جان کے نقصان کے بغیر ان کے مسائل کے حل کے لئے ان سے ملا جائے۔ دوسرا

گڈ گورننس پر بحث ضرور ہونی چاہئے اور حکومت کو بھاگنا نہیں چاہئے۔ کل قائد ایوان یہاں پر ایک کہانی سنا کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! کل آپ ہی کی طرف سے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم تو ہم نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس base کو ہی ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! حکومت اس سے راہِ فرار اختیار نہ کرے۔ جو گڈ گورننس کا مظاہرہ اسمبلی کے باہر ہو رہا ہے اور پورے پنجاب کی عوام جس اذیت اور کرب میں مبتلا ہے اس پر بات کرنے کی ہمیں اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ گڈ گورننس پر بات کرنا ضروری ہے اور باقی ایگریکلچر پر پھر بات کی جائے۔ پوری اپوزیشن کی طرف سے متعدد بار۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! Point of order is not valid. آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب!

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! کل عمران خان صاحب حدیث سنا رہے تھے۔

جناب سپیکر: محترمہ! چھوڑیں، آپ کسی کا نام نہیں لیں گی کیونکہ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ مہربانی

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پنجاب میں صاف پانی منصوبہ کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے first phase کا نقشہ دو دن پہلے ہماری نظر سے گزرا ہے تو اس میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جن علاقوں یا شہروں کا زیر زمین پانی قابل استعمال نہیں یعنی پینے کے قابل نہیں ہے تو ترجیحی طور پر ان علاقوں کو اس first phase میں شامل کیا جاتا لیکن جو نقشہ دیا گیا ہے اس میں وہ تمام علاقے شامل کئے گئے ہیں جن کا زیر زمین پانی میٹھا ہے یعنی ان لوگوں کو یہ سہولت میسر ہے جو زیر زمین پانی استعمال کر کے اپنی زندگی

چلا سکتے ہیں تو اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے کہ اس کو reconsider کیا جائے اور ان علاقوں کو priority دی جائے جن علاقوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور ان لوگوں کو اپنی زندگی گزارنی دشوار ہے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب! خیریت ہے؟

حکومت پنجاب سے گرمی کی شدت کی بناء پر تعلیمی اداروں میں قبل از وقت موسم گرما کی تعطیلات کرنے اور حلقہ پی پی۔9 میں پینے کے پانی کی فراہمی کا مطالبہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ آف پنجاب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح موسم کی شدت کی وجہ سے صوبہ سندھ کے سکولوں میں آج عام تعطیلات کا اعلان انہوں نے وقت سے پہلے کر دیا ہے تو میری حکومت پنجاب سے request ہے کہ چھوٹے بچوں کا اس موسم میں سکول جانا مشکل ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ وقت سے پہلے تعطیلات کا اعلان کریں۔

جناب سپیکر! دوسری میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں ہر سال اپنے حلقے میں پانی کا رونا روتا ہوں ابھی پھر گرمی ہے اور پورا دن یہی ٹیلیفون کالز آتی ہیں کہ ہمارے پاس پانی کی کمی ہے تو میرے پورے حلقے پی پی۔9 میں پانی موجود نہیں ہے تو حکومت سے request ہے کہ وہ اس پر مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات valid ہے، اسے نوٹ کیا جائے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ ابھی جناب امجد علی جاوید نے brackish zone کے حوالے سے ایک نکتہ اٹھایا ہے جو کہ بہت بڑا المیہ ہے اور یہ کہاں کی گڈ گورننس ہے؟ آج گڈ گورننس کے حوالے سے یہاں پر تقاریر بھی ہوئی ہیں لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہ کیسی گڈ گورننس ہے کہ صاف پانی کمپنی میٹھے پانی کا پلانٹ وہاں دے رہی ہے جہاں پر پہلے ہی sweet zone ہے، نہر کا پانی ہے یا زیر زمین پانی بھی میٹھا ہے۔ اُن کو پہلی ترجیح پر اس پروگرام میں رکھا گیا ہے جبکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جو کہ مکمل طور پر brackish zone ہے، زیر زمین پانی بھی کم ہے اور نہری پانی بھی tail پر ہے اُس کو ترجیح ہی نہیں دی جا رہی۔ اکثر وہاں یوں بھی ہوتا ہے کہ نہر کا پانی نہیں آ رہا، کیوں نہیں آ رہا کیونکہ دریا میں پانی ہی نہیں ہے اور دریا کا پانی کہاں گیا تو پتا چلا کہ ہندوستان نے روک لیا ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقے جو کہ brackish zone ہیں اُن کے حوالے سے صاف پانی کمپنی کو عقل کے ناخن دیں، کوئی تو دے اور اس کو سمجھائے کہ جب ترجیحات بنانی ہیں تو پہلے اُن علاقوں کو شامل کیا جائے جہاں پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ پہلا حق brackish zone کا ہے جبکہ sweet zone بعد میں آتے ہیں بلکہ اُن کو نہ بھی ملے تو وہ ہینڈ پمپ یا کسی بھی ذرائع سے پانی حاصل کر سکتے ہیں اور کر ہی رہے ہیں لیکن ہم لوگ کہاں جائیں؟ ہمارے ہاں نہر کا پانی نہیں ہے، سوکھے میں بھی مرتے ہیں، گیلے میں بھی مرتے ہیں اور پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کا شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بھی باری آ جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: میرا ایک چھوٹا سا پوائنٹ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کیا ہو گیا؟ میں آپ کی تقریر نہیں سنوں گا this I tell you اور صرف پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کرنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کرنی ہے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب سپیکر: کسی کی تضحیک کریں گے تو میں بالکل اجازت نہیں دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! With due respect میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے بھائیوں نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہونی چاہئے، ہم بھی سمجھتے ہیں، چاہتے ہیں اور اس کی ضرورت بھی ہے لیکن کتنا بہتر ہوتا کہ کل جب یہ بحث شروع ہوئی تھی تو اُس کی continuity رہتی۔ کل جتنے ممبران اس پر بات کر لیتے تو باقیوں کو آج شامل کر لیتے۔ کل ہمارے بھائی نے بڑی اچھی باتیں کیں لیکن اگر میاں محمود الرشید صاحب اُس کا جواب بھی لیتے اور باقی بھائیوں کو بھی کرنے کا موقع دیتے تو میرے خیال میں ایک اچھا impact پڑنا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پر review کی ضرورت ہے اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی ضرورت ہے لیکن جو آج بحث ہے وہ بھی ضروری ہے۔ ہمیں ہر بحث میں حصہ لینا چاہئے کیونکہ ultimately عوام کا فائدہ ہی ہمارا مقصد ہے۔

جناب سپیکر: جب تک لاء منسٹر صاحب یا متعلقہ منسٹر نہیں آتے اُس وقت تک اس معاملے کو pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس پر بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں نے زیرو آر میں بھی اپنا notice submit کروایا ہے لیکن مجھے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ kill ہو گیا ہے کیونکہ ملک محمد احمد خان کی طرف سے already یہ معاملہ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے۔ اس وقت بار دانے کی position یہ ہے کہ اس کے لئے time limit ہے لیکن اس میں یہ نہ ہو کہ "کون جیتا ہے تیری زلف کے سَر ہونے تک"۔ اس وقت وزیر اعلیٰ/خادمِ اعلیٰ پنجاب نے چالیس لاکھ ٹن گندم کا جو target بڑھایا ہے وہ اس گورنمنٹ کا initiative ہے جو کہ misuse ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہو چکا ہے اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر بات کر لینا لیکن ابھی نہیں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ٹائم دینے پر آپ کا بہت شکریہ۔ میں نے صرف یہ بتانا تھا کہ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کا ایک بجٹ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور کے لئے approve ہوا تھا جس کی technical sanction بھی ہو چکی ہے بلکہ technical sanction ہوئے بھی ایک سال سے اوپر ٹائم ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اُن کو فنڈز نہیں ملے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ بتاتا ہوں کہ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ کے لئے technical sanction مل چکی ہے مگر فنڈز ابھی تک issue نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو سب سے زیادہ وہاں پر مرمت وغیرہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ طریق کار کے مطابق لے آئیں۔ اس کا جو طریقہ ہے آپ please اُس کو اختیار کریں۔ مہربانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچھلے دو دن بھی میں نے متوجہ کیا تھا جس پر جناب نے تسلی سے بات سن کر گورنمنٹ سے پوچھا بھی تھا لیکن اُس وقت مشیر برائے صحت موجود تھے اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری تھے۔ آج تیسرے دن سے PRSP کے ساڑھے چھ سات ہزار ملازمین ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسیں، مڈوائف اور دیگر سٹاف چیئرنگ کراس پر اسمبلی کے سامنے اس شدید گرمی میں بیٹھے ہیں اور ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہے۔ سارے کے سارے بارہ سال خدمت کرنے کے بعد اب وہ lay off ہو رہے ہیں اور اس حوالے سے شدید پریشانی لاحق ہے۔ اب مزید یہ ہوا ہے کہ کل کسان اتحاد والے بھی یہاں آ گئے ہیں جنہوں نے اپنے سارے مسائل اٹھائے ہیں۔ بھچر صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے کہ باردانے کا معاملہ دو چار روز کے اندر ختم ہو جائے گا۔ آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے اس معاملے کو کمیٹی کی طرف refer کیا ہے لیکن جب باردانے کے حوالے سے ٹائم ختم ہو جائے گا تو پھر لکیر پیٹنے کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! بہر حال میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت دو sections اسمبلی کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے حوالے سے میں آپ کے توسط سے حکومت سے کہوں گا کہ ایک دو وزیر اگر available ہو جائیں بلکہ ٹی وی پر فوری طور پر اشتہار دیا جائے کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں تو یہاں سے کوئی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کو بھیجا جائے جو اُن کے پاس جا کر اُن کی دادرسی کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ دوستوں نے شدید گرمی کے حوالے سے پوائنٹ اٹھایا ہے۔ میں آپ کے توسط سے محکمہ تعلیم کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب گرمی بھی شدید ہے اور روزے بھی آ رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں جتنے بھی ماسٹرز ہو رہے ہیں اُن کے part-II کے exam announce کر دیئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ exam چھوٹی عید کے بعد رکھ لیں تاکہ بچے تسلی سے تیاری بھی کر لیں، تب تک گرمی کی شدت بھی کچھ کم ہو جائے گی اور وہ روزے بھی آسانی سے رکھ لیں گے۔ میری یہ دو تین باتیں ہیں اگر اِن پر آپ گورنمنٹ کو متوجہ کروا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب کی باتیں note کی جائیں۔ بعد میں متعلقہ وزیر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اِن کا نوٹس لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا ہوا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار کا ٹائم ہے اس لئے میں request کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ابھی تک تحریک التوائے کار کا وقت announce نہیں کیا۔ آپ کیسے کہہ رہی ہیں کہ تحریک التوائے کار کا وقت ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی کوئی بزنس ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو ابھی تک تحریک التوائے کار کا وقت announce ہی نہیں کیا۔ آپ تشریف رکھیں کیونکہ ابھی اُس کا ٹائم شروع نہیں ہوا۔ پہلے توجہ دلاؤ نوٹسز کا وقت ہے لیکن اس کے لئے ابھی لاء منسٹر صاحب کا انتظار ہے لہٰذا اُس وقت تک کے لئے یہ pending کیا جاتا ہے۔ جب وہ آئیں گے تو پھر take up کرتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 18 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ انصاری صاحب! ذرا آرام سے پڑھئے گا۔

تحریک التوائے کار نمبر 830/15 کے حوالے سے
محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے غلط جواب کی فراہمی

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایک تحریک التوائے کار اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی جس کا نمبر 830/15 ہے جو کہ ہاؤس میں مورخہ 4۔ ستمبر 2015 کو پیش ہوئی اور اس کا جواب 11۔ اپریل 2016 کو ایوان میں دیا گیا۔ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ صریحاً غلط اور حقائق پر مبنی نہ ہے۔ میری تحریک کا مؤقف تھا کہ گوجرانوالہ ضلع بھر میں گرلز کالجز کی تعداد 18 ہے جبکہ گوجرانوالہ شہر کے ایریا میں 6 ہے مگر کسی کالج میں بھی بی ایس سی کی کلاسز کا اہتمام نہ کیا گیا ہے جس کا تمام تر فائدہ نجی کالجز اٹھا رہے ہیں۔ سرکاری کالجز میں اس کی فیس چار ہزار جبکہ نجی کالجز میں اس کی فیس چالیس ہزار روپے ہے جو کہ سفید پوش اور غریب گھرانے کی طالبات اتنی زیادہ فیس برداشت نہیں کر سکتیں۔ محکمہ کے جواب کے مطابق گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ، گورنمنٹ کالج برائے خواتین وزیر آباد اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین قلعہ دیدار سنگھ میں بی ایس سی کی کلاسز جاری ہیں جبکہ میں نے ڈائریکٹوریٹ آف کالجز گوجرانوالہ سے اس بابت معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ گوجرانوالہ کے کسی گرلز کالج میں بی ایس سی کی کلاسز کا اہتمام نہیں ہے۔ متذکرہ بالا کالجز میں بی ایس سی کی کلاسز کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ محکمہ کی جانب سے میری تحریک التوائے کار کا غلط جواب دیا گیا ہے۔ اس طرح محکمہ ہائر ایجوکیشن کے متعلقہ ذمہ دار افسران نے غلط جواب دے کر نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ موش سلطانہ آج چھٹی پر ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے ان کی بات تو سننے دیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! پورے ضلع کا معاملہ ہے کیونکہ ضلع کے کسی بھی کالج میں بی ایس سی کی کلاسیں نہ ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے جواب لیں گے تو پھر ہی بات ہو گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہی کے جواب میں تحریک استحقاق آئی ہے کیونکہ ان کا جواب غلط تھا تو میں یہ تحریک استحقاق لایا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں جب اس تحریک استحقاق کا جواب آئے گا تو پھر دیکھیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ چودھری شبیر احمد کی تحریک استحقاق نمبر 2016/19 ہے۔ جی، چودھری شبیر احمد!

چیئرپرسن بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

چودھری شبیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے ایک آدمی کو بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں کام تھا وہ میرے پاس آیا تو میں نے چیئرپرسن ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ لاہور کو مورخہ 12۔ مئی 2016 کو ٹیلیفون کیا تو آفس کلرک (عمر) نے ٹیلیفون attend کیا۔ میں نے اسے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ میڈم سے بات کرنی ہے۔ اس نے کہا کہ wait کریں میں میڈم سے فون ملا رہا ہوں لیکن کچھ توقف کے بعد کلرک نے کہا کہ میڈم سے ابھی بات نہیں ہو سکتی تو میں نے کہا کہ جب میڈم free ہوں تو مجھ سے بات کروا دینا اور ساتھ ہی میں نے اپنا رابطہ نمبر بھی اسے لکھوا دیا لیکن محترمہ کی مجھے کوئی call نہ آئی۔ اگلے دن میں نے پھر اسے ٹیلیفون کیا آگے سے وہی practice دہرائی گئی حتیٰ کہ میں چار دن تک ٹیلیفون کرتا رہا

لیکن محترمہ نے مجھ سے بات نہ کی۔ آخر کار کلرک نے کہا کہ جناب میرا کام تو صرف پیغام پہنچانا ہے اور آپ نے جتنی بار ٹیلیفون کیا ہے میں ساتھ ساتھ میڈم کو بتاتا رہا ہوں۔ اب بات کرنا یا نہ کرنا تو ان کا کام ہے میں انہیں پابند تو نہیں کر سکتا۔ تمام حکومتی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین / افسران عوام کے جمع شدہ ٹیکسوں سے تنخواہیں اور دیگر مراعات حاصل کر رہے ہیں اور ان کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ عوام کے منتخب نمائندوں کا جائز عزت و احترام کریں چونکہ عوام کے کاموں کے سلسلے میں ان کے منتخب نمائندوں نے ہی ان افسران کے پاس جانا ہوتا ہے اور کسی بھی ادارے کا جو سربراہ ہوتا ہے اس پر زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان کے فرائض میں شامل ہے کہ اگر کوئی منتخب نمائندہ ٹیلیفون کرتا ہے تو وہ اس سے بات کریں اور اگر کسی وجہ سے available نہ ہوں تو call back کر کے بات کریں لیکن یہاں تو اس محترمہ کا روّیہ یکسر مختلف ہے۔ میں چار دن تک اسے ٹیلیفون کرتا رہا لیکن دفتر میں موجود ہونے کے باوجود اس نے مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کی۔ ایک صوبائی ادارے کی سربراہ کا ایک منتخب نمائندے کے ساتھ اس طرح کے روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جی۔ آپ کی مرضی ہے۔ ویسے تھوڑا سا محکمہ کو سننا چاہئے تھا اور اس کا پتا کرنا چاہئے تھا۔ اب آپ نے اپنے طور پر ہی کہہ دیا ہے کہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ منسٹر سکولز ایجوکیشن! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ایک بات سن لیجئے گا۔ میرا خیال ہے کہ کالجز کے متعلق مسئلہ ہے لیکن آپ اچھے طریقے سے سن بھی لیں گے اور ان کی بات پر کوئی عمل بھی کرنے کی کوشش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دوں کہ ایک تو میرے بھائی نے بات کی تھی کہ سندھ کے اندر شدید گرمی کی وجہ سے سکولوں میں چھٹیاں ہو گئی ہیں تو پنجاب حکومت کو بھی consider کرنا چاہئے کیونکہ یہاں بھی شہروں کے اندر 52 سینٹی گریڈ تک ٹمپریچر پہنچا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کی تھی کہ پنجاب یونیورسٹی نے ایم اے سیکنڈ پارٹ کے سارے امتحانات جون کے مہینے میں اس شدت کی گرمی اور رمضان کے اندر لینے کا فیصلہ کیا ہے اور اسے announce کر دیا ہے جس سے طلباء کے اندر اضطراب ہے۔ میری یہ request تھی کہ ایجوکیشن منسٹر صاحب مہربانی کریں اور ان سے بات کر کے عید الفطر کے بعد تک postpone کروادیں۔ طلباء روزے بھی رکھ لیں گے چونکہ اس شدت کی گرمی میں پڑھنے کا معاملہ بھی کافی مشکل ہو جاتا ہے تو انہیں یہ سہولت ہو جائے گی اور اس حوالے سے گورنمنٹ کی طرف سے اچھا gesture ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جہاں تک چھٹیوں کی بات ہے تو حکومت نے پچھلے سال 10۔ جون سے چھٹیاں کی تھیں اور اس سال ہم نے جو کیلنڈر دیا ہے اس میں یکم جون سے چھٹیاں ہیں جبکہ محکمہ موسمیات سے بھی ہم نے چیک کیا ہے تو ہفتہ اور اتوار کے اندر پنجاب میں ہلکی بارش کی امید ہے جس سے گرمی کی شدت کا یہ زور بھی ٹوٹے گا۔ اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو چھٹیوں پر جانے سے پہلے سکولوں کے اندر جو exams conduct ہوئے ہیں اور اس کے بعد preparatory اگلی کلاسوں کے اندر ہے تو وہ پورے کا پورا متاثر ہوتا ہے اس لئے ہم نے چھٹیاں یکم جون سے ہی رکھی ہیں اور یہ principle decision ہے کہ یکم جون سے چھٹیاں دے رہے ہیں جبکہ پچھلے سال 10۔ جون سے کی تھیں۔ یونیورسٹی امتحانات کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر ہی respond کریں گے کیونکہ میں اس کا منسٹر نہیں ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی تک آپ بات کر کے سیر نہیں ہوئے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں اور اس کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب! پہلے میں ایک بات کر دوں کہ لیڈر آف دی اپوزیشن چاہ رہے ہیں کہ کل گڈ گورننس کی جو بحث شروع تھی اور خود ہی ان کی طرف سے کورم point out ہو گیا ہے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ گڈ گورننس پر بات کرنے سے ان کے جو باقی صاحبان رہ گئے ہیں انہیں آج بولنے کی اجازت دی جائے جبکہ آج پی ایچ اے کی رپورٹ پر بحث ہونی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے تو general discussion میں اس معزز ایوان کی کوئی روایت نہیں ہے کہ کورم point out کیا جائے اور پھر آپ کے علم میں ہے کہ جو ارشادات عالیہ قائد حزب اختلاف نے فرمائے تھے تو میں ان کا جواب دینے کے لئے اٹھا تو انہوں نے اپنے ممبران سے کہا کہ کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیں۔ اس کے بعد آپ بھی باہر تشریف لے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج کے ایجنڈے کو as it is ہی رہنا چاہئے اور اگر اس موضوع پر دوبارہ قائد حزب اختلاف بات کرنی مناسب سمجھتے ہیں تو کسی اور دن اسے دوبارہ ایجنڈے پر لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: کل تو نہیں ہو سکے گا پھر وہ سوموار کے دن ہی جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل گڈ گورننس پر بحث چل رہی تھی اور آج سارے ممبران اس پر بات کرنے کو تیار ہیں تو آپ ہارٹیکلچر پر بحث اگلے دن لے جائیں۔ یہاں پر لاء منسٹر نے کہا کہ میں جواب دینے کے لئے اٹھا تو میری بات کا اگر جواب دینا ہے تو میاں شہباز شریف آ کر دیں کیونکہ میں قائد حزب اختلاف ہوں اور وہ قائد ایوان ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات کا جواب راناثناء اللہ کیسے دے سکتے ہیں؟ اگر وہ قائد حزب اقتدار ہیں تو میں قائد حزب اختلاف ہوں۔ میں نے ان کی بات سنی لیکن وہ میری بات سننے سے پہلے چلے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضروری نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لیکن میری بات کا جواب اگر راناثناء اللہ دیں گے تو پھر ہم نہیں سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے میں تو اس قسم کے تکبر کے جملے کو ادا نہیں کر سکتا کہ فلاں کون ہوتا ہے اور قائد حزب اختلاف کیا ہوتا ہے۔ یہاں سے ایک عام ایم پی اے بھی قائد ایوان کے behalf پر جواب دے سکتا ہے اور اپوزیشن کا کوئی بھی معزز ممبر بات کرے تو اس بات کا اتنا ہی وزن ہے جتنا کہ قائد حزب اختلاف کا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 move ہو چکا ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ pending تھا اور اب یہ case workout ہو چکا ہے۔ اس کے ملزمان کا گروہ بین الاضلاعی تھا اور صوبہ سندھ کے شہر سکھر سے بھی کچھ ملزمان تھے تو ان سب کو یعنی گروہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور recovery بھی ہو گئی ہے اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1047 ڈاکٹر محمد افضل صاحب کا ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو withdraw کر لیا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1050 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اسے پڑھیں۔

فیصل آباد: ٹریفک وارڈن کے تشدد سے ڈرائیور کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 17-05-2016 کے مطابق فیصل آباد کے علاقہ پینسرہ میں ٹریفک وارڈن نے تشدد کر کے 40 سالہ ڈرائیور کو جان سے مار دیا؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کس تھانہ میں کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے، اب تک کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو واقعہ پیش آیا ہے اس پر مقدمہ نمبر 342 مورخہ 16-05-16 باجرم 302/34 تھانہ ٹھیکری والا میں درج رجسٹرڈ ہوا۔ ملزم جس پر الزام ہے اُسے گرفتار کر لیا گیا ہے اور ابھی اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آنا باقی ہے کہ آیا اُس کی کسی ضرب کی وجہ

سے موت واقع ہوئی ہے کیونکہ وہاں پر یہ دونوں چیزیں allege ہو رہی ہیں کہ وہاں پر کوئی ایسا تشدد نہیں ہوا اور اُس کی ہلاکت جو ہے وہ ہارٹ اٹیک سے ہوئی ہے لیکن بہر حال یہ چیز میڈیکل سے واضح ہو جائے گی اور جو ملزم ہے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم وارڈن تھا اُسے suspend کر کے اُس کی محکمانہ انکوائری عمل میں لائی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ کافی تفصیل کے ساتھ اخبار کے اندر یہ خبر موجود تھی اور یہ جو ردّیہ وردی پہن کر بن جاتا ہے بتدریج اس کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے اسی ذہن کے ساتھ توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے تو میں آپ کے توسط سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو میڈیکل رپورٹ یا جو بھی انکوائری کا out come ہو اُس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ یہ چھوٹا معاملہ نہیں ہے اور اگر واقعی اُس نے تشدد کیا ہے اور اس طرح کا معاملہ ہوا ہے تو یہ اپنی اتھارٹی کی سنگین خلاف ورزی ہے اور یہ message across the board تمام پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اور جو ٹریفک وارڈن ہیں اُن کو جانا چاہئے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پرچہ درج ہو گیا ہے اب اُس کی تفتیش ہو رہی ہے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 184/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اسے پڑھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے موت حیات کا مسئلہ ہے اس کو out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں ٹائم ملے گا تو ضرور آپ کو وقت دیں گے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

سرکاری ہسپتالوں میں ڈائیلسز کے یونٹس کم ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ

"خبریں" کی اشاعت مورخہ 8۔مارچ 2016 کے مطابق سرکاری ہسپتالوں میں مہینوں لمبی تاریخیں، ڈائیلسز کے سینکڑوں مریض موت کے منتظر۔لاہور کے ہسپتالوں کے ڈائیلسز یونٹس میں مریضوں کے لئے جگہ کم پڑ گئی ہے۔لمبی لائنیں دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔لاہور کے جنرل ہسپتال میں 300 سے زائد، سروسز ہسپتال میں 100 سے زائد، میو ہسپتال میں 300 سے زائد اور گنگارام ہسپتال میں 200 سے زائد مریضوں سمیت سینکڑوں مریض ویٹنگ لسٹ میں شامل ہیں جبکہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں فی ڈائیلسز فیس تین ہزار سے دس ہزار تک وصول کی جارہی ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔حکومت کو چاہئے کہ ڈائیلسز یونٹس کی تعداد میں اضافہ کرے تاکہ ڈائیلسز کے مریضوں کو بروقت علاج کی سہولت حاصل ہو سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک ہیلتھ سے متعلقہ ہے یہ آج پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب next week تک آئے، اسے نوٹ کر لیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور نہ ہی ایڈوائزر ہیلتھ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے ابھی تو یہ تحریک التوائے کار پڑھی ہے وہ آئیں گے یہ انہیں پہنچ جائے گی آپ کیا کر رہے ہیں؟ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/238 سردار وقاص حسن مؤکل، جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے چودھری صاحب! اس کا جواب؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/240 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی، جناب امجد علی جاوید! اسے پڑھیں

زرعی سائنسدانوں کی بیرون ملک منتقلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے، مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 24۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق پالیسیوں سے مایوس 450 سے زائد زرعی سائنسدان بیرون ملک منتقل۔گزشتہ تین دہائیوں میں ایوب زرعی ریسرچ کے 1800 سے زائد

تحقیق کار نجی کمپنیز سے منسلک ہو گئے، ترقی کے غیر یکساں مواقع، فنڈز میں مسلسل کمی وجہ بنی۔ تفصیلات کے مطابق ترقی کے یکساں مواقع کی عدم موجودگی ریسرچ فنڈز میں مسلسل کمی اور سازگار ماحول نہ ہونے کے باعث گزشتہ تین دہائیوں میں ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے 450 سے زائد زرعی سائنسدان بہتر مواقع کی تلاش میں بیرون ملک منتقل ہو گئے اور تقریباً 1800 سے زائد تحقیق کاروں نے نجی پیسٹی سائیڈ کمپنیز اور زرعی آلات بنانے والی فرموں میں نوکریاں حاصل کر لیں۔ محکمہ زراعت ریسرچ کے ذرائع کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے گزشتہ دس سالوں میں زرعی بجٹ میں 60 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ زرعی تحقیق کاروں کی ترقی اور پروموشن کے لئے تین سال قبل منظور کئے گئے چار درجاتی فارمولا پر تا حال عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ ان حالات کے پیش نظر متعلقہ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے زرعی سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے گزشتہ ماہ حکومت پنجاب کو سفارشات بھی بھیجی گئیں کہ ریسرچ ونگ کے سائنسدانوں کے لئے بھی یونیورسٹیز اور قومی وفاقی تحقیقی اداروں کے متوازی سروس سٹرکچر کی منظوری، پرفارمنس کی بنیاد پر تحقیق کاروں کی مراعات میں اضافہ و ترغیبات میں بڑھوتری، ریسرچ اداروں میں برین ڈرین کی روک تھام کے لئے ریسرچرز کی مالی اعانت ریسرچ کے لئے انڈوومنٹ فنڈ کا قیام اور ان کی capacity building کے لئے اقدامات کی سفارش کی گئی ہے۔ اس صورتحال کے منظر عام پر آنے سے کاشتکاروں اور ان کے نمائندگان میں بہت بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/267 سردار وقاص حسن مؤکل، ڈاکٹر محمد افضل، جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے آپ میں سے اسے کون پڑھے گا۔ جی، کھگہ صاحب! اسے پڑھیں!

لاہور ڈویژن میں خطرناک عمارتوں کی آڑ میں
بغیر نقشہ اور کمرشلائزیشن فیس نئی عمارتوں کی تعمیر کا انکشاف

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 12۔اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور ڈویژن میں خطرناک عمارتوں کی آڑ

میں سینکڑوں نئی عمارتیں تعمیر کرادی گئیں۔ سرکاری خزانے کو نقشہ فیس اور کمرشلائزیشن کی مد میں کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا کر افسران اور عملے نے کمائیاں کر لیں۔ ایل ڈی اے، ٹی ایم ایز اور والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کی جانب سے اس صورتحال کے حوالے سے کمشنر اور پنجاب حکومت کی ایڈوائزری کمیٹی کو بھی دھوکا میں رکھا جارہا ہے۔ عمارتوں کے منہدم ہونے اور زلزلوں وغیرہ کے پیش نظر لاہور، قصور، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع کی انتہائی خطرناک، بوسیدہ، مرمت طلب عمارتوں کا سروے کر کے ڈی سی اوز سے تفصیلات مانگی گئی تھیں۔ لاہور ڈویژن کے لئے ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ جبکہ لاہور ڈسٹرکٹ کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ کو فوکل پرسن مقرر کیا گیا۔ ایل ڈی اے ٹاؤنز و تحصیل میونسپل انتظامیہ کو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ تاہم ایک سال گزرنے کے باوجود اب تک کی گئی کارروائیوں کے حوالے سے اصل صورتحال سے لاعلم رکھا جارہا ہے اور مکمل ڈیٹا فراہم نہیں کیا جاسکا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ درست ہے کہ ضلع لاہور، قصور، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع کی انتہائی خطرناک بوسیدہ مرمت طلب عمارتوں کے سروے کے لئے ڈی او بلڈنگ کو فوکل پرسن مقرر کیا گیا تھا نیز ایل ڈی اے اور والڈ سٹی اتھارٹی بھی اس سلسلے میں مصروف ہیں۔ اس ضمن میں تحریر ہے کہ پنجاب اربن جو روزانہ کی بنیاد پر ضلع وار خطرناک قرار دی گئی عمارات کے بارے میں تفصیل بذریعہ میل جاری کرتا ہے مورخہ 16-05-12 کو جاری شدہ رپورٹ کے مطابق لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں خطرناک قرار دی گئی عمارات کی تازہ ترین صورتحال درج ذیل ہے۔ لاہور شہر میں خطرناک عمارات کی تعداد 511 ہے جو عمارات گرائی جاچکی ہیں وہ 41 ہیں، جن کا ابھی گرایا جانا باقی ہے وہ تقریباً 120 ہیں، تعداد عمارات جن کی مرمت ہو چکی ہے وہ 55 کے قریب ہیں اور تعداد عمارات جن کی مرمت بقایا ہے وہ 174 کے قریب ہیں۔ ابھی تک جن عمارات کے گرائے جانے یا مرمت کرنے کا فیصلہ باقی ہے وہ 121 کے قریب ہیں۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ایریا میں خطرناک عمارات کی تعداد 10 ہے، ان 10 کی ہی مرمت تجویز کی گئی ہے اور مالکان کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ وہ مرمت کروائیں۔ والڈ سٹی اتھارٹی کے ایریا میں عمارات تقریباً 93 ہیں ان میں سے گرائی جانے والی عمارات 11 ہیں، جن کا گرایا جانا باقی ہے وہ 55 کے قریب ہیں، جن عمارات کی مرمت تجویز کی گئی

ہے وہ 23 کے قریب ہیں اور 4 عمارات کا decision pending ہے۔ اسی طرح ضلع قصور میں خطرناک عمارات کی تعداد 308 ہے۔ 14 کے قریب خطرناک عمارتیں گرائی جاچکی ہیں، جن کا گرایا جانا باقی ہے ان کی تعداد 5 ہے، باقی جن کی مرمت ہوچکی ہے وہ تقریباً 209 ہیں، تعداد عمارات جن کی مرمت ابھی بقایا ہے ان کی تعداد 76 ہے اور pending 4 ہیں جن کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! ننکانہ صاحب میں خطرناک عمارات کی تعداد 251 ہے، جو عمارات گرائی جاچکی ہیں ان کی تعداد 79 ہے اور جن کا گرایا جانا باقی ہے ان کی تعداد 101 ہے، 8 عمارتیں مرمت کے بعد قابل استعمال ہو چکی ہیں اور 66 عمارتوں کے مالکان کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ وہ بھی ان کو مرمت کرائیں۔

جناب سپیکر! ضلع شیخوپورہ میں 183 کے قریب خطرناک عمارات declare کی گئی تھیں۔ جو عمارات گرائی جاچکی ہیں ان کی تعداد 74 ہے، جن کا ابھی گرایا جانا باقی ہے وہ 31 کے قریب ہیں جو استعمال کے قابل نہیں ہیں، جو مرمت کے بعد قابل استعمال ہیں ان کی تعداد 36 ہے اور جن عمارات کی مرمت ابھی باقی ہے ان کے مالکان کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں ان کی تعداد 42 ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/273 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 16/73 ہے جو پڑھی جاچکی ہے اور تین ہفتے گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک کی تحریک التوائے کار نمبر 16/73 کا پتا کیا جائے۔ چیمہ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 16/273 کو پڑھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں سوچ رہا تھا کہ جواب آتا نہیں ہے میں پڑھ کر کیا کروں گا؟

جناب سپیکر: آپ نے ابھی پڑھی نہیں ہے تو اس کا جواب پہلے کیسے دیں گے اور ابھی آپ نے جواب سنا نہیں ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر صاحب یہاں سے بڑے مزے سے اُٹھ کر چلے گئے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک پڑھیں یہاں پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

لاہور میں سولہ فیصد لڑکے اور پندرہ فیصد لڑکیاں تعلیم سے محروم

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 19۔ اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت کے 11 فیصد پرائمری سکولوں میں صرف ایک ٹیچر 7 فیصد بچے کبھی سکول نہیں گئے۔ لاہور کے تعلیمی بجٹ 7۔ ارب 68 کروڑ میں سے 7۔ ارب 38 کروڑ اساتذہ اور سٹاف کی تنخواہوں کی مد میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح فروغ تعلیم کے لئے صرف 30 کروڑ روپے ہی بچتے ہیں۔ الف اعلان مہم نے لاہور کی (ڈیٹا فیکٹ شیٹ) حقائق پر مبنی ششماہی رپورٹ 2016 جاری کر دی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاہور میں 16 فیصد بچے سکولز سے باہر ہیں جن میں لڑکیاں 15 فیصد اور لڑکے 16 فیصد ہیں۔ آؤٹ آف سکول طلباء میں 32 فیصد طلباء کا تعلق غریب گھرانوں، 8 فیصد کا تعلق امیر گھرانوں سے ہے اور 7 فیصد بچے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی سکول جا کر نہیں دیکھا۔ شہر کے کل پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 1261 ہے جن میں 15 ہزار 567 اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں۔ پرائمری سکولز کی انرولمنٹ 68 فیصد ہے جن میں سے 34 فیصد بچے مڈل تک سکولز سے بھاگ جاتے ہیں اور ان میں سے صرف 23 فیصد بچے ہائی سکول تک پہنچ پاتے ہیں۔ 45 فیصد بچے سرکاری سکولز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور 52 فیصد نجی سکولز میں جبکہ 2 فیصد بچے مدارس میں جا رہے ہیں۔ سکولز کی بنیادی سہولتوں کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاہور میں 7 فیصد سکولز میں بیت الخلا نہیں، 4 فیصد میں بجلی کی سہولت نہیں اور 2 فیصد چار دیواری سے محروم ہیں۔ موجودہ صورتحال کے مطابق پرائمری سکولز کی بڑی تعداد میں چار کلاس روم ہیں اور 41 بچوں کی جماعت کو ایک ٹیچر پڑھا رہا ہے۔ لاہور کے بارے میں حیران کن امر یہ ہے کہ گیارہ فیصد سکولز میں صرف ایک ہی ٹیچر موجود ہے جو تمام جماعتوں کے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ مذکورہ اخباری خبر حقائق پر مبنی نہ ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق فروغ تعلیم اور معیار تعلیم کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور اس سلسلے میں

پنجاب کے تمام اضلاع بشمول لاہور میں" بڑھو پنجاب اور پڑھو پنجاب" مہم کے تحت انقلابی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ یہ خبر غلط ہے کہ لاہور میں 16 فیصد بچے سکولوں سے باہر ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لاہور میں 4 سے 9 سال کی عمر کے بچوں کو سکولوں میں لانے کے لئے بھرپور انداز میں UPE مہم چلائی جارہی ہے۔اس مہم میں شعبہ تعلیم لاہور کے ضلعی افسران اور اساتذہ کرام گھر گھر جاکر والدین کو ترغیب دیتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ سکول جانے والی عمر کا ہر بچہ سکول میں داخل ہو۔وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں محکمہ تعلیم نے بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے کے لئے جامع اور عملی اقدامات کئے ہیں اور نہ صرف انہیں مفت کتابیں، مفت یونیفارم اور جوتے دیئے جارہے ہیں بلکہ ان کے والدین کو خدمت کارڈ کے ذریعے مالی امداد بھی دی جارہی ہے۔مذکورہ اخباری خبر میں لاہور میں سرکاری سکولوں کی تعداد 1261 بتائی گئی ہے جبکہ اصل میں یہ تعداد 1218 ہے۔اس طرح اس خبر کے مطابق سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد 15567 ہے جبکہ لاہور میں اساتذہ کی صحیح تعداد 5693 ہے۔یہ بات بھی حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ 34 فیصد بچے مڈل کی سطح پر پہنچنے پر سکولوں سے بھاگ جاتے ہیں۔ بچوں کی سکولوں میں retention کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف اقدامات کئے جارہے ہیں اور مربوط مانیٹرنگ سسٹم کے تحت بچوں کو سکولوں میں retention کو پرکھا جاتا ہے اور اس کے مطابق فوری اقدامات کئے جاتے ہیں۔ حکومتی پالیسی کے تحت سرکاری سکولوں میں پڑھنے والے تمام بچوں کو مفت تدریسی کتابیں مہیا کی جاتی ہیں تاکہ ان کے والدین کا مالی بوجھ کم کیا جاسکے۔ لاہور میں کوئی بھی سرکاری سکول نہ ہے جہاں ایک ہی ٹیچر کام کررہا ہے۔ حال ہی میں خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دیا جاچکا ہے اور اس وقت بھرتی کا عمل جاری ہے۔امید ہے کہ عنقریب یہ بھرتی مکمل ہوجائے گی جس سے لاہور میں اساتذہ کی باقی ماندہ خالی اسامیاں پُر ہوجائیں گی۔ لاہور کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولتوں کے حوالے سے باور کرایا جاتا ہے کہ لاہور کے 1218 سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں موجود ہیں اور ان بنیادی سہولتوں کی مسلسل فراہمی اور بہتری کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔Non salary budget این ایس پی گرانٹ کے ذریعے لاہور کے سرکاری سکولوں کو ایک خطیر رقم فراہم کی جاتی ہے جو سکول کونسل کے ذریعے سکولوں کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ ان حکومتی کاوشوں کی بدولت نہ صرف عوام الناس سرکاری سکولوں پر اعتماد اور رجحان بڑھا ہے بلکہ سرکاری سکولوں میں معیار تعلیم بھی بلند ہوا ہے جس سے امتحانی نتائج میں بہتری آئی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے اور میں نے سیکرٹری صاحب کے پاس جمع کروائی تھی۔ یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار شہاب الدین خان، چودھری عامر سلطان چیمہ اور میری طرف سے مشترکہ تحریک ہے جو باہر کسان بیٹھے ہیں ان کے حوالے سے ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں اس تحریک التوائے کار پر بحث کی اجازت دے دیں۔ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جس سے پنجاب کی 70 فیصد آبادی براہ راست متاثر ہو رہی ہے۔ کل سے یہاں پر ہزاروں لوگوں نے اسمبلی کا گھیراؤ کیا ہوا ہے جس سے ایک آدمی جاں بحق بھی ہوا ہے۔ جب یہ خبر پورے پنجاب میں پھیلی ہے تو مختلف ضلعوں سے ہزاروں کسان اور کاشتکار یہاں پر پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ حالات مزید سنگین صورتحال اختیار کر جائیں۔ اب بھی اتنی سنگین صورتحال ہے کہ آپ نے تمام راستے کو خاردار تاریں لگا کر بند کئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ پیدل کوئی آدمی مال روڈ کی طرف جا سکتا ہے اور نہ ہی آ سکتا ہے۔ صرف ایک راستہ کو پر روڈ والا کھلا ہے، وہاں پر بھی ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑتا ہے اور ہر وقت ٹریفک جام ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اپوزیشن کے تمام پارلیمانی لیڈران کی طرف سے یہ تحریک التوائے کار ہے تو آپ ہمیں اس پر out of turn بحث کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، out of turn بحث کی اجازت کس طرح دی جاتی ہے؟ آپ وہ تو بتائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر کوئی urgent matter ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے تحریک التوائے کار پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک التوائے کار پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جو فرما رہے ہیں مجھے قاعدے قانون کے مطابق تو چلنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ قاعدے قانون کے مطابق چلیں۔ میں نے تو آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار پڑھنے کی اجازت دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں لیکن باہر تو کربلا بنی ہوئی ہے، ہزاروں لوگ تپتی سڑک پر بیٹھے ہیں اور وہاں پر ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کو اسے پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور اس کے بعد قاعدہ کے مطابق چلوں گا۔ This I tell you.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کی یہ discretion ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، باقی کارروائی rules(85) کے تحت ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی کارروائی قاعدے قانون کے تحت چلائیں۔ دیکھیں! جب اسمبلی in session ہو، معاملہ urgent ہو اور معاملہ ہزاروں لاکھوں لوگوں سے متعلق ہو۔ پورا ہاؤس یرغمال بنا ہوا ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ آپ نے بنایا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لوگ اسمبلی کے سامنے مر رہے ہیں۔ ہماری نمائندگی کیا کہتی ہے؟ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے کہ اس پر بات ہونی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کیا کرتے ہیں اور میں آپ کو کیا کہہ رہا ہوں؟ میں آپ کو کہہ رہا کہ آپ اس کو پڑھ دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس کو پڑھتا ہوں اور اس کے بعد اس پر بحث کی اجازت دے دیں۔ اب لاء منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں ان سے بھی پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں دیکھوں گا کہ اگر 62 آدمی آپ کے ساتھ ہوں گے تو پھر آپ کو اجازت ملے گی ورنہ نہیں ملے گی۔

کسانوں کا مال روڈ فیصل چوک پر اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 19-05-2016 کی خبر کے مطابق کسانوں کی جانب سے مال روڈ فیصل چوک میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان مذکرات ناکام

ہونے پر کسانوں نے آلوؤں کو آگ لگادی۔ کسان اتحاد کے صدر نے کہا کہ CCPO لاہور ہمارا مسئلہ حل نہیں کر سکتے۔ مطالبات پورے ہونے تک دھرنا دیں گے۔ کسانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ کسانوں کے لئے بجلی کا یونٹ پانچ روپے کیا جائے، کھاد سستی کی جائے اور اس پر سبسڈی دی جائے۔ ادھر پاکستان کسان اتحاد کی جانب سے 23۔ مئی کو مال روڈ پر دھرنے کو روکنے کے لئے پولیس اور انتظامیہ نے کریک ڈاؤن کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ کسانوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے مسائل کے حل کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے پڑھ لی ہے اب اس پر بحث نہیں ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے بالکل یہ درست فرمایا ہے کہ کل کسانوں نے کہا کہ ان کے مطالبات پورے کئے جائیں اور جب تک پورے نہیں کئے جائیں گے وہ دھرنا دیں گے۔ [**********] (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، ایسے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے متعلق اب میں کیا کہوں گا۔ [******] جس نے متعارف کرایا ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو شرم آنی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے نوٹس لے لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ حوصلہ رکھیں اور میری بات سنیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! [**********] یہ کسانوں کی تذلیل ہے۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! [***] نے پاکستان کا نقصان کیا، [***] promote کرنے کے لئے یہ لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ آپ دھرنا جاری رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ دھرنے کو [***] کہہ کر دس کروڑ کسانوں کو گالی دے رہے ہیں، اس لئے یہ [***] اس حکومت پر ہے، چھوٹو گینگ پر [***] ہے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے "گو نواز گو" کی نعرے بازی کی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دھرنے کی [***] سے پاکستان میں عدم استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں، یہ دھرنے کی [***] سے پاکستان میں نفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں، یہ دھرنے کی [***] کو ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں، یہ لوگوں کے پاس جا کر ان سے کہتے ہیں کہ آپ دھرنا جاری رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے "گو نواز گو" کی نعرے بازی کی)

جناب سپیکر: انہوں نے کسی کو بُرا نہیں کہا، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات On the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو تو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ ان کے مطالبات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتایا ہے، انہوں نے بتایا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دھرنے کی [***] کی promotion میں لگے ہوئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں آپ floor قائد حزب اختلاف کو دیں اور ان سے کہیں کہ وہ یہ بتائیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں، یہ ان کے مطالبات بتائیں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!یہ حکومت کسانوں کا معاشی قتل کر رہی ہے،یہ قاتل حکومت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ پہلے ان کے مطالبات بتائیں،floor آپ قائد حزب اختلاف کو دیں اور وہ بتائیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں؟

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے "قاتل حکومت" کی نعرے بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!قائد حزب اختلاف ان کے مطالبات بتائیں۔

جناب سپیکر:آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ دھرنے کی[***] کو پاکستان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں اور سننے کا حوصلہ رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ پاکستان میں ایک ایسی وبا پھیلانا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی حکومت عوام کے لئے کوئی کام نہ کر سکے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!ان محنت کشوں کو یہ[***] کہہ رہے ہیں حالانکہ احتجاج کرنا دھرنا دینا ان کا جمہوری حق ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔Please have your seat.

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر قانون نے باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کو،باہر بیٹھے ہوئے کسانوں کو۔۔۔

جناب سپیکر:قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!باہر بیٹھے ہوئے کسانوں کو،مزدوروں کو محنت کشوں کو[***] قرار دیا ہے۔

جناب سپیکر:.Noانہوں نے ان کو نہیں کہا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ان کے اس رویہ پر میں ان کو condemn کرتا ہوں اور انہیں کہتا ہوں کہ ان کے چہروں پر [***] پڑی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کا پروگرام یہ ہے کہ انہوں نے اجلاس کا بائیکاٹ کرنا ہے، انہوں نے ابھی یہاں پر شور شرابا کرنا ہے، اس کے بعد بائیکاٹ کرنا ہے اور پھر دھرنے کی [***] کو لے کر ان کے پاس جانا ہے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے "گو نواز گو" کی نعرے بازی کی)

جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف ان کے مطالبات پر بات کریں تو میں ان کی ایک، ایک بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن میری شرط یہ ہے کہ اپنی بات کرنے کے بعد یہ میرا جواب سن کر ہی باہر جائیں، پہلے نہ چلے جائیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے "قاتل حکومت" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے "قاتل حکومت" کی نعرے بازی)

دیکھیں! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں اور ان کی بات سننے دیں۔ محترمہ کی بات بھی سننے دیں۔ آپ تشریف رکھیں، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار پڑھنے سے پہلے میں آپ سے request کروں گی کہ ہم اگر کوئی issue آپ کے سامنے لے کر آ رہے ہیں، وزیر قانون ہمیشہ بڑے تحمل کے ساتھ ہر بات کا جواب دیتے تھے لیکن اب جو ان کا روّیہ ہے، مجھے اس پر آج بڑا افسوس ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو جائے گا، ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! جیسا رویّہ رکھیں گے ہم بھی ویسا رویہ رکھیں گے، اگر آپ تسلی سے بات کریں گے تو ہم بھی تسلی سے بات کریں گے، آپ جیسے بات کریں گے ہم بھی ویسے ہی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں کرنی چاہئے، آپ محترمہ کو بات کرنے دیں۔ محترمہ! آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اس ایوان کی۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

انجمن مزارعین اوکاڑہ کا کسانوں کے عالمی دن پر پرامن مظاہرہ اور پولیس کا تشدد

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 13۔اپریل 2016 کو انجمن مزارعین اوکاڑہ نے کسانوں کے عالمی دن کے موقع پر پرامن احتجاج کا اہتمام کیا جس میں انہوں نے اپنے مطالبات حکومت کے سامنے پیش کئے کہ ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں، جن زمینوں کو عرصہ دراز سے وہ کاشت کر رہے ہیں۔ ان غریب نہتے کسانوں کے اوپر نہ صرف وہاں تشدد کیا گیا بلکہ پُرامن کسانوں پر انسداد دہشت گردی ایکٹ کے ذریعے دہشت گردی کے مقدمات بھی بنائے گئے ہیں، مظلوم کسان جیلوں میں ہیں۔ اس تمام واقعہ سے پوری دنیا میں صوبہ کے اداروں کی بے پناہ بدنامی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! باوثوق ذرائع کے مطابق انجمن مزارعین کے جنرل سیکرٹری کو ساہیوال جیل سے نکال کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف وہاں کی عوام میں تشویش پائی جا رہی ہے کہ حکومت نہتے کسانوں کو دہشت گرد بنا کر پیش کر رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہونے والے اقدامات جو دہشت گردی کی روک تھام کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں، حکومت ان کا ناجائز استعمال کرنے جا رہی ہے جس کی وجہ سے ان مزارعین کے ساتھ صوبہ بھر کی عوام میں شدید اضطراب پایا جا رہا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ رانا مشہود صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے تھے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، Have your seat. مولانا صاحب! تشریف رکھیں میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہاؤس کے اندر بلوچستان کے جو toppers ہیں position holders ہیں وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں، یہ سارے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے بلوچستان میں top کیا ہے۔ وہ جب تشریف لائیں گے تو اس وقت گزارش کروں گا، آپ مجھے اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کی اجازت دے دیں تاکہ میں انہیں welcome کر دوں اور چیف منسٹر بلوچستان خود ان کو لے کر پنجاب میں آئے ہیں، لہٰذا میں اس وقت بات کرنا چاہوں گا جب وہ تشریف لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ اس وقت بات کریں گے جب وہ تشریف لائیں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دونوں جو تحاریک التوائے کار پیش کی گئی ہیں، آپ ان کے جواب آنے تک ان کو pending فرما دیں، جو تحریک التوائے کار لیڈر آف دی اپوزیشن نے پیش کی ہے، اس تحریک میں دونوں مطالبات جو انہوں نے تحریر کئے ہیں، یہ مطالبات وفاقی حکومت سے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر اوفاقی حکومت سے متعلقہ ہیں۔ ایک مطالبہ جو انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار میں تحریر کیا ہے کہ بجلی کی قیمت پانچ روپے فی یونٹ کر دی جائے اور دوسرا یہ ہے کہ کھاد پر سبسڈی دی جائے۔ یہ دونوں مطالبات جو انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار میں تحریر کئے ہیں یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہیں، یہ جواب تو میں وفاقی حکومت سے لے کر دے سکتا ہوں ویسے میری انفارمیشن یہ ہے کہ وزیر اعظم نے کسان نمائندوں کو جن میں یہ لوگ بھی شامل ہیں پہلے 18 تاریخ کو بلایا تھا لیکن 18 تاریخ کی میٹنگ ملتوی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!اب میرا خیال ہے کہ within this week یا early next week وزیراعظم ان کے نمائندوں سے مل کر اس مسئلے کا کوئی حل کریں گے لیکن ان کا جو پنجاب سے مطالبہ ہے وہ قائد حزب اختلاف بیان فرمائیں تو میں اس کا ابھی جواب دینے کو تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!یہ مطالبہ میری طرف سے نہیں تھا میں نے تحریک التوائے کار پیش کرنے کے لئے اخبار کی ایک کٹنگ لگائی تھی۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ باردانہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسان اتنا ذلیل و خوار ہو گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آلو والے بیٹھے ہیں یا باردانے والے بیٹھے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!یہ مطالبہ ان کی طرف سے ہے آج بھی باہر کسان دونوں ہاتھوں سے روپیٹ رہے ہیں کہ انتظامیہ کے کارندوں اور وہاں پر حکومتی ایم این ایز، ایم پی ایز کے منظور نظر کسانوں کو باردانہ مل گیا ہے لیکن باقی کسی کو باردانہ نہیں ملا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر محترم قائد حزب اختلاف مجھے ایک منٹ دے دیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!آپ اس پر بات کرنے کے لئے وقت رکھیں تو ہم سارے کسانوں کے مسائل کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ کسانوں کے جو مسائل پنجاب حکومت سے متعلقہ ہیں یہ وہی حل کر دیں، سبسڈی دینا یا باقی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن یہاں امدادی قیمت پنجاب حکومت نے مقرر کی ہوئی ہے جس پر آج تک عمل نہیں ہوا یعنی چاول کی امدادی قیمت پر عمل نہیں ہوا، کپاس اور پھٹی کی امدادی قیمت پر عمل نہیں ہوا، گندم کی امدادی قیمت -/1300 روپے فی من ہے لیکن یہاں پر کسان -/1000، -/1050 اور -/1100 روپے میں بیچ رہا ہے۔80 فیصد نچلے درجے کا کاشتکار جسے ہم سہولت فراہم کرنا چاہتے تھے ان کو ان کی گندم کی پوری قیمت نہیں ملی اور وہ آڑھتیوں کے ہاتھوں لٹ چکا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں ہم اس پر بحث کے لئے کوئی دن رکھ لیں تو بہتر رہے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! general statement تو کوئی بھی دی جا سکتی ہے اور کسی طرح سے بھی دی جا سکتی ہے کہ کپاس کی امدادی قیمت نہیں ملی۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ کتنے لاکھ لوگوں کو کاٹن کی امدادی قیمت ملی ہے، کتنے لاکھ لوگوں کو چاول کی امدادی قیمت ملی ہے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے ان لوگوں کے نام چیک sign ہوئے ہیں ان لوگوں نے خود وصول کئے ہیں۔ اسی طرح سے سیلاب کے دنوں میں جن لوگوں کو امداد دی گئی اس کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔ جہاں تک بار دانے کا تعلق ہے اگر قائد حزب اختلاف مناسب سمجھتے ہیں اور یقین دہانی کرائیں کہ یہ اس دن general discussion پر کورم point out نہیں کریں گے تو اس پر ٹائم مقرر کر لیں۔ چونکہ general discussion ان ممبران سے متعلقہ ہوتی ہے جنہوں نے اس میں حصہ لینا ہوتا ہے تو یہ جس دن کہیں کل تو جمعۃ المبارک ہے یہ سوموار کو کہیں، منگل کو کہیں تو آپ بار دانے پر general discussion رکھ لیں سیکرٹری فوڈ یہاں پر ہوں گے، منسٹر فوڈ بھی یہاں پر ہوں گے ان کے پاس سارا data ہو گا جو وہ اس معزز ایوان کے سامنے رکھ دیں گے جو practice بنائی گئی ہے وہ بھی سامنے رکھ دیں گے۔ اس وقت بھی پورے پنجاب میں گندم کی قیمت -/1100 روپے سے کم نہیں ہے اور -/1200 روپے کے minus plus ہے۔

جناب سپیکر: -/1100 روپے نہیں بلکہ -/1300 روپے ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سچ بات نکل آئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ امدادی قیمت -/1300 روپے ہے، حکومت -/1300 روپے میں ہی خرید رہی ہے لیکن مارکیٹ قیمت -/1200 روپے minus plus ہے اب یہ کہنا کہ کسان رل گیا ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ جب یہ procurement شروع ہوئی تو اس سے پہلے حکومت کے پاس 1900 میٹرک ٹن کے لگ بھگ گندم موجود تھی export نہیں ہو سکی چونکہ اس وقت internationally گندم کی قیمت -/900 روپے فی من ہے اس لئے

apprehension یہ تھی کہ گندم کی قیمت -/1000 روپے سے نیچے آ جائے گی لیکن گورنمنٹ کے مارکیٹ میں موجود ہونے کی وجہ سے اور procurement کرنے کی وجہ سے گندم کی قیمت -/1200 روپے کے mines plus ہے اور ہم اس کو اور زیادہ strengthen کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج صبح وزیر اعلیٰ نے خود اس بارے میں میٹنگ کی اور اس میں کچھ اہم فیصلے ہوئے ہیں۔ اگر یہ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو بالکل یہ معزز ایوان اس پر پوری discussion کرے اور حکومت کو راہنمائی دے۔ یہاں پر جو راہنمائی دیں گے اور جو فیصلہ ہو گا انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر آپ اس پر بحث رکھنا چاہیں تو سوموار والے دن رکھ لیں، کسانوں کے مسائل اور بار دانے کے حوالے سے بحث رکھیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان ہزاروں لوگوں کو اتنا شوق ہے کہ 46/45 سینٹی گریڈ شدید گرمی میں سینکڑوں میلوں کا سفر طے کر کے آئے ہیں۔ یہاں پر ان کا ایک کسان مارا گیا ہے۔ کیا یہ شوق سے بیٹھے ہیں؟ ذرا رانا صاحب وہاں آدھ گھنٹہ بیٹھ کر مجھے دکھائیں، کیا یہ وہاں بیٹھ سکتے ہیں؟ ہمارے جو PRSP کے لوگ ہیں جن میں سینکڑوں خواتین بھی ہیں جو اس قوم کی بہو بیٹیاں ہیں لیکن حکومت کی طرف سے کسی کو بھی توفیق نہیں ہوئی کہ ان کے ساتھ جا کر dialogue کریں ان کو engage کریں اور ان کا دھرنا یا جو بھی احتجاج ہے اسے ختم کرائیں لیکن یہ تماشا دیکھ رہے ہیں، یہ بے حسی کی انتہا ہے۔ کبھی کسی حکومت میں یہ نہیں ہوا، کبھی مال روڈ کے اندر اس قدر زیادہ احتجاج نہیں ہوا یہ گڈ گورننس کا شاہکار ہے کہ کئی کئی دنوں سے ہزاروں لوگ یہاں باقاعدہ ٹینٹ لگا کر آئے بیٹھے ہیں لیکن حکمرانوں میں سے ان کو کوئی پوچھتا نہیں ہے لہٰذا میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ خدارا ہماری جو خواتین ہیں وہ اسی پنجاب کی بیٹیاں ہیں، ان کی ملازمت جا رہی ہے ان کا معاشی قتل عام ہو رہا ہے آپ نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ساڑھے پانچ ہزار لوگوں کو فارغ کر دیا ہے۔ آپ جا کر ان سے dialogue کریں اور ان کی جائز باتیں مان کر انہیں وہاں سے اٹھائیں۔ اس تپتی دھوپ اور گرمی کے اندر لوگ شوق سے نہیں آئے بیٹھے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک بندہ مر گیا ہے مزید بھی casualties ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اسے wind up کرتے ہیں اور سوموار کو اس پر بحث رکھ لیتے ہیں آپ بھی تیاری کر کے آئیں اور وہ بھی تیاری کر کے آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج جمعرات ہے اور سوموار کو بحث رکھ رہے ہیں تو یہ بے چارے وہاں تین دن دھوپ میں بیٹھے رہیں گے لہٰذا آپ کے توسط سے میری التماس ہے کہ گورنمنٹ ان کے

ساتھ بیٹھ کر بات کر لے، مذاکرات کر لے۔ ہم یہ نہیں کہتے آپ ان کی سو فیصد باتیں مان لیں لیکن آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر انہیں engage کریں اور اس تپتی دھوپ کے اندر پہلے ہی ایک causality ہو گئی ہے صبح بھی ٹی وی پر چل رہا تھا کہ ایک بندہ بے ہوش پڑا ہوا ہے اور سارے اسے دبا رہے تھے یہاں اور بھی حادثے ہو سکتے ہیں اور اس حوالے سے یہ گورنمنٹ کے لئے اچھا نہیں ہے اور نہ ہی اس ہاؤس کے حوالے سے اچھا message جاتا ہے۔ اس لئے میں صرف یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو engage کر کے وہاں سے اٹھا دیں اور بیٹھ کر بات چیت کر لیں تو معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں معزز ایوان اور ڈاکٹر صاحب نے جس طرح بات کی ہے میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر آنے سے پہلے کسان اتحاد کا جو گروپ یہاں احتجاج کے لئے بیٹھا ہے میں on the floor of the House پوری ایمانداری سے یہ بات کر رہا ہوں کہ ان کے ساتھ میری تین میٹنگز ہوئی ہیں وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت کے ساتھ ان کی تقریباً چار میٹنگز ہوئی ہیں۔ میں نے خود ان سے کہا کہ بھائی بات یہ ہے کہ آپ جو مطالبات کر رہے ہیں یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہیں، آپ کے ہمارے متعلقہ جو معاملات ہیں وہ بتائیں ہم نے کسی جگہ concession لی تو باقی جگہوں پر آپ کے مطالبات پورے کئے۔ انہوں نے مجھے یہ کہا کہ دیکھیں بات یہ ہے کہ آخر ہم نے بھی ایک اتحاد بنایا ہے تو ہماری لیڈر شپ کے بھی کچھ مسئلے مسائل ہیں آپ ہمیں ایک دفعہ آنے دیں ہم آ کر وہاں پر بیٹھ جائیں تھوڑی بہت coverage ہو جائے اس کے بعد ہم چلے جائیں گے۔ یہ کل آ کر وہاں بیٹھ گئے اور کل ان کے ایک وفد نے میرے ساتھ 7۔ کلب پر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے میٹنگ کی ان کے ساتھ دس نام طے ہوئے اور ان دس لوگوں کی صبح 8:30 بجے 180۔ ایچ پر وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنے کے بعد اپنا احتجاج adjourn کر دینا تھا لیکن ہوا یہ کہ صبح تین چار بجے ان کے ایک آدمی کو ہارٹ اٹیک ہوا اسے فوری طور پر hospitalize کیا گیا لیکن وہ وہاں پر صحت یاب نہ ہو سکا اور صبح اس کی death ہو گئی اس لئے پھر صبح ساڑھے آٹھ بجے والا پروگرام نہ ہو سکا۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے سیکرٹری زراعت اور CCPO لاہور سے کہا ہے کہ وہ ان سے رابطہ کریں کہ ان کے ساتھ رات جو طے ہوا تھا اس کے مطابق ان کی ملاقات کروا دیتے ہیں تاکہ وہ اس کے بعد اپنا احتجاج adjourn کر دیں اور وہ وفاق میں وزیر اعظم یا وزیر بجلی و پانی سے بیٹھ کر ملاقات کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پانچ روپے کا یونٹ کر دیا جائے۔ اب پانچ روپے کا یونٹ صرف پنجاب میں تو نہیں ہو گا بلکہ

یہ پورے پاکستان میں ہوگا۔ ہم وفاق سے یہ ضرور کہیں گے کہ ان کے ساتھ رعایت کی جائے، کسانوں کے لئے بجلی سستی کی جائے اور اسی طرح دوسری جو مراعات انہیں دی جا سکتی ہیں وہ بھی دی جائیں۔ ہم ان کے مطالبات کے خلاف نہیں اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے ان کو engage نہیں کیا یا ہم نے ان کے ساتھ رابطہ نہیں کیا درست نہیں ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ رابطہ کیا ہے اور یہ معاملہ طے تھا لیکن ان کے ایک آدمی کی وفات کی وجہ سے یہ معاملہ صبح کی بجائے شام تک adjourn ہو گیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں بڑی تفصیل کے ساتھ احتجاج کرنے والے کسانوں کے حوالے سے آگاہی دی ہے۔ اسی طرح چودہ اضلاع سے PRSP کے سینکڑوں لوگ احتجاجاً مال روڈ پر آئے بیٹھے ہیں ان کی کل strength ساڑھے چھ یا سات ہزار ہے۔ وزیر موصوف اگر ہمیں ان کے حوالے سے بھی تھوڑی سی آگاہی دے دیں تو ہماری تسلی ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو محکمہ صحت سے متعلقہ معاملہ ہے، PRSP کے جو لوگ احتجاج کے لئے مال روڈ پر آئے ہوئے ہیں ان کے مطالبات یا ان کے حل سے متعلق مجھے پوری طرح detail میں آگاہی تو نہیں ہے لیکن میرا محکمہ صحت کے ان لوگوں سے رابطہ ہے جو کہ ان سے بات چیت کر رہے ہیں۔ کل اور پرسوں PRSP کے نمائندوں سے تفصیلی بات چیت ہوئی تھی اور ان کے سارے کے سارے مطالبات من و عن تسلیم کر لئے گئے ہیں۔ ان کا مطالبہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان سب لوگوں کو بیک جنبش قلم نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ پر نئے لوگ لائے جا رہے ہیں جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے کہا کہ آپ ہماری فلاں فلاں demands کو پورا کروائیں اور ہمیں regular کریں۔ ان سے کہا گیا کہ ٹھیک ہے ہم آپ کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے تمام مطالبات پورے کئے جائیں گے لیکن اس کی باقاعدہ سمری جائے گی۔ سیکرٹری صحت اس بابت ایک سمری سیکرٹری سروسز اور چیف سیکرٹری کے ذریعے وزیر اعلیٰ کو بھجوائیں گے اور وزیر اعلیٰ اس سمری کے اُوپر آپ کے مطالبات آپ کو grant کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اور وہ بالکل agree ہو کر واپس آئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ بہت شکریہ، بہت مہربانی لیکن آپ ہمیں سمری تیار کر کے دکھا دیں تو ان کو سمری تیار کر کے بھی دکھا دی گئی۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس سمری کی کاپی لے لیں جو ہم وزیر اعلیٰ کو بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ یہاں مال روڈ پر واپس آ گئے اور واپس آتے ہوئے ان کی آپس

میں پھر لڑائی ہو گئی۔اب انہوں نے کہا ہے کہ ہم صرف سمری دیکھ کر احتجاج ختم نہیں کریں گے بلکہ آپ ہمیں نوٹیفکیشن دیں۔اب نوٹیفکیشن تو ایک دن میں جاری نہیں ہو سکتا۔پہلے سمری move ہو گی اور وزیر اعلیٰ اس کی منظوری دیں گے تب جا کر نوٹیفکیشن جاری ہو سکے گا۔یہ PRSP کے احتجاج کرنے والے لوگوں کی ایک بے جا ضد ہے۔آج صبح بھی دوبارہ کہا گیا کہ آپ ان کو سمجھائیں کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے اسے پورا کیا جائے گا لہٰذا وہ اپنا احتجاج ملتوی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 377/16 مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی ہے۔جی، چنیوٹی صاحب! اسے پیش کریں۔

چنیوٹ میں بغیر لائسنس ڈمپر ڈرائیور کی غفلت سے آٹھ افراد جاں بحق

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ چنیوٹ اور گرد و نواح میں ڈمپر کے حادثات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ٹیلی ویژن فوٹیج اور اخباری خبر کے مطابق ڈمپر نے چنیوٹ کے ایک ہی خاندان کے نو افراد کو کچل ڈالا۔ایک آدمی ان میں سے بچ گیا جبکہ آٹھ ہلاک ہو گئے۔دوسرے واقعہ میں ایک نوجوان ڈمپر کے ٹائروں کے نیچے کچلا پڑا ہے۔یہ ایک تصویر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ہمدرد دل رکھنے والا بندہ اس تصویر کو دیکھ نہیں سکتا۔

(معزز ممبر نے تصویر لہرا کر دکھائی)

جناب سپیکر! تفصیلات کے مطابق پنجاب کے دیگر اضلاع اور خاص طور پر چنیوٹ میں ڈمپر چلانے والے اکثر ڈرائیوروں کے پاس لائسنس نہ ہے۔ناتجربہ کار اور کم اجرت پر ڈرائیور رکھ لئے جاتے ہیں۔چند روپے کی بچت کے لئے انسانی جانوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ڈرائیوروں کی ٹریننگ اور لوڈر گاڑیوں کے بارے میں کوئی ضابطہ و قانون نہ ہے۔ڈرائیوروں کی مناسب ٹریننگ نہ ہونے اور لائسنس کے بارے میں مؤثر قانون نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔چند روپے میں ہر قسم کا لائسنس بک رہا ہے جبکہ اعلیٰ حکام نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔متحدہ عرب امارات میں ٹرانسپورٹ کے بارے میں ایک ضابطہ موجود ہے جس کے تحت چار مرتبہ خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیور کا لائسنس منسوخ کر دیا جاتا ہے اور اسے جیل بھیج دیا جاتا ہے جبکہ پنجاب میں وہ گاڑیاں بھی سڑکوں پر رواں دواں ہیں جو کہ چلنے کے قابل ہی نہیں۔معزز ایوان یہ سُن کر حیران ہو گا کہ چند روپے میں گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ گھر

بیٹھے ہی مل جاتے ہیں۔ مجرمانہ غفلت اور اعلیٰ حکام کے اس رویے سے عوام میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے اور وہ حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ جس قدر ممکن ہو سکے ٹرانسپورٹ خاص طور پر لوڈر گاڑیوں کے بارے میں کوئی مؤثر ضابطہ بنایا جائے اور قانون سازی کی جائے تاکہ انسانی جانوں کو بچایا جا سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار آپ نے پڑھ دی ہے اب اس کا جواب آئے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس ایوان میں بلوچستان کے وہ بچے اور بچیاں تشریف لائے ہیں جنہوں نے نامساعد حالات کے باوجود صوبے کے اندر تعلیم کے ساتھ اپنا رشتہ استوار رکھا اور انہوں نے اپنی اپنی faculties میں top کیا ہے۔ یہ بچیاں اور بچے آج خصوصی طور پر پنجاب کا visit کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح اس وقت سپیکر گیلری میں بلوچستان کی چھ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر: ان معزز وائس چانسلرز صاحبان، بچے اور بچیوں کو ہم پنجاب اسمبلی میں آنے پر welcome کہتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ حزب اختلاف اور حکومت مل کر ان بچوں اور اساتذہ کو اس طرح welcome کریں کہ یہ جب یہاں سے واپس جائیں تو یہ تاثر لے کر جائیں کہ بلوچستان اور پنجاب میں کوئی فرق نہیں اور ہم سب پاکستانی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار
نے انتہائی گرم جوشی سے ڈیسک بجا کر معزز مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا)

جناب سپیکر! بلوچستان کے اندر اس وقت ایک awareness آ رہی ہے۔ پچھلے سال مجھے وہاں پر بُلایا گیا تھا۔ جس طرح ہم پنجاب میں پوزیشن ہولڈرز کو encourage کرتے ہیں اسی طرح بلوچستان نے بھی یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ بلوچستان کے اندر اب merit کی بنیاد پر امتحانات لینے شروع کئے گئے اور ان بچے اور بچیوں نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا ہے۔ ان بچوں میں

جتناtalent موجود ہے نظر یہ آ رہا ہے کہ پاکستان کی کامیابی اور ترقی کا ہراول دستہ اب بلوچستان کی یہ بچیاں اور بچے بنیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان سب کو یہاں پر welcome کرتا ہوں۔ بلوچستان کے پوزیشن ہولڈرز بچوں کا پنجاب کا یہ پہلا visit ہے۔ آج بلوچستان کے چیف منسٹر خود بھی یہاں پر تشریف لا رہے ہیں تاکہ ان بچوں کی حوصلہ افزائی کر سکیں۔ سول اداروں، پارلیمنٹ اور آرمی سب نے مل کر بلوچستان کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح Commander Southern Command بھی یہاں پر تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا موقع ہے اور ہمیں ان سب کو تہہ دل سے welcome کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے تمام معزز ممبران کی طرف سے بلوچستان یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر صاحبان اور صوبے کے ہونہار ترین طلباء وطالبات کو پنجاب اسمبلی میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے اندر ان کی بھرپور حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ یہ پنجاب سے ایک بڑا زبردست اور خوشگوار message لے کر جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ پھول اور کلیاں ہیں کہ جن کی مہک سے انشاءاللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں پورا بلوچستان مہک اُٹھے گا۔ یہ سبز ہلالی پرچم تھامے یہاں سے ایک بڑا ہی مثبت اور constructive پیغام لے کر جائیں گے۔ میں اپنی طرف سے ایک مرتبہ پھر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے انہیں پنجاب میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ایک بہت ہی خوبصورت موقع ہے۔ بلوچستان سے top کرنے والی ہونہار بچیاں اور بچے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں جماعت اسلامی کی طرف سے ان کو اس ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ہمارا سب سے بڑا صوبہ ہے اور بے پناہ وسائل سے مالا مال ہے اور یہ بھی on record ہے کہ بیرونی قوتوں نے بوجوہ پاکستان کو destabilize کرنے کے لئے بلوچستان کو تختہ مشق بنایا ہوا ہے۔ وہاں پر یہ حالات بھی آئے کہ وہاں کسی سرکاری عمارات کے اوپر بھی پاکستان کا پرچم نہیں لہرایا جا سکتا تھا لیکن اب بتدریج حالات بہتر ہوئے ہیں اور یہ بات خوش آئند ہے۔ وہاں کی بہت ساری محرومیوں کی وجہ وہاں کے سرداروں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کسی کو نشانہ نہ بنائیں۔ آپ بچوں کو خوش آمدید کہیں اور ان کی محنت کو appreciate کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے وزیر تعلیم رانا مشہود احمد خان نے ان بچوں کو یہاں مدعو کیا ہے اور ہمارے یہ بچے یہاں پر تشریف لائے ہیں میں اس پر ان کی تحسین کرتا ہوں۔ یہ بہت اچھا ہے اور ہم اس gesture کو بھرپور طریقے سے welcome کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک clarification کر دوں کہ ان بچوں کو حکومت پنجاب اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے مدعو کیا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ talent کو فروغ دیتے ہیں تو یہاں پر ہمیں مل کر ان کو welcome کرنا چاہئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی مجھے بات کر لینے دیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھا تھا کہ اس وقت ہاؤس میں جو بات ہو رہی تھی شاید معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے اس کے متعلق کوئی بات کرنی ہے۔ شیخ صاحب بعد میں ضرور بات کر لیں۔ بلوچستان سے ہونہار طالب علم ہمارے بیٹے بیٹیاں جو تشریف لائے ہیں۔ میں ان کو حکومتی بنچوں کی طرف سے خوش آمدید بھی کہتا ہوں اور میں اُن خیالات کی تائید کرتا ہوں جو قائد حزب اختلاف اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کئے ہیں۔ ہم ان بچوں کے ساتھ تشریف لانے والے یونیورسٹیز کے وائس چانسلر صاحبان کو بھی welcome کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ ان تعلیم یافتہ بچوں کے ذریعے جو بلوچستان represent ہو گا، واقعی وہ بلوچستان ہو گا جس کا خواب قائداعظم، علامہ اقبال اور پوری قوم جو توقع کرتی ہے اور جس طرح سے بلوچستان کو دیکھنا چاہتی ہے۔ بلوچستان کہنے کو تو پسماندہ صوبہ ہے لیکن بلوچستان اس لحاظ سے پسماندہ نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی پسماندگی ہے بلکہ وہ اس لحاظ سے پسماندہ ہے کہ وہاں کی دولت کو unearth نہیں کیا گیا۔ بلوچستان وسائل سے مالا مال صوبہ ہے اور جس طرح سے اب کام ہو رہا ہے جب اس کے وسائل آ جائیں گے تو وہ وسائل نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے پاکستان کی خوشحالی کا سبب بنیں گے۔ ہماری نیک تمنائیں ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نوجوان نسل آگے چل کر ایک روشن بلوچستان اور روشن پاکستان کی بنیاد بنے گی۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اُس وقت یہ بات ہو رہی تھی کہ باردانہ نہیں مل رہا۔ کسانوں کو واقعی مسئلہ ہے، مجھے اور آپ کو بھی مسئلہ ہے۔ آج صبح اور کل سے جو حالات ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ کچھ باتیں اس معزز ایوان کے علم میں لائی جائیں۔ وہ یہ ہیں کہ جس طریقے سے افغانستان کے لئے ہماری حکومت نے انڈیا کو Land Transit Route دیا اور ہندوستان نے جس طریقے سے ہماری افغانستان کی مارکیٹ چھینی۔ جب یہ مارکیٹ ہم سے لی جا رہی تھی تو جن ظالموں نے انڈیا کو یہ land route دیا اُن کو بھی پوچھا جائے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب 3.5 ملین ٹن کا سٹاک تھا جسے backward stock کہتے ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں تھا یہ کوئی اتنی بڑی راکٹ سائنس تھی کیونکہ مارکیٹیں سنبھالنے کے لئے بڑے بڑے ملک 25 percent to capture the market and to maintain پر بھی مال بیچ دیتے ہیں لیکن ہم نے یہ نہیں کیا۔ آج ہمارے کسان اور پنجاب حکومت کو جو مسئلہ ہے اُس میں hidden hands کو بھی ذرا discuss کیا جائے۔ آپ نے بھی دیکھا ہو گا اور اس ایوان کے بہت سارے معزز ممبران جانتے ہیں کہ جب آپ حسن ابدال سے نکل کر صوبہ سرحد کی طرف جاتے ہیں تو وہاں پر بے شمار floor mills تھیں یہ floor mills کس کو feed کر رہی تھیں؟ آج جو حالات ہیں اور Central Asian States کے اندر گندم کی جو bumper crops ہوئی ہیں اُس کا حل صرف یہ ہے کہ ہم افغانستان کے لئے انڈیا کا land route طاقت سے بند کریں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات پھر بحث میں آئے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جگہ کوئی بھی ہو آپ اُس کو نہیں روکیں گے لیکن مجھے آپ ضرور روکیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! یہ بات نامناسب ہے۔ (قطع کلامیاں)

شیخ صاحب! میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔ جب بحث ہو گی آپ اُس وقت اس پر بحث کریں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کسی بات کا خیال کریں۔ شیخ صاحب! آپ ایسے نہ کیا کریں۔ میں آپ کو دعوت دے رہا ہوں کہ جب بحث ہو گی آپ بحث میں حصہ لیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بحث تو نہیں ہو سکتی آپ مہربانی کریں۔

سرکاری کارروائی

بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پر بحث ہے۔ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث کا آغاز متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کے کتنے پوائنٹ آف آرڈر ہیں؟ آپ ایوان کا آدھا ٹائم تو پوائنٹ آف آرڈرز پر لے جاتے ہیں یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! شکریہ۔ کارکردگی برائے سال 14-2013 پی ایچ اے کی بنیاد Horticulture Wing کو ضم کر کے رکھی گئی تھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جس کے چیئرمین وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں۔ پی ایچ اے کی تشکیل کا مقصد لاہور باغات، کھیل کے میدان اور پارکوں کی تزئین و آرائش تھا۔ اس ادارہ نے لاہور کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! جگہ جگہ گرین بیلٹس اور فواروں کی تعمیر کی گئی ہے۔ شہر کی گرین بیلٹس، پارکوں اور تمام سیر گاہوں کو پھولوں اور پودوں سے مہکایا جاتا ہے۔ اس ادارہ نے نہ صرف شہر کے پارکوں اور معروف شاہراہوں کی آرائش کا خیال رکھا ہے بلکہ پسماندہ علاقوں کی خوبصورتی کا بھی خیال رکھا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پی ایچ اے نے 15 سال کے مختصر عرصہ میں بہت سے قابل قدر اہم منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچائے۔ بہار کے موسم میں پی ایچ اے عوام کے لئے جشن بہاراں منعقد کرتا ہے جس سے لاہور کے مختلف مقامات، پارکوں، سڑکوں اور رستوں کو پھولوں اور پودوں سے سجایا جاتا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم احتجاج کرتے ہیں اور ایوان میں کورم بھی نہیں ہے۔ کورم پورا کرایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20۔ مئی 2016 بوقت صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of 16% boys and 15% girls in Lahore from getting education 820
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 733,740,750,752,757

questions REGARDING- 534
-BHU of Chak 75 Southern Sargodha *(Question No. 310)* 601
-Clean drinking water in Sargodha *(Question No. 4453*)* 408
-Details about Police Stations in district Sargodha *(Question No. 4270*)* 532
-Upgradation of para medical staff in Sargodha Division *(Question No. 291)* 615
-Water supply schemes in district Sargodha *(Question No. 4903*)*

ABDUL HANIF, RAJA

question REGARDING- 424
-Details of Police Station in Rawalpindi *(Question No. 728)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst farmers due to migration of agricultural scientists 816
-Construction of new buildings in Lahore division without passing maps and charging Commercialization Fee 817
-Death of eight persons due to negligence of Dumper Driver in Chiniot 835
-Delay in repair in Government Hospitals 654
-Deprivation of 16% boys and 15% girls in Lahore from getting education 820
-Disclosure of being the province of Punjab at No.1 in bribery according to survey of an international institution "FAFEN" 451
-Disclosure of fake arms lisences in Faisalabad 727
-Expiry of Polio vaccine due to carelessness of staff of PEPI 650
-Illegal possession over PA House situated at Marri Pachadh, Rajanpur 553
-Increase in incidents of mad dog bites in UC Islamabad, Sialkot 724
-Increase in number of deaths of children of Children Hospital Lahore due to shortage of medical facilities 650
-Problems faced by patients due to shortage of Dialysis machines in government hospitals 815
-Protest by farmers at Mall Road 823
-Shortage of life saving drugs in Gujranwala 652
-Shortage of medicines in Government Hospitals 448
-Torture by Police upon farmers on peaceful protest on the eve of Farmers Day 828

PAGE NO.

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-13th, 16th, 17th, 18th & 19th May, 2016 — 359,457,561,685,793

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-
-Details about Police employees and Police Stations in DG Khan *(Question No. 3656*)* — 414
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3661*)* — 512
-Medical machinery in DHQ Hospital Lahore *(Question No. 3660*)* — 511
-Number of Police employees in DG Khan and other details *(Question No. 3433*)* — 414

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Construction of new buildings in Lahore division without passing maps and charging Commercialization Fee — 817

questions REGARDING-
-Government steps for control over Hepatitis in district Pakpattan *(Question No. 4004*)* — 521
-Supply of free medicines in DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 4005*)* — 522

AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Seceretary for Public Prosecution)*

Privilege motion (ANSWER) REGARDING-
-Refusal by Regional Incharge PASSCO Multan to attend telephone of MPA — 643

AHMED KHAN BHACHER. MR.

questions REGARDING- — 528
-Posting of Drug Inspector in Mianwali *(Question No.4222*)* — 527
-Steps for control over Hepatitis in villages *(Question No. 4220*)*

Resolution REGARDING- — 668
-Demand for taking steps for control over spurious pesticides and seed of cotton

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-
-Provision of clean drinking water in Faisal Town, district Nankana Sahib *(Question No. 4553*)* — 612

AKHTAR ALI, BAO

PAGE NO.

question REGARDING- 427
-Details of Police Station in Narowal *(Question No. 853)* 438

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 438
-The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 19 of 2016)
-The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016)
ALA-UD-DIN, SHEIKH

zero hour REGARDING- 677
-Increase in accidents by motorcycles of Highways
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

questions REGARDING-
-Details about motor vehicles in Housing and Urban Development Department *(Question No. 4468*)* 609
-Emergency Block in DHQ Hospital Rajanpur *(Question No. 4285*)* 529
-Establishment of Eye Centre in RHC Kot Mithan, Rajanpur *(Question No. 4287*)* 530
-Water supply schemes in tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 4541*)* 611
ALI SALMAN, MR.

questions REGARDING- 540
-BHUs and RHCs of PP-168 Sheikhupura *(Question No. 414)* 542
-Government hospital of Manawala Sheikhupura *(Question No. 417)* 543
-RHC in PP-168, Sheikhupura *(Question No. 418)*
ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING- 431
-Spots of narcotics in Lahore (*Question No. 930)*
AMJAD ALI JAVAID, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Anxiety amongst farmers due to migration of agricultural scientists 816

questions REGARDING- 464
-Details about District Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 433
-Employees of Traffic Police in Toba Tek Singh *(Question No. 1004)* 689
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 7189*)* 717
-Funds allocated for sports in Toba Tek Singh *(Question No. 1372)* 705
-Gymnasiums in Toba Tek Singh *(Question No. 6073*)* 626
-Housing Colony No.1, Toba Tek Singh *(Question No. 787)* 428
719

PAGE NO.

-Number of employees in Toba Tek Singh *(Question No. 868)* 433
-Play grounds in Toba Tek Singh *(Question No. 1373)*
-Private Security Agencies in Toba Tek Singh *(Question No. 1003)* 797
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 513 720
-Rural Health Centre Sandhialyanwali Toba Tek Singh *(Question No. 3691*)*
-Sports Department in Toba Tek Singh *(Question No. 1374)* 523
-Under-construction building of DHQ Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 4008*)* 673

zero hour REGARDING-

-Loss to governent exchequer due to changing route from Jhang to Shorkot bypass road

ANNUAL REPORT OF PENSION FUND PUNJAB-
-For the year 2010-11 and 2011-12 556

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

Privilege motion REGARDING- 809

-INCORRECT ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION NO. 830 OF 2015 ABOUT 711

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT 385

questions REGARDING- 426

-Courses of Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7367*)* 713
-Details about Police Welfare Fund for 2013 in Gujranwala *(Question No. 4208*)* 524
-Details of office of Civil Defence in Gujranwala *(Question No. 756)* 537
-Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 7482*)* 546
-Out of order medical machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4010*)* 390
-Recruitment of employees of Health Department in Gujranwala *(Question No. 354)*
-Upgradation of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 473)*
-Widening the jurisdiction of Rescue 1122 *(Question No. 5262*)*

ASIF MEHMOOD, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for grant of summer vacations before time due to intensive hot weather and provision of drinking water in PP-9 804

WELCOME- 660

PAGE NO.

-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly
ASIF SAEED MANAIS, MR. *(Minister for Special Education Additional Charge of Youth Affairs, Sports, Archeology & Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 717
-Funds allocated for sports in Toba Tek Singh *(Question No. 1372)* 705
-Gymnasiums in Toba Tek Singh *(Question No. 6073*)* 719
-Play grounds in Toba Tek Singh *(Question No. 1373)* 720
-Sports Department in Toba Tek Singh *(Question No. 1374)* 702
-Sports funds for district Gujrat *(Question No. 5606*)*

B

BABAR HUSSAIN, RANA *(Parliamentary Secretary for Finance)*
DISCUSSION On-
-Annual Report of Pension Fund Punjab for the year 2010-11 and 2011-12
BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
-Leave of absence 642
BILLS-
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) *(Considered and passed by the House)* 730-768
-The Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 730

C

Call attention Notices REGARDING 814
-Death of a driver due to torture by a Traffic Warden in Faisalabad 814
-Murder of a citizen in encounter during robbery in Gujranwala
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*
C OMMUNICATIONS & WORKS DEPARTMENT-

question REGARDING-
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 797

D

DEPUTY SPEAKER
-*See under Sher Ali Gorchani, Sardar*
DISCUSSION On-
-Annual Report of Pension Fund Punjab for the year 2010-11 and 2011-12 556
-Good Governance in the Punjab 768

PAGE NO.

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING- 401
-Business of narcotics in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 2681*)* 405
-Details about vacant posts and promotions of Inspectors in the province *(Question No. 2822*)* 403
-Filling the vacant posts of DSPs in the province *(Question No. 2821*)* 432
-Recruitments through PPSC in Police Department *(Question No. 952)* 388
-Sanctioned posts in Police Department in Faisalabad *(Question No. 4418*)* 363
-Vacancies of Patrolling Police in the province *(Question No. 4152*)*

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING- 484
-Establishment of BHUs in UC-117 district Sargodha *(Question No. 3234*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Torture by Police upon farmers on peaceful protest on the eve of Farmers' Day 828

questionS REGARDING- 503
-Allocation of budget for Services Hospital Lahore *(Question No. 3053*)* 629
-Cleanliness in Umar and Fazal Colony Lahore *(Question No. 805)* 504
-Details about RHC Kahna, Lahore *(Question No. 3468*)* 548
-Endoscopy machine in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 501)* 538
-Health Centres of district Muzaffargarh *(Question No. 380)*
-Laying of sewerage pipes in Street No.2, UC-39, PP-147 Lahore *(Question No. 802)* 628
-Sewerage system and caps of manholes in Shahdara, Lahore *(Question No. 4597*)* 613

zero hour REGARDING- 673
-Studens of Government School Sultankey Lahore forced to sit at ground while study 681
-Uncomfortableness faced by patients due to defective air conditioners of hospitals in Lahore

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Steps taken for supply of clean drinking water in district Bahawalpur *(Question No. 2909*)* 576

G

GHULAM MURTAZA, CH.

question REGARDING- 519

-ICU and Cardiac Unit in THQ Hospital Bahawalnagar *(Question No. 3958*)*

GOOD GOVERNANCE-

-Discussion on Good Governance in the Punjab 768-791

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

640

-LEAVE OF ABSENCE

h

HEALTH DEPARTMENT-

questions REGARDING- 503

-Allocation of budget for Services Hospital Lahore *(Question No. 3053*)* 534

-BHU of Chak 75 Southern Sargodha *(Question No. 310)* 547

-BHUs and RHCs in PP-119 *(Question No. 500)* 525

-BHUs and RHCs in tehsil Chak Jhumra *(Question No. 4139*)* 540

-BHUs and RHCs of PP-168 Sheikhupura *(Question No. 414)* 520

-BHUs in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3968*)* 514

-Building of BHU Chak Mundranwala PP-130 Sialkot *(Question No. 3927*)* 505

-Building of Medical College Sahiwal *(Question No. 3573*)* 531

-Challans of Medical Stores in district Sahiwal *(Question No. 261)* 544

-Children ward of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 421)* 471

-Crackdown against quacks in district Lahore *(Question No. 2526*)* 469

-Current position of medical equipment and other stock placed in Medical Store Depot *(Question No. 2487*)* 526

-Details about Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 4182*)* 464

-Details about District Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 506

-Details about Emergency Ward of Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3589*)* 504

-Details about RHC Kahna, Lahore *(Question No. 3468*)* 512

-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3661*)* 538

-Dispensaries in Rawalpindi *(Question No. 377)* 529

-Emergency Block in DHQ Hospital Rajanpur *(Question No. 4285*)* 548

-Endoscopy machine in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 501)* 484

-Establishment of BHUs in UC-117 district Sargodha *(Question No. 3234*)* 530

-Establishment of Eye Centre in RHC Kot Mithan, Rajanpur *(Question No. 4287*)* 477

-Establishment of Institute of Neuro Surgery in General Hospital Lahore *(Question No. 2756*)* 526

PAGE NO.

-Establishment of Mental Hospital in the province *(Question No. 4197*)* 508
-Funds allocated for Allied Health Sciences School Lahore *(Question No. 3638*)* 502
-Funds allocated for Health Department in district Sahiwal and utilization thereof *(Question No. 3087*)* 498
-Government action against quacks in Lahore *(Question No. 3569*)* 535
-Government hospital in PP-17 Attock *(Question No. 349)* 542
-Government hospital of Manawala Sheikhupura *(Question No. 417)* 507
-Government hospitals in district Lahore *(Question No. 3612*)* 510
-Government Medical Colleges in Lahore *(Question No. 3639*)* 521
-Government steps for control over Hepatitis in district Pakpattan *(Question No. 4004*)* 538
-Health Centres of district Muzaffargarh *(Question No. 380)* 519
-ICU and Cardiac Unit in THQ Hospital Bahawalnagar *(Question No. 3958*)* 531
-Kidney Centre in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 234)* 533
-Lady Health Workers in district Lahore *(Question No. 296)* 493
-Medical equipment in DHQ Sahiwal *(Question No. 3547*)* 511
-Medical machinery in DHQ Hospital Lahore *(Question No. 3660*)* 461
-Number of beds in Gynae ward of DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3084*)* 551
-Nurses in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 515)* 548
-Nurses in Mian Munshi Hospital Lahore *(Question No. 513)* 550
-Nurses in Nawaz Sharif Hospital Lahore *(Question No. 514)* 524
-Out of order medical machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4010*)* 489
-Pending corruption cases in Health Department in district Sahiwal *(Question No. 3535*)* 528
-Posting of Drug Inspector in Mianwali *(Question No.4222*)* 518
-Problems of hostel of the School of Allied Health Sciences, Children Hospital Lahore *(Question No. 3956*)* 537
-Recruitment of employees of Health Department in Gujranwala *(Question No. 354)* 503
-Recruitment of work charge employees in Health Department in Bahawalpur *(Question No. 2539*)* 515
-Referring the patient of Civil Hospital Daska to other hospitals *(Question No. 3928*)* 543
-RHC in PP-168, Sheikhupura *(Question No. 418)* 535
-RHC of Chak No.134 G.B Faisalabad *(Question No. 328)* 513
-Rural Health Centre Sandhialyanwali Toba Tek Singh *(Question No. 3691*)* 533
-Staff in THQ Hospital Bhakkar *(Question No. 295)* 527
-Steps for control over Hepatitis in villages *(Question No. 4220*)* 522
-Supply of free medicines in DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 4005*)* 516
-Theft of ambulance of RHC Dalanwala Gujrat *(Question No. 3948*)* 523
-Under-construction building of DHQ Hospital Toba Tek Singh

PAGE NO.

(Question No. 4008)* 545
-Upgradation of General Hospital Lahore *(Question No. 450)* 532
-Upgradation of para medical staff in Sargodha Division *(Question No. 291)* 546
-Upgradation of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 473)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-

-Details about Emergency Ward of Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3589*)* 506
-Details about Railway crossing at Chobacha Phatak at Dharampura Lahore *(Question No. 5105*)* 618
-Government action against quacks in Lahore *(Question No. 3569*)* 498
-Lady Health Workers in district Lahore *(Question No. 296)* 533

Resolution REGARDING- 664

-Demand for conducting medical tests of women by female staff in hospitals

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against Bhata Mafia and private security companies in Lahore *(Question No. 2743*)* 374
-Business of narcotics in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 2681*)* 401
-Details about bursting of gas cylinders in Lahore *(Question No. 5555*)* 396
-Details about cases of murder and robbery in district Gujrat *(Question No. 726)* 423
-Details about crimes in district Sahiwal *(Question Nos. 7276* &1024)* 399, 438
-Details about crises centres in Sangla Hill and Safdarabad *(Question No. 914)* 431
-Details about mall khana in DC Office Jhang *(Question No. 448)* 419
-Details about Police employees and Police Stations in DG Khan *(Question No. 3656*)* 414
-Details about Police Stations in district Sargodha *(Question No. 4270*)* 408
-Details about Police Welfare Fund for 2013 in Gujranwala *(Question No. 4208*)* 385
-Details about procession of Yom-e-Ashoor in district Chiniot *(Question No. 5796*)* 416
-Details about scuffle taken place in premises of R.H.C Dinga *(Question No. 655)* 421
-Details about vacant posts and promotions of Inspectors in the province *(Question No. 2822*)* 405
-Details of office of Civil Defence in Gujranwala *(Question No. 756)* 426
-Details of Police Station in Narowal *(Question No. 853)* 427
-Details of Police Station in Rawalpindi *(Question No. 728)* 424
-Employees of Traffic Police in Bahawalnagar *(Question No. 884)* 429
-Employees of Traffic Police in Toba Tek Singh *(Question No. 1004)* 433
435

PAGE NO.

-Establishment of conjugate system for Police Training *(Question No. 1016)* 422
-Establishment of New Police Station in PP-130 Daska *(Question No. 692)* 403
-Filling the vacant posts of DSPs in the province *(Question No. 2821*)*
-Issuance of DO letters from CM Secretariat to DPO Lahore during Caretaker Government *(Question No. 3482*)* 383
-Jurisdiction of Police Station Kharian, Gujrat *(Question No. 4507*)* 415
-Map of Model Police Station *(Question No. 1015)* 434
-Non presence of building of Police Station Satellite Town Jhang *(Question No. 720)* 422
-Number of Ambulances and recruitments in Rescue 1122 *(Question No. 2590*)* 413
-Number of employees in Toba Tek Singh *(Question No. 868)* 428
-Number of Police employees in DG Khan and other details *(Question No. 3433*)* 414
-Number of Police Stations in Sialkot *(Question No. 434)* 418
-Police Stations and Police Posts in district Sahiwal *(Question No. 1023)* 436
-Private Security Agencies in Toba Tek Singh *(Question No. 1003)* 433
-Procedure for issuance of driving lisence *(Question No. 2505*)* 411
-Recruitments through PPSC in Police Department *(Question No. 952)* 432
-Sanctioned posts in Police Department in Faisalabad *(Question No. 4418*)* 388
-Service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 887)* 430
-Spots of narcotics in Lahore (*Question No. 930)* 431
-Steps taken for control over supply of meat of dead animals in Lahore *(Question No. 610)* 420
-Traffic wardens posted at Sialkot–Daska and Daska–Gujranwala roads *(Question No. 2769*)* 379
-Twelve deaths due to sectarian altercation in Bhakkar *(Question No. 2611*)* 369
-Vacancies of Patrolling Police in the province *(Question No. 4152*)* 363
-Widening the jurisdiction of Rescue 1122 *(Question No. 5262*)* 390

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allotment of plots for Dispensary and Community Hall in Khayaban-e-Sir Syed, Rawalpindi *(Question No. 3597*)* 584
-Clean drinking water in Sargodha *(Question No. 4453*)* 601
-Clean drinking water in tehsil Chichawatni *(Question No. 4450*)* 600
-Cleanliness in Umar and Fazal Colony Lahore *(Question No. 805)* 629
-Construction of "Fly Over" by the side of Canal in Mughalpura, Lahore *(Question No. 4904*)* 617
-Defective sewerage system in Multan Colony Mughalpura, Lahore *(Question No. 5086*)* 618
-26 departments-defaulters of WASA *(Question No. 5489*)* 620
-Details about motor vehicles in Housing and Urban Development Department *(Question No. 4468*)* 609
618

PAGE NO.

-Details about Railway crossing at Chobacha Phatak at Dharampura Lahore *(Question No. 5105*)* 567
-Development projects in Gujranwala *(Question No. 2598*)* 619
-Dilapidation of roads in Johar Town Lahore *(Question No. 5164*)* 578
-Dilapidation of sewerage pipes purchased for laying in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2915*)* 633
-Director General of Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 841)* 623
-Establishment of PHA in Rawalpindi *(Question No. 6113*)* 581
-Expenditures incurred upon laying sewerage pipes in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2916*)* 565
-Grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadies in Lahore *(Question No. 2401*)* 626
-Housing Colony No.1, Toba Tek Singh *(Question No. 787)* 572
-Increase in environment pollution due to open sanitation drains in Lahore *(Question No. 2478*)* 627
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 797)* 622
-Installation of water filtration plants in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 5686*)* 621
-Installation of water filtration plants in Sahiwal division *(Question No. 5669*)* 628
-Laying of sewerage pipes in Street No.2, UC-39, PP-147 Lahore *(Question No. 802)* 620
-Number of employees in PHA Lahore *(Question No. 5515*)* 631
-Number of tube wells for water supply in district Lahore *(Question No. 839)* 630
-Parks under administrative control of PHA Faisalabad *(Question No.818)* 629
-Plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 817)* 612
-Provision of clean drinking water in Faisal Town, district Nankana Sahib *(Question No. 4553*)* 626
-Provision of clean drinking water in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 780)* 633
-Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 842)* 594
-Punjab Pure Drinking Water Policy *(Question No. 4437*)* 635
-Schedule of Commercialization Fee in district Lahore *(Question No. 921)* 625
-Sewerage lines in PP-144 Singhpura Lahore *(Question No. 556)* 586
-Sewerage schemes for district Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 4311*)* 613
-Sewerage system and caps of manholes in Shahdara, Lahore *(Question No. 4597*)* 606
-Steps taken for provision of clean drinking water in the province *(Question No. 2479*)* 576
-Steps taken for supply of clean drinking water in district Bahawalpur 610

PAGE NO.

(Question No. 2909)*
-Subsoil water in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 4530*)* 590
-Water supply and sewerage facilities in PP-8 Rawalpindi *(Question No. 4312*)* 615
-Water supply in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 4673*)* 614
-Water supply in PP-284 *(Question No. 4609*)* 615
-Water supply schemes in district Sargodha *(Question No. 4903*)* 611
-Water supply schemes in tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 4541*)*

I

IFTIKHAR AHMED, MALIK

question REGARDING- 623
-Establishment of PHA in Rawalpindi *(Question No. 6113*)*

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Seceretary for Home)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against Bhata Mafia and private security companies in Lahore *(Question No. 2743*)* 374
-Details about bursting of gas cylinders in Lahore *(Question No. 5555*)* 397
-Details about crimes in district Sahiwal *(Question No. 7276*)* 399
-Details about Police Welfare Fund for 2013 in Gujranwala *(Question No. 4208*)* 385
-Issuance of DO letters from CM Secretariat to DPO Lahore during Caretaker Government *(Question No. 3482*)* 383
-Sanctioned posts in Police Department in Faisalabad *(Question No. 4418*)* 388
-Traffic wardens posted at Sialkot–Daska and Daska–Gujranwala roads *(Question No. 2769*)* 380
-Twelve deaths due to sectarian altercation in Bhakkar *(Question No. 2611*)* 370
-Vacancies of Patrolling Police in the province *(Question No. 4152*)* 364
-Widening the jurisdiction of Rescue 1122 *(Question No. 5262*)* 391

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Delay in repair in Government Hospitals 654
-Expiry of Polio vaccine due to carelessness of staff of PEPI 650
-Increase in number of deaths of children of Children Hospital Lahore due to shortage of medical facilities 650
-Shortage of life saving drugs in Gujranwala 652

Answers to the questions REGARDING- 471
-Crackdown against quacks in district Lahore *(Question No. 2526*)* 469
-Current position of medical equipment and other stock placed in

PAGE NO.

Medical Store Depot *(Question No. 2487*)* 464
-Details about District Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 484
-Establishment of BHUs in UC-117 district Sargodha *(Question No. 3234*)*
-Establishment of Institute of Neuro Surgery in General Hospital Lahore *(Question No. 2756*)* 477 499
-Government action against quacks in Lahore *(Question No. 3569*)* 494
-Medical equipment in DHQ Sahiwal *(Question No. 3547*)*
-Number of beds in Gynae ward of DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3084*)* 461
-Pending corruption cases in Health Department in district Sahiwal *(Question No. 3535*)* 489

637

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Finishing of Punjab Rural Support Programme
IMRAN ZAFAR, HAJI

639

-LEAVE OF ABSENCE

question REGARDING- 423
-Details about cases of murder and robbery in district Gujrat *(Question No. 726)*
INDUSTRIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Courses of Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7367*)* 711
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 7189*)* 689
-Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 7482*)* 713 696
-Industries in district Gujrat *(Question No. 5582*)*
IRFAN DAULTANA, MIAN

question REGARDING- 531
-Kidney Centre in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 234)*
IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.
-Leave of absence 641

J

JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for School Education)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of 16% boys and 15% girls in Lahore from getting education 820

PAGE NO.

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

question REGARDING- 526
-Establishment of Mental Hospital in the province *(Question No. 4197*)*

KARAM ELLAHI BANDIAL, MR.
-Leave of absence 642

KASHIF RAHIM KHAN, RAO

question REGARDING- 535
-RHC of Chak No.134 G.B Faisalabad *(Question No. 328)*

KHADIJA UMAR, MRS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 731

questions REGARDING- 696
-Industries in district Gujrat *(Question No. 5582*)* 702
-Sports funds for district Gujrat *(Question No. 5606*)* 615
-Water supply in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 4673*)*

KHURRAM ABBAS SIAL, MR.

question REGARDING-
-Non presence of building of Police Station Satellite Town Jhang *(Question No. 720)* 422

KHURRAM IJAZ CHATTHA, MR. *(Chairman Standing Committee on C&W)*

Answer to the question REGARDING-
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 797

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Bahadar Khan Maikan, Sardar 642
-Gulnaz Shahzadi , Mrs. 640
639
-IMRAN ZAFAR, HAJI 641
-Irshad Ahmad Arain, Ch. 642

PAGE NO.

-Karam Ellahi Bandial, Mr. 641
-Muhammad Hanif Awan, Malik 640
-Muhammad Mansha Ullah Butt, Khawaja 641
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 640
-Shahabuddin Khan, Sardar 641
-Zulfiqar Ghori, Mr.

LIAQAT ALI KHAN, CHAUDHARY

question REGARDING- 418
-Number of Police Stations in Sialkot *(Question No. 434)*

M

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of being the province of Punjab at No.1 in bribery according to survey of an international institution "FAFEN" 451
-Protest by farmers at Mall Road 823
DISCUSSION On-
781-789
-GOOD GOVERNANCE IN THE PUNJAB

points of order REGARDING- 647
-Demand for including proposals of Committee constituted for amending the Rules of Procedures 441
-Pressure by CM Secretariat upon MS Services Hospital for out of merit recruitments 617

question REGARDING-
-Construction of "Fly Over" by the side of Canal in Mughalpura, Lahore *(Question No. 4904*)* 841

657
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 19th May, 2016
WELCOME-
-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

zero hour REGARDING-
-Charging of illegal Token Fee by administration of Government Faridia College Pakpattan 670

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W

PAGE NO.

-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY & TOURISM

-See under Asif Saeed Manais, Mr.

MOTION regarding-

-Leave for presentation of a Resolution under Article 128 (2) (e) 728

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

point of order REGARDING-

-Demand for including proposals of Committee constituted for amending the Rules of Procedure 644, 674

zero hour REGARDING-

-Problems faced by farmers in getting bags for wheat

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 737,763

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 18th May, 2016 789

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 531

-Challans of Medical Stores in district Sahiwal *(Question No. 261)* 438

-Details about crimes in district Sahiwal *(Question No. 1024)* 619

-Dilapidation of roads in Johar Town Lahore *(Question No. 5164*)*

-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 797)* 627

-Installation of water filtration plants in Sahiwal division *(Question No. 5669*)* 621, 493

-Medical equipment in DHQ Sahiwal *(Question No. 3547*)*

-Pending corruption cases in Health Department in district Sahiwal *(Question No. 3535*)* 489, 436

-Police Stations and Police Posts in district Sahiwal *(Question No. 1023)*

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 514

-Building of BHU Chak Mundranwala PP-130 Sialkot *(Question No. 3927*)* 422

-Establishment of New Police Station in PP-130 Daska *(Question No. 692)* 515

PAGE NO.

-Referring the patient of Civil Hospital Daska to other hospitals *(Question No. 3928*)* 379
-Traffic wardens posted at Sialkot–Daska and Daska–Gujranwala roads *(Question No. 2769*)*
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

zero hour REGARDING-
-Disclosure of getting registry of valuable land of Children Park Samanabad Lahore by influential persons 671
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING-
-Installation of water filtration plants in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 5686*)* 622
MUHAMMAD HANIF AWAN, MALIK

-LEAVE OF ABSENCE 641
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Death of eight persons due to negligence of Dumper Driver in Chiniot 835

question REGARDING-
-Details about procession of Yom-e-Ashoor in district Chiniot *(Question No. 5796*)* 416
MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT, KHAWAJA

-LEAVE OF ABSENCE 640
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING- 520
-BHUs in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3968*)* 429
-Employees of Traffic Police in Bahawalnagar *(Question No. 884)* 626
-Provision of clean drinking water in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 780)* 614
-Water supply in PP-284 *(Question No. 4609*)*
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
-Leave of absence 641
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-
-Courses of Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7367*)* 711
689

PAGE NO.

-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 7189*)* 713
-Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 7482*)* 697
-Industries in district Gujrat *(Question No. 5582*)*
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 504
-Allocation of budget for Services Hospital Lahore *(Question No. 3053*)* 534
-BHU of Chak 75 Southern Sargodha *(Question No. 310)* 547
-BHUs and RHCs in PP-119 *(Question No. 500)* 525
-BHUs and RHCs in tehsil Chak Jhumra *(Question No. 4139*)* 540
-BHUs and RHCs of PP-168 Sheikhupura *(Question No. 414)* 521
-BHUs in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3968*)* 514
-Building of BHU Chak Mundranwala PP-130 Sialkot *(Question No. 3927*)* 506
-Building of Medical College Sahiwal *(Question No. 3573*)* 402
-Business of narcotics in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 2681*)* 532
-Challans of Medical Stores in district Sahiwal *(Question No. 261)* 544
-Children ward of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 421)* 423
-Details about cases of murder and robbery in district Gujrat *(Question No. 726)* 526
-Details about Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 4182*)* 438
-Details about crimes in district Sahiwal *(Question No. 1024)* 431
-Details about crises centres in Sangla Hill and Safdarabad *(Question No. 914)* 507
-Details about Emergency Ward of Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3589*)* 419
-Details about mall khana in DC office Jhang *(Question No. 448)* 415
-Details about Police employees and Police Stations in DG Khan *(Question No. 3656*)* 409
-Details about Police Stations in district Sargodha *(Question No. 4270*)* 417
-Details about procession of Yom-e-Ashoor in district Chiniot *(Question No. 5796*)* 505
-Details about RHC Kahna, Lahore *(Question No. 3468*)* 421
-Details about scuffle taken place in premises of R.H.C Dinga *(Question No. 655)* 406
-Details about vacant posts and promotions of Inspectors in the province *(Question No. 2822*)* 426
-Details of office of Civil Defence in Gujranwala *(Question No. 756)* 427
-Details of Police Station in Narowal *(Question No. 853)* 424
-Details of Police Station in Rawalpindi *(Question No. 728)* 512
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3661*)* 538
-Dispensaries in Rawalpindi *(Question No. 377)* 529
-Emergency Block in DHQ Hospital Rajanpur *(Question No. 4285*)* 430
-Employees of Traffic Police in Bahawalnagar *(Question No. 884)* 434
-Employees of Traffic Police in Toba Tek Singh *(Question No. 1004)* 548
436

PAGE NO.

-Endoscopy machine in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 501)* 530
-Establishment of conjugate system for Police Training *(Question No. 1016)* 527
-Establishment of Eye Centre in RHC Kot Mithan, Rajanpur *(Question No. 4287*)* 422
-Establishment of Mental Hospital in the province *(Question No. 4197*)* 403
-Establishment of New Police Station in PP-130 Daska *(Question No. 692)* 508
-Filling the vacant posts of DSPs in the province *(Question No. 2821*)* 502
-Funds allocated for Allied Health Sciences School Lahore *(Question No. 3638*)* 536
-Funds allocated for Health Department in district Sahiwal and utilization thereof *(Question No. 3087*)* 542
-Government hospital in PP-17 Attock *(Question No. 349)* 508
-Government hospital of Manawala Sheikhupura *(Question No. 417)* 510
-Government hospitals in district Lahore *(Question No. 3612*)* 522
-Government Medical Colleges in Lahore *(Question No. 3639*)* 539
-Government steps for control over Hepatitis in district Pakpattan *(Question No. 4004*)* 520
-Health Centres of district Muzaffargarh *(Question No. 380)* 415
-ICU and Cardiac Unit in THQ Hospital Bahawalnagar *(Question No. 3958*)* 531
-Jurisdiction of Police Station Kharian, Gujrat *(Question No. 4507*)* 534
-Kidney Centre in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 234)* 434
-Lady Health Workers in district Lahore *(Question No. 296)* 512
-Map of Model Police Station *(Question No. 1015)* 423
-Medical machinery in DHQ Hospital Lahore *(Question No. 3660*)* 413
-Non presence of building of Police Station Satellite Town Jhang *(Question No. 720)* 428
-Number of Ambulances and recruitments in Rescue 1122 *(Question No. 2590*)* 414
-Number of employees in Toba Tek Singh *(Question No. 868)* 418
-Number of Police employees in DG Khan and other details *(Question No. 3433*)* 552
-Number of Police Stations in Sialkot *(Question No. 434)* 549
-Nurses in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 515)* 550
-Nurses in Mian Munshi Hospital Lahore *(Question No. 513)* 524
-Nurses in Nawaz Sharif Hospital Lahore *(Question No. 514)* 437
-Out of order medical machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4010*)* 528
-Police Stations and Police Posts in district Sahiwal *(Question No. 1023)* 433
-Posting of Drug Inspector in Mianwali *(Question No.4222*)* 518
-Problems of hostel of the School of Allied Health Sciences, Children Hospital Lahore *(Question No. 3956*)* 411
-Procedure for issuance of driving lisence *(Question No. 2505*)* 537
-Recruitment of employees of Health Department in Gujranwala *(Question No. 354)* 503

PAGE NO.

-Recruitment of work charge employees in Health Department in Bahawalpur *(Question No. 2539*)* 432
-Recruitments through PPSC in Police Department *(Question No. 952)* 515
-Referring the patient of Civil Hospital Daska to other hospitals *(Question No. 3928*)* 543
-RHC in PP-168, Sheikhupura *(Question No. 418)* 535
-RHC of Chak No.134 G.B Faisalabad *(Question No. 328)* 514
-Rural Health Centre Sandhialyanwali Toba Tek Singh *(Question No. 3691*)* 430
-Service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 887)* 431
-Spots of narcotics in Lahore (*Question No. 930)* 533
-Staff in THQ Hospital Bhakkar *(Question No. 295)* 528
-Steps for control over Hepatitis in villages *(Question No. 4220*)* 420
-Steps taken for control over supply of meat of dead animals in Lahore *(Question No. 610)* 522
-Supply of free medicines in DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 4005*)* 516
-Theft of ambulance of RHC Dalanwala Gujrat *(Question No. 3948*)* 523
-Under-construction building of DHQ Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 4008*)* 546
-Upgradation of General Hospital Lahore *(Question No. 450)* 532
-Upgradation of para medical staff in Sargodha Division *(Question No. 291)* 547
-Upgradation of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 473)* 768-780

DISCUSSION On-

-Good Governance in the Punjab

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Government hospital in PP-17 Attock *(Question No. 349)* 535

MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.

QUESTION regarding-

-Details about Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 4182*)* 526

MURAD RAAS, DR.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 735,746

questions REGARDING-

-Dilapidation of sewerage pipes purchased for laying in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2915*)* 578
-Expenditures incurred upon laying sewerage pipes in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2916*)* 581
-Government Medical Colleges in Lahore *(Question No. 3639*)* 510
-Funds allocated for Allied Health Sciences School Lahore *(Question No. 3638*)* 508

MURTAZA MEHMOOD, MAKHDOOM, SYED

PAGE NO.

question REGARDING- 610
-Subsoil water in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 4530*)*

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-13th, 16th, 17th, 18th & 19th May, 2016 362, 460,564,688,796
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING- 505
-Building of Medical College Sahiwal *(Question No. 3573*)* 399
-Details about crimes in district Sahiwal *(Question No. 7276*)*
-Funds allocated for Health Department in district Sahiwal and utilization thereof *(Question No. 3087*)* 502
-Number of beds in Gynae ward of DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3084*)* 461
NAHEED NAEEM, MRS.

Resolution REGARDING-
-Demand for taking stern action against producers and sellers of substandard drinks 669
NAUSHEEN HAMID, DR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 763

questions REGARDING- 525
-BHUs and RHCs in tehsil Chak Jhumra *(Question No. 4139*)*
-Defective sewerage system in Multan Colony Mughalpura, Lahore *(Question No. 5086*)* 618
-Issuance of DO letters from CM Secretariat to DPO Lahore during Caretaker Government *(Question No. 3482*)* 383 413
-Number of Ambulances and recruitments in Rescue 1122 *(Question No. 2590*)* 635
-Schedule of Commercialization Fee in district Lahore *(Question No. 921)*

Resolution REGARDING- 666
-Demand for provision of free vaccine and medical tests for control over Cervical Cancer
NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Action taken against Bhata Mafia and private security companies in Lahore *(Question No. 2743*)* 374
-Crackdown against quacks in district Lahore *(Question No. 2526*)* 471
-26 departments-defaulters of WASA *(Question No. 5489*)* 620
-Details about bursting of gas cylinders in Lahore *(Question No. 5555*)* 396
-Details about mall khana in DC Office Jhang *(Question No. 448)* 419
-Establishment of Institute of Neuro Surgery in General Hospital Lahore *(Question No. 2756*)* 477
-Number of employees in PHA Lahore *(Question No. 5515*)* 620
-Number of tube wells for water supply in district Lahore *(Question No. 839)* 631
-Nurses in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 515)* 551
-Nurses in Mian Munshi Hospital Lahore *(Question No. 513)* 548
-Nurses in Nawaz Sharif Hospital Lahore *(Question No. 514)* 550
-Sewerage lines in PP-144 Singhpura Lahore *(Question No. 556)* 625
-Upgradation of General Hospital Lahore *(Question No. 450)* 545

Resolution REGARDING- 663

-Demand for conducting medical tests of women by female staff in hospitals

P

PARKS AND HORTICULTURE AUTHORITY-
-Discussion on annual report for the year 2013-14 840

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FINANCE
-See under Babar Hussain, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Sajjad Haider Gujjar, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-SEE UNDER RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Ahmed Khan Baloch, Mr.

PAGE

NO.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Demand for grant of summer vacations before time due to intensive hot weather and provision of drinking water in PP-9 804
-Demand for including proposals of Committee constituted for amending the Rules of Procedure 644
-Finishing of Punjab Rural Support Programme 636
-Pressure by CM Secretariat upon MS Services Hospital for out of merit recruitments 441

Privilege motions REGARDING-
-INCORRECT ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION NO. 830 OF 2015 ABOUT 809
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT 643
-INSULTING BEHAVIOUR OF ASSISTANT DIRECTOR PASSPORT SAHIWAL WITH LADY MPA 810
-Refusal by Chairperson Board of Technical Education Lahore to attend telephone of MPA 643
-Refusal by Regional Incharge PASSCO Multan to attend telephone of MPA

Q

questions REGARDING-
C OMMUNICATIONS & WORKS DEPARTMENT-
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 797
HEALTH DEPARTMENT- 503
-Allocation of budget for Services Hospital Lahore *(Question No. 3053*)* 534
-BHU of Chak 75 Southern Sargodha *(Question No. 310)* 547
-BHUs and RHCs in PP-119 *(Question No. 500)* 525
-BHUs and RHCs in tehsil Chak Jhumra *(Question No. 4139*)* 540
-BHUs and RHCs of PP-168 Sheikhupura *(Question No. 414)* 520
-BHUs in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3968*)* 514
-Building of BHU Chak Mundranwala PP-130 Sialkot *(Question No. 3927*)* 505
-Building of Medical College Sahiwal *(Question No. 3573*)* 531
-Challans of Medical Stores in district Sahiwal *(Question No. 261)* 544
-Children ward of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 421)* 471
-Crackdown against quacks in district Lahore *(Question No. 2526*)* 469
-Current position of medical equipment and other stock placed in

	PAGE NO.
Medical Store Depot *(Question No. 2487*)*	526
-Details about Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 4182*)*	464
-Details about District Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)*	
-Details about Emergency Ward of Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3589*)*	506 504
-Details about RHC Kahna, Lahore *(Question No. 3468*)*	512
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3661*)*	538
-Dispensaries in Rawalpindi *(Question No. 377)*	529
-Emergency Block in DHQ Hospital Rajanpur *(Question No. 4285*)*	548
-Endoscopy machine in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 501)*	484
-Establishment of BHUs in UC-117 district Sargodha *(Question No. 3234*)*	
-Establishment of Eye Centre in RHC Kot Mithan, Rajanpur *(Question No. 4287*)*	530
-Establishment of Institute of Neuro Surgery in General Hospital Lahore *(Question No. 2756*)*	477 526
-Establishment of Mental Hospital in the province *(Question No. 4197*)*	
-Funds allocated for Allied Health Sciences School Lahore *(Question No. 3638*)*	508
-Funds allocated for Health Department in district Sahiwal and utilization thereof *(Question No. 3087*)*	502 498
-Government action against quacks in Lahore *(Question No. 3569*)*	535
-Government hospital in PP-17 Attock *(Question No. 349)*	542
-Government hospital of Manawala Sheikhupura *(Question No. 417)*	507
-Government hospitals in district Lahore *(Question No. 3612*)*	510
-Government Medical Colleges in Lahore *(Question No. 3639*)*	
-Government steps for control over Hepatitis in district Pakpattan *(Question No. 4004*)*	521 538
-Health Centres of district Muzaffargarh *(Question No. 380)*	519
-ICU and Cardiac Unit in THQ Hospital Bahawalnagar *(Question No. 3958*)*	531
-Kidney Centre in DHQ Hospital Vehari *(Question No. 234)*	533
-Lady Health Workers in district Lahore *(Question No. 296)*	493
-Medical equipment in DHQ Sahiwal *(Question No. 3547*)*	511
-Medical machinery in DHQ Hospital Lahore *(Question No. 3660*)*	
-Number of beds in Gynae ward of DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3084*)*	461 551
-Nurses in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 515)*	548
-Nurses in Mian Munshi Hospital Lahore *(Question No. 513)*	550
-Nurses in Nawaz Sharif Hospital Lahore *(Question No. 514)*	
-Out of order medical machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4010*)*	524
-Pending corruption cases in Health Department in district Sahiwal *(Question No. 3535*)*	489 528
-Posting of Drug Inspector in Mianwali *(Question No.4222*)*	
-Problems of hostel of the School of Allied Health Sciences, Children Hospital Lahore *(Question No. 3956*)*	518

PAGE NO.

-Recruitment of employees of Health Department in Gujranwala *(Question No. 354)* 537
-Recruitment of work charge employees in Health Department in Bahawalpur *(Question No. 2539*)* 503
-Referring the patient of Civil Hospital Daska to other hospitals *(Question No. 3928*)* 515
-RHC in PP-168, Sheikhupura *(Question No. 418)* 543
-RHC of Chak No.134 G.B Faisalabad *(Question No. 328)* 535
-Rural Health Centre Sandhialyanwali Toba Tek Singh *(Question No. 3691*)* 513
-Staff in THQ Hospital Bhakkar *(Question No. 295)* 533
-Steps for control over Hepatitis in villages *(Question No. 4220*)* 527
-Supply of free medicines in DHQ Hospital Pakpattan *(Question No. 4005*)* 522
-Theft of ambulance of RHC Dalanwala Gujrat *(Question No. 3948*)* 516
-Under-construction building of DHQ Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 4008*)* 523
-Upgradation of General Hospital Lahore *(Question No. 450)* 545
-Upgradation of para medical staff in Sargodha Division *(Question No. 291)* 532
-Upgradation of THQ Hospital Kamonkey *(Question No. 473)* 546

HOME DEPARTMENT-

-Action taken against Bhata Mafia and private security companies in Lahore *(Question No. 2743*)* 374
-Business of narcotics in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 2681*)* 401
-Details about bursting of gas cylinders in Lahore *(Question No. 5555*)* 396
-Details about cases of murder and robbery in district Gujrat *(Question No. 726)* 423
-Details about crimes in district Sahiwal *(Question Nos. 7276* &1024)* 399, 438
-Details about crises centres in Sangla Hill and Safdarabad *(Question No. 914)* 431
-Details about mall khana in DC Office Jhang *(Question No. 448)* 419
-Details about Police employees and Police Stations in DG Khan *(Question No. 3656*)* 414
-Details about Police Stations in district Sargodha *(Question No. 4270*)* 408
-Details about Police Welfare Fund for 2013 in Gujranwala *(Question No. 4208*)* 385
-Details about procession of Yom-e-Ashoor in district Chiniot *(Question No. 5796*)* 416
-Details about scuffle taken place in premises of R.H.C Dinga *(Question No. 655)* 421
-Details about vacant posts and promotions of Inspectors in the province *(Question No. 2822*)* 405
-Details of office of Civil Defence in Gujranwala *(Question No. 756)* 426
-Details of Police Station in Narowal *(Question No. 853)* 427
-Details of Police Station in Rawalpindi *(Question No. 728)* 424
-Employees of Traffic Police in Bahawalnagar *(Question No. 884)* 429
-Employees of Traffic Police in Toba Tek Singh *(Question No. 1004)* 433
-Establishment of conjugate system for Police Training *(Question No. 1016)* 435
422

PAGE NO.

-Establishment of New Police Station in PP-130 Daska *(Question No. 692)* 403
-Filling the vacant posts of DSPs in the province *(Question No. 2821*)*
-Issuance of DO letters from CM Secretariat to DPO Lahore during Caretaker Government *(Question No. 3482*)* 383 415
-Jurisdiction of Police Station Kharian, Gujrat *(Question No. 4507*)* 434
-Map of Model Police Station *(Question No. 1015)*
-Non presence of building of Police Station Satellite Town Jhang *(Question No. 720)* 422 413
-Number of Ambulances and recruitments in Rescue 1122 *(Question No. 2590*)* 428
-Number of employees in Toba Tek Singh *(Question No. 868)*
-Number of Police employees in DG Khan and other details *(Question No. 3433*)* 414 418
-Number of Police Stations in Sialkot *(Question No. 434)* 436
-Police Stations and Police Posts in district Sahiwal *(Question No. 1023)* 433
-Private Security Agencies in Toba Tek Singh *(Question No. 1003)* 411
-Procedure for issuance of driving lisence *(Question No. 2505*)* 432
-Recruitments through PPSC in Police Department *(Question No. 952)* 388
-Sanctioned posts in Police Department in Faisalabad *(Question No. 4418*)* 430
-Service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 887)* 431
-Spots of narcotics in Lahore (*Question No. 930)*
-Steps taken for control over supply of meat of dead animals in Lahore *(Question No. 610)* 420
-Traffic wardens posted at Sialkot–Daska and Daska–Gujranwala roads *(Question No. 2769*)* 379 369
-Twelve deaths due to sectarian altercation in Bhakkar *(Question No. 2611*)* 363
-Vacancies of Patrolling Police in the province *(Question No. 4152*)* 390
-Widening the jurisdiction of Rescue 1122 *(Question No. 5262*)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

-Allotment of plots for Dispensary and Community Hall in Khayaban-e-Sir Syed, Rawalpindi *(Question No. 3597*)* 584 601
-Clean drinking water in Sargodha *(Question No. 4453*)* 600
-Clean drinking water in tehsil Chichawatni *(Question No. 4450*)* 629
-Cleanliness in Umar and Fazal Colony Lahore *(Question No. 805)*
-Construction of "Fly Over" by the side of Canal in Mughalpura, Lahore *(Question No. 4904*)* 617
-Defective sewerage system in Multan Colony Mughalpura, Lahore *(Question No. 5086*)* 618 620
-26 departments-defaulters of WASA *(Question No. 5489*)*
-Details about motor vehicles in Housing and Urban Development Department *(Question No. 4468*)* 609
-Details about Railway crossing at Chobacha Phatak at Dharampura Lahore *(Question No. 5105*)* 618 567
-Development projects in Gujranwala *(Question No. 2598*)* 619

PAGE NO.

-Dilapidation of roads in Johar Town Lahore *(Question No. 5164*)* 578
-Dilapidation of sewerage pipes purchased for laying in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2915*)* 633
-Director General of Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 841)* 623
-Establishment of PHA in Rawalpindi *(Question No. 6113*)* 581
-Expenditures incurred upon laying sewerage pipes in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2916*)* 565
-Grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadies in Lahore *(Question No. 2401*)* 626
-Housing Colony No.1, Toba Tek Singh *(Question No. 787)* 572
-Increase in environment pollution due to open sanitation drains in Lahore *(Question No. 2478*)* 627
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 797)* 622
-Installation of water filtration plants in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 5686*)* 621
-Installation of water filtration plants in Sahiwal division *(Question No. 5669*)* 628
-Laying of sewerage pipes in Street No.2, UC-39, PP-147 Lahore *(Question No. 802)* 620
-Number of employees in PHA Lahore *(Question No. 5515*)* 631
-Number of tube wells for water supply in district Lahore *(Question No. 839)* 630
-Parks under administrative control of PHA Faisalabad *(Question No.818)* 629
-Plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 817)* 612
-Provision of clean drinking water in Faisal Town, district Nankana Sahib *(Question No. 4553*)* 626
-Provision of clean drinking water in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 780)* 633
-Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 842)* 594
-Punjab Pure Drinking Water Policy *(Question No. 4437*)* 635
-Schedule of Commercialization Fee in district Lahore *(Question No. 921)* 625
-Sewerage lines in PP-144 Singhpura Lahore *(Question No. 556)* 586
-Sewerage schemes for district Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 4311*)* 613
-Sewerage system and caps of manholes in Shahdara, Lahore *(Question No. 4597*)* 606
-Steps taken for provision of clean drinking water in the province *(Question No. 2479*)* 576
-Steps taken for supply of clean drinking water in district Bahawalpur *(Question No. 2909*)* 610
-Subsoil water in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 4530*)* 590
-Water supply and sewerage facilities in PP-8 Rawalpindi *(Question No. 4312*)* 615

PAGE NO.

-Water supply in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 4673*)* 614
-Water supply in PP-284 *(Question No. 4609*)* 615
-Water supply schemes in district Sargodha *(Question No. 4903*)* 611
-Water supply schemes in tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 4541*)*
INDUSTRIES DEPARTMENT-
-Courses of Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7367*)* 711
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 7189*)* 689
-Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 7482*)* 713
-Industries in district Gujrat *(Question No. 5582*)* 696
SPORTS DEPARTMENT- 717
-Funds allocated for sports in Toba Tek Singh *(Question No. 1372)* 705
-Gymnasiums in Toba Tek Singh *(Question No. 6073*)* 719
-Play grounds in Toba Tek Singh *(Question No. 1373)* 720
-Sports Department in Toba Tek Singh *(Question No. 1374)* 702
-Sports funds for district Gujrat *(Question No. 5606*)*
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-13th May, 2016 453
-16th May, 2016 557
-18th May, 2016 789
-19th May, 2016 841

R

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Construction of new buildings in Lahore division without passing maps and charging Commercialization Fee 818
-Illegal possession over PA House situated at Marri Pachadh, Rajanpur 553
-Increase in incidents of mad dog bites in UC Islamabad, Sialkot 724

RASHID HAFEEZ, RAJA

questions REGARDING-
-Allotment of plots for Dispensary and Community Hall in Khayaban-e-Sir Syed, Rawalpindi *(Question No. 3597*)* 584 594
-Punjab Pure Drinking Water Policy *(Question No. 4437*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 361,459,563,687,795
-13th, 16th, 17th, 18th & 19th May, 2016

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 438
-The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 19 of 2016) 438
-The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016)

Resolutions REGARDING-
-Demand for awarding Nishan-e-Pakistan to hanged lovers of Pakistan in Bangladesh 662
-Demand for conducting medical tests of women by female staff in hospitals 663
-Demand for provision of free vaccine and medical tests for control over Cervical Cancer 666
-Demand for provision of missing facilities to all RHCs & BHUs 666
-Demand for taking steps for control over spurious pesticides and seed of cotton 668
-Demand for taking stern action against producers and sellers of substandard drinks 669
-Extension in time limit of validity of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 (X of 2016) 729

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 748

question REGARDING- 507
-Government hospitals in district Lahore *(Question No. 3612*)* 557
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 16th May, 2016
SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of plots for Dispensary and Community Hall in Khayaban-e-Sir Syed, Rawalpindi *(Question No. 3597*)* 584
-Clean drinking water in Sargodha *(Question No. 4453*)* 602
-Clean drinking water in tehsil Chichawatni *(Question No. 4450*)* 600
-Development projects in Gujranwala *(Question No. 2598*)* 568

	PAGE NO.
-Dilapidation of sewerage pipes purchased for laying in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2915*)*	578
-Expenditures incurred upon laying sewerage pipes in Gulberg-III Lahore *(Question No. 2916*)*	581
-Grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadies in Lahore *(Question No. 2401*)*	565
-Increase in environment pollution due to open sanitation drains in Lahore *(Question No. 2478*)*	572
-Punjab Pure Drinking Water Policy *(Question No. 4437*)*	594
-Sewerage schemes for district Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 4311*)*	586
-Steps taken for supply of clean drinking water in district Bahawalpur *(Question No. 2909*)*	577
-Water supply and sewerage facilities in PP-8 Rawalpindi *(Question No. 4312*)*	590
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Disclosure of being the province of Punjab at No.1 in bribery according to survey of an international institution "FAFEN"	452
-Protest by farmers at Mall Road	824
-Torture by Police upon farmers on peaceful protest on the eve of Farmers' Day	833
BILLS *(Discussed upon)*-	
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016)	730,744,755,764
-The Punjab Animal Slaughter Control (Second Amendment) Bill 2016	730
Call attention Notices REGARDING	814
-Death of a driver due to torture by a Traffic Warden in Faisalabad	814
-Murder of a citizen in encounter during robbery in Gujranwala	728
MOTION regarding-	
-LEAVE FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION UNDER ARTICLE 128 (2) (E)	443
point of order (ANSWER) REGARDING-	662
-Pressure by CM Secretariat upon MS Services Hospital for out of merit recruitments	665
Resolutions REGARDING-	729
-Demand for awarding Nishan-e-Pakistan to hanged lovers of Pakistan in Bangladesh	655
-Demand for conducting medical tests of women by female staff in hospitals	

PAGE NO.

-Extension in time limit of validity of the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 (X of 2016)

WELCOME-

-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly

SHABIR AHMED, CH.

Privilege motion REGARDING-

-Refusal by Chairperson Board of Technical Education Lahore to attend telephone of MPA 810

SHAFQAT MAHMOOD, MR.

question REGARDING- 547

-BHUs and RHCs in PP-119 *(Question No. 500)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

640

-LEAVE OF ABSENCE

533

question REGARDING-

-Staff in THQ Hospital Bhakkar *(Question No. 295)*

SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING-

-Problems of hostel of the School of Allied Health Sciences, Children Hospital Lahore *(Question No. 3956*)* 518

SHER ALI GORCHANI, SARDAR *(Deputy Speaker)*

WELCOME-

-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly 659

SHUNILA RUTH, MS.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016)

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th May, 2016

761

453

SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 717
705

PAGE NO.

-Funds allocated for sports in Toba Tek Singh *(Question No. 1372)* 719
-Gymnasiums in Toba Tek Singh *(Question No. 6073*)* 720
-Play grounds in Toba Tek Singh *(Question No. 1373)*
-Sports Department in Toba Tek Singh *(Question No. 1374)* **702**
-Sports funds for district Gujrat *(Question No. 5606*)*

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-
-Children ward of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 421)* 544
-Parks under administrative control of PHA Faisalabad *(Question No.818)* 630
-Plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 817)* 629

TAIMOOR MASOOD, MALIK

questions REGARDING- 586
-Sewerage schemes for district Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 4311*)* 590
-Water supply and sewerage facilities in PP-8 Rawalpindi *(Question No. 4312*)*

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

Answers to the questions REGARDING- 629
-Cleanliness in Umar and Fazal Colony Lahore *(Question No. 805)* 617
-Construction of "Fly Over" by the side of Canal in Mughalpura, Lahore *(Question No. 4904*)* 618
-Defective sewerage system in Multan Colony Mughalpura, Lahore *(Question No. 5086*)* 620
-26 departments-defaulters of WASA *(Question No. 5489*)* 610
-Details about motor vehicles in Housing and Urban Development Department *(Question No. 4468*)* 619
-Details about Railway crossing at Chobacha Phatak at Dharampura Lahore *(Question No. 5105*)* 619
-Dilapidation of roads in Johar Town Lahore *(Question No. 5164*)* 633
-Director General of Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 841)* 624
-Establishment of PHA in Rawalpindi *(Question No. 6113*)* 627
-Housing Colony No.1, Toba Tek Singh *(Question No. 787)* 628
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 797)*
-Installation of water filtration plants in PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 5686*)* 623
-Installation of water filtration plants in Sahiwal division *(Question No. 5669*)* 622

PAGE NO.

-Laying of sewerage pipes in Street No.2, UC-39, PP-147 Lahore *(Question No. 802)* 628 621
-Number of employees in PHA Lahore *(Question No. 5515*)* 632 631
-Number of tube wells for water supply in district Lahore *(Question No. 839)* 630
-Parks under administrative control of PHA Faisalabad *(Question No.818)*
-Plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 817)* 612
-Provision of clean drinking water in Faisal Town, district Nankana Sahib *(Question No. 4553*)* 626 634
-Provision of clean drinking water in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 780)* 635
-Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 842)* 625
-Schedule of Commercialization Fee in district Lahore *(Question No. 921)*
-Sewerage lines in PP-144 Singhpura Lahore *(Question No. 556)* 613
-Sewerage system and caps of manholes in Shahdara, Lahore *(Question No. 4597*)* 606 611
-Steps taken for provision of clean drinking water in the province *(Question No. 2479*)* 615 614
-Subsoil water in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 4530*)* 616 611
-Water supply in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 4673*)*
-Water supply in PP-284 *(Question No. 4609*)*
-Water supply schemes in district Sargodha *(Question No. 4903*)*
-Water supply schemes in tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 4541*)*

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 421
-Details about scuffle taken place in premises of R.H.C Dinga *(Question No. 655)* 415
-Jurisdiction of Police Station Kharian, Gujrat *(Question No. 4507*)*
-Steps taken for control over supply of meat of dead animals in Lahore *(Question No. 610)* 420 516
-Theft of ambulance of RHC Dalanwala Gujrat *(Question No. 3948*)*

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

question REGARDING- 431
-Details about crises centres in Sangla Hill and Safdarabad *(Question No. 914)*

TEHSEEN FAWAD, MRS.

question REGARDING- 538
-Dispensaries in Rawalpindi *(Question No. 377)*

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.

PAGE NO.

600

question REGARDING-

-Clean drinking water in tehsil Chichawatni *(Question No. 4450*)*

WASEEM AKHTAR, DR SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of fake arms lisences in Faisalabad 727

-Problems faced by patients due to shortage of Dialysis machines in government hospitals 815

448

-SHORTAGE OF MEDICINES IN GOVERNMENT HOSPITALS

742

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No. 20 of 2016) 814

Call attention Notice REGARDING 636

-Death of a driver due to torture by a Traffic Warden in Faisalabad 442

points of order REGARDING-

-Finishing of Punjab Rural Support Programme 469

-PRESSURE BY CM SECRETARIAT UPON MS SERVICES HOSPITAL FOR OUT OF MERIT RECRUITMENTS 565

633

567

questions REGARDING- 435

-Current position of medical equipment and other stock placed in Medical Store Depot *(Question No. 2487*)* 572

-Grant of proprietary rights to residents of Kachi Abadies in Lahore *(Question No. 2401*)* 434

411

-Director General of Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 841)* 633

-Development projects in Gujranwala *(Question No. 2598*)* 503

-Establishment of conjugate system for Police Training *(Question No. 1016)*

-Increase in environment pollution due to open sanitation drains in Lahore *(Question No. 2478*)*

-Map of Model Police Station *(Question No. 1015)* 430

-Procedure for issuance of driving lisence *(Question No. 2505*)*

-Punjab Housing and Town Planning Agency *(Question No. 842)* 606

-Recruitment of work charge employees in Health Department in Bahawalpur *(Question No. 2539*)* 369

657

PAGE NO.

-Service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 887)*
-Steps taken for provision of clean drinking water in the province *(Question No. 2479*)*
-Twelve deaths due to sectarian altercation in Bhakkar *(Question No. 2611*)*
WELCOME-
-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly
WELCOME-
-To Parliamentarians of Khyber Pakhtoon Khwah in the Punjab Assembly 655

Z

zero hour REGARDING-
-Charging of illegal Token Fee by administration of Government Faridia College Pakpattan 670
-Disclosure of getting registry of valuable land of Children Park Samanabad Lahore by influential persons 671
-Increase in accidents by motorcycles of Highways 677
-Loss to governent exchequer due to changing route from Jhang to Shorkot bypass road 673
-Problems faced by farmers in getting bags for wheat 674
-Studens of Government School Sultankey Lahore forced to sit at ground while study 673
-Uncomfortableness faced by patients due to defective air conditioners of hospitals in Lahore 681
ZULFIQAR GHORI, MR.
-LEAVE OF ABSENCE 641

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعۃ المبارک 20، سوموار 23، منگل 24، بدھ 25، جمعرات 26۔ مئی 2016)
(یوم الجمع 12، یوم الاثنین 15، یوم الثلاثہ 16، یوم الاربعاء 17، یوم الخمیس 18۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 (حصہ سوم): شمارہ جات : 11تا15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 20۔ مئی 2016

جلد 21: شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	----------	843
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	845
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	846
	سوالات (محکمہ جات امداد باہمی، ہائر ایجوکیشن اور آبکاری و محصولات)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	847
5۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	871

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
6۔	مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015، مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2014 اور سروسز ہسپتال میں غیر قانونی بھرتیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	878
7۔	مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2016، آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	880
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	گجرات میں مسیحیوں کو مسائل اور مشکلات کا سامنا ----------	881
	تحاریک استحقاق	
9۔	تحریک التوائے کار نمبر 830/15 کے حوالے سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے غلط جواب کی فراہمی (۔۔۔ جاری) ----------	884
	تحاریک التوائے کار	
10۔	محکمہ اوقاف سرکل خانپور موضع گلانی میں ایک ارب روپے مالیتی رقبہ کو عملہ کی ملی بھگت سے آدھی قیمت پر فروخت کرنے کا انکشاف ----------	885
11۔	پی پی۔26 علاقہ پہاڑ میں بھیڑ بکریاں پالنے والوں کو ڈی ایف او جہلم کی جانب سے کسی خاص مقصد کے لئے بکریاں چرانے سے منع کرنا ----------	886
12۔	پنجاب کی جیلوں میں عملہ کی جانب سے قیدیوں کو موبائل فون کی سہولت فراہم کرنے کا انکشاف ----------	887

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
13۔	گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور کے ڈاکٹرز اور عملہ کے ناروا سلوک سے مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	888
14۔	ٹیچنگ ہسپتالوں کی طرف سے ناجائز فیسوں کی مد میں مریضوں اور سٹوڈنٹس سے کروڑوں روپے بٹورنے کا انکشاف(۔۔۔جاری)	889
15۔	سرکاری ہسپتالوں میں ڈائیلسز کے یونٹس کم ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	889
16۔	لاہور میں عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار(۔۔۔جاری)	890
17۔	ڈسکہ سول ہسپتال میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین وادویات نایاب(۔۔۔جاری)	897
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
18۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث(۔۔۔جاری)	902
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	908
	قرارداد	
20۔	معزز ایوان کا لاء انفورسنگ ایجنسیز کی کامیابیوں پر افسروں اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرنا	909
	بحث	
21۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث(۔۔۔جاری)	915
	سوموار، 23۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 12	
22۔	ایجنڈا	925

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
23۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	927
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ	928
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز)	
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	929
26۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	955
27۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	960
	تحاریک التوائے کار	
28۔	قصور میں کم عمر بچوں میں صمد بونڈ کے نشہ کا تیزی سے پھیلنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	980
29۔	لاہور اور پنجاب میں پان شاپس پر انتہائی خطرناک مجموعہ منشیات قوام اور گٹکے کی سر عام فروخت کا انکشاف (۔۔۔جاری)	980
30۔	لاہور میں اربوں روپے فراڈ کی بنیاد پر محکمہ مال کا اربن پٹوار سرکل کا ریونیو ریکارڈ غائب کروانے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	981
31۔	منشیات کی لعنت تعلیمی اداروں تک پہنچنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	982
32۔	فیصل آباد وصوبہ کے دیگر ہسپتالوں کو زکوٰۃ وعشر کی جانب سے کروڑوں روپے جاری نہ کرنے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	983
33۔	درسی کتب عربی میں شائع ہونے والی احادیث اور آیات میں غلطیوں کی نشاندہی (۔۔۔جاری)	983
34۔	محکمہ اوقاف سرکل خانپور موضع گلانی میں ایک ارب روپے مالیتی رقبہ کو عملہ کی ملی بھگت سے آدھی قیمت پر فروخت کرنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	984
35۔	صوبہ میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لٹر شراب بنانے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	985
	توجہ دلاؤ نوٹس	
36۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	986

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
37۔	گندم کی خریداری پر عام بحث	987
38۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1002
	قرارداد	
39۔	ڈرون حملوں سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ اور پابندی کا مطالبہ	1003
40۔	گندم کی خریداری پر عام بحث (۔۔۔ جاری)	1004
	زیر و آر	
41۔	پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرما کی چھٹیوں میں طالب علموں سے فیس کے ساتھ اے سی چارجز بھی وصول کرنا	1010
42۔	فیصل آباد میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری میں اضافے کا مطالبہ	1013
43۔	وزیر اعظم کے کسان پیکج اعلان کے مطابق فیصل آباد کے اکثر محروم کسانوں کو بھی مالی امداد دینے کا مطالبہ	1015
44۔	بہار کالونی لاہور میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی	1017
45۔	سروسز ہسپتال کے عملے کو چھ ماہ کی تنخواہ دلانے کا مطالبہ	1018
46۔	ننکانہ صاحب میں متروکہ وقف املاک کی دکانوں اور گھروں کو مسمار کرنا	1019

منگل، 24۔ مئی 2016

جلد 21: شمارہ 13

47۔	ایجنڈا	1027
48۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1029
49۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1030

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
50۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1031
51۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1073
52۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1088
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
53۔	ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے معاملے پر نشان زدہ سوالات نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1097
54۔	مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 اور نشان زدہ سوال نمبر 6302 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1098
55۔	تحاریک التوائے کار نمبر 14/1199، 15/839 اور 15/1093 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1099
	تعزیت	
56۔	محسن پاکستان نواب صادق خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت	1100
57۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	1102
	تحاریک التوائے کار	
58۔	ادویات کی مارکیٹ میں مصنوعی قلت	1108
59۔	نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کی زائد المیعاد ادویات کو فروخت کرنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	1110
60۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت کی وجہ سے اموات میں اضافہ (۔۔۔جاری)	1111

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
61۔	منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی کے فروخت کا انکشاف (۔۔۔جاری)	1111
62۔	حلقہ پی پی۔222 میں عملہ کی ملی بھگت سے قطب شہانہ پل کی تعمیر کا رخ تبدیل کرنے سے متعدد دیہات دریا برد ہونے کا خدشہ	1113
63۔	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بغداد کیمپس کی تعمیر کا ٹھیکہ دگنا ریٹ سے بھی زیادہ دینے کا انکشاف	1114
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
64۔	مسودہ قانون متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک	1116
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
65۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2016	1116
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
66۔	بنگلہ دیش میں پاکستان کی محبت میں پھانسی پاکر شہید ہونے والوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ	1117
67۔	صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ	1118
68۔	پنجاب بھر کے الحاق یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے شیڈول کے مطابق کرنے کا مطالبہ	1118
69۔	غیر قانونی کمی کیمٹیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ	1120
70۔	روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ	1120
	پوائنٹ آف آرڈر	
71۔	پنجاب میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ	1122
72۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1123
	قرارداد	
73۔	پاکستان پر امریکی ڈرون حملوں کے اعلان کی شدید مذمت	1125

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیر و آر نوٹس	
74۔	لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور(۔۔۔جاری)	1131
75۔	لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	1132
76۔	پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرما کی چھٹیوں میں طالبعلموں سے فیس کے ساتھ اے سی چارجز بھی وصول کرنا(۔۔۔جاری)	1135
77۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور دیگر سہولیات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	1135
78۔	قصور کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر سہولیات ناکافی ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	1136
79۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1137
	قرارداد	
80۔	صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر تکمیل اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایوان کا مسرت و اطمینان کا اظہار	1137
	بدھ، 25۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 14	
81۔	ایجنڈا	1163
82۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1165
83۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1166
	سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)	
84۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1167
85۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1204

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
86۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	1206
87۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا تحاریک التوائے کار	1208
88۔	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کے بعد ڈاؤن گریڈ کرنے سے طلباء کو پریشانی کا سامنا	1209
89۔	پنجاب میں گندم کی خریداری سست روی کا شکار ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا	1210
90۔	گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال لاہور کو سوسائٹی کی تحویل میں دینے سے ہزاروں مریض علاج معالجے سے محروم	1211
91۔	لاہور میں رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی گوشت کی قیمتوں میں بے جا اضافہ	1212
92۔	گوجرانوالہ میڈیکل سٹوروں پر قوت بخش ادویات، ممنوعہ فوڈ سپلیمنٹ اور انجکشن کی سر عام فروخت	1213
93۔	لاہور ترقیاتی منصوبوں میں پانچ کروڑ روپے کی کرپشن کا انکشاف	1215
94۔	باب پاکستان لاہور کے منصوبے کے ایک حصہ کو کمرشلائز کرنے اور ڈیزائن تبدیل کرنے کا انکشاف	1216
95۔	نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان سے فارغ التحصیل سولہ طلباء ہاؤس جاب سے محروم	1218
96۔	کورم کی نشاندہی	1219

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
97۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث	1219
	تعزیت	
98۔	سابق ممبر پنجاب اسمبلی اور ایم این اے نوابزادہ راجہ اقبال مہدی کی وفات پر دعائے مغفرت	1231
99۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	1231
100۔	کورم کی نشاندہی	1235
101۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	1237
102۔	کورم کی نشاندہی	1254
	جمعرات، 26۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 15	
103۔	ایجنڈا	1257
104۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1259
105۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1260
	سوالات (محکمہ جات مواصلات وتعمیرات، قانون وپارلیمانی امور، انسانی حقوق واقلیتی امور اور خوراک)	
106۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1261
107۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1291
108۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1293

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
109۔	مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1305
	تحاریک التوائے کار	
110۔	گوجرانوالہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی ناکامی	1306
111۔	لاہور کے تدریسی ہسپتالوں میں جان بچانے والی متعدد ادویات نایاب	1308
	توجہ دلاؤ نوٹس	
112۔	لاہور: تھانہ اسلام پورہ کی حدود میں ہاشم نامی شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	1309
113۔	کورم کی نشاندہی	1309
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
114۔	مسودہ قانون پولٹری پروڈکشن پنجاب 2016	1310
115۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1311
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
116۔	مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015	1312
117۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1314
118۔	مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015	1315
119۔	کورم کی نشاندہی	1317
120۔	مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (۔۔۔جاری)	1317

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آر	
121۔	جھنگ سے شور کوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان (۔۔۔ جاری)	1325
122۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے صاف پانی کی سکیم فیز۔I میں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو نظر انداز کرنا	1326
123۔	گوجرانوالہ میں کیمیکلز سے تیار دودھ کی فروخت کا انکشاف	1327
	پوائنٹ آف آرڈر	
124۔	اسمبلی ملازمین کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا مطالبہ	1328
125۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1329
126۔	انڈکس	

843

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، ہائر ایجوکیشن اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث جاری رہے گی۔

844

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 20۔ مئی 2016

(یوم الجمع، 12۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾

سورۃ حٰمٓ السجدۃ 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے
مصطفٰے اٹھا کے خوش ہوئے
خانہء خدا سے مصطفٰے
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابوبکر نبی کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفٰے حسین کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، ہائر ایجوکیشن اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امداد باہمی، ہائر ایجوکیشن اور آبکاری و محصولات کے سوالات ہیں۔ محکمہ امداد باہمی کے بارے میں منسٹر صاحب کی request تھی کہ ان سوالات کو اگلی باری تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ اب ہائر ایجوکیشن اور آبکاری اور محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلے سوال کو چھوڑ دیا جائے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***6257: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور کتنے شعبہ جات میں طلباء کو داخلہ دیا جا رہا ہے؟

(ب) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیکلٹیز کے کتنے ڈین ہیں؟

(ج) ہر شعبہ میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کیا ہے ہر شعبہ کے اساتذہ کی مع تعلیمی قابلیت تفصیلات فراہم کی جائیں نیز یہ بھی بتایا جائے کتنے اساتذہ یونیورسٹی کے مستقل ملازم ہیں اور کتنے عارضی اور کتنے جز وقتی خدمات فراہم کر رہے ہیں؟

(د) کیا گورنمنٹ رولز کے مطابق گورنمنٹ کے کسی محکمہ کا ملازم بیک وقت دو اداروں یا محکمہ جات سے تنخواہ یا معاوضہ وصول کر سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں 37 شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور ہر شعبہ میں طلباء کو داخلہ دیا جا رہا ہے۔

(ب) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں 6 فیکلٹیز ہیں جن میں سے 4 فیکلٹیز کے ڈین گورنر / چانسلر سے منظوری کے بعد تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) ہر شعبہ میں طلبا اور اساتذہ کی تعداد اساتذہ کی تعلیمی قابلیت، یونیورسٹی کے مستقل اور عارضی ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ رولز کے مطابق گورنمنٹ کے کسی محکمہ کا ملازم بیک وقت دو اداروں یا محکمہ جات سے تنخواہ یا معاوضہ وصول نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پوچھا کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیکلٹی کے کتنے ڈین ہیں؟ بتایا گیا ہے کہ چھ فیکلٹیز ہیں، چار فیکلٹیز کے ڈین چانسلر کی منظوری سے تعینات ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ دو کیوں نہیں تعینات کئے گئے، کیوں منظوری نہیں لی گئی اور یہ کب سے خالی چلے آ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ابھی جو موجودہ صورتحال ہے اس میں پانچ ڈین تعینات ہو چکے ہیں اور ایک رہ گیا ہے ان کا ایڈیشنل چارج اس وقت وائس چانسلر صاحب کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں ہر شعبہ میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد، اساتذہ کی تعلیمی قابلیت، یونیورسٹی کے مستقل اور عارضی ملازمین کی تفصیل پوچھی ہے چونکہ ابھی میرے پاس سوال آیا ہے میں پوری تفصیل تو نہیں پڑھ سکا، جو میں نے موٹی موٹی دیکھی ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے آ کر دیکھ لیتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہی ہم گزارش کرتے ہیں کہ اگر ایک دن پہلے ایجنڈا دے دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں ہو گا آپ rules کے مطابق چلیں، مہربانی۔ آپ اگر 9:00 بجے تشریف لے آتے تو یقیناً آپ کو سب کچھ مل جاتا۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں آج صرف تین چار سوال ہیں اس میں تو آپ ذرا تفصیل سے سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آرام، آرام سے کر لیتے ہیں کوئی جلدی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آرٹس اینڈ سوشل سائنسز ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس میں اکنامکس میں 250 سٹوڈنٹس ہیں، کالج آف لاء میں 299 ہیں، ایک میں 406 ہیں، ایک میں 355 ہیں، ایک میں 321 ہیں، ایک میں 364 ہیں اور یہ متعدد ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک شعبے میں جو تعداد ہے ان کی کتنی کتنی کلاسز کی bifurcation کی گئی، یہ سٹوڈنٹس ایک کلاس میں بیٹھتے ہیں یا ان کے سیکشن بنائے گئے ہیں اگر بنائے گئے ہیں تو کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کو sections میں divide کیا جاتا ہے اور ایک کلاس میں 60 maximum students تک ہوتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ on the floor of the House بات کر رہی ہیں۔ Ground reality یہ ہے کہ ڈیڑھ ڈیڑھ سو سٹوڈنٹ کلاس میں بیٹھا ہے۔ جو سٹوڈنٹ پیچھے بیٹھا ہے اس کو ٹیچر کی آواز آتی ہے نہ وائٹ بورڈ نظر آتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ last time بھی میں نے اس پر بات کی تھی کہ پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیوں میں بچوں کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ وہاں ایک کلاس میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو سٹوڈنٹس، دو دو سو سٹوڈنٹس کو بٹھا کر صرف پیسے اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور سٹوڈنٹس کے پلے کوئی چیز نہیں پڑ رہی ہے۔ ہائر ایجوکیشن کی yardstick کو follow نہیں کیا جا رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے on the floor of the House جو کہا ہے اس کو دوبارہ revise کر دیں اور پھر میں انہیں ساتھ لے جاتا ہوں۔ ایگریکلچر یونیورسٹی، جی سی یونیورسٹی یا جس یونیورسٹی میں یہ کہتی ہیں میں انہیں لے جاتا ہوں وہاں ڈیڑھ ڈیڑھ سو بچوں کی کلاس بیٹھی ہے اور بچے باہر آ کر بیٹھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ جب NTS کا ٹیسٹ ہوتا ہے جو ایک میٹرک کے بچے کو پاس کرنا چاہئے اس میں پی ایچ ڈی، ایم فل فیل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بارے میں یا تو محکمے سے انفارمیشن لے لیں یا اس کو کمیٹی میں بھجوائیں تاکہ وہاں جا کر اس کا نتارا ہو۔ جو ہماری quality of education کا بیڑا غرق ہو

رہا ہے وہ انہی وجوہات کی بنیاد پر ہو رہا ہے کہ نہ انہیں required qualification کے اساتذہ میسر ہیں اور کلاسوں میں سٹوڈنٹس کی سینکڑوں میں تعداد ہے۔ یونیورسٹیوں میں ایم فل کی کلاس میں 45,40 سٹوڈنٹس سے زیادہ کا داخلہ کبھی نہیں ہوتا تھا یہ پچھلے تین چار سال سے کام شروع ہوا ہے کہ ایک کلاس میں اڑھائی، اڑھائی سو سٹوڈنٹس ہیں اور سیکنڈ ڈویژن کے حامل سٹوڈنٹس کو داخلے مل جاتے ہیں اور وہ ڈگری لے کر باہر آ جاتے ہیں۔ ان کو آتا جاتا کچھ نہیں ہوتا اور باہر پھر ہمارا مذاق اڑتا ہے کہ یہ پی ایچ ڈی، ایم فل فارغ پھر رہے ہیں۔ بنیادی طور پر ان کے پاس جو knowledge ہوتا ہے وہ ایک گریجویٹ کے برابر ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس آدمی کا بھی پتا چلنا چاہئے جو آپ کے ساتھ ایسا مذاق کرتا ہے، اس کا بھی پتا کروا لیتے ہیں۔ محترمہ! ان کی بات کا ذرا تحمل سے جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ یونیورسٹی ایڈمشن کا ایک معیار مقرر کرتی ہے اور جو اس معیار پر پورا اترتے ہیں انہی کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ جہاں تک یہ quality of education کی بات کر رہے ہیں گورنمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس پر fully focused ہے اور ہمارا بھی یہ concern ہے کہ quality بڑھانی چاہئے۔ اسی مقصد کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے ہائر ایجوکیشن کمیشن بنایا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے بہت سارے initiatives ہیں جس کے تحت ہم quality of education کو improve کر رہے ہیں۔ ان initiatives میں سے کچھ important ہیں وہ میں یہاں پر بتاؤں گی۔ فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام ہے جس کے تحت ہماری فیکلٹی کو باہر بھیجا جاتا ہے تاکہ ان کی باہر سے ایجوکیشن اور ٹریننگ ہو۔ سکالرشپ اور ریسرچ کی facility ہے یہ تمام یونیورسٹیوں کو آہستہ آہستہ دی جا رہی ہیں تاکہ ہم معیار تعلیم کو بہتر کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ اگلا ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اس کی detail دیکھی جائے تو سٹاف کے لئے اس میں ایک term TTS use کی گئی ہے۔ مجھے اس کا بتا دیں کہ یہ کس کا abbreviation ہے؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ صفحہ نمبر بتا دیں جس میں سے آپ پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے پہلے سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا جو میں نے پوچھا تھا اور محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے 60 سٹوڈنٹس کی تعداد کہی ہے۔ میں نے اس پر clear cut جواب مانگا تھا لیکن مجھے وہ جواب نہیں دیا گیا۔ یہ ہمارے مستقبل کا مسئلہ ہے، یہ بہت ضروری ہے کہ اس کا probe ہونا چاہئے، آپ اس معاملے کو کمیٹی کے پاس refer کریں تاکہ یہ سارا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات مان لیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بات مان لیتے ہیں لیکن پہلے مجھے ان کی بات سننے دیں۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر بار بار TTS کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ TTS کس کی abbreviation ہے، میں تو ان پڑھ آدمی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کہاں سے پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نیچے جہاں اس سوال کا جواب لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سلسلے میں صفحہ نمبر بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تیسرا صفحہ ہے، جواب میں لکھا گیا ہے کہ Regular, TTS, Contract...

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں چیک کر کے ان کو بتا دیتی ہوں، مجھے بھی ابھی اس کا علم نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا ہے بلکہ جز (ج) میں بھی بتایا گیا ہے کہ کتنے اساتذہ یونیورسٹی کے مستقل ملازم ہیں اور کتنے عارضی ہیں، اس کی ساری تفصیل موجود ہے، اس سے یہ ظاہر ہے کہ بہت سارے اساتذہ، فیکلٹی باہر سے آتی ہے۔ جز (د) میں یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ رولز کے مطابق، گورنمنٹ کے کسی محکمہ کا ملازم بیک وقت دو اداروں یا محکمہ جات سے تنخواہ یا معاوضہ وصول کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دو محکمہ جات میں کام نہیں کر سکتا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے، میں اسے prove کروں گا کہ کتنے لوگ ہیں جو بیک وقت دو دو یونیورسٹیوں میں، دو دو کالجوں میں پڑھا رہے ہیں اور معاوضہ لے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں ان سے requestکروں گی کہ اگر ان کے پاس کوئی بھی ایسا نام موجود ہے جو بیک وقت دو سرکاری اداروں میں کام کر رہا ہے اور ہماری اس یونیورسٹی میں بھی کام کر رہا ہے تو پلیز ہمیں بتائیں ہم اس کے againstکارروائی ضرور کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!چونکہ یہ بڑاdetailمعاملہ ہے،میں یہ سارا بتاؤں گا ، اس کو prove کروں گا، مہربانی فرما کر اس سوال کو کمیٹی میں بھجوائیں کیونکہ اس سے ہمارا مستقبل جڑا ہوا ہے۔میں بار بار اس لئے ہاؤس میںrequestکر رہا ہوں کہ ہمارا جوquality of educationہے اس کو بہتر بنانا بہت ضروری ہے اور یہ یونیورسٹیاں اس کا بنیادی عنصر ہیں۔جن بنیادوں پر داخلے دیئے جا رہے ہیں،جس تعداد میں دیئے جا رہے ہیں،جس levelکی انہیں studyمل رہی ہے،اس کے علاوہweekend classesکے نام پر جو کھلواڑstudentsکے ساتھ ہو رہا ہے اور ڈگریوں کی جو ناقدری ہو رہی ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی میں جائے اور اس میں سارے stakeholdersآئیں اور اس پر بات ہو تاکہ اس کا کوئی لائحہ عملsuggestکیا جا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں نے ان سے ابھی گزارش کی ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسا نام موجود ہے جو بیک وقت دونوں اداروں۔۔۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میرے پاس ایسے درجنوں نام ہیں اور میں سارے وہاں پر probeکروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!ہمیں بتائیے،اگر آپ کو لگتا ہے کہ محکمہ۔۔۔

جناب سپیکر:دیکھیں!انہوں نے درجنوں کا ذکر کیا ہے،کیا آپ درجنوں کو proveکریں گے اور ان پر آپactionکر کے اس ہاؤس میں بتائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!اگر ان کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر یہ کمیٹی کے سپرد بھی کر سکتے ہیں لیکن میں کہوں گی کہ پہلے محکمہ کو تو اپنا کام کرنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور وہاں یہ سارےissuesایک ایک کر کے discussکئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات مان لیتے ہیں لیکن آپ کو درجنوں cases prove کرنے پڑیں گے ؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں prove کروں گا۔

جناب سپیکر: یہ اب آپ کی ذمہ داری ہے، اگر آپ prove نہ کر سکے تو پھر ہاؤس جو اس سلسلے میں فیصلہ کرے گا وہ پھر آپ کو قبول کرنا پڑے گا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس کی سزا کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے، آپ کی اس سوال میں اتنی دلچسپی لینے کی ضرورت مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ایسا کیوں ہے ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7312 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شراب فروخت کرنے کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

*7312: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے کن کن ہوٹلوں تجارتی اداروں اور دکانوں پر شراب کی فروخت کی اجازت دی گئی ہے ؟

(ب) پنجاب میں کس کس ادارے کو شراب تیار کرنے کے لائسنس دیئے گئے ہیں ان کے مالکان کون ہیں؟

(ج) پنجاب میں کس کس ادارے کو شراب امپورٹ کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان اداروں کے مالکان کے نام فراہم کئے جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گوجرانولہ میں کسی کو بھی شراب کی فروخت کی اجازت نہ دی گئی ہے۔ البتہ ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی میں صرف درج ذیل ہوٹلوں کو شراب کی فروخت کی اجازت دی گئی ہے۔

ملتان	:	رمادہ ہوٹل
فیصل آباد	:	سرینہ ہوٹل
راولپنڈی	:	پی سی ہوٹل، فلیش مین ہوٹل اور پی سی بھوربن

(ب) پنجاب میں صرف مری بیوری کمپنی راولپنڈی کو شراب تیار کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے اور اس کے مالک کا نام اسفندیار ایم بھنڈارا ہے۔

(ج) پنجاب میں کسی بھی ادارے کو شراب امپورٹ کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے یہ ایک اسلامی مملکت ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان اس کا نام ہے اور اس کی سیکشن 2(A) میں لکھا ہوا ہے کہ اس ملک کے اندر جو sovereignty ہے وہ اللہ کی طرف refer ہو گی اور اس ملک کے اندر کوئی قاعدہ قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جا سکے گا۔ شراب ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اور آپ بلکہ ہم سب اچھی طرح سے سمجھتے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے آئین، دین اور قرآن اللہ کے نبی کی ساری ہدایات ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ شراب دین اسلام میں حلال ہے یا حرام ہے؟

جناب سپیکر: آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ اچھے طریقے سے کریں، یہ تو ہر ایک کو پتا ہے کہ یہ حرام ہے اور میرے خیال میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس میں یہ حلال ہو۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کوئی مذہب ایسا ہے جس میں یہ حلال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ صحیح فرما رہے ہیں، آپ کی بڑی مہربانی آپ نے بڑی وضاحت سے یہ بات بتا دی ہے۔ اب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ہوٹلوں میں، جہاں انہوں نے اسے allow کیا ہوا ہے، اس میں ایک مری بروری کمپنی ہے جسے شراب کو تیار کرنے کا لائسنس راولپنڈی میں دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو نام انہوں نے لکھا ہے وہ آپ نے صحیح طرح سے نہیں پڑھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کون سا؟

جناب سپیکر: جو نام انہوں نے لکھا ہے کہ مری۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مری بیوری، اس کا نام مری بروری ہے لیکن انہوں نے اس کا نام بھی غلط لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: خیر آپ سے پوچھ کے لکھتے ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ نام بھی صحیح لکھیں، آپ نے وضاحت کر دی آپ کی بڑی مہربانی، آپ نے اس حوالے سے میری مدد کی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شراب کی فروخت کے لائسنس ان ہوٹلوں کو کیوں جاری کئے جاتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کا جو سوال تھا جناب نے بھی بتا دیا کہ شراب حرام ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو شراب کی فروخت ہے، یہ اب سے نہیں ہے بلکہ بہت دیر سے یعنی پاکستان بننے سے بھی پہلے سے ہو رہی ہے۔ 1979 کا جو حدود آرڈیننس ہے، اس کے مطابق یہ شراب نان مسلم فارنرز اور نان مسلم پاکستانی جو اس کو استعمال کرتے ہیں ان کو اس کے لائسنسز جاری کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو vendors shops ہیں یہ فائیو سٹارز ہوٹلوں میں اسی وجہ سے بنائی گئی ہیں کہ وہاں پر غیر ملکی آکر ٹھہرتے ہیں۔ ان کو وہاں پر اپنے استعمال کے لئے شراب یا اس سے related جو بھی چیزیں ہوتی ہیں، ان کو اگر چاہئیں ہوں تو وہ ان کو وہاں پر available ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو نان مسلمز ہیں ان کو بھی اس کے لئے پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں جس کے مطابق ان کا وہاں پر ماہانہ کوٹا ہوتا ہے اور وہ وہاں سے ماہانہ اپنے یونٹس حاصل کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر نان مسلمز کا ذکر کیا ہے۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جب ضمنی سوال کر رہے ہیں تو ان کو کرنے دیں، آپ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائیں۔ پہلے ان کو ضمنی سوال کر لینے دیں اس کے بعد آپ کو بھی موقع دے دیں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے نان مسلم کی بات کی ہے، میں اس ہاؤس میں نان مسلم کو represent کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سب سے پہلے میں نے سب کو represent کر دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہمارے آبکاری و محصولات کے وزیر نے یہ وضاحت پہلے بھی کی تھی اور آج پھر انہوں نے یہی بات کی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مسیحیوں

میں، غیر مسلموں میں بلکہ کسی بھی مذہب میں شراب جائز نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کو یہ لائسنسز کیوں جاری کئے جاتے ہیں؟ یہ بھی بالکل غلط بات ہے کہ ہم شراب کو اپنی مذہبی رسومات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط concept دیا جارہا ہے جسے ہم promote کرتے ہیں اور نہ ہی ہم اس کو فروغ دیتے ہیں بلکہ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس کی وجہ سے بہت سی ہماری اپنی کمیونٹی کے لوگ برباد ہو گئے ہیں، تباہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ یہ لائسنسز جو آپ ان کو دیتے ہیں یہ منسوخ کر دینے چاہئیں، ختم ہونے چاہئیں تاکہ لوگ اپنا کاروبار کر سکیں اور حلال کی روزی روٹی کما سکیں۔

جناب سپیکر! میں اس کی سخت مخالفت کرتی ہوں۔ میں آج بڑی ذمہ داری کے ساتھ، میں صرف ایک ممبر پارلیمنٹ نہیں ہوں بلکہ میں یہاں پر ایک پوری کمیونٹی کو represent کر رہی ہوں، یہاں پر ایک چرچ کو represent کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہماری تذلیل ہوتی ہے جب بار بار ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نان مسلمز کے لئے ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے نان مسلمز کہا ہے انہوں نے کرسچین تو نہیں کہا، نان مسلمز کہا ہے کرسچئن کا نام نہیں لیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، شاہ صاحب کی بات سن لیں۔ چودھری عبد الرزاق ڈھلوں! be careful جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حوالے سے اس پر کافی وضاحت ہو گئی ہے اور آپ نے بھی بڑی شفقت کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا ہے، یہ بات کریں گے کہ پاکستان بننے سے پہلے لائسنس تھے یا 1979 میں بنے۔ بات یہ ہے کہ غلط کام ہو رہا ہے اب یہ ضروری نہیں کہ اگر پہلے سے غلط ہو رہا ہے تو وہ ہم نے بھی کرنا ہے۔ اب یہ پوائنٹ آؤٹ ہوا ہوا ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ اس قسم کے تمام لائسنس cancel کرنے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم یہ لائسنس ختم نہیں کر سکتے کیونکہ آٹھویں ترمیم کے بعد اس کو shelter ملا ہوا ہے۔ جیسے ہماری معزز ممبر صاحبہ بات کر رہی تھیں

اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم زبردستی کسی کو لائسنس نہیں دیتے بلکہ وہ خود لینے آتے ہیں، وہ آکر ہم سے لائسنس نہ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بات کی ہے کہ لائسنس لینے آتے ہیں اگر یہاں سے بات آگے چلائیں گے تو بہت دور تک پہنچے گی۔ ایک غلط کاری ہو رہی ہے کیا گورنمنٹ کا یہ کام ہے کہ کوئی غلط کام کرنا چاہتا ہے تو اس کی اجازت ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر بلوچستان میں مشتاق رئیسانی کو کیوں پکڑا ہے جس کے گھر سے 70 کروڑ روپے اور پتا نہیں کتنا سونا برآمد ہوا ہے۔ یہ سارے lame excuses ہیں؟

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ لائسنس اور شراب کے کاروبار کو کب تک بند کریں گے؟ یہ حرام کام ہے، یہ حرام کاری ہے یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر نہیں ہونی چاہئے جبکہ آپ کی طرف سے بھی بات آ گئی ہے، میری بہن نے بھی بات کر دی ہے کہ کوئی غیر مسلم شراب نہیں پیتا۔ حکومت چند ٹکوں کی خاطر یہ غلط کاری کرتی ہے اور سارا نظام خراب کرتی ہے۔ یہ کب تک اس نظام کو لپیٹنے کی منصوبہ بندی کریں گے اس کی وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: انہوں نے تو بتا دیا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہاں پر شراب کے حوالے سے کافی دفعہ بات ہوئی ہے، میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 1979 میں ضیاء الحق صاحب مرد مومن مرد حق نے شراب کے پرمٹ شروع کئے تھے۔ پہلے انڈیا سے aristocrat شراب آتی تھی تو انہوں نے کہا کہ سارا profit انڈیا والے لے جاتے ہیں تو انہوں نے اپنے سیکرٹریز کے ذریعے غیر مسلم کو پرمٹ دیئے۔ جیسے معزز ممبر شُنیلا رُوت نے فرمایا کہ کسی مذہب میں شراب جائز نہیں ہے لیکن اب پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان قرارداد پاس کر کے وفاق کو بھیج سکتا ہے لیکن اس پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہومیوپیتھک کی جتنی بھی ادویات ہیں ان سب میں الکوحل استعمال ہوتی ہے اس کے علاوہ وہ میڈیسن بن ہی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر! میں اس بات پر بھی نہیں جانا چاہتا کہ لیتا کون ہے، بیچتا کون ہے اور پیتا کون ہے یہ ساری باتیں فضول ہو جائیں گی لیکن اگر مرکز میں آٹھویں ترمیم کے بدلے تیئسویں ترمیم منظور ہوتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر یہ حرام ہے تو حرام کا ایک قطرہ حلال میں شامل ہو گا تو سارا کچھ ہی حرام ہو جائے گا اور اس کا ٹیکس بجٹ میں بھی شامل ہے جس سے ہم سب تنخواہ لیتے ہیں۔ ہم اس بات

کو پوری طرح سے condemn کرتے ہیں لیکن یہ ہم پر بھی ٹھونسا گیا ہے اور اس وقت مرد مومن صاحب نے کہا کہ ان کو پرمٹ دے دیں ہم نے اپنی مرضی سے پرمٹ نہیں مانگے۔ اگر یہ پرمنٹ بند کرنے ہیں تو یہ قومی اسمبلی میں جائے گا۔

I think Law Minister is in better position to tell this honourable august House.

جناب سپیکر! ہم یہاں پر صرف قرارداد پاس کر سکتے ہیں۔ دوسری باتیں حرام، حلال، بیچنا، نہ بیچنا، کون لیتا ہے، کون پیتا ہے ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے بلکہ اور بہت سارے matters ہیں جن پر بات کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کی بات کو second کروں گا کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو ذمہ داری ہے ہم اس کے مطابق اس پر tax collection کر رہے ہیں اور اس پر جو ایکسائز ڈیوٹی ہے وہ collect کرتے ہیں۔ میں یہی کہوں گا کہ شراب بالکل حرام ہے اور جس طرح ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں اس پر قومی اسمبلی قانون سازی کر سکتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں وہ اس پر مجھ سے بہتر explain کر سکتے ہیں کہ اگر قومی اسمبلی اس پر قانون سازی کرے تو پورے پاکستان میں اس کو حرام قرار دیا جائے نہ کہ صرف پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں اس کی فروخت بند ہو۔

جناب سپیکر: وہ تو پہلے ہی حرام قرار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لائسنس پنجاب گورنمنٹ جاری کرتی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں۔ ایکسائز کی مد میں اس پر جتنی بھی taxation ہوتی ہے اور جتنی بھی آمدنی ہوتی ہے وہ پنجاب گورنمنٹ وصول کر کے اسے national exchequer میں ڈال دیتی ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ ایک من دودھ کا پڑا ہے اس میں ان کے سامنے تین قطرے پیشاب کے ڈال دیئے جائیں اور اس میں دودھ نکال کر ان کو دیا جائے کہ ایک گلاس پی لو۔ یہ کبھی بھی نہیں پئیں گے۔

جناب سپیکر: حلال چیز کے بارے میں اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حرام کی آمدنی کو پنجاب کے پورے exchequer میں ڈال کر سارے کے سارے کو برباد کرتے ہیں۔ یہ جتنی بھی بحث کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملے کو آگے پیچھے اوپر نیچے کر کے سوال کو آگے پیچھے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ خود اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کہ یہ حرام ہے، یہ اس حوالے سے خنزیر ہے اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف بھی اسے ایسے ہی سمجھتے ہیں۔ اگر ایک گورا آ کر کہنا شروع کر دے کہ brothel house کھول دو تو کھول دیں، وہ جوا کھیلنا چاہتا ہے تو اسے کھول دیں۔ یہ طریق کار غلط ہے اور ہمارے دین اسلام میں اس کی ممانعت ہے۔

جناب سپیکر: مہمان کی عزت کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بہت غلط طریق کار ہے اور پنجاب کے اندر مسلسل چل رہا ہے۔ پہلے بھی اس پر سوال آیا تھا اور بات ہوئی تھی لیکن باہم اسی طرح اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں۔ چونکہ کوئی واضح یقین دہانی نہیں کرائی گئی اور صرف اوپر نیچے کی بات کرتے ہیں۔ میں خود اور ایوان کے اندر جتنے بھی میرے بھائی اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ حرام کام ہے اسے فی الفور روکنا چاہئے۔ میں اس حوالے سے اپنے طور پر ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کیا بات ہوئی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو دوست میری بات کو سچ سمجھتے ہیں وہ میرے ساتھ ٹوکن بائیکاٹ کریں۔

جناب سپیکر: شاہ جی، یہ تو آپ بزدلی کر رہے ہیں، یہ دلیرانہ کام نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر اور معزز ممبر سردار شہاب الدین خان ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر سید وسیم اختر کو جو ڈاکٹر کہا جاتا ہے شاید انہوں نے ایم بی بی ایس کیا ہے یا بڑے پڑھے لکھے ہمارے colleague ہیں لیکن جس طرح مولوی ہر معاملے کو سطحی بحث میں لیتا ہے۔ انہوں نے آج اسی طرح سے اس معاملے پر بحث کرنے، اسے take up کرنے اور اسے ایک logical end تک پہنچانے کے لئے بائیکاٹ بھی کیا ہے۔ شراب اور Red Light Areas تھے اور اسی طرح سے اس زمانے میں

افیون کے بھی ٹھیکے ملتے تھے۔ جدید معاشرے کو clean رکھنے کے لئے اس پر بڑی debate ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس debate کی تفصیل میں جائے بغیر اس طرح سطحی طور پر کسی ایک corner کو touch کرنا صورتحال کو واضح نہیں کرتا بلکہ اس کو مزید ابہام میں ڈالتا ہے۔ جس طرح سے جیل کا تصور ہے کہ معاشرے کو صاف کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو عارضی طور پر وہاں بند کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ شاہ صاحب کو لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب امجد علی جاوید معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کو لینے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسی طرح سے یہ Red Light Areas کا اور کچھ لوگ جو یہ کام کرنا چاہتے ہیں ان کو ایک ضابطے کا پابند کرنے کا جو تصور ہے اب بھی یہ ثابت ہو رہا ہے کہ یہ کسی حد تک ٹھیک تھا۔ Red Light Areas کو بند کرنے کے بعد ہمارے گلی محلوں میں جو برائیاں پھیلی ہیں اس پر بھی ہم بحث کرنے اور بات کرنے سے کتراتے ہیں لیکن کسی مرحلے پر ہمیں ان issues پر بات کرنی ہو گی۔ اسی طرح سے ان ٹھیکوں یا لائسنس کا معاملہ تھا تو اس سے پہلے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Welcome back

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو باقی نشے ہیں جن میں ہیروئن، چرس اور کوکین کا کبھی کسی نے نام نہیں سنا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کوکین کا نام سننے والا کوئی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کوکین بڑا ہی خطرناک نشہ ہے اور یہ بڑے بڑے لوگوں کو لگا ہوا ہے۔۔۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: Please have your seat. آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس طرح کے لوگ موجود ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ یہ کوئی اچھا کام ہے لیکن کچھ لوگ زندگی بھر شراب پیتے ہیں لیکن وہ زندہ رہتے

ہیں۔ ہیروئن پی کر کوئی بندہ دو یا تین سال تک زندہ نہیں رہ سکتا اور ہیروئن پیتا ہوا کوئی بندہ اپنی معمول کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسی طرح کوکین پینے والا بندہ سال یا دو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا اگر وہ زندہ رہے بھی تو اس کی ذہنی صلاحیت ماؤف ہو جاتی ہے۔ اس وقت ہم ان برائیوں اور damages سے confront ہو رہے ہیں اور ہمارا قومی سطح پر نقصان ہو رہا ہے۔ کوکین اور ہیروئن پینے والے لوگ اپنی اور قومی زندگی کو برباد کر رہے ہیں اس لئے میری آپ کی وساطت سے ڈاکٹر سید وسیم اختر سے یہی appeal ہو گی کہ آپ اس معاملے کو detail میں لیں۔ یہ صرف پنجاب کا معاملہ نہیں ہے۔ خیبر پختونخوا جہاں پر آپ کی جماعت کی حکومت ہے وہاں پر بھی اسی طرح سے ہے اور وہاں پر بھی شراب کے licenses issue کئے گئے ہیں۔ مجھے اپنے مسیحی بھائیوں کے مذہبی قوانین کا پوری طرح سے علم نہیں لیکن مسیحی دنیا میں اور جن ملکوں میں more than sixty percent مسیحی رہ رہے ہیں وہاں پر شراب پر پابندی نہیں ہے اور وہاں پر اس کی فروخت open ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کے صرف ایک حصے کو زیر بحث لانا مناسب نہیں بلکہ مناسب یہ ہو گا کہ اس معاملہ کے اُوپر قومی اسمبلی میں detail discussion کی جائے کیونکہ اس معاملے کا تعلق وفاق سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 6949 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! سوال نمبر 7370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے کالجز اور یونیورسٹی میں ہیلپ ڈیسک کی تفصیلات

*7370: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں موجود تمام پوسٹ گریجویٹ کالجز، یونیورسٹیوں میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر اور کونسلنگ میں معاونت کے حوالے سے کتنے ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا ان معلوماتی مراکز کو promote کرنے اور عورتوں کو ان معاملات میں تربیت فراہم کرنے کے حوالے سے ان تربیتی امور پر توجہ دی جا رہی ہے؟

(ج) عورتوں کی کس حد تک تربیت کے لئے باقاعدہ ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور حکومتی اقدامات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) پنجاب کے تمام پوسٹ گریجویٹ کالجز میں داخلوں کے دوران طلباء و طالبات کے لئے کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر اور کونسلنگ کے لئے ہر شعبہ جات میں علیحدہ علیحدہ ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ان معلوماتی مراکز کو پروموٹ کرنے اور عورتوں کو ان معاملات میں تربیت فراہم کرنے کے حوالے سے ہر کالج میں ورکشاپ کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ملازمت کے حصول میں مدد فراہم کی جاتی ہے جن سے خواتین اپنے خاندان کی کفالت اور پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔

(ج) ہر شعبہ میں خواتین کی بہترین تربیت کے لئے باقاعدہ ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جاتا ہے خواتین کی ترقی اور تحفظ کے لئے حکومت پہلے ہی پالیسیاں بنا چکی ہے اور مزید اقدامات اٹھا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ "صوبہ میں موجود تمام پوسٹ گریجویٹ کالجز، یونیورسٹیوں میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر اور کونسلنگ میں معاونت کے حوالے سے کتنے ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں؟" انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ "پنجاب کے تمام پوسٹ گریجویٹ کالجز میں داخلوں کے دوران طلباء و طالبات کے لئے کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر اور کونسلنگ کے لئے ہر شعبہ جات میں علیحدہ علیحدہ ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف داخلہ کے وقت ہیلپ ڈیسک قائم ہوتے ہیں یا ongoing ہیں اور اگر ongoing ہیں تو پھر بچوں کو کس طرح کیریئر ڈویلپمنٹ کے بارے میں بتایا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری یونیورسٹیوں میں باقاعدہ کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر اور کونسلنگ سنٹر کے ڈیسک قائم کئے جاتے ہیں اور کچھ یونیورسٹیوں میں باقاعدہ ان کے دفاتر بھی کام کر رہے ہیں۔ پوسٹ گریجویٹ کالجز میں بھی اس کے ڈیسک قائم کئے جاتے ہیں لیکن پنجاب کے باقی کالجوں میں داخلوں کے دوران کیریئر ڈویلپمنٹ کونسلنگ فراہم کی جاتی ہے۔ میں تھوڑی سی اس کی تفصیل بھی بتا دیتی ہوں:۔

جناب سپیکر! اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر سال 2007 میں جینڈر ریفارم ایکشن پلان کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ اس سنٹر میں ایک ہیلپ ڈیسک بھی قائم ہے جو ڈپٹی رجسٹرار ایلومینائی اور کیریئر ڈویلپمنٹ کے تحت کام کر رہا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کیریئر کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سنٹر کا باقاعدہ دفتر کام کر رہا ہے جس میں طلباء وطالبات کو کیریئر کونسلنگ فراہم کی جاتی ہے اور پنجاب یونیورسٹی کے بہت سے ڈیپارٹمنٹس، انسٹیٹیوٹس، کالجز اور سنٹرز میں ایک ایک فوکل پرسن موجود ہے جس کی وساطت سے کیریئر کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سنٹر طلباء وطالبات کی راہنمائی کرتا ہے۔ کیریئر کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سنٹر کا آفس صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک کھلا رہتا ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر جون 2012 سے کام کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں سنڈیکیٹ کی منظوری سے ڈائریکٹر سٹوڈنٹس آفیئرز کے تحت سٹوڈنٹ کیریئر ڈویلپمنٹ اور یونیورسٹی ایڈوانسمنٹ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان جو کہ ایک نئی یونیورسٹی ہے اس میں کیریئر کونسلنگ کے لئے فروری 2016 میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کہ تین اساتذہ پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے، اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور طلباء وطالبات کی راہنمائی کے لئے ایک عدد ہیلپنگ ڈیسک تشکیل دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں ورکشاپ کے انعقاد پر بھی کام کیا جا رہا ہے۔ خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی رحیم یار خان میں مارچ 2016 میں جامعہ نے طلباء کے لئے صنعتی شعبوں میں تعیناتی کے لئے دفتر کا افتتاح کیا۔ اس شعبے کا مشن طلباء کو مستقبل میں بہتر ترقی کے لئے مشاورت فراہم کرنا ہے چونکہ جامعہ کو وجود میں آئے تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے لہٰذا یہ ابھی تک تعمیراتی مراحل میں ہے تاہم آنے والے وقت میں جیسے جیسے جامعہ ترقی کی جانب سفر کرے گی اسی طرح طلباء کی بہتر راہنمائی کے لئے مزید شعبہ جات میں اضافہ کیا جائے گا۔ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور میں کیریئر کونسلنگ اور جاب پلیسمنٹ ڈیپارٹمنٹ موجود ہے۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور میں کیریئر کونسلنگ کا دفتر موجود ہے۔ فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں اس یونیورسٹی کے آغاز سے ہی یہاں پر کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر بنا دیا گیا تھا۔ جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ میں 2015 میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹر قائم ہے۔ یو ای ٹی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں ایک کل وقتی پلیسمنٹ آفس قائم کیا گیا ہے جو طلباء وطالبات کو اس سلسلے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ وومن یونیورسٹی ملتان میں بھی کیریئر ڈویلپمنٹ آفس موجود ہے۔ یونیورسٹی آف گجرات میں کیریئر ڈویلپمنٹ آفس کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامیہ یونیورسٹی

بہاولپور میں یہ سنٹر موجود ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کیریئر کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سنٹر میں باقاعدہ طور پر عورتوں کی تعلیمی و نفسیاتی مشکلات کا حل نکالنے کے لئے تربیت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ مستقبل کے challenges سے نبرد آزما ہو سکیں۔اس سلسلے میں کیریئر کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سنٹر کا عملہ دفتری ٹائم کے مطابق طلباء وطالبات کی مشکلات کا حل نکالنے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔اس کے علاوہ ایک خاتون ماہر نفسیات اور ایک مرد ماہر نفسیات ڈاکٹر طلباء بالخصوص طالبات کے نفسیاتی مسائل کے حل کے لئے دفتری اوقات میں موجود ہوتے ہیں۔ سرگودھا یونیورسٹی میں بھی یہ سنٹر موجود ہے۔ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں بھی یہ سنٹر موجود ہے۔ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور، یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور، جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ میں بھی یہ کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹرز موجود ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا یہ initiative ہے کہ اب جتنی بھی یونیورسٹیاں بنیں گی ان میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹرز قائم کرنے کے لئے باقاعدہ الگ سے funding کی جائے گی۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! میں اپنا دوسرا ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔ میں نے سوال کے جز(ج) میں پوچھا ہے کہ "عورتوں کی کس حد تک تربیت کے لئے باقاعدہ ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور حکومتی اقدامات کیا ہیں؟"اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "حکومت پہلے ہی بہت ساری پالیسیاں بنا چکی ہے اور مزید اقدامات اُٹھا رہی ہے۔"مہربانی کر کے مجھے وہ پالیسیاں اور ان کی detail بتا دیں کہ اب تک کون سی پالیسیاں بنی ہیں اور implement ہو چکی ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے ان پالیسیوں کی ایک نقل بھی فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں پہلے بتا چکی ہوں کہ تمام یونیورسٹیوں میں کیریئر ڈویلپمنٹ سنٹرز اور کونسلنگ سنٹرز کام کر رہے ہیں اور باقاعدہ خواتین کو کیریئر کونسلنگ فراہم کرتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے کیریئر کونسلنگ سنٹر میں 33 قسم کے short courses کروائے جاتے ہیں جن میں basically ان کے کیریئر ڈویلپمنٹ کے لئے ان کو guidance دی جاتی ہے۔ان سنٹرز میں مختلف Job fairs کرائے جاتے ہیں۔ مختلف تنظیموں کے ساتھ مل کر سیمینار اور ورکشاپ کرائی جاتی ہیں تاکہ ان کو آگے کام اور job کرنے کے لئے باقاعدہ راہنمائی فراہم کی جا سکے۔اس وقت تین ہزار ملازمین پنجاب یونیورسٹی کے کیریئر کونسلنگ آفس کی طرف سے پاکستان کے مختلف شعبوں میں اپنی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں کیریئر کونسلنگ کا نہیں بلکہ یہ پوچھا ہے کہ اس حوالے سے حکومتی پالیسی کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ حکومت نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی مدد سے initiative لیا ہے کہ سب سے پہلے اس حوالے سے تمام یونیورسٹیوں کو گرانٹس فراہم کی جائیں گی تاکہ ان میں کیریئر کونسلنگ کے آفس قائم کئے جائیں اور اس کے بعد simultaneously تمام کالجوں میں بھی یہ سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔ کالجوں میں ابھی صرف داخلوں کے موقع پر ہیلپ ڈیکس کھولے جاتے ہیں لیکن بعد میں تمام بڑے کالجوں میں permanent basis پر کیریئر کونسلنگ کے سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے ابھی تک پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کے جواب کی سمجھ نہیں آ سکی۔ یہ تیسرا tenure ہو گیا لیکن اس موجودہ tenure کی تو بالکل سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ سوال گندم جواب چنا اور ہر وقفہ سوالات میں یہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! دونوں کھانے کی چیزیں ہیں اور دونوں سے پیٹ بھر جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بعض اوقات پیٹ اور دماغ پھٹ بھی جاتا ہے۔ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ایجوکیشن منسٹر یا ہائر ایجوکیشن کی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہاں پر لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر ہمیں سُنا دیتی ہیں۔ لکھی پڑھی تقریر کے علاوہ اگر واقعی عملی طور پر شعبہ تعلیم کی بہتری کے لئے کوئی اقدامات اُٹھائے گئے ہوتے تو پھر سکولوں اور کالجوں کے بارے میں معزز ممبران کی طرف سے اتنے زیادہ سوالات نہ دیئے جاتے، اگر واقعی مسائل حل ہو جائیں تو یہ سوالات آنے بند ہو جائیں، اگر حکومت ان مسائل کو حل کر لے اور ان کو address کر لے تو پھر ہمارے سوالات آنا بند ہو جائیں گے یعنی عوام کے مسائل حل ہونے شروع ہو جائیں گے تو ہم سوال کرنا بند کر دیں گے۔

جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر جو سوال کیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر سوال ہی ایسا ہو کہ آپ لاہور کے رہنے والے ہیں، بتائیں لاہور میں رہنے والے لوگوں کے کیا کیا نام ہیں تو پھر اُس کا جواب کیسے آئے گا، یہ آپ مجھے بتائیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ داخلے کے دوران طلباء وطالبات جس subject کے لئے داخل ہونے آ رہے ہیں اُس کے لئے اُن کی help کرنا۔ ہم نے

پوچھا تھا کہ ہمیں دو یا تین ایسے کالج بتائیں جن میں admissions کے ٹائم پر ایسے سنٹر بنے ہیں؟ انہوں نے ہمیں وہ کالج بتا دیئے جہاں پر career counselling دی جاتی ہے اور وہ بھی سارے نئے کالج ہیں۔ جتنے پوسٹ گریجویٹ پرانے کالجز ہیں اُن کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا جن کے نام کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کو داخل کراتے ہیں کہ ان کالجوں کا نام بہت بڑا ہے تو جب وہاں سے پڑھ کر بچے ڈگری لے کر نکلیں گے تو اُس کا ایک اچھا impact جائے گا۔ کیا اُن اچھے کالجوں میں career counselling نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر! میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے ابھی یہ کہا کہ ہمارا ادارہ طالب علموں کے یہ یہ مسائل حل کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ رول نمبر سلپ وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے بچے کس طرح رُل رہے ہوتے ہیں، admissions کے وقت proper help نہ ہونے کی وجہ سے بچے اور اُن کے والدین ذلیل و خوار ہو رہے ہوتے ہیں تو اگر ہر کالج میں help desk موجود ہے تو پھر help desk چھپ کیوں جاتا ہے اور والدین فارم لے کر پریشانی کے عالم میں لائنوں میں کیوں لگے ہوتے ہیں؟ بچے دوسروں کو فون کر کر کے پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم کون سے subjects رکھیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اَن پڑھ والدین کے بچوں کو کس طرح help ملے گی اور کون اُن کو guidance فراہم کرے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! مجھے لگ رہا ہے کہ ہماری حکومت لوگوں کے مسائل حل کر رہی ہے جس کی وجہ سے سوالات کی تعداد بھی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے لیکن میں اپنی معزز بہن کو یہ بتانا چاہوں گی کہ career counselling کے حوالے سے admissions کے وقت جو help desk قائم کئے جاتے ہیں تو let say اگر میں ایم بی اے کرنا چاہتی ہوں تو مجھے bachelor level پر کون سے subjects لینے چاہئیں تو اس طرح کی career counselling کے لئے admissions کے دوران ایک help desk قائم کیا جاتا ہے تاکہ طلباء و طالبات کو بہتر راہنمائی کی جا سکے کہ وہ اگر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو اُن کے لئے best choice of subjects ابھی کیا ہو گی؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ ہماری پارلیمانی سیکرٹری کی competency پر مجھے کوئی شک ہے ایسا قطعاً نہیں ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ میری تمام بہنیں جن کو مختلف محکموں میں designate کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جن بھائیوں کو designate کیا گیا ہے اُن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! خواتین کی کارکردگی کے بارے میں بہت سوالات اُٹھائے جاتے ہیں اور مرد ممبران کے اوپر تو کوئی سوال کر ہی نہیں سکتا تو اس لئے خواتین کو شاباش ملنی چاہئے جو بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم آپ سب خواتین کو شاباش دیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا تو خواتین کی ترقی اور تحفظ کے حوالے سے حکومت کی کوئی تین پالیسیاں بتادی جائیں کہ جن سے خواتین empower ہو سکیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ question regarding career development centre and counselling in colleges کے حوالے سے ہے اور اس حوالے سے میں نے پہلے بھی بتایا ہے اور یونیورسٹیوں کی ایک پوری لسٹ بھی دی ہے جن میں career counselling office کام کر رہے ہیں اور یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر یونیورسٹی میں یہ career counselling office موجود ہو گا اور تمام بڑی یونیورسٹیوں میں یہ office موجود ہیں اور نئی بننے والی یونیورسٹیوں جیسے غلام فرید یونیورسٹی اور غازی یونیورسٹی میں career counselling offices کام کر رہے ہیں اور اب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے یہ decision کیا ہے کہ پنجاب بھر کی تمام یونیورسٹیوں کو باقاعدہ funding کی جائے گی جس کے تحت career counselling میں ٹریننگ اور ورکشاپس زیادہ بہتر طریقے سے کرائی جا سکیں۔ یونیورسٹیوں کے بعد حکومت کی next policy ہے کہ تمام پوسٹ گریجویٹ کالجوں میں ابھی تو صرف admissions کے دوران career counselling desk قائم کیا جاتا ہے لیکن وہاں پر باقاعدہ ایک office قائم کیا جائے to show out their education career اُن کو راہنمائی فراہم کی جا سکے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! انہوں نے اس حوالے سے حکومت کی تین پالیسیوں کا پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! حکومت کی ایک پالیسی تو یہی ہے کہ تمام یونیورسٹیوں میں career counselling offices قائم کئے گئے ہیں۔ دوسری پالیسی یہ ہے اور اس پر کام بھی ہو رہا ہے کہ ہم اس بجٹ میں فنڈز بھی allocate کر دیں گے جس میں ان تمام یونیورسٹیوں کو باقاعدہ گرانٹس دی جائیں گی تاکہ طالب علموں کو ٹریننگ، ورکشاپس اور بہتر courses provide کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! حکومت کی تیسری پالیسی یہ ہے کہ پوسٹ گریجویٹ کالجوں میں اب صرف داخلے کے وقت help desk قائم کئے جاتے ہیں اب throughout the year help desk موجود ہوں گے تاکہ وہ طلباء کو throughout the career راہنمائی فراہم کر سکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ج) میں "بہترین تربیت" لکھا ہے تو اس سے کیا مراد ہے؟ یہ سوال بہت اچھا ہے اور آپ دیکھیں کہ ہمارا میڈیا اور یُوٹیوب ہمارے ملک کو فحاشی کی طرف لے کر جا رہی ہیں اور اس میں tool عورت ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! دیکھ لیں آپ یہ بات میڈیا کو کہہ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے اندر عریانی اور فحاشی کا جو سیلاب آیا ہوا ہے یہاں پر میڈیا کے بھائی بھی بیٹھے ہیں یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے ایسا نہیں ہے کہ یہ اس کو second کرتے ہیں۔ ہر دور کے اندر شیطان کا اصل ہتھیار عورت ہوتی ہے۔ اب [******]

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ کیا کہہ دیا آپ نے؟ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ "بہترین تربیت" سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے پہلے ہی ان کے الفاظ حذف کروا دیئے ہیں۔ آپ لوگ ماشاء اللہ بہت سمجھدار ہیں اس کو issue نہ بنائیں۔ میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرا دیئے ہیں۔ محترمہ! تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کوئی سے تین کالجز کے نام بتا دیں جہاں career counselling and regarding jobs خواتین کی تربیت اور راہنمائی کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے میں اس کو explain again کر دیتی ہوں کہ پوسٹ گریجویٹ کالجز میں داخلہ کے دوران helping desk قائم کئے جاتے ہیں تاکہ وہ طلباء و طالبات کو guide کر سکیں کہ وہ جو جو subject opt کرنا چاہ رہے ہیں وہ اُن کے career میں کس طرح سے مددگار ثابت ہوں گے۔ میں نے پہلے بھی career counselling offices کی لسٹ بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ بتانا چاہوں گی کہ ان یونیورسٹیوں میں جو ورکشاپس منعقد کی جاتی ہیں ان میں

career information, CV writing assistance, different trainings for power CV writing, interview skills, part time internship, full time planning and research etc.

جناب سپیکر! اس میں different کورسز کرائے جاتے ہیں جیسے پنجاب یونیورسٹی میں 36 کورسز کرائے جاتے ہیں۔ میں ان میں سے کچھ کا نام ان کو بتا دیتی ہوں۔ ان میں

Writing powered CV, Time management, stress management, positive self-image, self-esteem, how to prepare for powered interview, effective verbal communication fear of exams and how to make effective preparation

جناب سپیکر! اس قسم کے بہت سے کورسز اور ورکشاپس طلباو طالبات کو کرائی جاتی ہیں جو کہ ان کے لئے education during اور education مکمل کرنے کے بعد مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ جب مختلف جگہوں پر انٹرویوز کے لئے جاتے ہیں یا ملازمت کے لئے جاتے ہیں تو یہ کورسز ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف دو تجاویز دینا چاہوں گی۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ محکمہ مختلف یونیورسٹیوں میں کیریئر کونسلنگ کے حوالے سے فنڈز رکھ رہا ہے اور فنڈز رکھے بھی ہوئے ہیں۔ میری request یہ ہو گی کہ جس طرح میری بہن نے ابھی یہاں بتایا ہے کہ ہم ورکشاپس بھی کراتے ہیں اور اس میں یہ ساری ٹریننگز دی جاتی ہیں۔ کیا کبھی کسی نے یہ چیک کیا ہے کہ ان ورکشاپس سے بچوں نے کچھ سیکھا بھی ہے یا نہیں؟ یہ فنڈز جو رکھے گئے ہیں یہ حکومت پر ایک نیا بوجھ ہے۔ میں سمجھتی ہوں اور ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم حکومت کو آسان طریقہ بتائیں۔ آج ہمارے سرکاری پوسٹ گریجویٹ کالجز سے جو بچے اور بچیاں باہر نکل رہے ہیں کیا ان کے اندر اتنی skill ہے۔ میں نے personally اتنا experience کیا ہے کہ بچوں اور بچیوں کو تو application نہیں لکھنی آتی اپنا CV بنانا تو بہت بڑی بات ہے۔ CV بنانا ایک ٹیکنیکل بات ہے اور اسی کی بنیاد پر آگے آپ کو ملازمت ملتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔ ان کو تو application لکھنی نہیں آتی اور اگر ان کو کہیں ملازمت مل بھی جائے تو بچیوں اور بچوں کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کی ایجوکیشن کا لیول صحیح نہیں ہے تو اس کے لئے ہائر ایجوکیشن کو بہت سختی سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ وہاں جو ٹیچرز بچوں کو ٹریننگ دے رہے ہیں یا پڑھا رہے ہیں تو وہ ان کو کیا تعلیم دے رہے ہیں؟ ہمارا جو بچہ باہر نکلتا ہے تو اس کی تعلیم اور ڈگری international standards کو meet کرنے کے لئے بھی ناکافی ہے۔ ہمارے پاکستان میں جو official standards ہیں ان کو بھی وہ meet نہیں کر سکتا باہر تو دور کی بات ہے۔ اس کا دنیا میں نکلنا ناممکن ہے۔ ہمارا بچہ masters کر کے اگر کہیں باہر جاتا ہے تو اس کو وہاں جا کر دوبارہ نئے سرے سے پڑھائی شروع کرنی پڑتی ہے۔ ہماری تعلیم کا یہ معیار ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! میرے خیال میں آپ ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضرور کر لیں۔ ان سے آپ کو استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ ضروری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان سے میٹنگ کر لوں گی اور ان کی تجاویز بھی share کر لوں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ اس سوال کا جواب نہیں آیا لیکن منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب گپ شپ کر رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب کہاں سے موصول ہونا تھا؟ یہ آپ کا محکمہ ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جواب نہیں آیا میں کس سے پوچھوں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ اس سوال کو pending کر دیں next session میں اس کا جواب آ جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جواب تو دینا ہی ہے۔ محکمہ انکاری نہیں ہے جواب کسی وجہ سے نہیں آیا ہو گا۔ اس کا جواب next session میں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج مانانوالہ میں ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

398: جناب علی سلمان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج مانانوالہ ضلع شیخوپورہ میں اس وقت ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، عہدہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور کتنے کمروں میں کلاسز بیٹھی ہیں؟

(ج) کالج میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) کالج کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی۔ یہ رقم کون کون سی مد میں خرچ ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی تمام missing facilities اور ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مانانوالہ کا قیام ابھی عمل میں نہیں آیا لہٰذا ابھی کوئی بھی اسامی اس کالج کے لئے منظور نہیں ہوئی۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا کالج ابھی قائم نہیں ہوا اس لئے وہاں کوئی کلاس موجود نہیں ہے تاہم ایک ترقیاتی منصوبہ برائے تعمیر عمارت گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مانانوالہ منظور ہو چکا ہے اور اس کی تعمیر موجودہ مالی سال 16-2015 میں شروع ہو جائے گی۔

(ج) جز(الف وب) میں وضاحت موجود ہے۔

(د) سال 14-2013 میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔ تاہم ترقیاتی منصوبہ کی مد میں کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے سال 15-2014 میں 5.000 ملین روپے دیئے گئے تھے جو خرچ نہیں ہو سکے کیونکہ اس ترقیاتی منصوبہ کے لئے مانانوالہ میں سرکاری اراضی موجود نہ تھی تاہم پرائیویٹ اراضی کی خریداری کا عمل مکمل ہونے میں وقت درکار تھا جو کہ موجودہ مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) جز(الف وج) میں وضاحت موجود ہے۔

منڈی بہاؤالدین: گورنمنٹ ڈگری کالج سے متعلقہ تفصیلات

499: **جناب شفقت محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت کالج کی چار دیواری بنانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیا وجوہات؟

(ج) کالج ہذا میں لیکچرار اور گریڈ 16 کی کتنی اسامیاں ہیں، ان اسامیوں پر بھرتی شدہ ملازمین کے نام و پتا تفصیلات بتائیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جی نہیں! گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ملکوال، منڈی بہاؤالدین کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں البتہ چند ایک جگہ سے مرمت طلب ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب کالج ہذا کی چار دیواری کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ کالج کی چار دیواری کی مرمت کا معاملہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو پچھلے مالی سال کے دوران بھجوایا تھا لیکن M&R گرانٹ برائے مالی سال 15-2014 تعلیمی اداروں کی سکیورٹی پر خرچ کر دی گئی لہٰذا موجودہ مالی سال 16-2015 کی M&R گرانٹ سے کالجز کی چاری دیواری کی مرمت کو یقینی بنایا جائے گا۔

(ج) کالج ہذا میں لیکچرارز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 19 ہے جبکہ 11 ریگولر لیکچررز کام کر رہے ہیں جبکہ خالی اسامیوں پر ضرورت کے مطابق (CTIs) بھرتی کئے ہوئے ہیں تاہم گریڈ 16 کی کوئی اسامی نہ ہے۔ بھرتی شدہ ملازمین کے نام و دیگر تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

لاہور: بی آئی اینڈ ایس ای لاہور میں پیپر کی ری چیکنگ سے متعلقہ مسائل

639: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور نے امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ فیس -/700 روپے سے بڑھا کر -/1000 کر دی ہے جبکہ درخواست فارم کی قیمت الگ وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پیپر مارکنگ کے دوران ہونے والی بے ضابطگیوں کا ازالہ خود بورڈ کرنے کی بجائے اس کا بوجھ طلباء پر ڈال دیتا ہے؟

(ج) کیا امتحانی پرچوں کی ری چیکنگ کے طریقہ کو آسان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) درست نہ ہے۔ عرض ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ اس سال بھی 50 روپے فارم کی قیمت اور 700 روپے ری چیکنگ فیس وصول کی گئی ہے۔

(ب) پیپر مارکنگ میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوتی تاہم مارکنگ کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے 100 فیصد پرچوں کی سپر چیکنگ رزلٹ تیار ہونے سے پہلے کروائی جاتی ہے نیز سینئر ترین

پروفیسرز کو کوالٹی ایشورنس کو آرڈی نیٹر لگایا جاتا ہے تاکہ طالبعلموں کو ان کا حق مل جائے۔ اگر طلباء وطالبات مارکنگ سے مطمئن نہ ہوں تو ان کو پیپر کی ری چیکنگ کروانے کا پورا حق دیا جاتا ہے۔

(ج) ری چیکنگ کے لئے درخواستیں آن لائن وصول کی جاتی ہیں۔ فیس چالان بنک میں جمع ہونے کے بعد اگلے ہی دن امیدوار کو فون پر بذریعہ ایس ایم ایس خودکار طریقہ سے ری چیکنگ کے متعلق اطلاع کر دی جاتی ہے تاکہ امیدوار دفتر آکر اپنی جوابی کاپیاں دیکھ سکے اور ری چیکنگ کے متعلق تمام معلومات طلباء وطالبات کی سہولت کے لئے بورڈ ہذا کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہوتی ہیں۔

لاہور: بی آئی اینڈ ایس ای کی بلڈنگ کی وائٹ واش میں کرپشن سے متعلقہ تفصیل

645: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے ایک کمپنی کے ساتھ بیسمنٹ سمیت کل آٹھ فلور وائٹ واش کرنے کے لئے معاہدہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کمپنی اور انتظامیہ کے درمیان ٹھیکہ 74 لاکھ روپے میں طے ہوا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپنی نے وائٹ واش کا آغاز ٹھیکہ ہونے سے تین ماہ قبل ہی کر دیا تھا اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپنی صرف گراؤنڈ فلور اور فسٹ فلور وائٹ واش کرنے کے بعد رفوچکر ہو گئی تھی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ انتظامیہ سے ٹھیکہ حاصل کرنے والی کمپنی رقم لینے کے بعد منظر سے غائب ہو گئی ہے، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(و) لاہور بورڈ انتظامیہ نے جس کمپنی کو وائٹ واش کا ٹھیکہ دیا اس کا نام، مالک کا نام اور پتا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) یہ درست ہے۔ بورڈ آف فس نے گولڈ بلڈرز سے بیسمنٹ سمیت کل آٹھ فلور وائٹ واش کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کمپنی اور بورڈ کے درمیان ٹھیکہ -/71,69,073 روپے میں ہوا تھا۔

(ج) کمپنی کو ورک آرڈر 14-07-03 کو جاری ہوا اور کمپنی نے اس کے بعد کام شروع کیا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ فرم نے اپنا مکمل کیا ہے کمپنی کام مکمل ہونے سے پہلے نہیں گئی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ فرم نے اپنا کام مکمل کیا ہے کام مکمل ہونے کے بعد فائنل بل کی ابھی ادائیگی ہونا باقی ہے۔

(و) کمپنی کا نام گولڈ بلڈرز اور کمپنی کا مالک انجنیئر سعید اختر ہے اور اس کی فرم پاکستان انجنیئرنگ کونسل سے کیٹیگری سی فور میں رجسٹرڈ ہے اور اس کا ایڈریس E-865 جوہر ٹاؤن لاہور ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے بہاولنگر کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

650: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا کیمپس بہاولنگر میں ہے، ان کی بلڈنگ موجود ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جی ہاں! اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا بہاولنگر کیمپس 2005 سے کام کر رہا ہے اور اس علاقے کے طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی کے بہاولنگر کیمپس کی تعمیر کے لئے 408.639 ملین روپے کا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ہائر ایجوکیشن کمیشن، حکومت پاکستان کی طرف سے دیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے تحت یونیورسٹی کے بہاولنگر کیمپس میں ایک عدد اکیڈمک بلاک اور سٹوڈنٹ ہاسٹل تعمیر کیا جا چکا ہے۔ مذکورہ عمارات طلباء کے زیر استعمال ہیں۔

(ب) تاحال حکومت اس کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں واقع گرلز کالج میں ایم اے/ایم ایس سی کی تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

757: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے گرلز کالج ہیں اور ان کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسز جاری ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کتنے کالجز میں بی ایس کی تعلیم دی جارہی ہے اگر نہیں دی جارہی ہے تو حکومت کب سے بی ایس کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں صرف ایک گرلز کالج ہے اور اس میں ایم اے انگریزی اور اسلامیات کی کلاسز جاری ہیں جبکہ ایم اے اردو میں داخلے کے لئے کالج میں کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں بی ایس سی کی کلاسیں ہو رہی ہیں جبکہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومن ڈسکہ میں بلڈنگ، لیب اور فیکلٹی کی کمی کی وجہ سے کلاسیں شروع نہیں کی جاسکیں۔ تاہم پرنسپل کو ہدایات جاری کی جاچکی ہیں کہ بی ایس سی بلاک کے لئے جلد PC-I تیار کر کے جمع کروائے۔

یونیورسٹی آف گجرات میں سرکاری گاڑیوں کی تفصیلات

759: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف گجرات کے پاس کون کون سے ماڈل کی سرکاری گاڑیاں موجود ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں سال 13-2012 تا 15-2014 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) یہ گاڑیاں کون کون سے افسران کے کب سے زیر استعمال ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) یونیورسٹی آف گجرات کے زیر استعمال جن ماڈلز کی گاڑیاں موجود ہیں۔ ان کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف گجرات کے زیر استعمال گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں جو رقم 2012-13 تا 2014-15 کے دوران خرچ ہوئی ان اخراجات کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف گجرات کی گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال رہی ہیں ان کی تفصیل (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال میں یونیورسٹی کے قیام کا مسئلہ

854: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے اوکاڑہ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں یونیورسٹیز بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت گورنمنٹ کالج ساہیوال کو یونیورسٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن اور تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے اوکاڑہ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں یونیورسٹیز بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اس حوالے سے رحیم یار خان اور ساہیوال میں یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جبکہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے قیام کا بل پنجاب اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا جا چکا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

حکومت نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ساہیوال سب کیمپس کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی بنا دی ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015، مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2014 اور سروسز ہسپتال میں غیر قانونی بھرتیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA PP-143 and
5. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA Leader of the Opposition on a point of order regarding illegal appointments in Services Hospital, Lahore.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015)

3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch. Shahbaz Ahmad, MPA PP-143. and
5. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA Leader of the Opposition on a point of order regarding illegal appointments in Services Hospital, Lahore.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA PP-143. and
5. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA Leader of the Opposition on a point of order regarding illegal appointments in Services Hospital, Lahore.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2016،
آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016
مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

1. The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No.16 of 2016). and
2. The Punjab Civilian Victims of Terrorism relief and Rehabilitation Bill 2016 (Bill No.18 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No.16 of 2016). and
2. The Punjab Civilian Victims of Terrorism relief and Rehabilitation Bill 2016 (Bill No.18 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No.16 of 2016). and
2. The Punjab Civilian Victims of Terrorism relief and Rehabilitation Bill 2016 (Bill No.18 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔
(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، محترمہ!

گجرات میں مسیحیوں کو مسائل اور مشکلات کا سامنا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! دو تین دن پہلے یہاں پر ایک بہت ہی اہم معاملہ ہاؤس میں منڈی بہاؤالدین سے متعلق لایا گیا تھا۔ اس پر لاء منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ وہ دو تین دن میں اس کی رپورٹ پیش کریں گے۔ اب منڈی بہاؤالدین کے بعد گجرات میں بھی مسیحیوں میں بہت بے چینی پائی جا رہی ہے اور وہ بہت مشکلات میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ان کے مسائل کو حل کریں۔ میں آج آپ کی وساطت سے وزیر قانون کو بھی اور وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور کو بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس مسئلہ کو جلد از جلد حل کرائیں۔ وہاں سے لوگ نقل مکانی کر کے اپنے گھروں کو چھوڑ گئے ہیں۔ وہاں پر اتنا ڈر اور خوف پایا جاتا ہے کہ اب وہاں پر لوگ رہنا نہیں چاہتے۔ پاکستان میں مسیحیوں کے ساتھ اس طرح کیوں ہو رہا ہے؟ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ایک ایسی پالیسی بنائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ پاکستانی مسیحی پاکستانی ہی ہیں اور ہم پاکستانی باشندے ہیں۔ ہم یہاں پر پیدا ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کون ہے اور کس نے کہا ہے کہ وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ محترمہ! بات کو ایسے نہ اٹھایا کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے کل اس پر بگھم وزیر اعلیٰ 10:30 بجے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بہت اہم میٹنگ ہوئی جس میں اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ یہ دو درخواستیں تھیں ان دونوں کو concocted قرار دے کر unfound پا کر

خارج کر دیا گیا ہے بلکہ وہ درخواست دہندہ جس کا نام عمران تھا اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جس نے غلط درخواست دی تھی۔

جناب سپیکر! میں اب بھی وزیر اعلیٰ کے حکم پر گجرات اور منڈی بہاؤالدین جا رہا ہوں وہاں پر ہر قسم کی interfaith tolerance اور جو harmony ہے اس کی میٹنگ ہے۔ میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا مسئلہ نہ ہو لیکن دونوں درخواستیں جھوٹی قرار پا کر خارج کر دی گئی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہاں پر ایک نوٹیفکیشن پڑھ کر سنانا چاہوں گا جو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے کیا ہے۔ یہ روٹین سے ہٹ کر نوٹیفکیشن کیا گیا ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے یہ نوٹیفکیشن رکھنا چاہوں گا اور پوچھنا چاہوں گا کہ یہ routine practice سے ہٹ کر کیوں practice کی گئی ہے؟ یہ نوٹیفکیشن ہے کہ:

> Mrs Mehrunisa, Assistant Professor, Psychology BS-18 Government Degree College women Sangla Hill, Nankana Sahib is hereby transferred and posted as usually in BS-19…

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ جو پڑھ رہے ہیں یہ کیا چیز ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک بی ایس۔19 کی پرنسپل کو suspend کیا گیا اور اسی دن immediate effect کے ساتھ اس اسسٹنٹ پروفیسر بی ایس۔18 یعنی ایک جونیئر آفیسر کو وہاں پر پرنسپل کا عہدہ دیا گیا اور ساتھ آرڈرز میں لکھا گیا ہے کہ جب بھی وہ promote ہوں گی بے شک وہ پانچ سال بعد ہوں یا چار سال بعد ہوں جب بھی انہوں نے promote ہونا ہے انہوں نے یہیں پر آ کر پرنسپل لگنا ہے۔ ایسی کیا بات ہے کہ وہی خاتون اسی جگہ پر تعینات ہو۔۔۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ کوئی تحریک لکھ کر لائیں اس کے بعد کوئی نوٹس لیا جائے گا۔ ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کا نوٹیفکیشن ہے۔

جناب سپیکر: میں اس کو authentic کیسے مانوں؟ میں اس پر نوٹس نہیں لوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پر ڈائری نمبر لکھا ہوا ہے۔ آپ اس پر نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! نہیں، میں اس پر نوٹس نہیں لوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس matter کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ ادھر ہائر ایجوکیشن کی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ تحریری طور پر ایوان میں لے کر آئیں جو کہ طریق کار ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! نہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہو سکتا کیا ادھر کوئی ایجوکیشن کے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس پر انکوائری ہو۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ تو آپ اپنی طرف سے لے کر آئے ہیں اس پر آپ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ایسے نہیں ہو سکتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ان سے یہ نوٹیفکیشن لے لیں اور آپ اس کو check کروا کے پھر یہاں پر جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 18 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے یہ تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک استحقاق کا جواب لیتے ہیں، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا ہونا چاہئے؟ آپ تشریف رکھیں۔

تحریک التوائے کار نمبر 830/15 کے حوالے سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے غلط جواب کی فراہمی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس پر میں صرف ہاؤس کو آگاہ کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے جیسا کہا ہے کہ محکمے نے پورا جھوٹ کا پلندہ دیا ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن اس میں ایک portion غلط ہے تو میں آپ سے یہ request کروں گی کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی،

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے آپ کی مرضی ہے۔ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 199/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی ہے لہٰذا وہ اسے پیش کریں۔

چودھری لال حسین: جناب سپیکر! Please give me one minute. میں نے ایک منٹ کے لئے یہ تحریک التوائے کار پیش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے پہلے ڈاکٹر سید وسیم اختر کا نمبر بول دیا ہے تو اس کے بعد آپ کی تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

محکمہ اوقاف سرکل خانپور موضع گلانی میں ایک ارب روپے مالیتی رقبہ کو عملہ کی ملی بھگت سے آدھی قیمت پر فروخت کرنے کا انکشاف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 8۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق محکمہ اوقاف کا ملکیتی ایک ارب روپے مالیتی رقبہ موضع گلانی کے عملہ کی ملی بھگت سے آدھی قیمت پر لینڈ مافیا نے قبضہ کر کے فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق قیمتی اراضی کو مبینہ طور پر پٹواری محکمہ اوقاف محمد عبداللہ اور مینجر اوقاف سرکل خانپور غلام فرید کی ملی بھگت سے قبضہ گروپ کو فی ایکڑ 10 لاکھ روپے میں دیا جا رہا ہے جبکہ اس زمین کی اصل قیمت 20 لاکھ فی ایکڑ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بغیر فائنل ٹرانسفر کے قبضہ گروپ نے گزشتہ روز کھاتہ نمبر 4/365 کے کلہ نمبر 16 پر قبضہ کر کے تعمیرات شروع کر دیں جبکہ موضع بھر میں واقع 40 فیصد کے لگ بھگ محکمہ اوقاف کے رقبہ پر مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔ مقامی افراد نے اس پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے ڈویژنل آفیسر اوقاف، ڈائریکٹر اوقاف اور وزیر اعلیٰ پنجاب و اعلیٰ حکام سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس خبر سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کار کو متعلقہ محکمے کو بھیجا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں نے اب آرڈر کر دیا ہے۔ اب آپ اس تحریک التوائے کار کا next week میں جواب دے دیں۔ شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/383 چودھری لال حسین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پی پی۔26 علاقہ پہاڑ میں بھیڑ بکریاں پالنے والوں کو ڈی ایف او جہلم کی جانب سے کسی خاص مقصد کے لئے بکریاں چرانے سے منع کرنا

چودھری لال حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جذبہ" مورخہ 6۔ مئی 2016 میں میرے بیان کے حوالے سے ہی خبر شائع ہوئی ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔26 کے علاقہ پہاڑ میں عرصہ 70 سال سے مقامی رہائشی بکریاں پالنے کا کاروبار کرتے ہیں جن پر ان کا گزر و بسر ہے لیکن ڈی ایف او جہلم نے مقامی رہائشیوں کو وہاں بکریاں چرانے سے منع کیا ہے اور انہیں سختی سے کہا ہے کہ اگر آپ نے بکریاں چرائیں تو میں آپ کے خلاف مقدمات درج کرا کر قید کرا دوں گا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بکریاں صرف نیچے گرے ہوئے پتے یا گھاس پھوس کھاتی ہیں اور دوسری طرف چرواہے چوکیداروں کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں جن کی وجہ سے لکڑی چوری کی واردات کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ڈی ایف او مقامی آبادی کے لوگوں کو جو وہاں پر کئی دہائیوں سے بکریاں چراتے ہیں انہیں کسی خاص مقصد کے لئے بکریاں چرانے سے منع کر رہا ہے۔ اس ساری صورتحال سے مقامی آبادی میں خصوصی طور پر اور صوبہ پنجاب کے عوام میں عمومی طور پر انتہائی پریشانی، اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! جو لوگ وہاں کے رہائشی نہیں ہیں ان کو DFO بکریاں چرانے دیتا ہے، اس کی ایک خاص وجہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ پڑھی گئی ہے بس اب آپ تشریف رکھیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 274/16 چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل اور سردار محمد آصف نکئی کی ہے، چیمہ صاحب! اسے پیش کریں۔

پنجاب کی جیلوں میں عملہ کی جانب سے قیدیوں کو موبائل فون کی سہولت فراہم کرنے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 19۔اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور پنجاب کی جیلوں میں موبائل فون کا استعمال جاری ہے۔ جیلوں میں ٹوری قیدیوں کا راج ہے۔ چار برسوں میں 20 ہزار 448 موبائل فون سمیں اور چارجر پکڑے گئے۔ جیل خانہ جات انتظامیہ نے متعدد ملازمین و قیدیوں کو سزائیں دیں اور مزید اقدامات کرنے کے لئے جیمرز نصب اور خفیہ ٹیمیں بھی تشکیل دے دی ہیں۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ جیلوں میں ٹوری قیدیوں نے مختلف آلات بھی حاصل کر لئے ہیں جو جیمرز کا بھی توڑ نکال دیتے ہیں۔ روزنامہ "دُنیا" کی تحقیقات بتاتی ہیں کہ جیلوں میں چار برس کے دوران 8198 موبائل فون، 10230 سمیں اور 2020 چارجر برآمد ہوئے ہیں۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ بعض جیلوں میں عرصہ دراز سے ایک ہی جیل میں تعینات اہلکاروں نے اپنی جیبوں میں پی سی او زبنا رکھے ہیں جو ایک منٹ سے لے کر دس منٹ تک ٹوری قیدیوں کو جیمرز کی حدود سے دور لے جا کر کالز کراتے ہیں اور بھاری معاوضہ لیتے ہیں۔ اہلکار منتھلی جیلوں کے اندر نہیں بلکہ قیدیوں کے لواحقین سے لیتے ہیں۔ ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیلوں میں ڈیوٹی کے دوران افسران یا اہلکاران کو موبائل پاس رکھنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو till next week pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 72/16 محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی لاہور کے ڈاکٹرز اور عملہ کے ناروا سلوک سے مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور کے ڈاکٹروں اور ملازمین کا روّیہ مریضوں اور اُن کے لواحقین کے ساتھ normally اچھا ہوتا ہے۔ یہ الزام کہ ڈاکٹرز اور ملازمین مریضوں اور اُن کے لواحقین کے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں اور اُن کو پریشان کرتے ہیں، اگر overall بات کریں تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ایمرجنسی اور indoor مریضوں کا علاج سو فیصد مفت کیا جاتا ہے جبکہ outdoor میں بھی زیادہ تر ادویات مفت دی جاتی ہیں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا دروازہ تمام افراد کے لئے بغیر روک ٹوک کے کھلا ہے لہٰذا یہ الزام کہ سرکاری ہسپتال پرائیویٹ کلینک کا نقشہ پیش کر رہا ہے اور غریب آدمی کی شنوائی ناممکن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے۔ گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں صفائی کرنے والا عملہ چوبیس گھنٹے موجود ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے صفائی کے انتظام کو چیک کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ کی سکیورٹی کا نظام عسکری گارڈ جو کہ ریٹائرڈ آرمی ملازم ہیں، اُن کے سپرد ہے اور سکیورٹی کو روزانہ متعلقہ تھانہ کے انچارج اور سپیشل برانچ کے پولیس آفیسر سختی کے ساتھ چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 179 ہے، کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کا جواب ابھی نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو please pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 181 ہے، کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ٹیچنگ ہسپتالوں کی طرف سے ناجائز فیسوں کی مد میں مریضوں اور سٹوڈنٹس سے کروڑوں روپے بٹورنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں زیر تعلیم طلباء و طالبات سے حکومتِ پنجاب کے مقرر کردہ قوانین اور شرائط کے مطابق فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز امتحانات کی مد میں جو فیسیں لاگو کرتی ہے وہ بھی یونیورسٹی کے اکاؤنٹ میں اسی طرح منتقل کر دی جاتی ہیں۔ جناح ہسپتال میں آنے والے پرائیویٹ مریضوں سے گورنمنٹ اور بورڈ آف مینجمنٹ سے منظور شدہ فیسیں ہی وصول کی جاتی ہیں اور کسی بھی طرح کے over charges وصول نہیں کئے جاتے۔مزید برآں غریب اور مستحق مریضوں سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 184 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

سرکاری ہسپتالوں میں ڈائیلسز کے یونٹس کم ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!لاہور جنرل ہسپتال میں 34 ڈائیلسز مشینیں کام کر رہی ہیں۔ایمرجنسی میں آنے والے تمام مریضوں کے ڈائیلسز فوری طور پر کئے جاتے ہیں اور روزانہ 60 سے زائد مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔لاہور جنرل ہسپتال میں حکومتِ پنجاب کی پالیسی کے مطابق گردوں کے تمام مریضوں کو ڈائیلسز کی سہولت اور ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! معزز صحافی بھائیوں نے بائیکاٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا خیر ہے کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ کس بات پر کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کل کسانوں کے مظاہرے میں ARY ٹی وی چینل کے صحافی کے ساتھ کافی زیادتی اور تشدد ہوا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ابھی بائیکاٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ ہی ہمت کریں اور ساتھ میرے خیال میں مراد راس صاحب کو بھی لے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ رانا ارشد صاحب کے ساتھ ایک منسٹر صاحب کو بھی بھیج دیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ایک صاحب کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن کو کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک منسٹر صاحب کو بھیج دیں، رانا ارشد صاحب چلے جائیں اور ایک اپوزیشن کی طرف سے بھی کسی دوست کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: چودھری شیر علی صاحب! آپ بھی چلے جائیں اور ساتھ ڈاکٹر مراد راس اور رانا ارشد جا کر صحافی بھائیوں کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان، پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد) اور معزز ممبر ڈاکٹر مراد راس صحافی حضرات کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 215 ہے، کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

لاہور میں عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اصل میں بہت زیادہ تحاریک ہیں اور ماشاء اللہ 20/22 سے زائد ہیں۔ زیادہ ممبران صحت کے متعلق تحاریک التوائے کار لے کر آ رہے ہیں اس لئے مجھے اس کی فائل ڈھونڈنا پڑی ہے۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ

کیئر کمیشن پاکستان میں شعبہ صحت کو بنیادی ڈھانچہ مہیا کرنے والا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت پنجاب بھر میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کی خدمات کے معیار کو بہتر بنانے اور عطائیت کے سدباب کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ کمیشن کے تحت رجسٹریشن/لائسنس کے حصول کے طریق کار مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے لئے قانوناً لازمی ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے سیکشن 13(2) کے تحت اپنے ادارے کے متعلقہ کمیشن کا تجویز کردہ رجسٹریشن فارم مکمل تفصیلات کے اندراج کے بعد کمیشن کے دفتر میں جمع کروائیں اور اپنے ادارہ کی رجسٹریشن حاصل کریں۔ یہ رجسٹریشن فارم کمیشن کی ویب سائٹ سے download کیا جاسکتا ہے یا کمیشن کے دفتر سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

2۔ دستخط شدہ فارم کمیشن کے دفتر میں مکمل fill کر کے بھیجنا اور جمع کروانا ضروری ہے۔ اس کے بعد اس ادارے کی طرف سے درخواست برائے لائسنس مع فیس جمع کروائی جانی ضروری ہے۔ مکمل کوائف جمع کروانے پر عبوری لائسنس دیا جاتا ہے۔ عبوری لائسنس حاصل کرنے والے ادارے کو کم از کم مطلوبہ معیارات minimum service delivery standards فراہم کئے جاتے ہیں اور صوبائی لائسنس حاصل کرنے والے ادارے کے عملہ کو minimum service delivery standards پر ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ ان پر عملدرآمد کو یقینی بنا سکیں۔

جناب سپیکر! صحت کی سہولیات فراہم کرنے والا ادارہ ان مطلوبہ معیارات کو مخصوص کئے گئے وقت پر نافذ کرتا ہے اور regular لائسنس کے حصول کی درخواست جمع کرواتا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے مطابق مقرر کردہ غیر جانبدار ماہرین کی ٹیم اس ادارے کا معائنہ کرتی ہے اور اس بات کی جانچ پڑتال کرتی ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیارات کے نفاذ کی صورتحال اس وقت کیا ہے۔ مکمل عملدرآمد کی صورت میں regular لائسنس issue کر دیا جاتا ہے اگر معیارات پر پورا نہ اترا جائے تو اس صورت میں لائسنس کا اجراء معیارات کے مکمل نفاذ تک مؤخر کر دیا جاتا ہے۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اب تک 29 ہزار طبی اداروں کو رجسٹرڈ کر چکا ہے جن میں سے 10 ہزار پانچ سو clinics/اداروں کو عبوری لائسنس جاری کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! یاد رہے کہ phase first میں 14-2013 میں تمام تر توجہ پچاس سے زائد بیڈ رکھنے والے ہسپتالوں اور طبی اداروں کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے اِن کے عملہ کی MSDS

صحت کی خدمات پر کم از کم معیار پر عملدرآمد کی استعداد بڑھانے پر تھی۔اس مقصد کے لئے ایک جامع تربیتی پروگرام پر ترجیحی طور پر عملدرآمد کیا گیا تاکہ بڑے ہسپتالوں میں طبی معیار کو بہتر بنانے کے لئے رول ماڈل بنا کر دوسرے مرحلے میں پچاس سے کم بستر والے اداروں پر اپنی توجہ مرکوز کی جائے۔

جناب سپیکر!آخر میں outdoor کی سہولیات مہیا کرنے والے اداروں پر MSDS عملدرآمد شروع کیا جائے۔اس مقصد کے لئے کمیشن اب تک 3418 طبی سہولیات کے لئے 4282 افراد کو MSDS پر عملدرآمد کے بارے میں مفصل تربیت مہیا کر چکا ہے۔واضح رہے کہ سندھ ہیلتھ کیئر کمیشن 2014 میں قائم ہوا اور ابھی تک رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا کام شروع نہیں ہو سکا۔بلوچستان میں بھی بلوچستان ہیلتھ کیئر کمیشن ابھی تک قائم ہی نہیں ہو سکا جبکہ خیبر پختونخوا میں ہیلتھ کیئر کمیشن 2015 میں معرضِ وجود میں آیا مگر 2002 سے ہیلتھ کیئر اتھارٹی کے تحت رجسٹریشن کا عمل جاری تھا اور 2016 تک صرف چار ہزار افراد رجسٹرڈ کئے جا سکے ہیں۔

جناب سپیکر! مختلف شعبہ جات کے ماہرین کی بھرپور مشاورت کے بعد 2012 میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے تیار کردہ پچاس بستر یا اُس سے زیادہ کی طبی سہولیات کے MSDS حکومت سے منظور ہونے کے بعد نافذ کئے جا چکے ہیں اور اسی طرح category دوئم ایک سے پچاس بستر کی طبی سہولیات کے standards اور ہومیوپیتھک اداروں کے MSDS منظوری کے بعد نافذ ہو چکے ہیں جبکہ باقی 9 قسم کی طبی سہولیات کے MSDS منظوری کے مختلف مراحل میں ہیں۔دریں اثناء پنجاب میں طبی سہولیات کے معیار سے متعلق 691 شکایات پر تفصیلی کارروائی کرنے کے بعد کمیشن اب تک 457 شکایات کو نمٹا چکا ہے لہٰذا مذکورہ خبر میں اس بارے میں جو معلومات دی گئی ہیں ہم اُس سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے نفاذ سے پہلے مندرجہ ذیل قوانین عطائیت کے خلاف کارروائی کے لئے لاگو تھے جن میں PMDC آرڈیننس 1962، میڈیکل اینڈ ڈینٹل ڈگری آرڈیننس 1982، ڈرگ ایکٹ 1976 اور 1968 کے Allopathic System Rules شامل ہیں۔

جناب سپیکر!تاہم یہ سب قوانین غیر تسلی بخش عملدرآمد کی وجہ سے عطائیت کا خاتمہ کرنے میں ناکام رہے۔معیاری طبی سہولیات کی عدم فراہمی یا وسائل کی کمی کی وجہ سے عام آدمی کی دسترس سے ایسی سہولیات باہر ہونے کی بنا پر عطائیت کا مرض پاکستان کو ورثہ میں ملا ہے اور 1947 سے لے کر 2010 تک تمام سرکاری ادارے عطائیت کا سدباب کرنے میں ناکام رہے۔چنانچہ پنجاب ہیلتھ کیئر

کمیشن نے ادارہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور عطائیت کے ناسور کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اگست 2013 میں حکومت پنجاب محکمہ صحت کو عطائیت کے خلاف بھرپور جنگ لڑنے کے لئے واضح خدوخال تجویز کئے ہیں جن کے مطابق مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کئے گئے:

1۔ جائز قانونی حیثیت رکھنے والے تمام طبی اداروں کی کمیشن کے تحت رجسٹریشن۔
2۔ Quackery کے انسداد کے لئے مرکزی ادارہ/ڈائریکٹوریٹ کا قیام۔
3۔ موجودہ قوانین کے سُقم دور کر کے انہیں مؤثر بنانا۔
4۔ عوام الناس میں عطائیت کے خلاف شعور پیدا کرنے کے لئے مؤثر آگہی مہم شروع کی جائے۔
5۔ عطائیت کے اختتام کے لئے تمام اداروں کا مربوط عملدرآمد۔
6۔ مریضوں کی تعداد کے مطابق موزوں طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے درکار اقدامات کئے جائیں۔
7۔ تمام متعلقہ اداروں میں باہم مشاورت۔

جناب سپیکر! اس دوران پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اخبارات میں عطائیوں کے بارے میں چھپنے والی خبروں اور ان کے بارے میں براہ راست موصول ہونے والی شکایات پر متعلقہ ضلعی حکومتوں کو مروجہ قوانین کے تحت سخت قانونی کارروائی کے لئے ہدایات جاری کرنا شروع کیں۔ دریں اثناء 2015 کے وسط تک کمیشن کے احکامات کے تحت 1632 عطائیوں کے کلینکس کی بندش کی جا چکی تھی۔ تاہم عطائیت کے ناسور کے مکمل خاتمہ کے لئے کمیشن نے مندرجہ بالا نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کن مہم کے آغاز کے لئے ایک جامعہ لائحہ عمل مرتب کیا جس کے تحت مختصر، درمیانے اور لمبے عرصہ کے لئے عطائیت کے خلاف مجوزہ اقدامات کی مکمل منصوبہ بندی کی گئی۔ عطائیت کے خاتمے کی مہم کے آغاز میں عوام الناس اور طبی شعبہ کی بھرپور شمولیت کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عطائیت کے خطرے کے بارے میں بھرپور آگاہی کا پروگرام شروع کیا گیا تاکہ غیر مستند، غیر محفوظ اور غیر معیاری خدمات کی فراہمی کی روک تھام کی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کی خدمات مہیا کرنے والے اور طب کے شعبہ میں پیشہ ور ماہرین کو کمیشن کے ساتھ خود کو رجسٹر کرانے کی ترغیب بھی دی گئی۔ کمیشن کی مفت ہیلپ لائن اور آن لائن ذرائع سے اس ضمن میں عوام کو عطائی حضرات کے بارے میں اطلاع دینے کی ترغیب بھی دی گئی۔

جناب سپیکر! صوبے کے مختلف شہروں میں میڈیا کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل اجلاس کا اہتمام کیا گیا تاکہ مختلف stakeholders کو ایک پلیٹ فارم مہیا ہو سکے جہاں وہ عطائیت کی وجوہات اور اس کے خاتمے کے لئے مختلف طریق کار پر غور کر سکیں اور مؤثر قابل عمل حکمت عملی مرتب ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیشن نے تمام سرکردہ ٹی وی چینلز پر انٹرویوز، بات چیت، ٹاک شوز وغیرہ کے ذریعے عطائیت کے خلاف اس مہم کے اغراض و مقاصد، حکمت عملی اور مثبت نتائج کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کیا۔

جناب سپیکر! واضح رہے کہ عطائیت کے مؤثر خاتمے کے لئے ضلعی انتظامیہ کا تعاون کلیدی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ان امور اور معاملات پر ضلعی انتظامیہ کی مؤثر شرکت کو ممکن بنانے کے لئے پھر حکمت عملی کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک میٹنگ کے دوران ان سے request کی گئی کہ ضلعی انتظامیہ کو بھرپور انداز میں اس مہم کو کامیاب بنانے میں کمیشن کی مدد کرنے کی ہدایات جاری کی جائیں اور ان ہدایات کی روشنی میں عطائیت کے خلاف کمیشن کی مجوزہ مہم میں ضلعی انتظامیہ کی بھرپور شمولیت کا اصولی فیصلہ کیا گیا۔ Quackery کے خلاف مہم میں district administration کی مؤثر شرکت کو ممکن بنانے کے لئے district administration کی آگاہی کے پروگرام تشکیل دیئے گئے تاکہ مقامی انتظامیہ کو کمیشن کے عطائیت کے خاتمہ کی مہم کے مقاصد اور ان کے طریق کار کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں۔ ان تربیتی ورکشاپس میں کمیشن کے سربراہان، متعلقہ کمشنرز صاحبان، ڈی سی اوز، ای ڈی اوز، ای ڈی او ہیلتھ، اے سی جی، ڈی او ہیلتھ، ڈی ڈی او ہیلتھ، ڈرگ کنٹرولرز اور ٹی ایم اوز نے شرکت کی۔ ان ورکشاپس کے ذریعے عطائیت کے خاتمہ کے لئے پائیدار کارروائی کے لئے قیمتی آراء بھی سامنے آئیں اور درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے مؤثر حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔

جناب سپیکر! عطائیت کے خلاف مہم کے باقاعدہ آغاز پر کمیشن کی جانب سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے۔ ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے پنجاب کے پانچ ڈویژن کے 19 اضلاع میں مرحلہ وار عطائیت کے خلاف مہم شروع کی گئی۔ کمیشن کی جانب سے تفویض کردہ ان اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیموں نے روزانہ کی بنیاد پر عطائیوں کی علاج گاہوں کے اچانک معائنہ اور کوائف کی تصدیق کے بعد غیر مستند اور غیر رجسٹرڈ علاج کنندگان کی علاج گاہیں سربمہر کر کے چالان پیش کرنا شروع کئے۔ لاہور، سرگودھا، راولپنڈی، ساہیوال اور

فیصل آباد میں یہ مہم جاری ہے۔یہاں سے حاصل شدہ تجربات کی روشنی میں اس مہم کا دائرہ جلد ہی باقی ماندہ اضلاع میں پھیلایا جارہا ہے۔ کمیشن کی عطائیت کے خلاف اس مہم میں اب تک 3621 غیر قانونی کلینکس بند کئے جا چکے ہیں اور پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ مجریہ 2010 کے تحت ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مزید ایک کروڑ 80 لاکھ روپے سے زائد کے جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام سے پہلے حکومت پنجاب یا دیگر کسی ادارے کے پاس صحت کی سہولیات اور عطائیت کے بارے میں درست اعداد و شمار موجود نہیں تھے لہٰذا عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں ٹارگٹ کرنے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات کے فراہم کنندگان کی رجسٹریشن اور licensing کے عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے مرحلہ وار ایسے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل کیا۔ اس حکمت عملی کے تحت پہلے مرحلے میں پانچ ڈویژن کے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد ان کی تطہیر کا عمل جاری ہے اور مکمل تصدیق کے بعد اگلے مرحلہ میں باقی چار ڈویژن کے اعداد و شمار مرتب کرتے ہوئے کمیشن غیر رجسٹرڈ اداروں کو قانونی دائرہ میں لانے اور غیر قانونی اداروں کے خلاف بھرپور انداز میں ضابطے کی کارروائی جاری رکھے گا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں عطائیوں کے مفادات کو شدید زک پہنچی ہے اور گزشتہ دو سال میں عطائیوں نے کمیشن کے خلاف لاتعداد مقدمات دائر کئے ہیں۔ ایسے ہی ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ لاہور نے کمیشن کی جانب سے عطائی کلینک بند کرنے کے عمل کو روک دیا ہے جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کی بندش کا عمل عارضی طور پر معطل ہے۔ تاہم کمیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی ہے اور بندش کے علاوہ عطائی کلینکس کے معائنہ اور قانون کے تحت جرمانے کی سزا کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ اس خطرناک کاروبار کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جا سکے۔ دریں اثناء کمیشن کی جانب سے غیر مستند معالجین اور عطائیت کے خاتمہ کے لئے "انسداد عطائیت ڈرافٹ ریگولیشن 2016" کا اجراء کیا گیا ہے جو کہ عطائیوں اور غیر مستند معالجین کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لئے معاون ثابت ہو گا۔ Regulations کا ڈرافٹ کثیر الاشاعت اخبارات کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا ہے۔ اس ڈرافٹ کو عوام اور دیگر stakeholders کی جانب سے موصول شدہ آراء کی روشنی میں مرتب کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ایوان کی آگاہی کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک عطائی کلینکس بند اور جرمانے عائد ہونے کی وجہ سے ہزاروں عطائی یہ مذموم کاروبار چھوڑ چکے ہیں۔ اس سے معاشرے میں

معیاری علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی کے عمل کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ معزز ایوان کو کمیشن یہ یقین دلاتا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آتے ہی اس جاری مہم کو باقی ماندہ تمام اضلاع میں پھیلا دیا جائے گا تاکہ صوبہ پنجاب سے عطائیت کا مکمل خاتمہ ہو سکے۔ عطائیت کے ناسور کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ہمہ جہتی مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ دستیاب وسائل میں اپنے مقصد کے حصول تک یہ مہم جاری رہے گی۔

جناب سپیکر! تاہم عوام الناس کی عملی شمولیت بذریعہ "عطائی بارے رپورٹ Report a Quack" اس مہم کی کامیابی میں مزید معاون ہو سکتی ہے تاہم کمیشن کے اس مقصد کے حصول میں کامیابی کے لئے حکومت کے دیگر اداروں کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں مستند ڈاکٹر حضرات و دیگر طبی ماہرین کی جانب سے عطائیت کی حوصلہ شکنی نہایت ضروری ہے تاکہ آئندہ کوئی غیر مستند شخص کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کا نام اپنے مذموم کاروبار کو تحفظ دینے کے لئے استعمال نہ کر سکے۔

جناب سپیکر! مزید برآں عوامی نمائندگان اور سماجی شخصیات سے بھی عطائیوں کی نشاندہی کرنے کی استدعا کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے مذموم کاروبار کو دوبارہ شروع نہ کر سکیں۔ عطائیت کا ناسور جڑ سے اکھاڑنے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ضلعی انتظامیہ کے اشتراک سے جو بھرپور مہم چل رہی ہے وہ اپنے مقاصد کے حصول تک اس شدت سے جاری رہے گی تاکہ ہمارا معاشرہ اس لعنت سے پاک ہو سکے۔ فارماسیوٹیکل مینوفیکچرر کمپنیوں کے کاروبار کو DRAP ایکٹ کے تحت قواعد و ضوابط کی روشنی میں فیڈرل گورنمنٹ regulate کرتی ہے تاہم PHC ایکٹ کے تحت regulate ہونے والے اداروں پر لازم ہے کہ وہاں پر services مہیا کرنے والے حضرات اپنی اپنی متعلقہ کونسل کی روشنی میں practice کریں جن کے تحت ادویات کی کمپنیوں سے تحفے وصول کرنا جائز نہیں ہے اور اس بناء پر تادیبی کارروائی ہو سکتی ہے جو متعلقہ انتظامی ادارے کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں بڑے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹرز حضرات بھی متعلقہ اداروں کے قوانین پر عملدرآمد کرنے کے پابند ہیں اور ان اداروں کی ذمہ داری ہے کہ ایسی malpractice کے سدباب کے لئے قواعد و ضوابط اختیار کریں۔

جناب سپیکر: آئندہ شاید ہی کوئی ایسی تحریک التوائے کار جمع کروائے ورنہ مشکل ہو جائے گا۔اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 223/16 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے،اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ڈسکہ سول ہسپتال میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین وادویات نایاب

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 223/16 کے ضمن میں عرض ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین موجود نہیں ہے۔ سول ہسپتال ڈسکہ میں پورا سال کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین موجود رہی۔ جنوری تا مارچ 2016 تک آنے والے 144 مریضوں کو یہ سہولت مہیا کی گئی اور اب جبکہ ہسپتال کے موجودہ سٹاک میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین بدستور موجود ہے اور دیگر ادویات بھی سول ہسپتال ڈسکہ میں موجود ہیں جو کہ مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ بابت سال 14-2013 پر عام بحث کی ابتدا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری کریں گے اور اس کے بعد جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوادیں۔ صحافی حضرات تشریف لے آئے ہیں جی، رانا ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ۔آپ نے جو delegation بھیجا تھا ہماری request پر صحافی بھائی تشریف لے آئے ہیں۔ صحافی بھائیوں کی بڑی مہربانی ہے اور اُن کی کچھ ڈیمانڈ تھیں وہ مشرف خان جو ARY کا رپورٹر ہے کافی سیریس زخمی ہے اُن کی ڈیمانڈ تھی کہ ہمارے ملزمان گرفتار کئے جائیں اور کل ڈی سی او نے direction جاری کی تھی ملزم گرفتار ہونے لگا تھا لیکن اُس کو بھی چھوڑ دیا گیا تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ملزمان کے خلاف پیر تک کارروائی کی جائے تو ہم نے آپ کے behalf پر یہ یقین دہانی کروائی ہے اور وہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی آپ کا بھی شکریہ اور اُن کا بھی شکریہ۔ بہت مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے آپ نے جو ٹیم بھیجی تھی انہوں نے مذاکرات کئے ہیں۔ بہت شکریہ کہ پریس گیلری کے تمام صحافی بھائی واپس تشریف لے آئے ہیں اور آپ کی بھیجی ہوئی ٹیم کے صاحبان نے صحافی بھائیوں سے جو وعدہ کیا ہے بالکل اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اُن کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور اُس مقدمہ میں جو بھی ملزمان ہیں آج ہی متعلقہ پولیس کو یہ direction چلی جائے گی کہ اُن ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی شکریہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات کرنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ایک بات ان کی بھی سنی جائے۔ جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو commitment ہم نے صحافی بھائیوں کے ساتھ کی ہے اُس کو ہمیں پورا کرنا چاہئے کیونکہ جو کل ہوا ہے وہ اُن کے ساتھ کافی زیادتی ہوئی ہے اور جن حالات میں صحافی کام کر رہے ہیں وہ آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے لہٰذا جو commitment ہم Monday کی کر کے آئے ہیں میرے خیال میں ہمیں اسے پورا کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ پوری ہو گی لاء منسٹر صاحب نے کہہ دیا۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں پرائیویٹ سکولز کے بارے میں یہاں پر بات کرنا چاہ رہی تھیں۔

جناب سپیکر: کس کے بارے میں؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولز کے بارے میں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! ہمارے ہاں دو سسٹم parallel چل رہے ہیں ایک وہ جو Cambridge کے under آتے ہیں اور دوسرے جو ہمارے بورڈز کے affiliated رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ زیرو آر میں بات کر لیں۔ زیرو آر میں اپنا نوٹس لے آئیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! بہت مختصر بات کرنا چاہوں گی کہ وہاں پر جیسے fee کا ایک issue تھا معزز وزیر اعلیٰ نے اُس کو take up کیا الحمد للہ وہ issue بھی کنٹرول ہوا لیکن ایک بہت اہم بات ہے جیسے ہی academic session سٹارٹ ہوتا ہے پرائیویٹ سکولز parents کو over burden کر دیتے ہیں student packs کے نام پر اب یہ ہر franchise جہاں پر مڈل کلاس اپنے بچوں کو لے کر جاتے ہیں وہ بہت ہی مشکل سے اپنے بچوں کی فیس afford کر رہے ہوتے ہیں۔ مارکیٹ میں وہ books ہمیں minimum twelve to thirteen hundred یا maximum بھی وہ fifteen hundred تک کی average میں مل جاتی ہیں جبکہ student packs کے نام پر اُن کو four thousand plus کی جب وہ ایک amount اُن کے ہاتھ میں تھما دی جاتی ہے اُس کو اُن کے لئے لازمًا قرار دے دیا جاتا ہے کہ آپ یہیں سے ، سکول سے اداروں سے خریدیں تو parents بہت over burden feel کرتے ہیں اور تمام اداروں کے اندر بہت panic create ہوتا ہے لیکن جو franchises own کرتے ہیں یا ہر franchise کے ہیڈ آفس کی جو مینجمنٹ ہوتی ہے وہ اس کو consider کرنے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ fee کے issue کے ساتھ ساتھ اس student pack والے issue کو بھی ضرور consider کیا جائے اور اس کے لئے پالیسی یا کوئی لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ دونوں پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! بہت اہم issue پر بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں تمام خواتین کی طرف سے بات کر رہی ہوں اس وقت انڈیا میں کپواڑہ اور جموں میں کشمیری خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے خواتین کو پکڑ کر جیلوں میں بند کر دیا جاتا ہے اور کشمیر کی آزادی کے لئے قربانیاں دینے والے کشمیریوں کو ظلم و ستم کا نشانہ

بنایا جارہا ہے جس کے خلاف ہمیں آواز اُٹھانی چاہئے اور UNO میں کشمیریوں کی آزادی کے لئے پاس ہونے والی قرار دادوں پر عملدرآمد کے لئے UNO میں اس مسئلہ کو اُٹھانا چاہئے۔UNO کہاں سویا ہوا ہے کب تک دنیا نہیں جاگے گی؟اس کا نوٹس لیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ !UNO میرے آپ کے ماتحت ہے؟ آپ کیا کر رہی ہیں، آپ کوئی تحریک لائیں تحریری طور پر کچھ لکھ کر لائیں پھر اُس کے بعد بات کریں گے۔آپ ایسے بات نہ کریں، مہربانی کریں تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر !میں یہاں پر ایک بات کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ جب یہ بلدیات کے الیکشن آئے تھے تو ہمارے حلقہ پی پی۔152 کے اندر گورنمنٹ نے مختلف سکیمز کے اوپر ٹیوب ویل لگانے شروع کئے، سڑکیں بنانی شروع کیں، سب چیزیں شروع کیں، الیکشن آگئے، الیکشن ختم ہو گئے، جو وعدے کئے گئے تھے، جو چیزیں لوگوں کے ساتھ ہو رہی تھی وہ وہیں درمیان میں چھوڑ دی گئیں۔ انتیس سال سے یہ حلقہ پی ایم ایل (این) کے پاس تھا تب اُن کو یہ ideas نہیں آئے تھے جو ٹیوب ویل، سڑکوں اور سیوریج کے تھے۔

جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ جو بھی پی پی۔152 کے اندر سیوریج، سڑکوں اور ٹیوب ویلز کے ترقیاتی کام بلدیات کے الیکشن کی وجہ سے شروع کروائے گئے تھے۔ میری آپ کی توسط سے یہ request ہے کہ اُن کاموں کو مکمل کیا جائے کیونکہ انہوں نے وہ کام درمیان میں چھوڑ دیئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ 2018 کے الیکشن میں مکمل کریں گے۔ میری آپ سے request ہے کہ اُن کاموں کو فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ ہمیں تو فنڈز دینے نہیں، ہمیں سکیمز دینی نہیں، ہماری سکیمز کے پیسے لگائے جائیں، اپنی تختیاں لگائیں اور اپنا سب کچھ کریں ہمیں کوئی پروا نہیں مگر یہ کام کریں کیونکہ جتنی مشکل سے وہاں لوگ گزر رہے ہیں جن کو وہاں پر یہ دلاسہ دیا گیا تھا، یہ hope دی گئی تھی کہ یہ ٹیوب ویل بھی لگ جائے گا، زمین کھود دی گئی لیکن کوئی ٹیوب ویل نہیں لگا، ٹیوب ویل لگا تو چلایا نہیں گیا، سڑک آدھی بنا کر چھوڑ دی، بجری ڈالی، باقی چیزیں ڈالیں اور چھوڑ دی تو اس لئے میری آپ سے صرف یہ request ہے اپنی تختیاں لگائیں کوئی پروا نہیں، اپنا نام ہر جگہ لکھیں کوئی پروا نہیں مگر کام مکمل کر دیں تاکہ لوگوں کی اذیت ختم ہو۔ بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ یہ سرکاری کارروائی نہیں کرنا چاہتے، یہ شروع نہ کی جائے؟

میاں عرفان دولتانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں عرفان دولتانہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ٹمپریچر 46 سینٹی گریڈ ہے اور پریس والوں کے جو حالات ہیں کہ ہم وہاں دو منٹ انٹرویو دینے کے لئے کھڑے ہوں تو پسینے آجاتے ہیں بُری حالت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو تو پسینہ زیادہ آنا چاہئے۔

میاں عرفان دولتانہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ پریس والوں کے لئے proper کوئی بندوبست کیا جائے تمبوں کے نیچے اُنہیں چکن روسٹ نہ بنایا جائے کوئی proper انتظام کیا جائے۔ دو منٹ کھڑے ہونے سے ہمارا یہ حال ہو رہا ہے تو وہ بھی انسان ہیں please اُن کے لئے کچھ کیا جائے۔ آپ کی مہربانی

جناب سپیکر: جی، مہربانی! جناب سجاد حیدر گجر صاحب! آپ کارروائی شروع کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی میں اس کے بعد وقت دوں گا۔ ابھی سرکاری کارروائی شروع ہوتی ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! شکریہ۔ کارکردگی رپورٹ برائے سال 14-2013 پی ایچ اے کی بنیاد 1998 میں بلدیہ

عظمیٰ لاہور اور ایل ڈی اے ہارٹیکلچر ونگ کو ضم کر کے رکھی گئی جس کے چیئرمین وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں۔ پی ایچ اے کی تشکیل کا مقصد لاہور کے باغات، کھیل کے میدان اور سرسبز راستوں کی دیکھ بھال اور تزئین و آرائش ہے۔اس ادارہ نے لاہور کے landscape کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا جگہ جگہ greenbeltsاور فوارے کی تعمیر کی گئی پی ایچ اے نے greenbelts کو خوبصورت بنانے، درخت لگانے اور پارکوں کی دیکھ بھال میں مثالی کردار ادا کیا۔ شہر کی greenbelts، پارکوں اور تمام سرسبز حصوں کو سارا سال موسمی پھولوں اور پودوں سے سجایا جاتا ہے۔ادارہ نے نہ صرف شہر کے بڑے پارکس اور معروف شاہراؤں کی آرائش کا خیال رکھا بلکہ پسماندہ اور نسبتاً کم معروف علاقوں خصوصاً شمالی اور جنوبی لاہور پر بھی خاص توجہ دی۔پندرہ سال کے مختصر عرصہ میں بہت سے قابل قدر اہم منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ بہار کے موسم میں پی ایچ اے عوام کے لئے جشن بہاراں منعقد کرتا ہے جس میں لاہور کے مختلف مقامات، پارکوں، سڑکوں اور راستوں کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف پارکوں میں میلے، میوزک شوز اور ثقافتی شوز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر کے درمیان سے گزرنے والی نہر کو خاص طور پر پُر رنگ روشنیوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ پی ایچ اے لاہور کے مندرجہ ذیل پانچ بڑے پارکوں کی دیکھ بھال پر بھی مامور ہے جہاں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔

1۔ جیلانی پارک سابقہ ریس کورس
2۔ مینار پاکستان
3۔ باغ جناح
4۔ گلشن اقبال پارک
5۔ نیشنل بنک پارک گلبرگ۔

ان مندرجہ بالا پارکوں کے علاوہ پی ایچ اے لاہور مندرجہ ذیل پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال پر بھی مامور ہے۔

پارکس اینڈ گرین بیلٹس	812عدد
گول چکر اور ٹرائی اینگلز	38عدد
فوارے	116عدد
نرسریاں	18عدد
گرین بیلٹس	1575کلومیٹر
کھیلوں کے میدان	11عدد

پی ایچ اے کے مختلف شعبہ جات ادارہ کو مندرجہ ذیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔	شعبہ ہارٹیکلچر 7 زون پر مشتمل ہے۔	2۔	شعبہ فنانس
3۔	شعبہ ایڈمنسٹریشن	4۔	شعبہ مارکیٹنگ
5۔	شعبہ کوآرڈینیشن	6۔	شعبہ انجینئرنگ
7۔	شعبہ **مینٹیننس** اینڈ آپریشن	8۔	شعبہ منصوبہ بندی اور ترقیات۔

بجٹ کا تخمینہ اور جائزہ: پی ایچ اے کا سالانہ بجٹ 2257.510 ملین روپے تجویز کیا گیا تھا جس میں سے سال کے آخر تک 2301.885 ملین روپے وصول ہوئے۔ بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 2257.510 ملین روپے تجویز کیا گیا ہے جس میں 2063.110 ملین روپے خرچ ہوئے۔ آمدن و اخراجات کی تفصیل رپورٹ میں دی گئی ہے۔ ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل پی ایچ اے لاہور نے 14-2013 میں تقریباً انتیس ترقیاتی منصوبوں پر کام مکمل کیا ہے جس میں سپورٹس، پارکوں کی تعمیر، مختلف مقامات پر گرین بیلٹس، مختلف جگہوں میں ترکش ماڈل ٹائلٹ کی تعمیر شامل ہے۔ اس کی مکمل تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ حکومت پنجاب کی واضح پالیسی ہے کہ کسی بھی infrastructural project کی لاگت کا ایک فیصد صرف ہارٹیکلچر اور شجر کاری کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔ اس فنڈ سے پی ایچ اے اس infrastructure پراجیکٹ کی لینڈ سکیپنگ اور ہارٹیکلچر کو مکمل کرتا ہے۔ یہ پالیسی نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب میں لاگو ہوتی ہے۔ اب میں ہاؤس کو دعوت دیتا ہوں کہ اس پر بحث کرے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج آٹھ دس وزراء کرام یہاں پر موجود ہیں جبکہ ہم تو ان کے چہرے ہی بھول گئے تھے کہ کون کون سا وزیر ہے۔ کاش کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اچانک کسی ایک دن ایک دو گھنٹے کے لئے آجایا کریں کم از کم ہاؤس کے اندر وزراء کی تعداد دیکھ لیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ مشورہ کر لیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اتنی حاضری دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں مجھے پتا یہ چلا کہ چیف منسٹر باہر اپنے چیمبر میں بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں ان وزراء کرام کو appreciate کر رہا ہوں۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کارروائی دیکھ رہے ہیں تو انہیں بھی میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب

اسمبلی آپ کا ایوان ہے آپ گاہے بگاہے تشریف لے آیا کریں اس سے پنجاب اسمبلی کے اندر حکومتی بنچوں کی کارکردگی بہت بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! کل جو ہوا وہ شاید پنجاب اسمبلی کی history میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وقفہ سوالات میں کوئی منسٹر نہیں، کوئی پارلیمانی سیکرٹری نہیں تھا اور آپ کو کسی نے اطلاع دینا بھی گوارا نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے اس چیز کا نوٹس لیا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نوٹس تو آپ نے لے لیا ہے لیکن آپ اُن کی لاغرضی اور دلچسپی کا حال دیکھیں کہ وقفہ سوالات ہے متعلقہ منسٹر نہیں ہے، متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہے اور کسی نے آپ کو اطلاع دینا بھی گوارا نہیں کی۔

جناب سپیکر: آپ بھی اب رہنے دیں اور ہارٹیکلچر پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر تو میں بات کروں گا لیکن توجہ دلا رہا ہوں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو appreciate کر رہا ہوں کہ دیر آید درست آید۔ وہ آجایا کریں یہ آپ ہی کی اسمبلی ہے اور آپ کا ہی ایوان ہے۔ اندر بے شک نہ آیا کریں آپ چیمبر میں بیٹھ کر ہی اسمبلی کی کارروائی سن لیا کریں۔ اس بہانے حکومتی بنچوں کے ممبران کی حاضری بھی یقینی رہے گی اور وہ اپنی performance اور کارکردگی بھی بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ 14-2013 کی ہارٹیکلچر کی جو رپورٹ پیش کی گئی ہے تو جب سے ہارٹیکلچر کا شعبہ ایل ڈی اے اور بلدیہ سے الگ ہوا ہے اس وقت سے آج تک مجموعی طور پر دیکھا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو appreciate کرنا چاہئے کہ پہلے کی نسبت لاہور میں حالات بہت بہتر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گرین بیلٹس، پودے اور درخت جب ایل ڈی اے کی sister organization تھی تو اُس وقت اس کی زبوں حالی تھی اور اب ہمیں اس میں کافی بہتری نظر آتی ہے۔ میں اس جانب توجہ دلاؤں گا کہ ان کی کل آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کیا گیا اس میں ایک توجہ طلب بات یہ ہے کہ ان کا 2301 ملین روپے کا بجٹ ہے اور اس میں ٹوٹل ترقیاتی بجٹ 526 ملین ہے۔ یعنی دیگر محکمہ جات کے ترقیاتی فنڈز میں سے خرچہ 223.125 ملین ہے اور نیچے نمبر 5 پر دیکھیں "دیگر ذرائع سے ترقیاتی کاموں پر خرچہ" یہ 303.488 ملین ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل 2300 ملین بجٹ ہے اور اس میں سے ترقیاتی بجٹ صرف 526 ملین ہے۔ یہ ایک تشویشناک بات ہے کہ آپ کے 75 فیصد غیر ترقیاتی اخراجات ہیں جو تنخواہوں میں چلے جاتے ہیں، maintenance میں چلے جاتے ہیں لیکن ترقیات کے لئے صرف 75 فیصد خرچ ہو رہے ہیں۔ بہر حال یہ رقم بہت کم ہے اس ترقیاتی بجٹ کو بڑھنا چاہئے اور غیر ترقیاتی اخراجات کو کنٹرول کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ لاہور کے اندر حکومت کی طرف سے دو میگا پراجیکٹ شروع کئے گئے۔ بہر حال ہم اس کے critic رہے اور یہ ہمیشہ ان کو appreciate کرتے رہے۔ اس میں جو ایک چیز ہوئی ہے مثلاً جب میٹرو بس بنی تو فیروز پور روڈ پر نہر سے کاہنہ تک ایشیا کی سب سے خوبصورت گرین بیلٹ تھی جس میں مولسری اور السٹونیا کے سینکڑوں درخت تھے جو وہاں سے اکھاڑے گئے لیکن ہمیں اس کے متبادل درخت نظر نہیں آتے۔ اسی طرح سے اب اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے اس میں 2800 تاریخی درخت کاٹے گئے ہیں جن کی عمریں سو سال سے بھی اوپر تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: بوڑھے ہو گئے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں پیپل کے درخت تھے اور بوہڑ کے درخت تھے، ان درختوں کو replace کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ منصوبہ ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایک بات اور میں کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جو وی وی آئی پیز روٹس ہیں یعنی جو سڑکیں جاتی امرا کی طرف جاتی ہیں وہ میرے خیال میں لاہور کی کیا پورے پاکستان کی سب سے بہتر گرین بیلٹ ہو گی۔ آپ کو پھول پودے ہر چیز نظر آئے گی، میری استدعا یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں کیا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو غریب علاقوں کے لوگ ہیں، ان کو بھی اس قسم کی سہولیات سے استفادہ کا حق حاصل ہے۔ یہ توجہ low income areas والوں پر بھی اسی طرح سے ہونی چاہئے جس طرح سے وی وی آئی پی علاقوں پر ہے۔ ایک بات جو ہم لاہور سے گزرتے ہوئے محسوس کرتے ہیں، دائیں بائیں، چوکوں اور چوراہوں میں کہ پھولوں پر تو بہت زور ہے لیکن درختوں پر زور کم ہے۔ محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے نمائندے اگر یہاں پر موجود ہیں تو ان سے کہوں گا کہ پھولوں کے ساتھ ساتھ، لاہور کا ماحول بڑے برے طریقے سے change ہو رہا ہے، ماحول

خراب ہو رہا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو درخت کاٹے گئے ہیں ان درختوں کی جگہ پر نئے درخت لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پھولوں کے ساتھ ساتھ درخت بھی لگائے جائیں، درخت لگنا انتہائی ضروری ہے۔ لاہور جو کبھی باغات کا شہر ہوتا تھا اب اس میں کافی کمی آ گئی ہے، آبادی بڑھنے کی وجہ سے، درختوں کی کٹائی ہونے کی وجہ سے، بڑے منصوبوں کی وجہ سے اس کو پورا کیا جائے اور پھر جو ہمارے مقامی درخت ہیں ان پر توجہ دی جائے۔ ہم گزرتے ہیں لوگوں کو پتا نہیں ہے کہ درخت کون سا ہے، ہم میں سے کسی کو نہیں پتا، اکثر کو نہیں پتا۔ بتاتے ہیں کہ یہ درخت لسٹونیا کا ہے، یہ فلاں درخت ہے، انگریزی کے اتنے مشکل الفاظ میں ان درختوں کے نام ہیں، ان کی پہچان ہے اور نہ ہی ہمارے کلچر سے ان کا کوئی تعلق ہے۔ وہ درخت تو ہم دھڑا دھڑ لگا رہے ہیں بلکہ ہمارے جو مقامی درخت ہیں، میرا اس بات پر یہ emphasis ہو گا کہ ہمارے جو مقامی درخت ہیں وہ لگائے جائیں۔ ہمارے ہاں شیشم کا درخت ہے، پیپل کا درخت ہے اس کے علاوہ دیگر جو مقامی درخت ہیں ان مقامی درختوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور وہ مقامی درخت لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جس طرح سے لاہور کی نہر ہمارے شہر کے سنٹر سے گزرتی ہے کسی اور شہر کے سنٹر سے نہیں گزرتی۔ یہ لاہور کے شہریوں کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس نہر کے اوپر جو گرین بیلٹ ہے، میری محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر والوں کو تجویز ہو گی کہ ٹھوکر سے لے کر جلو تک ایک زبردست گرین بیلٹ ہے۔ یہاں پر آپ پھلدار درخت لگائیں یہ بیس پچیس کلو میٹر کی ایک strip بنتی ہے اور یہ both sides پر موجود ہے۔ یہاں پر پھلدار درخت لگائے جائیں، ہمارے شہری بچوں کو تو یہ نہیں پتا کہ آلو کا درخت کون سا ہے، آم کا درخت کون سا ہے، امرود، بیلوں پر لگتے ہیں یا درختوں پر لگتے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ چیز آپ ڈویلپ کریں، دو دو، چار چار کلو میٹر کے آپ posture بنائیں اور اس میں آپ پھلدار درخت لگائیں تو وہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہوں گا جو پارکس سے مختلف ہے، پارکس تو بن گئے، حکومت کار پارکنگ کے لئے اتنی زیادہ سختی کرتی ہے کسی بلڈنگ کا اس وقت تک نقشہ پاس نہیں ہوتا جب تک اس میں کار پارکنگ نہ ہو، کار پارکنگ کے بغیر بلڈنگ بن نہیں سکتی لیکن اس وقت جو بہت بڑے بڑے پارکس ہیں ان کے اندر جو public places ہیں وہاں پر کار پارکنگ کی کوئی provision نہیں

ہے۔ جو بھی کوئی وہاں پر آتا ہے اپنی گاڑی سڑک پر لگائی اور پارک کے اندر چلے گئے۔ یہ جو گلشن اقبال میں واقعہ ہوا ہے، اس کی بھی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہاں پر لوگوں کا ایک اژدھام تھا اور جب بھی ہفتہ اتوار کا دن ہوتا ہے یا جب عام طور پر تعطیلات ہوتی ہیں کوئی بھی تہوار ہوتا ہے تو ان پارکوں کے اندر بہت زیادہ رش ہوتا ہے لیکن parking proper نہ ہونے کی وجہ سے، اس علاقے کے مکین، جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں ان کے لئے یہ ایک نعمت کی بجائے بہت بڑی زحمت بن جاتی ہے۔ ان کا وہاں سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے، کئی کئی دن تک وہاں پر ٹریفک بلاک ہوتی ہے اور یہ جو حادثہ ہوا ہے یہ بھی اس کی ایک بڑی وجہ ہے۔ میری محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر والوں سے گزارش ہے کہ آپ خاص طور پر علامہ اقبال ٹاؤن میں گلشن اقبال پارک ہے یہاں پر پورے پنجاب سے لوگ آتے ہیں، یہاں پر trips آتے ہیں وفود آتے ہیں، سٹوڈنٹس آتے ہیں اور یہ سلسلہ سارا سال چلتا رہتا ہے۔ اب یہاں پر ایک حادثہ بھی ہوا ہے، میں نے ذاتی طور پر بھی ڈی جی پی ایچ اے سے فون پر بات کر کے ان کو یہ بات بتائی ہے کہ یہاں پر آپ اس کی پارکنگ کا proper بندوبست کریں۔

جناب سپیکر! اب بھی یہاں پر یہ مطالبہ رکھ رہا ہوں کہ تمام وہ پارکس جن کے پاس اپنی کار پارکنگ نہیں ہے اور parking space نہیں ہے اس پارک کو کاٹ کر آپ پارکنگ بنائیں یا دائیں بائیں کوئی جگہ اس کے لئے acquire کر لیں، acquisition کی بات کریں اگر وہاں پر proper car parking فراہم کر دیں گے تو اس سے ان پبلک پارکس کی utilities میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں یہ بھی کہوں گا کہ علامہ اقبال ٹاؤن ہمارے لاہور کی ایک بہت بڑی آبادی ہے یہاں پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل ستائیس بلاکس ہیں، میں محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر سے یہ کہوں گا کہ مختلف جگہوں پر انہوں نے سپورٹس کمپلیکس بنائے ہوئے ہیں، گلشن اقبال میں یا یہاں پر پانچ چھ اور پارکس بھی موجود ہیں ان میں سے کسی ایک پارک کے اندر بھی آپ سپورٹس کمپلیکس بنائیں تاکہ وہاں کے نوجوانوں کو indoor games, swimming اور باقی چیزیں بھی فراہم ہو سکیں۔ لوگوں کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ دور دراز علاقوں میں جا کر ان سہولیات سے استفادہ کر سکیں۔ آج کل پرائیویٹ ہیلتھ کلب، سپورٹس کمپلیکس بنے ہوئے ہیں، وہ ہر مہینے ہزاروں روپے فیس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ ایسے علاقے جو thick populated ہیں اور وہاں پر جگہیں بھی موجود ہیں۔ آپ کے جو ترقیاتی اخراجات ہیں اس کا ایک مخصوص حصہ آپ اس کے لئے وقف

کریں۔نوجوانوں کے لئے، نئی نسل کے لئے سپورٹس کمپلیکس کی سہولیات ان علاقوں کے اندر، ان پارکوں کے اندر باہم پہنچائی جائیں ۔اس رپورٹ کے اندر محکمہ کی مشکلات کے اندر لکھا ہوا ہے "مختلف منصوبہ جات کے لئے فنڈز کی عدم دستیابی "تین چار اور چیزیں بھی اس میں لکھی ہوئی ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو دو باتیں انہوں نے لکھی ہیں "فنڈز کی کمی "نمبر 4 پر لکھا ہے مختلف منصوبہ جات پر روزمرہ کاموں کے لئے مشینری اور وہیکلز کی کمی"

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے کہوں گا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ اگر اچھا کام کر رہا ہے اور اس کی لاہور میں ضرورت بھی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا جو بجٹ ہے، ان کی requirement اور ضروریات کے مطابق آئندہ ان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ کام جو وہ کر رہے ہیں اس کو اپنی پلاننگ کے مطابق احسن طریقے کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان حالیہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حالیہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حالیہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! I oppose.

جناب سپیکر: آپ نے اس کو oppose کیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، ہاں!

جناب سپیکر: کس لئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، میں بتاؤں گی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حالیہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محریک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا لاء انفورسنگ ایجنسیز کی کامیابیوں پر افسروں اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرنا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

CTD(Counter Terrorism Department) پنجاب نے حالیہ دنوں میں دوسری Civil and Army Law Enforcing Agencies کے ساتھ جن میں پولیس، رینجرز، آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسیز آئی ایس آئی، ایم آئی، آئی بی شامل ہیں کے ساتھ joint operation کرتے ہوئے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب (ملتان، مظفر گڑھ) سے دہشت گردی کے ایک انتہائی خطرناک نیٹ ورک کا سراغ لگا کر ایک درجن سے زائد خطرناک دہشت گردوں کو ہلاک کیا ہے یہ دہشت گرد انتہائی مطلوب تھے اور ان کے سروں کی قیمت مقرر تھی۔

یہ ایوان اس کامیابی پر اپنی تمام Law Enforcing Agencies کے افسروں اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس قابل فخر کارروائی پر سلام پیش کرتا ہے۔ ایسی مثبت اور کامیاب کارروائیوں، operation سے پنجاب

مزید محفوظ اور ضرب عضب کی کامیابی یقینی نظر آ رہی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان سے دہشت گردی کا صفایا ہو جائے گا اور پاکستان ایک پر امن، دہشت گردی سے پاک اور ترقی یافتہ ملک بن جائے گا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر Law Enforcing Agencies کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، عسکری قیادت جنرل راحیل شریف اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دہشت گردی کے خلاف عزم کو سراہتا ہے اور کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

پنجاب نے حالیہ دنوں (Counter Terrorism Department)CTD میں دوسری Civil and Army Law Enforcing Agencies کے ساتھ جن میں پولیس، رینجرز، آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسیز آئی ایس آئی، ایم آئی، آئی بی شامل ہیں کے ساتھ joint operation کرتے ہوئے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب (ملتان، مظفر گڑھ) سے دہشت گردی کے ایک انتہائی خطرناک نیٹ ورک کا سراغ لگا کر ایک درجن سے زائد خطرناک دہشت گردوں کو ہلاک کیا ہے یہ دہشت گرد انتہائی مطلوب تھے اور ان کے سروں کی قیمت مقرر تھی۔

یہ ایوان اس کامیابی پر اپنی تمام Law Enforcing Agencies کے افسروں اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس قابل فخر کارروائی پر سلام پیش کرتا ہے۔ ایسی مثبت اور کامیاب کارروائیوں، operation سے پنجاب مزید محفوظ اور ضرب عضب کی کامیابی یقینی نظر آ رہی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان سے دہشت گردی کا صفایا ہو جائے گا اور پاکستان ایک پر امن، دہشت گردی سے پاک اور ترقی یافتہ ملک بن جائے گا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر Law Enforcing Agencies کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، عسکری قیادت جنرل

راحیل شریف اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دہشت گردی کے خلاف عزم کو سراہتا ہے اور کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

CTD(Counter Terrorism Department)پنجاب نے حالیہ دنوں میں دوسری Civil and Army Law Enforcing Agencies کے ساتھ جن میں پولیس، رینجرز، آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسیز آئی ایس آئی، ایم آئی، آئی بی شامل ہیں کے ساتھ joint operation کرتے ہوئے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب (ملتان، مظفر گڑھ) سے دہشت گردی کے ایک انتہائی خطرناک نیٹ ورک کا سراغ لگا کر ایک درجن سے زائد خطرناک دہشت گردوں کو ہلاک کیا ہے یہ دہشت گرد انتہائی مطلوب تھے اور ان کے سروں کی قیمت مقرر تھی۔

یہ ایوان اس کامیابی پر اپنی تمام Law Enforcing Agencies کے افسروں اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس قابل فخر کارروائی پر سلام پیش کرتا ہے۔ایسی مثبت اور کامیاب کارروائیوں،operation سے پنجاب مزید محفوظ اور ضرب عضب کی کامیابی یقینی نظر آ رہی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان سے دہشت گردی کا صفایا ہو جائے گا اور پاکستان ایک پر امن، دہشت گردی سے پاک اور ترقی یافتہ ملک بن جائے گا۔

یہ ایوان اس کامیابی پر Law Enforcing Agencies کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، عسکری قیادت جنرل راحیل شریف اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دہشت گردی کے خلاف عزم کو سراہتا ہے اور کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے oppose کیا تھا لیکن آپ نے بات نہیں کرنے دی۔

جناب سپیکر: اب تو قرارداد پاس بھی ہو گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہ رہے تھے کہ اس میں پنجاب حکومت کا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ جب بھی بات ہوتی تھی تو وزیر قانون کہتے تھے کہ پنجاب میں کوئی دہشت گرد نہیں ہے۔ یہ تو Law Enforcing Agencies نے intervene کیا ہے تب یہ کامیابی ملی ہے لیکن اس میں پنجاب حکومت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو اس میں کیا دقت پیش آ رہی ہے۔ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، کیا آپ دہشت گردی کے حق میں ہیں اور میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دہشت گردی کے حق میں ہیں؟ اگر ہاں کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم دہشت گردی کے سب سے زیادہ خلاف ہیں لیکن اس میں پنجاب حکومت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہمارا وزیر داخلہ دہشت گردی میں شہید ہوا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! یہ عمرہ کر کے بھی جھوٹ بول رہا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ فکر نہ کریں، گھبرائیں نہیں، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ دہشت گردی ایسی لعنت ہے جس نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ کے اندر لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان کو بھی یہ بات بتائیں کہ اس بات کی کچھ سمجھ آتی ہے یا نہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمیں سمجھ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پورے ملک کے امن پسند شہری شدید کرب کے اندر مبتلا ہیں۔ اس حوالے سے افواج پاکستان اور جو سکیورٹی کے ادارے اس میں محنت کر رہے ہیں اس میں قربانیاں بھی دے رہے ہیں ہم انہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہر کام کے اندر کوئی نہ کوئی lapses ہوتے ہیں لیکن میں overall یہ سمجھتا ہوں کہ اب سارے ادارے مل کر اس پر محنت کر رہے ہیں یہ قابل تحسین ہے اسے جاری رہنا چاہئے تاکہ اس ملک کے اندر جو دہشت گردی کا جن گھس آیا ہے جس کی support کے اندر بیرونی ادارے بھی ہیں جن کی معلومات بھی ہمارے اداروں کے

ذریعے ہی ہم تک پہنچتی ہیں۔ یہ ایک مستقل کارروائی رہنی چاہئے اگر اسی sprit کے ساتھ یہ محنت جاری رہے گی تو ضرور اس کے نتائج بھی ملتے رہیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ جہاں lapses ہوتے ہیں اس کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے چھوٹو گینگ کے حوالے سے بڑی مؤثر کارروائی ہوئی ہے لیکن ابتدا میں جو سات پولیس اہل کار شہید ہو گئے اور بہت سارے گرفتار ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک جائزہ ہونا چاہئے اور میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی دی تھی کہ اس کا جائزہ ہو جائے اور اس میں جہاں جہاں lapses آئے ہیں ان پر بھی action ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کارکردگی مزید بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! خواجہ آصف صاحب نے صحیح کہا سی کہ میسنے نے کام کیا۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی پر چلتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ کیا ہو رہا ہے پہلے بحث ہو رہی تھی پھر قرارداد آ گئی اب پھر بحث۔۔۔

جناب سپیکر: سرکاری کارروائی چل رہی تھی لیکن درمیان میں قرارداد آ گئی جس کے لئے rules suspend کئے تھے۔ عباسی صاحب! آپ کا مائیک ٹھیک ہے لیکن آپ چلا نہیں رہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے قرارداد کی مخالفت کی ہے لیکن ہم نے دہشت گردی کی حمایت نہیں کی بلکہ ہم دہشت گردی کے سخت خلاف ہیں۔

جناب سپیکر: میں کب کہہ رہا ہوں کہ آپ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے مخالفت کیوں کی؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے فوراً مخالفت کرنی تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس قرارداد میں جو حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی تعریف کی گئی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا دہشت گردی کے خلاف اتنا حصہ نہیں ہے چونکہ جب بھی پنجاب میں دہشت گردی کے خلاف بات ہوئی تو پنجاب حکومت کا وژن یہ تھا کہ پنجاب میں کوئی No go area نہیں ہے، پنجاب میں کوئی دہشت گرد نہیں ہے اور پنجاب میں کوئی دہشت گردی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب Law Enforcing Agencies، پاک فوج اور رینجرز نے دہشت گردوں کے خلاف action شروع کیا ہے اسے پایہ تکمیل تک پہنچنا چاہئے اور پنجاب حکومت کو بھی سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی، تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سرکاری کارروائی نہیں کرنے دیں گے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ سارے معاملات تب ہوتے ہیں جب میں پوائنٹ آف آرڈر مانگتا ہوں ورنہ کل کا بھی ریکارڈ نکال لیں آپ نے ایک ممبر کو پندرہ منٹ میں تین پوائنٹ آف آرڈر دیئے۔ میں نے کبھی آپ سے یہ نہیں کہا اور کوئی شکوہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ہونا چاہئے اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کریں گے تو پھر آپ کو موقع نہیں دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Discretion آجاتی ہے کل کا ریکارڈ نکال لیں آپ نے تین پوائنٹ آف آرڈر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میری اتھارٹی کو challenge کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی اتھارٹی کو کون challenge کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جو میری اتھارٹی کو challenge کرتا ہے اس کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے آپ کیا بات کرتے ہیں؟ عجیب تماشا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کے پاس سارے قوانین میرے لئے ہی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے پوائنٹ آف آرڈر نہیں دینا، بڑی مہربانی۔ جی رانا ارشد!

بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ

برائے سال 14-2013 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پی ایچ اے پر بحث کرنے کا آپ نے مجھے موقع دیا ہے اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں انتہائی ادب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آج الحمد للہ لاہور اتنا خوبصورت ہو گیا ہے کہ پوری دنیا سے لوگ لاہور کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ایک وہ دور تھا جب مغلیہ دور کی بنی ہوئی تاریخی عمارات کو دیکھنے کے لئے لوگ آتے تھے لیکن آج لاہور شہر کو لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی supervision میں پی ایچ اے اتھارٹی لاہور نے جو دن رات کام کیا ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔ ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر جلو پارک تک نہر کے کنارے لاہور کی خوبصورتی آپ کو عملی طور پر نظر آئے گی۔ پی ایچ اے اتھارٹی نے لاہور کو خوبصورت بنانے کے لئے across the board کام کیا ہے۔ اگر آپ شمالی لاہور جائیں گے تو آپ کو گجر پورہ، مصری شاہ اور شاد باغ نظر آئیں گے۔ ان علاقوں میں آپ کو رنگ برنگے اور خوبصورت پھول نظر آئیں گے۔ موجودہ حکومت پنجاب نے صرف مال روڈ یا جیل روڈ کو خوبصورت نہیں بنایا، صرف مال روڈ یا جیل روڈ پر خوبصورت پودے نہیں لگائے جاتے بلکہ الحمد للہ پورے لاہور کے اندر یہ پودے لگانے اور صفائی کا کام ہو رہا ہے۔ پی ایچ اے لاہور کے ملازمین اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر دن رات محنت سے کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پی ایچ اے کے infrastructure کو پنجاب کے تمام بڑے اضلاع تک پھیلایا جائے گا۔ لاہور شہر میں صرف چھوٹے پودے نہیں بلکہ بڑے پودے بھی لگائے جاتے ہیں۔ جہاں پر کٹائی ہوتی ہے اگر سو درخت کاٹے جاتے ہیں تو وہاں پر الحمد للہ پانچ سو نئے درخت لگائے جاتے ہیں۔ درختوں کی وجہ سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے اور آب وہوا بہتر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ پی ایچ اے کی بہتری کے لئے کچھ تجاویز بھی دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ لاہور کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام بڑے اضلاع مثلاً رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان،

سرگودھا، فیصل آباد، شیخوپورہ اور گجرات میں بھی اصل ورثہ اور ثقافت کو بحال کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج الحمد للہ پورا پنجاب ڈسٹرکٹ وار ترقیاتی کاموں میں بہت آگے ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں ہمیں اس حوالے سے زیادہ سے زیادہ رقم مختص کرنی چاہئے تاکہ پنجاب کے ہر ضلع کو لاہور کی طرح خوبصورت بنایا جا سکے۔ آج اگر آپ شالامار باغ، جی ٹی روڈ اور لاہور کے باقی حصوں کو دیکھیں تو ان کی خوبصورتی حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی دن رات کی محنت کی عملی طور پر عکاسی کرتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت ایک بجے تک بڑھایا جاتا ہے۔ آپ گھبرائیں نہ میں نے ہاؤس کا وقت ایک بجے تک بڑھا دیا ہے اس لئے آپ کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پی ایچ اے کی رپورٹ lay ہوئی ہے۔ ہمارا یہ طریق کار ہے کہ جب کوئی اچھا کام ہوتا ہے تو اس کو appreciate کرتے ہیں اور جہاں کوئی خرابی ہو گی تو اس کی نشاندہی بھی کریں گے۔ میں پی ایچ اے لاہور کی کارکردگی کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔ یہ بات آپ اپنے ساتھ والوں کو بھی بتائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لاہور کی مرکزی سڑکوں پر چلتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کیونکہ پی ایچ اے نے شہر کو بہت خوبصورت بنایا ہے۔ میں قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس حوالے سے بہت تفصیل کے ساتھ نئی اور اچھی اچھی تجاویز دی ہیں۔ میں ان ساری تجاویز کو second کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ چھوٹے علاقوں یعنی اندرون شہر کے اندر جو کچی آبادیاں ہیں وہاں پر بھی اس کلچر کو پروموٹ کرنے کے لئے پی ایچ اے کو کوئی نہ کوئی منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ ان علاقوں کے اندر پی ایچ اے خود آگے بڑھ کر کام کرے، وہاں پر گملا کلچر متعارف کروائے اور ایسے پودے لگائے جائیں جو کہ دو دو یا ایک ایک مرلہ کے گھروں کے اندر پنپ سکتے ہیں اور ماحول کو صاف رکھنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پی ایچ اے کو اس بارے میں بھی سوچ بچار اور منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ریلوے ٹرین کے ذریعے بہت زیادہ سفر کرتا ہوں۔ پنجاب کے بڑے بڑے قصبوں میں ریلوے لائن کے ساتھ filth depot بنے ہوتے ہیں۔ سیوریج کا گندا پانی کھڑا ہوتا

ہے، شاپر اور گندگی کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں اور ان کو دیکھ کر طبیعت کافی خراب ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب ان گندگی کے ڈھیروں کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی کرے۔ ہر قصبے کے ساتھ لوکل گورنمنٹ کے ادارے موجود ہوتے ہیں تو اس کا ایک سروے کروایا جائے، ان گندگی کے ڈھیروں کو ختم کیا جائے اور اس ماحول کو بھی بہتر بنایا جائے۔ اس سے پنجاب حکومت کی مزید نیک نامی ہوگی۔ مجھے خوشی ہے کہ الحمدللہ بہاولپور میں بھی پی ایچ اے اتھارٹی قائم کی گئی ہے اور میرے بھائی شعیب احمد اویسی صاحب اس کے چیئرمین ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے ایک ڈیڑھ سال کے مختصر عرصہ میں انہوں نے جو کام کیا ہے اس کی reflection شہر کے اندر نظر آتی ہے۔ بہاولپور کے لئے اس حوالے سے funding بہت کم ہے اس لئے میں حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ آئندہ بجٹ کے اندر اس مد میں زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔ میں آپ کی اجازت سے یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور کے اندر بہت زیادہ ترقیاتی کام ہوتے ہیں، انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنتے ہیں۔ بہاولپور میں بھی ٹریفک کے کافی مسائل ہیں اور وہاں پر ایک رنگ روڈ بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو میری التماس ہے کہ آئندہ بجٹ میں اس کے لئے full funding کی جائے۔ ہم بار بار مطالبہ کرتے ہیں کہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے سامنے میڈیسن مارکیٹ ہے جب مریضوں کے لواحقین وہاں سے کراس کرتے ہیں تو fatal accidents ہوتے ہیں۔ اب وہاں پر ٹریفک بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لئے وہاں پر اوور ہیڈ برج یا انڈر پاس بنایا جائے۔ میں بار بار التماس کرتا رہتا ہوں تو اس بجٹ میں ہمیں یہ انڈر پاس دیا جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! چونکہ اب نیا بجٹ آنے والا ہے تو میں یہ التماس کرتا ہوں کہ بہاولپور پی ایچ اے کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور جس طرح میاں محمود الرشید نے کہا ہے کہ پی ایچ اے لاہور کے ترقیاتی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے تو میں بھی اس کے لئے گزارش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا، بات تو اس سے ہٹ کر ہے کہ ماہ اپریل 2012 کو آپ کی سربراہی میں پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی نے اسمبلی کے ملازمین کے لئے یوٹیلٹی بلز، ان کے گریڈز اور ان کی کارکردگی کے حوالے سے قانون سازی الاؤنس وغیرہ میں اضافہ کے حوالے سے میٹنگ کی تھی اور فیصلہ کیا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا حق بھی ان کو دیا جانا چاہئے۔ اسمبلی کے ملازمین دن رات کافی محنت کرتے ہیں۔ اس سے حکومت کی نیک نامی اور اسمبلی ملازمین کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! آپ کو پتا نہیں ہے۔ میں اُن کو شاباش دے رہا ہوں جن کو پتا ہے کہ میں کس کو شاباش دے رہا ہوں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ زیرو آر کو اس لئے add کیا گیا تھا کہ معزز ممبران floor پر کچھ alarming issues لے کر آئیں اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ 84(a) کی ترمیم کیوں اور کس کے لئے کی گئی تھی لیکن rules میں جو تبدیلی آئی اور زیرو آر کو add کیا گیا اور اُس کے اندر اب تک میں نے جو بھی معاملات اُٹھائے ہیں وہ اُسی طرح pending چلے آ رہے ہیں۔ اب یا تو زیرو آر کو بھی deduct کر دیا جائے یا پھر زیرو آر کو زیرو آر سمجھا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ جب میں بات کرتا ہوں تو مجھے بات نہیں کرنے دی جاتی۔ کل میں نے آپ سے ایک بات شروع کی کہ Indian Policies کے تحت ہمیں اس وقت ایگریکلچر میں crisis ہیں۔ آپ نے کل کسی بیوٹی پارلر کے function میں جانا تھا مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کا اُدھر جانا ضروری ہے تو میں نے یہ بات اس لئے کرنا چاہی تھی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: خدا کی قسم، بڑا حوصلہ ہے ہماری بھابی کا!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم نے India کو ایک relief دیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کام نہیں کرنے دیں گے، میں اب آگے نہ بڑھوں؟ آپ نے زیرو آر کے بارے میں بات کر لی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اسمبلی کے معاملات کو بہتر سے بہتر کر سکیں۔ زیرو آر کو اگر آپ زیرو آر سمجھ لیں تو بہتری ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف سے بھی پتا کر لیں کہ کیا طریقہ ہو سکتا ہے اُس میں آپ کوئی change بھی لا سکتے ہیں یا نہیں لا سکتے؟ جی، جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی گفتگو کا آغاز اللہ کریم کے نام کے ساتھ کرتا ہوں۔ پی ایچ اے کی جو رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی ہے اور میں قائد حزب اختلاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پی ایچ اے نے جو کام کیا ہے انہوں نے بھی اس کو سراہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کو اس قدر خوبصورت بنا دیا گیا ہے کہ پچھلے دنوں امریکہ سے ہمارے کچھ مہمان آئے جو خاص طور پر ہارٹیکلچر کے expert تھے انہوں نے کہا کہ یہاں پر پھول اور درخت جس ترتیب سے لگائے گئے ہیں یہ

کام کوئی ماہر بندہ ہی کر سکتا ہے یعنی اللہ کے فضل و کرم سے پوری دنیا سے آنے والے لوگ پی ایچ اے کی کارکردگی کو سراہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہاں پر بات ہوئی کہ سول سوسائٹی والے کہیں پر سٹے آرڈر لے آتے ہیں کہ جی یہاں سے درخت کاٹے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے کام تعطل کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ حکومت پنجاب کی پالیسی ہے کہ ایک درخت کے بدلے میں کئی سو درخت لگائے جائیں اور یہ درخت لاہور کے اندر اس وقت لگ رہے ہیں۔ ٹھوکر سے لے کر جلو موڑ تک قومی تہواروں کے موقع پر نہر کو سجایا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ لاہور سے گزرنے والی نہر لاہوریوں کا ایک بہت بڑا مشغلہ بن گیا ہے۔ خواتین اور بچے شدید گرمی میں نہر پر نہانے کے لئے آتے ہیں۔ کئی بار دفعہ 144 لگائی گئی لیکن اس سے کام چل نہیں رہا۔ اس نہر کے اوپر حادثات ہو رہے ہیں تو میری ایک تجویز ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر جلو موڑ تک نہر کو پی ایچ اے کو دے دیا جائے وہ اس کو مزید خوبصورت کرے بلکہ جگہ جگہ پر نہانے کے لئے بھی اہتمام کیا جائے جہاں پر Quick Force موجود ہو کہ خدانخواستہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو اُس کو کنٹرول کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز بھی پیش کروں گا کہ درخت اور پھولوں کو کاٹنے کے حوالے سے یقیناً قانون تو موجود ہو گا لیکن آج اس قانون پر عملدرآمد کرانے کی ضرورت ہے۔ میں ڈی جی، پی ایچ اے اور اُن کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے میٹرو بس کے رُوٹ کے نیچے بھی شاندار پھول اور پودے لگائے۔۔۔

(اذانِ جمعۃ المبارک)

جناب سپیکر! یہاں پر رائیونڈ کا ذکر کیا گیا تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ فیروزپور روڈ کو بھی دیکھ لیا جاتا کہ وہاں پر پی ایچ اے کس طرح سے کام کر رہا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر لٹن روڈ کو بھی دیکھ لیا جاتا، کیا ہی اچھا ہوتا اگر ٹھوکر سے لے کر جلو موڑ تک نہر کو بھی دیکھ لیا جاتا کہ پی ایچ اے کس طرح سے کام کر رہا ہے۔ پی ایچ اے صرف کیاریاں نہیں بنا رہا بلکہ اس وقت پورے لاہور کے اندر modernize طریقے سے پارکس اور لوئر پارکس بنا رہا ہے تو میں آخر میں ایک تجویز پیش کروں گا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون لاہور کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے درخت لگائیں اور پورے پاکستان میں یہ message جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، گل صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس پر کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتی صرف ایک دو چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہتی ہوں تاکہ بہتری آ سکے۔ جب اچھا کام ہو رہا ہو تو چیزیں خوبصورت لگتی ہیں۔ یہ ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ ہے ہم نے اس کو مل کر خوبصورت بنانا ہے لیکن صرف مین روڈز پر focus نہیں ہونا چاہئے۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن میرے سامنے بیٹھے ہیں ان کے حلقے میں چمڑا منڈی اور اس طرح کے اور بھی بہت سارے علاقے ہیں وہاں پر بہت بدبودار علاقہ ہے۔ وہاں رہنے والے لوگوں کو بھی پھولوں، درختوں اور پھلوں کی ضرورت ہے۔ اندرونِ شہر میں حالات بے حد خراب ہیں اور کئی ایسے علاقے ہیں جو کلی طور پر neglected ہیں۔ پی ایچ اے میں کرپشن بھی بہت زیادہ ہے میں آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ پھولوں کے دیسی بیج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت 150 روپے فی درجن باہر سے بیج منگوائے جا رہے ہیں جو بہت مہنگے پڑتے ہیں۔ آپ باہر سے ولائتی چیزیں منگوا کر لگا رہے ہیں جس سے حکومت پر financial burden بڑھتا ہے۔ ہمارے نبی پاک رسول کریم کا بھی شیوہ تھا کہ جب آپ کوئی پھل کھاتے تھے تو اُس کا بیج زمین میں بو دیتے تھے تاکہ پھلوں کے درختوں میں اضافہ ہو سکے اگر کسی درخت کے نیچے جو بھوکا بچہ سویا ہوتا ہے اُس کا بھی پیٹ بھرے تو صرف خوبصورتی بنانے سے کام نہیں چلے گا بلکہ بھوکے لوگوں کے پیٹ بھی بھرنے چاہئیں۔ آپ کو ہر کام یہ سوچ کر کرنا چاہئے کہ اس کے اثرات صرف دکھاوا نہ ہوں بلکہ اس کے دُوررس نتائج ہوں۔ سڑکوں کو خوبصورت بنائیں لیکن اُن غریب علاقوں کو بھی پیش نظر رکھیں جہاں گھاس نام کی بھی کوئی چیز نہیں ہے اُنہیں بھی خوبصورت بنائیں، اُن کی گندگی بھی دُور کریں اور اُنہیں بھی پینے کا صاف پانی میسر ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد توفیق بٹ! آپ دو منٹ میں بات کر لیں۔ اس سے زیادہ وقت نہیں ہے کیونکہ آج جمعۃ المبارک ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آج پی ایچ اے کی ماشاء اللہ ساری اپوزیشن ہی تعریف کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: اچھی بات کی تعریف کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بھی ایک اتھارٹی ہے۔ یہ ہر دفعہ کہتے اور ہم سنتے تھے کہ اتھارٹیاں بنانے کی کیا ضرورت ہے تو یہ بھی ایک اتھارٹی ہے۔ میری

تجویز یہ ہے کہ پی ایچ اے کے لئے ڈویلپمنٹ کے بجٹ کو اس طرح بڑھایا جا سکتا ہے کہ ایک فیصد کی بجائے دو فیصد کیا جائے تاکہ زیادہ کام ہو سکے جس طرح پورے پنجاب میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں بنی ہیں اُس کے ساتھ اِس کا الحاق کیا جائے اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کو پورے پنجاب میں فنڈز دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گا کہ گوجرانوالہ میں بھی زیادہ فنڈز دیئے جائیں۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ، مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اجلاس سوموار مورخہ 23۔ مئی 2016 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سوموار، 23۔ مئی 2016

(یوم الاثنین، 15۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 12

925

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث

ایک وزیر گندم کی خریداری پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

927

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار، 23۔ مئی 2016

(یوم الاثنین، 15۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۣ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩

سُوْرَةُ الدّخان آیات 1 تا 9

حٰمٓ(1) اِس کتاب روشن کی قسم(2) کہ ہم نے اُس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں(3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں(4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں(5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے(6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو(7) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے(8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں(9)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دِلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمد نام ایسا ہے
انھیں کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3106 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 321 گ ب میں سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*3106: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 321 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2005 میں سرکاری اراضی کتنی تھی؟

(ب) اس وقت اس چک میں کتنی سرکاری اراضی ہے اس کا مربع اور ایکڑ نمبر بتائیں؟

(ج) 2005 سے آج تک اس چک میں کتنی سرکاری اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے یا پٹہ/ ٹھیکہ پر دی گئی ہے ان کے نام، پتا جات اور سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ سرکاری اراضی کس اتھارٹی نے الاٹ کی ہے اور ان الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، اس وقت اس چک میں زمین کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے؟

(ہ) کیا کسی سرکاری ملازم کو بھی اراضی الاٹ کی گئی ہے تو اس کا نام، ولدیت، سرکاری ملازمت کا عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(و) اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) سال 2005 میں چک نمبر 321 گ ب تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 800 ایکڑ، 5 کنال 9 مرلہ صوبائی حکومت کی ملکیتی زمین تھی۔

(ب) اس وقت بھی سرکاری اراضی 800 ایکڑ 5 کنال اور 9 مرلہ ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس چک میں کل اراضی 49 ایکڑ 5 کنال 10 مرلہ عارضی کاشت سکیم کے تحت چار افراد کو پٹہ پر دی گئی۔ عارضی کاشت سکیم کے تحت پٹہ پر دیئے گئے رقبہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رقبہ عارضی کاشت سکیم بحکم کلکٹر تقسیم کیا گیا جس کا لگان اب تک مبلغ تین لاکھ روپے وصول کیا گیا ہے۔ اراضی کی مارکیٹ ویلیو -/5,00,000 روپے سے لے کر -/7,00,000 روپے تک فی ایکڑ ہے۔

(ہ) کوئی نہیں ہے۔

(و) اراضی "عارضی کاشت سکیم" کے تحت پٹہ پر دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے ان کے جواب کے جز (ج) کے مطابق انہوں نے 800 ایکڑ میں سے 49 ایکڑ زمین پٹہ پر دی ہوئی ہے باقی 750 ایکڑ زمین ابھی تک کیوں بنجر پڑی ہوئی ہے یعنی اُس میں سے حکومت نے revenue کیوں نہیں generate کیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال میں معزز ممبر نے 2005 سے آج تک کے بارے میں پوچھا تھا۔ جو زمین 2005 کے بعد پٹہ پر دی گئی اس کا ذکر ہے۔ 800 ایکڑ زمین میں سے Grow More Scheme میں 280 ایکڑ زمین ہے، عارضی کاشت میں 138 ایکڑ زمین ہے، 90 ایکڑ ناجائز قابضین کے پاس ہے اور 291 ایکڑ زمین سٹے آرڈر پر چل رہی ہے۔ وہ قبضے والی زمین خالی ہے اور کورٹ میں کیس چل رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اس زمین کی مارکیٹ ویلیو 5 لاکھ روپے سے 7 لاکھ روپے فی ایکڑ لگائی ہے تو کیا اس زمین کی مارکیٹ ویلیو یہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اُس گاؤں میں زمین کی مارکیٹ ویلیو 5لاکھ روپے سے 7لاکھ روپے ہے اور اس وقت اُس زمین کی فریش مارکیٹ ویلیو 7لاکھ روپے سے 10لاکھ روپے تک فی ایکڑ ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) کے اندر جواب دیا ہے کہ ٹوٹل 3لاکھ روپے لگان وصول کر رہے ہیں تو 800ایکڑ زمین میں سے تقریباً 250/200ایکڑ زمین چلیں قبضے میں ہے باقی تقریباً 550ایکڑ زمین کا صرف 3لاکھ روپیہ لگان وصول ہوا ہے؟

جناب سپیکر: محکمہ انہیں جو جواب لکھ کر بھیجتا ہے انہوں نے اس معزز ایوان میں وہی پیش کرنا ہے تو آپ اس طرح سے انہیں پابند تو نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(و) سے متعلق ہے۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟ اس کا جواب آیا ہے کہ اراضی عارضی کاشت سکیم کے تحت پٹہ پر دی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ چودھری اسد الرحمٰن۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی ایسی بات نہیں سُنوں گا۔(قطع کلامیاں)

آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ طریقے سے بات کریں۔ آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

I do not allow it. Not allowed.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کا جواب دے دیں کہ اس زمین کے حقوق ملکیت judiciary کے ذریعے دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! عارضی کاشت میں حقوق ملکیت نہیں دیئے جاتے۔ یہ زمین یک سالہ، دو سالہ، پانچ سالہ پٹے پر دی جاتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس زمین کے حقوق ملکیت judiciary کے ذریعے دیئے گئے ہیں۔ ایک سیشن جج آیا، وہ نہیں مانا اُس کا transfer کرا دیا، دوسرا سیشن جج آیا، نہیں مانا اُس کا transfer کرا دیا اُس کے بعد تیسرے سیشن جج کو لے کر آئے اُس کے ذریعے سے یہ حقوق ملکیت لئے گئے ہیں۔ یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ وہاں جا کر اس کو چیلنج کر دیں۔ یہ کیا بات ہوئی؟ (قطع کلامیاں) میں judiciary کے معاملے میں مداخلت کر سکتا ہوں اور نہ آپ کر سکتے ہیں۔ آپ اس کو کورٹ میں چیلنج کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3117 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔ سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*3117: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سرکاری زمین کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اور کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی اراضی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر کس کس کو دی ہوئی ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) ان افراد سے سرکاری اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(و) اس اراضی کو واگزار کروانا کس کی ذمہ داری ہے؟

(ز) اس اراضی کو کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں کل سرکاری زمین 7788 ایکڑ ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بیدخل شدہ مزارع سکیم	1438 ایکڑ	گرو مور فوڈ سکیم	2731 ایکڑ
منگلا ڈیم سکیم	458 ایکڑ	گوجرانوالہ چھاؤنی سکیم	10 ایکڑ
نیلام	390 ایکڑ	گائے پال سکیم	639 ایکڑ
خچر پال سکیم	131 ایکڑ	انعام داری سکیم	49 ایکڑ
لائیو سٹاک	346 ایکڑ	پانچ سالہ سکیم	1080 ایکڑ
دس سالہ سکیم	30 ایکڑ	پندرہ سالہ سکیم	218 ایکڑ
بیس سالہ سکیم	143 ایکڑ	ٹیوب ویل سکیم	104
وزیر اعلیٰ سکیم	21 ایکڑ		

(ب) سالم اراضی قابل کاشت ہے۔

(ج) 2014 ایکڑ 5 کنال 13 مرلے رقبہ لیز پر دیا ہوا ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس سے سالانہ رقم مبلغ -/1,31,73,821 روپے وصول کی جا رہی ہے۔

(د) ان افراد سے رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(ہ) سرکاری رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(و) صاحب کلکٹر سب ڈویژن / عملہ مال

(ز) اس اراضی کو واگزار کروایا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(ج) کا جواب دیا ہے کہ یہ رقبہ لیز پر دیا گیا ہے میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ رقبہ کتنے عرصے سے لیز پر دیا گیا ہے؟ مزید یہ کہ انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ 31 لاکھ روپے کی recovery کی گئی جو کہ تقریباً 6531 روپے فی ایکڑ بنتا ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ نے یہ value کس فارمولے کے تحت نکالی کہ انہوں نے فی ایکڑ کتنا لگان وصول کرنا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات کا جواب تو دے دیا ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔ اراضی کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ ایک گاؤں میں نہری زمین بھی آتی ہے، اُس میں چائی زمین بھی آتی ہے اور اُس میں بنجر زمین بھی ہوتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بنجر زمین نہیں ہے یہ ساری زیر کاشت زمین ہے اور یہ چیز انہوں نے اسی جواب کے اندر لکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! عارضی کاشت کے تابع یہ زمین لیز پر دی گئی ہے جس میں اسسٹنٹ کلکٹر نیلامی کے ذریعے یہ زمین دیتا ہے۔ نیلامی میں زمین کی بولی لگائی جاتی ہے تو اس کے ذریعے زمین دی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! صرف نیلامی ہو گی اور کوئی بھی دوسرا فارمولا نہیں ہے؟ نیلامی میں چاہے کوئی سو روپیہ ریٹ لگا دے۔

جناب سپیکر: جی، نیلامی کے ذریعے آپ بھی لے سکتے ہیں اور کوئی بھی لے سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آگے پوچھنا چاہوں گا کہ جز(د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ رقبہ واگزار کروالیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کن سے کتنا رقبہ واگزار کروایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد ہے کہ یہ 388 افراد تھے اور 1635 ایکڑ رقبہ تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ رقبہ کن سے واگزار کروایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: ناجائز قابضین سے ہی رقبہ واگزار کروانا ہے اور کس سے کروانا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5206 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر دوران وقفہ سوالات آ گئیں تو وہ سوال پوچھ لیں گی، اس کو اس وقت تک pending کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں آئیں گی تو اس کا آرڈر پھر کر دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 6437 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے ایجنڈے سے بھی اسی بنیاد پر defer ہوا تھا کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ اس سوال کو دیئے ہوئے سوا سال ہو گیا ہے۔ کیا اسی طرح اجلاس گزر جائے گا؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔ جی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 6950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: سابقہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی فروخت / لیز سے متعلقہ تفصیلات

*6950: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سابقاڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کس کو کب اور کس نے لیز/پٹہ پر دیا جس کو دیا گیا ہے اس کا نام، پتا جات اور شرائط نیز کتنے سال کی لیز/پٹہ پر دیا گیا ہے؟

(ب) اس کمپلیکس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ج) اس کمپلیکس کی اراضی کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے؟

(د) اگر اس کو لیز/پٹہ پر دینے سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تو کب اور کس کس اخبار میں دیا گیا؟

(ہ) کیا اس کو باقاعدہ تمام کوڈل فارملٹی پوری کرنے کے بعد لیز/پٹہ پر دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت اس کی لیز/پٹہ پر دینے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) اسسٹنٹ کمشنر نارووال کی رپورٹ کے مطابق ضلع نارووال کے قیام کے وقت ضلعی انتظامی دفاتر کے لئے کوئی جگہ / بلڈنگ دستیاب نہ تھی لہٰذا ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ کلکٹر آفس کا قیام ڈگری کالج نارووال بوائز ہاسٹل میں 2004 تک عارضی طور پر عمل میں لایا گیا ضلعی انتظامی دفاتر 2005 میں نئی تعمیر شدہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس عمارت میں منتقل کر دیئے گئے اور بوائز ہاسٹل کو کالج انتظامیہ کو واپس کر دیا گیا اور اسے کسی کو بھی لیز پر نہ دیا گیا۔

(ب) رجسٹر حقداران زمین 10۔2009 کے مطابق سابقا کمپلیکس کا رقبہ 26 کنال 7 مرلہ تھا۔

(ج) اس زمین کی مالیت۔/55,000 روپے فی مرلہ تھی۔

(د) سابقا کمپلیکس کو لیز/پٹہ پر نہیں دیا گیا۔

(ہ) سابقا کمپلیکس کو کبھی بھی لیز/پٹہ پر نہیں دیا گیا لہٰذا کوڈل فارملٹی کا ملحوظ خاطر رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کے متعلق سوال کیا تھا اور جواب ایک کالج کے متعلق دیا گیا ہے۔ میں نے ڈسٹرکٹ کمپلیکس جہاں ڈی سی آفس کالج کی زمین لینے سے پہلے موجود ہوا کرتا تھا جہاں پہلے سیشن جج کی عدالت بھی تھی، ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت بھی تھی۔ اے سی صاحب، تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور پورے کمپلیکس کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے صرف ایک کالج جہاں ڈی سی صاحب عارضی طور پر گئے تھے، یہ سارا

جواب اس پر مشتمل ہے۔ وہ تو پوری زمین پتا نہیں کس کو دے دی ہے۔ ان کو یہ بھی پتا نہیں کہ سوال میں نے کیا کیا ہے اور جواب یہ کالج کا دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پڑھتے ہیں اور پڑھ کر پھر جواب دیتے ہیں۔ وہ بغیر پڑھے تو جواب نہیں دیتے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سارا جواب بالکل غلط ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ انہوں نے غلط ابہام پیدا کرنا چاہا ہے کہ ڈی سی اور اس کے ساتھ اور عملے نے مل کر وہاں بہت زیادہ گھپلا کیا ہے۔ وہ کالج کا جھانسہ دے کر بات کر رہے ہیں۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ جہاں پر سیشن جج کی عدالت تھی، ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت جہاں تھی وہ سابقا کمپلیکس کہاں گیا ہے؟ وہ وہاں سے اڑا کر پتا نہیں کس کو دے دیا ہے۔ یہ اس کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ ان کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کمپلیکس کہاں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ نارووال 1991 میں بنا تھا، جب بنا تو اس وقت ان کے دفاتر کمپلیکس ڈگری کالج فار بوائز نارووال کے ہاسٹل کو بنایا گیا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! بوائز ہاسٹل اور جگہ ہے۔ میں نے کمپلیکس کی بات کی ہے جہاں سیشن جج کی عدالت تھی، ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت تھی وہ توڑ دی گئی ہیں نئے کمپلیکس میں چلے گئے ہیں۔ تحصیلدار وغیرہ جہاں رہتے تھے اور اے سی صاحب وہاں پر رہتے تھے۔ میں نے اس کا سوال کیا ہے اور یہ کالج کے متعلق بتا رہے ہیں۔ یہ کالج کی زمین تو بیچ ہی نہیں سکتے۔ یہ میرے ساتھ نارووال چلیں میں آپ کو بتا دوں گا کہ وہاں کیا گھپلا ہوا ہے۔ ڈی سی صاحب اور ان کے ساتھ جو عملہ ہے وہ بھی میں آپ کو بتا دوں گا کہ جنہوں نے سب کچھ بیچ کر پتا نہیں کیا کر دیا ہے۔ اس کا یہ جواب ہی نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال نمبر 4 میاں نصیر کا ہے۔۔۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2433 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں سردست اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2434: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی کتنی پوسٹیں خالی ہیں-نائب تحصیل دار کی آخری بار براہ راست تقرری کب، کس کے حکم سے کی گئی اور کتنی تقرریاں کی گئیں؟

(ب) صوبہ میں تحصیل دار اور نائب تحصیلدار کی پوسٹیں کیا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پُر کی جائیں گی، اب تک پبلک سروس کمیشن کو کتنی پوسٹوں کی ڈیمانڈ بھیجی گئی ہے، سابقا دور حکومت میں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کب وصول ہوئیں اور ان سفارشات کے مطابق تقرریاں کب کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	طریق کار بھرتی/ترقی	فیصدی	کل اسامیاں	موجودہ صورت	خالی اسامیاں
1	براہ راست بھرتی	30فیصد	59	08	51
2	ترقی نائب تحصیلدار سے بطور تحصیلدار	53فیصد	104	51	53
3	ترقی منسٹریل عملے سے بطور تحصیلدار	17فیصد	33	31	02
4	کل تعداد	100فیصد	196	90	106

آمدہ رپورٹ از کمشنر زہائے پنجاب کے مطابق صوبہ پنجاب میں اس وقت نائب تحصیلداروں کی کل 143 اسامیاں خالی ہیں۔138 نائب تحصیلداروں کی براہ راست تقرری آخری بار 2009 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر متعلقہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) نے تقرریاں کی تھیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹر (اے کلاس) اور منسٹیریل سٹاف سے بطور تحصیلدار اور ڈائریکٹ (اے کلاس) اور منسٹیریل سٹاف نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کہتا ہے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن باقاعدہ امتحان اور انٹرویو لے کر اہل امیدواروں کو تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی بھرتی کے لئے بورڈ آف ریونیو کو سفارش کرتا ہے۔تاہم 45 تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک

سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھی جو کہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ سابقہ دور حکومت میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 2009 میں موصول ہوئیں جبکہ تحصیلداروں کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے 2011 میں موصول ہوئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ تاہم 45 تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھی جو کہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 سے اب تک یہ بھرتی رُکی ہوئی ہے تو کیا انتظامی وجوہات تھیں کہ سات سالوں میں پوری نہیں ہو سکیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اب یہ زیر غور کب سے ہیں؟ 2009 سے 2016 تک سات سالوں سے انتظامی امور کی وجہ سے بھرتی رُکی ہوئی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اس پر روشنی ڈال دیں کہ وہ کون سے انتظامی امور ہیں جبکہ process بڑا clearly لکھا ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف برسوں پرانے پٹوار نظام کو کمپیوٹرائز کرنا چاہ رہے تھے۔ اس کے بعد جب ہم کمپیوٹرائزیشن کے عمل میں داخل ہوئے ہیں تو یہ سال ہمارے اس میں لگے ہیں۔ اس میں ہم نے سب ADLRs کیونکہ وہ computer related تھے ہم نے اس کو کمپیوٹرائز کرنا تھا ان کی ریکروٹمنٹ 2013-03-07 کو ہوئی اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی recommendations پر ہم نے اس وقت 89 اور پھر second stage میں 2014-10-13 کو ADLRs 58 بھرتی کئے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال امتحانات کے بعد اس عمل کو روک دیا گیا تھا۔ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے مستقل کرنے کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے اس پر کوئی حتمی فیصلہ نہ محکمہ نے لیا ہے اور نہ حکومت نے لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! گریجوایشن چار سال میں ہوتی ہے، پی ایچ ڈی چھ سال میں ہو جاتی ہے کمپیوٹر ٹریننگ میں میرے خیال میں تین ماہ میں آپ کمپیوٹر کے بادشاہ بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج کل کے بچے تو پیدا ہوتے ہی شاید ہم سے زیادہ پڑھے لکھے ہوں گے۔ میرا سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ صرف ایک computer literacy کی وجہ سے سات سالوں سے ایک process رکا ہوا ہے تو کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ اس پر کچھ ایکشن لے، کوئی کام کرے اور یہ جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو پُر کرے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Last time جو نائب تحصیلدار کی ریکروٹمنٹ ہوئی تھی وہ پبلک سروس کمیشن کے 2009 through میں ہوئی تھی اور یہاں پر میں آپ کو clear کر دوں ان کے 2012 میں written test ہوئے تھے۔ 2013 میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا letter موصول ہوا تھا اس کے تابع یہ بھرتی روک دی گئی تھی کیونکہ ہم کمپیوٹرائزڈ نظام میں داخل ہونا چاہ رہے تھے اس لئے اس کو ابھی چھ سال نہیں گزرے اور ہماری 143 تحصیلوں میں 90 فیصد سے زائد کام مکمل ہو چکا ہے۔ By the end of 13th June انشاء اللہ 100 فیصد مکمل ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا بس آخری ضمنی سوال ہے کیونکہ مجھ میں تھوڑی سی فہم کی کمی ہے۔ میری انفارمیشن کے مطابق پورے پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ نظام apply ہو چکا ہوا ہے، جس کا مطلب یہ تھا کہ پٹواری کلچر کو ختم کر کے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا، جو اس وقت offices میں عملہ بیٹھا ہوا ہے جو کہ computer operate کر رہا ہے وہ اگر literate ہے تو تحصیلدار تو اس سے تین جگہ اوپر کا آفیسر ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پھر اس کا کیا کریں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنا سوال واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: احسن صاحب! یہ آپ کا پھر سوال نمبر 6960 آگیا ہے لیکن اس سوال کا ابھی جواب موصول نہیں ہو سکا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ پچھلی مرتبہ بھی جواب نہ آنے کی وجہ سے pending ہوا تھا۔

جناب سپیکر: احسن صاحب! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمے کو مہربانی کر کے تاکید کریں۔

جناب سپیکر: احسن صاحب! میں نے کہہ دیا ہے اور اب محکمہ اس سوال کا جواب لائے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں اور ایک چھوٹے سے معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! مجھے پہلے اپنی کارروائی تو کر لینے دیں۔ اگلا سوال نمبر 7202 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر آپ سارے سوال پڑھیں تو سوال نمبر 6779، سوال نمبر 4 اور سوال نمبر 7202 یہ چاروں کے چاروں سوال ناجائز قبضوں سے related ہیں اور ان چاروں کے جواب موصول نہیں ہوئے ہیں اور یہ ایک trend ہے جو کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر میں آئے کہ جتنے ناجائز قبضے یا قبضہ مافیا سے related سوال ہیں ان میں سے کسی کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس کا پتا کر لیں اور اگر جواب نہیں آئے گا تو پھر نوٹس لیں گے، ابھی میں نوٹس نہیں لے سکتا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں آپ کو دوبارہ سے ان سوالوں کے نمبر پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں آگے جا چکا ہوں میں نے اگلا سوال لے لیا ہے اور اس سوال کو بھی pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7221 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی ان کے behalf پر نہیں ہے تو اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلے سوال نمبر 2435 اور 2436 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ہیں ان سوالوں کو بھی وقفہ سوالات تک pending کرتے ہیں اگر اس دوران وہ آ جائیں گے تو ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6539 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کرتے ہیں اگر اس دوران وہ آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6778 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کی شرائط سے متعلقہ تفصیلات

*6778: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لئے 2012 میں کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کی شرائط تبدیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ پنجاب کے اندر جہاں بھی پانچ یا پانچ سے زائد افراد ایک جگہ پر سرکاری زمین پر قابض ہیں، ان کا سروے کر کے انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے مذکورہ سروے کے دوران محکمہ مال کے عملہ کی شکایات کے ازالے کے لئے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر انتظامی اور منتخب نمائندگان پر مشتمل ایک redressal cell قائم کیا تھا اور اس کی ہر ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ بلانا ضروری تھا؟

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس حکم کے تحت تمام تحصیلوں میں یہ سیل کس تاریخ کو قائم کئے گئے کیا پالیسی اور احکامات کے مطابق ہر مہینے اس سیل کے دو اجلاس منعقد کئے گئے اگر کئے گئے تو ہر اجلاس میں کیا کارروائی ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے ؟

(د) یہ بھی بتایا جائے کہ ہر تحصیل کمیٹی نے اب تک اس ضمن میں آنے والی کتنی درخواستوں کا فیصلہ کیا اور کتنی اب تک pending کب سے ہیں اور فیصلہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لئے کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم "کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012" کے ذریعے اربن ایریا میں کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 کر دی اور رورل ایریاز میں گھرانوں کی تعداد 4 مقرر کر دی ہے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق اس پر عملدرآمد جاری ہے۔

(ب) درست نہ ہے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری DG(KA)1-67/2001 مورخہ 13-12-23 سے صوبہ بھر کی ہر تحصیل میں implementation committees قائم کی تھی جو کہ انتظامی و منتخب نمائندگان پر مشتمل ہے جس کا کام کچی آبادی کی سروے لسٹ میں کوئی نام رہ

گیا ہو یا سروے لسٹ میں نام کی غلطی وغیرہ کی درستی ،زیر قابض رقبہ کی درستی کو قانون اور ثبوت کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ جز(ب)میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں implementation committees ایک ہی نوٹیفکیشن کے تحت کمیٹی قائم کی گئی ہیں جو ضرورت کے مطابق اجلاس بلاتی ہیں نوٹیفکیشن کے مطابق ہر ماہ دو اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں،ٹوبہ ٹیک سنگھ ،گوجرہ، کمالیہ وپیر محل میں اس کمیٹی کے اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد کئے جارہے ہیں۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں کی implementation committees کی کارکردگی درج ذیل ہے:

1. تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک 41 درخواستوں کا فیصلہ کیا جاچکا ہے جبکہ 12 عدد درخواست ہائے pending ہیں۔ کورم پورا نہ ہونے کی بناء پر کارروائی نہ ہوئی ہے۔Pending درخواست ہائے پر کارروائی جاری ہے۔
2. تحصیل گوجرہ میں 4 درخواست ہائے برائے فیصلہ pending ہیں جو التواء میں ہیں۔ درخواست گزار کے حاضر نہ ہونے اور دستاویزی ثبوت پیش نہ ہونے کی وجہ سے درخواست ہائے کا فیصلہ نہ کیا جاسکا ہے۔
3. تحصیل کمالیہ میں کوئی درخواست pending نہ ہے۔
4. تحصیل پیر محل میں کوئی درخواست pending نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لئے 2012 میں کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کی شرائط تبدیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ پنجاب کے اندر جہاں بھی پانچ یا پانچ سے زائد افراد ایک جگہ پر سرکاری زمین پر قابض ہیں، ان کا سروے کر کے انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے ؟ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سکیم کے تحت کتنے افراد point out کئے گئے تھے اور کتنوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ اپنے سوال کی طرف آئیں اور اس کے مطابق سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کی طرف آ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں اور میرا سیدھا سادھا ضمنی سوال ہے تو کتنے افراد کو وزیر اعلیٰ کے حکم پر عملدرآمد کرتے ہوئے مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! یہ آپس میں پڑھ لیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو ابھی پڑھا دیں گے کیونکہ میرے خیال میں وہ آپ کے نزدیک ہی بیٹھے ہیں۔ نقل تو نہیں ہو رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے۔ یہ تو پورا سوال ہے تو اتنی بڑی لسٹ کہاں سے فراہم کی جائے، کوئی ایک یا دو نام ہوں تو بتا دیں اس لئے یہ نیا سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ لسٹ نہ دیں صرف ان کے نمبر ہی بتا دیں۔ یہ کیا تیاری کر کے آئے ہیں اور محکمے نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ صرف سوال کی حد تک رہا کریں یہ مناسب نہیں لگتا۔ آپ نیا سوال کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سیدھا سوال ہے اور میں اسی سے relevant پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ یہ پڑھ لیں اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ جواب ہی نہیں دے رہے تو میں مطمئن کس چیز سے ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! چلیں، پھر جس طرح آپ کہتے ہیں، اس طرح وہ جواب نہیں دے پائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ کتنے لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں؟ یہ نمبر ہی بتا دیں چلیں میں نام تو نہیں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! اتنا تو آپ کو بھی پتا ہونا چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بات تو یہی ہے کہ کسی پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا اور کسی کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں اور نہ ہی کسی کو قبضہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جی، وہ آپ کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کیا کہیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر پورے ڈسٹرکٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کوئی موضع ہی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اگر کوئی nominated موضع ہو تو اس پر تو تیاری کی جا سکتی ہے لیکن پورے ڈسٹرکٹ کی تیاری تو نہیں کی جا سکتی کیونکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمے نے ایک سال میں کیا کرنا ہے، یہ تو کمپیوٹر کا دور ہے اور 2010 کا یہ issue چل رہا ہے، پانچ یا چھ سال ہو گئے ہیں اس پر محکمے کے پاس پورا ریکارڈ ہے۔ یہ صرف چھپانا یہ چاہتے ہیں کہ وزیراعلیٰ کے احکامات کو انہوں نے ردی کی ٹوکری میں ڈالا ہوا ہے اور اس پر انہوں نے کچھ کام بھی نہیں کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایوان میں یہ بات آئی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میری بات سنیں۔ آپ تھوڑی سی مہربانی یہ کیا کریں کہ آپ سوال کی حد تک اپنے آپ کو محدود رکھا کریں، آپ پتا نہیں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہوتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کیا کوئی وزیراعلیٰ کے احکامات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال سکتا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کے احکامات ہیں۔ میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پتا نہیں کیا کرتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر انہوں نے عملدرآمد کیا ہے تو یہ بتادیں کہ ہم نے یہ عملدرآمد کیا ہے اور اتنے لوگوں کو ہم نے مالکانہ حقوق دے دیئے ہیں، یہ بتادیں تو پتا چل جائے کہ انہوں نے اس پر عملدرآمد کیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اندازہ لگائیں اور کوئی بات کریں اور کوئی طریقہ تو بنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! معزز ایوان میں، میں غلط بیانی نہیں کر سکتا ہوں۔ یہاں ڈسٹرکٹ کی بات ہو رہی ہے تو ڈسٹرکٹ چھوٹا نہیں ہوتا اس میں کتنے موضع جات ہیں اور کتنی کچی آبادیاں ڈیکلیئر کی گئی ہیں اس پر ایسے غلط بیانی نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ سوال کب سے دیا ہوا ہے اور اس سال محکمے نے اس کا جواب ہی تیار نہیں کیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال میں ایسی کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ میرے حوالے کریں میں تین دن میں انہیں اس کا جواب لے کر دے دیتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ آفس میں ان کے پاس سارا ریکارڈ پڑا ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ اس کا جواب نہیں دینا چاہتے تاکہ یہ بات سامنے نہ آجائے اور یہ صرف پردہ داری ہے تو یہ کوئی ایسی بات ہے نہیں کہ سوا سال میں جس کا جواب نہ آئے لہٰذا اس سوال کو کمیٹی میں بھجوادیں وہاں تمام چیزیں thrash out ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی میں ایسے نہیں بجھوایا جاتا اگر کوئی بات ہو تو میں اس کو کمیٹی کے سپرد کروں۔ آپ اس پر کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عمل نہیں ہوا میں تو اس پر بات کر رہا ہوں یا پھر یہ بتادیں کہ عملدرآمد ہوا ہے یا پھر یہ کہہ دیں کہ ہم نے عملدرآمد نہیں کیا۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! ہاں، یہ بات کریں ناں یہ آپ کی بات بنتی ہے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ کل آبادی کے نام بتادیں تو وہ پورے ضلع کی آبادی کے نام تو نہیں بتا سکیں گے۔ آپ ذرا مہربانی کیا کریں اور آپ مبہم سوال نہ کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ معزز خادم اعلیٰ پنجاب کے حکم کی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایک منٹ ٹھہریں۔ امجد صاحب! کیا آپ نے کبھی قومی اسمبلی کی سوالات کی کارروائی دیکھی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، میں نے دیکھی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! دیکھتے ہیں تو پھر مجھے آپ کی اسی بات پر افسوس ہو رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! قومی اسمبلی میں یہ سلوک بھی نہیں ہوتا جو کہ۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! Let him explain.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو کہ یہاں محکمے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سپیکر! جو سوال آپ نے کیا ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار تحصیلوں جن میں کمالیہ، پیر محل، گوجرہ اور ٹوبہ، ٹوبہ میں 41 درخواستیں وصول ہوئی تھیں جن میں 12 درخواستیں ابھی تک pending پڑی ہیں، اس کے علاوہ کوئی درخواست ابھی تحصیل ٹوبہ میں pending نہیں ہے۔ تحصیل گوجرہ میں 4 درخواستیں pending پڑی ہیں بمطابق رپورٹ جو آئی تھی اور باقی سب کو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں۔ تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں کوئی درخواست pending نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے یہ Anomaly Committee ہے جس کی یہ بات کر رہے ہیں اس پر تو میں نے ابھی آنا ہے۔ یہ مجھے پہلے on the floor of the

House یہ جواب دے دیں اور کہہ دیں کہ ہم نے وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت تمام لوگوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے ہیں۔ میرا تو یہ سیدھا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے اُن کو دینے ہیں ناں۔

جناب امجد علی جاوید: جو معیار پر پورا اترتے ہیں جن کے سروے ہو گئے ہیں، میں اُن کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تحصیلوں کا بھی بتا دیا ہے۔ آپ سنتے ہی نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ specific کر دیں۔ اگر یہ جواب غلط ہے تو میں نے اس سوال پر تحریک استحقاق کی طرف بھی جانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! الحمدللہ چیف منسٹر صاحب کے حکم کے مطابق میرٹ پر implementation ہوئی ہے۔ سروے میں جو حقدار تھے اُن کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کر دی گئی ہیں۔ گزشتہ اجلاس میں بھی اس پر بحث ہوئی تھی تو اُس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ اگر میرے معزز ممبر کی نظر میں کوئی specific شخص ہے مجھے اُن کا نام دیں یا applications دیں تاکہ میں اس پر انکوائری کرواؤں لیکن اُس وقت بھی انہوں نے مجھے کوئی application نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتا دیتے ہیں۔ چودھری صاحب! آپ ان کو particular case بتا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! صرف تین چکوک کے متعلق جناب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کو تقریباً سوا، ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اُس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ ایک اور سوال کے نتیجے میں جناب نے ایک کمیٹی constitute کی تھی کیونکہ سوال کا جواب غلط تھا۔ صرف تین چکوک کا جواب تھا جس کا محکمے نے ایوان میں غلط جواب دیا ہوا تھا اور انہوں نے بتایا تھا کہ صرف اٹھارہ کنال اراضی پر ناجائز قابض ہیں۔ آپ کی بنائی گئی کمیٹی نے جب اُس matter کو thrash out کیا تو وہ تین ہزار کنال نکلی۔ اس کا جواب بھی محکمہ سوا سال سے اپنے پاس رکھ کر بیٹھا ہے جس کی کمیٹی نے رپورٹ بنا دی تھی۔ اس کے علاوہ ہمارے شہر میں ایک اور scam تھا وہ بھی کمیٹی کو refer ہوا تھا جس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کیا اس کی رپورٹ ہاؤس میں آئی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس وقت کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں نہیں آئی۔

جناب سپیکر: اُدھر بھی تو ممبران بیٹھتے ہیں، آپ بتائیں کہ میں کس کو پابند کروں کیونکہ میں نے تو اُن کو دو ماہ کا کہا ہوا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی اُس کی رپورٹ submit ہو گئی اور کمشنر فیصل آباد اس کمیٹی کے سیکرٹری تھے جنہوں نے فائنل کر دی۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

جناب امجد علی جاوید: محترمہ مدیحہ رانا، ایم پی اے اُس کمیٹی کی چیئرمین تھیں۔ کمیٹی نے رپورٹ فائنل کر کے sign کر دی لیکن وہ یہیں کہیں گم ہو چکی ہے جو ہاؤس میں پیش نہیں کی جا رہی۔ یہ اُس کا تجزیہ ہے جبکہ میرا یہ سوال یہیں کھڑا ہے اور جس کا پارلیمانی سیکرٹری نے جواب پڑھا ہے وہ سوال اور ہے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے مذکورہ سروے کے دوران محکمہ مال کے عملہ کی شکایات کے ازالے کے لئے ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر انتظامی اور منتخب نمائندگان پر مشتمل ایک Redressal Cell یا کمیٹی قائم کی تھی اور اس کی ہر ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ بلانا ضروری ہے؟" یہاں انہوں نے پھر جواب غلط دیا ہے اور اس کو mix کیا ہے۔ یہ دو کمیٹیاں ہیں، ایک کمیٹی جو پہلے سے notified ہے وہ دوسری ہے اور اس حلقے کا ممبر اسمبلی اس کمیٹی کا چیئرمین ہے جو کہ Implementation Committee ہے۔ جس کمیٹی کا میں نے پوچھا ہے اور جس کا جواب انہوں نے گول کرتے ہوئے غلط دیا ہے۔ وہ Complaint Redressal Committee ہے جو کہ notified ہے، میں اُس کا ممبر ہوں کیونکہ میرے پاس اس کا نوٹیفکیشن موجود ہے اور AC اس کمیٹی کا چیئرمین ہے۔ یہ دونوں چیزوں کو mix کر کے حقائق کو چھپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری پھر یہ گزارش ہے کہ اس کو kindly کمیٹی کے پاس بھیجیں کیونکہ یہ بڑا serious matter ہے اور ہماری اس سے بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔ جو احکامات جاتے ہیں اُس پر کماحقّہ عمل نہیں ہوتا۔ لوگ 70 سال سے اسی طرح پھر رہے ہیں اور ہم روزانہ لوگوں کے مسائل لے کر مقامی انتظامیہ کے پاس جاتے ہیں۔ اس کمیٹی کو بنے ہوئے تقریباً ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں اور میں مسلسل انتظامیہ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کا اجلاس ہونا mandatory ہے لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جب وہ اجلاس ہی نہیں ہوتا تو اُس میں complaints کیسے آئیں گی اور لوگوں کے مسائل کیسے

حل ہوں گے ؟ میں تو خود اس حوالے سے وہاں دیکھتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں جبکہ یہاں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ راوی چین لکھ رہا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی پر بھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ اسے کمیٹی کے حوالے کریں تو وہاں دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months دی جائے۔ محترمہ فائزہ احمد ملک! میں نے آپ کا سوال pending کیا ہوا تھا۔ آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 7221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ کسی معزز ممبر کی تضحیک کرنے کی کوئی صاحب کوشش نہ کرے اور جو کرے گا I will take action. I tell you.

لاہور: رائیونڈ میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7221: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل رائیونڈ (لاہور) میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔

(ج) کتنے پٹواریوں کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ یا قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، جگہ تعیناتی اور انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں۔

(د) موضع کڑیال تحصیل رائیونڈ کا رقبہ کتنا ہے۔ اس وقت اس گاؤں میں کتنے پٹواری ہیں اور وہ کتنے عرصہ سے اسی گاؤں یا حلقہ میں تعینات ہیں۔

(ہ) جنوری 2012 سے آج تک اس گاؤں کے کتنے افراد نے اپنے رقبہ کی نشاندہی کے لئے درخواست متعلقہ پٹواری یا دیگر افسران کو گزاری۔ کتنے افراد کے رقبہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

کتنے افراد / کھاتہ دار کی درخواست برائے نشاندہی رقبہ کس وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان پر کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل رائیونڈ میں اس وقت کل 25 پٹواریان کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل رائیونڈ میں کل 10 پٹواریان کے پاس ایک سے زیادہ حلقہ جات کا چارج ہے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل رائیونڈ میں اس وقت 2 پٹواریوں محمد ارشد اور محمد مشتاق احمد کے خلاف انٹی کرپشن میں کیس چل رہا ہے اور دونوں گرفتار ہیں دونوں مذکورہ پٹواری اس وقت ڈیوٹی سے معطل ہیں۔

(د) موضع کڑیال تحصیل رائیونڈ کا کل رقبہ 853 ایکڑ ہے اور اس میں پٹواری محمد ارشد تعینات تھا۔ جو کہ مورخہ 15.02.2016 سے معطل ہے اس لئے اس کا اضافی چارج اس وقت خالد محمود پٹواری کے پاس ہے۔

(ہ) اس ضمن میں گذارش ہے کہ مورخہ 24.02.2016 کو ٹریکنگ نمبر 84925 کے تحت چیف سیکرٹری شکایت سیل کے دفتر سے محمد سلیم ولد نور محمد ساکن کڑیال کی درخواست برائے نشاندہی موصول ہوئی جو کہ بروئے ڈائری نمبر 1370 مورخہ 24.02.2016 کو دفتر قانونگو تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور پٹواری حلقہ کو ارسال ہوئی۔ اس کی تاریخ بغرض نشاندہی مورخہ 14.04.2016 مقرر کی گئی تھی لیکن مورخہ 09.04.2016 کو محمد سلیم مذکور نے اپنا تحریری بیان جمع کروایا کہ اس کا اپنے فریقین کے ساتھ تصفیہ طے پا گیا اس لئے وہ اپنی درخواست کی پیروی نہیں کرنا چاہتا درخواست دہندہ کے بیان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بمطابق ریکارڈ 2012 سے لے کر آج تک نشاندہی کی کوئی درخواست نہ تو موصول ہوئی ہے اور نہ ہی زیر التواء ہے۔

اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض اوقات سائل متعلقہ افسران سے درخواست مارک کروا کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے اگر اس طرح کی کوئی درخواست دفتری اندراج کے بغیر کسی سائل کے پاس موجود ہو تو اس کا محکمہ کو کوئی علم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ دو پٹواری اس وقت ڈیوٹی سے معطل ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ان پر کیا charges ہیں جس کی وجہ سے یہ معطل ہیں؟

جناب سپیکر: آگے بتایا تو ہے کہ انٹی کرپشن میں کیس ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ انٹی کرپشن میں ان پر charge کیا لگا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں۔ یہ دو پٹواری محمد ارشد اور محمد مشتاق احمد ہیں جن کے خلاف allegations تھے۔ محمد ارشد کے خلاف رشوت لینے اور سرکاری زمین کی غیر قانونی تصدیق کا الزام تھا جسے 15-02-2016 کو معطل کیا گیا جو کہ اب bail پر ہے اور اس کے خلاف محکمانہ انکوائری کلکٹر سٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا محمد مشتاق احمد پٹواری پر بھی سرکاری زمین کی انتقال کی غیر قانونی تصدیق کا الزام تھا اور اسے 21-08-2015 کو معطل کیا گیا تھا جو کہ ابھی بھی custody میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(د) میں خالد محمود پٹواری کے پاس اضافی چارج کا لکھا ہوا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ جاننا چاہوں گی کہ محمد ارشد پٹواری جو کہ 15-02-2016 سے معطل ہے، اس کا کیس کب سے ہے جس کی وجہ سے یہ معطل ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مذکورہ پٹواری 15-02-2016 سے معطل ہوا ہے لیکن اس کا کیس کب سے شروع ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، یہ کیس کب سے شروع ہوا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کے خلاف محکمانہ انکوائری ہو رہی ہے اور مزید انفارمیشن میں اِن کو provide کر دوں گی جبکہ اس کی معطلی 15-02-2016 سے ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارے سب کے علم میں یہ بات ہے کہ اس وقت تمام اضلاع میں اور لاہور کے اندر بھی زمینوں کی ملکیت کے process کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ process کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تو پھر کس طریقے سے یہ پٹواری کام کر رہے ہیں کیونکہ کمپیوٹرائزڈ process کوئی ایک دو مہینے کا نہیں ہے بلکہ اس process کو چلتے ہوئے تین چار سال ہو گئے ہیں۔ اب سننے میں آ رہا ہے اور ہم جو اشتہارات دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت لاہور کی تمام زرعی و شہری زمینوں کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور ہم کمپیوٹر سسٹم پر اپنی ملکیت کو چیک کر سکتے ہیں۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے جاننا چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کی بات سنیں کیونکہ آپ نے جواب دینا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو چکا تو پھر یہ پٹواری کس طرح سے ملی بھگت کر رہے ہیں؟ اسی طرح کا ایک سوال کچھ دن پہلے بھی میں نے کیا تھا جس پر اوقاف کے معزز پارلیمانی سیکرٹری بہت برہم ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر الزام لگا دیا حالانکہ میرا اس دن بھی ضمنی سوال یہ تھا کہ جب تک محکمے کی ملی بھگت نہیں ہوتی، عملہ کس طریقے سے سرکاری زمین پر غیر قانونی طریقے سے قبضہ بھی کروا لیتا ہے اور فروخت بھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان سے سوال کریں تو میں اس کا جواب بھی پوچھوں۔ آپ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں کیونکہ محکمہ اوقاف کہاں ہے اور پٹواری کہاں ہیں؟ پٹواری مالک ہیں آپ اس کی بات کریں، آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے process میں آنے کے باوجود پٹواری کو معطل کیا گیا ہے اور میں نے عرصہ دراز سے اپنے سوال میں جس علاقے اور زمین کی نشاندہی کی ہے کہ ناجائز اور illegal طریقے سے فروخت کر رہا ہے تو کیا وجہ ہے کہ سالہا سال گزرنے کے بعد اب محکمہ کو اس کا پتا چلا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس کون سی ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں ان سے پوچھوں کیونکہ پوچھنے کی بات تو مجھے نظر نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! کمپیوٹرائزیشن کا process جو ہے وہ 13-6-2016 کو سو فیصد مکمل ہو گا۔ جہاں تک آپ کا سوال ہے اس میں جہاں جہاں کمپیوٹرائزیشن میں کچھ پیچیدگیاں یا غلطیاں ہیں تو ان کی درستی کے لئے ابھی ہمیں پٹواری کی ضرورت ہے۔ Fresh recruitments پر 2006 سے ban ہے جو ابھی تک lift نہیں ہوا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کس بارے میں ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں پہلے آگے جانا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جواب نہیں آیا اور rightly نہیں آیا لیکن جب جواب نہیں آیا تو اس کے بعد یہ ہاؤس اس کا جواب نہ آنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کر سکتا ہے اور جو آپ نے حکم فرمانا ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر کے لئے آپ ٹھہر جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں میری صرف یہ گزارش ہے کہ:

> **Delay as to Answers Rule 54.(1)** It is in the Rules of Procedure and it clearly says, if the Minister or the Parliamentary Secretary concerned is not ready with the answer to a question or if the answer to a question has not been received…

جناب سپیکر: کون سا rule پڑھ رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر: Rule 54 ہے اور اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ آج خاص طور پر یہ جو چٹھی آئی ہے اس کی ضرورت کیوں محسوس کی ہے کہ یہ پڑھوں؟ اس چٹھی آنے کے بعد تو اب گنجائش نہیں ہے۔ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ جو واضح طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ یا تو ان Rules of Procedure کی پوری طرح سے اب پابندی ہو اور ان کا اطلاق ہو یا ایسی چٹھیاں آپ

کوstakeholder نہیں رہنے دیں گی،Public representationکاrightآپ سے آہستہ آہستہ encroachہوتا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بڑے سادہ الفاظ میں ہے جو آپ کی اجازت سے میں پڑھ دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ مجھے پھر کبھی پڑھ کے سنا دینا کیونکہ اب ٹائم نہیں ہے، آپ کی مہربانی۔ اسےpendingکیا جاتا ہے اور پھر اسے بعد میں سنیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس کا پارلیمانی سیکرٹری بعد میں جواب دیں یا لے کر آئیں گے اور اس کی انکوائری کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس سے متعلقہ ہے اور مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں کہہ دیا ہے اور رولنگ دے دی ہے کہ وہ اس کا جواب لیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ملک صاحب نے ایکrelevantبات کرنے کے لئے آپ سےrequestکی ہے جو کہ ہم سب کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور آپ کو کس نے اجازت دی ہے، آپ کو کس نے اجازت دی ہے اور کس کی اجازت سے آپ بول رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں، میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کو میں اجازت نہیں دیتا اور آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ شیخ صاحب! تشریف رکھیں گے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر آپ سکیورٹی والوں کو حکم کریں کہ وہ مجھے اٹھا کر باہر پھینک دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ ایسے نہ کریں اور تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ یہ چودھری اشرف علی انصاری کا سوال ہے جس کیsame positionہے۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری اس کی انکوائری کریں اور رپورٹwithin 2 monthsضروری ہے۔ اگلا سوال نمبر 7397 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ اس سوال کا بھی جواب نہیں دیا تو اس کی انکوائری کر کے رپورٹ ایوان میں دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7484 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال نمبر 2435 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdisposeof کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5206 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose

of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2433ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جائے۔ اگلا سوال 2436 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو of dispose کیا جائے۔اگلا سوال نمبر 6910 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہوئے۔ پارلیمانی سیکرٹری مال و کالونیز! جن سوالوں کے جواب نہیں آئے ان کی انکوائری کر کے ایوان کو بتائیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5206: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت ضلع ہذا میں سرکاری ملازمین کے لئے کوئی کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کوئی کالونی نہ ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں سرکاری ملازمین کے لئے کالونی بنانے کی فی الحال ابھی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 14539/94 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقاڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 1995۔08۔16 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب میں قائم ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2435: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158 پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ کتنے ملٹری فارمز ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقوم واجب الادا ہیں، ہر فارم کی واجب الادا رقم علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے مطلع فرمائیں کتنی وصولیاں کر لی گئیں، کتنی بقایا ہیں، بقایاجات کب سے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158 پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ 17 ملٹری فارم ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقم واجب الادا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

I. ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے ریونیو اتھارٹیز ملٹری فارمز کے افسران کو وصولی کے لئے خط وکتابت وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II. آبیانہ کی وصولی اور بقایاجات کی تفصیل (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وفاقی محکمہ دفاع کے حوالے کی گئی محکمہ مال کی سرکاری اراضی کی تفصیلات

*2436: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سال میں محکمہ نے کتنی سرکاری زرعی اراضی (بارانی / آباد اور بے آباد بنجر قدیم وغیرہ) وفاقی حکومت کے محکمہ دفاع کے حوالہ کی تاکہ وہ اسے فوجی افسران میں تقسیم کر سکے زمین کی ہر کیٹیگری جو فراہم کی گئی اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا اراضی کی قیمت وصول کی گئی، کس حساب سے اور کل کتنی رقم وصول ہوئی، کیا حکومت اس ریٹ پر سول محکموں کو بھی زمین فراہم کرنے کو تیار ہے؟

(ج) کیا تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور چولستان کے ایریا میں مختلف الاٹیں فوجی افسران کو گزشتہ دور حکومت میں الاٹ کی گئیں اور ان کی کیا قیمت وصول ہوئی اور ایک الاٹ میں کتنے مربع زمین فراہم کی جاتی ہے، تمام زمین کیا وزارت دفاع کے حوالہ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو، پنجاب نے گزشتہ پانچ سال یعنی 2008 سے 2013 تک سرکاری اراضی تعداد ی 7000 ہزار ایکڑ، واقع چولستان (بہاولپور)، GHQ (Cultivable Waste land) راولپنڈی کو بذریعہ چٹھی مورخہ 2013-03-09 حوالہ کرنے کی منظوری دی اس اراضی کو GHQ راولپنڈی کو باقاعدہ منتقلی بذریعہ چٹھی مورخہ 14-06-13 کی گئی ہے یہ اراضی آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت پاک فوج کے شہداء کے خاندانوں اور معذور ہو جانے والے جوانوں کے لئے مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا زرعی ارضی GHQ راولپنڈی کو آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت بلا معاوضہ دی گئی۔ تاہم GHQ اور حکومت پنجاب کے درمیان طے پانے والی شرائط وضوابط کے تحت الاٹیان سے قیمت وصول کر کے حکومتی خزانہ میں جمع کی جائے گی۔ اس حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک مشترکہ کمیٹی جس میں محکمہ کالونیز کے ساتھ پاک فوج کی نمائندگی

بھی ہو گی بنادی گئی ہے جس کی میٹنگ عنقریب منعقد کی جارہی ہے اس میٹنگ میں طے شدہ شرائط و ضوابط بعد منظوری مجاز اتھارٹی جاری کر دی جائیں گی اور اس میں طے شدہ قیمت الاٹیان سے وصول کی جائے گی سابقا شرائط و ضوابط جو کہ 2003 میں جاری کی گئی تھیں اس کے مطابق زمین کی قیمت۔/60روپے فی پیداواری یونٹ مقرر کر کے الاٹیان سے وصول کی گئی۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جات ماسوائے کمرشل محکمہ جات کو بلا معاوضہ زمین مہیا کی جاتی ہے اور وفاقی حکومت کے محکمہ جات کو پالیسی 2013 کے مطابق زمین مارکیٹ ریٹ مع 10 فیصد سرچارج پر فروخت کی جاتی ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں یعنی 2008 سے 2013 تک TDA (تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) کے ایریا میں کوئی سرکاری زمین GHQ کو نہ دی گئی ہے۔ کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے اس دوران 7000 ایکڑ اراضی واقع چولستان (بہاولپور)، GHQ راولپنڈی کو آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت منتقل کی گئی ہے اس کی شرائط و ضوابط جس میں زمین کی قیمت بھی شامل ہو گی طے کرنے کا عمل جاری ہے یہ زمین GHQ اپنے پیمانے کے مطابق فوجی افسران و جوانان کو الاٹ کرتا ہے ہر لاٹ کا سائز الاٹی کے رینک کے مطابق متعین ہے جو کہ NCOs کو 12½ ایکڑ جونیئر کمیشنڈ آفیسرز کے لئے 20 ایکڑ اور آفیسرز کے لئے 50 ایکڑ ہے۔

سرگودھا: موضع روشن پور کے سیلاب متاثرین اور حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*6539: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع روشن پور تھانہ میانی تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ، کتنے مکان اور کتنے افراد سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثر افراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل زرعی رقبہ 196 ایکڑ متاثر ہوا جبکہ دوران سیلاب کوئی مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر نہ ہوا۔ اسی طرح فصلات کی مد میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا۔

(ب) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا جن میں سے 31 مالکان متاثرین کو مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب -/10,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ 8,75,000/- روپے معاوضہ دیا گیا۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ آمدہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) لاہور 04 افراد کی NADRA کی جانب سے verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پے آرڈر تیار نہ ہوئے اور ان کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔

(د) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مد میں اہل قرار نہ دیا گیا مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں روشن پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہرا۔

کچی آبادی سکیم کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6910: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے کچی آبادی سکیم کو رورل اربن ایریا ریگولر کرنے کے لئے 2012 میں قانون سازی کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا نوٹیفکیشن نومبر 2012 میں جاری ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد تحصیل بھیرہ میں اب تک کتنی آبادیوں کو ریگولر کیا گیا اور اب تک کن دیہاتوں کی کچی آبادیاں ریگولر نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوٹیفکیشن کے اجراء کے تین سال بعد بھی تحصیل بھیرہ میں اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ اگر حکومت ان کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 11۔12۔31 تک قائم ہونے والی کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لئے بذریعہ قانون سازی پنجاب کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کی گئی۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔ کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں ایسی تمام کچی آبادیز کا سروے جو مورخہ 11۔12۔31 تک موجود ہوں متعلقہ ڈی سی اوز کی زیر نگرانی کروایا گیا چنانچہ اسی سروے کی روشنی میں ڈی سی او، سرگودھا نے تحصیل بھیرہ کی رورل اور اربن ایریا میں قائم کسی کچی آبادی کا ریکارڈ محکمہ ہذا کو نہ بھجوایا جس کی بناء پر تحصیل بھیرہ کی کسی کچی آبادی کا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں رورل اور اربن ایریا میں سکیم 2012 میں کوئی کچی آبادی رپورٹ نہ کی گئی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹیفکیشن ریگولر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع بہاولنگر میں سیلاب سے ہوئے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

22: جناب شوکت علی لا لیکا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 کے سیلاب میں ضلع بہاولنگر میں کتنے گاؤں سیلاب کی نذر ہوئے اور کتنی سڑکات کو نقصان پہنچا؟

(ب) ان نقصانات کے ازالہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2013 میں آنے والے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے ڈی سی او بہاولنگر نے ضلع کا تفصیلی سروے کروایا۔ سروے رپورٹ کے مطابق ضلع بہاولنگر کے درج ذیل 53 گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے۔

تحصیل بہاولنگر	13
تحصیل چشتیاں	11
تحصیل منچن آباد	29
ٹوٹل	53

اور سڑکوں کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) سروے رپورٹ کے مطابق سیلاب 2013 کی وجہ سے ضلع بہاولنگر میں 73 مکانات تباہ ہوئے۔ جن میں سے 54 مکانات مکمل تباہ ہوئے اور 19 مکانات جزوی طور پر متاثر ہوئے۔ حکومت پنجاب نے مکانات کے نقصانات کے ازالہ کے لئے مورخہ 13-10-29 کو مبلغ -/1,905,000 روپے کی رقم متاثرین کو ادائیگی کے لئے ڈی سی او بہاولنگر کو بھجوادی ہے۔

ڈی سی او بہاولنگر کی چٹھی مورخہ 14-05-10 کے مطابق متاثرین میں تاحال کوئی رقم تقسیم نہ کی گئی ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل کمیٹی برائے تصدیق نقصانات نے تحصیل چشتیاں کے ہونے والے بوگس سروے کو مسترد کر دیا ہے۔ تحصیل چشتیاں کا بوگس سروے کرنے والے اہلکاروں کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی اور انہیں سزا بھی دے دی گئی ہے۔

ساہیوال: گھوڑی پال سکیم کا رقبہ الاٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

289: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھوڑی پال سکیم ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے بیان کریں، بالخصوص پی پی۔222 میں واقع تمام گھوڑی پال سکیم کے رقبہ جات مع الاٹی تحریر کریں؟

(ب) گھوڑی پال سکیم کے لئے کن کن شرائط اور کتنی اراضی کا ہونا ضروری ہے، اس کی اہلیت کے کون کون سے لوگ ہوتے ہیں معیار کی بھی وضاحت کریں؟

(ج) سال 12۔2011 اور 14۔2013 کے دوران کتنے لوگوں کو گھوڑی پال سکیم کے تحت رقبہ الاٹ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ مدت کے دوران جن لوگوں کو گھوڑی پال سکیم میں شامل کیا گیا، ان کے نام و پتا جات اور موضع اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت کوئی فلاحی ادارہ مثلاً سکولز و کالجز ہاسٹلز، ڈسپنسریز وغیرہ بنانے کے لئے مذکورہ سکیم میں سے اراضی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے وضاحت کی جائے اگر نہیں تو وجہ سے مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گھوڑی پال سکیم کے تحت تحصیل ساہیوال میں 18660 ایکڑ رقبہ 732 افراد کو الاٹ کیا گیا ہے اور تحصیل چیچہ وطنی میں 28198 ایکڑ 3 کنال اور 4 مرلہ رقبہ 1114 افراد کو الاٹ کیا گیا ہے۔

تفصیل رقبہ پی پی۔222 ساہیوال

الاٹی	رقبہ
298	7504 ایکڑ

(ب) گھوڑی پال سکیم کی شرائط درج ذیل ہیں:۔

گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن نمبری CLI-2537/83-4292 مورخہ 09-08-1983 میں شرائط جاری کی ہیں۔ نوٹیفکیشن کی کاپی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کی چیدہ چیدہ شرائط درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ کو مزارعین کے انتخاب میں مکمل اختیار ہو گا۔ (ضلع میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈسٹرکٹ کلکٹر ان اختیارات کا استعمال کرتا ہے)۔
2. مزارع صرف اراضی افزائش نسل برائے حیوانات (گھوڑی/گائے) کے لئے استعمال کرے گا۔
3. مزارع گورنمنٹ سے وفادار رہے گا۔
4. مزارع گورنمنٹ و سیمی گورنمنٹ یا خود مختار ادارے کا ملازم نہ ہو گا۔ مزارع اس علاقے میں رہنے کا پابند ہو گا جس میں زمین واقع ہے لیکن بعض حالات میں مزارع اپنی عارضی غیر موجودگی میں ایک بااختیار ایجنٹ مقرر کر سکے گا جس کی منظوری ڈائریکٹر ریمونٹ ویٹرنری فارم سے لینا ہو گی۔
5. مزارع بذریعہ انتقال۔ رہن وغیرہ حقوق فروخت یا منتقل کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔
6. مزارع کو نہ زمین خریدنے کا حق ہو گا اور نہ ہی وہ قابض مزارع کہلوانے کا حقدار ہو گا۔

7. زمین کا قبضہ لینے کے چھ مہینے کے اندر اندر مزارع کا اس موضع میں رہائش رکھنا ضروری ہے اور جانوروں کے لئے اصطبل کی تعمیر ڈائریکٹر ریمونٹ اور ویٹرنری فارمز کی ہدایت اور سفارشات کے مطابق کرے گا۔
8. مزارع جب اور جہاں معائنہ کے لئے ضرورت ہو گی سٹاک پیش کرنے کا پابند ہو گا۔ ڈائریکٹر کسی بھی وقت یا اس کا کوئی نمائندہ زمین کا معائنہ کرنے کے لئے بااختیار ہو گا۔
9. جانوروں کی نسل کے بارے میں فیصلہ کرنے میں ڈائریکٹر بااختیار ہو گا۔ مزارع درآمدی جانور کی صورت میں ایک سال جبکہ مقامی جانور کی صورت میں چھ ماہ میں گھوڑی، گائے یا بھیڑ رکھنے کا پابند ہو گا جو نسل کشی کے لئے مناسب ہو اپیمانہ درج ذیل ہو گا:۔
   a) 50ایکڑ رقبہ میں ایک درآمدی گھوڑی یا(2)درآمدی گائے۔
   b) 25ایکڑ رقبہ پر ایک مقامی گھوڑی یا ایک مقامی گائے
   c) پانچ کنال رقبہ پر ایک بھیڑ

(ج) سال12-2011 تا سال14-2013 میں دو مربع جات پر احمد افتخار ولد افتخار احمد چک نمبرR-5/78، رقبہ تعدادی12-M 200-K اور منیر احمد ولد محمد حسین، چک نمبرL-12/89 تحصیل چیچہ وطنی رقبہ تعدادی 202 کنال 13 مرلے گھوڑی پال سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے۔

(د) تفصیل جز(ج) میں پہلے ہی بیان کر دی گئی ہے۔

(ہ) گھوڑی پال سکیم میں سے کسی بھی فلاحی سکیم کے لئے الاٹمنٹ کرنے کی کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کسی بھی ایسے رقبے کو فلاحی طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

صوبہ بھر میں قدرتی آفات میں ہنگامی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

303: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

قدرتی آفات سے بچاؤ کے لئے حکومت نے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کتنا فنڈز رکھا، اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

بعد از قدرتی آفات محکمہ خزانہ متاثرہ اضلاع کے متاثرین کو جانی و مالی نقصان کے معاوضہ کی ادائیگی کے لئے حسب ضرورت رقوم فراہم کرتا ہے، تاہم سال13-2012 اور 14-2013

کے دوران سیلاب متاثرین کے لئے متاثرہ اضلاع کو حسب ذیل فنڈز فراہم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2012-13

معاوضہ برائے (58) اموات متاثرین 29.00 ملین روپے

2013-14

1۔ معاوضہ برائے (111) اموات متاثرین 55.50 ملین روپے

2۔ مکانات کی بحالی کے لئے امداد 49,87,05,000 روپے

3۔ کھاد اور بیج کے لئے امداد 45,66,78,000 روپے

سیلاب کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

312: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کب قائم کیا گیا اور اس کے قائم کرنے کے کیا مقاصد تھے؟

(ب) اپنے قیام کے بعد سے لے کر 2014 تک اس ادارے نے کیا اہم اور بڑے کام سرانجام دیئے؟

(ج) 2014 میں آنے والے سیلاب کی روک تھام اور نقصانات کو کم کرنے کے لئے اس ادارے نے کیا اقدامات اٹھائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ریلیف ڈیپارٹمنٹ 1975 میں قائم کیا گیا۔ 2011 میں رولز آف بزنس میں ترمیم کر کے اس کا نام ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا گیا۔ جس کا مقصد قدرتی آفات مثلاً بارش، ژالہ باری، سیلاب اور زلزلہ وغیرہ کے لئے بروقت حفاظتی اقدامات اور متاثرین کو امداد مہیا کرنا ہے۔

پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقہ جات کا سروے بابت نقصانات کیا جاتا ہے اور متاثرہ مواضعات کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے جس کی رو سے حکومتی محصولات، زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے بذریعہ نوٹیفکیشن درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے متاثرہ اضلاع میں زرعی قرضہ جات کی

وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں علاوہ ازیں حکومت پنجاب متاثرین کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کرتی ہے۔

(ب) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قیام کے بعد حکومت پنجاب کی طرف سے قدرتی طور پر آنے والی آفات کی وجہ سے پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقوں کا سروے ضلعی حکومتوں سے کروایا جاتا ہے۔ بعد ازیں ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ ان متاثرہ مواضعات کو آفت زدہ قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے۔ حکومتی محصولات مثلاً زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مزید برآں متعلقہ بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے مواضعات میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے لوگوں کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ اضلاع میں متاثرین بارش و سیلاب کو ٹینٹ اور خوراک بھی فراہم کی جاتی ہے۔

2005 کے زلزلے کے دوران حکومت پنجاب نے نہ صرف پنجاب بلکہ متاثرین زلزلہ صوبہ خیبر پختونخوا کی امداد اور بحالی کے لئے اقدامات کئے اور صوبہ پنجاب میں دوران سال 11-2010، 12-2011، 2013 بوجہ بارش اور سیلاب ہونے والے نقصانات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے نہ صرف پنجاب بلکہ صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے IDPs کی بھی مالی امداد و بحالی متاثرین کے لئے اقدامات کئے۔

علاوہ ازیں سال 2013 کے دوران ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ کو بھی قحط سالی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے متاثرین کی خوراک اور خیموں کی شکل میں امداد کی۔

(ج) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام متاثرین سیلاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ محکمہ انہار نے فلڈ 2010 کے تجربات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ 2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے جن کی بدولت فلڈ 2014 کے دوران ممکنہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ محکمہ کے اہم سٹرکچر کو بچانے کے لئے جہاں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سیکشنز کو فوج، انتظامیہ و محکمہ آبپاشی کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر آپریٹ کیا جن میں

دریائے چناب پر خانکی ہیڈ ورکس، تریموں ہیڈ ورکس، گڑھ مہاراجہ برتیج، ہیڈ محمد والا برتیج، دوآبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکشنز شامل ہیں ان بریچنگ سیکشنز کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحقہ علاقوں کو خالی کرالیا گیا اس سیلاب سے محکمہ انہار کے فلڈ بندوں اور نہروں کے پشتوں پر 350 شگاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نہری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقہ جات میں سے سیلابی پانی کو بھی نکال دیا گیا۔ تاکہ ربیع کی فصل وقت پر کاشت ہو سکے۔ علاوہ ازیں آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ رپورٹ 2014 کی تیاری جاری ہے۔ آئندہ سیلابوں سے بچاؤ کے لئے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23۔ اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6۔ نومبر 2014 کو دوسرا اجلاس مورخہ 14۔11۔26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

سیلاب 2014 میں ہونے والے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

316: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں 2014 میں آنے والے سیلاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی کیا تفصیلات ہیں؟

(ب) سیلاب متاثرین کی کن کن کیٹیگریز میں کیا کیا مدد کی گئی؟

(ج) مستقبل کی پیش بندی اور سیلاب کے نقصانات سے بچنے کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب میں 2014 میں آنے والے سیلاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے متاثرین سیلاب کو معاوضہ برائے جانی اموات، مکانات اور زرعی فصلات کے نقصان کے حوالے سے سولہ اضلاع میں امدادی رقوم ڈی سی او صاحبان کی نگرانی میں ہونے والے سروے کے مطابق متاثرین سیلاب کو دو مراحل میں تقسیم کیں۔

معاوضہ فی کس موت کی صورت میں ادائیگی	16.00لاکھ روپے
مکمل تباہ شدہ فی مکان کی تعمیر نو کے لئے کل امدادی رقم	80,000روپے
جزوی متاثرہ مکانات کی بحالی کے لئے کل امدادی رقم	40,000روپے
نقصان شدہ فصل کا معاوضہ فی ایکڑ	10,000روپے
(حد12.5ایکڑ فی متاثرہ کاشتکار)	

پنجاب نیشنل کلیمٹیز ایکٹ1958 کے مطابق سیلاب 2014 میں فصلات کو نقصانات کی وجہ سے 1336 مواضعات کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے اور حکومتی محصولات آبیانہ، زرعی انکم ٹیکس، ڈویلپمنٹ cess، لوکل ریٹ سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

مزید برآں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے غریب گھرانوں کو فی خاندان مبلغ -/10,000 روپے کی مالی مدد بھی، "روزگار سپورٹ پروگرام" کے تحت ادا کی گئی۔

(ج) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کا کام متاثرین سیلاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ محکمہ انہار نے فلڈ2010 کے تجربات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے جن کی بدولت فلڈ2014 کے دوران ممکنہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ محکمہ کے اہم سٹرکچر کو بچانے کے لئے جہاں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سیکشنز کو فوج، انتظامیہ و محکمہ آبپاشی کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر آپریٹ کیا جن میں دریائے چناب پر خانکی ہیڈورکس، تریموں ہیڈورکس، گڑھ مہاراجہ بریج، ہیڈ محمد والا بریج، دوآبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکشنز شامل ہیں ان بریچنگ سیکشنز کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحقہ علاقوں کو خالی کرالیا گیا اس سیلاب سے محکمہ انہار کے فلڈ بندوں اور نہروں کے پشتوں پر 350 شگاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نہری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقہ جات میں سے سیلابی پانی کو بھی نکال دیا گیا ہے تاکہ ربیع کی فصل وقت پر

کاشت کی جا سکے۔ مزید آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ رپورٹ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز وآراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22اور 23۔اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخہ 14-11-01 کو دوسرا اجلاس مورخہ 14-11-26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

ضلع گجرات میں محکمہ مال کی سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

406: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں محکمہ مال کی کتنی سرکاری اراضی موجود ہے، اس میں کتنی اراضی بنجر اور غیر آباد ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر کس کس کو دی گئی ہے اور اس سے سالانہ آمدن کتنی ہوئی ہے۔ تفصیل 12۔2011 اور 14۔2013 کی بتائیں؟

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، کیا حکومت سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ مال کی کل سرکاری اراضی 3965 کنال 11 مرلے موجود ہے۔ جس میں 26 کنال رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے۔

(ب) ضلع گجرات ہذا میں 714 کنال رقبہ لیز پر دیا گیا جس کی فہرست (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سال 2012 میں -/425266 روپے، سال 2013 میں -/586440 روپے اور سال 2014 میں -/467607 روپے سالانہ آمدن ہوئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں 1282 کنال 2 مرلے رقبہ پر لوگوں نے ناجائز تجاوز کر رکھا ہے جس میں سے 12 کنال رقبہ کو واگزار کرا لیا گیا ہے اور باقی 1270 کنال، 2 مرلے رقبہ واگزار کرانے کے لئے متعلقہ ریونیو افسران کارروائی مطابق ضابطہ شروع کر چکے ہیں۔

ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

409: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام کب شروع ہوا اور اس کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) اب تک ضلع گجرات کے کتنے موضع جات کی اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اب تک ضلع گجرات میں اس کام پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کام پر کل کتنا سٹاف متعین ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں کام بندوبست سال 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور مطابق شیڈول کام بندوبست 31۔ دسمبر 2014 تک مکمل ہونا تھا۔

(ب) ضلع گجرات کے کل 1084 مواضعات ہیں جن میں سے 1053 مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے اربن ایریا میں شامل 23 مواضعات کی جمع بندی تیار ہو رہی ہے 4 مواضعات زیر اشتمال ہیں اور 4 مواضعات زیر بندوبست ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں کام بندوبست کو سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اور متفرق اخراجات میں تقریباً مبلغ۔/22,44,70,595 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

ضلع گجرات میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لئے 325 ملازمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مہتمم بندوبست	01
2۔	نائب تحصیلدار (بندوبست)	15
3۔	قانونگو	26
4۔	پٹواری	243
5۔	سٹینوگرافر	02
6۔	جونیئر کلرک	04
7۔	ڈرائیور	03
8۔	نائب قاصد	26
9۔	مالی	01

10۔	چوکیدار	02
11۔	سویپر	02

(د) ضلع گجرات میں کام بند وبست 30۔ جون 2015 تک مکمل ہو جائے گا۔

پی ڈی ایم اے کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

526: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ڈی ایم اے (پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی) کے دفاتر صوبہ پنجاب میں کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کون کون سے افسران و اہلکاران کون کون سی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) پی ڈی ایم اے کو فنڈز کہاں سے اور کس بنیاد پر مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ج) یکم جولائی 2012 سے آج تک پی ڈی ایم اے کو کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ کئے گئے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) PDMA (پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی) کا دفتر A-40 لارنس روڈ لاہور پر واقع ہے علاوہ ازیں پنجاب کے ہر ضلع میں NDMا یکٹ 2010 کے تحت ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی قائم کر دی گئی ہے جس کا چیئرمین متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ہے اور کسی بھی آفت یا ناگہانی صورت میں تمام ضلعی افسران اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جس میں ضلعی انتظامیہ کے تمام افسران شامل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) PDMA پنجاب کے تمام اضلاع میں جہاں کوئی قدرت آفت یا ناگہانی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے وہاں پر متعلقہ ضلع کی انتظامیہ پی ڈی ایم اے کو اپنا کیس بمعہ سفارشات ارسال کر دیتی ہے تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد محکمہ خزانہ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ متعلقہ ڈی سی او کو فنڈز کی ادائیگی کر دی جائے گی جو حسب ضرورت متعلقہ ضلع میں خرچ کی جاتی ہے تاکہ بروقت فوری اقدامات کئے جا سکیں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مل سکے۔

(ج) یکم جولائی 2012 سے پی ڈی ایم اے پنجاب کو جو فنڈز بذریعہ بجٹ دیئے گئے اور جہاں جہاں خرچ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

587: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال محکمہ ریونیو کا کل کتنا سٹاف ہے جو کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ پر تعینات ہے، ان کی تفصیل اور ان کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کی حالیہ پوزیشن کیا ہے اور کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔ مزید پراسیس کب تک مکمل ہو جائے گا اور مکمل فنکشنل ہو گا، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام ماہ اگست سال 2013 میں شروع کیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے دستیاب تمام 522 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کی جا چکی ہے جبکہ بقایا 10 مواضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ضلع ساہیوال کے 501 مواضعات کی ویریفکیشن کا کام مکمل کر لیا گیا ہے اور 264 مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن مکمل کر لی گئی ہے ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جہاں سے عوام الناس کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی سہولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے لئے اس وقت ٹوٹل 30 افراد اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

تحصیل ساہیوال:	(1)	سروس سنٹر انچارج،
	(1)	اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج
	(1)	ریونیو افسر
	(17)	سروس سنٹر آفیشلز
تحصیل چیچہ وطنی:	(1)	سروس سنٹر انچارج،
	(1)	ریونیو افسر
	(17)	سروس سنٹر آفیشلز

مندرجہ بالا تمام عہدوں کی اسامیوں کو ایس اینڈ جی اے ڈی کے منظور شدہ سروس رولز کے مطابق اخبارات میں شائع کر کے خواہشمند امیدواروں سے درخواستیں مطلوب کی جاتی ہیں۔

سروس سنٹر انچارج اور اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج کے short listed امیدواروں کا تحریری امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئرپرسن)، فنانس ڈیپارٹمنٹ ،پی اینڈ ڈی ،پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

ریونیو افسران کے short listed امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئرپرسن)، فنانس ڈیپارٹمنٹ ،پی اینڈ ڈی ،پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

سروس سنٹر آفیشلز کے short listed امیدواروں کا ٹائپنگ ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ان کے متعلقہ اضلاع میں انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے۔ انٹرویو کمیٹی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (چیئرپرسن) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، متعلقہ تحصیلوں کے اسسٹنٹ کمشنرز صاحبان اور پی ایم یو کے منتخب کردہ نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے۔

انٹرویو میں کامیاب امیدواران کو میرٹ کے تحت آفر لیٹر جاری کیا جاتا ہے۔

اس سارے پراسیس سے گزرنے کے بعد کامیاب منتخب کردہ امیدواروں کو پی ایم یو میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے سلسلہ میں دو ماہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے پھر ٹریننگ کے آخر میں پندرہ دن کے آن جاب ٹریننگ (آپریشنل اراضی ریکارڈ سنٹرز) پر کروائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ان کے متعلقہ سنٹروں پر بھیج دیا جاتا ہے۔

(ج) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک صوبہ بھر کے تمام دستیاب ریونیو ریکارڈ کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کا کام مکمل کیا جا چکا ہے کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت سمیت کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات کا آغاز صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع کی تمام 143 تحصیلوں میں شروع کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں یہ کہ تمام کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk پر بھی upload کر دیا گیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اور سیاسی قیادت کی انتہائی دلچسپی اور کاوش کی

بدولت یہ منصوبہ بیس اضلاع میں substantially complete ہو گیا ہے حکومت پنجاب باقی ماندہ سولہ اضلاع میں یہ منصوبہ جون 2015 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع لاہور میں ای ڈی او (ریونیو) کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

663: باؤ اختر علی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور ای ڈی او (ریونیو) کے تحت کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کے نام، گریڈ اور تعداد کیا ہے اور ان میں سے اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا ملازمین میں سے کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہو رہی ہے تو ان کے نام، کس کس بناء پر اور کب سے، تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا کوئی ملازمین عرصہ تین سال سے زائد سے ضلع میں مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو ان کے نام اور کب سے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ای ڈی او (ریونیو) کی پوسٹ مورخہ 11۔04۔20 کو ختم ہو چکی ہے اس لئے اس پوسٹ کے تحت فی الوقت کوئی بھی اسامی نہ ہے۔

(ب) ایضًا

(ج) ایضًا

لیّہ: مواضعات زیر اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

765: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیہ میں کتنے مواضعات زیر اشتمال ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا مواضعات کے اشتمال کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لیّہ میں مندرجہ ذیل کل (8) مواضعات زیر اشتمال اراضی ہیں جن کی سکیم ہائے اشتمال تاحال کنفرم نہ ہوئی ہے۔

تحصیل لیہ

1۔ موضع علیانی

2۔ موضع نوشہر نشیب

3۔ موضع لوہانچ نشیب

تحصیل کروڑ لعل عیسن

1۔ موضع کروڑ نشیب

2۔ بستی موسن شاہ

3۔ موضع مونگھڑ

تحصیل چوبارہ

1۔ موضع نواں کوٹ

2۔ موضع خیرے والا

(ب) اس وقت بروئے چٹھی نمبر CH(G)IV375-2013/417 مورخہ 04-11-2013 بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتمال بند ہے اور بروئے چٹھی مورخہ 13-11-12 بورڈ آف ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتمال اراضی لیہ de-notify ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتمال شروع نہیں ہوا اور سکیم کنفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتمال کا کام روک دیا تھا تاہم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخہ 13-11-04 اور 13-11-12 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے مختلف بنچز میں 32 رٹ پٹیشنز دائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنز کا فیصلہ نہیں ہوتا ان مواضعات میں اشتمال کا کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر 98/آر بی میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیل

895: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 98 آر بی بنگے تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد میں کتنا رقبہ سرکاری ہے مربع نمبر اور ایکڑ نمبر تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رقبہ پر گاؤں کے کچھ بااثر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، ناجائز قابضین کے نام و پتا اور زیر قابض رقبہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے اور اس میں ملوث سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر، فیصل آباد نے رپورٹ کی ہے چک ہذا میں اس وقت 4ایکڑ 4کنال اور 17مرلہ رقبہ سرکار موجود ہے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے مربعہ نمبر 31، کیلہ نمبران 2من، 9من، 12، 19من، 22من (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دیہہ ہذا میں کسی نے بھی رقبہ سرکار پر کوئی ناجائز قبضہ نہ کیا ہوا ہے اگر کوئی شخص رقبہ سرکار پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ سرکار واگزار کروادیا جاتا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رقبہ سرکار پر ناجائز قابضین یا ان کے معاونین بشمول سرکاری ملازمین کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ واگزار کروالیا جاتا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں زمین کا اشتمال کروانے کی سرکاری فیس سے متعلقہ تفصیلات

924: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گھریلو، کمرشل اور زرعی زمین کا انتقال کروانے کی سرکاری فیس کتنی ہے فی مرلہ کے حساب سے ٹاؤن وار اور یونین وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں فیس سے چار گنا زیادہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انتقال فیس کی تفصیلات نوٹیفکیشن نمبری 1587-2010/1597-LR-I مورخہ 30-06-2010 جاری کردہ بورڈ آف ریونیو پنجاب، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور یہ درست نہ ہے۔

میانوالی کے موضع جات کا اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

1095: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے موضع جات کا اشتمال ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کا اشتمال نہ ہوا ہے علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ ان تمام موضع جات کا اشتمال کب تک مکمل ہو جائے گا۔ ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے ضلع میانوالی کے کل مواضعات کی تعداد 256 ہے جن میں سے 129 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے اور 127 بقایا ہیں۔

129 مواضعات جن کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے:

تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 37 مواضعات ہیں جن کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

تحصیل پپلاں

تحصیل پپلاں میں 45 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں 47 مواضعات کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے۔

127 مواضعات جن کا اشتمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے۔

تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 71 مواضعات کا اشتمال اب تک مکمل نہ ہوا ہے اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 13۔11۔04 اور 13۔11۔12 کے تحت اشتمال کا کام ان مواضعات میں روک کر ان کو de-notify کر دیا گیا ہے۔

تحصیل پپلاں

تحصیل پپلاں میں 35 مواضعات ایسے ہیں جن کا اشتمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور ان مواضعات کی سکیم کنفرم نہ ہونے کی بناء پر اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 13۔11۔04 اور 13۔11۔12 کی روشنی میں اشتمال کا کام روک کر de-notify کر دیا گیا ہے۔

تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں کل 21 مواضعات ہیں جن میں سے 20 مواضعات کی سکیم کنفرم نہ ہونے کی بناء پر اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 13۔11۔04 اور 13۔11۔12 کے تحت de-notify کر دیا گیا ہے جبکہ موضع عیسیٰ خیل کی سکیم کنفرم ہونے کی وجہ سے اس میں اشتمال کا کام جاری ہے۔

1۔ موضع عیسیٰ خیل

اس کی مثل حقیقت اشتمال داخل صدر آفس میانوالی ہو کر موضع واپس محال نہ ہوا ہے کیونکہ مالکان دیہہ نے ایک اپیل بعنوان حبیب اللہ خان وغیرہ بنام افسر اشتمال وغیرہ دائر کی جو زیر کار روائی رہی۔ بعد ہائے ریکارڈ تیاری مثل حقیقت اشتمال اور داخلہ مثل حقیقت (صدر آفس موضع واپس محال کر دیا جائے گا۔

(ب) ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت نے ایسے مواضعات جن کی سکیم کنفرم نہ تھی بروئے چٹھی نمبر CH(G)IV375-2013/417 مورخہ 13۔11۔04 بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتمال بند ہے اور بروئے چٹھی مورخہ 13۔11۔12 بورڈ آف ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتمال اراضی میانوالی denotify ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتمال شروع نہیں ہوا اور سکیم کنفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتمال کا کام روک دیا تھا۔ تاہم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخہ 13۔11۔04 اور 13۔11۔12 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں 36 رٹ پٹیشنز دائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنز کا فیصلہ نہ ہوتا ان de notify مواضعات میں اشتمال کا کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

(اذان عصر)

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اذان تو مکمل ہو لینے دیتے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج پوری دنیا میں شور مچا ہوا ہے کہ امریکی ڈرون حملے کی وجہ سے پاکستان کی مشکلات بھی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور یہ ہماری آزادی پر، خود مختاری پر، ہماری sovereignty پر ایک کھلا حملہ ہے میں نے اس سلسلے میں ایک قرارداد جمع کروائی ہے اس سے پاکستان کی مشکلات بڑھ گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ امریکی سفیر کو مرکزی حکومت کو فوری طلب کر کے اُس سے جواب طلبی کرنی چاہئے میری یہ قرارداد ہے اور محترمہ فائزہ احمد ملک نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے اسے out of turn لے کر آج ہی اس پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، out of turn آئے گی لیکن اُس کا ایک طریق کار ہے اُس طریق کار کے مطابق آپ کو رولز suspend کرنے پڑیں گے لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو۔۔۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ رولز suspend کرنے کی قرارداد کے لئے سیکرٹری صاحب کو فرمائیں کہ وہ ہمیں دے دیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کو۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بھی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں آپ سب کی اکٹھی قرارداد ہو جائے گی۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کا انتظار تھوڑی دیر کر لیتے ہیں آج یہ ہماری مذمتی قرارداد approve ہونی چاہئے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ابھی پچھلے دو تین ہفتوں سے میرے علم میں آیا ہے کہ بھل صفائی کی مہم شروع ہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا شروع ہوا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! بھل صفائی کی مہم شروع ہوئی ہوئی ہے نہروں کی صفائی کی سالانہ مہم شروع ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے علم میں یہ بات کب آئی ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہی میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جو میرے حلقے میں ہو رہا ہے اور اس کے اندر میں آپ کی راہنمائی بھی چاہوں گا۔ پچھلے ہفتے میرے حلقے میں ایک گاؤں قصبہ ہے کنگن پور جس کو آپ بھی جانتے ہیں وہاں پر ایک بلڈوزر آیا اُس نے آگر پندرہ منٹ میں بھل صفائی کی مد میں نہر صاف کی ساری کی ساری وہاں سے مٹی اُٹھا کر مین کنگن پور شہر کی جو سڑک ہے اُس کے اوپر پھینک دی پندرہ منٹ ٹوٹل اُس نے وہاں پر کام کیا ساڑھے چار لاکھ روپے کا وہ ٹھیکہ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ سڑک بھی بند ہے، وہ بھل صفائی کے باقی ساڑھے چار لاکھ روپے کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کی کوئی تحریری چیز دیں میں ایسے کیسے کروں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا کہا اور آپ کا حکم، آپ زبانی حکم کریں۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں، نہیں Null and Void آپ تحریک لے آئیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر ہم رقعہ بازی میں پڑ جائیں گے تو بھل صفائی بھی ختم ہو جائے گی۔ میری درخواست ہے فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے زبانی حکم دینا ہے کتنے سارے منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور صاحبہ بیٹھیں ہیں آپ کسی کے ذمے لگا دیں اس کو وہ چیک کر لیں اگر یہ غلط ہے تو میں اس پر معذرت کر لوں گا اگر ٹھیک ہے تو اب موقع ہے آپ سے request ہے کہ میرے حلقے میں ساری نہریں ٹیل پر ہیں وہاں پر پانی ویسے ہی کم آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! مواصلات و تعمیرات کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ اریگیشن کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: اریگیشن بھی ہے اور مواصلات و تعمیرات بھی ہے سڑک آپ کی بھی روکی ہوئی ہے بقول ان کے۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے آپ کسی کے ذمے بھی لگا دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اس کا خود خیال کریں اور مجھے بتائیں اُس کے بعد پھر بات کریں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1069/15 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے محکمہ داخلہ کے متعلق ہے۔ جی، اچلانہ صاحب! اس کا جواب دیں۔

قصور میں کم عمر بچوں میں صمد بونڈ کے نشہ کا تیزی سے پھیلنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!گزارش ہے اس سلسلہ میں جملہ سرکل افسران ضلع ہذا سے رپورٹ طلب کی گئی ہے بروئے رپورٹ جملہ سرکل افسران ضلع ہذا میں کہیں بھی سرعام صمد بونڈ کی فروخت نہ ہو رہی ہے مزید یہ کہ صمد بونڈ کے نشہ کی روک تھام کے لئے بذریعہ بیٹ افسران اور ڈھیری کانسٹیبلان صمد بونڈ ٹیوب فروخت کرنے والے تمام دکانداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صمد بونڈ ٹیوب کی سرعام فروخت نہ کریں بلکہ صرف دکانداروں اور ورکشاپ کے مالکان کو اس کی فروخت کیا کریں۔مزید یہ کہ تمام ایس ایچ اوز کو سختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کی نگرانی کریں تاکہ نئی نسل کو اس نشہ کی لعنت سے محفوظ رکھا جا سکے تاکہ وہ معاشرے کا کارآمد فرد بن سکے۔جملہ ایس ایچ اوز ضلع ہذا کو یہ بھی ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث افراد کی نگرانی رکھیں اور اگر کوئی فرد صمد بونڈ کی سرعام فروخت میں ملوث پایا جائے تو اُس کے خلاف فوری طور پر ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1123/15 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور سردار محمد آصف نکئی کی ہے۔جی،اچلانہ صاحب!یہ آپ کے متعلقہ ہے۔

لاہور اور پنجاب میں پان شاپس پر انتہائی خطرناک مجموعہ منشیات قوام اور گٹکے کی سرعام فروخت کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!اس بارے میں تمام ایس پی صاحبان متعینہ Investigation Wing سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے بروئے رپورٹ تحریر ہے روزنامہ "پاکستان" مورخہ 18-12-2015 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت میں کئی دھاہیوں سے پان شاپ پر خطرناک منشیات کے مجموعے سے تیار کئے گئے قوام اور گٹکے کی فروخت جاری ہے اسمبلی ہذا سے مطلع ہو کر تمام جملہ افسران اور ملازمین کو مطلع و بریف کیا گیا تاہم مزید نگرانی جاری ہے اگر کسی علاقہ میں کوئی بھی ایسے فعل کا مرتکب ہوا تو اس کے خلاف ضابطے کے تحت کارروائی

عمل میں لائی جائے گی۔صدر ڈویژن میں ایک مقدمہ 15/1535 مورخہ 07-12-2015 بجرم 141/2A(3) 11B8 Drug Ordinance 7835 smoking Act شق نمبر 14 شیڈول چہارم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005 کے تحت تھانہ ٹاؤن شپ میں بھی درج کیا گیا ہے جبکہ ہدایت پر عملدرآمد نہ کرنے والے افراد کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1124 ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!

لاہور میں اربوں روپے فراڈ کی بنیاد پر محکمہ مال کا ارین پٹوار سرکل کا ریونیو ریکارڈ غائب کروانے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کی خبر مورخہ 18۔دسمبر 2015 میں اٹھائے گئے سوالات کی بابت نظامت کاغذات زمین پنجاب کو مینول پٹوار خانہ سے جلد انتقالات پر سرکار روزنامہ جات عکس شجرہ جات سمیت اہم ریکارڈ غائب، چوری یا ڈکیتی کے واقعات رونما ہونے کی کوئی تحریری شکایات تا حال موصول نہ ہوئی ہیں۔ صوبہ بھر کے ریونیو ریکارڈ کی سکیورٹی پر جامع مربوط سسٹم رائج کرنے کی بابت جملہ تحصیل ہائے میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم ہو چکے ہیں جہاں مرحلہ وار ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔ جلد انتقالات پر سرکار متعلقہ تحصیل ہائے صدر ریکارڈ روم میں ڈسٹرکٹ کلکٹر کی زیر نگرانی محفوظ ہوتے ہیں۔ نظامت کاغذات زمین کو ضلع لاہور میں ارین پٹوار سرکل کے اہم ریونیو ریکارڈ غائب کئے جانے کی بابت کسی فورم کی جانب سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی چونکہ جلد انتقالات کے پرت سرکار صدر دفتر میں محفوظ کئے جاتے ہیں اور ان کا صدر ریکارڈ روم سے غائب ہونا ممکن نہیں ہے۔ روزنامہ جات، عکس شجرہ جات وغیرہ پٹواریاں، عملہ فیلڈ روزانہ کی بنیاد پر مرتب کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ پٹواریان کا زیر کار ریکارڈ پٹوار خانہ جات بھی محفوظ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/17 جناب امجد علی جاوید کی ہے،اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا اور یہ اچلانہ صاحب کے محکمہ سے متعلقہ ہے۔ جی، اچلانہ صاحب!

منشیات کی لعنت تعلیمی اداروں تک پہنچنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سال 2015 میں منشیات فروشوں کے خلاف وسیع پیمانے پر گرینڈ آپریشن کئے گئے جس میں منشیات فروشوں کے خلاف سال 2015 میں کل 588 مقدمات درج کئے گئے جس میں کل 5122 ملزمان کو جوڈیشل بھجوایا گیا۔ ملزمان سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد کی گئیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جناب سپیکر! چرس 1259.803 کلو گرام، ہیروئن 301.229 کلو گرام، افیون 22.384 کلو گرام، شراب 83878 بوتل، بھنگ 18851 لیٹر۔ اسی طرح سال 2016 میں بھی منشیات فروشوں کے خلاف گرینڈ آپریشن جاری ہے۔ سال 2016 میں آج تک 685 مقدمات درج ہوئے جن میں 700 ملزمان کو جوڈیشل بھجوایا گیا اور ملزمان سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد کی گئیں جن میں 167.673 کلو گرام چرس، 27.441 کلو گرام ہیروئن، 2.070 کلو گرام افیون، 9351 بوتل شراب۔

جناب سپیکر! تاحال ابھی تک کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے جس میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں منشیات فروشی ہو رہی ہو اور نہ ہی پہلے ضلع فیصل آباد کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے جس پر مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا ہو۔ مزید برآں ضلع فیصل آباد کے تمام ٹاؤنز، ایس پیز، سرکل افسران اور ایس ایچ اوز کو سختی سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کو مزید تیز کرتے ہوئے قانونی کارروائی عمل میں لائیں اور اس کاروبار میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے نیز تمام تعلیمی اداروں کی نگرانی مزید سخت کی جائے تاکہ نسل نوع کے مستقبل کو محفوظ بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 159 ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب ملک ندیم کامران کے محکمہ کے متعلق ہے۔ ملک صاحب! آپ جواب دیں گے یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دینا ہے؟

فیصل آباد و صوبہ کے دیگر ہسپتالوں کو زکوٰۃ و عشر کی جانب سے کروڑوں روپے جاری نہ کرنے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دوں گا۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب نے صوبائی سطح کے سرکاری و مخصوص نجی ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے مستحق زکوٰۃ مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے سال 16-2015 کے بجٹ میں مبلغ 24 کروڑ 88 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ یہ رقم ضلع فیصل آباد سمیت صوبہ بھر کے 45 سرکاری و مخصوص نجی ہسپتالوں کو دو ششماہی اقساط میں جاری کی جا چکی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں مستحق زکوٰۃ مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ کو کسی بھی مستحق مریض سے ادویات کی عدم فراہمی کے سلسلے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/178 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ محترمہ! آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے؟

درسی کتب عربی میں شائع ہونے والی احادیث اور آیات میں غلطیوں کی نشاندہی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے۔ تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کا ذیلی ادارہ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ درسی کتب کی اشاعت کا ایک بااعتماد ادارہ ہے جو بڑی پیشہ وارانہ مہارت اور احتیاط کے ساتھ نہ صرف اشاعت کا کام سرانجام دیتا ہے بلکہ قومی امنگوں اور جدید تقاضوں کے مطابق نصاب بھی تیار کرتا ہے۔ یہ ادارہ چھٹی سے بارہویں جماعت کے لئے عربی کی درسی کتب شائع کرتا ہے۔ تحریک ہذا کے ضمن میں مزید گزارش ہے کہ مذکورہ اخباری خبر میں پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی عربی کتب کی نشاندہی نہیں کی گئی جس میں کمپوزنگ کی غلطی ہو اور نہ ہی صفحات کا نمبر یا

جماعت بتائی گئی ہے۔اس کے علاوہ مطلع کیا جاتا ہے کہ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی موجودہ درسی کتب پرانی ہی طبع شدہ ہے اور اس میں کوئی نئی کتاب شامل نہیں جس میں اغلاط کا شبہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں Punjab Curriculum and Text Book Board Act 2015 کی روشنی میں ایسے تمام پبلشرز، پرنٹرز کو روزنامہ "نوائے وقت"، روزنامہ "دنیا" مورخہ 15-08-07 اور "ڈان" مورخہ 2015-08-09 میں تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ ہر قسم کی کتب کی اشاعت سے قبل پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ سے منظوری حاصل کریں بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے نوٹس میں فی الحال کسی بھی سطح کی عربی کتب میں غلطی نہ لائی گئی ہے اور اس سلسلے میں باور کرایا جاتا ہے کہ اگر عربی کی کسی کتاب میں کسی قسم کی بھی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی کر دی جائے۔ محکمہ نہ صرف فوری طور پر اس کا تدارک کرے گا بلکہ ذمہ داران کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی بھی کرے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 185/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اور یہ اچلانہ صاحب کے محکمہ کے بارے میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 185/16 کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 199/16 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ ثقلین صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے؟

محکمہ اوقاف سرکل خانپور موضع گلانی میں ایک ارب روپے مالیتی رقبہ کو عملہ کی ملی بھگت سے آدھی قیمت پر فروخت کرنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! بمطابق ریکارڈ دربار حضرت غلام فرید سے منسلکہ وقف رقبہ تعدادی 429 ایکڑ ایک کنال 2 مرلے واقع موضع گلانی تحصیل لیاقت پور میں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Auqaf/60(55)3 مورخہ 1960-10-18 محکمانہ

تحویل میں لیا گیا۔ نوٹیفکیشن کے بعد کل اراضی کو 36 عدد لاٹس کی صورت میں کاشتکاری کے لئے سالانہ پٹہ پر نیلام کیا جارہا ہے۔ بمقابق رپورٹ منیجر اوقاف خان پور سرکل مورخہ 2016-03-07 کو بذریعہ ٹیلی فونک اطلاع ہوئی کہ کچھ لوگ کھاتہ نمبر 857 کلہ نمبر 16/4/365 ملکیتی محکمہ اوقاف پر ناجائز تعمیرات کر رہے تھے تو فوری طور پر موقع پر پہنچا جہاں جام نذر ولد مرید، منیر احمد ولد حضور بخش قوم موہانہ، عبدالعزیز ولد شیر محمد قوم واہگو، طارق ولد غلام قاسم قوم واہگو، اختر ولد غلام حسین قوم موہانہ اور دیگر چھ اشخاص نامعلوم سکنہ موضع گلانی ناجائز وقف رقبہ پر مٹی ڈال کر قبضہ کر رہے تھے۔ ان کو اس غیر قانونی عمل سے روکا گیا لیکن وہ اس غیر قانونی عمل سے باز نہ آئے۔ موقع پر پولیس کو طلب کیا گیا اور پولیس کی موجودگی میں تعمیر کردہ جھونپڑی گرادی گئی اور نلکا اینٹیں قبضہ میں لے لی گئیں۔ موقع پر جہاں نذر ولد مرید احمد گرفتار ہوا اور دیگر منیر احمد ولد حضور بخش قوم موہانہ، عبدالعزیز ولد شیر محمد قوم واہگو، طارق ولد غلام قاسم قوم واہگو، اختر ولد غلام یسین قوم موہانہ وغیرہ موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ناجائز تعمیرات کی بابت ان افراد کے خلاف تھانہ شیدانی شریف تحصیل لیاقت پور میں مقدمہ نمبر 16/102 کا اندارج کر لیا گیا۔ اخبار میں شائع شدہ خبر اس حد تک تو درست ہے کہ موضع گلانی میں واقع محکمہ اوقاف کی اراضی واقع کھاتہ نمبر 857 کلہ نمبر 4/365 پر ناجائز قبضہ کی کوشش کی جارہی تھی جبکہ موضع میں محکمہ کے رقبہ پر چالیس فیصد قبضہ، ملازمین کی ملی بھگت اور 10 لاکھ فی ایکڑ کے عوض فروخت کرنے والی تحریر بے بنیاد جھوٹی اور حقائق کے برعکس ہے جو صرف اور صرف خبر کی طرف لوگوں کی توجہ بڑھانے اور اخبار کی سرکولیشن اضافہ کے مدنظر شامل کی گئی۔ محکمہ اپنے زیر تحویل رقبہ جات کے تحفظ میں ہر وقت کوشاں ہے اور کسی طرف سے ناجائز قبضہ کی کوشش کو بروقت ناکام بناتے ہوئے رقبہ پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، Not pressed اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 16/68 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، اچلانہ صاحب!

صوبہ میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لٹر شراب بنانے کا انکشاف

(۔۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کے جواب کے ضمن میں عرض ہے کہ قلمی ہے کہ اسمبلی ہذا کی بابت محکمہ پولیس صاحبان ڈویژن لاہور سے تحریری رپورٹس

حاصل کی گئی ہیں۔ جو تحریر ہے کہ اسمبلی ہذا کی بابت کینٹ ڈویژن میں 84 مقدمات درج ہوئے، سٹی ڈویژن میں 72 مقدمات درج کر کے 870 بوتل شراب برآمد کی گئی جبکہ شراب نوشی کرنے والوں کے خلاف تین مقدمات درج رجسٹرڈ کئے گئے۔ اقبال ٹاؤن ڈویژن میں 71 مقدمات درج رجسٹرڈ کئے گئے، صدر ڈویژن میں چالو بھٹی کے تین مقدمات درج کئے گئے، ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں 56 مقدمات درج کر کے 1869 لٹر شراب برآمد کی گئی تاہم یوحنا آباد میں زہریلی شراب پینے کی وجہ سے جو ہلاکتیں ہوئی۔ اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 16/85 مورخہ 2016-01-09 بجرم 302، 375 ت پ تھانہ نشتر کالونی درج ہو کر تفتیش بذریعہ مراد رسول ایس آئی ہوم ایسڈ سیل کاہنہ لاہور عمل میں لائی جارہی ہے جبکہ سول لائن ڈویژن میں کوئی واقعہ پیش نہ آیا ہے تاہم ڈویژن ہائے میں کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے کسی فعل میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے لہٰذا ان کے آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی۔ آج mover بھی تشریف نہیں لائے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اب آدھ گھنٹہ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 6 بج کر 5 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر Procurement of Wheat پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر صاحب کی تقریر سے ہوگا جو ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام دے دیں۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان اور معزز ممبران کا انتہائی شکر گزار ہوں جنہوں نے موقع دیا کہ میں انہیں تھوڑا سا بتا سکوں کہ 17-2016 میں گندم کی خریداری کے حوالے سے ہماری پالیسی کیا تھی اور اُس کے بعد میں اپنے معزز ساتھیوں کو دعوت دوں گا کہ وہ اس پر بحث کریں اور ہم باجماعت یہاں پر موجود ہیں۔ وزیر زراعت یہاں پر موجود ہیں، ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں، سیکرٹری خوراک، ڈائریکٹر خوراک سمیت تمام عملہ یہاں پر موجود ہے تاکہ معزز ممبران کے مفید مشوروں سے ہم فیض یاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! جب ہم procurement start کرنے گئے تو آپ کے علم میں ہے اور جو معزز ممبران اس business سے related ہیں اُن کو پتا ہے کہ اُس وقت محکمہ خوراک پر بہت pressure تھا کیونکہ international level پر گندم کی مارکیٹ بہت low تھی۔ اُس وقت ہمارے پاس stocks میں کم و بیش 21 لاکھ میٹرک ٹن کے قریب گندم موجود تھی تو مارکیٹ میں بہت سی rumours تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ محکمہ خوراک شاید خریداری نہیں کرے گا کیونکہ محکمہ زراعت کے اعداد و شمار بتا رہے تھے کہ گندم کی فصل بہت اچھی ہے تو کہا جا رہا تھا کسان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوگا اور عجیب طرح کی باتیں ہمیں سننے کو ملتی تھیں۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے پاس یہ بات گئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ کئی میٹنگز کیں اور انہوں نے ہمیں واضح طور پر حکم دیا کہ آپ نے ہر صورت میں کسان کی محنت کے صلہ کو secure کرنا ہے اور اس کو اس کی فصل کی قیمت ملنی چاہئے اس کے لئے ہم نے پالیسی دینے سے پہلے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے visits شروع کئے۔ ہم نے ان visits کے دوران کمشنرز، ڈی سی اوز، عوامی نمائندوں اور بالخصوص کسانوں کے نمائندوں کو

دعوت دی اور وہاں پر بڑے لمبے sessions کئے۔ان سے تجاویز لیں کہ آپ بتائیں کہ ہم آپ کی کس طرح ان حالات میں مدد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں جب حالات کی بات کرتا ہوں تو میں نے پہلے کہا ہے کہ جب ہم procurement کرنے گئے تو اس وقت 21لاکھ میٹرک ٹن گندم ہمارے پاس گوداموں میں موجود تھی اور ہمارے گودام بھرے ہوئے تھے مگر حکومت کا کام ہوتا ہے کہ اس نے کسانوں کے interest کو دیکھنا ہے۔اس گندم کی فصل سے پہلے دو دفعہ کسان بری طرح پٹ چکا تھا۔ہم جب ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں جاتے تھے ان کے نمائندوں سے بات کرتے تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ لوگوں میں بہت زیادہ تشویش پائی جاتی تھی کہ شاید اس دفعہ خرابی ہونے کا امکان ہے مگر وزیر اعلیٰ نے پہلے تو فوری منظوری دی کہ 40لاکھ میٹرک ٹن گندم ہی خریدی جائے گی اور اس کے مطابق ہی انتظامات کئے جائیں اس کے لئے ہم نے وقت پر 130۔ارب کے loans کے arrangements کئے بلکہ تاریخ کے سب سے lowest markup پر arrange کئے۔

جناب سپیکر!محکمہ خوراک جو پالیسی متعارف کراتا ہے تو پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم field میں گئے اور نمائندوں سے ہم نے recommendations لیں۔جہاں پر نمائندگان نے بہت ساری شکایات کیں اور کہا کہ ہمیں یقین دلایا جائے کہ محکمہ خوراک ہماری گندم خریدے گا۔ہمارے لئے یہ اچھا خاصا مشکل کام تھا کہ ان کو یقین دلایا جائے کہ حکومت 40لاکھ میٹرک ٹن گندم ہی خریدنے جا رہی ہے۔اس کے بعد یہ سوچ تھی کہ بڑا کاشتکار تو کسی نہ کسی ذریعے سے فائدہ لے جاتا ہے مگر چھوٹا کاشتکار پٹ جاتا ہے۔اس کے لئے ہم نے پہلی دفعہ پالیسی میں متعارف کرایا کہ پہلے پانچ دن جب سے گورنمنٹ نے procurement شروع کرنی ہے تو صرف ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم کے کاشتکار یا زمیندار کو entertain کیا جائے گا۔خریداری کے سنٹروں پر گندم کی جو خریداری ہونی ہے تو پہلے پانچ دن انہی سے ہونی ہے جن کی ملکیت ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم ہے۔

جناب سپیکر!لوگوں کی جانب سے ایک بڑی common recommendation آئی کہ بوری دینے کا فارمولا جو محکمہ خوراک نے دیا ہوا تھا کہ فی ایکڑ 8بوریاں دی جاتی ہیں اور یہ سالہا سال سے چل رہا تھا۔اس کو بھی review کیا گیا اور فی ایکڑ 10بوریاں دینے کا فارمولا پالیسی کا حصہ بنایا گیا۔میرے خیال میں پندرہ سال بعد یہ تبدیلی لائی گئی ہے۔اس کے بعد ہمیں بڑی طنزیہ باتیں بھی سننا پڑیں کہ کسان رُل جاتا ہے، کسان اگر غلطی کے ساتھ گندم سنٹر پر لے آئے تو اس کو unload کرنے میں تین دن لگا

دیئے جاتے ہیں اور کسان کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ میں باہر کسی کو گندم بیچ دیتا۔ ہم نے جب labour charges کے unloading جو within department میٹنگز کیں تو پتا چلا کہ ہیں اور جو دوسرے charges ہیں وہ 7 یا 7½ روپے تھے۔ ہم نے اس میں کافی اضافہ کیا اور 9 روپے فی ایک سو کلو گرام labour charges کئے جس سے ہمیں یہ سہولت ملی کہ آج جب آپ سے بات کر رہے ہیں تو میں آپ کو exact بتاتا ہوں کہ کتنی unloading ہو گئی ہے اور کتنی procurement ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ معلوم ہے کہ دو دفعہ سے یہ discussion pending چلی آ رہی ہے اس لئے میں اس کو update کرتا ہوں کہ آج کی کیا figures ہیں۔ ہم پچھلے دو تین دن ہاؤس میں موجود رہے لیکن کسی وجہ سے discussion نہ ہو سکی تو اس میں figures بتاتی ہیں کہ اس دفعہ پچھلے ادوار سے کافی تیزی کے ساتھ unloading اور procurement ہوئی ہے۔ یہ بھی شکایت آتی تھی کہ 40 دن بہت لمبا عرصہ ہے دنیا بدل گئی ہے اب harvesting and thrashing manually تو نہیں ہوتی اور پرانا دور نہیں ہے اس لئے آپ time period کو کم کریں تو ہم اس میں بھی change لے کر آئے۔ پہلے 45 دن میں procurement ہوتی تھی، پچھلی دو procurements کے لئے چالیس دن مقرر کئے گئے تھے اور اس دفعہ procurement ہم نے 30 دن پر محیط رکھی۔ اس طرح یہ fastest ever procurement ہوئی ہے کہ ہم نے 30 دن میں کسان کی گندم اٹھائی ہے۔ اس کے ساتھ میں نے باردانہ کی تقسیم اور خریداری کی بات بھی کی ہے کہ ہم نے باردانہ یا بوریوں کی تقسیم تیز کرنے کے ساتھ labour charges بھی بڑھائے اور پالیسی میں چیزوں کو بہتر کرنے کی کوشش بھی کی جس سے خریداری بہتر ہوئی۔ ہمارے پاس اب تک جو procurement ہو چکی ہے اس کے لئے ہم نے 38/37 لاکھ باردانہ تقسیم کیا اور اس کے مقابلے میں 35/34 لاکھ بوری گندم بھی ہم خرید چکے ہیں۔ یہ fastest ever ہے۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو کبھی آپ کو اس طرح نہیں ملے گا کہ 30 دن میں باردانہ کی تقسیم کی گئی ہو اور 30 دن ہی میں فصل بھی آپ کے پاس واپس آ جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ خریداری مراکز کی بہت شکایات آتی تھیں۔ پنجاب میں 400 کے قریب خریداری مراکز ہیں جن میں سے 50 فیصد کے قریب covered ہیں اور 50 فیصد flag ہیں جن کی بہت شکایات ہوتی تھیں کہ وہاں جب کسان آتا ہے تو اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور سب سے پہلے موسم کا سامنا کسان ہی کرتا ہے۔ آج ہم لاہور میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ گرمی بڑی ہے مگر

ہم نے اس گرمی کو ایک ماہ پہلے دیکھ لیا تھا کہ ہم ایک ماہ پہلے سے field میں نکلے ہوئے تھے تو کسانوں کی بھی بڑی شکایات ہوتی تھیں کہ وہاں پر ان کو عزت کے ساتھ entertain نہیں کیا جاتا۔ ہم نے خصوصی انتظامات کرائے کہ ان کے بیٹھنے کے انتظامات بہتر ہوں، ان کے لئے ٹینٹ لگائے جائیں اور ان کو کم از کم صاف پینے کا پانی ملے۔ ہم نے ان سارے انتظامات کو یقینی بنایا اور خود جا کر spot checking کی اور سنٹروں کو دیکھا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ گرداوری کی بھی ہمیں شکایات آئیں کہ کسان انہی چکروں میں ہوتا تھا کہ اس کا گرداوری display پالیسی سے ایک دن پہلے ہوتا تھا۔ اگر کل محکمہ خوراک خریداری کرنے جا رہا ہے تو اس سے ایک یا دو دن پہلے اس کا display ہوتا تھا۔ اس دفعہ ہم نے 25 تاریخ کو باردانہ کی تقسیم شروع کی اور اس سے 20 دن پہلے ہم نے ensure کیا کہ ہر صورت میں گرداوری display سنٹروں پر ہوگا نہ صرف سنٹروں پر کیا گیا، اے سی کے دفاتر میں بھی کیا گیا اور یونین کونسل کے دفاتر میں بھی کیا گیا یعنی تین جگہ پر کیا گیا کہ اس کے پاس یہ option موجود تھی کہ اگر اس کی گرداوری میں کوئی نام غلط ڈالا گیا یا اس کی ملکیت اوپر نیچے کی گئی تو اس کے پاس bags issue ہونے سے پہلے 20 دن تھے کہ وہ جا کر challenge کر سکتا تھا۔ ہم اس کو بھی جا کر دیکھتے رہے کہ یونین کونسل دفاتر میں، سنٹروں میں یا اے سی کے دفاتر میں ان کی شکایات سنی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ کئی tiers تھے کہ اس کو direct وزیر اعلیٰ monitor کر رہے تھے اور ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ جب پرنٹ میڈیا میں add آئے گی تو اس میں ہمارے تمام آفیسرز جن میں ڈائریکٹرز اور سیکرٹریز شامل ہیں ان کے اور بطور وزیر میرے ٹیلیفون نمبرز display تھے۔ ہمیں daily basis پر ٹیلیفون آتے تھے اور ہم شکایات کو خود سن رہے ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنے لوگ ہمارے data میں موجود تھے اور ریکارڈ پر موجود تھے ان سب کو SMS جاتے تھے اور گورنمنٹ کی پالیسی بتائی جاتی تھی کہ ہماری یہ پالیسی ہے اس میں ہم نے کاشتکاروں کو یہ یہ سہولیات دی ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اہم چیز میں ضرور آپ کے ساتھ share کرنا چاہوں گا کہ جو پچھلی procurement کی گئی تھی وہ بھی اسی ٹیم نے کی تھی۔ ہم نے کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ مرتب کیا تھا اس میں تقریباً 2 لاکھ 70 ہزار کے قریب کسانوں کا data ہمارے پاس آیا تھا۔ اس دفعہ ہماری procurement

جاری ہے ابھی اس کو close نہیں کیا گیا مگر ہمارے پاس جو data آیا ہے اس میں پچھلے سال کی نسبت ایک لاکھ سے زائد کسانوں کو facilitate کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز ضرور عرض کروں گا کہ محکمہ خوراک کی بنیادی ذمہ داری جو میں نے وزیر بن کر سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ باہر بیٹھ کر یہ تاثر ہوتا تھا کہ گندم اگر پیدا ہوئی ہے تو یہ ساری کی ساری گندم محکمہ خوراک کا خریدنا بنیادی ذمہ داری ہے لیکن جب ان چیزوں کو دیکھا تو اس طرح نہیں تھا۔ ہمارا بنیادی کام یا بنیادی ذمہ داری یہ تھی کہ کسان کی محنت کے معاوضے کو secure کرنا تھا کہ ہمیں ہر ایک کو باردانہ نہیں دینا تھا، ہر ایک کو bags نہیں دینے تھے ہم نے مارکیٹ کو دیکھنا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مارکیٹ ختم ہو جائے اور جو کسان کی فصل خدانخواستہ رُل جائے۔

جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس ہر District wise price موجود ہے اس پر daily discussion ہوتی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بہت سی جگہوں پر جو پرائس تھی وہ پچھلے سال کی پرائس کو cross کر گئی، مگر بہت سی جگہوں پر اس کو cross نہیں کیا لیکن اس کے ساتھ match ضرور کیا، مثال کے طور پر اگر لاہور میں پچھلے سال 1200 روپے کے قریب قیمت تھی تو اس سال وہ 1200 کو cross کر گئی ہے۔ اگر کسی دوسرے ڈسٹرکٹ میں جہاں بہت زیادہ گندم ہے جیسا کہ میں south side کی بات کرتا ہوں وہاں پر اگر 1200 روپے کو touch کیا تھا تو اس مرتبہ دس یا بیس روپے ریٹ نیچے رہا مگر مارکیٹ stable رہی اور خدانخواستہ مارکیٹ کسی طریقے سے بیٹھی نہیں تو اس سے فائدہ یہ ہوا کہ 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے خریدی اور ہم نے اس کی مانیٹرنگ بھی کی مگر جو ہم نے نہیں لی کیونکہ پروڈکشن تو بہت زیادہ تھی اور بہت بڑی فصل تھی تو وہ ہم نے اگر نہیں بھی لی تو وہ جو کسان تھا اس کو نقصان نہیں ہوا اور مارکیٹ کو stable رکھنے میں ہمیں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے ۔ایسا نہیں ہوا کہ خدانخواستہ اس کو اپنی گندم 900 یا 1000 روپے میں بیچنی پڑی ہو تو اس میں یہ ہے کہ اس نے 1200 کو touch کیا ہے۔ ہم نے کچھ چیزوں میں اتنی آسانی کی جیسا کہ اس میں جو پٹواری کا role تھا جس کو ہم ہمیشہ politicize کرتے ہیں، اس کو ہم نے بالکل اس میں سے minus کیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور چیز ہم نے کی ہے کہ آج ہم نے discussion رکھی ہے تاکہ دوستوں سے ہم ان کی رائے جانیں اور ان سے پوچھیں کیونکہ لازمی بات ہے کہ یہ اتنا simple subject نہیں ہے۔ اس پر ہمیں بہت سی complaints بھی آئی ہیں، ان complaints کا میرے پاس data موجود ہے اور ہر complaint کو ہم نے فوری طور پر respond کیا۔ میں نے آپ کو جس طرح کہا کہ مختلف

tiers میں ان کی مانیٹرنگ ہوتی تھی جو کہ ہم اپنے طور پر کر رہے ہوتے تھے،ایس اینڈ جی اے ڈی میں ایک کنٹرول روم تھا جس کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ دیکھ رہا تھا جیسے ہی کہیں سے complaint ملتی تھی تو directly ہم خود complaint لے رہے ہوتے تھے۔ایک ہمیں recommendation آتی تھی کہ ہمیں bags دے دیں تو اس پر ہم اس طرح respond نہیں کرتے تھے لیکن جب ہمیں یہ complaint آتی تھی کہ فلاں جگہ پر کرپشن ہو رہی ہے اور فلاں جگہ پر favour کی جا رہی ہے تو اس پر ہماری فوری میٹنگ ہوتی تھی کیونکہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم نے چار مرتبہ اس procurement کے دوران آپ کے پورے پنجاب کے جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز یا اس سے بہت زیادہ concerned Districts ہیں، وہاں کے ہم نے visits کئے،اس سوا مہینے میں ہم نے بہت زیادہ travel کیا تو ہم اکثر اکٹھے ہوتے تھے تو ہماری موقع پر ہی میٹنگ ہو جاتی تھی اگر کوئی complaint آتی تھی اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے،اگر آپ کہیں گے تو اس ایوان میں اس کو شیئر ضرور کر لوں گا اور اس کو table کر دوں گا۔ ہمارے پاس جو بھی complaint آئی اس پر فوری طور پر ایکشن ہوا کیونکہ ہمیں یہ ہدایت تھی کہ فوری طور پر اس پر ایکشن لیا جائے تو ہم نے اس کو انٹی کرپشن سے نیچے complaint کو نہیں کیا کہ فوری طور پر انٹی کرپشن میں اس کی ایف آئی آر کروائی۔اس سے پہلے کہ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں کو دعوت دوں کہ وہ ہمارے ساتھ مشاورت کریں اور اپنی رائے share کریں۔

جناب سپیکر!میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے کیونکہ پچھلی جو 2015-16 کی procurement تھی،اس میں ہمارے پاس پونے تین سے تین لاکھ تک کا کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا موجود تھا تو اس دفعہ ہمارا ڈیٹا جو کہ نمبر بتا رہا ہے جن کسانوں کو ہم نے entertain کیا وہ ان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے یعنی پچھلی دفعہ کی نسبت ایک لاکھ تک تعداد بڑھ گئی ہے۔ان کی تعداد چار یا ساڑھے چار لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے، چار لاکھ تو definitely ہمارے پاس موجود ہیں اور اس کا ڈیٹا بھی موجود ہے۔اگر ابھی بھی اس طرح کی کوئی specific complaints ہیں تو ہم ان تک پہنچ سکتے ہیں اور جب ہم کہہ رہے ہیں کہ تمام ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ ہے تو اس میں ایسا نہیں ہے کہ میں نے یا ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو کوئی غیر قانونی طور پر favour دینے کی کوشش کی ہے اگر ایسا کیا ہے تو وہ traceable ہے،آج بھی traceable ہے،آج بھی ہم اس کی accountability کر سکتے ہیں، ہمارے پاس PITB کی مدد بھی تھی ہمارے پاس کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا موجود ہے اور اس کو آج بھی ہم detect کر سکتے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے debate کو open کرتا ہوں کہ جو ہماری پالیسی تھی اور جو ہماری procurement ہوئی

ہے، اس میں ہمیں نشاندہی کریں کہ کہاں پر ہماری کمیاں، کوتاہیاں ہیں اور کہاں پر وہ complaints ہیں اور میں نے complaints کا بھی بتایا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جن چار لاکھ سے زائد کسانوں کو ہم نے باردانہ issue کیا ہے، ان کے ID cards، ان کو کتنے bags دیئے، ان کی کتنی فصل تھی اور ان سے کتنی wheat لی وہ سب ڈیٹا ہمارے پاس موجود ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ ہمارے پاس جو complaints مختلف tiers پر آئیں جس پر ہمارے ٹیلیفون on ہوتے تھے، اس میں 1400 کے قریب complaints آئیں جس سے ہمیں پتا چلا اس میں کسی نے خرابی کرنے کی کوشش کی ہے یا کسی نے باردانہ کے bags اٹھائے ہیں تو ان کو رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔ ان 1400 کی 1400 complaints کو attend کیا گیا، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی اور ڈیپارٹمنٹل کا جو ایک طریق کار ہے وہ جاری و ساری ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس کو persue کرے گا۔ اب میں آپ کی اجازت سے اگر ایوان میں سے کوئی ہمیں مشورہ دینا چاہے یا ہمیں کوئی complaint کرنا چاہے تو ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ مشورے آپ ذرا غور سے سن لیں، میں آپ کو ابھی سنوا دیتا ہوں اور آپ کو ابھی پتا چل جاتا ہے۔ میرے خیال میں میرے پاس جو نام آئے ہیں وہ تقریباً 12 نام ہیں تو جتنا بھی آپ کم از کم وقت اس پر صرف کریں تو بہتر ہو گا تاکہ جتنے بھی صاحبان آئیں پھر ان کو بھی وقت مل سکے۔ میرے خیال میں تین منٹ کا وقت رکھ لیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہم نے کون سی آگ بجھانے جانی ہے۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ کتنے بجے تک وقت ہو گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وقت کی پابندی ہے کس لئے ہے، ہم نے تو صرف یہاں بات ہی کرنی ہے، تین منٹ میں ہم کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں آپ اکیلے کو وقت دے دوں تو پھر دوسروں کو کیوں نہ دوں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ ہاؤس یہاں پر جمع کس لئے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: No, sir! ایسے نہیں ہو سکتا۔ اس کا time fix کرنا پڑے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پانچ منٹ کا وقت کر لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم کل بھی اس پر بات کر سکتے ہیں تو اس پر کل بھی بات کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پانچ منٹ تو کم از کم ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں ملے گا اور جب پانچ منٹ پورے ہو جائیں پھر وہ اپنے طور پر ہی بیٹھ جائے ورنہ مجھے بٹھانا پڑے گا تو بات مشکل ہو جائے گی۔ جی،

Five minutes carry on.

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ کی وساطت سے آج اس اہم topic پر بات کرنے کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس ایوان میں ہم تمام پاکستانی ہیں، ہم تمام اس ملک کے شہری ہیں، پنجابی ہیں اور ہمارا نقطہ نظر یہ ہونا چاہئے کہ یہاں پر جو بات ہو اس پر ہم عوام کی بہتری کے لئے کچھ کر سکیں تو اس نقطہ نظر کو اگر ہم ذہن میں رکھیں گے تو ہم شاید کوئی بہتری achieve کر لیں گے otherwise ہم ایک دوسرے پر تہمتیں ہی لگاتے رہے گے۔ سب سے پہلے تو میں اپنی بات یہاں سے شروع کروں گا کہ جو بات مجھے بھی سمجھ نہیں آتی وہ یہ ہے کہ اس صوبے میں بہتری کس طرح آئے گی کہ جہاں پر وزیر زراعت جو ہیں وہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں اور جو وزیر خوراک ہیں وہ لاہور کے رہائشی ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! کیوں اس پر پابندی ہے کہ وہ وزیر نہیں بن سکتے۔ آپ کے پاس ایسا کون سا قانون ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے اگر بات نہیں سننی تو باقی بات میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: سر ادر صاحب! اس بات کو چھوڑیں اور آگے چلیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا تمہید باندھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ اسی ایوان میں اسی floor پر چند دن پہلے زراعت پر بحث ہوئی، یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور انہوں نے یہاں پر اپنی تقریر میں یہ بات کی پنجاب کے کسان کے ساتھ دنیا میں بہترین سلوک ہو رہا ہے۔ پچھلے پورے ایک ہفتے سے پنجاب کے کسان باہر کھڑے ہوئے ہیں یا وہ بات ٹھیک نہیں ہو رہی یا یہ جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہندوستان یا افغانستان سے آئے ہوئے ہیں۔ ہمیں یہ ماننا چاہئے کہ مسائل ہیں جب ہم مانیں گے کہ مسائل

ہیں تو ہی ہم ان کا سدّباب کریں گے۔ منسٹر فوڈ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ انہوں نے بہت دورے کئے اور بہت ڈیٹا اکٹھا کیا ہے تو ground realities میں آپ کو بتاتا ہوں اور اگر میں غلط بات کروں گا تو یہ میرے سارے بھائی بیٹھے ہیں اس میں سے جو زمیندار ہیں جو اس بات سے گزرے ہوئے ہیں، وہ اس چیز کو validate کریں گے۔ ہم تجرباتی طور پر ہر کام لے کر چل پڑتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے ابھی اپنی تقریر میں بھی کہا ہے اور یہ بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔ اس دفعہ پٹواریوں کو باہر نکال دیا گیا اور coordinators گئے، وہ coordinators کون تھے، کوئی زراعت کا تھا، کوئی irrigation کا تھا اور کوئی پبلک ہیلتھ کا تھا جس کو شاید یہ بھی پتا نہ ہو کہ بار دانہ کی ایک بوری میں ٹوٹل گندم ڈلتی کتنی ہے۔ ہم کب تک تجربے کرتے رہیں گے یہ ایسی کون سی rocket science ہے، کیا اگلے سال ہم نے گندم نہیں اگانی، کیا پچھلے سال ہم نے نہیں بنائی تھی؟ اگلی بات کہ زمینی حقائق یہ ہیں کہ ہر بوری کے پیچھے 200 روپے کا ریٹ ہے۔ 200 روپے دو coordinator ہو نہ ہو رہے یا نہ رہے بوری آپ کو مل جائے گی۔ لسٹیں بالکل چسپاں ہوتی ہیں۔ گرداوریاں بالکل لگتی ہیں۔ انہوں نے کمپیوٹر کی بات کی ہے۔ وہ کمپیوٹر بھی تو انسان ہی چلاتے ہیں، کیا کمپیوٹر کو فرشتے چلاتے ہیں؟ ابھی پہلے بحث ہو رہی تھی کہ آج تک محکمہ مال کے اندر کرپشن نہیں روکی جا سکی۔ کمپیوٹر آپریٹر اب بھی راشی ہے اور کوآرڈینیٹر ہے تو ابھی بھی وہی سسٹم ہے۔ جب تک ہم اس چیز کو ٹھیک نہیں کریں گے تب تک ہم results نہیں لے سکتے۔ منسٹر پورے پنجاب میں کہاں کہاں جا سکتا ہے لیکن جس جگہ وہ جاتا ہے اُدھر شاید آدھ گھنٹہ کے لئے بہتری آ جائے گی؟ میں آپ کی وساطت سے اِن سے پوچھتا ہوں کہ پی پی۔180 کے تین سنٹر ہیں، کیا یہ کسی ایک سنٹر میں تشریف لائے ہیں؟ اگر لائے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے لیکن میرے علم میں نہیں ہے اور شاید اپوزیشن میں ہوں اس لئے مجھے بتانا گوارا نہیں کیا گیا۔ میری رپورٹ یا اطلاع کے مطابق یہ نہیں گئے۔

جناب سپیکر: آپ کا حلقہ بہت لمبا چوڑا ہے لیکن آپ کوئی جگہ کے متعلق پوچھیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کنگن پور سنٹر، الہ آباد سنٹر اور شام کوٹ جو کہ تین سنٹر ہیں۔ 65 ہزار ایک سنٹر کی capacity ہے، 40 ہزار ایک اور 75 ہزار ایک سنٹر کی capacity ہے۔ میں ان کی competence پر سوال نہیں کر رہا کیونکہ ایک انسان کتنا کر سکتا ہے؟ کیا پورے صوبے میں تین سنٹرز ہیں اور انہوں نے کتنے visit کئے ہوں گے؟ انہوں نے پانچ سو، ہزار یا دو ہزار visit کئے ہوں گے اور جن سنٹرز پر کوئی نہیں ہے اُدھر کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ یہاں پر کھڑے ہو کر بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں یہ سسٹم ٹھیک کرنا پڑے گا۔ اگلی بات انہوں نے procurement کے بارے میں

کی ہے تو میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت کا بالکل دعویٰ ہو گا کہ ہم نے چالیس لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید لی ہے لیکن یہ سسٹم بنایا ہی اس طرح سے گیا ہے کہ شاید چار ہزار میٹرک ٹن ہی گندم نہ خریدی جائے۔ دعوے کرنا اور بات ہے جبکہ on ground کرنا اور بات ہے۔ یہ ریسرچ ہے کہ جو 10 یا 12 ایکڑ کا چھوٹا زمیندار ہے اُس کی اتنی financial power ہی نہیں کہ وہ ایک ٹریکٹر ٹرالی خرید کر زمیندارہ کرے۔ جس process کی یہ بات کرتے ہیں کہ پہلے آپ اپنی گندم کٹوائیں، اُس کو ٹرالی میں load کریں پھر سنٹر میں لائیں۔ وہاں تین، چار، پانچ یا جتنے دن مرضی لگ جائیں وہ بے چارا وہیں پر ہے اور اُس کے بعد وہ دھکے کھا کر واپس چلا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سارے سسٹم کے اندر آڑھتی ایک ایسا instrument ہے جو سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس چیز کو acknowledge کرنا چاہئے کہ اُن کو یا تو ہم ساتھ ملا لیں یا ختم کر دیں لیکن ہم اُن کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ وہ ہوں گے۔ آپ کو بھی طریق کار کا پتا ہے، یہاں پر کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹا زمیندار انتظار کرتا ہے کہ کوئی آئے، آ کر میرے ساتھ 1050 یا 1100 روپے کا ریٹ طے کرے، وہ اپنی مشین لے کر آئے، گندم اٹھائے اور ہاتھ جھاڑ کر کہے کہ تم یہ پیسے اپنے پاس رکھو اور اب میں جانوں میرا کام جانے۔ اس میں issue کوئی نہیں ہے کیونکہ ساری گندم استعمال بھی ہو جاتی ہے۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب آپ wind up کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پانچ منٹ انتہائی کم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر آپ حکم کریں تو صرف ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، دے دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! Criticism کے ساتھ ساتھ مشورہ بھی دینا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مشورہ دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا مشورہ صرف اتنا ہے کہ صرف ایک منسٹر، ایک ڈائریکٹر یا اعلیٰ افسران کے ساتھ یہ سسٹم ٹھیک نہیں ہوگا بلکہ اس جگہ پر جو بندہ تعینات ہے وہ اس چیز کو اگر understand نہیں کرے گا کہ یہ ذمہ داری اسے نبھانی ہے تب تک اس میں بہتری نہیں آ سکے گی۔ ان کے چھاپے اور دورے بہت اچھے ہوں گے جسے میں مانتا ہوں لیکن یہ اس چیز کو یہاں پر acknowledge کر دیں کہ ان کے محکمہ کے افسران بالا جو اپنی ذمہ داری کو شاید ذمہ داری سمجھتے ہیں وہ ہر سنٹر پر supervision کریں گے۔ میری آخری suggestion یہ ہو گی کہ بھٹوں کی طرح ہر سنٹر میں CCTV کیمرے لگا دیں تو بہترین کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ اگلے مقرر رانا محمد ارشد صاحب ہیں لیکن میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بات کر لی ہے تو رہنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ کہنا بڑا آسان ہے لیکن آج الحمد للہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کے کسانوں سے جو وعدہ کیا تھا اُس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ چالیس لاکھ میٹرک ٹن کہنا تو بڑا آسان تھا لیکن اس کے لئے 130۔ارب روپے کی ضرورت بھی تھی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلال یٰسین اکیلے نہیں تھے بلکہ پنجاب بھر کے 36 وزراء، پارلیمانی سیکرٹری اور ایم پی اے صاحبان بھی تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ وزراء کون سے ہیں؟ میں تو پریشان ہو گیا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ وزراء، پارلیمانی سیکرٹری اور کچھ سینئر ایم پی اے صاحبان پورے پنجاب کے 36 اضلاع کا visit کرتے رہے ہیں۔ قصور کے حوالے سے جو بات میرے بھائی نے کی ہے تو وہاں پر چودھری شیر علی صاحب کی ڈیوٹی تھی جو کہ ہر ہفتے دو تین دن وہاں پر جاتے تھے اور رحیم یار خان سے لے کر اٹک تک جاتے تھے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ جو صبح کو باردانہ ملنا ہوتا تھا اُس کی ایک دن پہلے لسٹ لگا دی جاتی تھی جس کا زمیندار کو پتا ہوتا تھا کہ میں نے خالی چکر نہیں لگانا بلکہ مجھے صبح، دو دن بعد یا تین دن بعد باردانہ ملنا ہے۔ (قطع کلامیاں)

اگر ممبران مہربانی فرمائیں تو میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، No interruption please آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میرے معزز دوستوں اور بھائیوں کے پاس بات کرنے کا حق محفوظ ہے جو بات کر سکتے ہیں لیکن مجھے اپنا مؤقف بیان کرنے کی اجازت فرمائیں۔ پنجاب میں 1300 روپے فی من گندم کے پیسے بنک کے ذریعے ملتے ہیں جس میں مڈل مین کا کوئی role نہیں ہے۔ جس زمیندار کے نام گرداوری ہے اور باردانہ issue ہوتا ہے اُس کو ہی یہ تھیلے ملتے ہیں۔ پنجاب میں پہلے آٹھ تھیلے فی ایکڑ ملتے تھے وہ اس سال دس تھیلے کر دیئے گئے تھے۔ اب مڈل مین کا role ختم ہوا ہے تو اُس کے پیٹ میں درد ہونا تھا اور اس کا سَر چکراتا رہا ہے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سسٹم کو مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ میں ضلع رحیم یار خان کا ضرور ذکر کروں گا جہاں میری ڈیوٹی تھی۔ وہاں پر زمینداروں کی demand تھی کہ پانچ دن پہلے باردانہ کی تقسیم شروع کرنی چاہئے تھی کیونکہ وہاں گندم جلدی تیار ہو گئی تھی۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ اس دفعہ چھوٹے زمیندار کو موقع ملا ہے یعنی جس بندے کی دو یا پانچ ایکڑ زمین ہے اُس کو پہلے ہی باردانہ issue کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو مزید بہتر کیا جائے۔ اس میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا role ختم ہوا ہے جس پر میرے خیال میں ہمیں پنجاب گورنمنٹ کو appreciate کرنا چاہئے۔ وہاں پر گریڈ 17,18 اور 19 کے مختلف محکموں کے سینئر افسران انچارج تھے، کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی نے بد دیانتی کی ہو اور جو پہلے آیا ہے اُسی کو ہی باردانہ issue ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے تحفظات کو مزید handle کرنا چاہئے اور جس جس علاقے میں گندم پہلے تیار ہوتی ہے وہاں پہلے ہی باردانہ دینا شروع کر دینا چاہئے۔ اگر مزید capacity ہو تو فی ایکڑ باردانے کی تعداد میں اضافہ کر دینا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اس سلسلے میں یہی عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے جتنی باتیں کی ہیں مجھے اُن سے پورا اتفاق ہے۔ چالیس لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری کا اعلان ہوا اور اِن کی efforts اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک ہوں گی لیکن اصل بات یہ نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس سارے کام کی implementation کیسے ہوئی ہے؟ یہاں پر مسلم لیگ، پی ٹی آئی یا کسی پارٹی کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہم زمینداروں اور کسانوں کا انتہائی حساس معاملہ ہے۔ گندم اب بِک چکی ہے اور انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ ایک لاکھ زیادہ کسان اس دفعہ ریکارڈ پر آئے

ہیں۔ کیا physically ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ چار لاکھ کسانوں کی گندم بیس دنوں میں خرید لیں، یہ بالکل درست ہے کیونکہ ان کے سنٹر سنسان پڑے ہیں اور گندم کا target پورا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا اور میں معزز ایوان کے سامنے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم ثبوت دیں گے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم ثبوت دیں گے کہ اس وقت جو تین محکمے تھے۔ میں اس مقدس ہاؤس میں یہ بات کر رہا ہوں کہ پہلے نمبر پر محکمہ خوراک، دوسرے نمبر پر زراعت اور تیسرے نمبر پر ریونیو تھا کیونکہ ریونیو کا کردار گرداوری کے بعد ختم ہو گیا تھا اور ساتھ ساتھ fake گرداوری بھی چلی ہیں۔ آپ ریکارڈ چیک کریں اس کے بعد معاملہ محکمہ خوراک کے پاس آ گیا اور ساتھ زراعت اور لائیو سٹاک بھی تھا لیکن زیادہ زراعت اور خوراک کے محکمے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ negligence حکومت نے کی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کی کاوش بہت اچھی تھی کہ انہوں نے ٹارگٹ بھی بڑھایا ہے اور دس بوریاں باردانہ کی ہے لیکن یہ دس بوریاں کسان تک نہیں پہنچیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ 40 لاکھ ٹن گندم ختم ہو چکی ہے یعنی کسانوں نے فروخت کر دی ہے اور آپ بے شک چیک کروالیں کہ کسان سے اس وقت گندم سٹاک میں آ چکی ہے اور سٹاک سے پروکیور سنٹر میں آ رہی ہے۔ اس وقت جو سنٹر میں گندم آ رہی ہے وہ کھیتوں سے نہیں آ رہی۔ میں اس ضمن میں صرف یہ عرض کروں گا اور اپنی تجاویز بھی دوں گا۔ میں کوئی تنقید نہیں کر رہا اور تنقید برائے تنقید نہیں لیکن ان کی implementation صحیح نہیں ہوئی۔ میں اپنے ذاتی خاندان کی بات حلفاً کر رہا ہوں کہ ہم نے -/1030 روپے میں گندم فروخت کی ہے اور مجھے یہ فون آیا ہے کہ آپ کیسے ایم پی اے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع کے ڈی سی او کے پاس گیا ہوں اور کہا کہ مجھے لکھ کر دے دیں کہ 1/4 باردانہ کے سٹاک کی اجازت ہے جس پر انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ یہ کریں کہ آپ اپنی گرداوری کے مطابق جتنی بوریاں بنتی ہیں وہ آپ مفت لے لیں۔ میں کیا کرتا جب میرے ساتھ یہ ہوا تو میں کیا کرتا۔ میں یہاں پر تحریک استحقاق پیش کرتا جس کا پورے ہاؤس کے سامنے میرا تماشا بنتا۔ ہم کسان لوگ ہیں، عزت دار لوگ ہیں اور سارا ہاؤس عزت دار ہے لیکن ہماری ایک عزت نفس ہے۔

جناب سپیکر! آلو کا بھی آپ کو پتا ہے کہ جو اس کا حشر ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے بالکل صحیح باتیں کی ہیں اور ان کی effort ٹھیک ہو گی لیکن اب لکیر پیٹنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے یہ اگلی فصل کے لئے ایک کمیٹی بنائیں اور اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کروائیں۔

ہمیں بلائیں اور اگر ہم غلط بیانی کر رہے ہیں تو بے شک ہماری باز پُرس کریں۔ ہم بحیثیت کسان پیش ہوں گے۔ گرداوری کی تو یہ پوزیشن ادھر رہی ہے کہ آڑھتی اور مڈل مین خود جا کر گرداوریاں کرواتے رہے ہیں اور 120 روپے سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے مہربانی کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا اور میں کوئی ایسی بات نہیں کر رہا۔ مؤکل صاحب کی یہ بات بالکل درست ہے کہ 120 روپے سے لے کر 200 روپے تک بوری کا ریٹ ہوا ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی یہ سکیم تھی کہ 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم اگر کسان سے direct خریدتے تو یہ روزوں کے مہینے میں بھی خریداری مکمل نہیں ہونی تھی۔ یہ آپ دیکھ لیں کہ ایک کسان جب اپنی گندم کو کاشت کر کے اسے برداشت کرتا ہے، اسے مارکیٹ میں آنے تک دس دن تو دس ایکڑ والے کسان کو لگ جاتے ہیں۔ میں اس کی تعریف کروں گا کہ انہوں نے اپنی کوشش کی ہو گی لیکن اس پر میں بھرپور مطالبہ کروں گا کہ اب تو جو ہو گیا وہ ہو گیا۔ آئندہ کے لئے ایک powerful کمیٹی بنائیں خدا کے لئے ایسی کمیٹی نہ بنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی ایگریکلچر کی کمیٹی powerful ہے اور آپ اس۔۔۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس پر عرض کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں خوراک کی کمیٹی بھی ہے جسے اس میں شامل کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی ذات سے گزرا ہوا تجربہ بتا رہا ہوں تو عام کسان کا کیا حال ہو گا؟ اس وقت 980 روپے فی من پنجاب کے دیہی اور backward area میں گندم فروخت ہو رہی ہے۔ میں تو یہی عرض کروں گا کہ اس کے لئے آئندہ کے لئے کوئی سوچا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ نوٹ کریں اور اس پر نوٹس لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! بے شک منسٹر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں انہیں بندوں کی لسٹ دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! احمد خان بھچر صاحب نے جو بات کی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے ایک تجویز بھی پیش کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے سبھی ہمارے معزز بھائی اور بہنیں ہیں، پچھلے سال گندم کی پروکیورمنٹ کے بارے میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ آپ یقین کریں کہ اس سال وزیر خوراک، سیکرٹری خوراک اور ڈی جی خوراک نے پچھلے سال سے زیادہ محنت کی، ان کی نیت میں، ان کے خلوص میں اور محنت میں کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود شکایات آئیں۔ It means کہ جو procedures ہم نے اپنائے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں شاید درستی کی کوئی ضرورت ہے۔ جو بات معزز ممبر جناب احمد خان بھچر نے کی ہے ٹھیک ہے کہ اس سال almost season off ہونے کے قریب ہے۔ آپ بالکل اس معزز ایوان کی کمیٹی بنائیں یا جو سٹینڈنگ کمیٹی برائے خوراک ہے اسے یہ ٹارگٹ دیں۔ اس میں اور لوگ جو opt ہو سکتے ہیں، بھچر صاحب جیسے لوگ یا جو ہمارے کسان ممبران ہیں یہ بالکل اس معاملے کو پوری طرح سے inquire بھی کریں کہ کہاں کہاں پر کوئی loophole تھا جس کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہے اور اگلے سال کے لئے یہ معزز ایوان حکومت کی اور محکمہ خوراک کی راہنمائی کرے تاکہ آئندہ کسی بھی طرح سے اس قسم کی شکایت پیدا نہ ہو اور آئندہ کے لئے بہتر سے بہتر procedures اپنائے جائیں تاکہ کسان کو اس سلسلے میں کوئی نقصان نہ ہو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر ایگریکلچر اینڈ فوڈ کی کمیٹی میں نے بنائی ہوئی ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنی تجاویز اس کمیٹی میں دیں۔ یہ معاملہ اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جہاں معزز ممبران اپنی تجاویز دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے جو ایک بڑے ہی اہم معاملے کی بابت ہے۔ یہ قواعد کی معطلی کی قرارداد مجھے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔ یہ آپ دونوں کی ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اور قائد حزب اختلاف کی اس پر بات ہوئی ہے تو انہوں نے جو requisite ترمیم کی تھی وہ کر دی ہے اس لئے آپ اسے ہاؤس میں put کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ڈرون حملوں سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ اور پابندی کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصّور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصّور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصّور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

گندم کی خریداری پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہی ایگریکلچر والی کمیٹی اُسی میں ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی کو یہ اختیار دے دیں کہ وہ کسی بھی ممبر کو opt کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی بھی ممبر کو opt کر سکتے ہیں۔ جناب طارق مسیح گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جناب وحید گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! حاضر۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ ہمیں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے کیوں کہ آپ کی توشہ خاناں سے پانچ منٹ کی جو بخشیش ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں باقی چھوڑ دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہم نے تو بخشیش کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں ساتھ والوں کا ٹائم آپ نہ لیں۔ مہربانی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پانچ منٹ میں گنجی کیا نہائے گی، کیا نچوڑے گی، پانچ منٹ میں کیا بات ہو گی؟

جناب سپیکر: وہ نہ نچوڑے آپ تو گنجے نہیں ماشاء اللہ آپ کے تو پورے بال ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں شُبہ تو نہیں کرتا وزیر خوراک نے جو کچھ فرمایا جو اقدامات کئے اور خادم اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر جو اقدمات کئے وہ سب ٹھیک ہیں اُن کی میں تحسین کرتا ہوں لیکن عملی طور پر سب اچھا نہیں ہے، سب اچھا اس لئے نہیں ہے کہ چھوٹا کاشتکار جس کا نام آیا یہ اوسط ہے دو ایکڑ، تین ایکڑ، چار ایکڑ اور پانچ ایکڑ جس کے پاس گدھا گاڑی بھی نہیں ہے وہ بے چارا رُل گیا اُس کو باردانہ نہیں ملا وہاں پر باردانہ کے بھی ریٹ مقرر تھے اور گندم کی بہتان کے بھی پانچ ہزار روپیہ بیوپاریوں نے گندم بہتان کی ہے میں اس پر چیلنج کرتا ہوں میں اپنے حلقے سے دو سنٹروں کے نام لیتا ہوں اُس پر انکوائری کر والی جائے، high powered انکوائری کروالی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کمیٹی بنا دی ہے اُس کے سامنے آپ ساری بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ مجھے کہنے دیں ہم کاشتکار تو رُل گئے ہیں جن کو اس گرمی میں بار دانہ نہیں ملا اور باقی میں اقدامات کی بات کرتا ہوں میں اس بات کو ایوان پر چھوڑتا ہوں۔ وزیر خوراک نے جو فرمایا اُسی پر آجاتے ہیں کہ ریٹ مقرر ہوا ہم تحسین کرتے ہیں اب باقی بات یہ ہے کہ دو فصلوں کا بھی کسان پٹ گیا اُس پر بات کروں گا تو پانچ منٹ میں کیسے کروں گا؟ سوال یہ ہے کہ جب دنیا کے اندر گندم کی قیمت کم ہے تو ہم کیوں بڑھاتے ہیں؟ جو عمل کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ پیداواری اخراجات کھٹائیں، پیداواری اخراجات کم کریں، اُس کو proportionately کریں تاکہ کاشتکار بھی زندہ رہے۔ اب جیسے ہی 1300 روپے فی من ریٹ مقرر ہوا تو اب importers نے کھادیں، زہریں اور سپریں کی قیمتیں بڑھادیں ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ تین سال کی گندم پڑی ہوئی ہے وہ کہاں رکھی ہے، اُس کا کیا نقصان ہوگا، کتنا اُس کا نقصان ہوا ہوگا؟ اور مجھے اس پر بھی حیرت ہے کہ import کرنے کی اجازت کیسے دے دی، تین سال کی گندم تو ہمارے ہاں پڑی ہوئی ہے یہ importer کو facilitate کرنے، اُن کو مفاد پہنچانے کے لئے اسے import کرنے کی اجازت کس نے دی ہے، کوئی بتائے، اس پر کوئی روشنی ڈالے گا کہ گندم کو import کرنے کی اجازت کیوں دی گئی؟ تو یہ ساری traders friendly پالیسی ہے۔ Traders کو facilitate کرنے کے لئے import, export کرنے والوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اُس ایگریکلچر کمیٹی میں میاں محمد رفیق صاحب کا بھی نام ڈالیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ساری بات اُدھر کرلیں۔ اب آپ کا ٹائم ختم ہوگیا ہے آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توشہ خاناں کا مشکور رہوں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا ٹائم بھی میاں محمد رفیق کو دے دیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا ٹائم ہے ہی نہیں ہے۔ وارث کلو صاحب آپ کمیٹی میں ہی بات کرلیں گے۔ جی، سید عبدالعلیم!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! گندم کی procurement کا جو معاملہ ہے وہ دوستوں کی رائے بھی یہی ہے کہ وہ طلب اور رسد کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ طلب اور رسد کا معاملہ ہے جو کہ شکایات آرہی ہیں۔Bumper crop ہے ،زیادہ ہوئی ہےlast year crop کم تھی اس سالcrop زیادہ ہوئی جس کی وجہ سے ہمارے سارے دوست گفتگو کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ 21لاکھ ٹن گندم جو محکمہ کے پاس پچھلا سٹاک موجود تھااُس کی ایسی پالیسی بنائی جائے کہ آپ کا سٹاک۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کمیٹی بنادی ہے آپ اُس میں ساری بات کریں جو آپ نے کرنی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گڈ گورننس پر بات شروع کر دیں یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کیا فرمارہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گڈ گورننس پر بحثpending ہے آپ نے کہا تھاMonday کو کروائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ٹائم دیکھ لیں۔ پانچ منٹ باقی ہیں پانچ منٹ میں کیا ہو گا؟ آپ کی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Zero Hour کے لئے آدھا گھنٹہ ٹائم بڑھادیں۔

جناب سپیکر: میں آدھا گھنٹہ کس طرح بڑھادوں، کیسے کروں مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ایک تو میرا ٹائم دوبارہ پانچ منٹ سے شروع کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! زیرو آر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی میں ہیں وہاں آپ ساری بات کر لیں۔ اب زیرو آر نہیں ہو سکے گا مشکل ہے۔ باقی بحث پھر کل کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! زیرو آر میں تو ہم نے اپنے مسائلdiscuss کرنے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، زیرو آر آجائے گا، آپ کے مسائل بھی آجائیں گے کوئی بات نہیں۔ مجھے ایک اور معزز ممبر کو وقت دے لینے دیں۔ شاہ جی، آپ اپنا ٹائم دے دیں مہربانی کریں آپ چھوڑ دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! چلیں چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ :جناب سپیکر !چلیں finallyاللہ کا شکر ہے کہ باری آئی کہ ہم لوگ فوڈ کے اوپر بات کر سکتے ہیں۔ ماشاءاللہ ہمارے منسٹر صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں کاش یہ ٹوٹل گراونڈ لیول کے اوپر یہ اسی طرح سے عمل میں آئی ہوتیں۔ ہمارا جو نیا سسٹم انہوں نے introduceکرایا تھا بہت اچھی سوچ کے ساتھ کروایا تھا۔ میں بالکل یہ نہیں کہوں گا کہ ان کی غلط سوچ تھی لیکن ہمارے چھوٹے کسان اور باقی عام کسان سب اس نئے سسٹم کے تحت رُل گئے۔ پہلے تو سمجھ آتی تھی ایک آدھے بندے کی ترلے منتیں کرتے تھے اُس کو سفارش کرواتے تھے تو باردانہ مل جاتا تھا اب food coordinator بھیجتا ہے تحصیلدار کے پاس، تحصیلدار آپ کو اے سی کے پاس بھیجتا ہے اور وہ آپ کو گھوماتے پھراتے ہی رہتے ہیں بندے کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ و ہ اپنی دادرسی کس سے جاکر کروائے۔

جناب سپیکر !ابھی وقاص حسن مؤکل نے بڑی اچھی بات کی کہ ڈیڑھ دو سو روپے تک کرپشن ہوتی رہی ہے۔ میرے خیال میں ان کی طرف زیادہ ہوئی ہے ہماری طرف تو سو ڈیڑھ سو روپے تک کی کرپشن ہوئی ہے۔ یہ لائن سسٹم بڑا اچھا introduceکروایا گیا تھا کہ first come first serve basisکے اوپر ہو گا اور ایک دن پہلے لسٹ چسپاں کر دی جائے گی۔[********]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ :جناب سپیکر !میں آپ کو اُن بندوں کے نام بھی دے سکتا ہوں جنہوں نے بوریاں لیں اور جنہوں نے دلوائیں۔ انہوں نے ایک اور بہت ضروری بات کی کہ پٹواری کا نظام ختم کر دیا گیا، پٹواری کا نظام کیسے ختم ہو گیا پھر گرداوری کون ڈالتا ہے؟ گرداوری پٹواریوں نے ہی بنائیں تھیں اس لئے ٹوٹل نظام سے پٹواری کی interference ختم نہیں ہو سکی۔ میں یہاں پر بہت سارے لوگ ایسے quoteکر سکتا ہوں جن کے نام پر اُتنے رقبے نہیں تھے جتنی اُن کے نام پر گرداوریاں ہیں۔ یہ تو گھوسٹ گرداوریاں ڈلی ہوئی ہیں اس پر انکوائری ہونی چاہئے اور آگے سے کہا گیا کہ بہت اچھا نظام ہے within seven days paymentsکسان کو کی جائیں گی۔ میں خود کسان ہوں میں نے خود باردانہ دیا میں نے اسمبلی ہی کی برانچ میں جمع کروایا، ہفتہ سے زیادہ ہو چکا ہے میری payment نہیں آئی تو میں کسی اور کی کیا بات کروں؟ میں نے اس اسمبلی کی برانچ میں جمع کروایا ہے میرے اپنے باردانہ کی payments نہیں آئی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! اُس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہوں گا کہ international market کے اندر wheat کا ریٹ 900 روپے پر فی من ہے اور ہم لوگ یہاں پر 1300 روپے لے رہے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا پچھلے سال بمپر کراپ تھی اس سال پھر ہمارے پاس بمپر کراپ ہے تو اتنی جو ہم نے لاکھوں ٹن گندم کی خریداری کی، وہ گندم کے اوپر ہماری پالیسی کیا ہے، کیا وہ گندم پڑی پڑی اُس کو کیڑا کھا جائے گا یا ہم اُس کو سستی روٹی کی نذر کریں گے، ہم اُس کا کیا کریں گے ؟ تو kindly Minister Food اُس پر کوئی پالیسی وضع کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جب میں کسی کو floor دے دیتا ہوں تو معزز ممبران مہربانی کر کے اس میں interruption نہ کیا کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ ساری کی ساری wheat جو ہمارے پاس in stock پڑی ہے، مجھے کہیں سے یہ بھی علم میں آیا تھا کہ کافی wheat چوری بھی ہو چکی ہے۔ ابھی لاء منسٹر صاحب نے بڑی اچھی suggestion دی کہ اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے تو میں آپ سے request کروں گا کہ اس کمیٹی کے ذمہ یہ بھی کام لگایا جائے کہ ہر سنٹر میں جا کر physical stock checking کریں تاکہ پتا لگ سکے کہ کتنے کا مال ابھی تک موجود ہے محکمہ کے اہلکاران خُورد بُرد کر چکے ہیں۔ میرے حلقے کے اندر دو سنٹرز ہیں اگر آپ ان سنٹرز میں جا کر دیکھیں وہاں پر کیڑوں کی فوج ہے، آپ بغیر بند جوتوں کے وہاں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ بوریوں کے نیچے والی سطح میں کیڑا لگ چکا ہے۔ صرف یہی نہیں ہے بلکہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم لوگوں نے جو پالیسی بنائی تھی۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ فتیانہ صاحب! آپ اپنی بات جلدی سے ختم کریں۔ میں آپ کا نام بھی کمیٹی میں دے دیتا ہوں آپ وہاں چلے جائیں۔ جن جن کے نام بقایا ہیں وہ سب کے سب صاحبان کمیٹی میں جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ ہم نے 5.5۔ ارب روپے کی سبسڈی دی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: بس، اب آپ مہربانی کریں آپ کا نام میں نے کمیٹی کو دے دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری پوری بات ہونے دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں ٹائم کا پابند ہوں۔ آپ کیا تماشا کرتے ہیں، آپ نے ہاؤس کو کیا سمجھا ہوا ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں آپ کو بیٹھنے کے لئے کہہ رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔

زیرو آر

جناب سپیکر: اب زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے جو سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ زیرو آر پہلے بھی pending ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں، کیا میں ان کو یہاں زبردستی لے کر آؤں، کیا میں آپ کو زبردستی بلا سکتا ہوں؟ ایسے نہ کیا کریں۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پانچ منٹ بات کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ بہت بڑا اور زبردست initiative ہے کہ پنجاب کے باسیوں کو بھی پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے جس بات پر مجھے اس ہاؤس میں بات کرنا پڑ رہی ہے یہ وہ المیہ ہے اور اس پر پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ جو پالیسی بنتی ہے تو اس کی implementation کرتے ہوئے ہم فیز میں جا کر اُس وژن کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں کہ وہ نیکی برباد گناہ لازم والی بات ہو جاتی ہے۔ اب صاف پانی کا پہلے فیز کا جو نقشہ آیا ہے اس میں تمام تر وہ علاقے شامل ہیں جو sweet zone میں واقع ہیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ تمام علاقے جن کے زیر زمین پانی کڑوا ہے، ناقابل استعمال ہے اور وہ brackish zone میں واقع ہیں ان علاقوں کو پہلی ترجیح دینی چاہئے تھی لیکن بد قسمتی سے اس کی ترجیح میں وہ علاقے شامل کئے گئے ہیں جو sweet zone میں آتے ہیں۔ اب اس کے پیچھے کن طاقتور لوگوں کا ہاتھ ہے اور کیا مینجمنٹ ہے؟ ہمارا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سو فیصد علاقہ brackish zone میں ہے۔ ہمیں sweet zone میسر نہ ہے بلکہ ہمارے دیہات میں جو پانی پینے کے تالاب بنائے گئے ہیں ان میں جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں اور وہیں انسان بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں میں جب پانی کی بندش کے دن ہوتے ہیں دو دو مہینوں تک لوگوں کو میلوں دور سے پانی لانا

پڑتا ہے۔ لوگوں کو چارے کے لئے بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ اب حکومت نے اربوں اور کھربوں کی لاگت سے ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے جس سے لوگوں کو یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ اب ہمیں بھی انسانوں کی طرح پینے کا صاف پانی میسر آ جائے گا لیکن بد قسمتی سے اس کی جو پہلی ترجیح قرار دی گئی ہے اس میں ناانصافی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ humble request ہو گی کہ اس پر نظر ثانی کریں اور جن کو ترجیح ملنی چاہئے ان کو دی جائے تاکہ لوگ درست طور پر اس سے مستفید ہو سکیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ تو بات کچھ اور ہے۔ انہوں نے سوال کچھ put کیا ہے اور وہ روڈز کے متعلق ہے، شور کوٹ کے بائی پاس کے متعلق ہے۔ اس زیرو آر کو ابھی pending کیا جائے اس کا جواب لینا پڑے گا۔

جناب سپیکر: اس زیرو آر کو pending کیا جاتا ہے۔ یہ زیرو آر نمبر 33 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ ملک صاحب! آپ اس زیرو آر نوٹس کو پڑھیں۔

پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرما کی چھٹیوں میں طالب علموں سے فیس کے ساتھ اے سی چارجز بھی وصول کرنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں موسم گرما کی تین ماہ کی چھٹیوں میں بھی طالب علموں سے فیس کے ساتھ AC چارجز بھی وصول کئے جاتے ہیں اور اساتذہ کو موسم گرما کی چھٹیوں میں ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ انتظامی اخراجات کے مطابق طالب علموں سے فیس وصول کریں تاکہ والدین سے بھاری فیس کا وزن کم ہو سکے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ کے لئے بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت پرائیویٹ سکول کے پاس دو directive order جا چکے ہیں۔ ایک directive order Prime Minister کی میٹنگ کا outcome تھا جس میں پرائیویٹ سکولوں کو پورے پاکستان میں فیسیں کم کرنے کی ہدایت کی گئی اور دوسرا آرڈر جو ہماری ایک پراونشل لیول پر کمیٹی بنی headed by the Education Minister Punjab انہوں نے بھی پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ کچھ معاملات طے کئے اور اس میں یہ بات طے کی گئی کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں فیسیں نہیں لی جائیں گی۔ اب کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں تھوڑی سی دقت پیدا ہو گئی ہے کہ بات کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ اب اگر یہ genuine concern ہے تو میں یہ سیکرٹری ایجوکیشن کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا اور اس معاملے پر آج ایک چٹھی اسمبلی کے floor پر float کر دی گئی ہے۔ چٹھی روک رہی ہے کہ آپ سیکرٹری ایجوکیشن سے بات بھی نہیں کر سکتے۔ یہ عجیب اچنبے کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں نے زیرو آر میں ایک مسئلہ اٹھایا اور آپ کے سامنے رکھا کہ پرائیویٹ سکول والدین سے چھٹیوں میں undue fee لیتے ہیں۔ اب یہ میرا concern سیکرٹری ایجوکیشن اس کمیٹی کے کنوینر ہیں۔ اب اگر میں سیکرٹری ایجوکیشن سے یہ بات کرنا چاہوں کہ پرائیویٹ سکولوں کو جو فیسوں کے متعلق آپ کا directive گیا ہوا ہے اس پر implementation کرائیں تو وہ بات کرنے سے روکنے کے لئے آج مجھے یہ احمد رضا بٹ کی طرف سے لیٹر موصول ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کون صاحب ہیں اور انہوں نے نیچے لکھا ہے کہ وہ کیبنٹ ڈویژن کے سکیشن آفیسر کیبنٹ نمبر II ہیں اور انہوں نے یہ چٹھی لکھی ہے جو کہ پراونشل اسمبلی پنجاب کے تمام ممبران کو

Has been wrongly addressed as Legislators.

جناب سپیکر: جی، آپ نے یہ پڑھ دیا ہے اب جب متعلقہ وزیر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آئیں گی تو ان سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے پانچ منٹ میں آپ کے سامنے مدعا رکھنا ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں کہ یہ وزیر صاحب سے پوچھنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں ملے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ I will not take more than a second پانچ منٹ سے زیادہ ایک سیکنڈ نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پانچ منٹ شروع ہو چکے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ ابھی account کر لیں اور میں پانچ منٹ ایک سیکنڈ پر بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: Sorry جب پانچ منٹ ہو جائیں گے تو میں مائیک بند کروا دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ چٹھی جو آئی ہے یہ مجھے روک رہی ہے کہ میں اپنے legitimate right کو encroach ہونے دوں، encroachment ہوتی چلی جائے اور میں بطور stakeholder آواز بھی بلند نہ کر سکوں۔ میں یہ کہہ نہ سکوں کہ Legislative Council اور پارلیمنٹ میں فرق ہوتا ہے۔ Legislative Council 1909 کی ختم ہو چکی، 1935 کے گورنمنٹ آف ایڈیا ایکٹ نے اس کو بالکل ختم کر دیا۔ اگر پارلیمنٹ کے functions میں Question Hour نہیں ہے تو یہ چٹھی درست، اگر آپ کے Rules of Procedure میں تحریک التوائے کار نہیں ہے تو یہ چٹھی درست اور اگر آپ کے Rules of Procedure میں توجہ دلاؤ نوٹس نہیں ہے تو یہ چٹھی درست ہے۔ اب جب مجھے procedure provide کرتا ہے اور constitution ایک mandate دیتا ہے کہ میں نے اپنی constituency کے problems کو redress کرنے کے لئے ان کا جائز grievance کسی بھی administrative head کے ساتھ consult کرنا ہے تو یہ چٹھی ایک obiter dictum ہے۔ یہ کورٹ کے اندر فیصلہ ہوا اس کے اندر سے پہلے para exert کیا، para 35 کو print کیا، this is to embarrass the public mandate اس چٹھی کو کس کی اجازت کے ساتھ اس ہاؤس میں تقسیم کر دیا گیا، کیا آپ کے نوٹس میں ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں تو میں یہ چٹھی آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ اگر تم نے کسی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری کو call کیا تو نیب کی فلاں دفعہ تمھارے اوپر لگا دی جائے گی۔ یہ کیسا طریق کار بن گیا ہے؟

Is it consulted with the Law Minister? Has it been brought into the notice of Honourable Speaker.

آپ اجازت دیتے ہیں تو میں یہ چھٹی پڑھ دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ چٹھی کہہ رہی ہے کہ:

it is addressed to all Provincial Ministers Punjab, Chairman Planning and Development Board Punjab, the Senior Member Board of Revenue Punjab, Administrative Secretaries, Government of the Punjab, Secretary Provincial Assembly Punjab, all Divisional Commissioners and all Districts Coordination Officers in the Punjab. I am directed to inform that Honourable Supreme Court of Pakistan in criminal Appeal No.264 of 2016…

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اب اس چٹھی کو آپ نے پڑھ لیا ہے اور میں نے بھی پڑھ لی ہے اور اس کو ہم بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اس زیرو آر کا متعلقہ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ جی، میاں طاہر صاحب! آپ کا زیرو آر نوٹس نمبر 34 ہے اور اس کو آپ نے پڑھنا ہے۔

فیصل آباد میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری میں اضافے کا مطالبہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور فیصل آباد کی آبادی کا تناسب eighty hundred کا ہے لیکن یہاں پولیس کی نفری لاہور کی نسبت 29 فیصد کم ہے۔ اسی طرح دیگر سہولیات بھی 20 فیصد کم ہیں جس کی وجہ سے اس شہر میں ڈکیتی، چوری، راہزنی اور دیگر وارداتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو جواب کے لئے محکمے کو بھجوایا جائے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آگے نوٹس بھی آپ کا ہے لیکن وہ نہیں پڑھا جائے گا۔ آپ اس بارے میں بات کر لیں جو کرنی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد 80 لاکھ آبادی کا شہر ہے۔ ہم نئے تھانے بنانے کے لئے چیف منسٹر صاحب کو کافی دفعہ اپنی تجویز through letter ان کے آفس میں پہنچا چکے ہیں اور آئی جی پنجاب کو کئی مراسلے لکھے گئے لیکن ان پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ جو فیصل آباد میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے، اب آپ نے اس کو next week تک pending کیا ہے تو میں اس پر بحث بھی next week کروں گا۔ اس بات کو close کرتے ہوئے میری ایک اور گزارش ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے چھٹیوں کا اعلان کیا تھا جبکہ ابھی تک بہت سے ایسے پرائیویٹ سکول ہیں ان میں چھٹیاں نہیں دی جا رہیں اور بچے پریشان کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے اس اعلان پر implement کروایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میری اطلاع کے مطابق وہ چھٹیاں کر رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! آج بھی سکول کھلے ہوئے تھے اور کل بھی لگیں گے۔ جیسے میرے بھائی ملک محمد احمد خان صاحب نے کہا ہے کہ فیسیں collect کرنے کے لئے سکولوں کو کھولا گیا ہے بالکل میں 100 فیصد اس بات سے agree کرتا ہوں کہ یہی بات ہے۔ پرائیویٹ سکول دو دو ہاتھوں سے لوگوں کو لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مہربانی کر کے گورنمنٹ آف پنجاب نے جو اعلان کیا ہے اس کے مطابق ان سکولوں کو بند کروایا جائے کیونکہ اب آپ کو پتا ہے کہ اب temperature 46، 47، 48 اور 49 پر جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے آپ کوئی ایسا حکم دیں کہ کل سے اس بات پر عمل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج اس پر کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ اس بارے میں بہت زیادہ سختی کر رہے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ کیسی سختی ہے کہ آج بھی سکول کھلے ہوئے تھے۔ صبح پھر بچوں کو چھوڑنے کے لئے سکول جانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری برائے ایجوکیشن یہاں موجود ہیں۔ وہ بھی چلی گئی ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے کوئی حکم صادر فرما دیں۔ باقی ہم implement کروا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ implement تو ہو گا لیکن محترمہ پارلیمانی سیکرٹری آئیں گی یا وہ جواب دیں گے۔ آپ ان کا جواب آنے دیں اس کے بعد پھر بات کریں گے۔ اگلا زیرو آر نوٹس بھی آپ کا ہے لیکن آپ نے ایک نوٹس پڑھ لیا ہے۔ اب اگلا نوٹس بھی ملک محمد احمد خان کا ہے لیکن ان کا بھی ایک نوٹس پڑھا جا چکا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جو نوٹس next week تک pending کیا گیا ہے تو اس پر بحث بھی next week ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، میں نے next week کی تو بات نہیں کی۔ میں نے کب next week کی بات کی ہے؟ اس نوٹس کو pending کیا جاتا ہے next week کا میں نے نام نہیں لیا۔ اس کے بعد زیرو آر نوٹس نمبر 16/37 ہے۔ جی، انصاری صاحب!

وزیر اعظم کے کسان package اعلان کے مطابق فیصل آباد کے اکثر محروم کسانوں کو بھی مالی امداد دینے کا مطالبہ

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے ضلع فیصل آباد کی دو تحصیلوں جڑانوالہ، چک جھمرہ میں وزیر اعظم کے اعلان کردہ کسان package کے تحت اکثر کسانوں کو دھان کی فصل مبلغ 5000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے امدادی رقم فراہم نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کسانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! آپ پانچ منٹ بولیں پھر اس کا جواب لیتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، چیف منسٹر پنجاب میاں محمد شہباز شریف جو کہ حقیقی معنوں میں قائدانہ صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ پورے پاکستان کی خدمت کا جو انہوں نے عزم کیا ہوا ہے وہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ اپنی حقیقی معنوں میں عقیدت اور محبت کا عملی طور پر اظہار کرتے ہیں، خالی دعوؤں یا کھوکھلے نعروں پر میرے قائدین یقین نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ جب میرے قائدین نے محسوس کیا کہ کچھ لوگ اپنے مفادات کے لئے کسانوں کو exploit کرنے کی کوشش کر رہے

ہیں تو میرے قائدین چونکہ کسانوں سے بھی اسی طرح محبت کرتے تھے جس طرح دوسرے لوگوں سے محبت کرتے تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 40۔ارب روپے کی خطیر رقم وزیر اعظم کسان package کے تحت رکھی۔ جب میرے قائدین نے اتنا بڑا قدم اٹھایا تو پھر ان کسان دوست اقدامات میں جس جگہ پر جن لوگوں نے اس سلسلے میں رکاوٹیں کھڑی کی ہیں۔

جناب سپیکر! ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ ان کے خلاف انکوائری کی جائے اور معاملے کی چھان بین کی جائے کہ جب حکومت نے ایک رقم فراہم کر دی تھی تو پھر ان کسانوں تک رقم کیوں نہیں پہنچ سکی ہے؟ انگریزی میں کہتے ہیں.No smoke without fire کہ جب تک آگ نہیں ہوتی ہے تب تک دھواں نہیں نکلتا۔ اگر یہ بات کی جارہی ہے کہ ضلع فیصل آباد کی دو تحصیلوں میں کسانوں تک یہ رقم نہیں پہنچ سکی ہے تو یقیناً اس میں حقیقت ہو گی۔ اگر میرے قائدین نے کسانوں کے ساتھ محبت کا عملی طور پر اظہار کیا تھا تو پھر جن لوگوں نے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی سرزد کی ہے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس معاملے کی انکوائری کروائی جائے اور جو لوگ اس کے مرتکب پائے جائیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ میرے قائدین نے کسانوں کے ساتھ محبت کا جو عملی طور پر اظہار کیا تھا اس کو ہم عملی جامہ پہنا سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر زراعت نوٹس نمبر 16/37 کا جواب دیں گے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے ابھی فرمایا ہے کہ ان کے اور میرے قائدین نے واقعی ایک بڑا تاریخی package کسانوں کو دیا تھا اور اس میں ہم نے اپنی طرف سے بڑے شفاف طریقے سے، اس کی equal and fair distribution کی ہے۔ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کہیں پر کسانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، انہوں نے دو تحصیلوں کا نام لیا ہے، یہ تو بڑا wide area بن جاتا ہے۔ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی خاص جگہ specifically کسی جگہ پیسے نہیں پہنچے یا transparency کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تو یہ تحریری طور پر اپنی شکایت لکھ کر دے دیں تو اس کا صحیح طور پر ازالہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/38 محترمہ شنیلا رُوت کا ہے، محترمہ بڑی دیر سے ہاتھ ہلا رہی تھیں۔

بہار کالونی لاہور میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بہار کالونی لاہور میں پینے کا پانی نہایت آلودہ ہے جس سے پیٹ کی خطرناک بیماریاں اور جلد کی بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ متعلقہ ادارے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے میں ناکام ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بہار کالونی کوٹ لکھپت کی خود بھی رہائشی ہوں اور وہاں پر تقریباً پچاس ہزار سے ستر ہزار کے لگ بھگ لوگ رہتے ہیں اور یہاں پر جو بھاری اکثریت ہے وہ مسیحی شہریوں کی ہے جو گزشتہ 45 سال سے یہاں پر آباد ہیں۔ یہ آبادی خادم اعلیٰ کی رہائش گاہ سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور مشہور و معروف میٹرو بس بھی یہاں سے گزرتی ہے۔ مگر بہار کالونی انسان کی بنیادی ترین ضرورت یعنی پینے کے صاف پانی سے شدید کمی کا شکار ہے۔ اکثر اوقات پانی دو دو دن تک نہیں آتا اور کئی گلیوں میں اور کئی علاقوں میں تو تین تین مہینے تک پانی وہاں پر نہیں آتا۔ کالونی کی کئی گلیوں میں تو عرصہ دراز سے پانی بند ہے، ان گلیوں کے valve بند کر دیئے گئے ہیں، جن گلیوں میں پانی آتا ہے وہ بھی گندا اور بدبودار ہے جو کہ پینے کے قابل نہیں ہے بلکہ نہانے دھونے اور برتن صاف کرنے کے بھی قابل نہیں ہے۔ غریب لوگ بھی پانی خرید کر پانی پینے پر مجبور ہیں چونکہ واحد واٹر فلٹر بھی خراب رہتا ہے، نمازی بھی گندے پانی کے ساتھ وضو کرنے پر مجبور ہیں اور اہل علاقہ بالخصوص بچے مختلف بیماریاں جیسے کہ Hepatitis, Gastro کا شکار رہتے ہیں۔ جگہ جگہ گٹروں اور ستوکتلہ نالے کا گندا پانی واٹر سپلائی کے چالیس سال پرانے زنگ آلودہ پائپ کے پانی کے ساتھ مل کر پانی کو آلودہ کرتا ہے۔ بہار کالونی اور اس کے قریب پانچ ٹیوب ویل ہیں لیکن بہار کالونی کے اندر صرف دو ٹیوب ویل ہیں۔ ایک گل چوک بہار کالونی نمبر 1 میں واقع ہے اور دوسرا ایس بلاک میں 1997 میں ایک ٹیوب ویل لگایا گیا تھا لیکن وہ بھی بہار کالونی کو پانی مہیا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ دو ٹیوب ویل بہار کالونی کے اندر اور تین ٹیوب ویل بہار کالونی کے ارد گرد ہیں، یعنی کہ آر بلاک میں ہیں، ایس بلاک میں ہیں اور منڈی والی سائیڈ پر ہیں۔ میں نے بار بار واسا کو چٹھیاں لکھی ہیں وہاں کے لوگوں نے وہاں پر احتجاج کیا، میں دو تین دفعہ ان کو reminder بھی بھجوا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! متعلقہ محکمہ اس کا جواب دے گا، وزیر موصوف سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس تحریک کو میرے خیال میں pending کر دیا جائے، محترمہ نے کافی تفصیلی بات کی ہے، اس کا میں WASA سے تفصیلی جواب منگوا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 40/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

سروسز ہسپتال کے عملے کو چھ ماہ کی تنخواہ دلانے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں ڈسپنسر، O.T جونیئر کلرک، وارڈ بوائے، سکیورٹی گارڈز جو کہ پچھلے دو سال سے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے تھے اچانک نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان کی پیریڈ میں توسیع نہ ہونے کے باعث پچھلے چھ ماہ سے تنخواہوں کی ادائیگی رکی ہوئی ہے۔ تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کے گھروں میں فاقہ کشی کی نوبت آ چکی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں یہ بہت sensitive معاملہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مریضوں کو ایک طرح سے سہولتیں فراہم کرنی ہوتی ہیں، facilitate کرنا ہوتا ہے اور ہسپتال کوئی بھی ہو، سرکاری ہسپتال کے employees ہمارے ہسپتالوں کی دیکھ بھال نہیں کرتے، ان کے گھروں کا چولہا جلنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ عام آدمی جو بیماری کی حالت میں یا کسی ایمرجنسی کی حالت میں ہسپتال جاتا ہے تو یہ لوگ جو اپنے گھر سے پریشان ہیں یہ کسی کی کیا خدمت کریں گے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی دکھ سے کہوں گی کہ پہلے ہی ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی حالت انتہائی قابل افسوس اور پریشان کن ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ہسپتال جائے، کوئی غریب یا امیر جائے تو اس چھوٹے عملے نے ہی وہاں facilitate کرنا ہے لہٰذا میری آپ کے توسط سے وزیر صحت یا پارلیمانی

سیکرٹری برائے صحت سے گزارش ہے کہ وہ اس پر ایکشن لیں اور ان ملازمین کو نہ صرف permanent کریں بلکہ ان کی جو تنخواہیں رکی ہوئی ہیں وہ بھی release کروا کر انہیں relief دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صحت یا پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا جواب لینے کے لئے اس زیر وآر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ ہاؤس کا ٹائم سات منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ اگلا زیر وآر نوٹس نمبر 41 ملک ذوالقرنین ڈوگر کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ننکانہ صاحب میں متروکہ وقف املاک کی دکانوں اور گھروں کو مسمار کرنا

ملک ذوالقرنین ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 14۔ مئی 2016 کو صدیق الفاروق صاحب چیئرمین متروکہ وقف املاک بورڈ اپنے پرائیویٹ گن مینوں اور سرکاری اہلکاروں کے ہمراہ ننکانہ صاحب آئے اور متروکہ وقف املاک کی دکانوں اور گھروں کو گرانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے احتجاج کیا تو اس کے گن مینوں اور سرکاری اہلکاروں نے فائرنگ شروع کر دی۔ ڈی سی او ننکانہ نے 10.30 پر مجھے مطلع کیا اور اس صورتحال پر قابو پانے کے لئے مجھے موقع پر پہنچنے کے لئے کہا اور میں 11.00 بجے موقع پر گیا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیر وآر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

ملک ذوالقرنین ڈوگر: جناب سپیکر! میں اس واقعہ پر انتہائی اظہار افسوس کرتا ہوں اور اس کی پر زور مذمت بھی کرتا ہوں۔ ننکانہ صاحب کے ٹرسٹ کی جو زمین ہے جہاں پر ننکانہ صاحب شہر اور تقریباً 42 دیہات ہیں یہ ان کا اجتماعی مسئلہ ہے۔ وہاں پر 750 مربع زمین ٹرسٹ کی ہے جو گردوارا کے نام ہے اور وہاں پر 42 دیہات اور شہر ننکانہ صاحب ہے اس کے علاوہ کوئی ملکیتی زمین ہے ہی نہیں اور یہاں پر صدیوں سے لوگ آباد ہیں۔ ان میں گیارہ دیہات اور شہر ننکانہ صاحب partition سے پہلے سے آباد ہیں باقی دیہات partition کے بعد آباد ہوئے اور غریب لوگوں نے بڑی محنت کے بعد وہاں پر بنجر زمینیں آباد کیں اور اس وقت وہاں پر تقریباً 8 ہزار پٹہ دار ہیں جو باقاعدگی سے محکمہ کو لگان ادا کر رہے ہیں اور اس وقت ننکانہ شہر کے علاوہ ان دیہاتوں کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ ہے اس ساری زمین کو متروکہ وقف املاک بورڈ کنٹرول کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بورڈ کے چیئرمین تبدیل ہوتے رہے اس میں

سویلین کے علاوہ آرمی کے تقریباً تین (ریٹائرڈ) جنرل بھی چیئرمین بنے لیکن وہاں پر آج تک ایسا مسئلہ پیش نہیں آیا اور انہوں نے بھی بڑے اچھے طریقے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں اور وہاں پر پٹہ داروں اور ان لوگوں کو facilitate کیا۔ جب سے موجودہ چیئرمین صدیق الفاروق صاحب اس عہدہ پر آئے ہیں تو وہاں کے لوگ انتہائی پریشان ہیں چونکہ وہ ہر وقت لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ننکانہ صاحب ایک انٹرنیشنل سٹی ہے اور وہاں پر ایک چھوٹا واقعہ بھی internationally دیکھا جاتا ہے۔ نومبر میں سکھوں کا سالانہ event ہوتا ہے اس موقع پر وہاں کے سردار مستان سنگھ جو ان کی پربندھک کمیٹی کے سابقا پردھان ہیں، انتہائی مسلم لیگی ہیں اور ہمیشہ مسلم لیگ کے ساتھ ہی رہے ہیں، وہ اپنی سکھ کمیونٹی کو lead بھی کرتے ہیں ان کے ساتھ 110 سکھوں کے خلاف صدیق الفاروق صاحب نے دہشت گردی کا مقدمہ درج کرایا۔ ان کا وہ مقدّس دن ہوتا ہے یہ internationally انتہائی بدنامی کا باعث بنا اور وہ لوگ تین مہینوں تک جیلوں میں بند رہے اور آخر کار بڑی مشکل سے ہائی کورٹ سے ان کی ضمانتیں ہوئیں۔ صدیق الفاروق صاحب نے اس بیساکھی پر بھی ایسا ہی واقعہ کیا، بیساکھی کے تہوار پر دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اس وقت وہاں کے آٹھ ہزار پٹہ داروں کی پٹہ داری منسوخ کر دی اور جن لوگوں نے گندم کاشت کی ہوئی تھی اسے کاٹنے کے لئے ہارویسٹر اور ٹریکٹر ٹرالیاں بھی منگوالیں کہ میں آپ کو یہ گندم نہیں کاٹنے دوں گا بلکہ میں نے خود کاٹنی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے بڑی مشکل سے مداخلت کر کے بیساکھی کا یہ موقع گزارا۔ اس کے بعد حالیہ 14۔ مئی کو صدیق الفاروق صاحب نے ایک غریب آدمی جو 1947 سے 21 کنال 11 مرلے کا پٹہ دار ہے اور ایک دیہات میں اس کی ایک حویلی ہے اس کا کوئی بہت بڑا پلازہ نہیں ہے یہ خود اپنے پرائیویٹ گن مینوں کو ساتھ لے کر اس کی حویلی میں گئے اور حویلی گرانے کی کوشش کی ان کے گن مینوں نے فائرنگ بھی کی اور ان کی دو جوان لڑکیوں کو زبردستی گاڑی میں بٹھالیا۔ وہاں پر شور مچا کہ بندہ قتل ہو گیا ہے تو لوگ انتہائی مشتعل ہو گئے۔ صدیق الفاروق صاحب تو وہاں سے نکل آئے لیکن لوگ اتنے مشتعل تھے اور آپ کو معلوم ہے کہ جب mob اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہاں پر ہر قسم کے شرارتی لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس mob میں صدیق الفاروق صاحب کا کرپٹ عملہ جو فرضی فائلیں بنا بنا کر لوگوں سے پیسے لے لے کر وہاں پر قبضے کرواتا ہے یہ ان کی کارستانی

ہے یہ سارا کام انہوں نے کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور چھان بین ہو اور جو اس کا ذمہ دار ہے اسے سزا ملنی چاہئے۔ صدیق الفاروق صاحب نے یہ سارا واقعہ میرے ذمہ ڈالا ہے کہ قبضہ یہ کرواتے ہیں۔ میرا تو سارا حلقہ ہی اوقاف کے لوگوں کا ہے اگر یہ میرے ذمہ ڈالا جاتا ہے کہ میں قبضے کرواتا ہوں تو اپنے لوگوں کا تحفظ کرنا میرا حق ہے، ان کے خلاف جو بھی زیادتی کرے گا میں اس کے لئے حاضر ہوں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک ذوالقرنین ڈوگر نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے یہ اخبارات اور میڈیا کی بھی زینت بنا۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھا دیا جائے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہاں پر ایسے ہی افسوسناک واقعات پیش آئے ہیں، وہاں پر متروکہ وقف املاک بورڈ کے ملازمین، پولیس ملازمین اور وہاں کے پٹہ داروں کا باقاعدہ تصادم ہوا۔ اس میں prima-facie ابتدائی طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ دونوں طرف کا مؤقف کسی نہ کسی حد تک درست ہے اور جو دونوں طرف سے تجاوز کیا جا رہا ہے اس کو صحیح طور پر identify کرنے کے بعد اس کی correction کی ضرورت ہے۔ جہاں تک پٹہ داروں کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں پر 19 ہزار ایکڑ اراضی متروکہ وقف املاک کی ملکیت ہے اور وہاں پر جتنے لوگ بھی رہائش پذیر ہیں وہ زرعی ہیں یا اربن ایریا میں وہ سارے کے سارے پٹہ دار ہیں یا وہ لیز پر ہیں۔ اب جہاں تک پٹہ داروں کے rules and regulation کو پوری طرح سے observe کرنے کا مسئلہ ہے یہ بھی کوئی ideal position نہیں ہے اس میں سے بعض لوگ ہیں جو پٹہ داری کے رینٹ، lease money ہے یا جو لیز کا پیریڈ ہے اس میں پوری طرح سے regulated نہیں ہیں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ اس معاملے میں متروکہ وقف املاک بورڈ کے ملازمین کا بھی بڑا عمل دخل ہے اور اس معاملے کو گھمبیر بنانے میں ان کی corruption کا بھی ایک بنیادی role ہے۔ ایک طرف پٹہ داروں کا مؤقف ہے کہ ہمیں صحیح نوٹس نہیں دیا گیا حالانکہ ہم پوری طرح سے اپنی پٹہ داری یا lease money ادا کر رہے ہیں اور محکمہ کے لوگ ہمیں نوٹس بھیج کر پیسے طلب کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری طرف متروکہ وقف املاک بورڈ کا مؤقف ہے کہ ان کی پٹہ داری یا lease ختم ہو گئی ہے اور ہم نے auction کر کے یہ جگہ کسی اور کو دے دی ہے تو اس صورتحال میں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں ایک ایڈیشنل آئی جی پولیس اور کچھ دوسرے لوگ شامل ہیں۔ یہ کمیٹی اس معاملے کو probe کر رہی ہے۔ اس میں دونوں طرف پائے جانے والے نقائص کو دُور کرنے کے لئے اگر وفاقی حکومت سے intervention کے لئے درخواست کرنا پڑی تو وہ بھی کی جائے گی۔ اس میں متروکہ وقف املاک بورڈ کے آفیشلز کے روّیے یا ان کے conduct کے حوالے سے جو چیز سامنے آئے گی اس سے متعلق بھی وفاقی حکومت سے بات کی جائے گی۔ فی الحال اس واقعے میں ہونے والے دونوں اطراف کے allegations کے تحت مقدمات کے اندراج پر کارروائی روک دی گئی ہے تاکہ اس پوری صورتحال کی جب صحیح صورت سامنے آ جائے گی تو اس کے مطابق proceed کیا جائے گا۔ جہاں تک ملک ذوالقرنین ڈوگر کا معاملہ ہے تو یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ان کے حلقہ کے لوگ ہیں اور اگر ان کو کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے تو وہ یقیناً ان کے پاس آتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان کے جائز حقوق کے لئے بات کریں۔ متروکہ وقف املاک بورڈ کی طرف سے جو allegations ملک ذوالقرنین ڈوگر کے خلاف لگائے گئے ہیں اور ان کو جو undermine کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ یہ بات on record ہے کہ جب وہاں پر mob بے قابو ہوا، جب وہاں پر mob جلاؤ گھیراؤ پر اُتر آیا اور لوکل انتظامیہ اس کو کنٹرول نہ کر سکی تو ملک ذوالقرنین ڈوگر اور ہمارے دوسرے سیاسی عمائدین نے باقاعدہ درمیان میں آ کر بیچ بچاؤ کرایا ورنہ وہاں پر تصادم زیادہ گھمبیر ہو سکتا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر ملک ذوالقرنین ڈوگر کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے بنائی گئی کمیٹی کی انکوائری رپورٹ آ جائے اس کے بعد اگر ہاؤس کی کمیٹی بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو کمیٹی بنا دیں گے اور اس میں اگر کوئی corrective measures لینے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ حکومت لے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب ذوالقرنین ڈوگر کے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 44/16 ملک فیاض احمد اعوان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس چودھری اشرف علی انصاری کا ہے وہ پہلے ایک پڑھ چکے ہیں تو اس زیرو آر نوٹس

کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے اور وہ بھی پہلے ایک پڑھ چکے ہیں تو اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 24۔ مئی 2016 بروز منگل بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

منگل، 24۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 16۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 13

1027

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

THE FOREST (AMENDMENT) BILL 2016.

SHEIKH ALA-UD-DIN: to move that leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.

SHEIKH ALA-UD-DIN: to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 17۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی ترمیم شدہ قرار دادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمان نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔

1028

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری / پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں میں جہاں تک ممکن ہو خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جا سکے۔

(موجودہ قرار دادیں)

1۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔

2۔ محترمہ گلناز شہزادی: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔

3۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں فحاشی، عریانی اور بے راہ روی پھیلانے والے انٹرنیٹ کلبوں کے خلاف مربوط حکمت عملی کے تحت مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے نیز ایسے گھناؤنے کاروبار سے منسلک افراد کے خلاف مقدمات قائم کر کے ایسے انٹرنیٹ کلبوں کو فی الفور بند کر دیا جائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کیٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔

5۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔

1029

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل، 24۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 16۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧

سورۃ الدّخان آیات 1 تا 7

حٰمٓ(1) اس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی سب کرم ہے تمہارا یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں
دُور ہونے کو ہے اب یہ دُوری ان کی چوکھٹ پہ ہوگی حضوری
خواب میں مجھ کو آقا کے در سے حاضری کے اشارے ہوئے ہیں
ان کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے خوب میرے گزارے ہوئے ہیں

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!سوال نمبر 2923 ہے اور میں یہ request کروں گا کہ میرے سوال کا جواب پڑھ کر سنایا جائے۔

فیصل آباد:ماموں کانجن ٹاؤن کمیٹی کو ڈی گریڈ کر کے یونین کونسل بنانے کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*2923:**جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت دیہاتی علاقہ جات میں 10 ہزار پر یوسی اور اربن ایریا میں 20 ہزار تک کی آبادی میں ٹاؤن کمیٹی قائم کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ ماموں کانجن فیصل آباد کی آبادی 1998 کی مردم شماری کے تحت 27 ہزار پلس ہے جو کہ پہلے سے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ رکھتی ہے مگر اب مراسلہ نمبر SOR 1-61101-39 (LG) مورخہ 2۔ ستمبر 2013 کے تحت اس کو ڈی گریڈ کر کے یوسی بنا دیا گیا ہے؟

(ج) اس کو یوسی بنانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس قبضہ کو دوبارہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں واضح طور پر یہ وضع نہ کیا گیا ہے کہ شہری یا دیہی علاقہ میں یونین کونسل کتنی آبادی پر مشتمل ہو گی۔ تاہم، مذکورہ ایکٹ کے تحت 30 ہزار سے لے کر 5 لاکھ تک کی شہری آبادی پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ضلع میں کسی بھی علاقہ کو یونین کونسل ڈیکلیئر کر سکتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2013 کے تحت ماموں کانجن کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)46-37/2013(Gen) مورخہ 13۔10۔23 کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) کے اندر SOR(LG)39-61101-1 کا ذکر کیا ہوا ہے تو مجھے kindly یہ letter produce کر کے دے سکتے ہیں یا مجھے پڑھ کر یہاں سنا سکتے ہیں کہ اس letter کے اندر کیا لکھا ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس letter کی کاپی میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے تو میں انہیں بعد میں provide کر دوں گا چونکہ ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا جائے جسے میونسپل کمیٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے specifically اس letter کا پوچھا ہے اور مجھے پتا ہے کہ اس letter میں کیا ہے لیکن میں چاہوں گا کہ یہ اس ہاؤس کو پڑھ کر سنائیں۔ اگر یہ پڑھ نہیں سکتے تو

ہمیں ویسے ہی بتادیں کہ اس letter میں کیا ایسا مواد تھا جسے میں نے اپنے سوال میں specify کیا ہے اور اگر یہ نہیں بتا سکتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں؟

جناب سپیکر: جب آپ کو پتا ہی ہے تو پھر آپ کیوں پوچھتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چونکہ اس کا مجھے غلط جواب دیا گیا ہے اس لئے مجھے یہ اس letter کا مواد پڑھ دیں جو میں نے اپنے سوال میں لکھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! مذکورہ letter کی میرے پاس کاپی نہیں ہے کیونکہ میرے پاس اس نوٹیفکیشن کی کاپی ہے جس میں ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا ہے۔ میں انہیں letter کی کاپی فراہم کر دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو یہاں پر جواب دیا گیا ہے اور جس لیٹر کا نمبر میں نے اپنے سوال میں specify کیا ہے ان دونوں کے اندر کھلا تضاد ہے اس لئے kindly میری request ہے کہ اسے کمیٹی کو refer کر دیا جائے وہاں پر دونوں letter produce ہوں تو اس کے اندر inquire کر لیا جائے کہ ہمیں غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ان کی بات مان لیتے ہیں اور اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جو دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2925 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سال 14-2013 بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2925: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے نے ڈسٹرکٹ اے ڈی پی کے تحت تحصیل تاندلیانوالہ (فیصل آباد) میں مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی فنڈز سے کتنی رقم خرچ کی ہے، اب تک کی تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ رقم کن کن ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہوئی ہے ان ترقیاتی سکیموں کے نام، پتاجات اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جو ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان کی سفارش کس کس نے کی ہے، کیا ان کی سفارش سیاسی افراد نے کی ہے یا approval تحصیل یا ڈسٹرکٹ لیول کی ڈویلپمنٹ کمیٹی نے دی ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان میں اکثر سکیمیں ڈی او پلاننگ فیصل آباد کے لیٹر پیڈ پر شروع ہوئی ہیں اگر ہاں تو ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں نیز کیا ڈی او کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس تحصیل کے اندر شروع کردہ موجودہ مالی سال کی تمام سکیموں کی تحقیقات انٹی کرپشن پنجاب کی انجینئرنگ ونگ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹی ایم اے تاندلیانوالہ میں سال 14-2013 میں ڈسٹرکٹ اے ڈی پی کی طرف سے کوئی ایک سکیم بھی نہ لگائی گئی ہے۔

(ب) کوئی ترقیاتی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) کوئی ترقیاتی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ ADP کی تمام سکیمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی منظوری سے لگائی جاتی ہیں۔ DO پلاننگ یہ سکیمیں لگانے کا مجاز نہیں۔

(ہ) کسی بھی ذرائع سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہٰذا موجودہ مالی سال 14-2013 میں تحصیل میں شروع کردہ ترقیاتی سکیموں کی تحقیقات کروانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) کے اندر ہے کہ ڈسٹرکٹ ADP کی تمام سکیمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی منظوری سے لگائی جاتی ہیں۔ ڈی او (پلاننگ) یہ سکیمیں لگانے کے مجاز نہیں تو kindly مجھے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کے نام بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران میں ڈی سی او چیئرمین جبکہ ممبران میں ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ)، ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز)، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ جس کی سکیم ہو گی اس کے ای ڈی او اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ڈی او کے علاوہ ڈی او (پلاننگ) شامل ہوتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کی routine بتا دی ہے کہ اس میں کون کون ہوتا ہے لیکن میں ان سے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ specific فیصل آباد ضلع کی ڈویلپمنٹ کمیٹی جو یہ سب سکیمیں بنا رہی ہے اور اربوں روپے کا فنڈ ضلع فیصل آباد کے اندر لگ رہا ہے۔ لاہور کے بعد سب سے بڑا ضلع ہمارا فیصل آباد ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اربوں روپے کا فنڈز جو بھی لوگ لگا رہے ہیں، جو لوگ اس کمیٹی کے ممبران ہیں مجھے ان سب کے نام بتائیں کیونکہ میں نے routine نہیں پوچھی کہ یہ یہ لوگ ہوتے ہیں تو kindly مجھے ضلع فیصل آباد کی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کے نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو نوٹیفکیشن ہوتا ہے وہ عہدے کے لحاظ سے ہوتا ہے جو بھی ڈی سی او ضلع کا ہو گا وہ اس کمیٹی کا automatically چیئرمین ہو جائے گا اور جو بھی ای ڈی او، ڈی او (پلاننگ) ٹرانسفر ہو کر آئے گا وہ اس کا ممبر ہو گا تو میں نے ممبران کی composition آپ کو بتا دی ہے کہ چیئرمین کون ہوتا ہے اور اس کمیٹی کے ممبران کون ہوتے ہیں۔ تبادلہ ہر روز اور یہاں پر transfer and posting ہوتی ہے تو نئے نئے ممبران آ جاتے ہیں۔ ابھی ممبران کے نام تو میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں انہیں provide کر دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے ذکر کیا ہے کہ متعلقہ ایم این ایز یا ایم پی ایز جن کے فنڈز ہوتے ہیں وہ اس کمیٹی کا part ہوتے ہیں۔ میرے حلقے کے اندر بھی اتنے عرصہ سے ڈویلپمنٹ تو ہو رہی ہے unless یہ کہہ دیں کہ تین سالوں میں میرے حلقے میں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں کی تو میں اس کمیٹی کا ممبر کیوں نہیں؟ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی جب میرے حلقے کے فنڈز لگاتی ہے تو مجھے کبھی کیوں نہیں اس کمیٹی میں invite کیا گیا یا بلایا گیا تو جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: فنڈز کسی کی ذات کو نہیں دیئے جاتے بلکہ یہ منصوبہ جات کے لئے دیئے جاتے ہیں۔آپ کے حلقے میں ہیں یا کسی اور کے ہیں تو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس کے حلقے میں ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!اس کمیٹی میں کسی بھی ایم این ایز یا ایم پی ایز کے نام نہیں ہیں کیونکہ وہ ممبران نہیں ہیں بلکہ تمام Government officials ممبران ہیں۔کوئی بھی ایم این ایز یا ایم پی ایز ممبران نہ ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کہا ہے کہ جو متعلقہ ایم این اے اور ایم پی ایز ہوتے ہیں وہ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!میں نے ممبرز کا نہیں کہا میں نے ڈی سی او اور ای ڈی او زاور اُس کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر:احسن صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!اگر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی فیصل آباد کی حاضری شیٹ کے اندر اگر کسی سیاستدان کا نام نکل آیا اور میں وہ حاضری شیٹ یہاں پر produce کر دوں تو پھر؟

جناب سپیکر:میں اس کے بارے میں نہیں کہہ سکتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!اگر مجھے یہ غلط جواب دیا گیا ہے تو پھر اس پر kindly ruling دے دیں۔

جناب سپیکر:جی،پتا کرتے ہیں میں رولنگ ایسے ہی دے دوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!اس سے پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر:consultation ہوتی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!consultation کے لئے کوئی بھی شہری اور یہ ممبر بھی اپنی تجاویز ڈویلپمنٹ کے حوالے سے دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں وہ آپ کر سکتے ہیں۔اگلا سوال نمبر 1435 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ آگئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔اگلا سوال نمبر 1718 ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1755 بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2327 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2373 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں پھر جب وقت ملے گا تو take up ہو گا پھر مجھے نہ کہنا، ٹھیک آپ کہتے ہیں تو اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2468 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سابقہ فوجی دور حکومت میں صوبہ کے ناظمین کی لوٹ مار اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2468: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ فوجی دور حکومت میں عامر منیر ناظم راوی ٹاؤن کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن نے کرپشن، لوٹ مار، سرکاری فنڈز اور مشینری کے ناجائز استعمال پر مقدمہ درج کر رکھا ہے جس میں وہ تاحال مفرور ہے؟

(ب) ملزم عامر منیر کے خلاف حکومت اور محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے کیا کیا چارجز عائد کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں پورے صوبہ کے ٹاؤن اور ضلعی ناظمین نے لوٹ مار کا بازار گرم کئے رکھا اس کے سدّباب کے لئے موجودہ حکومت اور محکمہ انٹی کرپشن

نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کیا اس دور میں عوامی خزانہ لوٹنے والوں کو ان کے انجام پر پہنچانے اور احتساب کا کوئی انتظام کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ بات درست ہے کہ سابقا ٹاؤن ناظم عامر منیر کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن نے مقدمہ نمبر 883/2004 مورخہ 27۔نومبر 2004 کو درج کروایا اور بعد از تفتیش چالان عدالت انٹی کرپشن میں پیش ہوا اور عامر منیر نے عدالت کے روبرو خُورد بُرد کی رقم مبلغ -/60,00,000 روپے جمع کروادی مزید معاملہ انٹی کرپشن کی عدالت میں زیر سماعت ہے اور ملزم تاحال ضمانت پر ہے۔

(ب) محکمہ انٹی کرپشن نے سابقا ٹاؤن ناظم عامر منیر کے خلاف ترقیاتی منصوبوں میں خُورد بُرد اور رجسٹری فیس کے ٹھیکہ میں بے ضابطگیوں کی مد میں حکومتی خزانہ کو نقصان پہنچانے کے الزامات لگائے۔

(ج) سابقا دور حکومت میں ٹاؤن اور ضلعی ناظمین کے اختیارات بابت حکومت پنجاب نے سپیشل آڈٹ کا انعقاد کروایا اور آڈٹ رپورٹس مرتب ہونے کے بعد بمطابق قوانین کارروائی عمل میں لائی گئی جبکہ مذکورہ ملزم عامر منیر کے خلاف کیس سپیشل جج انٹی کرپشن کے پاس زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ 23۔ مئی 2016 ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) کے اندر انہوں نے فرمایا ہے کہ جو عامر منیر کے خلاف کیس سپیشل جج انٹی کرپشن کے پاس زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ 23۔ مئی 2016 ہے کل اس کی تاریخ تھی تو معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتائیں کل کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جز(ج) کا جواب پوچھ رہے ہیں۔ کہ کل عامر منیر کی تاریخ تھی اس کے خلاف کیا ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! میرے پاس انٹی کرپشن کورٹ کی تاریخ کا status fresh نہیں ہے کہ کل انہوں نے کون سی پیشی ڈالی ہے لیکن اس میں یہ ہوا ہے کہ جو ملزم عامر منیر ہے یہ bail پر ہے اور عدالت انٹی

کرپشن نے اس سے اُس وقت 60لاکھ روپے کی ریکوری کی اور جب اس نے 60لاکھ روپیہ کورٹ میں جمع کروایا تھا تب اس کی bail ہوئی تھی اور کیس ابھی تک under process ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے پاس چٹ آئی ہے اسے پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! وہ اس کے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے متعلقہ نہیں ہے وہ اُن کے متعلقہ بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پیشی کا ان کو پتا کر کے بتادوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2528 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ پہلے بھی ان کا ایک سوال ہے۔ اگلا سوال نمبر 2889 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2890 بھی جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3019 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: چک جھلاراں میں بچھائی گئی نالیوں اور سولنگ کی تفصیلات

*3019: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 23 ج ب جھلاراں تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں سولنگ اور نالیاں کب بچھائی گئی تھیں اور ان پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان نالیوں کا صفائی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پانی نالیوں سے اوور فلو ہو کر گلیوں میں کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کی نالیوں کی صفائی کے لئے سیور مین تعینات کرنے اور نالیوں کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) سال 04۔2003 سے لے کر 12۔2011 تک اس گاؤں میں مبلغ -/48,75,000 روپے نالیاں و سولنگ کی تعمیر کے لئے ٹی ایم اے چک جھمرہ نے خرچ کئے ہیں۔اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے گاؤں کا معائنہ کیا گیا اور گلیوں میں کہیں بھی پانی نہیں کھڑا تھا۔

(ج) گاؤں میں سیوریج سسٹم نہ ہے لہٰذا نالیوں کا پانی گاؤں سے باہر بذریعہ sullage carrier نکاس کر جاتا ہے لہٰذا وہاں پر سیور مین کی ضرورت نہ ہے۔ گاؤں میں نالیوں اور sullage carrier / نالہ کی صفائی ستھرائی وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بذریعہ سینٹری ورکر صفائی کروادی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے اندر میں ان سے یہ چیز پوچھنا چاہوں گا کہ جب انہوں نے گاؤں کا سروے کیا تھا تو کیا اُن دنوں بارش ہو رہی تھی یا انہوں نے گرمیوں کے موسم کا سروے کیا؟ اگر آپ کہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو میرے ساتھ bound کر دیں کہ یہ میرے ساتھ چلیں جس طرح برسات کا موسم ہوتا ہے یا کچھ ہوتا ہے ویسے routine کے اندر بھی یہ اتنا زیادہ sufficient وہاں پر نالیاں سولنگ کا انتظام نہیں کیا۔انہوں نے تقریباً پانچ ملین روپے ایک specific گاؤں کی سیوریج اور نالیاں سولنگ کے اوپر خرچ کئے ہوئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اتنے پیسے خرچ کرنے کے باوجود وہاں پر پانی کھڑا ہوتا ہے یہ جواب بالکل درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! Kindly اگر آپ سیکرٹری صاحب کو bound کر دیں کہ یہ میرے ساتھ گاؤں کا visit کر لیں، میں انہیں گاؤں کا visit کروا سکتا ہوں، انہیں ثابت کر کے دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا ثابت کریں گے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کا جواب یہاں پر غلط دیا گیا ہے اور وہاں پر پانی کھڑا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا بات ہے کہ ہر بات کا جواب غلط دیا گیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کو prove کرنے کے لئے تیار ہوں آپ انہیں میرے ساتھ bound کر دیں اگر میں غلط ہوں تو پتا لگ جائے گا۔

جناب سپیکر: میں انہیں پابند نہیں کر سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب بھی موسم برسات آتا ہے، جب بارشیں ہوتی ہیں تو کچھ دیر کے لئے پانی ہر جگہ پر کھڑا ہوتا ہے چاہے کوئی شہر ہو، دیہات ہو اگر بارش سارا دن آہستہ آہستہ بوندا باندی ہوتی رہے تو ڈسپوزل چلتے رہتے ہیں یہ جو sullage carrier ہوتے ہیں یا نالیاں ہوتی ہیں، نالے ہوتے ہیں وہ پانی کو آسانی سے لے لیتے ہیں لیکن اگر ایک گھنٹہ کے لئے موسلا دھار بارش ہو جائے جو کہ بہت زیادہ بارش ہو تو پھر جو نظام ہوتا ہے وہ اُس پانی کو نہیں لے سکتا تو پھر تھوڑی دیر کے لئے کہیں پر ایک گھنٹہ، آدھ گھنٹہ اور دس منٹ کے لئے پانی رُکتا ہے اور پھر وقت کے ساتھ نکل جاتا ہے تو اس میں جو ہم نے وہاں پر سروے کروایا ہے میں نے fresh انفارمیشن لی ہے اور ٹی ایم اے کے عملہ کو بھیجا آج کل کیونکہ بارشیں نہیں ہو رہیں تو برسات میں اگر کوئی problem ہو گی تو میں کوشش کروں گا کہ ان کے ساتھ وہاں پر جاؤں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ان کی بات کے ساتھ بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ بے شک لاہور جیسا شہر جو metropolitan city ہے کل رات کی بارش سے ڈوب گیا ہوا ہے۔ ہم راستے میں دیکھتے رہے ہیں ہر چیز ڈوبی ہوئی ہے وہ گاؤں بھی ڈوب سکتا ہے جب موسلا دھار بارشیں ہوں لیکن routine کے اندر بھی یہ۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ایسی بات نہیں وہ آپ کو بتا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3050 میاں طارق محمود کا ہے وہ out of country ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 3051 میاں طارق محمود کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3059 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3060 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3078 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3099 محترمہ نبیلہ

حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3113 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: بند پڑی ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*3113: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اس وقت کتنی ترقیاتی سکیمیں جو چل رہی تھیں بند پڑی ہیں، ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ب) ان سکیموں پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان پر خرچ کردہ کثیر سرمایہ جو سکیمیں بند ہونے سے ضائع ہوا ہے اس کے ذمہ دار کون کون سے سرکاری ملازم ہیں کیا حکومت ان ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان سکیموں کو مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ میں اس وقت کوئی بھی ترقیاتی سکیم برائے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 بند نہ پڑی ہیں، برائے سال 15-2014 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 57 سکیمیں منظور کی تھیں جو کہ تمام مکمل ہو چکی ہیں اور برائے سال 16-2015 میں کل 49 سکیموں پر کام ہو رہا تھا۔ جن میں سے 40 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ 9 سکیموں پر کام ہو رہا ہے جو کہ 30۔ جون 2016 تک مکمل ہو جائے گا۔ سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوئی سکیم بند نہ پڑی ہے۔

(ج) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ کے زیر نگرانی کوئی بھی ترقیاتی سکیم بند نہ ہے۔ تاہم فنڈز کے ضائع ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس کے اندر پہلا ضمنی سوال ہے انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اس سال current year میں میرے حلقے کے اندر، تحصیل کے اندر دی گئیں اُن میں سے 9 سکیموں پر ابھی تک کام ہو رہا ہے جو کہ 30۔ جون کو مکمل کر لیا جائے گا میں ان سے پوچھنا چاہوں گا یہ جو 9 سکیموں میں ابھی تک کام چل رہا ہے یہ سکیمیں کب جاری کی گئی تھیں؟ ان سکیموں کا work order یا جو بھی procedure انہوں نے کیا ہے، کب انہوں نے اس پر construction شروع کی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک سکیم ہے:

Improvement of matel road providing and fixing tuff tiles Qaid-e-Azam road towards Bilal Shaheed Tandlianwala

جناب سپیکر! یہ سکیم 15-08-20 کو start ہوئی اور دوسری سکیم construction of Slaughter House Tandlianwala. بھی 15-08-20 کو start ہوئی ہے۔ ان تمام سکیموں کے ورک آرڈر بھی 15-08-20 کو جاری ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے 9 سکیم کا پوچھا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! 9 سکیموں کے work order بھی 15-08-20 کو جاری ہوئے تھے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سارے ایک ہی دن میں ہوئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی ہاں! یہ ایک ہی دن میں جاری ہوئے تھے کیونکہ ٹینڈرز ایک بار ہوتے ہیں تو اسی حساب سے work order بھی جاری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یوحنا آباد میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

***3158: جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران یوحنا آباد لاہور کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام، تخمینہ، لاگت اور سڑک کی لمبائی اور چوڑائی بتائیں؟

(ب) یہ کام کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں ہوا ہے؟

(ج) کیا ان سڑکوں کے کام کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے ہوئی ہے تو اس تھرڈ پارٹی کا نام کیا ہے؟

(د) اس تھرڈ پارٹی نے کس کس سڑک کے کام کو غیر معیاری قرار دیا ہے اور اس پر حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں یوحنا آباد میں کسی سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام نہیں ہوا۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(د) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یوحنا آباد ایک بہت بڑی کرسچئن کمیونٹی کی آبادی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایشیا کی یہ سب سے بڑی آبادی ہے۔ 2016 اب ختم ہونے والا ہے تین سال گزر گئے اور ابھی تک وہاں پر ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی۔ میرے سوال کا جواب بھی انہوں نے نفی میں دیا ہے کہ وہاں پر مالی سال 14-2013 ,12-2011 میں یوحنا آباد میں کسی سڑک کی تعمیر کا کام نہیں ہوا۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرنا چاہوں گا یہ کمیونٹی

ڈویلپمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں تو کیا وہاں پر ڈویلپمنٹ کے متعلق نہیں سوچا جائے گا، کیا وہاں پر انسان نہیں بستے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! چونکہ انہوں نے صرف 13-2012, 12-2011 کے حوالے سے پوچھا تھا اور اس حوالے سے ہم نے جواب دیا ہے۔ یہ نیا سوال جمع کروائیں اس کے بعد جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے ہم اس کی تفصیلات ان کو فراہم کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی اگر کوئی ڈویلپمنٹ ہوتی تو میں سوال کرتا لیکن وہاں پر ڈویلپمنٹ ہو ہی نہیں رہی ہے۔ کیا مزید آنے والے وقت میں بھی کوئی ڈویلپمنٹ کا ارادہ ہے یا نہیں یا ایسا ہی چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب ضلع میں سکیمیں بنتی ہیں، میرے معزز ممبر minorities کے نمائندہ ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہاں کی سکیموں کی نشاندہی متعلقہ ڈی سی او، انتظامیہ اور ٹاؤن انتظامیہ کو کریں تاکہ وہاں پر مسائل حل کئے جائیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! 14-2013 اور 16-2015 میں ہم لگاتار اپنی سکیمیں بہار کالونی کے لئے دے رہے ہیں لیکن ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو turn کر دیتے ہیں تو میں آپ کو اگلے اجلاس میں اس کی تازہ ترین detail دے دوں گا جو یوحنا آباد میں ڈویلپمنٹ ہوئی۔ ابھی معزز ممبر نے کہا کہ ابھی تک وہاں پر سکیموں کی ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی میں وہ detail نکال لوں گا کہ انہوں نے نشاندہی کی اور ڈویلپمنٹ ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: کیااس سوال کو کمیٹی کے سپرد نہ کر دیں؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی دو ماہ کے اندر اندر مکمل رپورٹ دی جائے۔ اگلا سوال نمبر 3213 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3226 بھی چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ اعجاز احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!سوال نمبر 3262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے شیخ اعجاز احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3262: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے تحت ضلع فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے سینٹری ورکرز فیصل آباد کی انتظامیہ کے کس کس افسر یا سیاستدان کے گھر ڈیوٹی کرتے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) حلقہ پی پی۔68 فیصل آباد میں کتنے سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔68 میں سینٹری ورکرز کی تعداد آدھی سے بھی کم ہے اور اکثر ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں اگر ہاں تو حکومت انہیں ڈیوٹی پر حاضر کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
(الف) سٹی فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز کی تعداد 20 ہے اور سینٹری ورکرز کی کل تعداد 2232 ہے۔

(ب) جب سے فیصل آباد FWMC کمپنی نے شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا چارج سنبھالا ہے اس وقت سے تاحال کوئی ورکر کسی آفیسر یا سیاستدان کے گھر کام نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنی اپنی صفائی کی ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔68 میں یونین کونسل کی تعداد 14 ہے اس میں 4 سینٹری انسپکٹرز اور 235 سینٹری ورکرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان میں سے 4 ورکرز غیر حاضر ہیں۔

(د) نہیں! یہ درست نہ ہے۔ پی پی۔68 میں جو ورکرز آن ڈیوٹی ہیں ان کی تعداد 231 ہے اور بطریق احسن ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سٹی فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز کی تعداد 20 ہے اور سینٹری ورکرز کی کل تعداد 2232 ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ان کی تعداد فکس کی جاتی ہے وہ کس بنیاد پر کی جاتی ہے، آبادی کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا علاقے کی بنیاد پر کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! ضرورت کے مطابق آبادی کی بنیاد پر تعداد فکس کی جاتی ہے۔ جو یونین کونسل آبادی میں بڑی ہیں وہاں زیادہ عملہ کام کر رہا ہے اور جس یونین کونسل کی آبادی کم ہے وہاں کم عملہ کام کر رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ آبادی کی بنیاد پر۔ میں یہی تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی آبادی پر ایک سینٹری ورکر ہے اور کتنی آبادی پر ایک سینٹری انسپکٹر ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو بڑے شہر ہیں ان میں تقریباً 800 سے 1000 کی آبادی پر سینٹری ورکر ہوتا ہے اور جو چھوٹے شہر ہیں وہاں پر بھی تقریباً اسی average سے سینٹری ورکرز کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ محکمے کا طے شدہ اصول ہے یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اندازے سے بتا رہے ہیں۔ اس کا کوئی نوٹیفکیشن ہے تو فراہم کر دیں؟

جناب سپیکر: اس وقت تو نوٹیفکیشن نہیں دیا جا سکتا، مہربانی کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سینٹری انسپکٹر کا سکیل کیا ہے، سینٹری ورکرز کا سکیل کیا ہے اور ان کی بھرتی کا طریق کار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سینٹری ورکرز تو پہلے سکیل کے ملازم ہوتے ہیں اور ان کو ضرورت کے مطابق ورک چارج پر بھرتی کر لیا جاتا ہے ان کی تعداد کو کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے جہاں پر کمپنی ضرورت محسوس کرتی ہے وہاں ان کو ضرورت کے مطابق بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ جہاں تک سینٹری انسپکٹر کا تعلق ہے تو اس کا سکیل پانچواں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ اگلا سوال نمبر 3362 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شوکت حیات خان بوسن کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شوکت حیات خان بوسن کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔200 ملتان میں صاف پینے کے پانی کے فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3372: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔200 ملتان میں صاف پینے کے پانی کے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) حکومت پی پی۔200 میں مزید کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔200 ملتان میں مختلف اداروں کی جانب سے 40 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی بنائی ہے جو صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضرورت کے مطابق مزید پلانٹ لگائے گی اور operate بھی کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی بنائی ہے جو صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضرورت کے مطابق مزید پلانٹ لگائے گی۔ میرا سوال ہے کہ حکومت پنجاب کب تک۔۔۔

جناب سپیکر: لگائے گی بھی اور operate بھی کرے گی۔ یہ بھی جواب میں لکھا ہوا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی ہاں! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمپنی کب تک واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گی اور کب operate کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے جو فلٹریشن پلانٹس تھے وہ لوکل گورنمنٹ لگاتی تھی اور ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ بھی لگاتا تھا لیکن اب یہ ذمہ داری صرف ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ صاف پانی کمپنی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت بنائی گئی ہے تو زیادہ بہتر ہے کہ یہ نیا سوال ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو کریں وہ اس کے بارے میں پوری تفصیلات دے گا کیونکہ آئندہ سے صاف پانی اور فلٹریشن پلانٹس کی ذمہ داری ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جواب یہ دے رہے ہیں اور اب کہہ رہے ہیں کہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا جائے۔ پھر ان کو جواب نہیں دینا چاہئے بلکہ یہاں لکھ دیتے کہ یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے اس میں ان کی راہنمائی کر دی ہے کہ صاف پانی کمپنی بن گئی ہے جو آئندہ سے پنجاب میں فلٹریشن پلانٹس لگائے گی کیونکہ اس کی تمام details ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں تو لہٰذا یہ اس پر نیا سوال دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال محکمہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر اندر اپنی پورٹ پیش کریں گے۔ اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3406 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ فیصل آباد کی توسیع کا مسئلہ

*3406: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ فیصل آباد کو 20 فٹ چوڑا کیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو قصبہ سید والا تک توسیع کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ فیصل آباد کے لئے سفر کا دورانیہ مزید کم ہو جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ، ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز کے زیر ملکیت ہے تاہم پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد نے مکوآنہ تا جسوآنہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ کرنے سے پہلے کہیں سے یہ سڑک 10 فٹ چوڑی تھی اور کہیں سے 12 فٹ چوڑی تھی۔ سڑک کی لمبائی 17.03 کلو میٹر ہے۔ یہ منصوبہ 27-09-2007 سے شروع ہوا اور 30-06-2015 میں مکمل ہوا۔ اس منصوبہ کی مکمل لاگت 257.769 ملین روپے تھی۔

(ب) مکوآنہ جسوآنہ آڑکانہ تاقصبہ سیدوالاتک توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا اور اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ، ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز کے زیر ملکیت ہے تاہم پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد نے مکوآنہ تا جسوآنہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ کرنے سے پہلے کہیں سے یہ سڑک 10 فٹ چوڑی تھی اور کہیں سے 12 فٹ چوڑی تھی۔ سڑک کی لمبائی 17.03 کلو میٹر ہے۔ یہ منصوبہ 07-09-27 سے شروع ہوا اور 15-06-30 میں مکمل ہوا۔ اس منصوبہ کی مکمل لاگت 257.769 ملین روپے تھی تو میرا پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ یہ منصوبہ جو 2007 سے شروع ہو کر 2015 تک چلا گیا تو اس پر سال وار کتنا بجٹ utilize ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سال وار بجٹ کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے لیکن میں انہیں مہیا کر دوں گا۔ میں اس میں تھوڑا سا بتاتا ہوں کہ اس منصوبے کے لئے بجٹ پہلے سال کم فراہم ہوا اور اس وجہ سے یہ منصوبہ لیٹ ہوا لیکن الحمدللہ یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور پہلے سے زیادہ بہتر سڑک بن چکی ہے۔ یہ پہلے دس سے بارہ فٹ چوڑائی کی تھی اور اب چوبیس فٹ چوڑائی کی بہترین سڑک وہاں پر موجود ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے اور میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال 17۔ دسمبر 2013 کو دیا گیا تھا اور اس کی ترسیل 17۔ فروری 2014 کو ہوئی۔ سوال کرنے کے بعد یہ منصوبہ take up ہوا، یہ ڈیپارٹمنٹ کی بڑی مہربانی ہے کہ آج انہوں نے بتا دیا کہ یہ منصوبہ مکمل ہو گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا last visit کب کیا اور اس 17 کلو میٹر length کی condition کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے last week چیک کروایا ہے، تقریباً 15۔ مئی کے بعد وہاں کا visit کروایا ہے، ہم نے اس کی ساری detail لی تھیں اور اب اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک سوال صرف جز(ب) کے بارے میں کروں گا کہ ان کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے لیکن ہم مان لیتے ہیں کیونکہ یہاں پر رہنا بھی ہے۔ جز(ب) کہ آنہ جسوآنہ آڑکانہ تا قصبہ سید والا تک توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے لیکن یہ فیصل آباد کے لئے shortest way ہے اور وہاں کے inhabitants کے لئے اس کا بننا بہت ضروری ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس coming financial year میں take up کر لیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ ایسے take up نہیں کریں گے اس کا کوئی طریق کار ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ کر سکتے ہیں، وہ مالک ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسے take up کرنے کی بات ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس تو کوئی اختیار ایسا نہیں ہے لیکن تجویز تو یہ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ان کے ایریا کا مسئلہ ہے تو میرے خیال میں یہ اپنے متعلقہ ڈی سی او کو اپنی تجویز دے دیں تاکہ وہ اس کو ADP میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ کیا آپ نے موڑ کھنڈا دیکھا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سفر ہی ادھر سے کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سفر کدھر سے کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ادھر شاہ کوٹ اور مانانوالہ میں آنا جانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ کوٹ، مانانوالہ کدھر ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! فیصل آباد، ننکانہ صاحب میں بھی آنا جانا ہوتا ہے۔ ہم بھائی پھیرو سے موڑ کھنڈا جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا نام ایسے نہیں جیسے آپ لے رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3407 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: موڑ کھنڈا بائی پاس سے متعلقہ تفصیلات

***3407: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موڑ کھنڈا بائی پاس ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی کتنی ہے اور یہ کب تعمیر ہوا؟

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے بعد آج تک کتنی مرتبہ مرمت کیا گیا اور آخری بار کب مرمت کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس کی سڑک انتہائی خراب ہے، حکومت کب تک اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) موڑ کھنڈا بائی پاس ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی 5.02 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔ 15-2014 میں فنڈز ملے اور 2016 میں پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لاہور کے ذریعے سڑک کی تعمیر کا منصوبہ مکمل ہوا۔

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے بعد اس کی مرمت مکمل نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس کی سڑک انتہائی خراب ہے اس کی مرمت کے لئے مبلغ 43 ملین کا اسٹیمیٹ پراونشل روڈ کنسٹرکشن ڈویژن لاہور نے دیا تھا جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے کام نہ ہو سکا لیکن موجودہ حالات میں ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز ننکانہ صاحب کی طرف سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فارم تا مارکیٹ پروگرام کے تحت ایک لسٹ دی گئی تھی جس میں اس سڑک کی مرمت کا کام بھی شامل تھا جو 2016 میں مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو بھی 17۔ دسمبر 2013 کو اسمبلی میں جمع کرایا گیا تھا اور انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ 2016 میں اس سڑک کا مرمت و تعمیر کا کام مکمل ہوا تو اس میں میری گزارش ہے کہ انہوں نے سڑک بائی پاس کا last visit کب کیا؟

جناب سپیکر: جی، آپ بتادیں کہ آپ وہاں کب گئے تھے؟ پھر آپ کو میں بتاؤں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تین مہینے پہلے گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، پھر آپ نے اس کی کیسی condition پائی؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ ان کا ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے یا نہیں بتائیں گے۔ بہر حال آپ ان کو بتادیں تاکہ ان کو پتا چلنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب ہمیں اسمبلی سوال کا نوٹس ملا کہ اس سیشن میں وقفہ سوالات آرہا ہے تو ہم نے موقع پر اس کا visit کروایا ہے۔ یہاں پر clerical mistake ہے کہ یہ سڑک 2016 میں مکمل ہوئی لیکن یہ جون 2015 میں مکمل ہو گئی تھی اور اب اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بائی پاس کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بھی اسی کی بات کر رہا ہوں جو کہ ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی 5.02 کلو میٹر ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ حضرت! آپ تو وہاں گئے ہی نہیں ہیں۔ میرے خیال میں آپ نے دیکھا نہیں ہے۔ میں ان کی بات کو ٹھیک مانتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی بات کو ٹھیک مانتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری صرف گزارش یہ ہے اور میں ڈیپارٹمنٹ کا on the floor of the House شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب سوال اسمبلی میں کیا

گیا، وہ take up ہوا اور انہوں نے اس پر عملدرآمد کیا۔ مجھے بھی پتا ہے کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے۔ میں ڈیپارٹمنٹ اور آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3423 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3439 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نسبت روڈ پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کی تفصیلات

*3439: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے آخری مرتبہ نسبت روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کب کیا تھا؟

(ب) کیا حکومت راجہ اندر سٹریٹ نمبر 111 کچا نسبت روڈ میں گھروں سے باہر بڑھی ہوئی دیواروں / تجاوزات کے خلاف آپریشن کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے مورخہ 15-04-18 کو نسبت روڈ پر ناجائز تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کیا تھا۔

(ب) ٹاؤن ہذا نے شیڈول پروگرام کے مطابق تجاوزات اور ناجائز بڑھی ہوئی دیواروں کے خلاف آپریشن جاری رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جواب آیا ہے کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے مورخہ 2015-04-18 کو نسبت روڈ پر تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کیا تھا تو کیا وہاں پر دوبارہ تجاوزات اور چار دیواری نہیں بنی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! جب وہاں پر آپریشن کیا گیا تو وہاں جو عارضی انکروچمنٹ جیسے ریڑیاں، پھٹے، تھڑے اور اس طرح کی ساری چیزیں آپریشن کے دوران مسمار کر دی گئیں اور بہت سارا سامان قبضے میں لے لیا گیا۔ اس کے بعد مسلسل وہاں پر ٹی ایم اے کا عملہ وقتاً فوقتاً visit کرتا رہتا ہے لیکن وہاں پر عارضی انکروچمنٹ ہٹاتے ہیں تو پھر آ جاتی ہے کیونکہ لوگ غریب ہیں اور کسی نہ کسی گلی سے نکلتے ہوئے ریڑھی لگا لیتے ہیں لیکن وہاں پر پکی انکروچمنٹ نہیں ہے کہ کسی نے باؤنڈری وال یا کسی نے تھڑا لگایا ہو اور اگر اس طرح کا کوئی ہے تو محترمہ نشاندہی کریں۔ ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کریں گے لیکن ہمارے علم کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ اس بات سے satisfy ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! نہیں۔ اس میں ایسے ہوتا ہے کہ جو ٹی ایم اے کے لوگ آتے ہیں، سامان اٹھاتے ہیں اور پھینک دیتے ہیں لیکن چار دن بعد دوبارہ وہی منظر ہوتا ہے تو کیا آپ نے اس چیز کا کوئی permanent حل سوچا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! دنیا کے بے شمار ترقی یافتہ ممالک میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، وہاں پر بھی بازاروں میں تہہ بازاری ہوتی ہے، کسی بھی ملک میں اس طرح سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمارا ملک ایک غریب ملک ہے لہٰذا یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت ہے کہ ریڑھی والا جو ایک غریب آدمی ہے اس کو تجاوزات کے آپریشن کے دوران، اس کی جگہ change کروا دی جائے جہاں ٹریفک میں hurdle نہ ہو اور کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوتی ہو تاکہ غریب آدمی اپنا روزگار کما سکے اس لئے ریڑھی والے غریب آدمی کے ساتھ تھوڑی سی نرمی برتی جاتی ہے۔ اسی طرح جو کوئی زمین پر اپنی چیزیں رکھ کر بیچ رہا ہوتا ہے، ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کو مناسب جگہ پر آگے پیچھے کر دیا جائے، جس سے انکروچمنٹ کا بھی مسئلہ حل ہو جائے اور اس کا روزگار بھی چلتا رہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ان کی بات صحیح ہے کہ وہ غریب لوگ ہوتے ہیں لیکن اس کے ذریعے ٹی ایم اے کے لوگ ان سے پیسے ضرور لیتے ہیں، یہ ان کے tactics ہیں ان کی چیزیں بار بار اٹھا کر

ایک blackmailing system بن گیا ہے۔اس کے عوض وہ پیسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں،، پیسے لے کر دوبارہ ریڑھی لگانے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ ہم نے اس کا کوئی مستقل حل نکالنا ہے ،آپ ان غریب لوگوں کے لئے ایک ایسی جگہ بناد یجئے کہ جہاں وہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں لگالیں،ان کو بے شک official permission دے دیں۔ بار بار اس قسم کی کارروائی کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ وہ آتے ہیں ان کی ریڑھی اٹھائی،انہوں نے جاکر پیسے دیئے کل پھر وہ ریڑھی لگ جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے مختلف شہروں میں جو ماڈل بازار قائم کئے ہیں،لاہور شہر میں بھی ماڈل بازار قائم کئے ہیں، گرین ٹاؤن میں بھی کیا ہے، چائنا سکیم میں کیا ہے اور اس کے علاوہ رائیونڈ روڈ پر رائے ونڈ سٹی میں بھی اس قسم کے بازار قائم کئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے گوجرانوالہ میں بھی ماڈل بازار قائم کیا ہے،اس ایریا کے اندر ہم یہ کرتے ہیں کہ روڈ کے اوپر ریڑھیاں یا اس قسم کی دوسری چیزیں لگی ہوتی ہیں، جیسے چھوٹے چھوٹے کھوکھے ہیں،ان لوگوں کو ہم ان ماڈل بازار میں شفٹ کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنا روزگار عزت کے ساتھ کمائیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہم نے لاہور شہر میں جو چھوٹے چھوٹے ریڑھی بازار لگائے ہیں،ایسی روڈز ،ایریاز یا گرین بیلٹس جن کی width زیادہ ہے لیکن وہاں پر ٹریفک کا flow نہیں ہے وہاں پر ان کو شفٹ کر رہے ہیں۔اس کی ڈسٹرکٹ سٹی گورنمنٹ کی ٹیم باقاعدگی سے نگرانی کرے گی۔ان کو نہ صرف وہاں پر مفت اچھی قسم کی ریڑھیاں فراہم کی جائیں گی بلکہ ایک ہی جگہ پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کو چیزیں بھی دستیاب ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3455 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3493 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3534 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رائیونڈ: تبلیغی مرکز بازار میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*3534: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ شہر لاہور میں تبلیغی مرکز بازار میں تجاوزات کی بھرمار سے ٹریفک گھنٹوں معطل رہتی ہے کیونکہ دکانداروں نے اپنی دکانوں کے آگے پھٹے اور ریڑھیاں لگا رکھی ہیں جن سے وہ لاکھوں روپے کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس بازار سے تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے۔ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور نے رائیونڈ میں گرینڈ آپریشن کر کے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا ہے اور مزید آپریشن جاری ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں کہا ہے کہ درست نہ ہے۔ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور نے رائیونڈ میں گرینڈ آپریشن کر کے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا ہے اور مزید آپریشن جاری ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ انہوں نے جو تصویر بھیجی ہیں وہ تو invisible ہیں، یہ دیکھنے کے قابل نہیں ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق وہاں دوبارہ وہی situation ہے اور خاص طور پر جن دنوں میں تبلیغی اجتماع ہوتا ہے تو وہاں پر ٹریفک کا بُرا حال ہوتا ہے، یہ میری اپنی انفارمیشن ہے کیونکہ یہ میرا ایریا بھی ہے کہ یہاں پر تجاوزات بھی موجود ہیں اور یہ جو تصویریں ہیں نظر نہیں آ رہیں، اس کے بعد مجھے دوبارہ وہی منظر نظر آ رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! جو متعلقہ دکاندار ہیں، ان کو ابھی مارچ کے مہینے میں باقاعدہ طور پر notices بھی issue

کئے گئے ہیں،ان کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے اور ان کے خلاف 15ہزار کے قریب جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے،اس کے علاوہ چار افراد کے خلاف ایف آئی آر بھی کاٹی گئی ہے۔جہاں تک رائیونڈ اجتماع کا تعلق ہے تو اس میں پورے پاکستان سے پبلک شرکت کے لئے آتی ہے اور اس کی مینجمنٹ کے لئے حکومت پوری کوشش کرتی ہے۔اس سلسلے میں ٹریفک ڈیپارٹمنٹ، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کے انتظامات کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے اس کے بازار تنگ ہیں اور یہ ایک پرانا شہر ہے۔جب یہ شہر بنا ہے اس وقت یہاں پر اجتماع نہیں ہوتا تھا،اجتماع بعد میں شروع ہوا ہے،وقت کے ساتھ ساتھ اس میں عوام کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ اجتماع میں پہلے سے بہتر سہولیات ہوں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3578 محترمہ باسمہ چودھری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3598 راجہ راشد حفیظ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!سوال نمبر 3602 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور یونین کونسل نمبر 79 میں سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3602:جناب شہزاد منشی:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 79 لاہور کی کس کس سڑک پر سٹریٹ لائٹس لگائی گئی ہیں؟

(ب) ان سڑکوں پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سٹریٹ لائٹس پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت اس علاقہ میں کتنی سٹریٹ لائٹس ہیں؟

(د) ان سٹریٹ لائٹس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس وقت ان سڑکوں پر کتنی سٹریٹ لائٹ بند پڑی ہیں،ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یونین کونسل نمبر 79 میں ٹمپل روڈ، بیگم روڈ، پیر بہاول شیر روڈ اور دل افروز روڈ پر لائٹس لگائی گئی ہیں۔

(ب) ان سڑکوں پر 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) اس وقت یونین کونسل نمبر 79 کے گلی محلوں میں ٹیوب لائٹس 890 عدد مرکری بلب 393 عدد، سوڈیم لائٹس 157 اور 52 عدد انرجی سیور نصب ہیں۔

(د) یونین کونسل نمبر 79 میں سٹریٹ لائٹس کی درستی کے لئے ایک عدد الیکٹریشن اور ایک عدد ہیلپر کام کر رہا ہے۔

(ہ) اس وقت مندرجہ بالا سڑکات پر تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں البتہ گورنمنٹ کی انرجی کنزویشن پالیسی کے تحت ایک کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے جتنے بھی سوال تھے اس کے جواب میں انہوں نے ٹیوب لائٹس، مرکری بلب، سوڈیم لائٹس و انرجی سیور کا ذکر کر دیا ہے۔ جز (ہ) میں میرا سوال تھا کہ اس وقت ان سڑکوں پر کتنی سٹریٹ لائٹ بند پڑی ہیں، ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟ جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت مندرجہ بالا سڑکات پر تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں البتہ گورنمنٹ کی انرجی کنزویشن پالیسی کے تحت ایک کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی میرے پیارے بھائی ہیں، انہوں نے جو جواب دیا ہے ٹیمپل روڈ اور بیگم روڈ پیر بہاول شیر روڈ ان علاقوں میں جتنی سٹریٹ لائٹس لگی ہیں، آج بھی ان کو چیک کر لیں ان میں سے mostly بند رہتی ہیں اور یہاں پر انہوں نے صرف ایک ہیلپر اور ایک ہی الیکٹریشن لگایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر لائٹس کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے وہ اپنا visit نہیں کرتے اور بوگس رپورٹ دے دیتے ہیں کہ .everything is OK

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جواب میں ہم نے بتایا ہے کہ بجلی کی بچت کے لئے ہم ایک لائٹ کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ 33 فیصد کے قریب لائٹس جلتی ہیں اور 66 فیصد کے قریب لائٹس بند ہوتی ہیں، وہ چاہے ٹھیک بھی ہوں تو ان کو بند رکھا جاتا ہے، یہ پالیسی کے عین مطابق ہے اس لئے معزز ممبر کو وہاں پر سٹریٹ لائٹس کم روشن نظر آتی ہیں۔ اگر وہاں پر کوئی سٹریٹ لائٹ خراب ہوتی ہے تو محلہ کی طرف سے کوئی بھی شخص یا وہاں روڈز پر جو ٹریڈرز ہوتے ہیں وہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور ٹاؤن عملہ ان کو جا کر ٹھیک کر دیتا ہے۔ ویسے بھی انرجی سیور کی تو لائف ٹھیک ٹھاک ہوتی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرے معزز بھائی پارلیمانی سیکرٹری کو جو محکمہ رپورٹ دیتا ہے وہی یہ پڑھ دیتے ہیں لیکن حقیقت میں physically وہاں پر اگر یہ میرے ساتھ بھی چلنا چاہیں تو چلیں وہاں پر اس طرح سے ہے نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بتا دیں کہ وہاں پر مزید کیا بہتری ہو سکتی ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ 33 فیصد وہاں پر لائٹس جل رہی ہوتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر بیس فیصد لائٹس بھی جلیں تو شاید شکایت نہ ہو لیکن وہاں پر ایسا نہیں ہے۔ گلیوں میں بہت کم لائٹس کا سسٹم ہے اور بہت زیادہ complaints کے باوجود بھی عملہ وہاں پر نہیں پہنچتا کیونکہ وہاں پر ایک الیکٹریشن اور ایک ہیلپر ایک دن میں یا دو دن میں یا ایک ہفتے میں دو یا تین گلیوں کا سروے کر کے چلے جاتے ہیں اور complaints کے باوجود وہاں پر مسائل حل نہیں ہو رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا نوٹس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں ان کو درست کروا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3620:ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے بذریعہ لون نمبر2061۔2060پاک SF برائے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے اربوں روپے loan دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب کو executing agency مقرر کیا گیا تھا اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے لیٹر نمبر مورخہ 11۔04۔20 بعنوان پراجیکٹ کمپلیشن رپورٹ اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سادرن پنجاب بیسک اربن سروسز (پراجیکٹ) کے لیٹر نمبر Engg/5-12/2005 SPBUSP مورخہ 12۔01۔24 میں ٹی ایم او بہاولپور سٹی ٹی ایم اے کو 40 کروڑ روپے کے مکمل فنڈ دے کر ongoing منصوبہ جات کو 12۔06۔15 تک مکمل کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ مینجر / ٹی ایم او مذکورہ نے یہ فنڈز رولز کے مطابق ڈی اے او خزانہ بہاولپور سے چیک بک issue کروا کر نیشنل بنک آف پاکستان میں پی ایل اے کھول کر جمع کروانے کی بجائے غیر قانونی طور پر بنک آف پنجاب ڈی سی او آفس چوک بہاولپور میں جمع کروائے تاکہ یہ فنڈز 30۔ جون 2012 کو lapse نہ ہو سکیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 13-2012 اور حالیہ مالی سال 14۔2013 کا نصف وقت گزرنے کے باوجود عرصہ 2 سال 6 ماہ سے تاحال ٹی ایم اے بہاولپور متذکرہ ادھورے منصوبہ جات مکمل نہ کرا سکی ہے جبکہ حکومت نے مکمل فنڈز فراہم کر دیئے تھے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا منصوبہ جات کو 14۔04۔30 تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں اور حکومت undue delay رولز کے خلاف غیر قانونی پرائیویٹ بنک اکاؤنٹ میں 40 کروڑ روپے سرکاری فنڈز deposit کروانے کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ چالیس کروڑ نہیں بلکہ صرف 10 کروڑ روپے نامکمل سکیمز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر Treasury لیٹر نمبر IT(FD)3-4/2002 مورخہ 02-08-12 اور LG&CD ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر SO(D-III)LG/B-86/04 مورخہ 06-12-2004 تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، کے احکامات کی روشنی میں پنجاب بنک میں جوائنٹ اکاؤنٹ نمبر 3-9377 کھلوایا گیا ہے۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر کے لیٹر SPBUSP Engg/5-12/2005 مورخہ 23-06-12 تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، کی روشنی میں ہر سکیم کے محاذ پر ٹی ایم اے کو lapse ہونے سے بچانے اور تمام سکیمز کو کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ جو کہ کسی دیگر منصوبہ پر خرچ نہیں ہوں گے۔ منصوبہ جات کی تعداد اور ان کے محاذ پر فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر FD(W&M)1-1/70 (VOL-XI) مورخہ 20-11-13 تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ میں مزید وضاحت کر دی گئی ہے کہ بنک آف پنجاب میں فنڈز رکھے جا سکتے ہیں لہٰذا درجہ بالا فنڈز بنک آف پنجاب میں رکھنا غیر قانونی امر نہیں ہے اور بنک آف پنجاب پرائیویٹ بنک نہ ہے۔

(د) ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی وساطت سے SPBUSP پراجیکٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب نے پراجیکٹ کو آرڈیننیشن یونٹ کے ذریعہ سیوریج اور واٹر سپلائی پر کام کرایا گیا ہے جس کے تحت یہ پراجیکٹ جون 2012 میں مکمل ہونا تھا۔ مگر فنڈز کی بروقت دستیابی نہ ہونے کی بناء پر مقررہ وقت پر مکمل نہ ہو سکا جو کہ بعد ازاں 30۔ ستمبر 2012 کو ٹی ایم اے بہاول پور سٹی کے حوالہ کر دیا گیا۔ SPBUSP کے تحت شروع ہونے والی سکیمز کی کل تعداد 13 ہے۔ ان میں ٹی ایم اے نے گیارہ سکیمز مکمل کرا لی ہیں جبکہ درج ذیل دو سکیمز نامکمل ہیں۔

1۔ ٹریٹمنٹ پلانٹ بھنڈہ داخلی اس کا 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ صرف ponds کی بیڈ سیلنگ کا کام باقی ہے۔ ٹھیکیدار کو لیٹر نمبر 498 مورخہ 10-01-14 کو ورک شیڈول جاری کیا گیا تھا جس کے تحت اے 31-03-14 تک کام مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی مگر اس نے تاحال کام مکمل نہیں

کیا ہے۔اس پر اسے لیٹر نمبر 1400 مورخہ 14-04-16 کو نوٹس جاری کیا گیا ہے جس میں اسے penalty چارج کی گئی ہے۔

2۔ Augmentation & Lateral Sewer، اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ سیوریج سکیم پر مشینری و ڈسپوزل ورکس چالو حالت میں ہے۔ صرف 5000 فٹ پختہ کھالے کا فرش اور 1500 فٹ کچے کھالے کا کام باقی ہے۔ یہ کام بروئے لیٹر نمبر 2013 مورخہ 13-02-18 کو کینسل کر دیا گیا تھا۔ مگر ٹھیکیدار کی درخواست پر اسے کام مکمل کرنے کے لئے لیٹر نمبر 517 مورخہ 14-02-28 کو ورک شیڈول جاری کیا گیا جس کے تحت اسے 14-04-30 تک کام مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی جو کہ تاحال مکمل نہ ہوا۔

(ہ) درج بالا دو کاموں کی تکمیل میں تاخیر ٹھیکیداروں کے آپس میں جھگڑے اور ہائیکورٹ میں کیس دائر ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تاہم کام مکمل نہ کرنے کی صورت میں موجودہ ٹھیکیداروں کا کام کینسل کر کے Risk & Cost پر دوسرے ٹھیکیدار سے اس سال کے اندر مکمل کرا لیا جائے گا جبکہ باقی تمام سکیمز مکمل ہیں۔ واٹر سپلائی کی سکیمز ٹی ایم اے سٹی کے پاس operation & maintenance فنڈز اور سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک operational نہیں ہو سکیں۔ ان سکیمز کو چالو کرنے کے لئے سالانہ 154.689 ملین فنڈز درکار ہیں۔ مزید برآں گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام / برائے مالی سال 17-2016 میں ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے 4 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کرنے کی تجویز رکھی ہوئی ہے ان فنڈز سے تمام سکیمز چالو کر لی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر سوال کے جز (الف) میں تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے بذریعہ لون نمبر 2061۔2060 پاک SF برائے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے اربوں روپے loan دیا تھا؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے 13-2012 کے لئے کتنے ارب روپے loan لیا گیا تھا اور اس میں سے کتنا utilize ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی details بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی detail تو موجود ہے، کافی سکیمیں ہیں جو اس منصوبے کے تحت مکمل کی گئی ہیں۔ یہ تقریباً 161 سکیمیں ایسی ہیں جن کے لئے یہ پیسے جاری کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو پتا ہے کہ اس کی total amount کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! Specifically یہ سوال pending سکیموں کے حوالے سے تھا اس لئے میرے پاس اس کی total detail نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف یہ لکھ دیا ہے کہ یہ درست ہے، یہ ایک نامکمل جواب ہے، آپ اس کی detail دیتے کہ کتنے پیسے دیئے گئے ہیں، اس سوال کو پھر pending کر لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری چھوٹی سی بات سماعت فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اس کے اندر اربوں روپیہ. بہاولپور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے فراہم کیا گیا وہاں 76 کے قریب ٹربائنز dig کی گئیں ان پر ٹرانسفارمر لگائے گئے اور پورے شہر کے اندر پلاسٹک کی پائپنگ کی گئی، سات آٹھ سال گزر گئے ہیں وہ پائپنگ خراب ہو گئی ہے۔ میں کم از کم تین سیکرٹریوں کو علیحدہ علیحدہ مل چکا ہوں انہوں نے بڑی تشویش کا اظہار کیا کہ اس منصوبے کو ٹھیک طریقے سے plan نہیں کیا گیا۔ انہوں نے آخری جز میں جواب دیا ہے کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں ٹی ایم اے سٹی کے پاس operational maintenance funds اور سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک operational نہیں ہو سکیں۔ سکیم کو چالو کرنے کے لئے سالانہ 15 کروڑ 40 لاکھ روپے درکار ہیں۔ مزید برآں گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کے لئے ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے 4 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کرنے کی تجویز رکھی ہوئی ہے۔

ایک طرف تو محکمہ خود یہ کہہ رہا ہے کہ 15 کروڑ 40 لاکھ روپے سالانہ درکار ہیں لیکن یہاں محض 4 کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔ اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے اور یہ پراجیکٹ 80/70 کروڑ روپے کا ہے جو unoperational ہے جس کی منصوبہ بندی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ میں بہت ہی دردمندی کے ساتھ آپ سے ذاتی request کرتا ہوں کہ میں بار بار اس معاملے کو اٹھا چکا ہوں۔ اگر آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو ہم بیٹھ کر اس پر تفصیل سے بات کر سکتے ہیں اور یہ ہمارے حوالے سے بہت بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا detail سے جواب دیں گے اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب نے کچھ سوال pending کئے تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا بھی ایک سوال pending ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! غیر نشان زدہ سوالات و جوابات کی جو فہرست ہے میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا کہ اس میں 35 سوالات ہیں جن میں سے صرف سات سوالوں کے جواب آئے ہیں اور 28/27 ایسے سوالات ہیں جن کا کوئی جواب نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ ہر سوال کے آگے لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ تمام سوالات کو اٹھا لیں کوئی جنوری 2014 کا اور کوئی دسمبر 2014 کا ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹس کیا کر رہے ہیں؟ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر، سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری کیا کر رہے ہیں؟ مجھے بتایا جائے کہ اگر سوالوں کا یہی حال ہونا ہے کہ 80 فیصد سوالات کے جوابات نہیں ہیں۔ میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ اگر کسی ممبر نے ڈیڑھ یا دو سال پہلے سوال کیا ہے اور دو سال بعد اس کو جواب ملتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر rule 54(3) کے تحت اس کی انکوائری کر کے رپورٹ کریں۔ رانا صاحب! لوکل گورنمنٹ کا charge آپ کے پاس ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب پر بوجھ زیادہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اس کی انکوائری کر کے رپورٹ کریں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے اوپر بوجھ سے متعلق واقعی قائد حزب اختلاف نے درست کہا ہے کہ کیونکہ دیکھیں کہ کل کسان یہاں پر آئے ہوئے تھے تو محترم قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھ راولپنڈی سے ایک صاحب تھے ان کے ایک وائس چیئرمین بھی تھے ان کے پاس جاکر سارا دن زور لگاتے رہے ہیں اور ہمیں بھی رات بارہ ایک بجے تک ان کے کئے کو سنبھالنا پڑا۔ اگر یہ اس قسم کے الجھاؤ نہ ڈالیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے لئے زیادہ وقت available ہو سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! کسان کدھر چلے گئے ہیں؟ (شور وغل)

نہیں، نہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل جو کسان یہاں پر بیٹھے تھے ان کو کچھ شر پسند یعنی اس ملک میں افراتفری اور انتشار چاہنے والے لوگ ان کو جاکر کہتے رہے کہ یہاں پر چنے منگوالو اور یہاں سے جانا نہیں ہے۔ یہ وہ دھرنا ہے اور یہاں تک کہ ان کا ضمیر خریدنے کی بھی کوشش کی گئی ان کو پیسے offer کئے گئے۔ ان کو کہا گیا کہ ہم آپ کا سارا خرچہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ یہاں پر اسی طرح سے بیٹھے رہیں گے۔ ممبران کو یہاں آنے میں مشکلات ہوئیں، کل پورا لاہور شہر choke رہا، وہاں شہریوں کے ساتھ ان کے لڑائی جھگڑے ہوتے رہے۔ اس شر پسندی اور افراتفری کے خوگر لوگ ان پر سارا دن زور لگاتے رہے لیکن کل وزیر اعلیٰ نے اور ہم نے ان کو engage کیا ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی اور انہوں نے کہا کہ بالکل ہم ان کے ایجنڈے پر لعنت بھیجتے ہیں، آپ ہمارے مسائل حل کریں اور وہ اس کے بعد اپنے گھروں کو چلے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا ایجنڈا تو نہیں ہے؟ دوسروں کا ایجنڈا آپ کا نہیں ہو سکتا۔ آپ کا ایجنڈا نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو اصل بات تھی جس کی جانب میں نے آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس پر کہہ دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر آپ نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری کر کے رپورٹ پیش کریں تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی انکوائری کر کے رپورٹ پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باقی جو رانا صاحب نے کہا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضمیر خریدنا ان کی پرانی عادت ہے انہوں نے ہی شروع کیا، پوری سوسائٹی کو کرپٹ بھی انہوں نے کیا ہے۔ 1985 سے onward دیکھیں کہ جس کا جتنا مول بنتا ہے یہ اتنا مول لگاتے ہیں، ضمیروں کی خریداری ان کی کتاب کا حصہ ہے ہماری کتاب کا حصہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. محترمہ راحیلہ خادم حسین کا سوال نمبر 1435 ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1718 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! اللہ ان کو تباہ و برباد کرے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! رانا صاحب اچھے آدمی ہیں ان کے بارے میں ایسا نہ کہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کو کہہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House اگلا سوال نمبر 1755 بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2327 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: سالٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام و دیگر تفصیلات

*2373: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں سالٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا۔اس کے کام کا دائرہ کار کیا ہے اور اس پر سالانہ کیا اخراجات آئیں گے ؟

(ب) کیا کمپنی کی مینجمنٹ میں منتخب عوامی نمائندوں کو شامل کیا جائے گا اگر کیا جائے گا تو ان کی تعداد کیا ہو گی؟

(ج) کیا اس کمپنی کے ٹھیکہ حاصل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے نچلے درجہ کے ملازمین کو ملازمت پر برقرار رکھا جائے گا۔اگر نہیں تو کیوں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف)

i. راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی بنیاد 15.07.2013 کو رکھی گئی اور اس کا دائرہ کار سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی کی حدود اور مری شہر ہے۔

ii. راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	بجٹ (ملین میں)
1	2013۔14	897.296روپے
2	2014۔15	2882.917روپے
3	2015۔16	2823.746روپے

(ب) کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں مندرجہ ذیل منتخب عوامی نمائندے شامل ہیں:۔

نام	تاریخ تعیناتی	عہدہ
راجہ محمد حنیف، ایم پی اے، پی پی 14	16-07-2013	چیئرمین
میڈیم طاہرہ اورنگزیب، ایم این اے	03-04-2015	ممبر
مسز سیما جیلانی، ایم این اے	03-04-2015	ممبر

(ج) ٹی ایم اے کے نچلے درجہ کے ملازمین کی سروس کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور تمام ملازمین کی سروس جاری رکھی گئی ہے اور کسی بھی ملازم کو نوکری سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔ملازمین کی نوکری کو کمپنی اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے درمیان دستخط شدہ معاہدہ میں تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ راولپنڈی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا۔اس کے کام کا دائرہ کار کیا ہے اور اس پر سالانہ کیا

اخراجات آئیں گے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 14-2013 میں 897.296 ملین روپے، 15-2014 میں 2882.917 ملین روپے اور 16-2015 میں 2823.746 ملین روپے ہے۔ میں نے تو پوچھا تھا کہ اس کا دائرہ کار کیا ہے، یہ کون کون سے کام کرے گی؟ لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کا بجٹ چار پانچ گنا بڑھ چکا ہے لیکن راولپنڈی میں چھ سات نالے ایسے ہیں جن کی صفائی نہیں ہوئی۔ پہلے ان کی صفائی واسا کر دیتا تھا یا سٹی گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مل کر صفائی کر دیتی تھی لیکن پچھلے تین سالوں سے سوائے جو روڈ کے کنارے ہیں یا جہاں مشینیں پہنچ سکتی ہیں وہاں تھوڑی بہت صفائی کر دیتے ہیں لیکن جو نالے آبادی کے اندر ہیں ان کی صفائی پچھلے تین سال سے نہیں ہوئی جس وجہ سے جب بھی بارش آتی ہے خصوصی طور پر میرا حلقہ پی پی۔13 میں تقریباً 80 فیصد علاقہ چار چار، پانچ پانچ فٹ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اس کی اصل وجہ نالوں کا صاف نہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی کئی دفعہ یہ معاملہ اٹھایا ہے اور میں نے کمپنی کو بھی visit کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ان کے درمیان کچھ dispute بھی چل رہا ہے جو ابھی تک clear نہیں ہوا کہ نالے کون صاف کرے گا۔ میں ڈی سی او صاحب سے ملا اس وقت تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کا کوئی arrangement کرتے ہیں لیکن نالے صاف نہیں ہوئے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وہاں تنگ گلیاں ہیں اس لئے مشینیں نہیں جا سکتیں، کچھ نالوں پر چھت پڑی ہوئی ہے اور کچھ تجاوزات ہیں لیکن ہر بارش میں بہت نقصان ہوتا ہے اور چار پانچ فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس کا جواب لے لیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جواب میں نہیں ہے اس لئے مجھے یہ بات زبانی کہنا پڑی، آج سے تیس سال پہلے ایک دفعہ یہ نالے animal transport (گدھوں) کے ذریعے لوگوں کو ٹھیکے دے کر manually صاف کرائے گئے تھے اس کے بعد آج تک نہیں ہوئے۔ ابھی وہاں نالوں کی صفائی کا شدید مسئلہ ہے لہٰذا میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ نالوں کی صفائی کس کے ذمہ ہے اور وہ کس طریقے سے کرانا چاہتے ہیں چونکہ یہ صفائی مشینوں سے ممکن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو بڑے نالے ہیں یا جو واسا کی ملکیت ہیں، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہیں اور سیوریج کے

پانی کو carry کرتے ہیں ان کی صفائی واسا کرواتا ہے، جو چھوٹی drains آبادیوں کے اندر ہوتی ہیں اور جو گلی محلوں میں ہیں جو ٹی ایم اے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بنائی ہوئی ہیں ان کی صفائی کی ذمہ داری ویسٹ مینجمنٹ کی ہے وہ ان کی صفائی کرتی ہے اور ضرورت پڑنے پر راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ واسا کے ساتھ مل کر campaign کے طور پر واسا کے نالوں کو بھی صاف کر دیتی ہے اور کئی جگہوں پر یہ دونوں مل کر بھی کام کرتے ہیں لیکن گلی محلوں میں جو چھوٹی drains ہوتی ہیں یا جو چھوٹی roadside drains ہیں جو سڑکوں کا پانی لیتی ہیں ان کی صفائی کی ذمہ داری راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ نالہ ڈھوک حاکم علی سے شروع ہوتا ہے اور نالہ لئی میں جا کر گرتا ہے۔ اسی طرح ایک نالہ ہولی فیملی سے شروع ہوتا ہے جو کہ ڈھوک چراغ دین اور قاضیاں آباد سے ہوتا ہوا جاتا ہے۔ یہ کافی نالے ہیں اور پہلے ان کی صفائی واسا کرتا تھا۔ یہ مشینوں کا کام نہیں یعنی ان نالوں کی صفائی مشینوں کے ذریعے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہاں تک مشینوں کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ مرکزی سڑکیں جہاں پر مشینوں کی رسائی ممکن ہے وہاں پر تو مشینوں سے صفائی ہو جاتی ہے لیکن ان سب نالوں کی مکمل صفائی manually، ہاتھ اور animal transport سے ہی ممکن ہے۔ کیا حکومت ان نالوں کی manually صفائی کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ واسا، ضلعی حکومت اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی تینوں میں سے کوئی بھی اس کام کی ذمہ داری اُٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اور دوسرے اداروں نے مون سون سے پہلے نالوں کی صفائی کرنے کے لئے اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اسی طرح واسا کے نالوں کی صفائی واسا کرتا ہے۔ اگر معزز ممبر مجھے specifically نالوں کے نام لکھ کر دے دیں تو میں کوشش کروں گا کہ ان نالوں کی صفائی مون سون سے پہلے ہی کروا دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ ان نالوں کے نام پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آج سے چار مہینے پہلے میں مینجنگ ڈائریکٹر واسا سے ملا اور انہوں نے ان نالوں کی صفائی کے لئے کچھ چھوٹی مشینیں بھجوائیں۔ محکمہ واسا کے ذمہ داران نے کہا کہ ان نالوں کی صفائی ہماری ہی ذمہ داری ہے لیکن یہ مشینوں کا کام نہیں۔ ان نالوں کی صفائی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی والے اپنے آدمیوں سے manually کروائیں۔ میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہی ضمنی سوال پوچھا ہے کہ کیا وہ ان نالوں کی صفائی manually کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ آپ ان نالوں کے نام لکھ کر دے دیں وہ ان کی صفائی کروادیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے ان نالوں کے نام لکھ کر دے دیں۔ یہ واسا، ضلعی حکومت یا راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جس کی بھی ذمہ داری ہے میں کوشش کروں گا کہ مون سون سے پہلے ان نالوں کی صفائی کروادی جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں ابھی ابھی ہاؤس میں آئی ہوں اس لئے مجھے دو منٹ کا وقت دے دیں تاکہ میں پہلے جواب پڑھ لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وقت ختم ہونے والا ہے۔ آپ کا نام پہلے بھی سپیکر صاحب لے چکے ہیں اور اس سوال کو pending کیا گیا تھا کہ شاید آپ تشریف لے آئیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا ایک سوال pending کر دیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین کے سوال نمبر 2582 کو pending کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ملیریا اور ڈینگی کا سپرے کرنے کی تفصیلات

*1435: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144 لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سپرے سنٹرز میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) سال 13۔2012 کے دوران ملیریا اور ڈینگی کے سپرے کرنے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی، ہر یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144 میں 15 سنٹر یونین کونسلز ہیں اور یہ حلقہ ڈسٹرکٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ راوی و شالامار گلبرگ اور واہگہ کے علاقے میں آتے ہیں اور ان کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ہر ایک یونین کونسل کے سنٹر کے سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

یونین کونسل نمبر	انوائرمنٹ انسپکٹر	سی ڈی سی سپروائزر	لیڈی سینٹری پیٹرول	میل سینٹری پیٹرول
14	1	1	13	5
15	0	1	11	5
16	0	1	13	7
17	0	1	13	7
18	0	1	9	9
20	0	1	16	12
22	0	1	17	5
23	1	1	10	4
32	1	1	6	7
33	1	1	8	7
34	1	1	16	7
35	0	1	29	11
36	0	1	11	4
37	1	1	11	6
38	1	1	20	10

(ب) مذکورہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان کا پچھلے تین سالوں کا خرچہ مندرجہ ذیل ہے:

یونین کونسل نمبر	سال14-2013	سال15-2014	سال16-2015
14	160430/-روپے	155101/-روپے	165666/-روپے
15	155385/-روپے	154110/-روپے	162001/-روپے
16	152143/-روپے	162443/-روپے	151001/-روپے
17	146265/-روپے	152003/-روپے	141921/-روپے
18	152942/-روپے	162005/-روپے	142003/-روپے
20	151942/-روپے	164009/-روپے	152129/-روپے
22	149624/-روپے	152099/روپے	160001/-روپے
23	141987/-روپے	152299/-روپے	160001/-روپے
32	115649/-روپے	144160/-روپے	132946/-روپے
33	151585/-روپے	160081/-روپے	149551/-روپے
34	145492/-روپے	156669/-روپے	149000/-روپے
35	151991/-روپے	158910/-روپے	140021/-روپے
36	162101/-روپے	153270/-روپے	162470/-روپے
37	177172/-روپے	167974/-روپے	151905/-روپے
38	185265/-درپے	142547/-روپے	151117/-روپے

لاہور: ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*1718: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے شادی ہالوں میں ون ڈش کھانے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان شادی ہالوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے کن شادی ہالوں کو کتنا جرمانہ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) حکومت ان شادی ہالوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتی ہے جو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ قانون کے مطابق ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف استغاثہ برائے قانونی کارروائی (جرمانہ و سزا) مجاز عدالتوں میں کروادیا جاتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ٹاؤن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1755: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144، 145 واہگہ ٹاؤن لاہور کو 12۔2011 اور 13-2012 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن ترقیاتی کاموں پر استعمال ہوا، ان کی یوسی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) واہگہ ٹاؤن لاہور میں کتنی یوسیز شامل ہیں اور ان کے دفاتر کن کن علاقوں میں ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔144 میں برائے سال 12۔2011 میں مبلغ 7300000 روپے، برائے سال 13۔2012 میں مبلغ 10560000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا اور پی پی۔145 میں برائے سال 12۔2011 میں مبلغ 16738000 روپے، برائے سال 13۔2012 میں مبلغ 13743000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ تمام منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واہگہ ٹاؤن لاہور میں ٹوٹل بارہ 2 عدد یونین کونسلز ہیں، ان کے دفاتر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نمبر یونین کونسل	دفاتر ایڈریس
1	37	مسلم آباد لاہور
2	38	سلطان محمود روڈ لاہور
3	39	شادی پورہ جی ٹی روڈ لاہور
4	40	سلامت پورہ جی ٹی روڈ لاہور

5	42	داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور
6	49	کھوڈئر، لاہور
7	50	بھسین گاؤں لاہور
8	51	ڈوگرائے کلاں جلو موڑ لاہور
9	52	مناواں جی ٹی روڈ لاہور
10	53	منسالہ گاؤں لاہور
11	62	برکی گاؤں لاہور
12	65	ہڈیارہ گاؤں لاہور

لاہور: شارع فاطمہ جناح کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2327: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شارع فاطمہ جناح روڈ لاہور کی ریپئرنگ پر آخری مرتبہ کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب دیا گیا؟

(ج) شارع فاطمہ جناح روڈ کی گزشتہ پانچ سال میں کل کتنی مرتبہ ریپئرنگ ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شارع فاطمہ جناح لاہور کی ریپئرنگ آخری مرتبہ مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو شروع کی گئی اور مورخہ 31۔اپریل 2012 کو مکمل ہوئی۔اس سڑک کی تعمیر پر 70.850 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ میسرز سرور اینڈ کمپنی کو مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو دیا گیا۔

(ج) شارع فاطمہ جناح کی صرف ایک مرتبہ مکمل rehabilitation مالی سال 12۔2011 میں کی گئی۔

ضلع سیالکوٹ: سٹریٹ لائٹس کی خرید و دیگر تفصیلات

*2889: **جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2011 سے یکم ستمبر 2013 تک ٹی ایم اے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے کتنی سٹریٹ لائٹس کس کس کمپنی سے خرید کیں؟

(ب) کیا ان کی خرید سے قبل اخبارات میں اشتہارات دیا گیا تو ان اشتہارات کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

(ج) کتنی پارٹیوں نے ان ٹینڈرز میں حصہ لیا ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(د) یہ ٹینڈرز کن ملازمین کی نگرانی میں کھولے گئے اور کس اتھارٹی نے ٹینڈرز منظور کئے؟

(ہ) کس کس کمپنی سے کتنی مالیت کی لائٹس خرید کی گئیں اور کون کون سی قسم اور پاور واٹ کی لائٹس خرید کی گئیں؟

(و) کیا خرید کردہ آئیٹم کی تصدیق ٹی ایم اے متعلقہ افسران کے علاوہ کسی دیگر ادارے یا فرم سے کروائی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف تا و) سانحہ ٹی ایم اے ڈسکہ مورخہ 25.06.15 میں تمام ریکارڈ جل گیا جس وجہ سے مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی جا سکتیں۔

سیالکوٹ: ٹی ایم اے ڈسکہ کی جانب سے لگائی گئیں سٹریٹ لائٹس کی تفصیلات

*2890: **جناب محمد آصف باجوہ** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2011 سے ستمبر 2013 تک ٹی ایم اے ڈسکہ سیالکوٹ نے کس کس محلہ، سڑک اور گلی میں سٹریٹ لائٹس لگائیں؟

(ب) کیا اس وقت موقع پر یہ سٹریٹ لائٹس موجود ہیں اور باقاعدہ رات کو جلائی جاتی ہیں؟

(ج) کس کس جگہ لائٹس نہیں جل رہی اور اس کی وجوہات کیا ہیں، انہیں کب تک درست کروا دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سانحہ ڈسکہ مورخہ 25.06.15 میں ٹی ایم اے کا تمام ریکارڈ جل گیا جس وجہ سے تفصیل دستیاب نہ ہے۔

(ب) اس وقت موقع پر 165 لائٹس موجود ہیں اور باقاعدہ رات کو جلائی جاتی ہیں۔

(ج) اس وقت تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں۔

لاہور: پارکنگ کمپنی کا قیام و دیگر تفصیلات

*3059: **چودھری عامر سلطان چیمہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی کس قانون ضابطے کے تحت قائم کی گئی؟

(ب) لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ و افسران اور ملازمین کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ بالا کمپنی کے افسران اور دیگر اہلکاران کمپنی کے قیام کے بعد ملازمت پر رکھے گئے یا کہ وہ حکومت کے دیگر اداروں سے ٹرانسفر کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 32 کے تحت قائم کی گئی ہے۔

(ب) لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر کا انتخاب بورڈ کرتا ہے۔ لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ 6 بنیادی ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہے جن میں آپریشنز، آئی ٹی، ایچ آر اور ایڈمن، لاء ڈیپارٹمنٹ، ریونیو فنانس، پلاننگ و ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ مزید برآں انتظامی افسران کی تعداد 23 ہے اور روزانہ اجرت پر 650 فیلڈ سٹاف شامل ہیں۔ تعداد فکس نہ ہے ضرورت کے مطابق کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) کمپنی میں کام کرنے والے تمام ملازمین اور افسران اس کمپنی کے قیام کے بعد ملازمت پر رکھے گئے ہیں۔ تمام ملازمین و افسران کمپنی آرڈیننس کے مطابق کمپنی کے ملازم ہیں اور یہ حکومت یا سرکاری ملازم تصور نہیں کئے جاتے سوائے چیف ایگزیکٹو آفیسر کے جو کہ سرکاری ملازم ہیں اس وقت ڈیپوٹیشن پر کمپنی میں تعینات ہیں۔

لاہور پارکنگ کمپنی میں ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*3060: **چودھری عامر سلطان چیمہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیالاہور پارکنگ کمپنی میں افسران وملازمین کی بھرتی حکومت کی منظوری حاصل کرنے کے بعد کی گئی؟

(ب) کیالاہور پارکنگ کمپنی کے افسران وملازمین کی تعداد منظور شدہsanctionedکے مطابق ہے؟

(ج) مذکورہ بالا کمپنی کو چلانے کے لئے فنڈز کون مہیا کرتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی بھرتی بورڈ کی بنائی ہوئی پالیسی کے مطابق ہوتی ہے کیونکہ کمپنی میں کام کرنے والے سرکاری ملازم نہیں ہیں یہ تمام کمپنیز آرڈیننس کے مطابق کمپنی کے ملازم تصور کئے جاتے ہیں لہٰذا ہر ملازم کی بھرتی کے لئے سرکار کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کمپنی خود اپنے انتظامی ڈھانچہ اور ضرورت کے مطابق میرٹ پر بھرتی کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام ملازمین کی تعداد منظور شدہ انتظامی ڈھانچے کے مطابق ہے۔

(ج) لاہور پارکنگ کمپنی اپنے تمام اخراجات اپنے وسائل سے خود برداشت کرتی ہے جس میں ملازمین کی تنخواہیں، ٹرانسپورٹ کے اخراجات اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

لاہور: غیر قانونی مذبحہ خانے و دیگر تفصیلات

*3078: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور کی تمام آبادیوں میں موجود مذبحہ خانے ختم کر دیئے تھے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ حکومتی پابندی کے باوجود عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی مذبحہ خانے موجود ہیں؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو سال13۔2012 میں کتنے غیر قانونی مذبحہ خانوں کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی اوران سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔Lahore Meet Processing Company(LMPC)سلاٹر ہاؤس کے قیام کے بعد تمام آبادیوں میں سلاٹر ہاؤس بند کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) کسی بھی ٹاؤن میں غیر قانونی مذبحہ خانوں کے قیام کی اجازت نہ ہے لہٰذا کسی بھی ٹاؤن میں غیر قانونی مذبحہ خانہ کی اطلاع پر ٹی ایم اے اور لائیو سٹاک کا عملہ مشترکہ کارروائی کر کے ان کو سیل کر کے قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) سال 13-2012 میں محکمہ لائیو سٹاک کے میٹ انسپکٹر اور ٹی ایم اے کے عملہ نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے 21 غیر قانونی مذبحہ خانوں کو سیل کیا جبکہ مبلغ -/2,22,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے مزید 23260 کلو گرام مضر صحت گوشت تلف کیا گیا جبکہ عزیز بھٹی ٹاؤن میں جنوری 2013 سے دسمبر کے دوران پانچ غیر قانونی مذبحہ خانوں کو سیل کرنے کے ساتھ 2235 کلو گرام مضر صحت گوشت تلف کیا گیا اور 72 قصاب کے خلاف مقدمات کا اندراج کروا کر انہیں گرفتار کروایا گیا۔

ساہیوال: شروع کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*3099: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ساہیوال میں کتنی رقم سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت و مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبوں کے کام کی تصدیق کسی تھرڈ پارٹی یا غیر جانبدار ادارے سے کروائی گئی ہے تو ان اداروں کے نام، پتا جات بتائیں؟

(د) کس کس منصوبہ میں ان اداروں / تھرڈ پارٹی نے کیا کیا نقائص کی نشاندہی کی ہے اور اس پر کیا اقدامات حکومت نے اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران شروع کئے جانے والے منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت و مدت تکمیل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) بحوالہ چٹھی نمبری Acct.O(Dev)1-72/2010-11 مورخہ 02.05.2012 تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ تھرڈ پارٹی تصدیق معائنہ کار کمیٹی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن (ٹی پی وی) سے کروائی گئی اور ہر سکیم کے بلوں کی ادائیگی متعلقہ ادارہ اور معائنہ کار کمیٹی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن (ٹی پی وی) سے معائنہ کروانے کے بعد کی گئی ہے۔ کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل تھی۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1. ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز)، ساہیوال ممبر
2. ڈی او (بلڈنگ)، ساہیوال ممبر
3. ڈی او (روڈز)، ساہیوال ممبر

(د) مذکورہ بالا منصوبہ جات میں کسی نقائص کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔

ضلع سرگودھا: دیہات میں صفائی کے مناسب اقدامات نہ ہونے کی تفصیلات

*3213: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدر آباد ٹاؤن، دھریمہ اور چک 71 شمالی و چک 79 شمالی (تحصیل و ضلع سرگودھا) انتہائی گنجان آباد علاقے ہیں جہاں پر صفائی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گندا پانی لوگوں کے گھروں کے اندر کھڑا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان علاقوں کے لئے صفائی و سیوریج کا کوئی انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ حیدر آباد ٹاؤن، دھریمہ، چک 71 شمالی و چک 79 شمالی گنجان آباد علاقے ہیں۔ ٹی ایم اے میں عملہ صفائی کی تعداد 730 ہے۔ شہری علاقہ میں روزانہ کی بنیاد اور حیدر آباد ٹاؤن و دیگر علاقہ جات میں بوقت ضرورت صفائی کروائی جاتی ہے۔ متذکرہ بالا

علاقہ جات کا وزٹ کیا گیا ہے گھروں میں گندہ پانی نہ کھڑا ہے۔ تاہم آس پاس اگر کہیں پانی کھڑا پایا جاتا ہے تو اس کو بذریعہ سکر مشین اور ڈی واٹرنگ پمپ نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) ٹی ایم کے پاس فی الوقت 2 سکر مشین، 1 جیٹر مشین، 4 ڈیمپر مزدا، 12 ٹریکٹر ٹرالیاں ہیں جو کہ ناکافی ہیں تاہم حاصل شدہ مشینری / وسائل استعمال کرتے ہوئے ان علاقہ جات میں صفائی و سیوریج کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: نکاسی سسٹم کی خرابی و دیگر تفصیلات

*3226: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے بیشتر چکوک میں گلیوں، بازاروں میں نکاسی آب کا سسٹم انتہائی خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک 43 جنوبی، موضع دھریمہ، چک 71 شمالی و فاطمہ جناح کالونی، چک 45 جنوبی ریماؤنٹ ڈپو، چک 79 شمالی، چک 59 جنوبی، حیدر آباد ٹاؤن، چک 46 جنوبی، چک 74 شمالی، چک 69 شمالی، چک 75 شمالی، چک 114 جنوبی، چک 105 جنوبی، چک 50 شمالی، چک 98 شمالی، چک 106 شمالی، چک 89 شمالی، چک 104 شمالی، چک 104 الف شمالی، چک 109 شمالی، چک 110 شمالی، چک 103 شمالی، موضع کولوآل، چک 187 شمالی، چک 105 شمالی، چک 94 شمالی، چک 91 شمالی، چک 95 شمالی، چک 84 شمالی، چک 189 شمالی، موضع عباس پور، چک 83 شمالی، چک 81 شمالی، (ملہوآلہ سگھوال) چک 63 شمالی، چک 68 شمالی، چک 82 شمالی، چک 90 شمالی، چک 101 شمالی، چک 142 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 109 جنوبی، چک 51 شمالی، جنوبی اور موضع آسیانوالہ گلیوں اور نالیوں اور نکاسی کے پانی کی بہت زیادہ ابتر صورتحال ہے؟

(ج) کیا حکومت ان چکوک کے مذکورہ مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ٹی ایم اے سرگودھا کی حدود میں واقع بیشتر چکوک میں نکاسی آب کا سسٹم کسی حد تک بہتر ہے۔

(ب) اس امر میں عرض ہے کہ ان چکوک ہائے کا تحصیل آفیسر (I&S)، ٹی ایم او سرگودھا نے موقع ملاحظہ کیا اور رپورٹ کی ہے کہ ان چکوک کی گلیوں میں نالیوں اور نکاسی آب کا نظام کسی حد تک موجود ہے۔ ٹی ایم اے کا عملہ باوقت ضرورت صفائی کرتا ہے۔ ان آبادیوں میں صفائی اور نکاسی آب کا نظام کافی حد تک درست ہے۔ ان علاقوں میں کہیں کھڑا پانی پایا جاتا ہے تو اس کو بذریعہ سکر مشین اور ڈی واٹرنگ پمپ نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ ان دیہی علاقہ جات میں نکاسی آب وغیرہ کی تعمیر کروا سکے۔

ڈی جی خان: واٹر سپلائی کے لئے ٹرانسفارمر کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3362: **جناب احمد علی خان دریشک**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان بستی درمحمد یو سی چٹ سرکانی میں واٹر سپلائی والوں کا ایک ہی ٹرانسفارمر کام کر رہا تھا جو کہ ٹی ایم او نے اتروالیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفارمر اتروانے سے علاقہ بستی درمحمد میں پانی میسر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب غیر ذمہ داران افسران کے خلاف کارروائی کرنے اور فوری ٹرانسفارمر لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ بستی میں واٹر سپلائی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیرہ غازی خان نے مبلغ 48.14 لاکھ روپے کی لاگت سے سال 2001 میں تعمیر کی تھی جو کہ اب زکوٰۃ کمیٹی چلا رہی ہے لہٰذا ٹی ایم او نے کوئی بھی ٹرانسفارمر نہ اُتارا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سکیم یوزر کمیٹی چلا رہی ہے اس لئے ٹی ایم اے میں اس متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے اس لئے حکومت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

نارووال: طالبات کے مدرسہ کو جانے والے راستہ کی سولنگ کا مسئلہ

*3423: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ نعیمیہ جندیہ قادریۃ البنات سیالکوٹ روڈ دھم تھل تحصیل ظفروال ضلع نارووال مین روڈ سے تقریباً 2 ایکڑ کے فاصلے پر واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ طالبات کے مدرسہ کو کوئی پختہ راستہ نہ جاتا ہے جب بارشیں ہوتی ہیں تو طالبات مدرسہ ہذا میں نہ جا سکتی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدرسہ کے راستے پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ مدرسہ ہذا تک راستہ کچا ہے۔

(ج) مدرسہ جامعہ نعیمیہ صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی پی۔136 میں واقع ہے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نارووال نے سولنگ، نالیاں و برائے نکاسی آب کے لئے منصوبہ تیار کیا ہے جس کا تخمینہ مبلغ -/5,10,000 روپے لگایا گیا ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

تاندلیانوالہ: واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب و بجٹ کے بارے میں تفصیلات

*3455: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تاندلیانوالہ شہر اور پی پی۔57 فیصل آباد میں کتنی یوسیز ہیں؟

(ب) کیا تمام یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟

(ج) کس کس یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں؟

(د) ان یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کے لئے کتنی رقم سال 14-2013 کے بجٹ میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس بجٹ سے کتنی یونین کونسلز میں یہ پلانٹ لگائے گئے؟

(و) باقی یوسیز میں کب تک یہ پلانٹ لگائے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔57 میں کل چودہ یونین کونسلز ہیں جو یونین کونسل نمبر 74تا87 پر مشتمل ہے جن میں سے دو یونین کونسل، یونین کونسل نمبر 80اور 81تاندلیانوالہ شہر کی ہیں۔

(ب) تمام یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہیں۔ پانچ یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونین کونسل نمبر 75، 76، 77، 79، 82، 83، 84، 86، 87 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔

(د) ان یونین کونسلز میں سال 14۔2013 کے بجٹ میں رقم -/7500000 روپے فراہم کی گئی ہے۔

(ہ) اس بجٹ میں جتنی یونین کونسلز میں پلانٹ لگائے گئے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب حکومت نے پنجاب صاف پانی کے نام سے کمپنی بنائی ہے جو آئندہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گی۔

پاکپتن: یونین کونسل نمبر 32 کی بلڈنگ کے بارے میں تفصیلات

*3493: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 32 ضلع پاکپتن کے دفتر کی بلڈنگ کس چک میں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل 32 کے دفتر کی بلڈنگ انتہائی خستہ حالی کی وجہ سے گر گئی ہے اگر ہاں تو اس یونین کونسل کا سٹاف کہاں پر کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا یونین کونسل کے دفتر کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل نمبر 32 ضلع پاکپتن کے دفتر کی بلڈنگ چک نمبر 85/D میں واقع ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 32 ہیڈکوارٹر 85/D دو عدد کمروں پر مشتمل ہے۔ ایک کمرہ انتہائی خستہ حالت میں ہے۔ جب کے دوسرے کمرے میں یونین کونسل کا ریکارڈ وغیرہ موجود ہے اور وہیں پر عملہ یونین کونسل اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ مزید یہ کہ دفتر ہذا کا رقبہ موجود ہے لیکن چار دیواری تعمیر شدہ نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پاکپتن کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ یونین کونسل نمبر 32 ہیڈکوارٹر 85/D "پنجاب یونین ایڈمنسٹریشن بجٹ رُول "2003 کے مطابق یونین کونسل کی تعمیر کے لئے اپنے فنڈ سے سکیم بنا سکتی ہے اور متعلقہ فورم سے منظوری کے بعد خستہ حال کمرہ کی تعمیر کر سکتی ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت ملازمین کو بگ سٹی الاؤنس ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*3578: محترمہ باسمہ چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے ماتحت اداروں میں ان ملازمین کی تعداد بتائی جائے جو کہ ضلع لاہور کے رورل ایریا میں تعینات ہیں لیکن بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو بگ سٹی الاؤنس کی ادائیگی سے محروم ملازمین کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ماتحت اداروں میں جو ملازمین ضلع لاہور کے رورل ایریا میں تعینات ہیں ان میں کسی کو بھی بگ سٹی الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

راولپنڈی: ایڈورٹائزنگ کی مد میں ٹیکس آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*3598: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مری روڈ راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد اور ہیڈ پیڈ سٹیرین پلوں پر ایڈورٹائزنگ کی مد میں سال 12-2011 اور 13-2012 میں بطور کرایہ / ٹیکس کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ٹیکس کرایہ کے تعین اور وصولی کی ذمہ داری کس محکمے کی ذمہ داری ہے؟

(ج) ان پلوں پر تشہیر کے لئے کن بنیادوں پر فیس کرایہ کا تعین کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مری روڈ، راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد پیڈ سٹیرین پلوں کی تنصیب کی منظوری بمطابق آؤٹ ڈور ایڈوارٹائزمنٹ بائی لاز مجریہ 2012 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کے حصہ پنجم (متفرق) کی شق نمبر 5 کے تحت عظیم تر قومی مفاد کے پیش نظر BOT کی بنیاد پر دی گئی ہے۔ میعاد منظوری مورخہ 13-10-01 تا 14-09-30 تک تھی چونکہ میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر کی وجہ سے ان پلوں کو مارچ 2014 میں موقع سے ہٹا دیا گیا تھا جس کی بناء پر منصوبہ معاہدے کی شرائط کے عین مطابق تکمیل پذیر ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں قوانین متذکرہ بالا کے تحت BOT کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے منصوبہ جات پر کرایہ / ٹیکس لاگو نہیں کیا جا سکتا اس لئے آمدن حاصل ہونا ممکن نہ ہے۔ نقل بائی لاز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کی دفعات 39,40,116 کو آرڈیننس کے سیکنڈ شیڈول کے حصہ دوئم کی آئیٹم نمبر 11 سے ملا کر پڑھا جائے تو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کے زیر کنٹرول علاقہ جات میں ایڈورٹائزمنٹ فیس کے ریٹ کی تشخیص، نفاذ اور وصولی کا اختیار سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کو حاصل ہے۔

(ج) مری روڈ، راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد پیڈ سٹیرین پلوں کی تنصیب کی منظوری بمطابق BOT کی بنیاد پر دی گئی تھی۔ BOT کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے پراجیکٹ پر کرایہ / ٹیکس لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی کے منظور شدہ / نافذ العمل آف ریٹ کی بنیادوں پر ایڈورٹائزمنٹ فیس کا تعین کیا جاتا ہے۔ نقل شیڈول آف ریٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

خاکروب کی بھرتی کا معیار سے متعلقہ تفصیلات

27: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع فیصل آباد میں کتنی اسامیاں خاکروب کی ٹاؤن وار، یو سی وار اور میونسپل کمیٹی وار ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، جگہ تعیناتی، پتا جات اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل فراہم کر سکتی ہے تو فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی اسامیاں اس عہدہ کی کس کس جگہ خالی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت فیصل آباد سٹی کو چار ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سینٹری ورکرز کی ٹاؤن وار اور یونین کونسل وار فہرستیں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جز (ب) کا جواب اوپر جز (الف) میں دیا گیا ہے۔ تاہم شناختی کارڈ نمبر فوری دستیاب نہ ہیں۔ ضرورت پڑنے پر مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ عملہ صفائی FWMC کے تحت ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام اسامیاں شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد میں خالی ہیں۔

لاہور: میانی صاحب کا رقبہ و دیگر تفصیلات

83: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں موجود میانی صاحب قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے اور فی قبر گورنمنٹ کتنی فیس وصول کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میانی صاحب قبرستان میں متعدد جگہ لوگوں نے گھر اور دکانیں بنا رکھی ہیں اگر ہاں تو اس کی کیا حیثیت ہے اور کیا حکومت نے ان لوگوں کو گھر یا دکانیں بنانے کی اجازت دی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میانی صاحب کا کل رقبہ 1206 کنال ہے۔ قبرستان میں تدفین کے لئے گورنمنٹ کی کوئی فیس نہ ہے البتہ میانی صاحب قبرستان کمیٹی کی پالیسی نمبر Endst. No. 3813 بتاریخ 09-04-2010 کے تحت برائے کچا کھاتہ 100 روپے اور برائے پکا کھاتہ 1000 روپے فیس مقرر ہے۔ جو وصول کی جاتی ہے جبکہ -/2000 روپے گورکن کی مزدوری بھی مقرر ہے۔ اور میٹریل بذمہ لواحقین ہوتا ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت نے کسی کو بھی ناجائز گھر یا دکان بنانے کی اجازت نہ دی ہے البتہ میانی صاحب قبرستان کے چند ایک مقامات پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں جن کے مقدمات سول عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ ناجائز قابضین کے خلاف میانی صاحب انتظامیہ کی جانب سے باقاعدہ آپریشن کلین اپ جاری ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واں بھچراں ضلع میانوالی میں جگہ جگہ سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے متعلقہ تفصیلات

222: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ اسلام آباد واں بھچراں ضلع میانوالی میں جگہ جگہ سیوریج کا گندا پانی کھڑا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واں بھچراں محلہ اسلام آباد ضلع میانوالی میں جو پانی کھڑا تھا ٹی ایم اے میانوالی نے سکر مشین کے ذریعے سک کر کے موقع سے جگہ کو گندے پانی سے صاف کر دیا ہے۔

(ب) ٹی ایم اے میانوالی کی رواں مالی سال15-2014 کے ADP میں رقم موجود نہ ہے کہ ٹی ایم اے اس مسئلہ کو مستقل بنیادوں پر حل کر سکے۔ واں بھچراں کا قصبہ ٹی ایم اے کے دفتر سے25 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ جہاں ٹی ایم اے کا عملہ صفائی و دیگر مشینری کو ہر وقت نہیں بھیجا جا سکتا کیوں کہ ٹی ایم اے میانوالی میں واں بھچراں جیسے چند اور بڑے قصبہ جات بھی ہیں جن میں موسیٰ خیل، موچھ، ماڑی انڈس، ڈھیر امید علی شاہ، چکڑالہ شامل ہیں۔ تاہم کوئی بھی شکایت موصول ہونے پر ٹی ایم اے اپنی انفرادی قوت اور مشینری سے شکایات کا ازالہ کرتی ہے۔

سرگودھا شہر میں پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

321: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں سال2010 تا2014 کتنے پلازے تعمیر کئے گئے؟

(ب) ان میں سے کون کون سے پلازوں کے نقشہ جات منظور شدہ ہیں اور کون کون سے بغیر نقشہ منظور کروائے گئے؟

(ج) کیا حکومت غفلت کے مرتکب بلڈنگ انسپکٹرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2010 تا2014 کل33 پلازہ جات تعمیر ہوئے۔

(ب) اس عرصہ تک 22 پلازہ جات کے نقشہ جات پاس ہوئے بقایا بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی کی وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان کے خلاف مقامی تھانہ میں ایف آئی آرز بھی درج کروادی گئی ہیں۔ ایف آئی آرز تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) غفلت برتنے پر رانا محمد حنیف بلڈنگ انسپکٹر کی پانچ سال کی ترقیاں روکی گئیں اور شاہد خان بلڈنگ انسپکٹر کی پانچ سال کی ترقیاں روکی گئی ہیں۔

دولت پور تحصیل پنڈ داد نخان (ضلع جہلم) کی سڑک کی تعمیر

345: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 48 دولت پور تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم میں ککڑ پنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال تک کی سڑک بنائی تھی جو سیلاب آجانے کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ بنا کر منظوری و اجراء کے لئے ارسال کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کی اس دیرینہ مشکل کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک فنڈز کی منظوری نہیں کی گئی؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ بالا سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکیم کا تخمینہ لاگت 14.115 ملین روپے، پنجاب حکومت کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ تاہم فنڈز ابھی تک موصول نہ ہوئے ہیں۔ جونہی فنڈز موصول ہوں گے سکیم کی منظوری لی جائے گی اور حسب ضابطہ متعلقہ executing agency کو جاری کر دیئے جائیں گے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) ضلعی حکومت کا ترقیاتی بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے تخمینہ لاگت حکومت پنجاب کو ارسال کیا گیا تھا۔ جونہی حکومت پنجاب فنڈ جاری کرے گی تو موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

352: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ کمپنی نے اب تک کتنی اور کون کون سی گاڑیاں کتنی مالیت سے خریدیں ہیں، یہ گاڑیاں کون کون سے ملازمین کے زیر استعمال ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان گاڑیوں پر پٹرول، ڈیزل اور Repair&Maintenance کی مد میں ماہانہ کتنا خرچ کیا جا رہا ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 42 کے تحت مورخہ 12-07-2013 کو عمل میں آیا۔

(ب) مذکورہ مشینری نے اب تک 10 گاڑیاں خریدی ہیں۔ جن میں ایک 1300CC، دو عدد 1000CC ہیں اور باقی گاڑیاں 796CC ہیں۔ یہ تمام گاڑیاں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد کمپنی کے HR کے مینوئل کے مطابق خریدی گئی ہیں ان گاڑیوں کی مالیت 82,97,580 روپے ہے یہ گاڑیاں جن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ملازم کا عہدہ	گاڑی کا نمبر	گاڑی کا ماڈل
1	مینجنگ ڈائریکٹر	GAJ-15	1300CC
2	کمپنی سیکرٹری	GAJ-34	1000CC
3	سینئر مینجر آپریشن	GAJ-89	1000CC
4	مینجر ایچ آر	GAJ-46	796CC
5	مینجر ایڈمن	GAJ-35	796CC
6	مینجر فنانس	GAJ-47	796CC
7	مینجر آپریشن	GAJ-36	796CC
8	مینجر پروکیورمنٹ	GAJ-88	796CC
9	مینجر لینڈ فل	GAJ-48	796CC
10	مینجر ورکشاپ	GAJ-37	796Cc

(ج) ان گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کی مد میں ماہانہ تقریباً تین لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے اور Maintenance & Repair کی مد میں تقریباً پچاس ہزار روپے خرچ آتا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیکسز کی تفصیلات

391: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سال 2008 سے 2013 تک ٹال ٹیکس اور پارکنگ ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ایڈورٹائزمنٹ ٹیکس کی مد میں سال 2010 سے سال 2014 تک آمدن کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) اگر مذکورہ بالا ٹیکسوں کی آمدن میں کمی ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سال 2008 سے سال 2014 تک ٹال ٹیکس اور پارکنگ فیس کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن	سال	آمدن
2008-09	69,06,360/-روپے	2009-10	65,13,609/-روپے
2010-11	62,04,907/-روپے	2011-12	56,53,900/-روپے
2012-13	52,79,220/-روپے	2013-14	49,02,085/-روپے

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سال 2010 سے سال 2014 تک ایڈورٹائزمنٹ ٹیکس کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن	سال	آمدن
2010-11	25,93,990/-روپے	2011-12	9,28,250/-روپے
2012-13	22,65,440/-روپے	2013-14	38,19,386/-روپے

(ج)

1. جنرل بس سٹینڈ فیس کی آمدن ٹرانسپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختص کی جاتی ہے اس مد میں ڈیمانڈ قائم نہ کی جا سکتی ہے۔ ہر سال بجٹ میں مختص شدہ رقم سے زائد آمدن ہوئی ہے۔ آمدن میں کمی نہ ہے۔
2. ایڈورٹائزمنٹ فیس کا سال 11-2010 میں ٹھیکہ ہوا تھا سڑک میں توسیع ہونے کی وجہ سے پبلسٹی بورڈ ختم ہو گئے تھے جس کی بناء پر ٹھیکیدار نے تمام اقساط جمع نہ کرائیں۔ جس کی ریکوری لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت کرنے کے لئے تحریر کیا گیا۔ سال 12-2011 میں بھی پبلسٹی بورڈ کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بار بار کوشش کے باوجود کسی ٹھیکیدار نے ٹھیکہ نہ لیا۔ پبلسٹی بورڈ کی

تعداد کم ہونے کی وجہ سے مختص شدہ آمدن کے مطابق ریکوری ہوئی۔ سال 13-2012 کے بجٹ میں مختص رقم کے مطابق آمدن ہوئی۔ سال 14-2013 میں ٹھیکیدار نے ٹھیکہ حاصل کیا۔ ٹھیکہ کے مطابق تمام آمدن وصول ہوئی۔ اس مد میں بمطابق مختص شدہ بجٹ آمدن وصول ہوئی اور آمدن میں کمی نہ ہے۔

ضلع گجرات اور لاہور میں کمرشلائزیشن فیس سے متعلقہ تفصیلات

411: **محترمہ خدیجہ عمر** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات اور لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

(ب) گجرات اور لاہور میں موجود کمرشل اور شاپنگ سنٹروں نے 2013 میں کتنی کمرشلائزیشن فیس قومی خزانہ میں جمع کرائی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ 1975 میں ترامیم بذریعہ آرڈیننس نمبر III سال 2013 کے تحت ایل ڈی اے کا دائرہ اختیار ڈویژن کی سطح تک بڑھانے کے بعد لینڈ یوز کلاسیفکیشن ماسٹر پلاننگ، لینڈ یوز کنٹرول وغیرہ کا اختیار اتھارٹی کو تفویض کر دیا گیا بعد ازاں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی ہدایت بذریعہ چھٹی بحوالہ نمبری SOR(LG)38-2/-04 مورخہ 26-11-13 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کمرشلائزیشن کا کام بند کر دیا اور ریکارڈ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے کر دیا لہٰذا اب لاہور ڈویژن میں لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اپنے رولز کے تحت فیس وصول کر رہی ہے۔

(ب) 2013 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کمرشلائزیشن کے لئے منظور شدہ سڑکات سے کمرشلائزیشن کی مد میں مبلغ -/5,97,53,000 روپے خزانہ میں جمع کروائے۔

ضلع گجرات

i. کمرشلائزیشن فیس حکومت پنجاب کی پنجاب لینڈ یوز (کلاسیفکیشن، ری کلاسیفکیشن اینڈ ری ڈویلپمنٹ) رولز 2009 کی درج ذیل پالیسی کے مطابق وصول کی جاتی ہے:

10لاکھ روپے سے کم مالیت پر کنورشن فیس 5فیصد
10لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے تک کنورشن فیس 10فیصد
ایک کروڑ سے زائد مالیت پر کنورشن فیس 20فیصد

ii. اس ضمن میں ٹی ایم اے گجرات نے مالی سال14-2013میں مبلغ -/1,35,93,232 روپے کنورشن /کمرشلائزیشن فیس کی مد میں جمع کئے ہیں۔

چناب نگر ضلع چنیوٹ میں سی سی بیز سے متعلقہ تفصیلات

426:الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر ضلع چنیوٹ اور تحصیل لالیاں میں سی سی بیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں، سی سی بیز کے چیئرمینز کے نام، رابطہ نمبرز، تعداد اور سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر میں قائم ہونے والے سی سی بیز کے تحت کتنے فنڈز جاری ہوئے اور ان کے تحت کون کون سی سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچیں، کتنی زیر تکمیل اور کتنی کی تجاویز دی گئی ہیں، ہر سی سی بی کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا سی سی بی کے تحت کسی پرائیویٹ ملکیتی جگہ پر کسی قسم کا ترقیاتی کام کیا جا سکتا ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کون کون سی جگہوں پر سی سی بی کے تحت ترقیاتی کام کیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں کل 29عدد سی سی بیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر میں قائم ہونے والی سی سی بیز کو مبلغ -/29900000 روپے جاری ہوئی۔ سکیموں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جہاں ٹی ایم اے سہولیات مہیا کرتی ہے وہاں بذریعہ سی سی بی کام کیا جا سکتا ہے۔

(د) سی سی بی کے تحت کام کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔17 میں سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

453: **جناب محمد شاویز خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔17 حسن ابدال فتح جنگ میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں اور ان پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) کیا اس حلقہ میں مزید کوئی نئی سڑک کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے؟ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔17 حسن ابدال / فتح جنگ میں گزشتہ پانچ سالوں میں 69 سڑکیں تعمیر ہوئیں اور ان پر 227.385 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کے 52 منصوبہ جات کی administrative approval ہو چکی ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈر کال نہ کئے گئے۔ جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا point very briefly and very precise ہے۔ آپ نے بھی Rule-54(3) کا ذکر کیا ہے۔ اس rule کے تحت انکوائری سے پہلے جب کسی سوال کا جواب نہیں آئے گا تو Rules of Procedure کے Rule-54(3) میں درج ہے کہ متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری وجہ بتائیں گے کہ جواب کیوں نہیں آیا؟ اگر ان کو مزید وقت چاہئے ہو گا تو وہ جناب سپیکر سے اس کی درخواست کریں گے۔ یہ Rules of Procedure کے اندر already درج ہے لیکن یہ rule ہمارے پورے procedure کے اندر follow نہیں ہو رہا۔ صرف یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ "جواب موصول نہیں ہوا" اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا جاتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ جب متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری یہ کہیں یا لکھ کر دیں کہ جواب موصول نہیں ہوا تو ساتھ اس کی وجہ بھی بتائیں اور آپ

سے مزید وقت کی درخواست کریں۔یہ Rules of Procedure کی command ہے جو بہر صورت follow کرنی ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! آپ کی بات بالکل valid ہے اور میں نے اس کی inquiry کا کہہ دیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے معاملے پر نشان زدہ سوالات نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 6302 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہزاد منشی مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب شہزاد منشی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14/1199، 15/839 اور 15/1093 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

محسن پاکستان نواب صادق خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آج 24۔ مئی ہے اور پورے بہاولپور ڈویژن کے اندر آج چھٹی ہے۔ وہ اس لئے کہ نواب صادق خان مرحوم رحمتہ اللہ علیہ کی آج پچاسویں برسی ہے۔ نواب صادق خان مرحوم محسن پاکستان ہیں۔ نہرو اور مولانا ابوالکلام صاحب ان کی

خدمت میں آئے اور ان سے کہا کہ ہم آپ کی پوری مراعات بحال رکھیں گے اور آپ اسی طرح ریاست کے بادشاہ رہیں گے لہٰذا آپ ہندوستان کے ساتھ الحاق کر لیں لیکن انہوں نے بڑی تاریخی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ میری ریاست کے دو دروازے ہیں۔ فرنٹ دروازہ پاکستان میں کھلتا ہے جبکہ backدروازہ ہندوستان میں کھلتا ہے اور کوئی بھی شریف آدمی پچھلے دروازے سے گھر میں نہیں آتا تو میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں پاکستان کے ساتھ الحاق کروں گا۔

جناب سپیکر! یہ بات on record ہے کہ پاکستان بننے کے بعد جب قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل بن گئے تو خزانہ میں پیسے نہیں تھے اور پاکستان کے ملازمین کی پہلی تنخواہ کے پیسے بہاولپور ریاست کے خزانے سے cash کی صورت میں نواب صاحب نے کراچی میں گورنر جنرل کی خدمت میں بھجوائے۔ اسی طرح انہوں نے اپنی ذاتی Rolls Royce گاڑی قائداعظم محمد علی جناح کو استعمال کرنے کے لئے دی اور اپنا ذاتی محل محترمہ فاطمہ جناح کو رہائش کے لئے فراہم کیا۔ ان کی بے شمار خدمات ہیں۔ کل بہاولپور کے اندر اس حوالے سے تقاریب تھیں تو میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جس طرح دوسرے مشاہیر کے حالات اور ان کے کارنامے تعلیمی نصاب کے اندر درج کئے جاتے ہیں اسی طرح نواب صادق (مرحوم) کی خدمات اور ان کی شخصیت کے حوالے سے مواد بھی ہمارے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔ بہاولپور ڈویژن کے لوگوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ نواب صادق (مرحوم) کی وجہ سے جو چھٹی بہاولپور ڈویژن میں ہوتی ہے وہ پورے پاکستان کے اندر ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے آخری بات یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ایوان میں نواب صادق (مرحوم) رحمتہ اللہ علیہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا کی جائے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں دُعا کروا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! دُعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر محسن پاکستان نواب صادق خان (مرحوم) کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رانا طاہر شبیر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست رانا طاہر شبیر ایم پی اے، پی پی۔203 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 25۔فروری تا اختتام اجلاس اور 17 اور 18۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ صوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ صوبیہ انور ستی ایم پی اے، ڈبلیو۔325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔جنوری تا24۔فروری 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26۔فروری 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید رضا علی گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست سید رضا علی گیلانی ایم پی اے، پی پی۔187 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8۔مارچ 2016 سے تین ماہ کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب احسن ریاض فتیانہ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب احسن ریاض فتیانہ ایم پی اے، پی پی۔58 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16۔فروری تا 31۔مارچ 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شُنیلا رُوت

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شُنیلا رُوت ایم پی اے، ایم این۔371 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالرؤف مغل

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب عبدالرؤف مغل ایم پی اے، پی پی۔94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4تا15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ عذرا صابر خان ایم پی اے، ڈبلیو۔330 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 اور7۔اپریل اور 20۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ نگہت انتصار ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8تا14۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ سعدیہ سہیل رانا ایم پی اے، ڈبلیو۔395 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4اور15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد نعیم انور ایم پی اے، پی پی۔284 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3۔مارچ تا 8۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک محمد علی کھوکھر ایم پی اے، پی پی۔199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 10۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شکیل آئیون

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب شکیل آئیون ایم پی اے، ایم این۔367 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا 15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک فیاض اعوان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک فیاض احمد اعوان ایم پی اے، پی پی۔105 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8تا13۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شبینہ زکریا ایم پی اے پی پی۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔اپریل، 12اور 13۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تین چار ہفتوں سے ایک سلسلہ چل رہا ہے اور آج بھی غیر نشان زدہ سوالات میں میرے تین سوال ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں اس کی انکوائری کرا رہا ہوں میں اس کے بارے میں آپ کو پھر بتاؤں گا۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی ڈاکٹر وسیم اختر نے نواب صادق صاحب کا ذکر کیا یقیناً اُن کی بہت بڑی خدمات ہیں لیکن میں صرف record کی درستی کے لئے اور اُن شخصیات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کا پاکستان اور ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے۔

جناب سپیکر! نواب آف حیدر آباد دکن کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ بات آپ کے علم میں ہو گی اور بہت سے معزز ممبران کے بھی علم میں ہو گی کہ غیر منقسم ہندوستان میں 630 ریاستیں تھیں اور جس طرح ولا بائی پٹیل نے پہلے ہفتے میں اُن ریاستوں کو توڑ دیا تھا وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے لیکن اس کے باوجود جس طرح حیدر آباد دکن کے مسلمانوں نے قربانیاں دیں انڈین ٹینکوں کے نیچے لیٹ کر اور جس طرح نواب آف حیدر آباد نے بائی ائیر پاکستان کو سرمایہ بھیجا وہ تاریخ کا حصہ ہے اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کیونکہ اُن لوگوں کی بہت بڑی خدمات تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا۔ یہاں پر اسمبلی میں ہمارے ساتھ جو ڈرائیورز آتے ہیں پارکنگ میں اُن کے بیٹھنے کے لئے کوئی ٹینٹ وغیرہ نہیں لگائے گئے تو وہ اتنی گرمی میں درختوں کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال وہاں پر ائر کولر لگائے گئے تھے اب اُن کولر کے پمپ کام نہ کرنے کی وجہ سے وہ کولر نہیں چل رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بالکل آپ کا valid point ہے۔ آپ نے کب یہ نوٹ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج رات وہ ٹینٹ گر گئے ہوں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ بات پچھلے ہفتے کی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک میرے اور سپیکر صاحب کے علم میں ہے وہاں پر یہ ٹینٹ بھی لگتے ہیں اور کولر بھی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہاں پر کولر ہیں نہ ٹینٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں اُس کی آج ہی انکوائری کراتا ہوں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ضلع منڈی بہاؤالدین میں گورنمنٹ ٹیکنالوجی کالج، رسول 1912 میں قائم کیا گیا تھا اس کے ساتھ ساتھ دوسرا انسٹیٹیوٹ انڈیا کے شہر گھٹکی میں قائم کیا گیا۔ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے 2014 میں اس ٹیکنالوجی کالج کو اپ گریڈ کرتے ہوئے یونیورسٹی آف انجنیئرنگ ٹیکنالوجی کا درجہ دیا اور 50 ملین روپے کی خطیر گرانٹ بھی دی گئی۔ اس کے اندر چار شعبہ جات میں طلباء کو enroll کیا گیا اور ان کی کلاسز 13۔ اکتوبر 2014 میں شروع بھی کر دی گئیں۔ ان طلباء کے چار سمسٹر پورے کر دیئے گئے ہیں لیکن گورنمنٹ کی منتخب کردہ کمیٹی کے ممبران کی عدم دلچسپی اور ٹیوٹا کی سازش کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس یونیورسٹی کو down grade کرتے ہوئے کالج کی سطح تک محدود کیا جائے۔ اس یونیورسٹی میں نئے داخلے نہ کئے جائیں اور پہلے سے enroll 150 students کو کہا جا رہا ہے کہ آپ UET لاہور کے under کسی بھی پبلک سیکٹر سے اپنی ایجوکیشن مکمل کریں۔ اُن 150 students کے ساتھ یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے جن کے والدین lower middle class سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ دوسرے شہروں میں اپنے بچوں کے تعلیمی اور رہائش کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس حوالے سے کوئی تحریک لکھ کر لے آئیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 201 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ادویات کی مارکیٹ میں مصنوعی قلت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 8۔ مارچ 2016 کی خبر کے مطابق ادویات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے تمام تر حکومتی اقدامات کے باوجود عام مارکیٹ میں امراض قلب، مرگی، بلڈ پریشر سمیت anti biotech ادویات کی مصنوعی قلت ہے جس سے مریض خوار ہو رہے ہیں۔ ادویات کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کے

باعث عام مارکیٹ سے متعدد ادویات غائب ہیں۔ حکومت کی طرف سے ادویات کی قلت کو دور کرنے کے لئے تمام تر اقدامات کے باوجود شہر کے متعدد میڈیکل سٹورز پر دسولوکاٹک، ایپی وال، ٹیگرال بیوٹال، زینف، رائزک، فورٹم، تھائرکسن سمیت کھانسی، گلے، بخار اور انفیکشن کی ادویات پیناڈول و دیگر ادویات انتہائی محدود سٹاک میں ہیں جو مریضوں کو دینے کے بعد ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ شہریوں کو اپنی مطلوبہ ادویات کے حصول کے لئے شہر بھر کے میڈیکل سٹورز کے چکر لگانے کے بعد اپنے اپنے طبی ماہرین سے متبادل ادویات لکھوانی پڑتی ہیں۔ ادھر اس ضمن میں میڈیکل سٹورز والوں کا کہنا ہے کہ کئی ادویات کی سپلائی انتہائی محدود کر دی گئی ہے۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت میڈیسن کمپنیز کے ساتھ ساتھ ان کے سپلائرز سے باز پرس کرے اور ادویات کی قلت کا نوٹس لے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک میں روزنامہ "خبریں" 8۔ مارچ 2016 کی جس خبر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس خبر کے مطابق تمام تر حکومتی اقدامات کے باوجود مارکیٹ میں جان بچانے والی امراض قلب، مرگی اور بلڈ پریشر کی ادویات کی مصنوعی قلت ہے۔ حکومت کے اقدامات سے ادویات کی ہمہ وقت دستیابی ممکن ہوئی ہے۔ پچھلے مہینوں میں چند ملٹی نیشنل کمپنیوں نے چند ادویات کی قیمتوں میں سندھ ہائیکورٹ سے plea لے کر از خود اضافہ کر دیا تھا جس کے باعث مارکیٹ میں چند ادویات اپنی انتہائی خوردہ قیمت سے زیادہ پر دستیاب تھیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ چھوٹے میڈیکل سٹورز اور ان کی مالی استطاعت کی وجہ سے ادویات کی تمام تر ورائٹی وہ نہیں رکھ سکتے جس کی وجہ سے محلہ داروں کو ادویات کی دستیابی میں مشکلات پیش آتی ہیں اور وہی دوائی بڑی فارمیسز اور بڑے میڈیکل سٹورز پر اپنی انتہائی خوردہ قیمت پر موجود ہوتی ہے۔ جہاں تک جان بچانے والی ادویات امراض قلب، مرگی اور بلڈ پریشر سمیت دوسری ادویات کا تعلق ہے تو اس وقت مارکیٹ میں وافر سپلائی موجود ہے اور کسی قسم کی دوائی کی کوئی قلت نہ ہے۔ محکمہ صحت پنجاب نے ادویات کی قیمتوں اور سپلائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنے ڈرگ فیلڈ سٹاف کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ مارکیٹ پر نظر رکھیں اور ادویات کی مارکیٹ میں قلت ہو اور نہ ہی ذخیرہ اندوزی کی جائے اور ادویات کی اپنی انتہائی خوردہ قیمت سے زیادہ فروخت نہ ہو۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں تقریباً 78000 ادویات رجسٹرڈ ہیں جن ادویات کی قیمتیں پچھلے دنوں بڑھائی گئی ہیں وہ

صرف 58 ہیں۔ ان ادویات کے متبادل، محفوظ اور معیاری ادویات مارکیٹ میں موجود ہیں اور کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ عوام ان ادویات کو پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں ادویات کی عدم دستیابی، ذخیرہ اندوزی اور زیادہ قیمت پر فروخت کی شکایات مارکیٹ ڈیپارٹمنٹ کو عوام سے جب بھی موصول ہوئی ہیں تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس کو آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ضلع و تحصیل کی سطح پر ڈویژنل ٹاسک فورسز پوری تندہی سے اپنا کام کر رہی ہیں۔ سال 2015 میں 60987 دکانوں کو examine کیا گیا، 36039 نمونہ جات تجزیے کے لئے بھجوائے گئے، 480 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئیں، 3414 میڈیکل سٹوروں کو seal کیا گیا اور پنجاب کی مختلف ڈرگز کورٹ میں مختلف کیسوں میں 3 کروڑ 93 لاکھ 10 ہزار روپے کے جرمانے اور سزائیں دی گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوئے کار نمبر 16/73 کافی عرصہ سے pending ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے ابھی دیکھتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/225 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی تھی یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کی زائد المیعاد ادویات کو فروخت کرنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! صوبائی پروگرام برائے روک تھام تپ دق کو مورخہ 2016-04-04 کو تحریک التوائے کار منجانب جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل موصول ہوئی جس میں ایوان کی توجہ 2016-03-21 کو ایک روزنامہ میں شائع ہونے والی خبر برائے زائد المیعاد ادویات تپ دق پر مبذول کرائی گئی۔ اس سلسلہ میں التماس ہے کہ نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام وفاقی وزارت صحت کے زیر انتظام ادارہ ہے جو وزیر اعظم نیشنل ہیلتھ کمپلیکس پارک روڈ چک شہزاد اسلام آباد میں واقع ہے۔ صوبائی ادارہ برائے روک تھام تپ دق مذکورہ ادویات کے حوالے سے

کوئی معلومات نہیں رکھتا۔ جامع اور تفصیلی جواب کے لئے نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام سے رجوع کیا گیا ہے ادارہ اس حوالے سے ایک مراسلہ نیشنل ٹی بی کنٹرول کو بھجوا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 228/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ 08-04-2016 کو پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت کی وجہ سے اموات میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت پنجاب نے حال ہی میں 80 وینٹی لیٹرز کی تقسیم پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں ایک وضع کردہ طریق کار کے تحت کی ہے۔ اس طریق کار کے تحت یہ وینٹی لیٹرز ان تدریسی ہسپتالوں میں دیئے گئے ہیں جہاں آئی سی یو اور سی سی یو کی سہولت اور ان کو استعمال کرنے کے لئے متعلقہ سٹاف کی دستیابی موجود تھی تاکہ ان کا فوری استعمال ممکن ہو سکے تاہم باقی ماندہ اضلاع میں بھی انشاء اللہ بتدریج وینٹی لیٹرز کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238/16 سردار وقاص حسن مؤکل، جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی کے فروخت کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں کہ وہ اپنی تحصیل و ضلع میں فروخت ہونے والے منرل واٹر کے نمونے لیبارٹری میں معائنہ کے لئے باقاعدگی سے بھجوائیں رپورٹ کی صورت میں مزید کارروائی کے لئے متعلقہ ضلعی حکام سے رابطہ کریں اور اگر پانی کے نمونوں میں مضر صحت اجزاء پائے جائیں تو متعلقہ ضلعی حکومت کو قانونی

کارروائی کے لئے کہیں اور فروخت پر پابندی کو یقینی بنائیں اور متعلقہ کارروائی سے دفتر ہذا کو بھی آگاہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/104 ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال اربوں کی لاگت سے نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی تعمیر و مرمت۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ 104 ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 15/104 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ختم ہو گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/304 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/315 بھی پیش نہیں ہوئی۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 16/73 ہے۔ یہ میں پیش کر چکی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ صنعت سے متعلق ہے۔ وزیر صنعت اور پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وزیر صنعت سے کہیں کہ کل محترمہ فائزہ احمد ملک کی اس تحریک التوائے کار کا ہر صورت جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے دو اجلاس پہلے ایک سوال کے حوالے سے ruling دی تھی کہ اس کے لئے تحریک التوائے کار دی جائے۔ میں نے تحریک التوائے کار نمبر 16/385 جمع کرائی ہے کہ قطب شمانہ پل کی alignment غلط ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے جو

گاؤں دریائے راوی کے کنارے ہیں وہ دریا برد ہو رہے ہیں۔ براہ مہربانی مجھے یہ تحریک التوائے کار out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! مجھے اپنی بات یاد ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

حلقہ پی پی۔222 میں عملہ کی ملی بھگت سے قطب شہانہ پل کی تعمیر کا رخ تبدیل کرنے سے متعدد دیہات دریا برد ہونے کا خدشہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔222 میں قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے جو کہ اورنگ آباد اور قطب شہانہ گاؤں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ پل ہذا کی محکمہ آبپاشی سے Hydraulic Model Study کروانے کے بعد Guide Banks کا مفصل ڈیزائن ڈائریکٹر Bridges پنجاب ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ نے جاری کیا۔ اس کے بعد NLC نے موقع پر کام دسمبر 2014 تک مکمل کر لیا لیکن 2015 کے سیلاب کے دوران قطب شہانہ اور اورنگ آباد کی زمینوں میں کٹاؤ پیدا ہو گیا جو کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اور آبپاشی کی ناقص حکمت عملی کا شاخسانہ ہے کیونکہ اس سے قبل سالہا سال سے سیلاب دریائے راوی میں آتا رہا ہے لیکن قطب شہانہ آبادی کی طرف سیلابی پانی کا دباؤ اتنا زیادہ تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ اب یہ آبادی چند سو فٹ کی دوری پر ہے۔ جبکہ یہ قدیم قصبہ جات سیدن شاہ، اکبر شاہ، موسیٰ پور، اورنگ آباد، قطب شہانہ اور دولہ زیریں قطب شہانہ پل کے موجودہ نقشہ بننے کی وجہ سے کٹاؤ کی زد میں آ گئے ہیں۔ درحقیقت مسئلہ کچھ یوں ہے کہ جب حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں میں پل کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو اس وقت کے گورنمنٹ میں موجود ایک بااثر بیوروکریٹ نے منصوبہ بندی کر کے یہاں پر زمین خریدی تھی جس کی وجہ سے اُس بیوروکریٹ نے متعلقہ عملہ کے ساتھ ساز باز کر کے پل کا رُخ بدلا ہے۔ جو کہ میرے حلقہ کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس حوالے سے اہل علاقہ میں شدید تشویش پائی جا رہی ہے اور عوام کا خادم اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ فی الفور اس معاملہ کی انکوائری کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 277/16 محترمہ ناہید نعیم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بغداد کیمپس کی تعمیر کا ٹھیکہ دگنا ریٹ سے بھی زیادہ دینے کا انکشاف

محترمہ ناہیدہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سنگ میل" مورخہ یکم اپریل 2016 کی خبر کے مطابق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی مالی بے ضابطگیاں کرپشن کی نذر ہو رہی ہیں۔ ریلوے کیمپس بہاولپور کا ٹھیکہ آرڈر نمبر 4665 مورخہ 13۔ جولائی 2015 دیا گیا جس میں چار دیواری کا ریٹ 1600 روپے رننگ فٹ تھا جو کہ کام مکمل ہو چکا ہے اور اسلامیہ یونیورسٹی بغداد کیمپس کا ٹھیکہ 4000 روپے میں مورخہ 12۔ فروری 2016 کو دے دیا گیا جس پر کام جاری ہے، دُگنا سے بھی زیادہ ریٹ پر ٹھیکہ دینا کروڑوں کی کرپشن کا منہ بولتا ثبوت ہے اگر یہی ٹھیکہ 1600 روپے میں ہوتا تو یہ کام 6 کروڑ کے لگ بھگ ہوتا، 8 کروڑ کی زائد ادائیگی کیوں کی جا رہی ہے یہ قومی خزانے کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے۔ بغداد الجدید کیمپس کی چار دیواری بنانے کی آڑ میں کاٹے جانے والے درخت کرپشن کی نذر ہو رہے ہیں۔ کرپشن کی غرض سے لاکھوں کی مالیت کا بنایا جانے والا فرنیچر کھلے آسمان تلے تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ عوامی حلقوں نے وائس چانسلر یونیورسٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ فرنیچر غیر ضروری تھا تو اسے کیوں بنوایا گیا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس بارے میں، میں یہ بتانا چاہتی ہوں جو کہ یونیورسٹی کی طرف سے جواب آیا ہے کہ بغداد الجدید کیمپس کے گرد 11.5km طویل دیوار، صرف 45 دن کے مختصر وقت میں مکمل کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے PEPRA سمیت تمام مجوزہ قوانین کی مکمل طور پر پابندی کی گئی ہے اور قواعد کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی، تمام تر حقائق حکومت کے علم میں ہیں اور نیشنل ایکشن پلان کے تناظر میں طے شدہ وقت میں اس دیوار کی تکمیل پر وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اس کی بے حد ستائش کی ہے۔

خواجہ فرید کیمپس کے گرد دیوار تعمیر کرنے کے لئے ٹھیکہ جون 2015 میں دیا گیا، بغداد الجدید کیمپس سے خواجہ فرید کیمپس کے گرد تعمیر ہونے والی چار دیواری کی تاریخ میں فرق صرف اس لئے ہے کہ دونوں کے اوقات کار اور طریق کار مختلف ہیں جن کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ بغداد الجدید کیمپس کے گرد دیوار کا کام دوسری جامعات کے مقابلے میں کم ریٹس پر ہوا ہے اور یونیورسٹی کی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے پورے کام کی تندہی سے نگرانی کی اس کمیٹی میں وائس چانسلر، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ رجسٹرار، پراجیکٹ ڈائریکٹر، سینئر پراجیکٹ ڈائریکٹر، خزانہ دار، ریزیڈنگ آڈیٹر، یونیورسٹی آرکیٹیکٹ اینڈ پرنسپل آفیسر سٹیٹ کیسز جیسے اہم عہدیدار شامل تھے۔ ٹوٹل 621 درخت کاٹے گئے جن کو یونیورسٹی کی نیلام کمیٹی نے قواعد وضوابط کے مطابق نیلام کیا اور ان درختوں سے کوئی فرنیچر نہیں بنوایا گیا، باہر کوئی فرنیچر نہیں پڑا سوائے گارڈن بنچز کے جو کہ پچھلے سال خریدے گئے تھے اور ان کو تینوں campuses میں رکھا گیا ہے ان میں چند ایک کی پالش خراب ہو گئی تھی جن کا فوری طو ر پر ٹھیکیدار کو نئی پالش کرنے کا کہا گیا ہے ۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ روزنامہ "سنگ میل" ایک غیر معروف اخبار ہے جس کی ملتان اور لاہور سے اشاعت بالترتیب 500 اور 100 ہے۔ یہاں پر میں مزید یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ یہ ہمیں رپورٹ یونیورسٹی کی طرف سے آئی ہے لیکن اس کے حوالے سے کچھ complaints direct سیکرٹری صاحب کو اور چیف منسٹر کمپلینٹ سیل میں بھی موصول ہوئی ہیں، جس کے تحت اس کی ذمہ داری چیف منسٹر کی معائنہ کمیٹی کو سونپی گئی ہے جس نے اپنی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کر دی ہے اور بقیہ اقدامات رپورٹ کی منظوری اور احکامات کی روشنی میں کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا detail جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

Sheikh Ala-ud-Din may move the Forest (Amendment) Bill 2016.

مسودہ قانون متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016."

MR DEPUTY SPEAEKR: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Bill."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Sh Ala-ud-Din may introduce the Bill.

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Forest (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 90 sub-rule (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مورخہ 17۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء ترمیم شدہ قرار داد شیخ علاؤالدین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ عباسی صاحب! اس کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، شیخ صاحب!

بنگلہ دیش میں پاکستان کی محبت میں پھانسی پاکر شہید ہونے والوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء ترمیم شدہ قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں، پہلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میں آپ کو ان قراردادوں کے بعد floor دیتا ہوں۔

صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب! اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ گلناز شہزادی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب بھر کے الحاق یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے شیڈول کے مطابق کرنے کا مطالبہ

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس قرارداد کے بارے میں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کی کوئی مخالفت نہیں ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی addition کرنا چاہوں گی کہ تعلیمی سال کا جو آغاز ہوتا ہے اس پر محکمہ کی ہدایات کے مطابق ہی اس کو شروع کیا جاتا ہے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے مطابق ہر تعلیمی سال سیشن کے آغاز یکم اپریل برائے سکول سیشن اور یکم مئی برائے کالج سیشن پر صوبہ پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈ، enrolment registration اور داخلوں کے متعلق مراسلے جاری کئے جاتے ہیں اور ان کا اطلاق تمام گورنمنٹ اور پرائیویٹ بورڈ سے الحاق شدہ تعلیمی اداروں پر ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت نہیں ہے لیکن میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ already practice ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! چلیں، ٹھیک ہے اس قرارداد کی آپ نے مخالفت تو نہیں کی ہے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد جناب سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

غیر قانونی لکی کیمٹیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کیمٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کیمٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کیمٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! امریکہ نے ڈرون حملے جاری رکھنے کا جو اعلان کیا ہے اس کے حوالے سے میری انتہائی اہم قرارداد ہے۔ میں نے محترم سیکرٹری اسمبلی کو بھی پیش کی ہے جنہوں نے لاء منسٹر کو بھی بھجوادی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو out of turn پیش کر کے اسے پاس کرنے کی اجازت دیں۔ ڈرون حملے جاری رکھنے پر ہم نے احتجاج کیا ہے اور شدید مذمت کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ قواعد کی معطلی کی تحریک دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے out of turn پیش کرنے کے لئے بھجوادی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیتے ہیں اور اس کو take up کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

پنجاب میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ پنجاب میں بڑے عرصے سے اسلحہ لائسنسوں پر پابندی ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں میں عوام اپنی حفاظت کے لئے قانونی تقاضوں کو پورا کر کے اسلحہ لائسنس حاصل کر رہے ہیں۔ موجودہ امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے جبکہ جرائم پیشہ لوگوں کے پاس جدید ترین اسلحہ و دیگر سہولیات بھی ہیں لیکن عوام بے چاری پچھلے کافی عرصے سے لٹ رہی ہے، ڈاکے پڑ رہے ہیں اور قتل و غارت ہو رہی ہے۔ لاء منسٹر صاحب ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کی موجودگی میں میری یہ گزارش ہے کہ جب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے تھے تو اُس وقت بھی اسلحہ لائسنس کی بات ہوئی تھی اور اب بھی ہم request کر رہے ہیں۔ اسلحہ لائسنس پر پابندی سمجھ سے بالاتر ہے کہ پنجاب میں اس پر پابندی کیوں لگائی گئی ہے؟ میری آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ جو عوام قانونی طریق کار پورا کرتے ہیں اس کے بعد لائسنس جاری نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہٰذا پنجاب میں حکومت کی طرف سے اسلحہ لائسنسوں پر جو پابندی ہے اُس کو ختم کیا جائے کیونکہ لوگوں کا بہت زیادہ pressure ہے۔ اس سلسلے میں میری قرارداد ابھی تک نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد کدھر ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں نے اس سلسلے میں قرارداد بھی جمع کروائی ہوئی ہے جو ابھی تک نہیں آئی۔ عام آدمیوں کا ہم پر بہت زیادہ pressure ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اسمبلی میں جا کر ہماری یہ بات کریں لہٰذا میری گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب بتادیں کہ اسلحہ لائسنس پر پابندی کیوں ضروری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب نے اس کو note کر لیا ہے اور جب آپ کی قرارداد آئے گی تو اس پر ایوان کی رائے بھی لے لیں گے۔ میاں صاحب! اب آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! کیا آپ نے اس کو oppose کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اس کو oppose کیا ہے اور میں گزارش کروں گا کہ ہمیں اس ہاؤس کی respect کو سامنے رکھتے ہوئے ہر چیز دیکھنی چاہئے۔ حالات اب ایسے ہو گئے ہیں کہ ہم تقریباً روزانہ اس طرح کی قراردادیں پاس کرتے ہیں لیکن میں کل کے حوالے سے آپ سے یہ عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ امریکن ایمبیسیڈر سے میٹنگ کر رہے تھے کیونکہ حکومت کو بجٹ کے خسارے کا سامنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امریکہ جس طریقے سے پاکستان کی sovereignty کو چیلنج کر رہا ہے اور یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے لیکن میں یہ بات on the floor the House کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنے آپ کو بھی اب دیکھنا چاہئے۔ میں آپ کی توجہ ایک add کی طرف دلانا چاہوں گا کہ آج کے اخبار اور کل کے اخبارات میں ایک "ثنا سفینہ لان" کا add ہے جو ہمارے قومی حالات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم غور کر لیں کہ ہم دوسری اقوام کے سامنے کیسے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ یہ کاٹن لان 80 x 80 اور سوئس لان اسی کی بنیاد پر ہے۔ یہ 900, 1100, 1200 روپے کا سوٹ ہے جبکہ صرف branded کے طور پر یہ 15 ہزار روپے میں بکتا ہے اور بجٹ خسارہ بڑھ رہا ہے۔ ہم اسی طرح کی

قرار دادیں پیش کرتے رہیں اور سنتے رہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے آج آپ ایک بات بتائیں کہ کیا وہ قوم عزت و وقار کا سانس لے سکتی ہے جس کا deficit روزانہ بڑھ رہا ہو، جس پر روزانہ قرضے پڑ رہے ہوں اور جس کے حالات ایسے ہو گئے ہوں کہ ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف بلا کر ہمیں کہتا ہے کہ دبئی میں بات کرو۔ ہمارا جو حق ہے اس کے لئے ہمیں بالکل امریکہ کے ساتھ بات کرنی چاہئے لیکن ہمیں یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ کل چاہ بہار میں 50 کروڑ ڈالر کا مودی نے جو معاہدہ کیا ہے اُس کو بھی دیکھنا چاہئے کہ ہمارے ارد گرد کیا ہو رہا ہے اور گھیرے تنگ کیوں ہو رہے ہیں؟ جب تک ہم اپنے آپ کو economically strong نہیں کریں گے تب تک ہماری کوئی بات نہیں سنے گا۔ ہم یہاں بیٹھ کر یہ سب کچھ کرتے ہیں اور قرارداد پاس کرنے کے بعد چلے جاتے ہیں لیکن یقین کیجئے کہ عوام میں مذاق اڑایا جاتا ہے؟ صرف کل کی تصویر دیکھ لیں کہ ہم امریکن ایمبیسڈر کو بلا کر بجٹ کے اوپر بات چیت کر رہے ہیں اور اس کے بعد اس طرح کی قراردادیں پاس کر رہے ہیں۔ میں ایوب خان کے بارے میں ذکر کروں گا کہ امریکن ایمبیسڈر نے ایوب خان جیسے طاقتور حکمران کو کس طریقے سے deal کیا تھا۔ اگر ہم اپنے آپ کو دیکھ لیں اور اس طریقے سے پہچاننا شروع کر دیں کہ ہمیں اپنی limit میں رہنا ہے، ہمیں اپنے اخراجات کم کرنے ہیں، ہم نے بجٹ خسارہ کم کرنا ہے اور خاص طور پر ایلیٹ کلاس کو یہ باور کرانا ہے کہ خدا کے لئے اس ملک کی آزادی سے نہ کھیلو۔ خدانہ کرے کہ اگر اس ملک پر کبھی بُرا وقت آیا تو ہمیں تاریخ بھی معاف نہیں کرے گی۔ ہمیں آج فوری طور پر alarm بجانا چاہئے کہ ہم saving کی طرف جائیں۔ جب تک ہمارا deficit ختم نہیں ہو گا تب تک دنیا میں کوئی ملک ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پاکستان پر امریکی ڈرون حملوں کے اعلان کی شدید مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے دورہ برطانیہ فی الفور منسوخ کر کے وطن واپس آئیں اور تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمتِ عملی کا اعلان کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے دورہ برطانیہ فی الفور منسوخ کر کے وطن واپس آئیں اور تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمتِ عملی کا اعلان کریں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم اپوزیشن لیڈر کے علم میں ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اس وقت برطانیہ کے دورے پر نہیں ہیں بلکہ وہ نجی طور پر وہاں علاج کی غرض سے گئے ہیں اور اپنے طبی معائنہ کے بعد غالباً پرسوں یعنی day after تشریف لا رہے ہیں اس لئے اگر یہ "دورے کی منسوخی" کے الفاظ حذف فرما دیں تو اس قرارداد کے object پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر وزیر اعظم نجی دورے پر بھی برطانیہ گئے ہیں تو یہ اتنا حساس معاملہ ہے کہ ایک طرف پوری قوم پر سکتہ طاری ہے اور ہماری sovereignty کے اوپر، ہماری آزادی و خود مختاری کے اوپر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ پہلے ایک مخصوص علاقے فاٹا کے ایریا اور جنوبی و شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے ہوتے تھے۔ اب تو امریکہ نے کھلم کھلا چھٹی لے لی ہے اور اعلان کر دیا ہے۔ بلوچستان کے اندر ڈرون حملہ کیا ہے تو کل کلاں وہ اسلام آباد اور لاہور پر بھی کرے گا تو

یہ آزادی و خود مختاری سے متعلق اتنا حساس معاملہ ہے کہ کوئی بھی sovereign ملک، ہم بڑے بے عمل سہی اور بڑے کمزور سہی، شیخ علاؤالدین کی شخصیت کا ایک رخ آج میرے سامنے آیا ہے لیکن ہمیں کم از کم زبان سے تو اس کی مذمت کرنی چاہئے اور اسے برا کہنا چاہئے۔ اگر ہم بزور باز و امریکہ کو نہیں روک سکتے اور اس کا ڈرون طیارہ نہیں گرا سکتے تو ہم اپنی آزادی کی بات تو کر سکتے ہیں، مذمت تو کر سکتے ہیں، واویلہ تو کر سکتے ہیں، شور تو مچا سکتے ہیں اور اپنے جذبات و احساسات لوگوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ نجی دورہ بھی ہے تو پھر بھی یہ معاملہ بڑا حساس ہے۔ جس طرح سے ہماری قومی حمیت اور غیرت کا سوال ہے تو میں توقع رکھتا ہوں کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اپنا دورہ جو ہے، نجی دورہ بھی اگر ہے، منسوخ کر کے، خواہ تین دن کے لئے یہاں وطن واپس آئیں، آرمی چیف اور باقی تمام قومی قائدین سر جوڑ کر بیٹھیں۔ یہ تماشا بنا ہوا ہے اور امریکہ نے ہمیں کھیت، کھلیان اور کھلواڑ سمجھا ہوا ہے اور کیا ہم امریکہ کی کالونی ہیں کہ جب چاہے جہاں چاہئے ڈرون حملے کرے؟ ہمارے وزیر اعظم کو احساس ہونا چاہئے کسی اور کو احساس ہو نہ ہو، کوئی قومی حکمت عملی سامنے آئے اور کوئی تو اسے جواب دینے کی بات کرے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ:

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

وہ بالکل بجا کہ ہم Economically اور معاشی طور پر کمزور ہیں لیکن اگر امریکہ کا ہاتھ نہ روکا گیا، اگر اس پر احتجاج نہ کیا گیا، ہماری اسمبلیوں کے اندر سے یہ آواز نہ اٹھی، ہمارے منتخب نمائندے اس کے اوپر بات نہیں کریں گے، منتخب جمہوری حکومت، منتخب جمہوری وزیر اعظم، منتخب وزرائے اعلیٰ اگر بات نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی حساس اور اہم معاملہ ہے اس پر اگر میاں محمد نواز شریف تین دن کے لئے بھی آتے ہیں تو اپنا دورہ منسوخ کر کے انہیں وطن واپس آنا چاہئے، اس مسئلہ پر پوری قوم کو اعتماد میں لینا چاہئے، آرمی چیف کو اعتماد میں لینا چاہئے اور مشترکہ طور پر یہ ہو کہ بھلے ہمارے آپس کے جتنے بھی اختلافات ہیں لیکن اپنی آزادی و خود مختاری کے اوپر کسی کو کسی قسم کا کوئی compromise، کوئی دباؤ، کوئی دھونس اور دھاندلی نہیں کرنے دیں گے۔ اب امریکہ کا وقت آ گیا ہے، اگر جمہوری حکومتوں کے اندر ہم نام کے تو 20 کروڑ عوام کے منتخب نمائندے ہیں، جمہوریت کام کر رہی ہے اور جمہوریت میں باقی سب کچھ ہو رہا ہے، بھئی! ہماری آزادی لٹ رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ہم بات بھی نہیں کر سکتے اور مذمت بھی نہیں کر سکتے اور قومی cause کے لئے اکٹھے بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وزیر اعظم صاحب نجی دورے پر بھی ہیں تو پھر بھی میری گزارش

ہے کہ میری اس قرارداد کو جسے میں نے انتہائی نرم الفاظ کے اندر دیا ہے تو من وعن اسی طرح منظور کیا جائے۔ اگر دورے پر اعتراض ہے تو اس کی جگہ نجی دورہ منسوخ کر کے لکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے جس طرح کہا ہے تو اسے یوں کر لیتے ہیں ناں۔ دورے کا لفظ کاٹ کر

"تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ میری بات سنیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن خیالات کا اظہار قائد حزب اختلاف نے کیا ہے تو بالکل اس سے تو کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ میں بالکل یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کی حساسیت اور اس کی قومی اہمیت کے بارے میں اس ایوان میں بیٹھے ہر معزز ممبر کی یہ خواہش ہے کہ تمام قومی راہنما مل کر، سر جوڑ کر، بیٹھیں اور اپنی آزادی و خود مختاری کے لئے بڑے consensus کے ساتھ بڑا جرأت مندانہ مؤقف اختیار کریں۔ معاملہ یہ ہے کہ پوری قوم اعتماد میں آ سکتی ہے اور اسے اعتماد میں لیا جا سکتا ہے لیکن جھگڑا صرف ایک فرد کا ہی ہے بہر حال وزیر اعظم آ کر کوشش کریں گے کہ اسے بھی اعتماد میں لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی آزادی اور خود مختاری کی خاطر جس طرح سے شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے یعنی یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ بھارتی لیڈر شپ اور ایرانی لیڈر شپ کل کس قسم کے معاہدوں کے اوپر دستخط کر رہی ہے۔ امریکہ نے اس حملہ سے متعلق ہمارے بارے میں جو مؤقف اختیار کیا ہے وہ کیا ہے اور ہم کس کام میں پڑے ہوئے ہیں۔ دو اڑھائی سال ہم نے دھاندلی دھاندلی کرتے ہوئے گزار دیئے ہیں اور اب ہم "پاناما لیکس" لے کر بیٹھے ہیں۔ پوری قوم اس بات کو سمجھتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ہم ان فضول باتوں میں گھسے ہوئے ہیں اور جس طرح سے قومی وقت ضائع کیا جا رہا ہے، جس طرح سے قوم کی سمت کو "ڈی ریل" کیا جا رہا ہے، وہ قوتیں جو دانستہ طور پر یا غیر دانستہ طور پر قومی یکجہتی کے عمل کو سبوتاژ کر رہی ہیں اور بالکل اس بات کی ضرورت ہے کہ ساری قومی قیادت سر جوڑ کر بیٹھے اور تمام قومی قیادت کسی بات پر متفق ہو۔ صرف ایک آدمی کا خطرہ ہے کہ وہ کسی بات کے اوپر متفق ہونے والا نہیں ہے لیکن بہر حال کوشش کریں کہ اسے بھی متفق کیا جائے اس لئے میں اپوزیشن لیڈر سے متفق ہوں لیکن جونہی وزیر اعظم اپنے طبی ملاحظے کے بعد واپس آتے ہیں تو یہ کام بالکل کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آزاد کشمیر میں جو دنیا بھر کی فضولیات تھیں وہ تو انہوں نے کل وہاں پر ادا کی ہیں اور صرف اس معاملے پر انہیں کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور باقی تو سارا کچھ انہوں نے کیا ہے۔ یہ کل ادھر فیصل چوک میں تشریف لے گئے تھے اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ساتھ تھے۔ وہاں پر جو یہ گفتگو فرماتے رہے تو انہیں یہ یاد نہیں تھا کہ یہ بھی کوئی معاملہ پاکستان کے ساتھ ہوا ہے یعنی اپنے عمل کو دیکھیں اور جس طرح سے وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھیں۔ بہر حال ہم بالکل اس بات کے لئے تیار ہیں اور میں نے جس لفظ کے اوپر اعتراض کیا ہے تو اگر لیڈر آف دی اپوزیشن اسے دور کر دیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد پاس ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پرسوں تو ویسے ہی وزیر اعظم تشریف لا رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! غیر ضروری باتیں جن کا اس issue سے کوئی تعلق نہیں تھا جو کی ہیں تو میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ:

میں کھٹکتا ہوں دل یزداں میں کانٹے کی طرح
اور تو فقط اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

جناب سپیکر! یہ قومی sovereignty کا مسئلہ ہے اور انہیں زمینداروں کے آلو اور ٹماٹر نہیں بھول رہے جو کل انہوں نے وہاں پر پھینکے ہیں جو کہ قابل شرم بات ہے۔ یہ آپ کے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں۔ رانا صاحب کو زمینداروں کے احتجاج کی وجہ سے رات کو نیند ہی نہیں آئی اور یہ صبح اٹھ کر اس ہاؤس میں تیسری دفعہ ذکر کر چکے ہیں کہ بڑی بے ہودہ بات ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قرارداد کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ "دورہ فی الفور منسوخ کرنے کی بجائے" اگر یہ انہیں قبول ہے تو "اپنی مصروفیات کو ترک کر کے" کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ میاں محمود الرشید صاحب! بات یہ ہے کہ دورہ برطانیہ والا لفظ کاٹ کر باقی ہم سارا کر لیتے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس لفظ پر کیا اعتراض ہے وہ فی الفور دورہ منسوخ کیوں نہیں کرتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پرسوں تو ویسے ہی وہ آ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دورہ برطانیہ کے لفظ پر اگر انہیں اعتراض ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ:

"برطانیہ میں اپنی تمام مصروفیات منسوخ کر کے آئیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں باضابطہ طور پر ترمیم move کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے میں اس پر ترمیم move کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں وہ اسے منظور کرنا چاہتے ہیں جس طرح کا یہ serious معاملہ ہے۔ اس میں دورہ برطانیہ والی بات خوامخواہ آپ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ پرسوں آ رہے ہیں تو باقی ہم as it is منظور کر لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ برطانیہ میں ہیں بھی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ایک serious معاملہ discuss ہو رہا ہے اور آپ اسے مذاق میں لے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر اعظم مصروفیات ترک کر کے واپس آ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کے لئے اس پر ثالثی کر لوں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، کریں لیکن میرا مؤقف ہے کہ اس قرارداد کا جو true spirit ہے اس میں کمی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں۔ میں اس میں ثالثی کا کردار ادا کرتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

> "یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے تمام

قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں ترمیم move کر دیتا ہوں کیونکہ یہ انہوں نے out of turn پیش کی ہے تو میں اس میں اس طرح سے ترمیم move کر دیتا ہوں کہ

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں ٹھیک ہے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر لندن کا ذکر کرنا اتنا ہی ناگوار ہے تو بار بار لندن جاتے کیوں ہیں کمال ہو گئی ہے یعنی لندن اور برطانیہ جہاں کے بغیر چین نہیں آتا ہر ہفتے بعد وہاں پہنچ جاتے ہیں اور اُس کا ذکر نہیں آنے دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ میاں صاحب کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی تھی جس میں رانا صاحب نے تھوڑی سی ترمیم کی ہے:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان

سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود
مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"
(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/24 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے یہ move ہو چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن! ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! اس زیرو آر نوٹس کا جواب دیں۔ (شور وغل)
Order in the House, Order in the House

جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئیس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ زیرو آر کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زیرو آر ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور

(۔۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئیس روفن جولیس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں وضاحت پیش کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ کو خطرناک قرار دے دیا گیا تھا اس کو گرانے کا عمل جاری ہے، گرانے کے عمل مکمل ہوتے ہی نئی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول میں زیر تعلیم کل 666 بچوں کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ میں سیکنڈ شفٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اب گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سلطانکے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ میں بطور سیکنڈ شفٹ چل رہا ہے

اس میں زیر تعلیم 666 طلباء کو فرنیچر مہیا کر دیا گیا ہے اور کوئی بھی طالب علم زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل نہیں کر رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب میں نے یہ زیرو آر نوٹس پڑھا تھا تو اس پر بات نہیں کی اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے اس لئے ایسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال اُٹھانے کے بعد بلڈنگ ہی گرا دی گئی۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اچھی بات ہے کہ آپ کے سوال سے بلڈنگ گرائی گئی ہے اب نئے سکول کا کام بھی شروع کروا دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نیا سکول بنے گا تو تب ہے، اگر نہ بنا تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے point raise کیا ہے انہوں نے ہاؤس میں surety دی ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے یہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں، اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے یہ زیرو آر نوٹس بھی move ہو چکا ہے محترمہ فائزہ احمد ملک یہ آپ نے پڑھ لیا تھا؟

لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔۔ جاری)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، پڑھا تھا لیکن میں نے بات کسی پر بھی نہیں کی تھی مجھے صرف کہا گیا تھا کہ پڑھ لیں میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی بات اس پر کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں یقیناً وہ اس زیرو آر نوٹس کا جواب دیں گے یہ بہت تشویش کی بات اس لئے ہے کہ جس دن میں نے یہ نوٹس submit کروایا تھا اُس دن کے بعد سے لے کر آج تک ہسپتالوں میں casualties کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے اور میو ہسپتال کے اندر پرسوں کی خبر کے مطابق جو مردہ خانہ ہے اُس کے اے سی بھی کام نہیں کر رہے اور وہاں پر جو میتیں پڑی ہوئی ہیں اُن میں بھی تعفن پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ میو ہسپتال کے وینٹی لیٹرز خراب ہیں اور وینٹی لیٹرز کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت سارے بچے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہسپتالوں کی جو حالت ہمارے سامنے آ رہی ہے اس کے اوپر نہ صرف اس ایوان کو بلکہ عوام کو تو ظاہر ہے تکلیف بھی ہے اور اُن میں تشویش بھی ہے لیکن ہمارے ایوان کے اندر بھی بہت سارے میرے ساتھی معزز ممبر ہیں اِس پر اُن کی طرف سے بھی سوال اُٹھ رہا ہے کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ حکومت کی ترجیحات میں صحت اور ایجوکیشن کس نمبر پر آتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میو ہسپتال سے متعلق جو تفصیلات ہیں اُس میں میو ہسپتال میں مریضوں کے لئے 700 سے زائد اے سی دن رات کام کر رہے ہیں۔ ان ائر کنڈیشنز کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے سالانہ کنٹریکٹ دیا جاتا ہے، کنٹریکٹ فروری میں دیا جاتا ہے اور یکم مارچ 2016 سے لے کر 28۔ فروری 2017 تک کا یہ کنٹریکٹ ہو گا کسی اے سی کی خرابی کی صورت میں چند گھنٹوں میں اس کو دوبارہ قابل استعمال بنا دیا جاتا ہے۔ سپیئر پارٹس مہیا کرنا بھی کنٹریکٹر کی ذمہ داری ہے ان تمام air-conditions کی حفاظت کی ذمہ دار ہمارے سکیورٹی عملہ کی ہے اور کسی بھی کوتاہی کی صورت میں عملہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور پرزے چوری ہونے کی صورت میں بذریعہ پولیس بھی کارروائی ہوتی ہے اور متعدد بار چوروں کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے حوالے بھی کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر !اخبار کی خبر میں صداقت نہیں ہے۔ میو ہسپتال میں ائر کنڈیشن سسٹم فعال ہے، سروسز ہسپتال میں 40ٹن، 30ٹن، 27ٹن، 10ٹن اور 4ٹن کے کل 330ائر کنڈیشنز نصب ہیں 291ائر کنڈیشنز کا maintenance اور repair کا ٹھیکہ Messrs Cool Breezer Ltd Company کو مورخہ 9۔ مئی 2016 کو دیا گیا ہے اور 39 ائر کنڈیشنز کا repair اور maintenance کا کنٹریکٹ Messrs Modern Refrigerator Services کو بھی دیا جا چکا ہے۔ جناح ہسپتال لاہور کے وارڈز میں ائر کنڈیشنڈز کی سہولت موجود ہے اور تمام آپریشن تھیٹرز، ایمرجنسی، انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں AC نصب ہیں جن کی تعداد 600 سے زائد ہے چونکہ جناح ہسپتال لاہور میں زیادہ تر ائر کنڈیشنڈ سپلٹ ٹائپ، کیسنٹ ٹائپ اور ونڈو ٹائپ ہیں اور شدید گرمی میں 24 گھنٹے کام کرتے ہیں لہٰذا ان میں سے کچھ کبھی خراب بھی ہو جاتے ہیں اور یہ قدرتی امر ہے لہٰذا ہسپتال میں موجود اے سی ٹیکنیشن اور پرائیویٹ کمپنی کے ملازمین ان ائر کنڈشنڈز کو فوری ٹھیک کرتے ہیں۔ گرمیوں کے آغاز میں ان ائر کنڈیشنڈز کی maintenance کا معاہدہ پرائیویٹ کمپنی سے کیا جاتا ہے جو ائر کنڈیشنڈ کو function رکھنے کی پابند ہوتی ہے۔ اس سال بھی پرائیویٹ کمپنی سے معاہدہ کر لیا گیا ہے۔ ہسپتال انتظامیہ نے ائر کنڈیشنڈ کے تمام پرزہ جات بھی خرید کر کے سٹور میں رکھے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر ان AC کو فوری طور پر مرمت کیا جا سکے۔ ہسپتال انتظامیہ مریضوں کی بہترین طبی سہولیات کو یقینی بنانے کے لئے اپنے ہر ممکن وسائل پر پوری کوشش کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر !انہوں نے تمام ڈیپارٹمنٹس کے AC کی تفصیل مانگی تھی۔ آر تھوپیڈک میں 9 ائر کنڈیشنڈ ہیں اور تمام functional ہیں۔ بچہ وارڈ میں 16 ہیں اور تمام functional ہیں۔ بچہ ایمرجنسی وارڈ میں تین میں سے دو ائر کنڈیشن فنکشنل ہیں۔ سرجیکل آئی سی یو میں تین میں سے ایک فنکشنل ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ مروجہ ذیل بلڈنگ میں سینٹرل ائر کنڈیشن سسٹم فنکشنل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/33 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اس زیرو آر کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن!

پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرما کی چھٹیوں میں طالبعلموں سے فیس کے ساتھ اے سی چارجز بھی وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ Punjab Educational Institutions Promotion and Regulations Bill 2015 کی صورت میں حکومت پنجاب نے پرائیویٹ سکولوں کے معاملات بشمول فیس کے لئے ایک مربوط نظام بنایا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تمام پرائیویٹ انتظامیہ / مالکان کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں والدین سے تین ماہ کی اکٹھی فیس وصول نہیں کریں گے اور مجوزہ بل کے تحت فیسوں کو ایک مقررہ حد تک رکھیں گے۔ ایسے پرائیویٹ تعلیمی ادارے جہاں ائر کنڈیشنڈ کی سہولت دی گئی ہے اگر وہ بچوں سے اس کے چارجز فیس کے ساتھ وصول کریں گے تو نشاندہی پر محکمہ اس سلسلے میں ضروری کارروائی کرے گا۔ جہاں تک پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کو موسم گرما کی چھٹیوں میں ملازمت سے فارغ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ فی الحال ایسی بات محکمے کے نوٹس میں نہ آئی ہے اگر اس حوالے سے محکمے کو کسی پرائیویٹ سکول کے خلاف کوئی شکایت ملی تو اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/34 میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا زیرو آر نوٹس نمبر 16/35 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زیرو آر نوٹس نمبر 16/34 کو pending کیا جاتا ہے اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/35 ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور دیگر سہولیات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

میاں طاہر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ

آف کارڈیالوجی اور چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور دیگر ناکافی سہولیات کی وجہ سے مریضوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سہولیات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے دوپہر کے بعد چلڈرن ہسپتال بند ہو جاتا ہے لہٰذا مجھے اس پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں اس زیرو آر کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/36 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو پھر نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھ دیں۔

قصور کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر سہولیات ناکافی ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ قصور کے DHQ,THQ, RHCs اور BHUs میں ڈاکٹرز اور دیگر خالی اسامیوں کی وجہ سے مریض پریشان ہیں۔ اس ضلع میں 60 سے 70 فیصد BHUs ڈاکٹرز، ادویات اور دیگر ناکافی سہولیات کی وجہ سے بند پڑے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا۔ انہوں نے request کی ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے چونکہ زیرو آر کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قواعد کی معطلی کی ایک تحریک آئی ہے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر تکمیل اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایوان کا مسرت و اطمینان کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں،

محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آ سکے گی۔ اس منصوبے سے ابتداء میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔

یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں،

محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آ سکے گی۔ اس منصوبے سے ابتداء میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔

یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ تحریک کے وقت کہا تھا لیکن آپ نے قرارداد کے وقت تو نہیں کہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر oppose کیا ہے تو میں اس پر اپنی بات کر لیتا ہوں اور بعد میں یہ جو فرمانا چاہیں فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! پہلے وہ بات کر لیں اور اس کے بعد آپ جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تمام قواعد و ضوابط کو ایک side پر رکھ کر اتنا بڑا پراجیکٹ جب شروع کر دیا گیا تو آج اچانک ایسے کیا قیامت آ گئی تھی کہ اپوزیشن کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن یہ قرارداد لائی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ موجود ہیں، اپوزیشن بھی موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بڑی حیرت ہے کہ ایک پراجیکٹ کے لئے تمام صوبے کے rules کو bypass کر کے صوبے کے تمام ڈویلپمنٹ فنڈز اور جنوبی پنجاب کے جو ڈویلپمنٹ کے فنڈز ہیں وہ تمام کے تمام اس ٹرین کے اندر جھونک کر آج آؤٹ آف ٹرن یہ قرارداد لانے کی کیا ایسی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ جب آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ سیاہ کریں یا سفید اور آپ نے کسی کا خیال نہیں کرنا، آپ کی اپنی priority اور نج لائن ٹرین، میٹرو ٹرین، جنگلا بس ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔ آپ تقریریں کریں، حکومتی وزراء کا اختیار ہے کہ جتنی مرضی تقریر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایجوکیشن کا فنڈ، ہیلتھ کا فنڈ اور تمام ڈویلپمنٹ سکیموں کا فنڈ لا کر اس پراجیکٹ کے اندر لگا دیا گیا اور یہ حکومت کی ترجیحات ہیں۔ صوبے کے انیس محکموں کے ڈویلپمنٹ فنڈز اس پراجیکٹ کی نذر کئے گئے ہیں تو جہاں پر جو فلاح عامہ کی بات کی جا رہی ہے کہ اتنے لوگ اس میں سفر کریں گے۔ ان کو پہلے جو بنیادی سہولتیں ہیں وہ دے دیں، جو یہاں سیاہ اور سفید بولا جاتا ہے ہماری خاموشی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ابھی جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ہیلتھ میں یہ کچھ ہو رہا ہے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یہ کر رہا ہے یعنی ہمارے پوائنٹ آؤٹ کرنے پر۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No, interruption.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو مرضی کوئی کچھ کہتا رہے مجھے بات کرنی ہے اور میں یہاں پر بات کر کے جاؤں گی جتنا مرضی شور کر لیں اور ان کو میری بات سننی بھی پڑے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اورنج لائن ٹرین ان کا کوئی ایسا کارنامہ نہیں ہے کہ جس پر یہ کہیں، انہوں نے آٹھ سال کے اندر اس صوبے کو برباد کر دیا ہے۔ یہ صوبہ بربادی کی طرف چلا گیا ہے۔ آٹھ سال کے اندر انہوں نے صوبے کو پراونشل فنانس کمیشن نہیں دیا اور یہ صرف اس لئے نہیں دیا کہ اگر ہم پراونشل فنانس کمیشن کا اعلان کریں گے تو ہمیں اس صوبے کے 36 اضلاع۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے بار بار وہ اسی بات کو دہرا رہی ہیں تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے بھی بات کی ہے اور اس سے پہلے بھی اپوزیشن کے متعدد ممبران اس بات کو مسلسل اور تسلسل کے ساتھ دہراتے ہیں کہ ساری ڈویلپمنٹ سکیمیں اور جنوبی پنجاب کی ہر چیز اس میں خرچ کر دی گئی ہے۔ اس منصوبہ میں مکمل سرکایہ کاری ہمارے دوست ملک چین کی ہے اور اس میں کسی ڈویلپمنٹ سکیم کا پیسا خرچ نہیں کیا جا رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ یہ دیکھیں کہ تقریباً گوئی 147۔ ارب روپے کا منصوبہ جو مکمل ہو گا اس میں سے یعنی half off تقریباً گوئی 75۔ ارب روپے کا سول ورک ہے اور اس سول ورک کی tendering کر کے پاکستان کی کنسٹرکشن کمپنیوں کو دیا گیا ہے۔ اس پر جو بھی مزدور ہو گا، راج ہو گا، سیمنٹ، اینٹ یعنی جب کسی بلڈنگ یا کسی پراجیکٹ کی construction ہو رہی ہوتی ہے تو اس میں کم از کم سولہ ایسے شعبہ ہائے زندگی ہوتے ہیں جن میں وہ رقم تقسیم ہو رہی ہوتی ہے۔ مزدور کو پیسے جا رہے ہوتے ہیں، راج کو پیسے جا رہے ہوتے ہیں اور different material پر چھوٹی انڈسٹری جو کاٹج انڈسٹریز ہیں وہ چل رہی ہوتی ہیں۔ یعنی تقریباً اس کا half of portion جو سول ورک کا ہے یہ سارے کا سارا پیسا اسی ملک کے مزدوروں اور کاٹج انڈسٹری میں تقسیم ہو گا۔ باقی چیزیں جیسے ٹرین اور دوسری چیزیں چائنا سے تیار ہو کر یہاں پر fix ہوں گی۔ انٹرنیشنل فرموں نے باقاعدہ اس پراجیکٹ کا ڈیٹا collect کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ دیکھیں باقی چیزوں پر دھیان نہیں گیا، بھائی! یہ اورنج لائن ٹرین کا جو منصوبہ ہے کیا یہ اب سے ہوا ہے۔ بلکہ 91-1990 میں لاہور کی ٹریفک study ہوئی ہے، پھر 1997 میں لاہور کی ٹریفک study ہوئی ہے۔ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے روٹس کے بارے میں اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ اگلے دس سال میں یہ میٹرو ٹرین یا میٹرو بس ضروری ہے۔ ورنہ یہ شہر چوک ہو جائے گا اور یہاں پر ٹریفک کے مسائل ناقابل برداشت ہو جائیں گے۔ اب یہاں پر جب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میٹرو بس کا منصوبہ بنایا تو ترقی سے جیلس لوگوں نے کہا کہ یہ تو جنگلا بس ہے، اس کی ضرورت نہیں تھی اور جب موٹروے بنی تھی تو یہ اس وقت بھی کہتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عیاشی ہو رہی ہے۔ اگر آج موٹروے نہ بنی ہوتی تو آج جس طرح لوگ صبح جاتے ہیں اور شام کو اسلام آباد سے واپس آ جاتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اگر جی ٹی روڈ پر ساری ٹریفک کو جانا پڑتا تو شاید کسی کے پیدل چلنے کے لئے جگہ نہ ہوتی لیکن آج ساری دنیا اس پر سفر کر رہی ہے۔ آج ان لوگوں کو یاد نہیں ہے کہ اس وقت یہ کیا کہتے تھے؟ یہ کہتے تھے کہ عیاشی ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آج اگر میٹرو بس یا میٹرو ٹرین کراچی میں بنے یا جب کراچی میں وزیر اعظم نے افتتاح کیا ہے تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ جنگلا بس بننے جا رہی ہے۔ سب نے کہا کہ یہ کراچی کی ضرورت ہے بلکہ پورے کراچی نے اس پر اظہار تشکر کیا۔ اگر یہ منصوبے نہیں بنیں گے تو پھر جو آج کراچی کا حال ہے، جو وہاں پر اس وقت ماتم ہو رہا ہے سڑکوں کے حوالے سے، ٹریفک کے حوالے سے وہی ماتم پھر یہاں لاہور میں بھی ہو گا۔ یہ ایک صوبائی دارالحکومت ہے، یہ کہنا کہ صرف لاہور کے لوگوں کے لئے ہے، آپ کسی gazetted holiday پر دیکھیں تو آپ کو ایسے لگتا ہے کہ جیسے لاہور کی سڑکیں اتنی وسیع ہیں، لاہور میں آپ کو ٹریفک نظر نہیں آتی، مارکیٹس میں لوگ نظر نہیں آتے، لاہور وہ صوبائی دارالحکومت ہے کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق 10 سے 15 لاکھ لوگ روزانہ لاہور میں آتے ہیں اور وہ جاتے ہیں یعنی یہ پورے صوبے کا شہر ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ پورے پاکستان کا شہر ہے تو یہ بات غلط نہیں ہو گی۔ اس منصوبے کی جو اس وقت study ہے اس کے مطابق ابتدائی طور پر اڑھائی لاکھ اور اس کے بعد پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔ یعنی یہ کون لوگ ہوں گے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہمیں بھی اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No interruption.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ لوگ مرسیڈیز والے تو نہیں ہوں گے، وہ مزدور ہوں گے، وہ کوئی کلرک ہوگا، وہ کوئی ڈاکٹر ہوگا، کوئی نرس ہوگی، کوئی کسی دفتر میں کام کرنے والا آدمی ہوگا۔ اس طرح ایک مہینے میں کوئی ڈیڑھ کروڑ آدمی اس منصوبے سے اس سرمایہ کاری سے استفادہ کریں گے۔ یہ منصوبہ 147۔ارب روپے یعنی ڈیڑھ سو ارب روپے کی لاگت سے مکمل ہوگا اور اگلے پانچ سال میں یہ 450۔ارب روپے کا اس ملک کا assets ہوگا۔ ان لوگوں کو اس چیز کی سمجھ نہیں ہے کہ یہ کتنا بڑا منصوبہ ہے اور یہ کس قدر اس صوبے، اس شہر کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اب اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے، 33۔ارب روپے کی جو پہلی installment ہے یہ اس وقت پنجاب حکومت کے اکاؤنٹ میں چائنا کی طرف سے موصول ہو چکی ہے اس لئے اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ہم اور یہ معزز ایوان اس سرمایہ کاری پر اپنے عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور ان کے عوام کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بعض لوگوں نے یہ پراپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے کہ اس میں شفافیت نہیں ہے، میرٹ نہیں ہے یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ ہم اس اورنج لائن ٹرین منصوبے کا جو whole process ہے، ابتدا سے لے کر آخر تک ٹینڈرنگ یعنی ہر چیز اور اسی طرح سے جو سیف سٹی کا پراجیکٹ ہے ان دونوں پراجیکٹس کے documents ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم خود اس پراجیکٹ کی پوری documentation کو NAB کو بھی پیش کرنے جا رہے ہیں اور اس کے بعد Transparency International کو بھی پیش کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارا یہ سارا process ہے جس کو opt کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ خود اس میں دیکھیں، بجائے اس کے کہ کوئی اور NAB سے کہے کہ آپ اس کو دیکھیں کہ کیا ہوا ہے یا کوئی Transparency International کو کہے کہ آپ اس کو دیکھیں۔ ہم خود، پنجاب حکومت ان دونوں منصوبوں کی یعنی سیف سٹی ٹرین پراجیکٹ کی اور اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کی تمام documentation، تمام ٹینڈرنگ اور تمام process جو ہے اس کو ان اداروں کو پیش کرنے جا رہی ہے اور ان کو request کرنے جا رہی ہے کہ جناب آپ اس پورے process کو دیکھیں اور اس کی شفافیت کے متعلق، اس کی جو transparency ہے اس کو دیکھے۔ اس سارے process کو جس طرح سے undertake کیا گیا ہے، اس کے اوپر اپنی رائے دیں۔ اس میں ساری چیزوں کو دیکھیں بلکہ کچھ لوگوں نے ہمارا جو قومی اثاثہ ہے، ہماری جو Heritage buildings ہیں،

اس کے متعلق انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی ہوئی ہے، اس کے متعلق کیس عدالت میں زیر سماعت ہے، ہماری تو عدالت سے بھی یہ request ہے کہ وہ اس منصوبے کے اس پہلو کو جو قومی ورثے کا پہلو ہے اس کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس میں transparency کا جو پہلو ہے اس کو بھی وہ دیکھے اور اس کو دیکھ کر پوری قوم کو بتائے کیونکہ ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اس پورے process کو انتہائی دیانتداری اور شفافیت کے ساتھ مکمل کیا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس قرار داد کی ووٹنگ یا پاس ہونے کے بعد آپ یہاں پر معزز ممبران اپوزیشن سے ہوں یا حکومت سے وہ اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں تو آپ ان کو بھی موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں، محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آ سکے گی۔ اس منصوبے سے ابتدا میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے

ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔ یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ عددی اکثریت کا فائدہ اٹھا کر "ہاں" کرنے سے کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے، اس میں کوئی خوش ہونے والی بات نہیں ہے ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف ہیں، جنگلا بس کے خلاف ہیں اور نہ ہی کسی بھی means of transport کے خلاف ہیں۔ اصل issue یہ ہے کہ آپ کی priority کیا ہے، جب آپ 27 کلو میٹر via کے لئے جا رہے ہوتے ہیں، آپ اس پر 150۔ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں تو ventilators نہیں ہیں، ہسپتالوں میں Beds نہیں ہیں، آپ کا ائر کنڈیشننگ سسٹم بھی worse حالات میں ہے لیکن وہ آپ کی priority میں نہیں ہیں۔ ایجوکیشن اور پینے کا صاف پانی آپ کی priority میں نہیں ہے، ہمیں صرف اس بات کی تکلیف ہے۔ ہمیں اورنج لائن ٹرین پر تکلیف ہے نہ ہی جنگلا بس کی تکلیف ہے، آپ ایسے دس اور منصوبے بنائیں، اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستان کو اتنا کامیاب کرے کہ ہوائی جہاز کے بھی اڈے ہوں لیکن پہلے آپ قوم کو basic سہولتیں تو دیں، جب آپ basic سہولتیں دینے سے بھی قاصر ہیں۔ ایک عام آدمی کی زندگی محفوظ نہیں ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سارے پنجاب کے بچے سکولوں میں داخل ہو گئے ہیں، کیا وہ سکولوں کی ساری بلڈنگیں جو خطرناک قرار دی گئی تھیں وہ ٹھیک ہو گئی ہیں۔ کیا ان کو ساری missing facilities مل گئی ہیں، کیا سارے اساتذہ پورے ہو گئے ہیں، کیا ہسپتالوں میں بغیر ventilator کے اب کوئی نہیں مرتا، کیا غریب لوگوں کو ادویات مل رہی ہیں؟ اس ملک میں، اس صوبے میں بلکہ لاہور میں لوگوں کو صاف پانی تک نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ سب کچھ صحیح ہو گیا ہے کہ ہم 27 کلو میٹر via کی ٹرین سے لاہور کی تاریخی شکل ہی بدل جائے گی، درجہ حرارت پانچ سے لے کر دس سینٹی گریڈ تک اوپر

جائے گا، ماحول خراب ہو گا، لاہور کی جو ایک تاریخی حیثیت تھی وہ تاریخ بھی مسخ ہو جائے گی۔ بات یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کی مجھے جس دن وزیر قانون یہ یقین دہانی کروادیں گے کہ یہاں پر باقی سب کچھ اچھا ہو جائے گا، سارے بچے سکول میں داخل ہو گئے ہیں، سب مریضوں کو دوائیاں بھی مل رہی ہیں، کوئی بیمار نہیں ہے، سب خوشحال ہیں، سب کو پینے کا صاف پانی میسر ہے تو پھر آپ ایسی دس اور ٹرینیں بنائیں تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید زعیم قادری!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ میری بہن نے بڑی مدلل تقریر فرمائی تھی لیکن وہ ہمارے concept کو ہی نہیں سمجھ پائیں۔ جس طرح سے رانا ثناء اللہ خان نے فرمایا کہ ان کو علم نہیں ہے کہ دنیا کے مہذب معاشروں میں جہاں infrastructure development بڑے صوبوں کے بڑے شہروں میں کی جاتی ہے اس کے ثمرات تمام صوبے ہی نہیں بلکہ اس economic development کے ثمرات پورے ملک میں پھیلتے ہیں۔ ان کا یہ اعتراض کہ باقی چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہیں، رانا صاحب نے جس طرح سے فرمایا ہے کہ یہ ایک concept ہے۔ 2006 کی study کا بھی ذکر کیا ہے اس میں چار لائنز کا ذکر کیا گیا تھا کہ اگر وہ نہ بنیں یعنی کہ بلیو لائن، گرین لائن، کاپر لائن اور اورنج لائنز نہ بنیں تو لاہور بالکل "چوک" ہو کر رہ جائے گا یہ بڑے شہروں کی ڈویلپمنٹ کے لئے ضروری چیزیں ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہسپتالوں اور دیگر چیزوں پر یہ پیسے خرچ کئے جاتے، تو شاید یہ سن نہ پائیں کہ یہ پیسا specifically چین کے financial نظام نے رکھا تھا اور اس مد میں رکھا تھا جس میں پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں سفری سہولیات کو بڑھانا تھا۔ یہ خالصتاً وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا initiative تھا کہ انہوں نے ان کو وہاں جا کر convince کیا کہ ان کی انوسٹمنٹ کے لئے ایک سنہری موقع ہے اور صرف معمولی financial cost پر انہوں نے یہ پیسے محبت کے جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان اور پنجاب حکومت کی خدمت میں پیش کئے اور انہوں نے یہ کہا، جب پہلی بار میری ان سے بات ہوئی تو خاکسار بھی اس visit میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ تھا۔ Sovereign guarantees کے مسئلے پر، مجھے یاد ہے کہ ان کو یہ بات کہی کہ:

Mian Muhammad Shahbaz Sharif, when you are in driving seat, I was not asked for sovereign guarantee.

جناب سپیکر! جو میری قیادت کے لئے ایک اتنا بڑا اعزاز ہے جو آج تک کبھی کسی نے حاصل نہیں کیا۔ عرض یہ ہے کہ یہ فرما رہی ہیں کہ ہسپتال ، سکول اور دیگر معاملات کو اس سے comparison کیا جائے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس targeted subsidy کا ایک حصہ تھا، یہ پیسے ان کے financial system سے آنے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ ایک free economy نہیں ہیں وہ controlled economy ہیں اپنے finances کو وہ اپنے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ یہ انوسٹمنٹ انہوں نے categorically سفری سہولیات کے لئے رکھی تھی اور میں پھر عرض کرتا چلوں کہ راناصاحب نے اتنی details سے بات کی ہے لیکن پھر وہی بات کہہ دی گئی ہے کہ یہ خالصتاً یہ پیسے اس ٹرین کے لئے، سفری سہولت کے لئے چائنا کی طرف سے جو رکھے گئے تھے اور یقیناً یہ ان کا اعتماد اور بھرپور محبت ہے کہ انہوں نے یہ پیسے ہماری خدمت میں پیش کر دیئے کہ لاہور جیسے شہر میں problem نہ ہو۔ اس کے بعد انہوں نے environment کا ذکر فرما دیا، حضور! جب یہ ٹرین چلے گی تو وہ تین لاکھ لوگ جو پہلے دن سفر کرنا شروع کریں گے اور پھر اس پر پانچ لاکھ لوگ سفر کریں گے وہ گاڑیوں، موٹر سائیکلوں اور ویگنوں کو redundant کر دیں گے۔ جب وہ redundant کریں گے تو اس ٹرین کا environment friendly ہونا ہی اس کا بین ثبوت ہے کہ یہ بجلی بچائے گی ان کو علم ہی نہیں ہے۔ یہ ایک environment friendly ٹرین ہے جو لاہور کی environment جو obviously بہت polluted ہے اس میں ان تین لاکھ لوگوں کی جو ٹرانسپورٹ ہے یہ اس کو بہتر کر دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں دو چار اور باتیں عرض کرتا چلوں کہ یہاں cost comparative کی بات کی گئی کہ دوسرے ممالک میں یہ منصوبے کس طرح لگے اور یہاں کس طرح لگے۔ اگر آپ compare کرنا چاہتے ہیں تو آئیے کمیٹی میں آپ کو ان آٹھ ممالک کی example پیش کر سکتا ہوں کہ جن سے کم cost پر یہ منصوبہ معرض وجود میں آیا ہے۔ 2.12 بلین ڈالر کی کبھی کوئی ملک financial assistant دیتے وقت یہ کہتا ہے کہ آئیے اور اس کی bidding کروا لیجئے؟ وزیراعلیٰ نے make sure کیا کہ اس کی bidding ہو اور bidding بھی کیا ہوئی کہ obviously ان کے پیسے تھے ان کا financial system یہ اجازت نہیں دیتا کہ دوسرے ممالک کے لوگ اس میں آئیں انہوں نے باقاعدہ اس کی tendering کرائی 2.12 lowest tender

billion تھا اور آپ PEPRA Rules دیکھ لیجئے کہ ہم اس figure کو ماننے کے لئے legally bound ہیں اور ہم اسے deviate نہیں کر سکتے لیکن میاں محمد شہباز شریف نے اپنی skills، اپنی تعلیم اور اپنی ability کو in session invoke کیا اور ان سے negotiate کر کے 1.62 بلین ڈالر پر اس منصوبے کو لے کر آئے تو یہ کس کی بچت ہے؟ یہ پوری قوم کی بچت ہے، یہ پنجاب کی بچت ہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہم نے اس پر کام کیا، محنت کی اور آج انہوں نے شور مچایا کہ آپ نے لوگوں کو پیسے نہیں دیئے۔ ہم نے باقاعدہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کو لکھا انہوں نے باقاعدہ ایک independent کمیشن تشکیل دیا جس نے price assessment کی، اس کمیشن نے ہر ایک گھر کی، ہر ایک انچ کی، ہر ایک قدم کی price assessment کی اور لوگوں کو facilitate کیا گیا۔ جن کی ملکیت نہیں تھی جو صرف پگڑی پر کاروبار لے کر بیٹھے تھے مجھے یاد ہے کہ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کو بھی facilitate کیا جائے۔ رانا صاحب نے بڑی کھل کر بات کی اس کے بعد heritage کی بات آ گئی تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر آپ ملائیشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ یا ترکی میں جائیں حتیٰ کہ ہندوستان میں تو اس کے لئے مندر بھی گرائے گئے ہیں۔ یہ targeted subsidy ہے direct subsidy, indirect subsidy دنیا کی مہذب معیشتوں میں absolute ہو گئی ہے۔ آج پوری دنیا میں targeted subsidy کا model پیش کیا جا رہا ہے اس targeted subsidy سے ان تین لاکھ لوگوں کا معیار زندگی اس طرح تبدیل ہو گا کہ جب وہ سو سے ڈیڑھ سو روپیہ روز خرچ کر کے اپنے work place پر جاتے ہیں جس پر ان کا بہت بڑا ٹائم بھی صرف ہوتا ہے اور آج time is money ہم نے جو statistics calculate کئے تھے اس کے مطابق اگر جس آدمی کی کل ماہانہ آمدنی -/15000 روپے کے قریب ہے تو اس کے تقریباً ساڑھے تین ہزار روپے بچنے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زعیم قادری صاحب بہت شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی ٹائم دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اپوزیشن کا ہاؤس میں نہ ہونا اس بات کی گارنٹی ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا جواز نہیں ہے جو logical basis پر اس منصوبے کی مخالفت کر سکے۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر صرف environmental point of view سے لاہور کو دیکھا جائے تو اس منصوبے کی شدید ضرورت ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت لاہور polluted ترین شہروں میں آ چکا ہے۔ اگر اپوزیشن والے بیٹھے ہوتے تو میں ان سے جانتا کہ وہ یہ بتائیں کہ اس منصوبے

کا direct اثر ضلع اوکاڑہ اور قصور تک جائے گا چونکہ وہ لوگ جو وہاں سے یہاں روزانہ آتے ہیں اور ابھی ہمارے لاء منسٹر کہہ رہے تھے کہ تقریباً پندرہ یا بیس لاکھ لوگ آتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لوگ محنت کے لئے لاہور آتے ہیں اور ان کا بہت وقت ضائع ہوتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ یہ احساس اسی کو ہو سکتا ہے جو ویگنوں کے انتظار میں کھڑا رہے یہ ایک عام آدمی کا منصوبہ ہے۔ اس میں جتنی بچت کی گئی جو transparency کی گئی اس کو بھی ایک لمحہ کے لئے بھول جائیں لیکن آپ اس کا impact دیکھیں کہ یہ ان لوگوں پر impact آ رہا ہے اور یہ منصوبہ کہیں سے بھی کسی elite علاقے سے نہیں گزر رہا بلکہ یہ ان لوگوں کے علاقے سے گزر رہا ہے جن کی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایک انقلاب لائے گا اور لوگوں کا بھلا ہو گا۔ اس وقت ایک عام پندرہ seater van چالیس لاکھ روپے کی ہے پرانی وینز کی pollution، چنگ چی، موٹر سائیکل ایک عجیب طوفان ہے جس کی وجہ سے لاہور اس وقت بحران کا شکار ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ٹریفک کے کیا حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں شہباز شریف نے اس پر جتنی negotiation کی ہے۔ ابھی ہمارے بھائی زعیم قادری بتا رہے تھے کہ جو sovereign guarantee کا معاملہ ہے وہ کوئی آسان کام نہیں ہے اور sovereign guarantee کے بغیر کسی کا credit لے لینا بہت بڑی بات ہے۔ کوئی ملک، کوئی بنک sovereign guarantee کے بغیر چھوٹے سے چھوٹا قرضہ بھی نہیں دیتا۔ اس منصوبے کو جس طریقے سے میاں محمد شہباز شریف نے چلایا ہے اگر آج ان لوگوں کی تقاریر کو سامنے رکھا جائے تو جب یہ منصوبہ operational ہو جائے گا تو اس وقت دیکھا جائے گا۔ جیسے آج میٹرو بس اپنا کام کر رہی ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب subsidized rate پر اسے چلا رہی ہے جس وقت یہ منصوبہ چلے گا تو اس وقت ان کے پاس اس کی مخالفت کرنے کا کیا جواز ہو گا؟ میری خواہش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھے ہوتے لیکن بات یہ ہے کہ یہ وقت بتائے گا جیسے کہ آج ہم بات کرتے ہیں اور یہ واقعی میاں محمد نواز شریف کا بہت بڑا کارنامہ ہے جو موٹروے بنی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہوں گا کہ وزیر قانون سن رہے ہیں کہ اس کے اندر اور بہتری ہو سکتی ہے کہ اگر اس کے سٹیشنز پر parking lots بنا دیئے جائیں جس سے ان لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہو جو اس وقت گھروں سے گاڑیوں میں نکلتے ہیں۔ اگر انہیں قریب ترین سٹیشن پر گاڑی کھڑی کرنے کی سہولت ہو تو بہت بہتر ہو گا۔ چونکہ اب اس میں بہت زیادہ انقلاب آ چکا ہے اب ملکوں میں jack system parking تو ایک عام چیز ہے ایک ایک جگہ پر دو دو، چار چار، پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار گاڑیاں jack system پر کھڑی ہو جاتی

ہیں لہٰذا اس سے اس منصوبے میں اور بھی بہت بہتری ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت کا یہ منصوبہ بہت کامیاب منصوبہ ہو گا اور اس پر ہماری حکومت پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے گا، اگر وہ اس پر کوئی اعتراض کرتے تو آج کرتے۔ ہم نے آج ان کو بالکل موقع دیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی cost کو سامنے رکھا جائے اور اس میں بچت کا پہلو دیکھا جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کوئی بھی عوامی حکومت جو ووٹ لے کر منتخب ہوتی ہے یقیناً عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بنانا اس کی priority ہوتی ہے اور مختلف جگہوں پر مختلف منصوبے بنتے ہیں۔ کبھی آج تک دنیا میں یہ نہیں ہوا کہ ایک کام کو شروع کیا جائے اور باقی تمام چیزیں چھوڑ دی جائیں۔ جہاں تک اس اورنج لائن ٹرین کی بات ہے لاء منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ اس کی feasibility ninties میں بنائی گئی اور اس وقت بھی یہ تین چار لائنز plan کی گئیں۔ آج جو لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں افسوس ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ہمیں کہنا پڑے گا کہ جب وزیر اعظم کراچی جائیں تو ان کے چیف منسٹر جہاں ان سے گندگی نہیں اٹھائی جا رہی یا گٹروں کے ڈھکن نہیں لگ رہے وہ وہاں پر وزیر اعظم کا ترلا منت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے بھی میٹرو بس شروع کریں۔ پنجاب میں میٹرو بس بنے، لاہور میں میٹرو بس بنے تو وہ جنگلہ بس اور اگر کراچی میں آپ وزیر اعظم صاحب سے favour مانگیں request کریں کہ ہمارے لئے میٹرو بس بنائیں تو وہ جائز۔ ابھی سعدیہ سہیل رانا تشریف لے گئی ہیں لیکن میں کچھ حقائق ان کی نذر ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ صحت کی سہولیات نہیں ہیں اور یہ سب کچھ یہاں نہیں ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کے حوالے سے "The Nation" کی ایک رپورٹ ہے No X-ray machine is available in 73 percent districts of Khyber Pakhtunkhaw وہاں تو اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے نہ وہاں پر میٹرو بس ہے یہ حقائق خیبر پختونخوا کے حوالے سے ہیں۔ آئی سی سی میں بیڈ خالی نہیں تھا زہرہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ گئی طبیعت خراب ہونے پر آئی سی یو میں refer کیا گیا لیکن بیڈ خالی نہیں تھا یہ پشاور سنٹرل کی بات ہے۔

جناب سپیکر! بہت ساری باتیں اس پر کی جا سکتی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ حقائق پر بات کریں۔ اورنج لائن ٹرین کے متعلق پہلے کہا گیا کہ یہ منصوبہ ہی غلط ہے اور ہم اس کے خلاف ہیں لیکن جب لوگوں نے اس کو oppose کیا اور انہوں نے کہا کہ میٹرو بس کی طرح اورنج لائن ٹرین بھی ہماری

ضرورت ہے تو تب انہوں نے ایک اور U-turn لیا اور کہا کہ ہم اس منصوبے کے خلاف نہیں البتہ آپ کی priorities غلط ہیں۔ یہ قرضہ صرف اور صرف اورنج لائن ٹرین کے لئے ہے۔ آپ دنیا کے تمام میٹروپولیٹن شہر دیکھ لیں۔ دہلی کے اندر اگر میٹرو چل رہی ہے تو کیا بھارت کے سارے سکول اور ہسپتال up-to-date ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم صحت اور تعلیم کے شعبہ کی بہتری کے لئے کام نہیں کر رہے۔ پچھلے دو سالوں کی طرح اس دفعہ بھی انشاءاللہ ہمارا main focus صحت اور تعلیم پر ہو گا۔ تمام صوبائی حکومتوں سے زیادہ پچھلے بجٹ میں پنجاب حکومت نے صحت اور تعلیم کے لئے فنڈز مختص کئے تھے۔ اس دفعہ بھی ہم صحت اور تعلیم کے لئے زیادہ بجٹ دیں گے۔ اس اورنج لائن ٹرین پر فضول قسم کے allegations لگانا جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہ ہو ٹھیک نہیں۔ پہلے اس کی لاگت پر بات کی گئی۔ ہم نے facts and figures کے ساتھ documents کے ذریعے ثابت کیا کہ ہم نے اس کی لاگت میں بچت کی ہے۔ جو معاہدہ government to government ہوتا ہے اس میں negotiations یا tendering نہیں ہوتی جبکہ ہم نے وہ بھی کیا ہے۔ آج میں وزیراعلیٰ کے اس اقدام کو appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اورنج لائن ٹرین کے تمام documents کو پبلک کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا دامن صاف ہے لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے اورنج لائن ٹرین بہت ساری سیاسی جماعتوں کے دل اور mandate کے اُوپر سے گزر گئی تھی اسی طرح اورنج لائن ٹرین بھی بہت سارے سیاست دانوں کا کم از کم لاہور سے ضرور صفایا کر دے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان۔ مہربانی

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی دھیان رکھنا۔ مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آج ہم نے آپ کی چھٹی کی درخواست منظور کر لی تھی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ اس دہائی میں جب پچھلے کامن ویلتھ گیمز کے لئے کامن ویلتھ کی ٹیم ہندوستان گئی اور وہ دہلی پہنچے۔ ان کے کنوینر Robert McCarthy تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے ساتھ پہلا اعتراض یہ اُٹھایا کہ Delhi is not a viable arena for holding Commonwealth Games. اور پہلا issue یہ ہے کہ آپ کے پاس sophisticated means of transport نہیں ہیں۔ آپ کے پاس ریل کا کوئی ایسا سسٹم نہیں جو روزانہ دو، چار یا دس لاکھ لوگوں یا commuters کو entertain کر سکے۔ So, we

are sorry. We will not hold Commonwealth Games here. پھر ہندوستان کی حکومت نے realize کیا اور انہوں نے کامن ویلتھ گیمز کے لئے سڈنی ہیڈکوارٹر میں ایک delegation بھیجا۔ وہاں پر جا کر انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک سال کا وقت دے دیں اور ہم ایک سال کے اندر 53 کلو میٹر کے دو روٹ بنانے کی کوشش کریں گے۔ میں آج بھی حیران ہوں اور یہ سوچ کر analyze کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اس اورنج لائن ٹرین کو 2018 سے پہلے ہر صورت مکمل کروں گا۔ 2018 الیکشن کا سال ہے And we can't leave Lahore city in this manner. تو اورنج لائن ٹرین نے تو ہر صورت 2018 سے پہلے مکمل ہونا ہے۔ ہندوستان کی حکومت میں کیا کمی تھی کہ وہ ایک سال کا ٹارگٹ لے کر آئے کہ ہم 53 کلو میٹر روٹ کی دو لائنیں بچھائیں گے لیکن وہ اس ٹارگٹ کو پورا نہ کر سکے۔ انہیں دو تین مرتبہ جا کر extension لینی پڑی اور کامن ویلتھ گیمز کا جو سال ہندوستان کے لئے تھا اس کو postpone کر کے اس عشرے کے آخر میں لانا پڑا یعنی یہ کامن ویلتھ گیمز 09-2008 کے بعد منعقد ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں پوری دیانتداری کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ حکومتی ممبر کے طور پر نہیں کہ میں نے ایک line کو toe کرنا ہے، وزیر قانون نے کہہ دیا ہے تو قرارداد پاس ہو گئی بلکہ میں نے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا ہے۔ ایک کمرشل EXIM بنک اس منصوبہ کے لئے قرض دے رہا ہے۔ آج corporate mercantile time ہے تو اس میں کیسے ایک بنک کسی ایسے منصوبے کے لئے پیسے دے سکتا ہے جو کہ viable نہ ہو، جس کی return cost اس کی سمجھ میں نہ آ رہی ہو اور وہ بنک کیسے 1662 million US dollars کو through away کر دے اگر اس کی recovery نہ ہو سکتی ہو؟

> This is a contract. It's government to government agreement on a secondary basis. It is a first bank giving money for a project.

جناب سپیکر! اگر project viable نہیں ہو گا تو کون سا کمرشل بنک پیسا دے گا؟ مخالفت ہوتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ حزب اختلاف کو بالکل اس بات کی فکر کرنی چاہئے، غور کرنا چاہئے کہ اگر اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبے مسلم لیگ (ن) کی میراث بنتے گئے تو پھر اس کا ووٹ بنک enhance ہو گا۔ مسلم لیگ (ن) کے ووٹ بنک کو enhance کرنے میں میٹرو بس اور موٹر وے

جیسے منصوبوں کا بڑا عمل دخل ہے۔ حزب اختلاف کو اس بات کی بالکل فکر کرنی چاہئے۔ یہ بجا طور پر بالکل درست طریقے سے اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایسے اعتراضات اُٹھائیں کہ جنہیں سُننے والا ووٹر یا کوئی sane mind acceptکرے کہ جو یہ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ اس منصوبے کی commercial value تھی تو بنک نے پیسے دیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی again proven ability time andہے۔

He works with the commitment. He is brand ambassador today. Chief Minister of Punjab is a symbol today in good governance. People follow him.

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے کی نگرانی کر رہے ہیں اس لئے انشاء اللہ یہ اپنے وقت پر لازماً مکمل ہو گا۔ میں ہندوستان کے حوالے سے بات کر چکا ہوں۔ اس وقت نیویارک کی میٹرو ایک مشکل صورتحال سے گزر رہی ہے۔ انہوں نے یہ دیکھا کہ کون سا بندہ اس کو بہتر طریقے سے treatکر سکے گا؟ وہ ایک اچھا managerوہاں پر لے کر آئے جس کا نام Wetfield ہے اور اسے Bostonسے لایا گیا۔ انہوں نے یہ اخذ کیا کہ ہمارے anachronistic structures, Red-tapismاور ہماری بیوروکریسی جو اس کے اندر involvedہے وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہی لہٰذا ایک اچھا mangerلایا جائے جو اس کو درست trackپر واپس چڑھائے یعنی وہ اپنی good leadership capabilities and capacityکے ذریعے اس میٹرو کو ٹھیک trackپر لے کر آئے۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ ابھی تک جو اعتراضات اورنج لائن ٹرین پر سامنے آئے ہیں اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ heritageکو نقصان ہو رہا ہے۔ میرا بھی heritageکے حوالے سے concern تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب خود اپنی تقریر میں فرما چکے ہیں کہ ہندوستان نے پروا نہیں کی اور مندر گرا دیئے۔ سول سوسائٹی کے کچھ لوگ heritageکے حوالے سے معاملات کو اُٹھا رہے تھے۔ آج نیٹ پر اس کا پرنٹ availableہے That is in a tabاگر اس کو آپ دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ کہیں کسی ایک heritage pointپر اورنج لائن ٹرین کے لئے encroachment نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ کسی بھی heritageکو effectنہیں کر رہا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ جو اعتراضات اُٹھائے جائیں ان کی اتنی velocityہونی چاہئے کہ they should appeal to the people

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں تیسری بات focus and priority کے حوالے سے کروں گا۔ آج تک یہی تو ہماری مصیبت رہی ہے۔ پاکستان میں وقت کیا ہے؟ آپ ایڈہاک ازم کے اُوپر firefighting کرتے ہیں اور مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی۔ ہمیشہ یہ سوچ کارفرما رہی کہ آپ آج یہ کام کر لو کل آئے گا تو دیکھیں گے۔ اس وقت حکومت کی priorities میں شعبہ صحت اور تعلیم ہے لیکن ہم Third World کا حصہ ہیں۔ کیا میں آج یہ expect کروں گا کہ میرے سارے سکولز ایک جیسے ہو جائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا میں نیوزی لینڈ کی طرح اپنے ملک میں بھی سو فیصد لٹریسی ریٹ کر سکوں گا؟ کیا میں یہ بات طے کر چکا ہوں کہ آج میں Third World کا حصہ نہیں ہوں اور میں ایک supersonic طریقے سے نکل کر First World پر stand کر رہا ہوں؟ میرے اپنے embargoes ہیں، میرے اُوپر بہت سارے taboos ہیں اور میں نے بڑی مشکلات سے ان سب چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جتنے اعتراضات آئے وہ درست نہیں ہیں۔ We are open here. آپ اس اورنج لائن ٹرین کو پھر بحث کے لئے رکھ لیں۔ میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ قائد حزب اختلاف سے کہیں کہ کوئی ایک ڈھنگ کی بات کر لیں یا اعتراض اُٹھائیں۔ حزب اختلاف کو سوال کرنے کا بڑا شوق ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سات سوال فلاں پر کر دیئے ہیں تو وہ ان کے جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! اب wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف آخری منٹ دے دیں۔ I am concluding it. میں صرف آخری بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی سے کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف تین سوال حزب اختلاف کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ ان کا جواب دے دیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا کسی کمرشل بنک کا Board of Management کسی ایسے project کے لئے پیسے دیتا ہے جس میں return نہ ہو؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آج لاہور شہر کی ٹریفک کے مسائل میٹرو اور اورنج لائن ٹرین بنائے بغیر حل ہو سکتے ہیں، کیا کوئی اور means of transport ہیں اور کیا یہ ہوا میں ہیلی کاپٹر اُڑانا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا تیسرا سوال، I challenge and I say on the floor of the House کہ اگر کوئی بھی heritage بلڈنگ اور نج لائن ٹرین کی وجہ سے effect ہو رہی ہے تو اس کو point out کریں ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بلاشبہ لاہور شہر کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلم ہے اور یہ شہر بتدریج بہت بڑا ہو گیا ہے یعنی اس کی آبادی میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے اور کم و بیش پورے پنجاب سے لوگ یہاں پر آ کر آباد ہوئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں facilities زیادہ ہیں جس کے نتیجے کے اندر لوگ سہولت کی جگہ پر آنا چاہتے ہیں اور پھر یہاں مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات جیسے ٹرانسپورٹیشن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلاشبہ اس قسم کے منصوبوں کی ضرورت ہے اور ایسے منصوبے بننے چاہیں کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے شہروں کے اندر ایسے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو میٹرو بس بنی ہے اور اب یہاں پر اورنج لائن ٹرین بننے چلی ہے تو میں حزب اختلاف کے حوالے سے روایتی باتیں کرنے کا قائل نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے اور یہ منصوبہ شہر کے حسن کے اندر بھی یقیناً اضافہ کرے گا اور شہر میں ہمارے بھائی غریب مزدور اور ملازم جو اپنے کام پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں اُن کے لئے بھی یہ سہولت پیدا ہو گی۔ میں اس حوالے سے تو اس کو بھرپور طریقے سے second کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ باقی دور دراز کے اوپر بھی شفقت کی نظر ہونی چاہئے۔ باہر کے علاقوں سے لوگ جب یہاں لاہور شہر کے اندر آتے ہیں تو یہاں کی خوبصورتی دیکھ کر اُنہیں محرومی کا احساس ہوتا ہے کہ ہمارے علاقوں میں یہ چیزیں کیوں نہیں ہیں کیونکہ ظاہر ہے ہم بھی اسی پنجاب کا حصہ ہیں اور یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ میں مسلسل یہ بات اس ایوان کے اندر اُٹھاتا رہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں بہاولپور سے منتخب ہوا ہوں اور میں یہاں پر چیئرمین پی اینڈ ڈی کے حوالے سے quote کروں گا کہ میں کچھ issues کے حوالے سے اُن کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! میں بہاولپور آیا ہوا ہوں اور میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ بہاولپور شہر بڑا اچھا اور پُرامن شہر ہے اور اس میں ترقی کرنے کے بہت سارے مواقع ہیں۔ میں بار بار اس کا تذکرہ کرتا ہوں کہ ہمارے شہر میں جو main Circular Road ہے اُس پر بہاول وکٹوریہ ہسپتال قائم ہے، فشری کیئر ہسپتال ہے

اور یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے۔اس ہسپتال کی 1600 سے اوپر recognized strength ہے لیکن ہر وارڈ کے اندر اُس کی capacity سے کوئی ڈیڑھ گنا bed occupancy رہتی ہے اور اس میں مشکل یہ ہے کہ میڈیسن مارکیٹ Circular Road سے دوسری طرف ہے۔

جناب سپیکر! جب ڈاکٹر کسی مریض کے لواحقین کو کہتا ہے کہ یہ دوائی لے کر آؤ کیونکہ تمہارا مریض مشکل کے اندر ہے تو وہ بے چارا پریشانی کے عالم میں بھاگتا ہے اور وہ روڈ چونکہ بہت rushy ہے تو اس طرح بہت سے حادثات ہوتے رہتے ہیں جس کے باعث کئی جانیں چلی گئی ہیں۔ وہاں کی عوام مسلسل مطالبہ کر رہی ہے کہ یہاں پر کوئی overhead bridge بنا دیا جائے جس طرح لاہور کے اندر متعدد چوکوں پر اس طرح کے overhead bridge بنے ہوئے ہیں تو میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ جو 17-2016 کا بجٹ اب آ رہا ہے اس میں اس طرح کے دو تین منصوبے بہاولپور کے لئے دے دیں گے تو اس سے ہماری کافی مشکل آسان ہو جائے گی۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو بات کی ہے میں اس حوالے سے مختصراً یہ کہنا چاہوں گا کہ بہاولپور میں ڈویلپمنٹ work پچھلے سالوں میں بہت مناسب انداز میں under take کیا گیا ہے اور پچھلے دنوں میں وزیر اعلیٰ صاحب بہاولپور تشریف لے گئے تھے اور وہاں خود بیٹھ کر انہوں نے دیکھا ہے کہ وہاں پر کس کس چیز کی ضرورت ہے تو یقیناً جس ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے تو یہ ایک معمولی سا پراجیکٹ ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں خود چیئرمین پی اینڈ ڈی سے check کروں گا اگر انہوں نے اس سے پہلے اس کو نوٹ کرایا ہوا ہے اور اگر اُس میں کوئی problem ہوا تو اُس کو resolve کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات اور کرنی چاہوں گا کہ جو بات یہاں پر اس طرح سے ہوتی ہے کہ لاہور شہر شاید لاہور والوں کا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ پچھلی اسمبلی میں ایک مرتبہ یہ بحث چل نکلی تھی اور اُس وقت جنوبی پنجاب کے حوالے سے ایک خاص انداز سے بات ہو رہی تھی تو یہاں پر ہمارے معزز دوست بھائی جن میں سے کچھ اب اس اسمبلی کا حصہ نہیں ہیں تو انہوں نے اس پر بات کرنے کے لئے اپنے اپنے نام پیش کئے تھے تو میں نے اُٹھ کر light mood میں یہ بات کی کہ آپ میں سے لاہور کے خلاف وہ بات کرے جس کا لاہور میں گھر نہیں ہے تو آپ یقین کریں کہ اُن چھ معزز ممبران میں سے کوئی بھی بات کرنے کے قابل نہیں تھا تو لاہور پورے پنجاب کا شہر ہے اور میں سمجھتا

ہوں کہ اس شہر کا خوبصورت ہونا یا اس شہر کا viable ہونا از حد ضروری ہے اور اس شہر میں رہنے والوں سے زیادہ ضرورت اس صوبے میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو اس عظیم منصوبے کے لئے اپنے دوست ملک چائنا کی طرف سے جو funding کی گئی ہے میں اس پورے ایوان کی طرف سے چائنا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں پر حزب اختلاف کے ایک معزز ممبر نے بات کی آپ یقین مانیں کہ یہ کوئی حُب علی پر نہیں بول رہے یہ ساری باتیں بغض معاویہ میں ہو رہی ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ان کو عوام کا کوئی دُکھ یا تکلیف ہے جس وجہ سے یہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی مخالفت کر رہے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہاں پر ایک معزز ممبر کہہ کر گئی ہیں کہ صحت کی طرف توجہ دیں۔ چوہوں کی جو بات ہوئی ہے تو کاش! ان کو اُس کے اوپر تھوڑا سا علم ہوتا اور انہوں نے وہ حالات دیکھے ہوتے کہ کے پی کے کی حکومت نے چوہے مارنے پر انعام رکھا۔ یہاں پنجاب میں ایک اشتہاری کے سر پر انعام رکھا جاتا ہے اور خیبر پختونخوا میں چوہوں کے مارنے پر انعام رکھا جاتا ہے کیونکہ وہاں کا محکمہ صحت اس قابل نہیں ہے کہ وہاں پر چوہے کنٹرول کئے جا سکیں۔ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی طرف سے، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار کی طرف سے کے پی کے کی عوام کو سوات میں کڈنی سنٹر کی صورت میں اربوں روپیہ کا جو تحفہ دیا گیا ہے کاش! یہ ان حقائق کو دیکھ لیتے۔ ان کو تکلیف یہ نہیں ہے کہ عوام کا پیسا ضائع ہو رہا ہے اور عوام کا پیسا کیسے ضائع ہو سکتا ہے کہ جب حکومت وقت خود اپنے تمام documents publicize کرنے کو جا رہی ہے، نیب کو پوسٹ کرنے جا رہی ہے کہ اگر ہمارے منصوبوں کی tendering میں شفافیت پر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو وہ نیب کے پاس جائے، نیب اُس کی تحقیق کرے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اُس کے بعد تو ان تمام الزامات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہئے۔ ان الزامات کا وہی حال ہو گا جو اُن سات سوالوں کا ہوا ہے کہ جب وزیر اعظم پاکستان ایوان میں تشریف لائے اور یہ وہاں سے آنکھیں چُرا کر بھاگے۔ ان کو یہ تکلیف ہے کہ جب لاہور میں میٹرو بس سروس شروع کی گئی اور ہمارے سمیت کئی لوگ شش و پنج میں پڑے ہوئے تھے کہ یہ

کیا ہونے جا رہا ہے لیکن پھر لاہور نے جواب دیا اور بتایا کہ ہاں میٹرو بس سروس ہماری ضرورت تھی اور لاہور اور پنجاب کی فتح نے یہ بتا دیا کہ میاں محمد شہباز شریف کا جو وژن میٹرو بس کے حوالے سے تھا وہ بالکل درست تھا۔

جناب سپیکر! آج راولپنڈی کے عوام بھی میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ میٹرو بس سروس راولپنڈی اسلام آباد میں شروع کی گئی۔ میں آپ کو اپنی عملی مثال دیتا ہوں کہ مجھے کسی کام کے سلسلہ میں اسلام آباد سے کسی اور جگہ جانا پڑا تو میں نے اپنے سٹاف کے دو افراد کو گاڑی سے اتارا اور حسب روایت انہیں ٹیکسی کا کرایہ ایک ہزار روپے دیا کہ تم یہاں سے ٹیکسی کر کے واپس چلے جاؤ۔ میں شام کو گھر آیا تو انہوں نے مجھے 900 روپے واپس کر دیئے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے، کیا آپ کسی سے لفٹ لے کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم دو بندے 40 روپے میں 20,20 روپے کا ٹکٹ لے کر راولپنڈی پہنچے اور فلیش مین ہوٹل چوک میں اترے اور وہاں سے ویگن پر بیٹھ کر 60 روپے میں گھر تک پہنچے۔ اسلام آباد سے میٹرو بس میں راولپنڈی 40 روپے اور وہاں سے میرے گھر ویگن پر وہ 60 روپے میں پہنچے۔ میں ایک ہزار روپے دے کر جاتا ہوں اور وہ مجھے 900 روپے واپس کرتے ہیں۔ آج سے تین دن پہلے راولپنڈی کی ڈویژنل کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ہمارے سابق ایم این اے بھائی آئے اور انہوں نے کمشنر راولپنڈی سے درخواست کی کہ جو ہماری میٹرو بسیں چل رہی ہیں عوام کا مطالبہ ہے، صرف مسلم لیگ (ن) کے ورکر کا مطالبہ نہیں ہے بلکہ عوام کا مطالبہ ہے، ایک لیڈی ڈاکٹر کا مطالبہ ہے، ایک نرس کا مطالبہ ہے، ایک وکیل کا مطالبہ ہے، ایک طالب علم کا مطالبہ ہے، ایک تاجر کا مطالبہ ہے، ایک ورکر کا مطالبہ ہے اور ایک مزدور کا مطالبہ ہے کہ راولپنڈی میں میٹرو بس سروس کے لئے میٹرو بسوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ ملتان میٹرو بس دیکھیں، فیصل آباد میٹرو بس دیکھیں۔

جناب سپیکر! یہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ جب لاہور میں شروع ہو گا تو میں یقین اور دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ سے راولپنڈی کی عوام بھی اور نج لائن ٹرین کا منصوبہ مانگے گی، آپ سے فیصل آباد کی عوام بھی مانگے گی اور آپ سے ملتان کی عوام بھی یہی منصوبہ مانگے گی کیونکہ یہ عوام دوست منصوبہ ہے۔ ان کو ڈر یہ ہے کہ جو حال ان کا میٹرو بس بننے کے بعد ہوا تھا 2018 میں ان کے پاس جو باقی ماندہ نشستیں آئی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی مسلم لیگ (ن) انہی خدمت کے جذبوں کے تحت اور جو خدمت کے نشان چھوڑیں ہوں گے اور نج لائن ٹرین منصوبوں کی طرح چھوڑیں ہوں گے ان کی بدولت ہم پنجاب کے باقی ماندہ علاقوں سے بھی ان کا صفایا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور ان کے اورنج لائن ٹرین کے وژن کو سلام پیش کرتی ہوں۔ ہماری اپوزیشن کو کرنٹ افیئرز کا پتا ہے اور نہ ہی تاریخ کا پتا ہے۔ آپ انگلینڈ یا کسی بھی ملک کو دیکھ لیں جب وہاں کوئی پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو عوام voluntarily جگہیں دیتی ہے لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ نے پرانی انار کلی، کپور تھلہ ہاؤس یا جہاں سے ایک چپہ بھی زمین اس منصوبے کے لئے لی ہے اُس کو اِس کی قیمت سے زیادہ ادائیگی کی ہے۔ یہ وژن قوم کو آگے لے کر جانے کا ہے۔ کیا یہ دور تانگوں اور رکشوں پر سفر کرنے کا ہے؟ انہیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ اورنج لائن ٹرین کس کو کہتے ہیں۔ اپوزیشن سے اس کا مطلب پوچھیں۔ This is fast track system دنیا کے ہر ملک میں fast track system ہے لوگوں نے جلد اپنی منزل پر پہنچنا ہوتا ہے۔ یہ ہسپتالوں کی بات کرتے ہیں تو ہسپتال جانے کے لئے کوئی سواری تو ہو۔ ہم نے انقلابی اقدامات کئے ہیں کالج اور یونیورسٹیاں بنائی ہیں وہاں پہنچانے کے لئے بھی تو میاں صاحب نے انقلابی قدم اٹھانا تھا۔ یہ اسی کا حصہ ہے۔ آپ CPEC کو لے لیں۔ اس سے پہلے چائنا کی ہمارے لئے لازوال دوستی کی نشانی شاہراہ قراقرم ہے۔ اب میں اس عظیم دوست چائنا اور پاک چائنا دوستی کو سلام پیش کرتی ہوں۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی محنتوں کو سلام پیش کرتی ہوں۔ آپ دیکھیں کہ چائنا کی دوستی میں کتنا زبردست سسٹم بن رہا ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے آپ باہر کے ممالک کے لوگوں کو یہاں attract کریں گے اور یہاں انڈسٹری لگے گی۔ شیر شاہ سوری کیوں مشہور ہے کیونکہ انہوں نے سڑکوں کا جال بچھایا تھا۔ اب ان کو اصل تکلیف یہ ہے کہ آئندہ آنے والے الیکشن کے لئے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے انتہائی انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ ہم نے تو چھوٹے سکول کے بارے میں بھی اصلاحات پیش نہیں کیں سوائے لڑنے کے انہیں کچھ نہیں آتا۔ پاک چائنا دوستی، اورنج لائن ٹرین سسٹم اور میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 25۔ مئی 2016 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 25۔ مئی 2016

(یوم الاربعاء، 17۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 14

1163

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے 11-2010 اور 12-2011 پر بحث

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے 11-2010 اور 12-2011 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

1165

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

بدھ، 25۔ مئی 2016

(یوم الاربعاء، 17۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11:00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَهُ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلۡأَرۡضِ وَلَهُ ٱلۡحَمۡدُ فِى ٱلۡأٓخِرَةِ‌ؕ وَهُوَ ٱلۡحَكِيمُ ٱلۡخَبِيرُ ۝١ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيهَا‌ؕ وَهُوَ ٱلرَّحِيمُ ٱلۡغَفُورُ ۝٢ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأۡتِينَا ٱلسَّاعَةُ‌ؕ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتَأۡتِيَنَّكُمۡ عَـٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِ‌ۖ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلۡأَرۡضِ وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ مُّبِينٍ ۝٣ لِّيَجۡزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ‌ؕ أُوْلَـٰٓئِكَ لَهُم مَّغۡفِرَةٌ وَرِزۡقٌ كَرِيمٌ ۝٤

سُوۡرَةُ سَبَاٍ آیات 1 تا 4

سب تعریف اللہ ہی کو (سزاوار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے یعنی) وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) خبردار ہے (1) جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اُس پر چڑھتا ہے سب اُس کو معلوم ہے اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے (2) اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں (آئے گی) میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے

والا (ہے) ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز اس سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے (3) اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔ یہی ہیں جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے (4)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرے آقا میرے لجپال مدینے والے
سب کے حالات بدل ڈال مدینے والے
صدقہ حسینؓ کا بھر دیجئے جھولی سب کی
سب کو کر دیجئے خوشحال مدینے والے
آل اطہار کے میں گیت ہمیشہ گاؤں
خوش رہے مجھ سے تیری آل مدینے والے
اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں سنہری جالی
مجھ کو بُلوائیے ہر سال مدینے والے

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 3111 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس سوال کو دیئے ہوئے دو سال چار ماہ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس سوال کے علاوہ پانچ اور بھی سوالات ہیں جن کے جوابات آپ کے محکمہ کی طرف سے نہیں آئے لہٰذا اس کو explain کریں کہ جوابات کیوں نہیں آئے؟اس کی انکوائری کیجئے اور آئندہ اجلاس میں جب آپ کے محکمہ کا نمبر آئے گا تو آپ کو پوری طرح سے یہ بتانا پڑے گا کہ ان کے خلاف آپ نے کیا کارروائی کی ہے اور ذمہ داری کیسے fix کی ہے، یہ آپ ہمیں ایوان میں آکر بتائیں گے؟ باقی پانچ سوالات ہیں ان کے جوابات بھی نہیں آئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!جب تک آپ سخت action نہیں لیں گے اس وقت تک ایسے ہی چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن کو کہہ دیا ہے۔I told him, I would take action

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!یہ روٹین میں شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے ایک request کرنا چاہوں گا۔ یہ میرا پہلا سوال ہے اور اگر آپ دیکھیں تو اس کو اڑھائی سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس سوال کو kindly کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ وہاں action ہو۔

جناب سپیکر: نہیں۔ایسے نہیں ہوگا۔ میں نے اُن کو کہہ دیا ہے اور اگر refer کرنا پڑا تو بعد میں دیکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 6074 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذرا مہربانی کر کے ہمت کریں کیونکہ یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہے کہ اتنے اتنے عرصے سے سوال پڑے رہیں اور اُن کا جواب ہی نہ آئے۔ کم از کم آپ سوالوں کے جواب تو دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ پر یہ پابندی ہے کہ جواب نہیں دینا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم سَر آنکھوں پر ہے۔

جناب سپیکر: میں چھ سوالوں کی بات آپ سے کر رہا ہوں لیکن اب ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال آ رہا ہے اس کا جواب دیجئے گا۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6074 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6074: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین گریڈ 1 تا 15 کو ریگولر کرنے کے لئے پالیسی، نوٹیفکیشن تاریخ یکم مارچ 2013 کی روشنی میں جاری ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے کون کون سے محکموں نے مذکورہ نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کرتے ہوئے کتنے ملازمین کو ریگولر کیا ہے، محکمہ وار رپورٹ پیش کریں؟

(ج) جن محکموں اور دفاتر نے اپنے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر نہیں کیا کیا وہ نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین (گریڈ ایک تا 15) کو ریگولر کرنے کے لئے پالیسی نوٹیفکیشن یکم مارچ 2013 کو جاری ہوا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن محکموں نے متذکرہ نوٹیفکیشن پر عمل کرتے ہوئے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا ہے ان کی محکمہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا نوٹیفکیشن پنجاب بھر کے تمام سرکاری محکموں میں عملدرآمد کے لئے جاری کیا گیا ہے سوائے پراجیکٹ کنٹریکٹ ملازمین۔ تاہم نوٹیفکیشن پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجوہات ہر جگہ مختلف ہو سکتی ہیں۔ جن میں ملازمین کی عمر، تعلیم اور ڈومیسائل سے متعلقہ کاغذات کی عدم دستیابی و تصدیق وغیرہ شامل ہیں کیونکہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن پنجاب سول سرونٹ ایکٹ اور رولز 1974 کی چند شرائط (جو کہ نوٹیفکیشن مذکورہ میں درج ہیں) سے مشروط ہے۔ بہر حال ہر ایک محکمہ میں اس پر عملدرآمد کے لئے تگ و دو جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے کچھ محکموں کی نشاندہی کی ہے جس طرح لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن، پبلک پراسیکیوشن، پنجاب پبلک سروس کمیشن، ہیومن ریسورس، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ایڈہاک یا کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیوں نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): ہوم اور دوسرا محکمہ کون سا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے تین چار محکمے گنوائے ہیں۔ شاہ صاحب! آپ دوبارہ بتا دیں کیونکہ وہ سوالات دیکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن، پبلک پراسیکیوشن، پنجاب پبلک سروس کمیشن، ہیومن ریسورس، ہوم ڈیپارٹمنٹ، گورنر سیکرٹریٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ میں نے ان سے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ ان محکموں کے لوگوں کو regularize کیوں نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! معزز ممبر کے جز (ج) کا جواب ذرا ملاحظہ فرمالیں اور اگر کہتے ہیں تو میں پڑھ بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، یہ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا گیا ہے۔ اب آپ اُن کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے اندر ہمارے کنٹریکٹ کے ملازمین جو اس پالیسی کے اندر آتے ہیں اُن کی کل تعداد 14 ہزار 956 ہے جن میں سے مختلف محکموں، attached محکموں اور مختلف پراجیکٹس میں اس وقت کنٹریکٹ پر ملازمین کام کر رہے ہیں اُن تمام کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ہم نے جواب کے ساتھ دے دی ہے۔

MR SPEAKER: Order please, order please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن کے تحت جن لوگوں کو regularize کر دیا ہے اُن کی تعداد بھی بتا دی ہے اور باقی 4019 رہتے ہیں جبکہ 10 ہزار 937 ملازمین کو ہم نے ریگولر کر دیا ہے۔ جو 4019 ملازمین رہتے ہیں اُن میں کچھ لوگوں کے documents کی تصدیق ہے، کچھ لوگوں کے ڈومیسائل کی تصدیق ہے اور کچھ لوگوں سے documents مانگے گئے ہیں جنہوں نے ابھی تک ہمیں نہیں پہنچائے جبکہ تمام محکموں کے جو competent لوگ ہیں وہ اس process کو تیز کر رہے ہیں۔ ہم نے اس پر direction دیتے ہوئے ایک افسر کو مقرر کر دیا ہے جو ان کو follow up کرے گا اور ہم بہت جلد ان کا ریگولر کا کیس مکمل کر دیں گے۔ جن لوگوں کا بنتا ہو گا اُن کو ہم within three months مکمل کر لیں گے اور جو اس معیار پر پورا نہیں اترتے ہوں گے اُن کو as per law/policy جواب دے دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کی تفصیل میں دو تین خانے بنائے ہوئے ہیں، ایک regularized اور ایک yet to be regularized کے بنائے ہوئے ہیں جس کی تعداد بھی انہوں نے پڑھ دی ہے حالانکہ میں نے چار پانچ specific محکموں کے بارے میں سوال کیا تھا۔ منڈا صاحب باصلاحیت آدمی ہیں جنہوں نے اس کو پڑھ کر، جوڑ توڑ کر اور اوپر نیچے کر کے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو جواب اچھا نہیں لگا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اچھا لگا ہے اور میں نے تعریف کر دی ہے۔

جناب سپیکر: اب انہوں نے صحیح بات کر دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جیسا کہ منڈا صاحب نے بتایا ہے کہ ہم 4019 ملازمین کو تین ماہ کے اندر اندر regularize کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے اُن کو rules and regulations کے مطابق regular کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کو سمجھتا ہوں کہ rules and regulations کے مطابق ہی regularize ہوں گے لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میری ذاتی معلومات کے مطابق کیونکہ میں ایس اینڈ جی اے ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بھی جاتا رہتا ہوں تو ڈیڑھ سو کے قریب ایسی categories ہیں جو کہ محروم رہ گئی ہیں۔ پچھلے دنوں آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن نے کافی محنت کی تو وزیر اعلیٰ نے ان کے گریڈ اپ گریڈ کئے ہیں جو کہ بہت اچھا کیا ہے اور میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ عباسی صاحب سے پوچھ لیں کہ آپ کو یہ بات کہنی چاہئے یا نہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی،

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب کی تحسین والی بات پر clapping ہو جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہماری اسمبلی کا بھی کچھ کام اس طرح رہ گیا ہے اور باقی جو ڈیڑھ سو کے قریب categories رہ گئی ہیں، کیا آنے والے بجٹ میں left over categories جس میں پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ بھی شامل ہیں، اس کو انشاء اللہ regularize کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Regularize کرنے کی جو پالیسی competent authority نے notify کی ہے،

اس کے ambit میں اس کے دائرہ اختیار کے اندر جو جو لوگ آتے ہوں گے ان کا انشاء اللہ تعالیٰ تین مہینوں کے اندر فیصلہ کر دیں گے، جو اہل ہوں گے، جن کے documents پورے ہوں گے، جو اس معیار اور terms & conditions کو fulfill کرتے ہوں گے انہیں ہم regularize کر دیں گے۔ جو رہ جائیں گے جن کا کیس اس معیار کے ambit یا اس کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا انہیں ہم intimate کر دیں گے۔ رہی بات پنجاب اسمبلی کی تو ڈاکٹر صاحب میرے سے زیادہ سینئر ہیں اور انہیں بھی پتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ملازمین ایس اینڈ جی اے ڈی کے ملازمین نہیں ہیں اور وہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے under نہیں آتے بلکہ وہ ایک independent ادارہ کے ملازمین ہیں جو کہ جناب سپیکر کے زیر سایہ کام کرتے ہیں جنہیں جناب نے regular کرنا ہے اور وہ ہمارے ذمہ نہیں ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس کے بارے میں اگر مجھ سے پوچھیں گے تو میں آپ کو علیحدگی میں بتا دوں گا اور جب آپ کا جی چاہے مجھ سے پوچھ لینا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے جو ملازمین ابھی ریگولر نہیں ہوئے تو اس حوالے سے بطور ممبر پنجاب اسمبلی ہماری بھی گزارش ہو گی کہ ان کا کیس بھی فوری طور پر proceed کرنا چاہئے، expedite کرنا چاہئے اور اسی طرح انہیں بھی ریگولر کرنا چاہئے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں انہیں ساتھ ہی یہ بھی کہہ دوں گا کہ محکمہ شہری دفاع کے ڈرائیور اور نائب قاصد اٹھارہ اٹھارہ، بیس بیس سال سے daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ Daily wages کا بڑا عجیب و غریب طریق کار ہوتا ہے کہ 89 days کے آرڈر کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! اپنے ادارے کی آپ بات کریں اور دوسروں کو نہ چھیڑیں۔ آپ اپنی بات کریں اور وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Daily wages، کنٹریکٹ ملازمین اور ریگولر ملازمین three independent different categories ہیں اور daily wages تو ہوتے ہی جز وقتی کام کے لئے ہیں یعنی جب ضرورت ہوتی ہے تو تب انہیں terms & conditions پر offers کی جاتی ہیں جنہیں وہ

accept کرتے ہیں تو ان کو پھر ملازم رکھا جاتا ہے۔ ان کو regular کرنے کا کوئی استحقاق as per policy and as per law نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو یہ نیا سوال دے دیں جس کا ہم جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ آخری بات کر رہا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ daily wages پر رکھنے کا طریق کار یہ کرتے ہیں کہ اسے 89 days کے لئے رکھتے ہیں اور ایک دن کا وقفہ ڈال کر پھر ان کے order کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پھر extend کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پھر اس کو 89 days کے لئے کر دیتے ہیں۔ جس طرح معزز پارلیمانی سیکرٹری چودھری علی اصغر منڈا نے ماشاء اللہ بڑے خوبصورت طریقے سے حالات و واقعات، ہاتھ اوپر اور نیچے کر کے ساری پوزیشن بتائی ہے تو یہ اس طرح دو نمبری کرتے ہیں اور غریب بے چارے کا استحقاق مر جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب وہ اگر احتجاج کرے گا تو اس کے لئے you are hereby relieved from this department پروانہ تیار کرنے میں ایک منٹ لگے گا کیونکہ وہ بے چارہ daily wages پر ہوتا ہے۔ وہ اپنا رونا کہیں رو نہیں سکتا اور یہ اسمبلی اسی لئے بنی ہے جہاں پر میں نے point out کیا ہے۔ ٹھیک ہے وقتی طور پر آپ کو ضرورت پڑی، دو ماہ کے لئے، تین ماہ کے لئے اور چھ ماہ کے لئے رکھ لیں لیکن بیس بیس سال کے لئے یہ جو دھوکا دہی اور دو نمبری ان کے ساتھ ہوتی ہے کہ 89 days ایک دن کا وقفہ پھر 89 days اور پھر یہ سلسلہ سالہا سال چلاتے ہیں تو معزز پارلیمانی سیکرٹری اس practice کو کب ختم کریں گے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اس سلسلے میں قانون سازی کروائیں ناں۔ آپ legislation کروالیں۔ اگلا سوال نمبر 6975 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7210 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7238 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:۔ جی او آر III کی رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

*7238: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جی او آر III لاہور میں کتنی رہائش گاہیں ہیں۔ یہ کس کس گریڈ کے ملازمین کو الاٹ کی جا سکتی ہیں؟

(ب) ان رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ملازمین کے نام، محکمہ مع عہدہ و گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت کس کس رہائش گاہ میں کون کون سے افراد غیر قانونی رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، رہائش کا نمبر اور وہ کب سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کالونی میں کافی رہائشی ایسے ہیں جو کہ غیر قانونی طور پر توسیع لے کر رہائش پذیر ہیں اور مزید توسیع کے لئے ان کے کیس اتھارٹی کے پاس ہیں؟

(ہ) کیا حکومت حاضر سروس ملازمین کی بہتری اور ان کو رہائش گاہوں کی فراہمی کے لئے ایسی غیر قانونی توسیع میں مزید ایکسٹنشن نہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) جی او آر۔ III، شادمان میں کل 310 رہائش گاہیں، جن میں سے کیٹیگری۔ بی کی 114 اور کیٹیگری۔ سی کی 196 رہائش گاہیں ہیں۔ یہ رہائش گاہیں الاٹمنٹ پالیسی، ایس اینڈ جی اے ڈی (ترمیم شدہ۔ 2009) کے Appendix-IV میں مندرج عہدہ کے افسران کو الاٹ کی جاتی ہیں، جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن کو مجاز اتھارٹی نے مزید رہائش کی اجازت دی ہوئی ہے وہ غیر قانونی رہائش کنندہ میں شمار نہیں ہوتے اور اس ضمن میں مجاز اتھارٹی نے جن کو مزید رہائش کی اجازت دی ہے ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سب کو توسیع نہیں دی جاتی۔ البتہ بعض رہائش کنندگان کے peculiar circumstances کو مدنظر رکھتے ہوئے بمطابق قانون مجاز اتھارٹی توسیع دیتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نیچے جز(ہ) سے شروع کرنا چاہتا ہوں کہ کون سے حالات ہیں جن کی وجہ سے توسیع دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جن لوگوں کی الاٹمنٹ کے عرصہ میں extension کی جاتی ہے وہ case to case vary کرتی ہے for example ایک ملازم ریٹائرڈ ہوا اور اس کے فوری بعد۔۔۔

جناب سپیکر: Advocate Vs Advocate چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): اللہ مہربانی کرے گا۔ ایک سرکاری ملازم ریٹائرڈ ہوا تو اس کے ریٹائرڈ ہونے کے تھوڑے دن بعد ہی، اس کا چھ ماہ کا عرصہ ابھی پورا نہیں ہوا جو کہ اس کا compulsory عرصہ ہے جس میں اس نے vacate کرنا ہوتا ہے، اس کی وفات ہو جاتی ہے تو اس کی بیوہ کو ایسے حالات میں competent authority بلکہ ACS صاحب یا کوئی scale wise وزیر اعلیٰ اس کی authority بنتے ہیں تو انہیں case refer ہوتا ہے۔ اس کے circumstances کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی اہم وجوہات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کو consider فرماتے ہوئے ہمدردانہ غور کرتے ہوئے انہیں ایک مناسب وقت تک توسیع دی جاتی ہے۔ کوئی ساری زندگی کے لئے، کوئی لامحدود یا لامتناہی وقت کے لئے توسیع نہیں دی جاتی بلکہ وہ بھی چار، چھ مہینے یا سال کے لئے ہوتی ہے جو کہ ضرورت کے تحت ہوتی ہے جسے آپ Carlson theory بھی کہہ لیں یا نظریہ ضرورت بھی کہہ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دیئے گئے annexure کے صفحہ 11 پر سیریل نمبر 221 میں مسز پروین ریاض حسین ایسوسی ایٹ پروفیسر (ریٹائرڈ) کے آگے remarks میں لکھا ہے کہ:

> She was granted extension up to 06-08-2015 in compliance of CM's direction her request for further three years, extension was regretted by the Chief Minister thus she is illegal occupant of the said residence

w.e.f 07-08-2015 Vacation Notice was issue to her on 07-10-2015 instead of vacating the residence. She has filed writ petition in Lahore High Court Lahore and had obtained the stay order. Hence the matter is subjudice

جناب سپیکر! یہ میں نے اس لئے پڑھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی contempt کا notice آئے گا تو انشاء اللہ آپ کو ہی آئے گا اور مجھے اس میں ملوث نہ کریں۔ مہربانی کریں اور ذرا سوچ سمجھ کر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف آپ کی تھوڑی سی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! Matter is subjudice in the court!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور بالکل ہائی کورٹ میرے لئے اور آپ کے لئے بلکہ سب کے لئے معزز ہے۔ اس لسٹ میں آدھے کیسز اسی طرح ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک ایک پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی نہیں، اتنا وقت میرے پاس نہیں ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک آدمی کا حق بنتا تھا، انہوں نے پہلے extension بھی لے لی اور پھر جب یہاں سے case regret ہو گیا تو انہوں نے وہاں کسی نہ کسی عدالت سے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے پڑھ دیا اور اب دوبارہ اس کو نہ چھیڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جن لوگوں کو ان کی جگہ کے الاٹمنٹ آرڈر ہو چکے ہیں جب vacation ہو گی تو اگلا بندہ آئے گا جس کے الاٹمنٹ آرڈر ہو چکے ہیں تو اس پر یہ کب تک عملدرآمد کروائیں گے، ان کیسز کا کیا status ہے اور انہیں کس طرح pursue کرنا ہے؟

جناب سپیکر: منڈا صاحب! آپ یہ کیس ان کو دے دیں ہائی کورٹ سے یہ خود نمٹیں گے۔ آپ کیس ان کے حوالے کریں یہ پیروی کرائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا سوال کر رہے ہیں اور وہ کیا جواب دیں، کیا آپ عدالت کو پابند کر سکتے ہیں؟ It is not possible for you and me. نہیں کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو next الاٹمنٹ ہوئی ہے انہیں کب تک یہ possession دے دیں گے؟

جناب سپیکر: اگر عدالت میں case ہو گا تو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ Court کے علاوہ بھی cases ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر کے متعلق جیسے آپ نے فرمایا تو مجھے بھی تھوڑا سا اندازہ ہے کہ یہ law کے student ہیں جناب بھی ہیں اور میں بھی ہوں تو جناب نے بڑی اچھی وضاحت فرمائی ہے۔ میں اتنی عرض ضرور کروں گا کہ ایک female جو کہ Government Officer تھیں نے اپنے peculiar circumstances کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ سے extension مانگی تو حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے extension دے دی اور جب اس نے further extension مانگی تو حالات اور پالیسی اجازت نہیں دیتی تھی تو انہوں نے نہیں دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے اس طرح کے decisions قابل ستائش ہیں۔

جناب سپیکر! پھر اگر ایک claimant عدالت عالیہ میں چلا گیا ہے اور عدالت نے stay کیا ہوا ہے تو جو matter pending ہے Honourable Court میں اُس کو ہم اسمبلی floor پر discus بھی نہیں کر سکتے، ہم اُس کو پوری توجہ کے ساتھ follow up کر رہے ہیں، ہمارے لاء آفیسر اُس کو پوری طرح follow up کر رہے ہیں جو کیسز عدالت سے stay order کی وجہ سے pending ہیں اور الاٹمنٹ رکی ہوئی ہے اُس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ میں آپ کو اسمبلی floor پر ہی یہ undertaking دیتا ہوں کہ ہم پوری دیانتداری کے ساتھ، پوری consultation کے ساتھ، پوری تندہی کے ساتھ ہم اُن کے stay کو vacate کروانے کے لئے، اُن کیسز کو dispose of کروانے کے

لئے قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے مکمل پیروی کریں گے اور جلد از جلد جو الاٹیز ہیں اُن کو گھروں کا قبضہ دلائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے آپ کا سوال سن لیا ہے انہوں نے جواب بھی دے دیا ہے آگے بھی معزز ممبران کے سوال ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منڈا صاحب ایڈووکیٹ ہیں میرے اُستاد بھی ہیں میں صرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا اُستاد کون ہو سکتا ہے؟ میں نہیں سمجھتا یہ آپ کے اُستاد ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بھی ہیں۔

جناب سپیکر: میں تو اُستاد نہیں ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ دوسرے معنوں میں اُستاد کہہ رہے ہیں اُس معنوں میں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: کچھ بھی معنے ہوں بہر حال میں ان کا اُستاد ہوں اور نہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ان کا اُستاد ہوں میں تو اس بات کو نہیں مانتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو شاگرد ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صفحہ نمبر 4 سیریل نمبر 18 پر تھوڑی سی توجہ دلانا چاہتا ہوں 18 نمبر سیریل پر کوئی stay order نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو ریٹائرڈ ہو گئے ہیں اور جن کی جگہ پر کسی اے بی سی ڈی نے آنا ہے تو اُن کو ایک الاٹمنٹ ہوئی ہے یہ کب تک اس پر عملدرآمد کروادیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وہ قانون قاعدے کے مطابق کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور اُس پر کوئی stay order بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ سیریل نمبر 18 کے بارے میں کہہ رہے ہیں اس کے بارے میں ان کو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم اپنی الاٹمنٹ پالیسی پر بڑی سختی سے عملدرآمد کر رہے ہیں اور اُس پر کاربند ہیں۔ یہ جو ہمارا جواب ہے یہ اُس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر تو اس میں کوئی عدالتی stay نہ ہو اور ہمارے ریکارڈ کے مطابق جو میرے پاس انفارمیشن ہے stay نہیں ہے تو ہم جلد از جلد پالیسی کے مطابق within one month اُس کا قبضہ دلوادیں گے اور اگر کوئی عدالتی حکم آڑے آیا جس کے ہم سب پابند ہیں عدالتوں کا احترام ہم سب پر لازم ہے اگر کوئی عدالت کا stay آڑے نہ آیا تو ہم within one month اس کا قبضہ دلوادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 5588 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس کو وقفہ سوالات کے ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس دوران آگئیں تو اس سوال کو take up کرلیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6200 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2009 سے اب تک تعینات ہونے والے سیکرٹری قانون سے متعلقہ تفصیلات

*6200: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اکتوبر 2009 سے اب تک کون کون سے آفیسرز بطور سیکرٹری قانون کے عہدے پر تعینات رہے ہیں، کیا موجودہ سیکرٹری قانون کو ریٹائرمنٹ کے بعد re-employed تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) موجودہ سیکرٹری قانون کتنے عرصہ سے تعینات ہے، اس کو کتنی بار extension کس قانون کے تحت دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) موجودہ سیکرٹری قانون کو کون کون سی مراعات (تنخواہ، پٹرول، گاڑی وغیرہ) دی جارہی ہے، package کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) موجودہ سیکرٹری قانون re-employed سے قبل اس کی ریٹائرمنٹ کون سے سکیل میں اور کون سی تاریخ کو ہوئی، ریٹائرمنٹ کے وقت، سکیل، مراعات کون سی کمیٹی نے منظوری کی مکمل مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) مئی 2009 سے قبل محکمہ قانون میں سیکرٹری اور دیگر افسران حاضر سروس عدالتی افسران مقرر کئے جاتے تھے تاہم مئی 2009 میں سپریم کورٹ کے پالیسی ساز ادارے نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ کوئی حاضر عدالتی افسر حکومت کے کسی عہدہ پر بشمول محکمہ قانون میں خدمات سرانجام نہیں دے گا۔ اس پالیسی کے نتیجے میں مئی 2009 کے آخر میں یکمشت تمام عدالتی افسران محکمہ قانون سے چلے گئے اور محکمہ قانون میں مکمل طور پر افسران کا خلا پیدا ہوگیا۔ سیکرٹری قانون کی تقرری کے لئے حکومت نے ایک اعلیٰ سطحی سرچ کمیٹی بنائی۔ روزنامہ "نوائے وقت" اور روزنامہ "دی نیوز" میں اشتہارات شائع کئے گئے۔ ان اشتہارات کے جواب میں بارہ امیدواران نے سیکرٹری قانون کے عہدہ کے لئے درخواستیں جمع کروائیں۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر چار امیدواران کو منتخب کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے سفارش کی کہ ان میں سے چاروں امیدواران کے انٹرویو کئے اور 09-10-15 کو ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی کو بطور سیکرٹری قانون تعیناتی کی منظوری دی۔ موجودہ سیکرٹری قانون کو re-employ نہ کیا گیا ہے بلکہ ان کی تقرری صاف اور شفاف طریقہ سے مارکیٹ سے تقابلی بنیادوں پر بذریعہ اشتہار اخبارات اور اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ذریعے کی گئی ہے۔

جون 2009 سے لے کر 18۔اکتوبر 2009 تک مسٹر فرحان عزیز خواجہ اور مسٹر منصور قادر کے پاس سیکرٹری قانون کا اضافی چارج رہا ہے 2009-10-19 کو موجودہ سیکرٹری قانون نے عہدہ سنبھالا۔

(ب) ابتدائی طور پر یہ تقرری 2 سال کے لئے اکتوبر 2009 میں کی گئی اور پھر دو مرتبہ 2، 2 سال کے لئے ان کی تقرری میں توسیع کی گئی۔ یہ تقرری ان کی خدمات اور قابلیت کے پیش

نظر Contract Appointment Policy کے تحت کی گئی۔ موجودہ سیکرٹری قانون کی مدت ملازمت 2015-10-18 تک ہے۔

(ج) موجودہ سیکرٹری قانون کو I-MP سکیل دیا گیا ہے اور وہ اس سکیل کے مطابق ہی تنخواہ، ہاؤس رینٹ، اور یوٹیلٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں۔ اس سکیل کی باقی مراعات بھی انہیں حاصل ہیں۔ بمطابق سکیل وہ 1600cc گاڑی استعمال کرنے کے مجاز ہیں تاہم ان کے استعمال میں 1300cc گاڑی ہے جس کا نمبر LEG-1002 (ماڈل 2012) ہے ماہانہ پٹرول کی حد 340 لٹر ہے۔ طبی مراعات اور رخصت دوسرے افسران کی طرح قانون کے تحت انہیں حاصل ہیں کیونکہ ان کی تقرری بطور سیکرٹری pensionable نہیں اس لئے ہر سال کے اختتام پر ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر گریجویٹی دی جاتی ہے۔ تاہم بطور ریٹائرڈ سیکرٹری اسمبلی وہ پنشن کے حقدار ہیں حکومت اور سیکرٹری قانون دونوں ایک ماہ کے نوٹس پر کنٹریکٹ منسوخ کر سکتے ہیں یا ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر ادائیگی کے عوض فوری طور پر سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

(د) جز (د) کا تعلق حکومت پنجاب سے نہ ہے اس کے متعلق معلومات اسمبلی سیکرٹریٹ میں میسر ہوں گی۔

محکمہ قانون نے سیکرٹری اسمبلی کو مورخہ 15-06-26 کو تحریر کر دیا تھا کہ پنجاب اسمبلی کے قواعد و انضباط کار 1997 کے قاعدہ 59 کے تحت اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلقہ سوالات کی بابت استفسار نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اس جز کو ناقابل پذیرائی قرار دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں تھوڑا سا میں آپ کو گزارش کرتا ہوں کہ اس سوال کے جز (د) میں جو آپ نے بات پوچھی ہے اس کے متعلق معلومات میرے پاس ہیں میں آپ کو اپنے آفس میں بتا دوں گا اگر آپ تشریف لے آئیں، پنجاب اسمبلی کے قواعد و انضباط کار 1977 کے قاعدہ 59 کے مطابق اس کو یہاں discuss نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ رولز کے مطابق ہے ورنہ میں یہاں پر ابھی ضمنی سوال کرنے والا تھا ماہ اپریل 2012 کو فنانس کمیٹی کی آپ کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی اُس پر عملدرآمد نہیں ہوا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا اس بارے میں پھر بیٹھ کر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: On her behalf جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6423 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6423: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران چوبرجی گارڈن اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور کے علاوہ دیگر سرکاری کالونیوں میں مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے آپریشن کئے، اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں موجود تمام سرکاری رہائش گاہوں میں اس وقت متعدد رہائش گاہیں ایسی ہیں جو ناجائز قابضین کے پاس ہیں، حکومت مذکورہ رہائش گاہیں کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اسٹیٹ آفیسر صاحب، مجسٹریٹ صاحب اور متعلقہ عملہ سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور کے علاوہ دو سرکاری کالونیوں یعنی پونچھ ہاؤس کالونی اور جوہر ٹاؤن کالونیوں میں مذکورہ سالوں کے دوران خالی کروائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی ناجائز قابض کے خلاف پالیسی / قانون کے تحت بید خلی کی کارروائی شروع کر دی جاتی ہے البتہ 73 سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں جن میں سے 54 ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی حاصل کئے ہوئے ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایسے قابضین کے معاملات میں اسٹیٹ آفس عدالتوں میں

مکمل پیروی کرنے کے بعد ضروری کارروائی عمل میں لاتا ہے جبکہ 19 ملازمین کی مدت میعاد ختم ہونے کے بعد بید خلی کی کارروائی جاری ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ کسی بھی ناجائز قابض کے خلاف پالیسی / قانون کے تحت بید خلی کی کارروائی شروع کر دی جاتی ہے البتہ 73 سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں جن میں سے 54 ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی حاصل کئے ہوئے ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جو Annexure-B دیا گیا ہے اُس میں 39 لوگوں کی تفصیل ہے تو یہ 54 باقی کہاں ہیں؟ کہا کچھ جا رہا ہے کیا کچھ جا رہا ہے، کون سی بات درست ہے کون سی بات غلط؟ یہ سائن شُدہ ہے اس کے اوپر stamp لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرما رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 39 کے اوپر stamp اور سائن کئے ہوئے ہیں اُس کے آگے کوئی missing نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کو بتا دیں کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، کیا کہا؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے 39 کی لسٹ دی ہے اور یہاں آپ نے 54 کہا ہے اُن کے بقول اس میں تضاد کیوں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کس سوچ میں پڑھ گئے ہیں۔ اب تو ان کے پاس بوٹی بھی آ گئی ہے یہ ذرا ارشاد فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بڑی دیر بعد پوچھا ہے اُسی وقت پوچھ لیتے میں اُسی وقت کر دیتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں دو باتیں کہہ دی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں بتاتا ہوں وہ جو کہہ رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں کہ اُن کی تعداد 54 ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ نے لسٹ یہاں دی ہے وہ 39 کی ہے اتنی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! جو accurate تعداد وہ 39 ہے یہ 54 والی لسٹ پرنٹنگ میں کوئی clerical mistake ہے یہ 39 تعداد ہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ذرا اسی بات پر غور کر لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! اس میں غور کرنے والی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں غور کرواتا ہوں۔ یہ کل تعداد 73 بتائی گئی ہے 54 اور 19 دو الگ الگ بتائے گئے ہیں ان دونوں کو ملائیں تو 73 بنتے ہیں اب یہ کس کس جھوٹ کو چھپائیں گے، کس کس غلطی پر اس طرح پردہ ڈالیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! اس میں غلطی والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پھر اُوپر سے شروع ہو جائیں اوپر جھوٹ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! ہم بتا رہے ہیں جو اس وقت ناجائز قابضین ہیں وہ 73 ہیں اور جن کے عدالتوں میں کیس pending ہیں وہ 39 ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! باقی کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! باقی کے خلاف proceeding چل رہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ تو انہوں نے کہا کہ 19 کے خلاف proceeding چل رہی ہے یہ لسٹ 19 کی ہے۔ کس کو کہیں گے دونوں لسٹیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب یہ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو میں اسی floor پر یہ جو confusion ہے اسے دور کر دیتا ہوں، میں ابھی اس کی correction کر کے دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ correction کر لیں اور کر کے floor پر بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی دے دیتا ہوں۔ یہ کارکردگی والی بات نہیں ہے یہ clerical mistake ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ mistake ہے ہی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ابھی clear کرتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کوئی بندہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے یا فوت ہو جاتا ہے تو اُس کو کتنی extension دی جا سکتی ہے؟ چھ ماہ تو اس کے پاس قانونی ہوتے ہیں، اس کے بعد کتنی مدت تک کی normal extension دی جا سکتی ہے یا دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چھ ماہ تو compulsory ملنے ہوتے ہیں۔ میں پھر عرض کروں گا کہ یہ case to case vary کرتا ہے۔ Competent authority ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب اس پر چار، چھ مہینے اور سال تک extension دے سکتے ہیں۔ اس کے بعد اگر زیادہ ضروری ہو تو وہ کیس ہم وزیر اعلیٰ کو refer کر دیتے ہیں۔ یہ case to case vary کرتا ہے۔ اگر ایک بیوہ عورت ہے اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور سرکاری ملازم اپنی ریٹائرمنٹ کے فوری بعد فوت ہو جاتا ہے، اس کے پاس کوئی source of income نہیں ہوتا اور اس کے پاس رہنے کے لئے کوئی گھر نہیں ہوتا تو اس طرح کے یہ special circumstances ہوتے ہیں۔ ان پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے، میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور

پالیسی کے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے وزیر اعلیٰ کو رولز آف بزنس میں جو اختیارات حاصل ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے یہ پالیسی میں توسیع کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جو مدت دی جاتی ہے وہ بھی ختم ہو جائے تو اس کے بعد vacate کرانے میں اندازاً کتنا ٹائم لگ جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اس میں عدالتی حکم نہ ہو تو پھر within days یہ کام کیا جاتا ہے۔ اس میں پالیسی کے مطابق ایک process ہوتا ہے کہ ان کو نوٹس دیا جاتا ہے، اس کے بعد ہمارا سپیشل جوڈیشل جسٹس موقع پر جا کر گھر خالی کرواتا ہے اور نئے الاٹی کے handover کر دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی لمبی چوڑی سائنس نہیں ہے بلکہ جو پالیسی میں mentioned ہے اس ٹائم کو ہم completely follow کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری کے بیان کو درست مان لیا جائے تو یہ انیس افراد۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کا کیا مطلب ہے؟ ان کا بیان درست ہے قانون اور رولز کے مطابق کام کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ریکارڈ کچھ اور کہہ رہا ہے۔ یہ انیس افراد کی فہرست ہے جو غیر قانونی الاٹی ہیں، جن کے کیس کہیں نہیں ہیں، جن کو دی گئی مدت ختم ہو گئی ہے اور ان کو سال سال، ڈیڑھ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ اگر ان کا ایک ماہ مان بھی لیا جائے تو پھر یہ ڈیڑھ سال سے کیسے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ لوگ جن کا ٹائم expire ہو گیا اور وہ ابھی تک illegal possession میں بیٹھے ہیں، ہم نے جز (ج) میں ایک ایک کی detail بیان کی ہے۔ یہ کوئی ایک کیس بتائیں میں انہیں اس کا update بتا دیتا ہوں، جو ہمارے پاس update تھی وہ ہم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دی ہے۔ عدالتوں میں جو کیس pending ہیں ان میں ہم پوری تندہی اور دیانت داری کے ساتھ follow up کر سکتے ہیں لیکن ہم عدالتوں کو compel نہیں کر سکتے کہ اس کیس کو آج ہی dispose of کریں۔ ہمیں بھی احساس ہے کہ حاضر سروس ملازم جو گورنمنٹ کو اپنی services deliver کر رہا ہے اور

ایک وہ آدمی جو ریٹائرڈ ہو گیا ہے اور اس کا استحقاق بھی ختم ہو چکا ہے وہ بیٹھا ہے یہ گھر تو ان لوگوں کو ملنا چاہئے جو عوام اور گورنمنٹ کو اپنی services دے رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں عدالت کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی میں عدالت کی بات کر رہا ہوں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی extension ختم ہو گئی ہے اور ان کی detail دی ہوئی ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری کے بیان کے مطابق کہ ایک ماہ میں ختم ہو جاتا ہے تو انیس افراد کی لسٹ میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے period کو ختم ہوئے سال سال ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کی ذمہ داری fix کریں اگر وہ ایک ماہ کے دوران نہیں ہوتا تو پھر کسی کے ذمہ لگائیں تاکہ جو لائن میں لگے ہوئے ان لوگوں کو بروقت قبضہ مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جو 19 لوگ ہیں جن کی لسٹ ہم نے جز (ج) کے ساتھ لگائی ہوئی ہے ان کے خلاف جو جو کارروائی initiate کر رہے ہیں وہ تمام کی detail لگائی ہوئی ہے۔ یہ کوئی ایک کیس specified کر دیں میں اس کی وضاحت ان کو دے دیتا ہوں اگر اس میں کوئی کوتاہی ہو گی تو جو بھی ذمہ دار ہو گا اس کی ذمہ داری fix کریں گے اور اس کے خلاف قانونی طور پر proceed کریں گے۔ اس طرح general کہہ دینا کہ یہ سارے pending ہیں یہ کوئی proper ضمنی سوال نہیں ہے۔ ہم نے تمام کی وضاحت دی ہوئی ہے، اسمبلی floor پر دی ہے، پورا procedure adopt کرنے کے بعد competent authority نے vet کیا ہے، ان کے signature بھی موجود ہیں اور ہم اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے اس کے بعد اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ نمبر 2 پر جو صاحب ہیں ان کا میں پڑھ دیتا ہوں۔

He retired on 20-10-2013 and Policy extension has expired since 20-06-2014. He requested for allotment of the said residence to him through Chief Minister's directive and accordingly summary was submitted to

Chief Minister office twice which was finally regretted. Accordingly vacation notice was served upon him. Now, he has again managed a Chief Minister's directive requesting therein for regularization of the unauthorized period and retention of the said house up to 31-03-2016. Draft summery has been submitted.

جناب سپیکر! کہیں بھی اجازت نہیں ہے، تین سال گزر گئے لیکن اجازت کہیں نہیں ہے۔ یہ آنیاں جانیاں ہیں، یہ managed system ہے۔ انہوں نے point out کرنے کو کہا اور وہ میں نے کر دیا۔ کہیں بھی وزیر اعلیٰ کی اجازت نہیں ہے، کسی competent authority کی اجازت نہیں ہے۔ یہ ایک ماہ کی بات کر رہے ہیں اس کو تو تین سال گزر گئے ہیں۔ میں نے ایک کیس پڑھ دیا ہے باقی بھی ایسے ہی ہیں۔ یہ کیوں منڈا، منڈا ڈالتے ہیں؟ بات سیدھی ہے سیدھی کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آنیاں جانیاں بھی قانون کے مطابق ہو تو وہ ہم کریں گے۔ ہمارے معزز ممبر بھی پڑھے لکھے آدمی ہیں ان کو بھی پتا ہے کہ جب ایک matter competent authority کے پاس process میں ہے تو تب تک ہم اس میں کوئی ایسا ایکٹ نہیں کریں گے جو قانون کے زمرے میں نہ آئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو سمری اس وقت وزیر اعلیٰ آفس میں pending ہے جونہی اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر اس کا پچھلا عرصہ اس کو competent authority as per law as per rules approve کر دیتی ہے تو اس میں جو بھی rent ہو گا وہ ہم ان سے لیں گے۔ اگر ان کا illegal قبضہ ثابت ہو گیا تو ہم ان سے penal rent بھی لیں گے اور قانون کے مطابق penal rent خزانے میں جمع ہو گا۔ میں ان کو یہ بات ensure کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ جو ہمارے معزز وزیر اعلیٰ ہیں ان کے آفس میں ایک matter pending ہے ہم اس کو follow up کر سکتے ہیں لیکن ہم ان کو direction نہیں دے سکتے۔ وہ Chief Executive of Province ہیں، ان کے پاس ایک matter pending ہے جونہی decide ہو کر آتا ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔ اگر وہ ان کی سمری regret کر دیتے ہیں تو ہم یہ undertake کرتے ہیں کہ پالیسی کے مطابق ایک دن بھی ضائع نہیں کریں گے اور وہ خالی کروا کر نئے الاٹی کو الاٹ کر دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 6447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

***6447: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) مذکورہ فاؤنڈیشن کے دفاتر اور سٹاف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ فاؤنڈیشن کو مالی سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈ کس مقصد کے لئے مہیا کیا گیا؟

(د) مذکورہ فاؤنڈیشن نے اپنے قیام سے آج تک کتنی پبلک لائبریریاں کتنی لاگت سے کہاں کہاں بنوائی ہیں، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لاہور نوٹیفکیشن نمبر SO(PI)6-67/83 تاریخ 18-06-85 کے ساتھ ملا کر پڑھیں نمبر SO(PI) 6-67/83 تاریخ 23-06-85 کے مطابق 23۔ جون 1985 کو The Punjab Government Educational and Training Institutions Ordinance, 1960 کے تحت قائم کی گئی۔ (الف، ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کا موجودہ دفتر محکمہ ایجوکیشن گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ایک پرانی اور خستہ حال بلڈنگ میں واقع ہے جس میں فاؤنڈیشن اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ فاؤنڈیشن کا کل سٹاف 17 افراد پر مشتمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	رحمان آصف	ڈپٹی ڈائریکٹر	BS-18
2۔	خلیل احمد چیمہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)	BS-17
3۔	آمنہ مشتاق	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)	BS-17
4۔	محمد اجمل	اسسٹنٹ	BS-14

5۔	حماد شفیق	سٹینوگرافر	BS-14
6۔	راشد منیر	اکاؤنٹنٹ	BS-14
7۔	ساجد بشیر	سینئر کلرک	BS-09
8۔	سالمان اسلام	جونیئر کلرک	BS-07
9۔	فضل الہٰی	ڈرائیور	BS-06
10۔	غلام مصطفیٰ	ڈرائیور	BS-06
11۔	شیر زمان	نائب قاصد	BS-03
12۔	اخلاق احمد	نائب قاصد	BS-03
13۔	حافظ محبوب الٰہی	نائب قاصد	BS-03
14۔	محمد رمضان	مالی	BS-02
15۔	ثاقب مسیح	سینٹری ورکر	BS-01
16۔	عباس خان	چوکیدار	BS-01
17۔	شیر خان	سکیورٹی گارڈ	Lump sum pay

(ج) پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کو حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا۔

(د) پنجاب حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر SO(PI) 6-67/83 مورخہ 18-06-1985 کے تحت پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کو ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں جس کے مطابق پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لائبریریز قائم نہیں کرتی بلکہ پہلے سے قائم شدہ لائبریریز کو کتابیں اور فرنیچر خریدنے کی مد میں گرانٹ دیتی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(ب) میں فرمایا گیا ہے کہ پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کا موجودہ دفتر محکمہ ایجوکیشن گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ایک پرانی اور خستہ حال بلڈنگ میں واقع ہے جس میں فاؤنڈیشن اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔ فاؤنڈیشن کا کل سٹاف 17 افراد پر مشتمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پرانی اور خستہ حال بلڈنگ کو ابھی تک ٹھیک کیوں نہیں کروایا گیا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑا سی عرض کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو پوری طرح سے اجازت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 1985 میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کو قائم کیا اور اس کے لئے ایک مخصوص فنڈ رکھا گیا جو 10 کروڑ روپے سے شروع ہو کر 55 کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لائبریریاں قائم نہیں کرتی بلکہ پہلے سے قائم لائبریریوں کو کتابیں، فرنیچر زاور کمپیوٹرز مہیا کرنے کا کام کرتی ہے جس کا ایک چیئرمین، ایک سیکرٹری اور وائس چیئرمین ہے اور ان کے ممبران کو competent authority مقرر کرتی رہتی ہے۔ اس دفتر کی خستہ حالی کے ازالے کے لئے ہم بھی گورنمنٹ آف پنجاب کو request کرتے ہیں اور اسمبلی یعنی آپ کی طرف سے بھی ایک مراسلہ چلا جائے کہ موجودہ ADP میں اس کی مرمت کے لئے پیسے رکھے اور ہم اس کو follow up کرتے ہیں تاکہ اس کی خستہ حالی کو ختم کیا جاسکے اور اس کی مرمت بھی کر دی جائے۔ یہ موجودہ ADP اگلے ماہ جون میں آرہی ہے تو ہم اس میں اس کی مرمت کے لئے گورنمنٹ سے رقم مانگ لیتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مانگ لیتے ہیں یا مانگ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے مانگ لئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں فرمایا گیا ہے کہ پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کو حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا جبکہ جز (د) میں فرمایا گیا ہے کہ پنجاب حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر SO(PI)6-67/83 مورخہ 85-06-18 کے تحت پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن کو ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں جس کے مطابق پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لائبریریاں قائم نہیں کرتی بلکہ پہلے سے قائم شدہ لائبریریوں کو کتابیں اور فرنیچر خریدنے کی مد میں گرانٹ دیتی ہے جبکہ ایک جگہ فرمایا جارہا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں اور دوسری جگہ فرمایا جارہا ہے کہ کتابیں اور فرنیچرز خریدنے کے لئے ہم گرانٹ دیتے ہیں تو یہ کھلا تضاد ہے اور اس تضاد کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو understand کرنے کی کوشش کریں، آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں اور کیا سمجھ رہے ہیں؟ جو وہ کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن آپ کی سمجھ میں بات نہیں آرہی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! پھر وہ سمجھادیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ actually لائبریری فاؤنڈیشن پہلے سے قائم شدہ لائبریریوں کو اپ گریڈ کرنے، وقت کے ساتھ ساتھ ان کو کتابیں فراہم کرنے اور ان کے لئے فرنیچر کی پرچیز کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرتی ہے۔ مزید یہ کہ دور حاضر جو کہ کمپیوٹر کا دور ہے اس کو compete کرنے کے لئے کمپیوٹر خرید کر دینے کی بابت یہ ایک فنڈ ہے۔ اگر ہم ان کے فنڈز عمارت کی مرمت یا خستہ حالی دور کرنے پر لگانا شروع کر دیں تو یہ اس لائبریری فاؤنڈیشن کے mandate یا اس کے منشور یا اس کے charter memorandum میں نہیں آتا۔ ہم گورنمنٹ آف پنجاب کو علیحدہ سے اس عمارت کی مرمت کے لئے لکھ کر بھیج رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد اس کی خستہ حالی دور کر دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، satisfied?

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جز (ج) کے سوال کو پڑھا جائے بلکہ وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ مذکورہ فاؤنڈیشن کو مالی سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈ کس مقصد کے لئے مہیا کیا گیا؟ یعنی میں نے پوچھا ہے کہ کس مقصد کے لئے فنڈ مہیا کیا گیا تو جواب دیا گیا ہے کہ کوئی فنڈ کسی مد میں بھی نہیں دیا جاتا پھر آگے فرمارہے ہیں کہ خرچ بھی کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سوال کو محکمہ نے صحیح طریقے سے نہیں سمجھا۔ یہ وضاحت فرمادیں کہ کس مقصد کے لئے کتنا فنڈ مہیا کیا گیا ہے یا یہ کوئی amount بتادیں کہ کتنا فنڈ دو سالوں کے دوران ان کو ملا اور وہ کہاں پر خرچ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں، میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ لائبریری فاؤنڈیشن ایک autonomous body ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہاں پر آپ بھی جواب گول کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں، اس کا دس کروڑ روپے کا فنڈ قائم کیا گیا تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہوا 55 کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ ہمیں اس پیسے سے جو benefit ملتا ہے ہم اس سے کتابیں فرنیچر اور کمپیوٹرز خریدتے ہیں لیکن خود مختار ادارہ ہونے کے ناتے اس کو کوئی بجٹ نہیں ملتا۔ ہم سپیشل گرانٹ وزیر اعلیٰ سے لیں گے یا اپنے وسائل سے کریں گے، ہم بورڈ میں یہ کیس لے کر چلے جائیں گے اور اگر بورڈ اس کی اجازت دے گا تو ہم اس کی مرمت کروالیں گے ورنہ ہم پنجاب گورنمنٹ سے یہ پیسا لیں گے لیکن گورنمنٹ اس حوالے سے کوئی فنڈز نہیں دیتی۔

جناب سپیکر: جی، بورڈ آف گورنرز کا تو ان کو بھی پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم سپیشل گرانٹ کے لئے لکھتے ہیں اگر ہمیں اپنے وسائل نے اجازت دی تو وہاں سے اس کی مرمت وغیرہ کراتے ہیں۔ اب خستہ حالی کی حقیقت صحیح بیان کر دی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سیدھا سادہ سوال ہے کہ 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈ کس مقصد کے لئے مہیا کیا گیا؟ یہ دو سالوں کی بات ہو رہی ہے کہ ان کو کتنا فنڈ ملا ہے یہ کچھ بتا دیں؟ اس میں خستہ حالی کی تو بات ہی نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو follow نہیں کر رہے۔ وہ بھی آپ کو بتا رہے ہیں۔ میرے خیال میں وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا علیحدہ بورڈ آف گورنرز ہے، وہ موجود ہے اور انہوں نے فنڈ قائم کیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہی کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے فنڈز قائم شدہ لائبریریوں کو دے رہے ہیں اور شاید معزز ممبر صاحب کو سمجھنے میں تھوڑی سی دقت محسوس ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 7111 میاں طارق محمود کا ہے۔ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے سوال کا جواب بھی نہیں آیا لہٰذا اس کو ادھر ہی اس category میں رکھیں جو پہلے میں نے سوال نمبر 1 کے لئے کہی تھی۔ اگلا سوال نمبر 7271 ڈاکٹر نوشین حامد کا بھی سوال اسی طرح کا ہے۔ اس سوال کو اسی طرح pending کریں اور وہ جواب دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7272

بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محترمہ وقفہ سوالات ختم ہونے سے پہلے آ گئیں تو پھر take up کر لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3753 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مائنر پینلٹی کے قانون میں ترمیم کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7353: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو معمولی کوتاہی پر Minor Penalty withholding of promotion کی صورت میں وفاق، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں رائج قانون میں یہ شق موجود ہے کہ متذکرہ Minor Penalty withholding of promotion ایک معینہ دورانیہ کے لئے ہو گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں متذکرہ قانون کے رائج العمل ہونے میں معینہ دورانیہ کا ذکر تو ہے مگر اس شق میں جو اضافہ کیا گیا ہے اس کے مطابق مذکورہ سرکاری ملازم کی سزا کے دورانیہ کا آغاز اس وقت ہو گا جب اس کا جونیئر باقاعدہ ترقی / ریگولر پروموشن حاصل کر لے گا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں بہت سے محکموں میں باقاعدہ ترقیاں / ریگولر پروموشن سالہا سال تک نہیں ہوتیں اور ملازمین Current Charge basis پر کام کرتے رہتے ہیں اس بنیاد پر معمولی کوتاہی پر Minor Penalty withholding of promotion کا شکار ہونے والے سرکاری ملازمین اس نہ ختم ہونے والی سزا کی وجہ سے اپنی پروموشن حاصل کئے بغیر ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسا سرکاری ملازم جس نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اس قوم کی خدمت کے لئے صرف کیں اس کالے قانون کا شکار ہو کر اپنے جائز اور قانونی حق سے محروم ہو جاتا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت، صوبہ کے سرکاری ملازمین کے لئے PEEDA Act 2006 کی کلاز 4(اے)(وی) میں وفاقی اور دیگر تین صوبوں کے مطابق ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) وفاقی حکومت کے Government Servants (Efficiency and Discipline) Rules, 1973 کی سیکشن 4(1)(a)(ii) اور سندھ حکومت کے The Sindh Regional Plan Organization Employees (Efficiency and Discipline) Rules, 1988 کے سیکشن 4(1)(a)(ii) کے مطابق withholding of promotion or increment for specific period کا قانون موجود ہے۔

اسی طرح صوبہ خیبر پختونخوا کے Khayber Pakhtunkhwa Government Servants(Efficiency and Discipline)Rules, 2011 کے سیکشن 14(ii)(a) میں بھی withholding of promotion or increment maximum for a period of the three years کا قانون موجود ہے۔

صوبہ بلوچستان کے The Balochistan Employees Efficiency and Discipline Act, 2011 کے سیکشن 14(v)(a) کے مطابق withholding of promotion for a specific period subject to a maximum of five years موجود ہے۔

اسی طرح صوبہ پنجاب کے The Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability Act 2006 کے سیکشن 14(v)(a) کے مطابق

> withholding of promotion for a specific period, subject to a maximum period of five years; provided that this period shall be counted from the date when a person junior to the accused is considered for promotion and is promoted on regular basis for the first time

موجود ہے۔ وفاقی حکومت، صوبہ سندھ، صوبہ خیبر پختونخوا، صوبہ بلوچستان اور صوبہ پنجاب کے متعلقہ قوانین کی کاپیاں Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے، سزا کے دورانیہ کا آغاز جونیئر ملازم کی ریگولر ترقی کے وقت سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اگر ملازم کی ابھی ترقی کی باری ہی نہ آئی ہو تو اسے پہلے ہی یہ سزا دی جائے تو وہ بے مقصد ہو گی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب میں تمام محکموں میں سرکاری ملازمین کی ترقیاں وقت پر ہوتی ہیں۔ گریڈ19 سے اوپر کی پوسٹوں کے لئے Provincial Selection Board I & II قائم کئے گئے ہیں جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔

اسی طرح محکمانہ سطح پر اور ماتحت دفاتر میں پروموشن کے لئے Departmental Promotion Committees قائم کی گئی ہیں جو کہ باقاعدگی سے اپنے اجلاس منعقد کرتی ہیں اور ملازمین کی ترقیوں کی سفارش کرتی ہیں۔

جہاں تک Current Charge Basis پر کام کرنے کا تعلق ہے، Current Charge تقرری & Rule 10(b) of the Punjab Civil Servants Appointment Conditions of Service Rules 1974 کے تحت ان پوسٹوں پر عارضی طور پر کی جاتی ہے جن کے بارے میں یہ تعین ہو کہ ان کا ایک سال تک خالی رہنے کا امکان ہے۔

سرکاری ملازمین کو Minor Penalty کی سزا باقاعدہ انکوائری میں چارج کی نوعیت پر متعلقہ اتھارٹی دیتی ہے جس کا سرکاری ملازمت کی ریٹائرمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ section 83 of the Punjab Civil Servants Act, 1974 کے مطابق پروموشن یا پروفارما پروموشن کا کسی سرکاری ملازم کا قانونی حق نہیں ہے۔ PEEDA Act 2006 میں Minor or Major سزائیں رکھی گئی ہیں۔ مجاز اتھارٹی جرم کی نوعیت کے مطابق متعلقہ ملازم کو باقاعدہ انکوائری کے بعد سزا دیتی ہے۔

(ہ) وفاقی حکومت اور سندھ حکومت کے قوانین میں Withholding of promotion or increment for specific period کا قانون موجود ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے قانون میں Withholding of promotion or increment maximum of the three years کا قانون موجود ہے۔

صوبہ بلوچستان کے قانون میں صوبہ پنجاب کی طرح

withholding of promotion for a specific period, subject to a maximum period of five years; provided that this

period shall be counted from the date when a person junior to the accused is considered for promotion and is promoted on regular basis for the first time

موجود ہے۔ سزا کے دورانیہ کا آغاز جونیئر ملازم کی ریگولر ترقی کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ملازم کی ابھی ترقی کی باری ہی نہ آئی ہو تو اسے پہلے ہی یہ سزا دی جائے وہ بے مقصد ہو گی۔

مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں حکومت پنجاب کا اس قانون میں تبدیلی لانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال جز(ہ) ہے، میں ان سے گزارش کروں گا کہ وفاقی حکومت، سندھ حکومت اور صوبہ خیبر پختونخوا کے اس حوالے سے جو مروجہ قوانین ہیں وہ ذرا پڑھ کر سنائیں؟

جناب سپیکر: جی، سب کے سب پڑھ کر سنائیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تین مانگے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ میں جو rule ہے، گورنمنٹ آف سندھ جس کو follow کر رہی ہے اور گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا جس قانون کو follow کر رہی ہے وہ پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وفاقی حکومت اور سندھ حکومت کے قوانین میں withholding of promotion or increment for specific period کا قانون موجود ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے قانون میں withholding of promotion or increment maximum for period of the three years کا قانون موجود ہے۔ صوبہ بلوچستان کے قانون میں صوبہ پنجاب کی طرح۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا، میں نے کہا ہے کہ انہوں نے جو ایکٹ ساتھ منسلک کئے ہوئے ہیں وہ پڑھ کر سنا دیں جو ایکٹ کے اندر لکھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کن کن ایکٹ کے اندر؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وفاقی حکومت جس قانون کو follow کر رہی ہے، سندھ حکومت اور خیبر پختونخوا کی حکومت follow کر رہی ہے جو کہ میں نے جز(ہ) میں پوچھا ہے اس کے جواب میں آپ نے ایکٹ ساتھ لگائے ہوئے ہیں وہاں سے پڑھ کر مجھے سنائیں؟ یہ تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کا صفحہ نمبر 835 ہے اور اس کی تیسری لائن میں لکھا ہے کہ:

(ii) Withholding, for a specific period promotion or increment, otherwise than for unfitness for promotion or financial advancement in accordance with the rules or orders pertaining to the service or post;

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کس صوبہ کا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تینوں کا علیحدہ پڑھوانا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سندھ کا پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سندھ کا میں پڑھ دیتا ہوں۔

(ii) Withholding, for specified period, promotion or increment, otherwise than for unfitness for promotion or financial advancement, in accordance with these rules or orders pertaining to the service or post.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اب آپ خیبر پختونخوا کا بھی پڑھ دیں۔ چلیں! ان کو کافی مشکل ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! مشکل نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: مشکل کا لفظ نہ کہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اب خیبر پختونخوا کا ایکٹ پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! میں خیبر پختونخوا کا ایکٹ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

(ii) Withholding, for a specific period, promotion or increment subject to a maximum period of three years, otherwise than for unfitness for promotion or financial advancement, in accordance with the rules or orders pertaining to the service or post:

Provided that the penalty of withholding increments shall not be imposed on a Government servant who has reached the maximum of his pay scale.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے، اس وقت وفاق، صوبہ سرحد اور سندھ میں جو قوانین ہیں۔

جناب سپیکر: بلوچستان اور پنجاب کو پھر رہنے دیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے تو ان کا پوچھا ہی نہیں ہے وہ تو مجھے معلوم ہے البتہ میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں اور یہ التماس کروں گا کہ میری بات کو ذرا سمجھ لیا جائے۔ میں نے وفاقی حکومت، سندھ حکومت اور خیبر پختونخوا حکومت میں اس وقت جو قانون مروج ہے، وہ انہوں نے پڑھ کر سنایا ہے۔ صوبہ بلوچستان اور پنجاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جب کسی کی پروموشن سزا کے طور پر روک دی جاتی ہے، اصولی طور پر جب جس آفیشل کی پروموشن روکی گئی ہے، انصاف کا تقاضا

یہ ہے کہ جس تاریخ سے اس کی promotion next start ہونی ہوتی ہے، وہاں سے اس کی سزا count ہونی چاہئے۔ انہوں نے اپنے قانون میں یہ add کیا ہوا ہے کہ:

"**Subject to a maximum period of five years:** Provided that this period shall be counted from the date, when a person junior to the excused is consider for promotion and is promoted on regular basis for the first time.

جناب سپیکر! پنجاب میں ایسے cases موجود ہیں، ایک آدمی کو تین سال کی سزا ہو گئی، اس کی promotion next میں جب date آئی count تو اسی سے ہونی چاہئے لیکن انہوں نے اپنے قانون میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس سے جونیئر جب پروموشن کے لئے fit ہو گا تب اس کی یہ سزا شروع کریں گے۔ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ پندرہ پندرہ سال وہ جو اس سے جونیئر ہے وہ اس stage پر نہیں پہنچتا اور اس کے نتیجہ کے اندر وہ آدمی جس کی پروموشن تین سال کے لئے روکی گئی تھی وہ ریٹائرمنٹ کی عمر تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بے انصافی ہے، وفاق سندھ اور خیبر پختونخوا کا قانون تو ٹھیک ہے کہ ایک شخص کو سزا دی گئی جولائی 2017 میں اس کی پروموشن کی date آ گئی۔ اب تین سال کے لئے اس کی پروموشن نہیں ہو سکتی۔ مگر ادھر قانون یہ ہے کہ اس کا جونیئر، جس کی پروموشن 2022 میں due ہے، جب وہ اس date تک پہنچے گا، پھر اس کی تین سال کی سزا شروع ہو گی۔ اس طرح سے بے انصافی ہوتی ہے اور بہت سارے آفیشلز اپنی promotion سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے یہ ایک ظلم ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال آپ ان کو نہ کریں، یہ سوال آپ اپنے آپ پر کریں، آپ legislation لے کر آئیں۔ اگر آپ اس کو amend کرنا چاہتے ہیں تو اس کا کوئی طریق کار ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں لے آتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ رولز کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے، میرا ضمنی سوال یہ ہے، یہ میں نے ابھی پنجاب اور بلوچستان کا قانون پڑھا ہے۔

"**Subject to a maximum period of five years**: Provided that this period shall be counted from the date, when a person reaches the date of promotion.

جناب سپیکر! یہاں پر یہ فقرہ close کر دینا چاہئے، amend کرنا چاہئے اور باقی کو نیچے سے کاٹ دینا چاہئے انصاف کا تقاضا تو یہی ہے۔ باقی تین حکومتیں یعنی وفاق، صوبہ خیبر پختونخوا اور سندھ کا قانون اس حوالے سے ٹھیک ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں نے جو یہ سوال raise کیا ہے کیا حکومت اس کی روشنی میں یہ ترمیم جو میں نے تجویز کی ہے اور یہ انصاف کے مطابق ہے کہ دو صوبوں میں اور وفاق میں اس پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ اس کے مطابق اس کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہیں؟ میں ان سے کہوں گا کہ یہ straightway انکار نہ کریں، آپ یہ کہیں کہ ہم اس کو consider کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس طرح کے جو معاملات ہیں یہ وقفہ سوالات میں یا دو چار منٹ میں، ضمنی سوالات میں ان کا کوئی solution نہیں نکلتا، اس کے لئے اگر ڈاکٹر صاحب sincere ہیں اور سرکاری ملازمین کے ساتھ کوئی بھلا کرنا چاہتے ہیں تو یہ legislation لے کر آئیں، قانون اور آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے پروموشن کے معاملے میں پبلک سرونٹ کی ویلفیئر کے لئے ہماری ساری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور ہم ان کو support کریں گے۔ بجٹ کے بعد جو اگلا سیشن آئے گا اس میں یہ اپنی legislation لے کر آئیں اور ہم اس پر favourably ہمدردانہ غور کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ انہوں نے جو بات کی ہے، آپ نے بھی جو حکم دیا ہے اس کے مطابق میں انشاء اللہ ترمیم لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم تو لے آئیں گے مگر جمہوریت ہے، جمہوری طریقے سے اس کو دیکھا جائے گا کہ Ayes میں کیا ہے اور Noes میں کیا ہے، اس کے لئے آپ کیا کریں گے وہ مجھے بتا دیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے بجا فرمایا ہے، جمہوری طریقے کے مطابق ہی اس کو طے ہونا چاہئے۔ رانا ثناء اللہ خان کے ہاتھ کھڑے کرنے پر طے نہیں ہونا چاہئے کیونکہ رانا ثناء اللہ خان کا جب ہاتھ کھڑا ہو جاتا ہے تو جمہوریت اس طرف جھک جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس وقت تو رانا ثناء اللہ خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگر یہ سوال ابھی put کر دیا جائے جس طرح سے آپ کہہ رہے ہیں تو پھر ایوان کی sense لے لیتے ہیں، جو اکثریت کا فیصلہ ہو گا اس پر عمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو ترمیم ہے یہ انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو دیکھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں ترمیم لے آؤں گا اور جس دن یہ ترمیم آئے اس دن رانا ثناء اللہ خان کو کہا جائے کہ ذرا دفتر بیٹھے رہیں، سب انصاف سے اس کا فیصلہ کر لیں، سب کا فیصلہ یہی ہو گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ میں on behalf of Government میں یہ undertake کرتا ہوں کہ ہم آئین، قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اس پر favourably ہمدردانہ غور کریں گے اور پروموشن کوئی independent right نہیں ہوتا، یہ اس وقت right بنتا ہے جب اس کا senior promote ہو جاتا ہے۔ اس بات کو بھی آپ ملحوظ خاطر رکھیں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا ایک سوال آپ نے مؤخر کیا تھا، یہ سوال وزیر اعلیٰ کے غیر ملکی دوروں سے متعلق ہے اور 26۔ دسمبر 2014 کو یہ سوال بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سا سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کوئی اتنا ٹیکنیکل سوال نہیں تھا۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی اس پر فیصلہ کر دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ وہ کس، کس ملک کے دورہ پر گئے ہیں کس کو ساتھ لے کر گئے ہیں؟ یہ اتنا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر فیصلہ ہو چکا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم سوال ہے، اوّل تو کوئی سوال آتا ہی نہیں ہے آ جائے تو اس کا جواب نہیں آتا۔

جناب سپیکر! اس کو آپ نے pending کیا ہے، مجھے تو یہی پتا چلا ہے کہ آپ نے اس سوال کو pending کیا ہے؟

جناب سپیکر: میں نے محترمہ خدیجہ عمر کے سوال نمبر 5588 کو pending کیا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے سوال کا اگر جواب موصول نہیں ہوا تو یہ بھی تو pending ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں اس پر پہلے order کر چکا ہوں اور اس پر انکوائری ہو رہی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا ابھی سوال نمبر 7210 تھا اس سوال کو بھی pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت! آپ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھیں میں نے اس پر pass order کر دیئے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: next جب اس کی باری آئے گی اس وقت دیکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5588 محترمہ خدیجہ عمر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7111 میاں طارق محمود کا ہے یہ سوال pending کیا ہوا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! وہ ملک سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر: ملک سے باہر ہیں؟ ہمیں تو کوئی اطلاع نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایوان میں ایسے نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: شاہ صاحب on her behalf آ گئے ہیں۔ شاہ صاحب! یہ تو بتا دیں کہ آپ کا تیسرا سوال کیسے ہو گا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کے خصوصی اختیارات کے تحت۔

جناب سپیکر: نہیں، شاہ جی، کوئی اور صاحب کر لیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 7272 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب سوالات کا وقت ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! جو ایک دو سوالات رہ گئے ہیں میں ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: جی او آرز میں کیٹیگری "4" کی رہائشوں سے متعلقہ تفصیل

*5588: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1997 (ترمیم شدہ 2009) کی سرکاری رہائش کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت کیٹیگریز بنائی گئی ہیں اگر ہاں تو کیٹیگریز کی تفصیل بتائیں؟

(ب) لاہور میں کیٹیگری (اے) کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ، گریڈ تاریخ ریٹائرمنٹ، کالونی کا نام اور رہائش نمبر بیان فرمائیں؟

(ج) 2012 سے اب تک کتنے افسران کو الاٹمنٹ پالیسی پہلے آئیے پہلے پائیے کے اصول پر الاٹمنٹ کی گئی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 1997 (ترمیم شدہ 2009) کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت سرکاری رہائش گاہوں کی مختلف کیٹیگریز بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں کیٹیگری اے کی صرف 4 رہائش گاہیں ہیں جو کہ جی او آر 2 بہاولپور ہاؤس میں واقع ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2012 سے اب تک مندرجہ بالا کیٹیگری میں جن افسروں کو الاٹمنٹ کی گئی ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*7272: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13۔2012 تا 15۔2014 پنجاب سول سیکرٹریٹ کے جن ملازمین کو قواعد و ضوابط میں نرمی کرتے ہوئے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران صوبائی اسمبلی پنجاب کے جن ملازمین کو قواعد و ضوابط میں نرمی کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران لاہور ہائی کورٹ لاہور، محکمہ صحت، داخلہ اور محکمہ تعلیم کے جن ملازمین کو وزیر اعلیٰ نے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی ہیں یہ کس قانون کے تحت کی ہیں، ان محکموں کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل عہدہ اور گریڈ کے حساب سے فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کی وجہ سے میرٹ پر آنے والے ملازمین کی حق تلفی ہوتی ہے، اگر ہاں تو اس کے سدباب کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 13۔2012 تا 15۔2014 میں پنجاب سول سیکرٹریٹ کے جن ملازمین کو قواعد و ضوابط میں نرمی کرتے ہوئے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں مکمل تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران لاہور ہائی کورٹ، محکمہ صحت، داخلہ اور تعلیم کے ملازمین کو کی گئی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیلات تتمہ (ج، د، ہ اور و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے رولز آف بزنس کے سیکشن۔14 کے تحت اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کر کے یہ الاٹمنٹس کی ہیں۔

(د) موجودہ دور میں کل 2783 ڈائریکٹوز موصول ہوئے جن میں سے 1019 ڈائریکٹوز پر سمری بھیجی گئی اور 1764 ڈائریکٹوز پر بذریعہ خط دفتر وزیر اعلیٰ کو مطلع کیا گیا۔ مندرجہ بالا 1019 سمریاں جو دفتر وزیر اعلیٰ کو بھجوائی گئیں ان میں سے صرف 186 سمریوں

پر وزیر اعلیٰ نے درخواست گزاروں کی ہارڈ شپ اور مخصوص حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے منظوری دی جس کا تناسب 6.7 فیصد ہے جن میں سے 167 لوگوں کو گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 19 ابھی الاٹمنٹ کے لئے منتظر ہیں لاہور میں سرکاری گھروں کی بہت زیادہ قلت ہے یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ مذکورہ سالوں میں اوپر دی گئی آوٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کے علاوہ تمام رہائش گاہیں پالیسی کے تحت الاٹ کی گئی ہیں اور میرٹ لسٹ کے مطابق بھی الاٹمنٹس شروع کر دی گئی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: انٹی کرپشن کے تھانہ جات کی تفصیلات

1018: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ انٹی کرپشن کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے، عہدہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے تھانہ جات کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم جنوری 2011 سے لے کر آج تک ضلع ہذا کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن کے کس کس تھانہ میں مقدمات درج ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال میں جو عملہ کام کر رہا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	ڈائریکٹر	1
2	ڈپٹی ڈائریکٹر تحقیقات	1
3	ڈپٹی ڈائریکٹر لیگل	1
4	ڈپٹی ڈائریکٹر پراسیکیوشن	1
5	اسسٹنٹ ڈائریکٹر شکایات	2
6	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیگل	2
7	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹیکنیکل	1
8	آفس سپرنٹنڈنٹ	1
9	انسپکٹر / سرکل آفیسر	2
10	سٹینو گرافر	3
11	سب انجنیئر	1

12	سینئر کلرک	3
13	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	2
14	جونیئر کلرک	2
15	ہیڈ کانسٹیبل	1
16	کانسٹیبل	8
17	ڈرائیور	3
18	ڈاک رائیڈر	1
19	نائب قاصد	9
20	چوکیدار	2
21	مالی	1
22	خاکروب	1
	کل تعداد	49

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کا صرف ایک ہی تھانہ ہے جو کہ بمقام فتح شیر کالونی واقع ہے۔

(ج) یکم جنوری 2011 سے لے کر آج مورخہ 29-08-2015 تک کل 482 ملازمین کے خلاف کل 305 مقدمات تھانہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ساہیوال میں درج ہوئے۔

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1286: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13-2012 اور 15-2014 کے دوران چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں کتنے ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کا عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین کو وحدت کالونی لاہور میں رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی میں ناجائز قابضین موجود ہیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور میں کتنے ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائی گئی ان کے نام، عہدہ اور گریڈ نیز ان کا تعلق کن کن محکموں سے تھا، مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 13۔2012 اور 15۔2014 کے دوران چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور میں کل 40 ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران 205 ملازمین کو وحدت کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) کچھ ناجائز قابضین اس وجہ سے موجود ہیں کہ ان قابضین نے عدالت ہائے سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔

(د) سال 13۔2012 اور 15۔2014 کے دوران چوبرجی اور وحدت کالونی لاہور میں جن ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائی گئی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور محکموں کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کی جائیں گی۔ اب میں جناب امجد علی جاوید کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 and the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ بھر کے پیرا میڈیکس اور الائیڈ ہیلتھ سروسز کے ملازمین کے سکیلز کی اپ گریڈیشن کی تھی۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے لیکن ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیرا میڈیکس اور الائیڈ ہیلتھ سروسز کے ملازمین کے بارے میں ابھی تک وزیر اعلیٰ کے ان احکامات پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں اس ایوان میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے احکامات پر دیگر اضلاع کی طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی عملدرآمد کرنے کے لئے متعلقہ منسٹر صاحبان یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو ہدایت فرمائی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: تحاریک استحقاق نہیں ہے لہٰذا اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 392 محترمہ فائزہ مشتاق کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ تحریک التوائے کار پڑھیں۔

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کے بعد ڈاؤن گریڈ کرنے سے طلباء کو پریشانی کا سامنا

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول 1912 میں منڈی بہاؤالدین میں قائم کیا گیا جس کا کل رقبہ 217 ایکڑ پر محیط ہے۔ مارچ 2014 میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس ٹیکنالوجی کالج کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی کا درجہ دیا اور 50 ملین روپے کی گرانٹ بھی جاری کروا دی گئی۔ اس کے بعد 13۔ اکتوبر 2014 کو چارٹرڈ سپلن کے تحت پہلے سمسٹر کی کلاسز کا آغاز کر دیا گیا اب تک چار سمسٹر پورے ہو چکے ہیں اور 150 طلباء enroll ہیں۔ بدقسمتی سے اب حکومت کی تعینات کردہ کمیٹی کی عدم دلچسپی اور

TEVTA کی سازش کی بدولت کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی رسول کو downgrade کرتے ہوئے واپس رسول کالج ٹیکنالوجی تک محدود کیا جائے اور پہلے سے enrolled طلباء کو کہا جا رہا ہے کہ UET لاہور کے under کسی بھی پبلک سیکٹر کے ادارے میں اپنی ڈگری پوری کریں۔150 طلباء جو زیر تعلیم ہیں ان کے والدین لوئر مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ دوسرے شہر میں جا کر اپنے بچوں کے تعلیمی اخراجات پورے نہیں کر سکتے ۔ اس وجہ سے منڈی بہاؤالدین کے طلباء اور ان کے والدین میں بڑی تشویش اور غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ان کا حکومت پنجاب کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں یہ چاہتی ہوں کہ اس پر فوری کارروائی کی جائے اور اسے جو downgrade کیا جا رہا ہے اس فیصلے کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: آپ نیچے والی آخری لائن پڑھ دیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے کو واپس لے اور 2014 کے اپنے یونیورسٹی والے فیصلے کو ہی برقرار رکھے۔

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن کی محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کل اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/284 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/291 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 294 میاں محمود الرشید اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے یہ تحریک التوائے کار محکمہ خوراک سے متعلقہ ہے۔ جی، میاں صاحب!

پنجاب میں گندم کی خریداری سست روی کا شکار ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 25۔اپریل 2016 کی خبر کے مطابق پنجاب میں گندم خریداری مہم سست روی کا شکار ہونے سے مڈل مین مافیا اور آڑھتیوں کی چاندی ہو گئی۔ جنوبی پنجاب میں پچاس فیصد جبکہ وسطی پنجاب کے بڑے اضلاع میں 25 فیصد تک گندم کٹائی کے مراحل سے گزر چکی ہے تاہم ابھی تک محکمہ خوراک پوری طرح میدان عمل میں نہیں آیا۔ حکومت کی جانب سے صوبہ بھر میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے دعوؤں کے باوجود باردانہ کی تقسیم کے لئے ہاتھ سے لکھی ہوئی فہرستیں جاری کی گئی ہیں۔ جن میں 20 فیصد تک عام کاشتکاروں کے نام ہی غائب ہیں جبکہ لسٹوں میں نام ڈلوانے کے لئے اسسٹنٹ کمشنر سے لے کر پٹواری تک کے مراحل سے گزرنا عام کاشتکار کے لئے محال ہے۔ اس صورتحال کے نتیجے میں کاشتکار اپنی گندم مڈل مینوں اور آڑھتیوں کے ہاتھوں اونے پونے داموں فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ ادھر محکمہ خوراک 23 لاکھ ٹن اضافی گندم کے بحران کی زد میں ہے۔ حکومت نے گندم ذخیرہ کرنے کی انتہائی محدود گنجائش کے باوجود چالیس لاکھ ٹن گندم خریدنے کا اعلان کر دیا ہے۔ موجودہ حالات میں مقررہ ہدف کا 50 فیصد حاصل کرنا بھی مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ برس محکمہ خوراک نے 190۔ارب سے پچاس لاکھ ٹن گندم خریدنے کا عزم کیا تھا تاہم ہدف کا صرف 48 فیصد حاصل کر کے خریداری کلوز کر دی گئی تاہم مہم اپنے آغاز سے ہی بدنظمی، آڑھتیوں اور مڈل مینوں کی لوٹ مار کے باعث بددلی کا شکار ہو گئی ہے۔ حکومت کی ناقص منصوبہ بندی کے باعث رواں برس بھی عام کاشتکار مڈل مین اور آڑھتیوں کے ہاتھوں لٹنے پر مجبور ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے ہی یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے۔آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں تو اس معاملے کو کمیٹی میں ہی discuss کر لیجئے گا۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 298/16 ڈاکٹر محمد افضل، جناب احمد شاہ کھگہ اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔ جی، ڈاکٹر محمد افضل اپنی تحریک پڑھیں۔

گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال لاہور کو سوسائٹی کی تحویل میں دینے

سے ہزاروں مریض علاج معالجے سے محروم

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ 26۔اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور لینڈ مافیا جیت گیا، خادم اعلیٰ کا خواب پورا نہ ہو سکا۔ لاہور کی ضلعی حکومت نے لینڈ مافیا سے مل کر گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال کی 40 کنال اراضی اور کروڑوں روپے کی مشینری ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے حوالے کرنے کا مراسلہ جاری کر دیا۔ ہسپتال سرکاری تحویل سے ختم ہونے کے بعد ہزاروں مریض علاج معالجہ سے محروم ہو جائیں گے۔ ذرائع کے مطابق لینڈ مافیا نے جولائی 2015 میں بھی گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وزیراعلیٰ پنجاب کے نوٹس کے بعد لینڈ مافیا کامیاب نہ ہو سکا۔ گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال کی سرکاری تحویل ختم ہونے کے بعد وزیراعلیٰ پنجاب نے اسے ٹی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ دینے کا کہا جو صرف خواب ہی رہا۔ اس ضمن میں عدالت کا فیصلہ بھی ہوا میں اُڑا دیا گیا اور ڈی سی او لاہور نے وزیراعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں لائے بغیر مافیا سے مل کر ایسا منصوبہ تیار کیا جس سے ہزاروں غریب مریضوں کو علاج معالجہ سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جائے گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب کل آئے گا۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 300/16 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھر عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ اس وقت تینوں میں سے کوئی بھی معزز ممبر تشریف فرما نہیں ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 304/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور میں رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی گوشت کی قیمتوں میں بے جا اضافہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 26۔اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور رمضان المبارک کی آمد سے قبل ضلعی انتظامیہ نے شہریوں پر ایک اور مہنگائی بم گرا دیا۔ لاہور میں مٹن کی قیمت میں 200 روپے

جبکہ بیف میں 75 روپے اضافہ کر دیا گیا۔ ٹاؤن ہال میں قصاب ایسوسی ایشن کے نمائندوں سے ملاقات کے بعد ضلعی انتظامیہ کی جانب سے نئی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں جس کے مطابق مٹن کی نئی قیمت 700 روپے جبکہ بیف کی فی کلو قیمت 325 روپے مقرر کی گئی ہے۔ اس سے قبل مٹن کی سرکاری قیمت 500 روپے جبکہ بیف کی قیمت 250 روپے مقرر کی گئی تھی مگر اس کے باوجود شہر کے مختلف علاقوں میں مٹن 600 سے 700 روپے فی کلو جبکہ بیف 300 روپے سے 400 روپے فی کلو میں فروخت کیا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے تاکہ اس کا جواب آ سکے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/305 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ تینوں معزز ممبران میں سے اس وقت کوئی بھی ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/306 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

گوجرانوالہ میڈیکل سٹوروں پر قوت بخش ادویات، ممنوعہ فوڈ سپلیمنٹ اور انجکشن کی سرعام فروخت

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 20۔ اپریل 2016 کی خبر کے مطابق میڈیکل سٹورز پر قوت بخش ادویات کی فروخت جاری، استعمال سے تین تن ساز جاں بحق، سینکڑوں میڈیکل سٹورز مالکان ڈاکٹری نسخہ کے بغیر ممنوعہ فوڈ سپلیمنٹ اور سٹیرائیڈ ادویات اور انجکشن فروخت کرنے میں مصروف ہیں۔ ہیلتھ انتظامیہ کی لاپروائی سے رواں ماہ تین تن ساز مطلوب حیدر، رضوان وغیرہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سیکرٹری ہیلتھ نے ای ڈی او سے رپورٹ مانگ لی۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ کے سینکڑوں میڈیکل سٹورز پر سرعام قوت بخش ادویات، فوڈ سپلیمنٹ اور سٹیرائیڈ ادویات مبینہ طور پر فروخت کی جا رہی ہیں۔ جبکہ ان ادویات کو حاصل کرنے کے لئے کسی ڈاکٹری نسخہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ سٹورز مالکان کو بتانے سے آسانی سے مل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گوجرانوالہ کے تمام تن ساز سنٹروں میں بھی

جسم کو بنانے والی ادویات اور فوڈ سپلیمنٹ مل جاتے ہیں جہاں پر تن سازی کرنے والے نوجوانوں کے اساتذہ خود جسم کو خوبصورت بنانے کے لئے فوڈ سپلیمنٹ اور سٹیرائیڈ انجکشن فروخت کرتے ہیں۔ فوڈ سپلیمنٹ اور سٹیرائیڈ استعمال کرنے سے تین تن ساز جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اس کے باوجود یہ کاروبار عام ہے۔ یہ سب کچھ ڈرگ انسپکٹر اور دیگر محکمہ صحت کے متعلقہ افسران کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ اگر اس بابت حکومتی اداروں نے کوئی اقدامات نہ اُٹھائے تو مزید اموات ہونے کا خطرہ ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب متعلقہ محکمہ سے منگوایا جائے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/308 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے لیکن اب وہ پڑھی نہیں جا سکتی کیونکہ آپ ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/313 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/315 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/316 بھی محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/318 سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/319 قاضی احمد سعید اور سردار شہاب الدین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/321 محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ پہلے ہی ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکی ہیں اگر آپ کے علاوہ کوئی اور محرک موجود ہیں تو وہ پڑھ دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے چونکہ آپ تشریف فرما ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/326 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 336 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب!

لاہور ترقیاتی منصوبوں میں پانچ کروڑ روپے کی کرپشن کا انکشاف

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ 4۔ مئی 2016 کی خبر کے مطابق لاہور ترقیاتی منصوبوں میں من پسند فرموں کو نوازنے کا انکشاف ہوا ہے۔ صاف پانی اور سیوریج کے منصوبے میں 5 کروڑ روپے کی مبینہ کرپشن کا سکینڈل منظر عام پر آ گیا۔ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب نے محکمہ ہاؤسنگ سے جواب طلب کر لیا۔ مالی سال 15-2014 میں 4۔ ارب روپے مالیت کے منصوبہ میں 5 کروڑ روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ذرائع کے مطابق محکمہ ہاؤسنگ کی جانب سے لاہور اور صوبہ بھر میں صاف پانی کی فراہمی اور سیوریج کے منصوبہ میں feasibility study کے لئے میسرز نیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام کو ٹھیکہ دیا گیا تھا جس میں محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے افسران کی ملی بھگت سے قومی خزانے کو 5 کروڑ 93 لاکھ روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اے جی آفس ذرائع کے مطابق consultant firm کو 5 کروڑ 93 لاکھ روپے اضافی دیئے گئے جس پر محکمہ کی جانب سے سرکاری دستاویز و وضاحت بھی فراہم نہیں کی گئیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب next week تک آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار باب پاکستان کے حوالے سے ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس تحریک التوائے کار کو out of turn پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

باب پاکستان لاہور کے منصوبے کے ایک حصہ کو کمرشلائز کرنے اور ڈیزائن تبدیل کرنے کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ باب پاکستان والٹن لاہور کا منصوبہ جو کہ تحریک پاکستان کے شہیدوں، غازیوں اور کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ ان کی شہادتوں، قربانیوں اور ہجرتوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے جس پر 2006 میں بلآخر تعمیر کا آغاز کیا گیا تھا لیکن آج چھ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور اس پر تعمیراتی کام نہیں ہو رہا اس کے پس منظر میں مفاد پرست عناصر سرگرم ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس منصوبے کو اپنے مفادات کے مطابق مکمل کیا جائے جس کے لئے وہ منصوبے کے اصل ڈیزائن کو تبدیل بھی کرانا چاہتے ہیں اگر ایسا کیا گیا تو منصوبے کی اب تک کی تعمیرات کو شدید نقصان ہو گا اور اس پر خرچ کردہ رقم بھی ضائع ہونے کا امکان ہے۔ عوام الناس چاہتے ہیں کہ منصوبے کو فوری طور پر مکمل کیا جائے اور اس کو مفادات کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ 1991 میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے اس منصوبے کا افتتاح کیا تھا اور اشتہار کے ذریعے ملک کے بڑے بڑے architects and architecture companies نے حصہ لیا۔ جس شخص نے top کیا اُس کو یہ ڈیزائن دے دیا گیا اور اُس کے ساتھ agreement کر لیا گیا اور کمیٹی کے جن ممبران نے ان کو select کیا آپ ذرا اُن کے ناموں پر غور کریں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال (مرحوم)، جناب مجید نظامی (مرحوم)، منیر الدین چغتائی (مرحوم)، پروفیسر رضا منور (مرحوم)، ڈاکٹر صفدر محمود اور مختار مسعود۔ یہ شخصیات اُس کمیٹی کے ممبران تھیں جنہوں نے اس ڈیزائن کو پاس کر کے شروع کرایا۔

جناب سپیکر! اس کے نتیجے میں نیشنل میموریل کونسل بنی اور آپ ذرا اُس کونسل کے ممبران کے نام بھی سُنیں۔ میاں ممتاز دولتانہ (مرحوم)، خواجہ محمد صفدر، چودھری محمد حسین چٹھہ، جناب محمود اے ہارون (مرحوم)، مولانا عبدالستار خان نیازی، خواجہ خیر الدین، مجید نظامی، سردار عبدالقیوم (مرحوم)، جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال (مرحوم)، جسٹس (ریٹائرڈ) جناب ذکی الدین پال (مرحوم)، ڈاکٹر ضیاء الاسلام، مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح (مرحوم)، مخدوم سجاد حسین قریشی (مرحوم)، جناب زین نورانی (مرحوم)، جام یوسف، قاضی عبدالمجید، اقبال احمد خان وغیرہ۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس منصوبہ کے اوپر تقریباً ایک ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اگر اب وہاں پر جا کر دیکھیں تو ہمارے سر شرم سے جُھک جاتے ہیں کہ وہاں پر پانی ہے اور گند ہے۔ اس کی زمین پر مختلف لوگوں کی نظر ہے۔ والٹن روڈ پر اس کی زمین کی ایک پتی کاٹ کر اس کو کمرشل کیا جا رہا ہے کہ یہ لیز پر کمرشل لوگوں کو الاٹ کر دی جائے اور نئے سرے سے اس کا ڈیزائن بنایا جائے۔ وہاں پر ایک ارب روپیہ لگا ہے تو وہاں پر جو ڈھانچہ کھڑا ہے اُس کو گرا دیا جائے یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر اسمبلی کے اندر بات ہونی چاہئے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ قومی نوعیت کا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے تو اس پر حکومت کی طرف سے ضرور جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، حکومت سے اس تحریک التوائے کار کا جواب لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 341 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 342 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 344 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 363 محترمہ حنا پرویز بٹ اور جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مختلف تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش ہوتی ہیں، پڑھی بھی جاتی ہیں اور کمیٹی کے سپرد بھی کر دی جاتی ہیں لیکن کمیٹی کی مسلسل میٹنگز نہیں ہوتیں۔ ایڈن ہاؤسنگ کے

حوالے سے ایک تحریک التوائے کار فروری 2014 میں آپ نے کمیٹی کے سپرد کی۔ کمیٹی کی میٹنگ ہی نہیں ہوتی اور ایڈن ہاؤسنگ والے اتنے powerful ہیں وہ win over کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب کی بات نوٹ کی جائے اور کل مجھے اس کا جواب چاہئے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان سے فارغ التحصیل سولہ طلباء ہاؤس جاب سے محروم

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نشتر ڈینٹل کالج ملتان کے سولہ ڈاکٹرز رجسٹریشن نہ ہونے کے باعث ہاؤس جاب سے محروم ہو گئے ہیں۔ نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان میں PMDC کی طرف سے پچاس نشستیں رجسٹرڈ ہیں مگر چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایت پر 66 طلباء کو BDS میں داخلہ دیا گیا جنہوں نے BDS کی ڈگری مکمل کر لی ہے۔ ڈگری مکمل کرنے کے بعد نشتر ڈینٹل ہسپتال میں 66 کی بجائے 50 طلباء کو ہاؤس جاب کی اجازت دی جا رہی ہے جبکہ دیگر سولہ طلباء کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے رجسٹریشن نہ ہونے کے باعث ہاؤس جاب سے محروم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے متاثرہ سولہ طلباء و طالبات سخت پریشانی میں مبتلا ہیں اور ان کا مستقبل اور کیریئر خطرے میں پڑ گیا ہے۔ ڈگری مکمل کرنے والے ڈاکٹرز نے حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں ہاؤس جاب کی سہولت فراہم کی جائے۔ متاثرہ ڈاکٹرز کا یہ بھی کہنا ہے کہ پنجاب کے آٹھ میڈیکل کالجز نشتر میڈیکل کالج ملتان، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد، راولپنڈی میڈیکل کالج، سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان، قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور، نواز شریف میڈیکل کالج گجرات اور نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری کی سینکڑوں اسامیاں PMDC سے منظور شدہ نہیں ہیں۔ باقی تمام کالجز کے پرنسپل اور ایم ایس اپنے کالجز کے تمام طلباء و طالبات کو ہاؤس جاب کی سہولت فراہم کر رہے ہیں لیکن نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان کے پرنسپل اور ایم ایس نے BDS کے سولہ طلباء کو ہاؤس جاب دینے سے انکار کیا ہے۔ BDS کی پانچ سالہ ڈگری مکمل کرنے کے بعد متاثرہ سولہ ڈاکٹرز اپنے حق کے لئے انصاف کی اپیل کر رہے ہیں اور اپنا مستقبل بچانے کے لئے سراپا احتجاج ہیں۔ اس صورتحال کی وجہ سے طلباء و طالبات، ان کے والدین

اور آئندہ داخلہ لینے والے students میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنیٹاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث ہوگی۔ بحث کا آغاز متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنی تقریر سے کریں گے جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام درج کروادیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ!

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012 پر حکومت پنجاب کے جاری کردہ قانون پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کے نتیجے میں پنجاب پنشن فنڈ کا ادارہ وجود میں آیا ہے۔ ادارے کا مقصد حکومت

پنجاب کے ملازمین کی متوقع پنشن کی مد میں مالی ذمہ داریوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقدار کو مہیا کرنے کے لئے مناسب سرمایہ کاری کے ذریعے منافع کا حصول ہے۔ حکومت پنجاب اس ادارے کو رقوم فراہم

کرتی ہے اور ادارہ ان رقوم کی سرمایہ کاری مختلف طویل مدتی اور قلیل مدتی مالی سکیورٹیز میں کرتا ہے۔ اس ادارے کے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے ایک مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں حکومت پنجاب کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ نجی شعبے سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہیں۔ ادارہ اپنی تمام سرمایہ کاری منظور کردہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین اور انوسٹمنٹ پالیسی کے تحت انجام دیتا ہے۔ پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کی شق 23 کے تحت پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے مالیاتی سال 2012 بشمول متعلقہ میزانیہ، آمدنی و اخراجات اور آڈیٹر رپورٹ اسمبلی میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ مالیاتی سال 2012 کے آغاز یعنی یکم جولائی 2011 کو پنجاب پنشن فنڈ کی زیر نگرانی اثاثوں کی مالیت 13۔ارب 70 کروڑ اور 80 لاکھ روپے تھی۔ فنڈ نے اپنی سرمایہ کاری کے نتیجے میں اس سال ایک ارب 91 کروڑ 90 لاکھ روپے کا منافع کمایا جبکہ فنڈ کے انتظامی اخراجات 2 کروڑ 20 لاکھ روپے پر مبنی تھی۔ مالیاتی سال 2012 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2012 کو پنجاب پنشن فنڈ کی زیر نگرانی 15۔ارب 60 کروڑ اور 50 لاکھ روپے کے مجموعی اثاثہ جات موجود ہیں۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سرمایہ کاری کا انحصار طویل اور قلیل مدتی سکیورٹیز پر ہے۔ طویل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور نجی اداروں کے جاری کردہ نجی Corporate Bonds ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ قلیل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ Treasury Bills اور Bank deposit شامل ہیں ۔مالیاتی سال 2012 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2012 کو فنڈ کی سرمایہ کاری پاکستان انوسٹمنٹ باؤنڈز 9۔ارب 48 کروڑ، نجی بانڈز 50 کروڑ 10 لاکھ روپے، حکومتی بلز 13 کروڑ 90 لاکھ روپے اور 5۔ارب 34 کروڑ 90 لاکھ روپے کے bank deposits پر مشتمل تھی۔ فنڈ نے مالیاتی سال 2012 میں 13.79 فیصد کا خالص منافع کمایا جو کہ ایک تسلی بخش کارکردگی میں شمار ہوتا ہے۔ آڈیٹر کی سالانہ رپورٹ برائے مالیاتی سال 2012 بھی اسمبلی میں پیش کر دی گئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پنجاب پنشن فنڈ کی کارکردگی اطمینان بخش ہے۔ مالیاتی سال 2012 میں فنڈ نے Central Depository Company کو اپنا trusteeمقرر کیا۔ اس امر سے نہ صرف فنڈ کے اثاثوں کو مجموعی طور پر تحفظ اور استحکام ملے گا بلکہ ادارہ مزید قابل مواخذہ ہو گا۔

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ پنجاب پنشن فنڈ کو مزید فعال بنانے کے لئے اپنی قیمتی آراء سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اس بحث کے لئے اپوزیشن کی طرف سے کوئی نام نہیں آیا ہے۔ میرے پاس ایک ہی نام ابھی تک رانا ارشد صاحب کا آیا ہے۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام درج کروادیں۔ رانا ارشد صاحب !آپ نے نام لکھوایا ہے۔ جی بات شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی اپنا نام پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، ٹھیک ہے آپ نے نام پیش کر دیا ہے۔ قائد حزب اختلاف بھی آ گئے ہیں اور آپ کا نام بھی آ گیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ کیا کرتے ہیں؟ جی، رانا ارشد صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے پارلیمانی سیکرٹری نے بول لیا ہے اب اپوزیشن والوں سے بھی پوچھ لیتے کہ کیا وہ اس پر بولنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے پہلے اپنا نام دیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا ارشد صاحب! آپ نے نام تو پہلے دے دیا ہے وہ تو ٹھیک ہے کہ پہلے نام تو کسی اور کا نہیں تھا اگر آپ مہربانی کریں تو میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔ چلیں، آپ ہی پہلے بات کر لیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ ابھی تیاری کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی معزز پارلیمانی سیکرٹری نے دو سال کی رپورٹ پیش کی ہے جو سرکاری ملازم ریٹائرڈ ہوتے ہیں تو ان کے benefits limited ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت اب الحمد للہ پنشن فنڈ میں پچھلے سال کی نسبت ڈبل اضافہ ہوا، اس سے یہ ایک impact پیدا ہو گا کہ جو ریٹائرڈ لوگ ہیں وہ بھی ہمارے ہیں اور ان کو benefit پہنچانا بھی ultimately گورنمنٹ کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پہلے جس طرح وہ کبھی پنشن لینے کے لئے لائنوں میں کھڑے ہوتے تھے تو آج ان کو facilitate کیا گیا ہے اور ان کے لئے آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے اس کے لئے بڑے bold steps لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ہمیں مزید بہتری لانی ہے تاکہ ہم ان ریٹائرڈ لوگوں کو جو کہ ہمارے بزرگ میل اور فی میل ہیں ان کو facilitate کرنا اور ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا اور جیسے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جیسے میٹرو بس میں senior citizens کے لئے سپیشل کارڈ جاری کئے گئے ہیں اور ان کے لئے sitting area خصوصی طور پر declare کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب کے قابل تحسین steps ہیں۔ اسی طرح جو اُن کے لئے ہیلتھ سے related cards issue کئے گئے ہیں اس کو بھی میں appreciate کرتا ہوں اور انشاءاللہ گورنمنٹ آف پنجاب under the supervision of Chief Minister جو steps لے رہی ہے میں بطور ممبر اُن steps کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اپوزیشن کی طرف سے کوئی صاحب اس پر بات کرنا چاہے گا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جی، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا نیوز میں ایک رپورٹ مظفر گڑھ میں پنشن فنڈ کے حوالے سے آئی تھی۔ "دنیا ٹی وی" پر ایک خبر آئی تھی کہ پنجاب کے جو پنشنرز ہیں ان کے پنشن فنڈز میں 63 کروڑ روپے کی embezzlement ہوئی ہے۔ ایک طرف گورنمنٹ کی طرف سے حکومتی بنچز سے تعریف کی جارہی تھی کہ پنشنرز کی ویلفیئر کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! یہ آپ کون سی تاریخ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں کل کے دن کی بات کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ نے پنشنرز کی ویلفیئر کے لئے جو اقدامات کئے ہیں۔ میٹرو ٹرین جو ابھی تک incomplete project ہے اور highly disputed ہے۔ کورٹس میں اب بھی اس پراجیکٹ کے حوالے سے مختلف سوالات اٹھائے جارہے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ پنشنرز کے فنڈز میں جو 63 کروڑ روپے کی ایک صوبے میں کرپشن

اور بد دیانتی ہوئی ہے کیا یہ موجودہ حکومت کی تعریف میں بات جاتی ہے یہ بہت بڑا سوال اٹھتا ہے ؟اب اس ملک کا جو burning issue ہے وہ کرپشن ہے، چاہے وہ پاناما لیکس کی بات ہو۔۔۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! Proceeding کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: قادری صاحب! آپ اپنے آپ کو تیار رکھیں، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں ہر وقت تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آج اس ملک میں سب سے بڑا issue کرپشن کا ہے چاہے پاناما لیکس کے حوالے سے ہو، چاہے انصاف کے حصول کے حوالے سے ہو کیونکہ سارے civil institutions کرپٹ ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے "دنیا ٹی وی" کی خبر quote کی ہے، کل ایک بجے "دنیا ٹی وی" نے خبر دی کہ 53 کروڑ کی کرپشن ہوئی ہے۔ جہاں پانچ ہزار روپے پنشنرز کو دیئے جاتے تھے وہاں ایک زیرو اور لگا دیا جاتا تھا اور پانچ ہزار کے 50 ہزار بن جاتے تھے۔ یہاں ہم اس رپورٹ کو کیسے appreciate کر سکتے ہیں؟ میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ ہر ادارہ جو کرپشن زدہ ہے ان کے خلاف کارروائی اور انکوائری ہونی چاہئے اور قانون کے کٹہرے میں لانا چاہئے کیونکہ یہ ملک ہمارا ملک ہے اور ہمارے بچوں کی محفوظ آماجگاہ ہے جو کہ آج ہر طرف سے گھرا ہوا ہے بالخصوص کرپشن اس ملک کی معیشت کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جس معاشرے میں کرپشن اور ناانصافی ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی موجودگی میں بالخصوص پنشنرز کے فنڈ پر بھی ڈاکا ڈالا جا رہا ہے تو اس رپورٹ کی کیسے تعریف کی جا سکتی ہے اور کیسے endorse کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: قادری صاحب! ان کے بقول کہ "دنیا ٹی وی" کی ایک خبر ایک بجے کی بتائی ہے کہ اس میں 53 کروڑ روپے کی کرپشن کی خبر چل رہی ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! تمام خبروں کی sanctity پر یقیناً ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہوتا ہے اور یقیناً investigate ہو گا۔ آپ کو پتا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کا حکم ہے کہ اس طرح کی کوئی

بھی خبر unattended نہیں جاتی لیکن اس خبر کا معذرت کے ساتھ میٹرو بس اور اورنج ٹرین کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! اس کو کس طرح چھوڑیں؟ نظریہ آ رہا ہے کہ 2013 میں جب میٹرو بس بنی تھی تو لاہور نہیں بلکہ پنجاب صاف ہو گیا اور اب اورنج ٹرین بنے گی۔ یہ بات طے ہے کہ صوبائی دار لحکومت یا بڑے شہر میں ہونے والی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے ثمرات پورے ملک میں جاتے ہیں۔ جب اس کی صفائی ہوتی نظر آ رہی ہے تو اُس پر بھی رونا شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں تک پاناما لیکس کا تعلق ہے تو کمیشن بن چکا ہے اور TORs بن رہے ہیں۔ جو بھی TORs بنیں گے ہم بھی اس کے پابند ہیں۔ وہ قرضہ خور اور پیسے کھا جانے والے اور نیازی سروسز کے نام پر۔۔۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ آپ سن رہے ہیں کہ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! اب جواب لیں ناں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں سن رہا ہوں۔ جیسے آپ بولتے ہیں، اب ان کو بھی بولنے دیں اور سننے کی ہمت پیدا کریں۔ ایسے نہ کیا کریں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! اگر بات کی ہے تو سننے کی ہمت کریں۔ [****] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کا نام نہ لیں۔ نام والے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! جو پیسے چوری کئے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ڈاکے اور غنڈہ گردی نہیں چلے گی۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید! میں آپ کو ساری زندگی بولنے نہیں دوں گا۔ اب آپ صبر کریں۔

MR SPEAKER: Order please, order please.

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! اگر مجھے یہ بولنے نہیں دیں گے تو میں ان کو ایوان میں تقریر نہیں کرنے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے اور مناسب نہیں ہے۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ غنڈہ گردی کرتے ہیں۔ یہ مجھے کیسے نہیں بولنے دے سکتے؟

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ کیا طریق کار ہے اور کیا گفتگو ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا کرتے ہیں، آپ ہر بات کو الٹ لیتے ہیں؟

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ [*****] نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ نام لے کر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن کے الفاظ کو حذف کروا دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پاناما لیکس کی بات کرنے پر ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ ان کی حالت ہے کہ یہ جھوٹے الزام لگاتے ہیں اور جب ہماری جواب دینے کی باری آئے تو سنتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی اور تشریف رکھیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ [*****] میری نہیں ہے جو 1983 میں بنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! ایسا نہ کریں۔ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس بے چارے کو بول لینے دیں اور اس کی باری آ لینے دیں۔ یہ بے چارا اتنا [***] ہے اس لئے اس کو وزیر بنائیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ بیچ میں بولتا ہے اس کو پارلیمانی آداب سکھائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ [***] کے الفاظ آپ واپس لیں اور ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ مجھے اب اُن کی بات بھی سننے دیں ناں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ دو سال کے بچوں کی طرح بیچ میں بولتا ہے۔ میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ شاہ صاحب! ایسا نہ کیجئے گا۔ Be relevant

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ چور مچائے شور والی بات ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کو اجازت نہیں ہے اور میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری عرض تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، لیڈر آف دی اپوزیشن! آپ کیا بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سید زعیم حسین قادری سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ واک آؤٹ نہ کریں۔ وہ واک آؤٹ اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کو منسٹر نہیں بنایا گیا۔ ان کے اتنا بولنے اور ترجمانی کرنے کے باوجود وہ وزیر نہیں بن رہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! ان کو آپ پارلیمانی آداب سکھائیں۔ He should apologise.

جناب سپیکر: آپ سب میری بات سنیں۔ آپ تمام بڑے معزز ممبران ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر اپنی گفتگو تہذیب کے دائرے میں رہ کر کریں۔ دونوں حضرات تہذیب کو ملحوظ رکھیں۔ بڑی مہربانی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ چور کیوں شور مچاتے ہیں؟ جب ہم چور ڈاکوؤں کی بات کرتے ہیں تو ان کو تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو تو کسی بات کا پتا ہی نہیں ہے، آپ کدھر تھے؟ پلیز! بیٹھ جائیں۔ میں نے آپ کو floor نہیں دیا لہٰذا مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! He should apologise ورنہ میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔ (شور وغل)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں اور دونوں طرف سے ماحول کو خراب نہ کریں۔ شاہ صاحب! آپ فراخدلی کا ثبوت دیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! انہوں نے غلط بات کی ہے۔ یہ میری بات کے درمیان بولتے ہیں۔ ان کو معذرت کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میری بات سنیں۔ آپ کو بات کرنے کا پورا حق ہے۔ وہ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ میں نے آپ سے ایسی بات نہیں کی بلکہ گزارش کی ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! آپ تو ہمارے مائی باپ ہیں لیکن میں آج کے بعد ان کو دو سال بولنے نہیں دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! ان کی بات سن کر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! He should apologise ورنہ میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! انہوں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ جو بات انہوں نے کی تھی وہ میں نے expunge کر دی ہے۔ بڑی مہربانی

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ معذرت کریں ورنہ میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ پلیز! بیٹھ جائیں۔ اب آپ بات کریں، میں ان کو پھر floor دے دوں گا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ قائد حزب اختلاف ہیں اور ان کا بڑا honourable مقام ہے۔ میں جونیئر بھی ہوں اور ان کا چھوٹا بھائی بھی ہوں۔ میں ایک بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے جن باتوں کا جواب دیا ہے تو اگر انہوں نے کوئی irrelevant بات کی ہے تو میں نے اس کا جواب تو دینا ہے۔ حکومت کی طرف سے میری ذمہ داری ہے اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں جبکہ موصوف بیچ میں بول رہے ہیں۔ یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔

He is the Leader of the Opposition and he is at a very honourable position. He is very honourable, Sir.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے علاوہ کوئی بات کرے تو دوسری بات ہے لیکن مجھے بہت افسوس ہے اور میں تو ویسے بھی حضرت کا نیاز مند ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، شاہ صاحب! آپ غصے کو چھوڑ دیں اور تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اتنے عرصے سے یہ بول رہے ہیں تو انہیں آپ منسٹر بنا دیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ پھر سے بیچ میں بول رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر یہ الفاظ انہیں برے لگے ہیں تو میں اپنے یہ الفاظ واپس لیتا ہوں کہ انہیں آپ منسٹر نہ بنائیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کا بہت مشکور ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے تو یہی عرض کیا کہ عرصہ ہو گیا ہے کہ آپ اتنے بے باک طریقے سے حکومت کو defend کرتے ہیں۔ انہیں حلف اٹھوائیں اور انہیں منسٹر بنائیں۔ میں نے تو یہ کہا ہے۔ اس پر اگر وہ ناراض ہوتے ہیں تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اور ان سے sorry کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے سامنے اگر میں نے غلط بات کی ہے۔ "دنیا نیوز" میں کل یہ خبر چلی ہے جسے میں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کیونکہ پنشنرز کا case آیا تھا۔ حکومتی بنچز کی طرف سے اس رپورٹ کو support کرنے کے لئے quote کیا گیا تھا۔ کس کو؟ میٹرو ٹرین کو quote کیا گیا تھا۔ اس پورے ملک میں اس وقت جو burning issue ہے وہ کرپشن کا issue ہے۔ میں نے اس پر بات کی تھی کہ ایک ضلع مظفر گڑھ میں 630 ملین کا فراڈ ہوا ہے اور کس پر وہ ڈاکا ڈالا گیا ہے؟ وہ پنشنرز کے پیسوں پر ڈاکا ڈالا گیا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت کو اس طرح کے اقدامات اٹھانے چاہئیں اور ہمیں قصیدہ گوئی نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارا ملک ہر طرف سے مصائب میں گھرا ہوا ہے چاہے وہ خارجہ پالیسی ہو، یہ جو منصور اختر کا معاملہ ہوا ہے تو یہ اسامہ بن لادن سے بڑا مسئلہ ہے جس سے ہماری معاشی اور معاشرتی ترقی رک چکی ہے، ہماری شخصی اور قومی آزادی under threat ہے۔

جناب سپیکر! وہ اس حوالے سے ہے کہ ہماری economy independent نہیں ہے۔ ہماری economy independent کیوں نہیں ہے کہ یہ کرپشن ہمارے institutions میں آچکی ہے۔ ہمارے اداروں میں کرپشن آچکی ہے جس نے ہماری معاشی ترقی کو روک دیا ہے۔ ہماری معاشرتی ترقی کو روک دیا ہے اور ہماری معیشت dependent بنادی گئی ہے۔ ہم دوسری اقوام پر انحصار کر رہے ہیں اور جب ہم دوسری اقوام کی معیشت پر انحصار کریں گے تو ہم اپنی قومی آزادی کو کبھی بھی قومی آزادی نہیں کہہ سکتے، میں تو یہ بات کر رہا تھا۔ آپ نے پانامالیکس کی بات کی اور آپ نے میٹرو ٹرین کی بات کی۔ یہ تو سفید ہاتھی ہیں جنہیں دو، دو بلین روپے کی ایک ایک سال کی سبسڈی دے رہے ہیں تو یہ کیسے viable project ہو سکتے ہیں؟ یہ پچپن پچپن بلین کے پراجیکٹ ہیں حالانکہ ان کی جو original amount اور ان کے جو PC-I original تھے وہ کہیں کم تھے لیکن یہ ساری چیزیں بادشاہت کی نذر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کیونکہ ہمارا ملک under threat ہے۔ ہماری معیشت تباہ حال ہے۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پبلک ویلفیئر کے ادارے کس طرح۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ صدیق خان صاحب! اپنی بات کو wind up کریں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ ہمارے لیڈروں کی توہین کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اگر کل اجلاس ہوا تو جتنے بھی international monitoring institutions ہیں جتنے بھی پنجاب گورنمنٹ کے ٹارگٹس تھے اور جتنے بھی وفاقی حکومت کے ٹارگٹس تھے، چاہے وہ جی ڈی پیز کے حوالے سے تھے، چاہے وہ تعمیر و ترقی کے حوالے سے تھے، چاہے وہ کرپشن کو ختم کرنے کے حوالے سے تھے۔ میں وہ آپ کے سامنے پیش کروں گا اور اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں گا۔ ہم جی ڈی پی کے ٹارگٹس achieve کر سکے، ہم کرپشن کو ختم کرنے کے ٹارگٹس achieve کر سکے اور نہ ہی ہم تعمیر و ترقی کے حوالے سے ٹارگٹس achieve کر سکے اور بالخصوص ہمارے جو energy crisis ہیں اس حوالے سے ہمارے جو بلند و بانگ دعوے تھے اس میں بھی ہم کوئی achievement حاصل نہیں کر سکے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے اور یہ لمحہ فکریہ ہے۔

(اذان ظہر)

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! انہوں نے جس خبر کا تذکرہ کیا تھا اور میں نے عرض کیا تھا کہ اس کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ نیشنل بنک میں وہاں پر embezzlement کی گئی تھی جس میں پانچ لوگ گرفتار کئے جا چکے ہیں five people who were arrested اور ایف آئی اے کو یہ case سونپ دیا گیا ہے time limit کے ساتھ کہ as early as possible باقی تمام لوگوں کو گرفتار کرے۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے معیشت کا ذکر فرمایا ہے تو آج دنیا کے معتبر ترین financial اداروں جن میں موڈیز اور وال سٹریٹ یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کی پوزیشن بہت زیادہ مستحکم ہوئی ہے as far as micro-economic indicators are concerned آج پاکستان نے 21 بلین ڈالر کی سطح تاریخ میں پہلی بار عبور کی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت 2013 میں جب آتی ہے تو growth rate 2.1 percent ہوتا ہے اور آج دنیا کے انٹرنیشنل ادارے for reported 3 percent تک لے کے جاتے ہیں۔ ہمارا deficit بجٹ 8.5 فیصد سے زیادہ تھا اور آج انشاء اللہ 4 فیصد تک لایا گیا ہے۔ یہ تمام وہ indicators ہیں جنہیں پوری دنیا کے معتبر ادارے دیکھ رہے ہیں اور اسی لئے چین جیسا ملک جو پاکستان میں دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی انوسٹمنٹ کرنے جا رہا ہے وہ پاکستان میں 46 بلین ڈالرز کی انوسٹیمنٹ کیوں کر رہا ہے کیونکہ آپ میں depth financial ہے۔ آپ دنیا کی نظر میں financially viable proposition بن چکے ہیں اور یہ کاوش اور کوشش یقیناً حکومت کی کامیابی ہو گی۔ آپ نے دیکھا کہ دنیا کے تمام indicators ہماری طرف ایک بڑھوتری کا اشارہ کر رہے ہیں۔ یقیناً انہوں نے ہیلتھ کی بات کی اور ایجوکیشن کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب میں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار آج ہیلتھ کا بجٹ 166۔ ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔ 2008 میں جب ہم آئے تھے تو 17۔ ارب روپے تھا۔ 27 percent of the total budget was spent on education یعنی اگر ہیلتھ اور ایجوکیشن جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی priorities ہیں اور اگر اس کو اکٹھا کیا جائے تو 41 percent of the total budget یعنی 41 فیصد بجٹ ہے۔ ہم نے تو کبھی نہیں کہا کہ میاں محمد نواز شریف کی حکومت آئے گی تو ساتھ تیل بھی اس ملک میں نکل آئے گا۔ راتوں رات چیزیں درست نہیں ہوتیں لیکن وہ

financial infrastructure جو مر چکا تھا، جو دستیاب نہیں تھا، لوگوں نے آپ کی guarantees call کر لیں تھیں اور لوگ آپ کو sovereign guarantee نہیں دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو لوگ چوم چاٹ کر guarantees بھی دیتے ہیں اور آپ کی guarantee تسلیم بھی کرتے ہیں۔ یہ ہے فرق 2008 سے پہلے کا اور آج کا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے پوری کوشش کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ 2018 تک 15 ہزار میگا واٹ کے قریب بجلی سسٹم میں شامل کریں گے جو economic activity اور economic کی روح ہے اور اس ملک کی معیشت کو مزید مستحکم کریں گے۔

تعزیت

سابق ممبر پنجاب اسمبلی اور ایم این اے نوابزادہ راجہ اقبال مہدی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ مہربانی۔ جی، یہ ایک خبر ہے نوابزادہ راجہ اقبال مہدی جو اس ایوان کے معزز ممبر بھی رہ چکے ہیں اور اب وہ ایم این اے بھی تھے وہ اس دفعہ غالباً پانچویں دفعہ ایم این اے تھے اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے کیونکہ اُن کا جنازہ ہو چکا ہے ابو حفص غیاث الدین صاحب آپ دُعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر نوابزادہ راجہ اقبال مہدی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دُعا مغفرت کی گئی)

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں ایک تھوڑی سی وضاحت اس حوالے سے کرنا چاہتا ہوں یہ جو کہہ رہے تھے کہ اُس خبر کی authentication کرنا ضروری ہے میں اس معزز ایوان کے یہ بات علم میں لانا چاہتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے اُس کیس کی انکوائری کی ہے اور وہ انکوائری سامنے آچکی ہے۔ معزز ممبر کے نوٹس میں نہیں تھا یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ معافی مانگیں تو میں عرض کر رہا ہوں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے اس بات کی انکوائری کی ہے۔ جو آپ Financial Management کی

بات کر رہے ہیں آپ Express Tribune کی کل کی IMF کی رپورٹ پڑھیں انہوں نے تو آپ کو loan دینے کے لئے جو آپ کا ضمنی بجٹ ہے اُس پر پابندی لگا دی ہے کہ آپ constitutional change لے کر آئیں۔ آپ فنانس کی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی آپ کا ٹائم پہلے ختم ہو چکا ہے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! 24 تاریخ کا Express Tribune اس کا صفحہ نمبر 9 ہے اس کی رپورٹ پڑھ لیں اسے میں کل پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ لکھی ہوئی ہے، آپ کی لکھی ہے پھر تو ہم قبول کر لیتے ہیں۔ جی، مہربانی۔ جی، میاں محمود الرشید! آپ بولنا چاہتے ہیں اس بارے میں بولیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پنشن فنڈ کے حوالے سے بھی تھوڑی بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: بات اسی کے بارے میں کرنی ہے اور تھوڑی سی بات کیا کرنی ہے؟

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دیکھیں سید زعیم حسین قادری نے ابھی یہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے برخوردار ہیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے پانچ سات منٹ کی تقریر فرمائی ہے دیکھئے وہ کہہ رہے ہیں financially ہمیں بڑا boost مل گیا ہے اور per capita income یہ ہو گئی ہے پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ اتنے زیادہ قرضے پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں لئے گئے۔ پیپلز پارٹی کے پانچ سالہ دور میں جب قرضے لئے گئے تو میاں صاحبان اور پوری قوم پریشان تھی انہوں نے اگر وہ ریکارڈ بھی توڑ دیا اور تین سال کے اندر اُتنے قرضے لئے جتنے پیپلز پارٹی نے پانچ سال میں نہیں لئے تھے اور پچھلے ستر سال میں کبھی اتنے قرضے نہیں لئے گئے۔ یہ ان کی پرفارمنس ہے کہ قرضوں کے لئے کشکول پکڑی ہوئی ہے، کشکول کے توڑنے کی بات ہوتی تھی اب اُس کا سائز بھی بڑا کر دیا اور مضبوطی سے اُس کو تھام بھی لیا ہے آپ ان کی انتخاب سے پہلے کی تقریریں دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک منٹ، دیکھیں زعیم حسین قادری صاحب نے ایوان میں پانچ منٹ لگائے ہیں کہ جناب سب اچھا ہے growth rate جو مقرر کیا گیا تھا وہ آج تک پچھلے تین سالوں میں ہم meet نہیں کر سکے، برآمدات میں 27 فیصد ہماری کمی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہماری برآمدات اب متاثر ہو رہی ہیں اور balance of payment کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ فافن کی رپورٹ یہ کہہ رہی ہے کہ کرپشن میں صوبہ پنجاب نمبر 1 ہے پتا نہیں یہ کس دنیا میں رہ رہے ہیں، پتا نہیں انہیں کہاں ترقی نظر آ رہی ہے؟ میاں محمد شہباز شریف میرے محترم ہیں انہوں نے لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ میں چھ ماہ دور کروں گا، اُس کے بعد کہا دو سال میں کروں گا، اُس کے بعد کہا تین سال میں ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! یہاں تو لوگ جھلس رہے ہیں، یہاں تڑپ رہے ہیں بجلی نہ آنے کی وجہ سے بلک رہے ہیں اور کسان کی فصلیں سوکھ رہی۔ اُن کے کھیت بجلی نہ آنے کی وجہ سے سیراب نہیں ہو رہے تو یہ کدھر بیٹھے ہیں، انہیں کہاں ترقی نظر آ رہی ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی ایک دن اس پر رکھ لیں اور اس پر debate کر لیتے ہیں کہ ملک بہتری کی طرف گیا ہے یا تنزلی کی طرف آیا ہے۔ یہ جو بین الاقوامی ادارے ہیں اُن کی رپورٹ کے مطابق Human Development کے اوپر ہم دنیا کے 144 نمبر پر ہیں۔ انسانوں کے اوپر جو اخراجات ہوتے ہیں جس میں ترقی یافتہ جو اقوام ہیں وہ سب سے زیادہ خرچ کرتی ہیں۔ اُن کی صحت پر تعلیم پر اور اُن کے جان و مال کے تحفظ پر ہمارا نمبر 144 واں ہے، فی کس آمدنی میں ہمارے 40 فیصد سے زیادہ لوگ سطح غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور فی کس آمدنی میں ہمارا دنیا کے اندر 133 واں نمبر ہے۔ پتا نہیں کہاں بیٹھے قادری صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ ترقی ترقی۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ایوان چلنا ہے تو ایک دن اس بحث کے لئے رکھ لیں پتا چلے کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزلی کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر یہ پنشن فنڈ کے حوالے سے جو رپورٹ یہاں لکھی ہوئی پڑھی گئی اُس میں جو اصل spirit ہے یہ پنشن فنڈ اس لئے نہیں ہے کہ آپ اس کو کسی بنک میں fix deposit کروا دیں یا اُس کے کوئی بانڈز خرید لیں، کوئی مرکزی حکومت کے خرید لے، کوئی صوبائی حکومت کے خرید لے کسی اور اداروں کے خرید لیں اور اس میں سود پر سود جمع ہوتا جائے۔ پنشن فنڈ کا اصل مقصد ہے کہ جو ہمارے بوڑھے پنشنرز ہیں اُن کی فلاح و بہبود کے اوپر خرچ ہو اور اُن کو facilitate کیا جائے۔

جناب سپیکر !معاملہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اور محتسب اعلیٰ نے فیڈرل حکومت کے ملازمین کی پنشن تو ڈُگنی کر دی لیکن پنجاب حکومت کی کارکردگی اتنی مایوس کن ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود یہ بوڑھے جو ہمارے پنشنرز ہیں یہ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان کی پنشن ڈبل کریں آپ دیکھیں قیمتیں کہاں سے کہاں چلی گئی ہیں۔ایک وہ شخص جس نے اپنی ساری زندگی حکومت کو سروسز دینے میں گزار دی ہے اور آج وہ دھکے کھاتا پھر رہا ہے۔ہمارے پاس بہت سے بزرگ آئے ہیں اور وہ معلمات آئی ہیں، وہ اساتذہ آئے ہیں، وہ سرکاری ملازم آئے ہیں 70,70، 80,80 سال اُن کی عمریں ہیں اور وہ سپریم کورٹ کے فیصلے ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں اور روتے پھر رہے ہیں، دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔یہ اربوں روپیہ جمع کرنے کی بجائے جو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اُن کی پنشن کو آپ ڈبل کریں، اُس فیصلے کے اوپر آپ عملدرآمد کروائیں۔

جناب سپیکر!دوسری بات جو میں سمجھتا ہوں کہ پنشنرز کے اندر جو نان گزیٹڈ ہیں، جو lower staff ہے اُن کو یہ جو میڈیکل الاؤنس ہے اُس کی facility نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنشن فنڈز کو بڑھانے کی بجائے آپ جو ہمارے نان گزیٹڈ پنشنرز ہیں اُن کو میڈیکل الاؤنس دیں اور جو سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے اور جو وفاقی محتسب کا فیصلہ آیا ہے تو پہلے حکومت نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا، سپریم کورٹ کا فیصلہ آئے ہوئے بھی آج دو سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ خدارا یہ پنشن فنڈ میں 20۔ارب یا 15۔ارب پڑا ہے اس کی بجائے وہ جو پنشنرز تین تین، پانچ پانچ، آٹھ آٹھ سو روپیہ لینے کے لئے وہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ وہ لائنوں میں لگے ہوئے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ان کی پنشن میں اضافہ کریں اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر!آخری بات یہ ہے کہ آج کل انہوں نے یہ اشتہار دیا کہ پنشن آن لائن ملا کرے گی۔ میرے پاس دو تین ایسے لوگ آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ ایک نیا عذاب ہمارے لئے کھڑا ہو گیا ہے اور اس سارے process کو complicated بنا دیا گیا ہے۔ پہلے ہم ایک دن جاتے تھے، وہاں سے فارم لیتے تھے، اپنی پنشن بک بھرتے تھے اور دوسرے دن ہمیں چیک مل جاتا تھا وہ جا کر ہم draw کرا لیتے تھے۔ یہ آن لائن سسٹم کا procedure آسان کیا جائے اور ہمارے بوڑھے ریٹائرڈ ملازمین کو مزید تکالیف میں نہ ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ ان کی تجویز سن رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں نے سن لی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نہ کہیئے گا کہ:

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے محرم سے مجرم بنا دیا

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں قصیدہ گو ہوں اور نہ ہی مرثیہ خواں۔ آج جس قسم کی بحث ہوئی ہے میرے خیال میں اس حوالے سے یہ معزز ایوان آج کے تناظر میں میری بات کو سمجھ گیا ہو گا۔ میں صرف دو باتیں عرض کروں گا۔ پہلی بات تو یہ عرض کروں گا کہ میں اس وِژن کو سلام پیش کرتا ہوں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے معزز ممبران کے سامنے رکھوں گا اور آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ آپ custodian of the House ہیں آپ نہ صرف custodian of the House ہیں بلکہ آپ ان روایات کے بھی custodian ہیں جو اس معزز ایوان کی بہترین روایات ہیں۔ اس معزز ایوان کی یہ روایت ہے کہ جب کبھی بھی official work ہونا ہو، legislation ہونی ہو، بجٹ پاس ہونا ہو یا وہ معاملات جو سرکاری کارروائی کے زمرے میں آتے ہیں تو اُس وقت کورم پورا کرنا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور کورم کے بغیر یہ چیزیں نہیں ہو سکتیں لیکن عام ممبران کا جو وقت ہے اس میں وقفہ سوالات ہے، تحریک التوائے کار ہے، تحریک استحقاق ہے اور General Discussion ہے۔ General Discussion کا بنیادی concept تو ہے ہی اپوزیشن کے لئے کہ اپوزیشن نے اس General Discussion میں گورنمنٹ کے اس ڈیپارٹمنٹ یا گورنمنٹ کی کارکردگی کو under question کرنا ہوتا ہے۔ ان hours میں کبھی بھی اس معزز ایوان کی یہ روایت نہیں رہی کہ اس میں کورم پوائنٹ آؤٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب بات ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست اپنی ایک تقریر کرتے ہیں اس کے بعد وہ باہر سے جھانکنا شروع کر دیتے ہیں، کورم پوائنٹ آؤٹ شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعد وہ دوبارہ آ کر گنتی شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں چاہئے کہ وہ تیاری کیا کریں اور تیاری کرنے کے بعد جو بھی رپورٹ پیش ہو یا جو بھی under discussion موضوع ہو اس پر بھرپور طریقے سے گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کو under question کریں تاکہ اس سے بہتری آ سکے لیکن General Discussion کے دوران اس طرح سے کورم پوائنٹ کرنے کی روایات کبھی بھی نہیں رہی۔ میں بھی 1990 سے اس ایوان کا حصہ ہوں اور پچھلے 26 سال میں کبھی بھی ان روایات کو اس طرح سے نہیں توڑا گیا جس طرح کے حالات اس وقت ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جو ہمارے معزز لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں اور اپوزیشن سے جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں آپ ان سب کو ایک میٹنگ میں بلائیں اور اس پر بات ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی جو مناسب اور بہتر روایات ہیں وہ ہمیں جاری رکھنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں وہ آپ کی بات سن رہے ہوں گے۔ یقینی طور پر جو ذمہ داری ہے اس کو پورا کرنا چاہئے اور ذمہ داری ان کی بنتی ہے کہ وہ گورنمنٹ کی کوئی ایسی چیز criticize کریں جو عوام کی بہتری کے لئے نہیں ہے یا عوام کی اس سے حق تلفی ہو رہی ہے اور اس میں ان کو participate ضرور کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں اب جو بات آپ نے یاد کروائی ہے تو اگر دہرانا مناسب نہیں لگے گا۔ قانون اور rules اجازت تو دیتے ہیں لیکن کئی دفعہ بات طے بھی ہوئی ہے کہ جب ایسے معاملات چل رہے ہوں تو کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کرنا چاہئے لیکن جب legislation ہو رہی تو یہ ان کا حق ہے، اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے اور میں تو اس میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن لیڈر آف دی اپوزیشن اور تمام گورنمنٹ side کو بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ جب کچھ معاملات ایسے چل رہے ہوں جس سے عوام کا فائدہ ہو رہا ہو تو پھر ایسے معاملات کو انہیں بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ میں خود بھی ان سے بات کروں گا لیکن اب چونکہ کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا، اس کے بعد گنتی کی گئی اور کورم پورا ہے لہٰذا ہمیں کارروائی چلانی چاہئے۔ جی، میاں محمد رفیق!

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سرکاری ملازم جس نے اپنی زندگی سرکاری اور سرکار کی خدمات کے لئے وقف کی اور جس کسی نے بھی پرانے وقتوں میں اس شخص کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس کی will being اور old age benefits کے لئے پنشن کی سوچ پیدا کی اور یہ بہت انسان دوست سوچ تھی۔ جس وژن میں بھی پنشن کا سوچا اور سرکاری ملازم کو پنشن دی میں اس کو سلوٹ پیش کرتا ہوں اور اس کو سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت بڑی انسان دوست اور عوام دوست خدمت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں عرض کرنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں سرکاری ملازمین کی پنشن پر ایوان میں بحث ہو چکی ہے اور میں نے اس پر زیادہ روشنی نہیں ڈالنی صرف ایک اشارہ ہی کافی ہو گا کہ جو پنشن فنڈز کے ساتھ کھلواڑ ہوتا ہے مجھے اس پر بھی کوئی بحث نہیں کرنی۔ میں نے اپنی سوچ کو اس بات پر مرکوز کر دیا ہے کہ سرکاری ملازم جب ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو پھر وہ رُل جاتا ہے،

اس کی پنشن کی منظوری میں کئی سال لگ جاتے ہیں اور اگر پنشن منظوری کے مراحل میں وہ مر جائے تو اس کی بیوہ کو پنشن کی منظوری کے لئے جو دکھ اٹھانے پڑتے ہیں وہ بھی انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ اس سے بھی بڑی تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جب پنشن منظور ہو جائے اور پنشنرز کی پنشن اس کی بیوہ کو ادائیگی کے لئے سرکاری خزانے کے افسران بہت کوتاہی سے کام لیتے ہیں یہ بہت بڑی bad governance ہے اور ہر حکومت کے ماتھے پر یہ کالک کا ٹکہ ہے کہ بغیر حصے کے، بغیر کمیشن کے پنشنرز کو پنشن نہیں ملتی اور اسی طرح سے باقی ورکنگ سرکاری ملازمین ہیں ان کو تنخواہیں بھی بغیر حصہ دیئے یا کمیشن دیئے نہیں ملتی ہیں۔ اسی طرح سے تمام سرکاری خزانے سے چاہے وہ ڈویلپمنٹ کے فنڈز ہوں یا تنخواہیں بلکہ جو بھی معاملات ہیں ان کا بھی حصہ کمیشن دیئے بغیر نہیں ملتا اس لئے میں آپ کے توسط سے یہ تجویز دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آخری بات تو مجھے کر لینے دیجئے اس سے سب کا بھلا ہو گا۔ جب پنشنر کو آخر میں پنشن ملنا ہوتی ہے، اس کی فائل تیار ہو جانی چاہئے تاکہ وہ ریٹائرڈ ہو کر نہ روئے اور اس کی زندگی میں ہی پنشن کا کیس منظور ہو جانا چاہئے۔ سرکاری خزانوں میں جو ادائیگیاں ہوتی ہے اور وہاں پر کمیشن کا حصہ، کرپشن اور رشوت کا جو ایک نظام جاری ہے اس کو بھی ختم ہونا چاہئے اور اس پر بھی توجہ دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ابھی میں تو باہر گیلری میں بیٹھا ہوا تھا اور لاء منسٹر صاحب نے یہاں پر ایوان کی روایات کا بڑا تذکرہ کیا ہے اور بڑا پاس جتایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ہر ممبر اسمبلی کا prerogative ہے۔ آپ اس پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کب کہا کہ پابندی لگا سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ کورم پوائنٹ آؤٹ ہم پچاس دفعہ کریں گے اور پورا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اب جب یہ روایات کا حوالے دیتے ہیں، کورم پورا کرنے کے لئے تو میاں محمد شہباز شریف کو یہاں پر دو دن سے آنا پڑ رہا ہے اس لئے یہ کورم پورا ہو جاتا

ہے۔ وہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو کورم پورا کرنے کے لئے آتے ہیں لیکن آپ سے تو کورم پورا نہیں ہوتا کیونکہ پچھلے چار دن سے ڈکا لگا ہوا تھا، آپ نے تین دفعہ اجلاس ملتوی کیا کہ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل ہو گا تو میں قائد ایوان سے کہتا ہوں کہ وہ آکر باہر اپنے چیمبر بیٹھ جایا کریں، شکر ہے کہ انہوں نے میری اس تجویز کو مان لیا ہے اور وہ باہر آکر چیمبر میں بیٹھ جاتے ہیں تو کم از کم کورم تو پورا ہوتا ہے۔ چلیں! سارے وزیر نہ سہی لیکن اکا دُکا وزراء بھی یہاں آنا شروع ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ روایات کی بات رانا صاحب نے کی تو کیا یہ روایات ہیں کہ انہوں نے اپوزیشن کو تین سال سے دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا ہے۔ 25،25 کروڑ روپے تمام ٹریژری بنچوں کے ممبران کو دے رہے ہیں، لیٹرز چلے گئے ہیں، پی اینڈ ڈی کے ذریعے اور ڈی سی اوز کے ذریعے سے ترقیاتی سکیمیں لے رہے ہیں۔ ہم جو elect ہو کر آئے ہیں، تھوڑے سے ہیں اور وہ بھی انہیں برداشت نہیں ہوتے۔ ہمیں یہ ہمارے حلقوں کے اندر victimize کر رہے ہیں اور ہمارے حلقوں کے اندر کسی کو ایک penny بھی نہیں دی گئی۔ ہم نے بھی لوگوں سے ووٹ لئے ہیں۔ روایات یعنی تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور یہ بھی روایات ہیں کہ تمام elected لوگ ایک جیسے ہیں۔ وہ elect ہو کر آئے ہیں بھلے کوئی کسی بھی پارٹی سے آیا ہے جب وہ اس معزز ایوان میں آگیا ہے، روایات تو باقی صوبوں میں بھی اس طرح چل رہی ہیں اور ان سب کو ڈویلپمنٹ کے لئے سارا کچھ دے رہے ہیں۔ جب تک یہ بلدیاتی ادارے نہیں تھے تو میں وزیر قانون کو یہ یاد کراؤں گا کہ ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ایوان کو چلائیں، یہاں تنقید برائے تنقید نہ ہو اور ہماری تنقید ہمیشہ positive اور constructive رہی ہے۔ ہم نے جو تنقید کی ہے وہ برائے تعمیر کی ہے لیکن میں ان سے یہ accept کرتا ہوں کہ اپوزیشن کے ساتھ ان کا تین سال کا جو رویّہ ہے یہ درست نہیں ہے۔ اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر یہ ہر چیز کو یہاں پر بلڈوز کر دیتے ہیں۔ انہوں نے ہماری کسی تجاویز یا کسی ترمیم کو کبھی پذیرائی نہیں بخشی۔ جب یہ چاہیں اور کھڑے ہو کر جو ان کے من میں آجائے کر جائیں۔ جب ہم لوگ کل ایوان میں موجود تھے تو اس وقت انہیں یاد نہیں آیا لیکن اچانک یاد آیا تو آپ نے دھڑا دھڑ اجازت دے دی اور ایک out of turn resolution pass ہو گئی۔ ان کو بھی یہ احساس کرنا چاہئے کہ ہم یہاں پر ایوان کے معزز ممبر ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: کون سی resolution کی بات کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ممبرز کے ہوتے ہوئے، میرا یہ خیال ہے کہ یہاں پر انہوں نے ہم سے دو تین دفعہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں پوچھ رہا ہوں کہ کون سی قرارداد؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دو تین دفعہ وعدہ کیا تھا کہ آپ کو بھی آپ کے علاقوں کے لئے ڈویلپمنٹ فنڈز ملیں گے۔ اب اگر ہم یہ کہیں کہ آپ یہاں ایوان میں آکر تو سارا کچھ کریں لیکن لوگوں کے مسائل کے حوالے سے، لوگوں کے حقوق کے حوالے سے، ان کی بنیادی ضروریات کے حوالے سے کچھ نہ کریں۔ جیسے کہیں واٹر سپلائی سکیم ہے، کہیں سیوریج کی سکیم ہے، کہیں سڑکوں کی سکیم ہے، اپنے تمام ایم پی ایز کو تو آپ پچیس، پچیس کروڑ دیں۔ ہمیں اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم لوگ بھی مینڈیٹ لے کر آئے ہیں، یہ ہمارے مینڈیٹ کی توہین نہ کریں۔ ہم سے ہارے ہوئے لوگ وہاں پر جاکر کروڑوں روپے کی "تھدیاں" لگا رہے ہیں۔ یہ بھی اپنے رویہ پر غور کریں، ہم بھی غور کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز لیڈر آف اپوزیشن یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں ڈویلپمنٹ فنڈز نہیں دیئے گئے تو اس لئے یہ ہمارا خیال کریں تو ہم ان کا خیال کریں گے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم نے لیڈر آف اپوزیشن کی پوری بات بڑے تحمل سے سنی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات کہی نہیں یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم نے ان کی پوری بات غور سے سنی ہے یہ میری بات سنیں اس کے بعد اس کا جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں شاید کوئی اچھی بات آ جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پہلے یہ میری بات سنیں اس کے بعد جواب دیں۔ میں نے جو بات کی ہے، یہ ریکارڈنگ نکال کر دیکھ لیں، لیڈر آف اپوزیشن کی جو بات ہے آپ ریکارڈنگ نکال کر دیکھ لیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات کی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ نکال کر دیکھ لیں، لیڈر آف دی اپوزیشن کا بات کرنے کا مقصد اور مدعا یہی تھا کہ آپ ہمارا خیال کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں، ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ہمارا خیال نہیں کرتے، میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس معزز ایوان کا تعلق ہے، اس معزز ایوان کی جو روایات ہیں وہ اپوزیشن اور treasury نے مل کر بنائی ہیں، ان کا ہم دونوں کو احساس اور خیال کرنا چاہئے۔ جہاں تک اس ایوان سے باہر کا معاملہ ہے تو یہ بھی ذرا اپنی اداؤں پر اور اپنی حرکات پر ذرا غور کریں۔ یہ پرسوں کی بات ہے، یہاں پر کسان اپنے مطالبات کے لئے احتجاج کرنے کے لئے آئے، یہ وہاں پر گئے اور ان کو کہہ کر آئے تھے یعنی ان سے کہہ رہے تھے کہ آپ نے یہیں پر دھرنا دینا ہے، آپ نے یہاں سے نہیں اٹھنا، آپ چنے منگوالیں ہم آپ کو یہاں پر کھانا مہیا کریں گے، ہم آپ کو یہاں پر ہر سہولت دیں گے، ہم آپ کو پیسے بھی دیں گے یعنی ان سے بندہ پوچھے کہ آپ دھرنے لگوانے کے لئے لوگوں کو پیسے بانٹتے پھرتے ہیں، یہ پیسے آپ کو کہاں سے ملے ہیں؟

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(حکومتی ممبران کی طرف سے

"شیر آیا، شیر آیا" "شیر اک واری فیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: بیٹھیں، تشریف رکھیں، ایسے اشارے مت کریں۔ اس قسم کا اشارہ آپ مت کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اپوزیشن کو بھی اپنا ایک positive role ادا کرنا چاہئے، احتجاج کرنے یا احتجاج کروانے کے لئے ایسا role ادا نہیں کرنا چاہئے کہ آپ اگر کسانوں کے ساتھ جا کر اظہار یک جہتی کر رہے ہیں تو آپ ان کے مطالبات کے ساتھ گورنمنٹ سے کہیں کہ آپ ان کے مطالبات کو تسلیم کریں نہ کہ ان سے کہیں کہ آپ نے حکومت کی کوئی بات نہیں ماننی۔ آپ نے یہاں پر فصلوں کو آگ لگانی ہے، آپ نے یہاں پر دھرنا لگانا ہے۔ اس کے بعد آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ سارا دن ان کو جا کر ورغلاتے رہے اور بھڑکاتے رہے کہ آپ نے یہاں سے جانا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ تو یہاں پر کشتیاں کرتے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رات کو انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے بیٹھ کر مذاکرات کئے، وزیر اعلیٰ نے تین گھنٹے ان کے تمام مطالبات کو بڑے غور سے سنا ان کی تشفی کی، ان کو اس کا حل پیش کیا۔ کل تمام محکمہ زراعت اور دوسرے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ بھی موجود تھے، میں بھی ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ہم نے ان کو ساتھ بٹھا کر زرعی package کی ایک ایک بات کو ان کے ساتھ discuss کیا ہے اور ہم نے اس کو serious لیا ہے۔

جناب سپیکر! اب حکومت ایک زرعی پالیسی کا اعلان کرنے جا رہی ہے، اس میں نہ صرف progressive farmers زراعت سے تعلق رکھنے والے academia کے لوگ اور ریسرچ کے لوگ بلکہ وہ لوگ جو گلی محلے، گاؤں گاؤں جو لوگ کسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں ان سب سے مکمل مشاورت کے بعد ان کو بھی on board لیا گیا ہے۔ زرعی پالیسی انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر زراعت میں انقلاب لائے گی اور کسانوں کے مسائل کو دور کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اپوزیشن تعمیری رول ادا کرے اور تخریب کو چھوڑ دے تاکہ اس سے اس ملک کی بہتری ہو اس صوبے کی بہتری ہو اور یہ ایوان عوام کی بہتری کے لئے اپنا صحیح رول ادا کر سکے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہتے ہیں کہ ہم رول ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن اگلی بات جو آپ نے سنی نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو اس ایوان میں welcome کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلو شکر ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تو انہیں اسی بہانے یاد دلانا چاہتا ہوں اور چند دن پہلے ہم جو اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز ہیں ہم نے آپس میں کہا کہ کوئی ایسی تجویز ہو کہ میاں صاحب ہمارے قائد ایوان ہیں ان تک جائے اور ہم انہیں کہیں کہ آپ اسمبلی میں کیوں نہیں آتے؟ ایک قرارداد ہم نے، جو ابھی پیش نہیں ہوئی لیکن جمع ضرور کروائی تھی میڈیا پر اس کی خبر بھی چلی، شاید وہ میاں صاحب کی نظروں سے گزری ہو گی جس میں ہم نے یہ کہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میری نظروں سے نہیں گزری تو میاں صاحب کی نظروں سے کیسے گزری ہو گی؟ (قہقہے)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایون میں قائد ایوان کے آنے سے اس ایوان کی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ مثلاً میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے دو تین دن میں ایک دفعہ یہ پہلے بھی تشریف لائے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑا اچھا ہوتا کہ وہ اپنے خطاب کے بعد یہ دس پندرہ منٹ بیٹھتے۔ اپوزیشن کے جو جذبات ہیں، جو سوالات ہیں ان کو بھی یہ سنتے۔ اگر ہم نے patience کے ساتھ یہاں بیٹھ کر ان کے چالیس منٹ کے خطاب کو سنا، میرے دوست درمیان میں interrupt کرنا چاہتے تھے، جو بڑے جذباتی تھے اور بات بھی کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بار بار روکا، ٹوکا کہ اگر قائد ایوان بات کر رہے ہیں تو آپ ان کو interrupt نہ کریں۔ جب ہماری باری آئے گی تو میں بھی وہ تمام باتیں جو میاں صاحب نے کی ہیں یا اس سے ہٹ کر جو اپوزیشن کے احساسات ہیں اور جو سوالات ہیں وہ ان کے سامنے رکھوں گا۔ میاں صاحب باوجوہ کوئی مجبوری تھی یا جلدی تھی اپنی بات کرنے کے بعد فوراً ایوان سے چلے گئے۔ اپوزیشن نے جس کو بہت زیادہ محسوس کیا کہ یہ قائد ایوان کے شایان شان نہیں ہے کہ آپ اپنی بات تو سنائیں اور الٹے پاؤں آپ واپس چلے جائیں۔ اپوزیشن کئی ماہ سے انتظار کر رہی ہو کہ قائد ایوان آئیں اور ان سے ہم اپنے دل کی بات کہیں اور اپنے مسائل ان کے سامنے رکھیں۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف سے یہ چاہوں گا، انہیں یاد دلاؤں گا کہ انہوں نے اپنی oath ceremony کے بعد جو پہلی تقریر کی تھی، اس ایوان میں کھڑے ہو کر، ہمیں مخاطب ہو

کر یہ کہا کہ میں قدم قدم پر صوبے کے جو مختلف معاملات ہیں اور جو ہمارے اصل core issues ہیں ان کے لئے میں اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلوں گا اور ان کے ساتھ مشاورت کروں گا لیکن ساتھ لے کر چلنا، مشاورت کرنا تو ایک طرف رہا، ہمارا یہ احساس ہے کہ تین سال سے پنجاب کی تاریخ میں شاید پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ میاں شہباز شریف کا ظرف بہت بڑا ہے، ان کا دل بہت بڑا ہے۔

(اس مرحلہ پر حکومتی معزز ممبران نے آوازیں لگائیں کہ "ان کا دل بڑا ہے")

جناب سپیکر! پچھلے تین سال سے ہمیں جو تجربہ ہوا ہے۔ میاں صاحب اس سے پہلے بھی دو tenure میرے colleague رہے ہیں، ہم آپس میں قریب بیٹھتے بھی رہے ہیں بڑی قربتیں بھی رہی ہیں، میں انہیں بڑا قریب سے جانتا ہوں اور یہ مجھے جانتے ہیں۔ ہم یہ توقع رکھتے تھے کہ جو بات محترم وزیر اعلیٰ نے کہی ہے اس کے مطابق اس کی true spirit کے ساتھ اپوزیشن کو احساس محرومی نہیں ہو گا اور ان کے جائز مسئلے مسائل کے حوالے سے انہیں accommodate کیا جائے گا لیکن ہم سے جو ہارے ہوئے لوگ ہیں آپ ان کو کروڑوں روپے دیں اور وہ گلی گلی، نگر نگر ہمارے گھروں کے سامنے جا کر تختیاں لگائیں یہ ہمارے mandate کی توہین ہے۔ ہم لوگ جو منتخب ہو کر آئے ہیں آپ نے کہا کہ میں ساتھ لے کر چلوں گا ہم نے کہا کہ بالکل ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کریں گے constructive بات کریں گے، تعمیری بات کریں گے، پنجاب کے عوام کے حقوق کے حوالے سے بات کریں گے، پنجاب کے عوام کے جو جذبات و احساسات ہیں، ان کی مشکلات ہیں، ان کے دکھ ہیں، ان کے مصائب ہیں اس حوالے سے یہاں ایوان کے اندر بات کریں گے اور ہمیں امید تھی کہ آپ ہمیں پذیرائی دیں گے۔ ہمارے ان سوالات کے جوابات بھی دیں گے اور ان حقوق و مسائل کے حوالے سے آپ initiative بھی لیں گے اور ہمیں ساتھ لے کر چلیں گے لیکن پچھلے تین سال سے ہمارا یہ احساس اور تجربہ ہے کہ اپوزیشن کو بالکل ignore کیا گیا مثلاً ترقیاتی کاموں کے حوالے سے میں پچھلے سالوں کو چھوڑتا ہوں۔ اب کی بار یہاں سے ہر حکومتی ایم پی اے کو 25/25 کروڑ روپے کے ڈائریکٹو چلے گئے کہ آپ ترقیاتی سکیمیں دیں اور انہوں نے دھڑا دھڑ سکیمیں دے دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ بطور ممبر اسمبلی یہ فنڈز دے رہے ہیں تو پھر یہ سب کا حق ہے اور آپ کو سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہئے۔ اگر آپ سکیمیں مانگ رہے ہیں تو ہم بھیک نہیں بلکہ اپنا حق مانگتے ہیں جس طرح یہ سارے لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں اسی طرح یہ سارے لوگ بھی منتخب ہو کر آئے ہیں انہوں نے بھی اپنے اپنے علاقے سے

ووٹ لئے ہیں اور انہیں بھی ان کے علاقے کے لوگوں نے mandate دیا ہے لہٰذا ان کے mandate کی توہین نہ کریں۔ اگر آپ انہیں فنڈز نہیں دیتے تو پھر ان سے ہارے ہوئے لوگوں کو بھی نہ دیں تو ہم خاموشی سے صبر شکر کر لیں گے لیکن آپ ہماری یہ توہین نہ کریں کہ ایک بندہ جو وہاں سے ممبر اسمبلی منتخب ہوا ہے اس سے ہارنے والے لوگوں کے بارے میں آپ تمام محکموں کو standing instructions دے دیں کہ ان کے کام کریں اور انہیں کروڑوں روپیہ بھی دے دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پالیسی پر نظر ثانی کریں چونکہ یہ صوبے کے مفاد میں ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات کرنا بڑی آسان ہوتی ہے، میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا صرف ایک چیز پر focus ہے for God sake یہ جو ایک perception بن گئی ہے کہ [******] ہر چیز خود تھامی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس سارے سسٹم کو decentralize کریں میں میاں صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ کا Chief Executive role کا ہونا چاہئے آپ کا supervisory role ہونا چاہے۔ آپ کا role یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ ایک ایک ضلع کے ڈی سی کا، ایک ایک ضلع کے ایس پی کا انٹرویو کرتے پھریں اور انہیں مقرر کرتے پھریں ان کو ہٹاتے پھریں ان کو لگاتے پھریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): آپ کا role بڑا ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں پھر پتا نہیں مجھے موقع ملتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ موقع کیوں نہیں ملے گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بڑی اچھی بات ہے کہ ان کا اورنج لائن ٹرین پر، میٹرو بس پر، پلوں پر اور سڑکوں پر بہت زیادہ emphasis ہے۔ For God sake یہ صرف ایک پہلو ہے دوسرا پہلو کیا ہے؟ میاں محمد شہباز شریف! دوسرا پہلو یہ ہے کہ میو ہسپتال کے اندر ایم آئی آر مشین نہیں ہے، سٹی سکین کے لئے لوگوں کو کہاں جانا پڑتا ہے لوگ دھکے کھا رہے ہیں وہاں پر روزانہ پانچ سے سات ہزار مریض آتے ہیں۔ آپ وہاں کسی وقت اچانک visit کریں، جناح ہسپتال میں جائیں، چلڈرن ہسپتال میں جائیں پی آئی سی میں جائیں۔ ڈینٹل ہسپتال کی بلڈنگ اربوں روپے کی لاگت سے موہلنوال نہر کے اوپر تیار کھڑی ہے سالہا سال سے منتظر ہے وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں اور وہ ہسپتال functional نہیں ہو سکا۔ میاں میر ہسپتال دھرم پورہ اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا لیکن بند پڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ صحت کے حالات بڑے دگرگوں ہیں۔ تعلیم کے حالات بھی خراب ہیں آپ ہزاروں سکولوں کو privatize کر رہے ہیں اور پرائیویٹ کمپنیوں کو دے رہے ہیں۔ کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری میں تمام عوام کے بنیادی مسائل حل کرنا ہے وہ ان کی صحت ہے، ان کی تعلیم ہے اور ان کے جان و مال کا تحفظ ہے۔ وزیر اعلیٰ آپ کے تمام تر دعوؤں کے باوجود، آپ نے ہمیشہ good governance کی بات کی، آپ نے تھانہ کلچر کی تبدیلی کی بات کی لیکن میں اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ حالات دن بدن پہلے سے زیادہ خراب ہو رہے ہیں عام آدمی کو انصاف نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس صوبے کے اندر عام آدمی ایف آئی آر درج نہ کرا سکتا ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا۔ اب مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہی عرض کروں گا کہ یہ ایوان میں آیا جایا کریں۔

جناب سپیکر: یہ بات ہو گئی ہے اب آپ کوئی اور بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سب کے حقوق کے custodian وہ ہیں میں نہیں۔ وہ اسمبلی کے ممبر ہیں انہیں یہاں ایوان میں اعلان کرنا چاہئے کہ میں across the board ایوان کے تمام ممبران کے لئے یکساں قسم کا رویہ اختیار کروں گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے بہت ہی اچھے انداز میں بات کی کہ وزیر اعلیٰ کو کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا کافی experience ہے وہ باتیں بتا رہے تھے اور سمجھا رہے تھے۔ ان کی جو بھی رائے ہے ہمیں اس کی قدر ہے۔ قائد حزب اختلاف نے دو تین باتیں کی ہیں میں ان کی باتوں کا کوئی جواب دعویٰ داخل نہیں کرنا چاہتا لیکن جو بات میرے علم میں ہے میں اس کے متعلق تھوڑی سی گزارشات کرنا چاہوں گا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے قائد حزب اختلاف نے یہ فرمایا کہ کسی بھی ممبر کو رم point out کرنے سے روکا نہیں جا سکتا چونکہ rules اس کی اجازت دیتے ہیں جبکہ میں نے اس سے پہلے یہ عرض کیا تھا کہ rules جو بھی کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس معزز ایوان کی روایات جو کہتی ہیں ان کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی rules کی ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی روایت یہ ہے کہ ہر اہم موقع پر قائد ایوان اس ایوان میں تشریف لاتے ہیں، اگر rules کی بات کی جائے تو rules کسی بھی معزز ممبر کو اس بات کا پابند نہیں کرتے کہ وہ ہر روز حاضر ہو، وہ ہر ہفتے حاضر ہو بلکہ rules صرف یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ممبر چالیس consecutive sitting میں نہ آئے اور چھٹی کی درخواست بھی نہ بھیجے تو اس کی ممبر شپ کے متعلق سپیکر صاحب فیصلہ کر سکتے ہیں۔ Rules اپنی جگہ پر ہیں rules اس بات کا پابند نہیں کرتے لیکن روایات یہ ہیں کہ قائد ایوان اہم مواقع پر تشریف لاتے ہیں۔ میں پچھلے دو واقعات قائد حزب اختلاف کو یاد کرانا چاہوں گا کہ بجٹ ایک ایسا موقع ہے جس پر ہر ممبر یہاں موجود ہوتا ہے اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ قائد ایوان بھی ضرور تشریف لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ جب بجٹ پیش کیا گیا تو قائد ایوان یہاں پر موجود تھے اس وقت اپوزیشن نے احتجاج کا جو طریقہ اپنایا تھا وہ آپ کے سامنے ہے کہ انہوں نے کہاں پر آ کے کس قسم کی نعرے بازی کی، کس طرح سے بجٹ تقریر کو disturb کیا اور کس طرح سے احتجاج کیا؟ کیا وہ احتجاج یا

احتجاج کا وہ طریقہ rules میں کسی جگہ پر درج ہے یا روایات میں درج ہے ؟اسی طرح سے میں وہ موقع بھی قائد حزب اختلاف کو یاد کروانا چاہوں گا کہ جب قائد ایوان یہاں پر تقریر کر رہے تھے اور انہوں نے نعرے بازی کی اور نعرے بازی کرنے کے بعد ایوان کا بائیکاٹ کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی جو روایات ہیں اور اس معزز ایوان کے تقدس میں جو اضافہ کرنے کی بات ہے یہ بالکل قائد حزب اختلاف نے صحیح کہا کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ انہوں نے ایک بات بار بار کہی ہے، میں نے اس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی ان سے یہ گزارش کی تھی کہ اگر آپ کے پاس یہ ثبوت ہے کہ حکومت نے ہر ایم پی اے کو لیٹر بھیجا ہے کہ آپ اپنے حلقے سے 25 کروڑ روپے کی سکیمیں دیں تو آپ مہربانی کر کے اس لیٹر کی کاپی مجھے بھی دے دیں۔ میں نے اس دن بھی ان سے کہا تھا کہ یہ بات درست نہیں اور اگر آپ کے پاس اس قسم کی کوئی evidence ہے تو وہ آپ مجھے دیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ ایک بیسک ڈویلپمنٹ فنڈ ہوتا ہے جو کہ ہر حلقہ میں منتخب ایم پی اے کو دیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ فنڈ ایم پی اے کو نہیں بلکہ schemes کو دیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایم پی اے صاحبان کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ schemes identify کریں۔ ایم پی اے صاحبان schemes identify کرتے ہیں اور اس کے بعد ان schemes کے against فنڈز جاری ہوتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے میرے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بھی بیسک ڈویلپمنٹ فنڈ کی حد تک اپنے اپنے حلقوں میں schemes identify کرنے کا حق دیا جائے۔ میں نے اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات کی اور انہوں نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ ان کے ساتھ بات کریں اور ہم اس معاملے کو حزب اختلاف کے ساتھ بیٹھ کر طے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے قائد حزب اختلاف سے کہا کہ آپ حزب اختلاف کے ایک وفد کے ساتھ اپنے مسائل کے حل کے لئے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کریں۔ کچھ مسائل پر آپ نے on the floor of the House بات کرنی ہوتی ہے اور کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق آپ نے face to face بیٹھ کر بات کرنی ہوتی ہے۔ قائد حزب اختلاف نے مجھے خود کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ کو ملنے کے لئے تیار لیکن ہم ان کے دفتر نہیں جائیں گے بلکہ وہ ادھر اسمبلی میں آئیں، ہم ان سے یہاں پر

ملیں گے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنے مسائل کے اُوپر face to face بات کریں گے۔ان کی شرط کے مطابق اور ان کی condition کے مطابق وزیر اعلیٰ اسمبلی میں تشریف لائے۔ مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈرز بھی میری اس بات کی تصدیق کریں گے تو وزیر اعلیٰ یہاں پر تشریف لائے اور کمیٹی روم (اے) میں انہوں نے انتظار کیا۔ وہاں پر مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کے دوست گئے لیکن پی ٹی آئی کے دوستوں نے قائد حزب اختلاف کی سربراہی میں ملاقات کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہمیں اجازت نہیں اس لئے ہم نہیں آ سکتے۔اب اس کے بعد اس بات کا گلا مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کے معزز ممبران کو ہے کہ ہم تو وزیر اعلیٰ کو ملے تھے اور ہم نے مل کر اپنی سکیمیں بھی دی تھیں لیکن آپ نے ہماری سکیموں کے against funds جاری نہیں کئے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سے میں نے خود یہ درخواست کی تھی کہ مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کے جو معزز ممبران آپ سے ملے تھے ان کے فنڈز جاری کر دیں اور حزب اختلاف کے جو ممبران نہیں ملے ان کے فنڈز جاری نہ کریں۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے جواب میں اصولی بات کرتے ہوئے کہا کہ قائد حزب اختلاف ایک ہے اور اگر یہ دوست قائد حزب اختلاف کی سربراہی میں ملتے تو اور بات تھی۔اب اگر میں حزب اختلاف کے کچھ ممبران کو فنڈز جاری کر دوں اور دوسروں کو جاری نہ کروں تو پھر کہا جائے گا کہ ہم اپوزیشن کو تقسیم کر رہے ہیں اس لئے یہ بات اصولی طور پر درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ قائد حزب اختلاف کی پارٹی کی اپنی ایک پالیسی ہے،ان کے قائد کی ایک اپنی پالیسی ہے اور انہوں نے اس پالیسی کو ہی لے کر چلنا ہے لیکن کم از کم اس معزز ایوان کی روایات پر تو عمل کیا جائے۔ قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب ذاتی طور پر اس صوبے کے ترقیاتی معاملات اور اس صوبے کے عام آدمی کے معاملات کو deal کر رہے ہیں۔ حزب اختلاف نے شعبہ تعلیم سے متعلق بات کی ہے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ شعبہ تعلیم سے متعلق وزیر اعلیٰ کے initiatives پر کس قدر کام ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کروں گا کہ ہر سال یہاں پر بورڈ کے امتحان میں لوگ اوّل اور دوم آتے ہیں۔ان کو ہر سال حکومتی شخصیات جا کر انعامات تقسیم کرتی ہیں یا ان کو سرٹیفکیٹ دیتی ہیں لیکن سال 2008 میں جب وزیر اعلیٰ نے اپنا حلف لیا تو اس کے بعد لاہور بورڈ کے بچوں کا رزلٹ announce ہونا تھا اور اس تقریب میں یہ تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک رکشا ڈرائیور کا بیٹا تھا جس کے پاؤں میں ٹوٹی ہوئی جوتی تھی اور وہ اس تقریب کے لئے شاید کپڑے بھی کسی سے مانگ کر لایا

تھا۔ وزیر اعلیٰ نے جب اس بچے کی حالت دیکھی تو انہوں نے پہلے اس بچے کے لئے تعلیم مفت کرنے کا اعلان کیا پھر اس کے بعد اس بچے کے لئے پچاس لاکھ روپے کی رقم مختص کرنے کا اعلان کیا تاکہ یہ بچہ جب تک پڑھتا رہے گا اس وقت تک اپنا خرچہ برداشت کرتا رہے گا۔ وزیر اعلیٰ کے ذہن میں ساتھ ہی یہ سوچ آئی کہ یہ تو ایک رکشا ڈرائیور کا بچہ میری نظر سے گزرا ہے لیکن اس طرح کے اور کتنے بچے ہوں گے کہ جن میں talent ہے، جو پڑھ سکتے ہیں، جو آگے بڑھ سکتے ہیں، کل وہ اس ملک میں بڑے آفیسر یا بڑے سیاستدان بن سکتے ہیں لیکن ان کے والدین کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اسی سال 2۔ ارب روپے سے ایک انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا اور اس کے بعد ہر سال اس میں 2۔ ارب روپے کا اضافہ کیا گیا۔ آج وہ انڈوومنٹ فنڈ تقریباً 16۔ ارب روپے کا ہو چکا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ 16۔ ارب روپے اپنی جگہ پر موجود ہیں لیکن اس کی جو انوسٹمنٹ ہوتی ہے اس سے لاکھوں غریب بچے استفادہ کر رہے ہیں۔ غریب، رکشا والے، کلرک یا عام آدمی کے بچے اس انڈوومنٹ فنڈ سے مستفید ہو رہے ہیں اور ان بچوں کی اس وقت تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے جو کہ ان سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی ایک ماہ کی فیس ان کے ماں باپ کی سال کی تنخواہ کے برابر ہے۔ اگر یہ خیال چالیس، پچاس یا ساٹھ سال پہلے کسی کو آیا ہوتا تو آج یہ انڈوومنٹ فنڈ ڈیڑھ یا 2۔ ارب روپے پر مشتمل ہوتا اور آج حکومت ڈھونڈتی پھرتی کہ اگر کسی غریب کے بچے میں talent ہے تو وہ آئے اور حکومت کے خرچ پر مفت تعلیم حاصل کرے۔ کیا اب تک اس ملک یا صوبہ میں تعلیم کے مسائل حل نہ ہو چکے ہوتے؟

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے دوست کہہ رہے ہیں کہ سکولوں کو پرائیویٹ کیا جا رہا ہے۔ سکولز این جی اوز کو دیئے جا رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ باقاعدہ ایک regulated policy ہے جس کے تحت پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کی بنیاد پر سکولوں کی حالت کو بہتر کرنے کا پروگرام ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر اس ایوان میں صحت مند، تعمیری اور مثبت بات کی جائے گی تو یقیناً وزیر اعلیٰ درکار وقت سے بھی زیادہ وقت دینے کو تیار ہیں لیکن اگر ان کی موجودگی میں یہاں پر دمادم مست قلندر ہی ہونا ہے، نعرے بازی ہونی ہے، بائیکاٹ ہونا ہے یا یہاں پر آ کر آپ نے دھرنا دینا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات مناسب نہیں ہے۔ آج قائد حزب اختلاف نے جو باتیں کی ہیں ان سے متعلق ہماری کچھ reservations ہیں اور جواب دیئے جا سکتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اختلاف رائے کو صرف برداشت نہیں بلکہ اس کا احترام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اپوزیشن سے راہنمائی لینا چاہتے ہیں

اور اپوزیشن کے لوگوں کی دی ہوئی آراء سے راہنمائی لیتے ہوئے اس صوبے اور صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے ہم کام کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک بات کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ راناثناء اللہ خان تین چار دفعہ اس ایوان میں یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ میاں محمد شہباز شریف سے ملاقات کریں گے جبکہ ہم نے کبھی اس طرح کا وعدہ نہیں کیا۔ ہمیں کسی نے نہ منع کیا، نہ کسی سے ہم نے اجازت لی اور نہ ہی ہمیں کسی سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ آپ دوسرے صوبوں سے پوچھ لیجئے۔ اگر سندھ یا خیبر پختونخوا میں مسلم لیگ (ن) کے لوگوں کو ترقیاتی کاموں میں بغیر ملاقاتیں کئے، بغیر درخواست کئے برابر کے فنڈز مل رہے ہیں تو وہی سلوک یہاں ہمارے ساتھ بھی ہونا چاہئے۔ آپ یہ شرط کیوں لگاتے ہیں کہ پہلے ہم وزیراعلیٰ سے ملیں پھر فنڈز ملیں گے؟ ہم وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو سو دفعہ مل سکتے ہیں لیکن اس مقصد کے لئے ہم نہیں جائیں گے۔ ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہمیں بھی کوئی خیرات دے دیں کیونکہ یہ ایک مناسب طریق کار نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب آج یہاں پر تشریف لائے ہیں تو وہ کھڑے ہو کر across the board تمام ممبران اسمبلی کو ڈویلپمنٹ فنڈز دینے کا اعلان کریں۔ معزز ممبران کا خواہ کسی پارٹی سے تعلق ہو ان سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کا انہیں اعلان کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں راناثناء اللہ خان کی پوری تقریر کا جواب نہیں دینا چاہتا کہ انہوں نے میرے پانچ کے مقابلے میں حکومت کی کارکردگی پر یہاں پر پندرہ منٹ تعلیم اور صحت کی خوبیاں گنوائی ہیں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ pick and choose کر لینا، دانش سکول بنا لینا یا کچھ سکولوں کی حالت بہتر بنا لینا، اپنی جگہ پر بجا ہے۔ پنجاب کا ایک کروڑ بچہ ابھی سکولوں سے باہر ہے اور جاتی امرا سے صرف ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر سلطانکے بوائز ہائی سکول ہے میاں محمد شہباز شریف ابھی چلے جائیں وہاں بچے دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ وہاں سڑک ہے، چھت ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قابل افسوس روّیہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی سب باتیں انہوں نے سنی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج پھر وہ بھاگ گئے ہیں۔ میں نے تو آج بڑی معتدل باتیں کی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو فرمایا ہے تو میں انہیں سندھ کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا انہوں نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں برابر کا سلوک کیا جارہا ہے۔ خیبر پختونخوا میں اس بات کی commitment ہوئی یہ میرے ساتھ اس fact کو verify کرالیں یہ خیبر پختونخوا میں حزب اختلاف کے لوگوں کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اگر یہ خود اس بات کو تسلیم نہ کریں کہ خیبر پختونخوا کے مقابلے میں پنجاب میں ہم حزب اختلاف کے ساتھ ایک درجہ نہیں، دس درجے بہتر روّیہ رکھے ہوئے ہیں۔ میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کے سامنے facts رکھ لوں گا اور قائد حزب اختلاف اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو مطالبہ کیا ہے میں آج بھی ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ کی لیڈر شپ کو آپ کے اوپر اعتماد ہونا چاہئے۔ ہم آپ سے یہ نہیں کہتے کہ آپ نے خیرات لینی ہے، آپ نے اپنا حق لینا ہے لیکن قائد حزب اختلاف کا قائد ایوان سے اس قدر اجتناب کرنا، اس قدر دُوری رکھنا کہ یہ اُن سے ملنے کے روادار ہی نہیں ہیں تو یہ بات مناسب نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ اجلاس آرہا ہے اُس میں حزب اختلاف اپنی تجاویز پیش کرے، تنقید بعد میں کرے اور قائد حزب اختلاف معزز ممبران حزب اختلاف کو لے کر جو معاملات یہاں ایوان میں کرنے کے ہیں وہ یہاں پر کریں اور اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ ہم بھی حزب اختلاف میں رہے ہیں اور کبھی کوئی ایوان کے اندر ہمیں اپنے کردار کو ادا کرنے سے روک نہیں سکا تو اس لئے یہ اس قسم کو توڑیں۔ اگر ان کو اوپر سے کوئی خوف ہے تو اُس کی تھوڑی بہت اجازت لے لیں یا اُس کے متعلق معلوم کر لیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر تو وزیر اعلیٰ پنجاب یا وزیر قانون یہ خواہش کریں کہ حزب اختلاف کو ساتھ لے کر چلنا ہے تو انہیں بلائیں، انہیں دعوت دیں کہ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہمیں گائیڈ کریں، ہمیں assist کریں اور ہمیں proposals دیں تو welcome ہم اس پر ضرور سوچیں گے لیکن ایک چیز کہ ہم جا کر ان کی منتیں کریں کہ آپ ہمیں ترقیاتی فنڈز دیں تو یہ ہم نے تین سال پہلے کیا ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ یہ ان کی حسرت ہی رہے گی اور پھر ان کا مقابلہ میدانوں میں کریں گے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی۔ جی، ڈھلوں صاحب!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے مجھے پنجاب پنشن فنڈ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2012 سے لے کر 2016 تک جس طرح پنجاب پنشن فنڈ کی کمیٹی نے اس کو organize کیا اور اس کو ایک بہت مستحکم ادارہ بنانے کی کوشش کی اور اس میں 4۔ارب روپے کا اضافہ کیا اس کے ساتھ ساتھ اس کے اثاثوں میں بھی بہترین اضافہ ہوا۔ جب ہمارے پاس کوئی چیز ہو گی تو تب اُن کو دیں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ کہا جائے کہ ہم اُن کو کچھ دینے کو تیار نہیں یا کچھ کرنے کو تیار نہیں۔ اس کی مثال تو ان کے سامنے ہے آپ دیکھیں کہ آج اُن کے اثاثے 30۔ارب روپے پر پہنچ گئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اُن کی بہتری کے لئے کیا ہو سکتا ہے۔ یہ وہ اثاثے ہیں کہ ہم جب چاہیں ان کو withdraw کر کے اُن کے حوالے کر سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے پنشن فنڈ کو organize کرنے کا بہترین کام کیا ہے تو میں اُس کی اس کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہاں پر یہ بات ضرور کہوں گا کہ آج میٹرو بس میں بے شمار بے سہارا لوگ سفر کرتے ہیں، جس میں ایسے لوگ بھی سفر کرتے ہیں جن کی عمر 60 سال سے زیادہ ہے لیکن وہ میٹرو بس میں مفت سفر کرتے ہیں۔ آج ہم میٹرو بس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں آج ہم اورنج لائن ٹرین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ پنشن فنڈ پر بات کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں چند وہ باتیں کرنا چاہتا ہوں جن کا یہاں پر ذکر ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج اورنج لائن ٹرین کی مخالفت کرنے والے تب سے مخالفت کر رہے ہیں جب ہم نے اس ملک میں موٹروے بنائی۔ ہم نے جہاں پنجاب پنشن فنڈ کو organize کیا وہاں پر پنجاب میں واٹر سپلائی سکیمیں دیں، وہاں پر سیوریج سکیمیں دیں، وہاں پر ایجوکیشنز بھرتی کئے، وہاں پر محکمہ پولیس کو مستحکم کیا۔ آج میں یہاں پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا، جنہوں نے کراچی کی روشنیوں کو واپس لانے کے لئے ہر قسم کا کردار ادا کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن کیا اور آج یہاں پر میں پاک فوج کے اُن جوانوں کو بھی سلام پیش کرتا ہوں، پولیس کے اُن جوانوں کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ میں ان کے لئے صرف اتنا ہی کہوں گا:

یہ ہاتھ کٹ بھی گئے تو تب بھی ترے علم کو نہ جھکنے دوں گا
اے پاک دھرتی میں تیرا بیٹا تیری حُرمت پہ کٹ مروں گا

جناب سپیکر: شاباش، شاباش، مہربانی۔ جناب طارق مسیح گل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و مذہبی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! آج حزب اختلاف کی طرف سے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو اس ایوان میں welcome کئے جانے پر ہم اس بات کا ثبوت سمجھتے ہیں کہ آج قائد حزب اختلاف نے جس بات کا اقرار کیا ہے اور حقیقت پر مبنی بات یہ ہے کہ آج حزب اختلاف کے پیٹ میں جو مروڑ اُٹھ رہے ہیں اُس مروڑ کا علاج ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے پاس ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ Zero Hour ہے اگر اس میں بھی کورم پوائنٹ آؤٹ ہونا ہے تو پھر تو بات ختم ہو گئی تو پھر آپ اجلاس کو prorogue کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہو چکی، اب بات نہیں ہو سکتی۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، افسوس کی بات ہے کہ زیرو آر شروع ہونے والا تھا اور انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ اب کورم تو پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس بروز جمعرات 26۔ مئی 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

جمعرات، 26۔ مئی 2016

(یوم الخمیس، 18۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 15

1257

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات، قانون و پارلیمانی امور، انسانی حقوق و اقلیتی امور اور خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کی جانا

مسودہ قانون پولٹری پروڈکشن پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون پولٹری پروڈکشن پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 41 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1258

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 منظور کیا جائے۔

1259

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعرات، 26۔ مئی 2016

(یوم الخمیس، 18۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

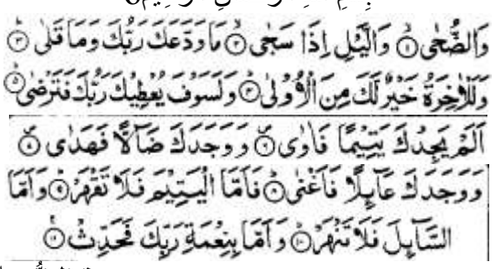

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝
وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ۝ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ۝
اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى ۝ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ۝ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ۝ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ۝

سورۃ الضُّحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمد ﷺ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پاکر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شاہ مدینہ شاہ مدینہ
طیبہ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی
جلوے ہیں سارے تیرے ہی دم سے
آباد عالم تیرے کرم سے
باقی ہر اک شے نقشِ خیالی
ہے نور تیرا شمس و قمر میں
تیرے لبوں کی لالی سحر میں
پھولوں نے تیری خوشبو چُرالی
تیرے لئے ہی دنیا بنی ہے
نیلے فلک کی چادر تنی ہے
تو اگر نہ ہوتا تو دنیا تھی خالی

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات، قانون و پارلیمانی امور، انسانی حقوق واقلیتی امور اور خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات، قانون و پارلیمانی امور، انسانی حقوق واقلیتی امور اور خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اب پہلا سوال نمبر 773 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4207 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مسیحی برادری کی شادیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*4207: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مسلمانوں کی طرح مسیحی برادری کی شادیوں کی رجسٹریشن کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن کرنے کے لئے ان کی فہرستیں بنا رہی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ پادریوں کی تعداد کیا ہے تحصیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شیڈول 8 جز 90 کے تحت شادیوں کی رجسٹریشن کے لئے کوئی مذہبی تفریق نہ رکھی گئی ہے۔ متذکرہ قانون کے تحت مقامی حکومتیں تمام شادیوں، طلاق، پیدائش اور اموات کی رجسٹریشن کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن کرنے کے لئے لسٹیں تیار کر رہی ہے۔

(ج) چونکہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن نہ کر رہی ہے اس لئے رجسٹرڈ پادریوں کی تعداد کے متعلق تفصیل فراہم کرنا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا جز(الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شیڈول 8 جز 90 کے تحت مقامی حکومتیں غیر مسلم افراد کی شادیاں رجسٹرڈ کرنے کی مجاز ہیں۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا مسیحی شادیاں نادرا میں رجسٹرڈ ہو رہی ہیں کیونکہ غیر مسلم افراد کی شادیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں؟ میری اطلاع کے مطابق ایسا نہیں ہو رہا، بہت سے اضلاع میں یونین کونسلوں میں ایسا نہیں ہو رہا بلکہ میری اپنی یونین کونسل 226 اور یوحنا آباد کی کچھ یونین کونسلز میں ایسا نہیں ہو رہا۔ اگر ایسا ہے تو ہماری منسٹری اور حکومت کب تک اس کا ارادہ رکھتی ہے کہ تمام یونین کونسلوں میں اس چیز کو نافذ کیا جا سکے چونکہ اس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کا جواب سن لیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو mainstream churches ہیں سب سے پہلے یہ تھا کہ Roman Catholic Church کی شادی پہلے رجسٹرڈ نہیں ہوتی تھی اور ان کا اپنا ایک رجسٹر ہوتا تھا جس کو پوری دنیا میں مانا جاتا تھا۔ اس کے بعد تمام mainstream churches کی طرف سے، بشپ صاحبان کی طرف سے مطالبہ آیا جس پر اس میں ترمیم کی گئی ہے اور سیکشن 90 کے تحت religion کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں رکھی گئی۔ اب یونین کونسل کی سطح پر نہ صرف وہاں پر شادیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں بلکہ برابری کی بنیاد پر اموات و دیگر چیزیں رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ جہاں تک میری بہن نے نادرا کا ذکر کیا ہے تو پہلے نادرا کے پاس server نہیں تھا۔ اب لوکل گورنمنٹ کی وزارت نے ہدایت کی ہے اور اب محکمہ نے 36 اضلاع میں تمام ڈی سی او صاحبان کو لکھا ہے کہ اپنے اپنے ضلع میں server کا انتظام کریں تاکہ نادرا میں بھی رجسٹرڈ ہو سکیں۔ محترمہ کی بات بالکل درست ہے کہ پہلے یہ نہیں ہوتی تھیں لیکن اب اُن کو کہہ دیا گیا ہے اور اب یہ definite رجسٹرڈ ہوں گی۔ پہلے already feed ہو چکا تھا جس میں یہ نہیں تھا لیکن اب ان کو کہہ دیا ہے کیونکہ اس کے international problems بنتے ہیں۔ اس میں اب شادیاں، اموات، طلاق اور پیدائش بھی رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور نادرا کے حوالے سے ہم نے تمام 36 اضلاع میں کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ محترمہ کو بھی کاپی دی تھی کہ ہم نے یہ تمام instructions دے دی ہوئی ہیں۔ اس پر اگر کہیں کمی ہو گی یا slackness پائی جائے گی تو ہم دوبارہ نادرا والوں سے رابطہ کر کے کہہ دیں گے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز(ب) میں محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ لسٹ میرے پاس بھی موجود ہے۔ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ "یہ درست نہ ہے کہ حکومت پادریوں کی رجسٹریشن کرنے کے لئے لسٹیں تیار کر رہی ہے۔"انہوں نے خود مجھے یہ لسٹ دی ہے اور by laws کے مطابق ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا تھا جس میں مسیحیوں کے لئے بھی ہوا تھا۔ منسٹر صاحب نے خود مجھے لاہور ضلع کی لسٹ دی ہے اور بتایا تھا کہ باقی 36 اضلاع کی بھی لسٹیں بن چکی ہیں۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کرسچن میرج ایکٹ کے مطابق جس میں Church of England جو کہ اب Church of Pakistan ہے، Presbyterian Church اور Roman Catholic Church شادی پڑھنے اور اس کو رجسٹرڈ کرانے کے بھی مجاز ہیں۔ لاہور کی لسٹ کے مطابق صرف دو پادری صاحبان ہیں جن کو میں recognize کر سکتی ہوں اور اس میں ہمارے کسی بشپ کا نام نہیں ہے۔ اس میں بشپ ازرایا کا نام ہے جو کہ چرچ آف پاکستان کے moderator sitting bishop ہیں اور نہ ہی اس میں بشپ عرفان جمیل کا نام ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پادریوں کا پوچھا ہے، بشپ کا نام نہیں پوچھا۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! بشپ basically پادری ہی ہوتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ اس لسٹ میں ایک note درج کر دیا جائے کہ mainline churches جن کو ایکٹ اجازت دیتا ہے کہ وہ شادیاں پڑھ سکتے ہیں اُن کا بھی اس میں ذکر ہونا چاہئے۔ ابھی حال ہی میں ایک ایسا مسئلہ ہوا جس میں بشپ الیگزینڈر جان ملک نے شادی پڑھی اور کہنے لگے کہ مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ کو منسٹری نے زیرو کر دیا ہے اور آپ کو مانتے ہی نہیں ہیں۔ میں نے گرین ٹاؤن جا کر پادری سے دوبارہ شادی پڑھوائی اور دو ہزار روپے دیئے تو پھر وہ شادی رجسٹرڈ ہو گئی۔ اس کو please دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Hearsay evidence is no evidence. اس میں ہم نے یہ کیا ہے کہ جو mainstream churches تھے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ تو کہہ رہی ہیں کہ میرے پاس لسٹ موجود ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو لسٹ ان کے پاس ہے یہ پرانی ہے لیکن ان کی بات کچھ حد تک درست ہے۔ دراصل fake لوگ ایسے تھے جنہوں نے ملی بھگت سے گورنمنٹ سے نکاح کا رجسٹر لیا ہوا تھا اور انہیں چمبہ روڈ سے جائنٹ رجسٹرار سے رجسٹر مل جاتا تھا۔ اب ہم نے یہ کیا ہے کہ Minority Advisory Council میں جتنے بھی بشپ صاحبان ہیں اُن سب کو بلا کر کہا ہے کہ آپ اپنے رجسٹرڈ پادریوں کی جنہوں نے Theological Seminary کی ہوئی ہے جس کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ نکاح پڑھا سکتا ہے اُس کی ہمیں لسٹ دیں تاکہ ہم اُن کو recognize کر سکیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہم ان کی لسٹ اس وجہ سے بنا رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو پادری نہیں ہیں اور ویسے ہی رجسٹر لیا ہوا ہے اور جنہوں نے Seminary بھی نہیں کی ہم نے اُن کو روکا ہے کہ وہ کسی کا نکاح نہ پڑھائیں کیونکہ نکاح ایک sacrament ہے اور یہ ہمارے لئے بڑا personal law ہے اور یہ بات میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ اس بنیاد پر تمام بشپ صاحبان کو میں نے خود Minority Advisory Council میں بلا کر request کی ہے اور written بھی لکھا ہے جس پر بہت سارے لوگوں نے لسٹیں بھیجی بھی ہیں تاکہ ہم صرف انہی کو ہی recognize کر سکیں جو mainstream churches میں آتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے تمام لوگوں کو روکنا جو غلط طور پر کم عمر بچیوں کی یا ویسے ہی شادیاں پڑھا دیتے ہیں اور محترمہ کے علم میں ہے کہ بہت سارے واقعات اس قسم کے ہوتے ہیں۔ باقی ہم کسی کو روک نہیں رہے لیکن جس بندے نے نکاح پڑھانا ہے اس نے Theological Seminary کی پانچ سال کی ٹریننگ کی ہو اس کے بعد وہ نکاح پڑھا سکتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ ضرور کہوں گی کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ لسٹ موجود نہیں ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ لسٹ میرے پاس موجود ہے اور انہوں نے ہی مجھے دی تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اقلیتی امور کی کوئی سٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہے اور ایسا کوئی فورم نہیں ہے جہاں پر ہم اپنے معاملات کو discuss کر سکیں۔ میں آپ کی وساطت سے on the floor of the House یہ کہنا چاہوں گی کہ اس قسم کے ہماری اقلیتی برادری کے مسائل کے لئے کوئی فورم ہونا چاہئے۔ Rules

of Business کے تحت ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنی ہے جس کو اگر آپ فعال کریں تو اس طرح کے مسائل ہم اس میں لے جا سکتے ہیں تاکہ ہم باقاعدہ طور پر ان کو حل کر سکیں کیونکہ ان مسائل سے بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے اور لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ابھی تک ان مسائل کو حل کیوں نہیں کیا جا رہا؟ جب یہ لسٹ کسی نادرا یا کسی بھی رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس جاتی ہے تو وہ صرف انہی لوگوں کو recognize کرتے ہیں اور اُن لوگوں کو recognize نہیں کرتے جو باقاعدہ پادری ہیں۔ میری اپنی Dioce میں جس کی میں خود ممبر ہوں اور باقاعدہ اس میں ہمارے پچاس پادری ہیں جن کا اس لسٹ میں ذکر ہی نہیں ہے۔ اسی طرح لاہور Dioces کے بے شمار پادری صاحبان ہیں جس کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے۔ اس کو اگر ہم کمیٹی کے سپرد کر دیں اور مزید بیٹھ کر اس کو discuss کریں تو مسائل حل ہوں گے۔

جناب سپیکر: ابھی سٹینڈنگ کمیٹی بنے گی تو پھر سپرد کیا جائے گا ناں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی تو بنی ہوئی ہے، آپ اس کو فعال کریں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ ہم نے یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے، جب وہاں سے جواب آئے گا تو پھر اس پر بات کریں گے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! دراصل یہ جواب غلط نہیں ہے بلکہ سوال غلط ہے۔ ہم رجسٹریشن نہیں کر رہے جو میں اب بھی کہہ رہا ہوں۔ ہم نے صرف اُن سے لسٹیں مانگی ہیں جو churches کے recognize بشپ صاحبان ہیں جن کو مانا جاتا ہے جیسے Catholic Church, Protestant Church, FGA Church ہیں تاکہ ہمیں پتا ہو کیونکہ کافی سارے جعلی ہیں۔ محترمہ کو یہ بھی پتا ہے کہ جعلی بشپ کونسل بھی بنی ہوئی ہے اور بہت کچھ ہو رہا ہے اس لئے ہم نے اُن کو روکنے کے لئے یہ لسٹیں مانگی ہیں۔ ہم اب کسی کی رجسٹریشن نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ اسی سوال پر ضمنی سوال کریں گے؟

جناب محمد صدیق خان: جی، اسی سوال پر کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس معزز ایوان میں فرمایا ہے کہ کچھ لوگوں نے forgery کر کے غلط نام ان لسٹوں میں ڈالے ہوئے ہیں تو جنہوں نے forgery کی ہے کیا اُن کے خلاف انہوں نے کوئی قانونی چارہ جوئی کی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں تفصیل تو نہیں دے سکتا لیکن بہت ساری ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں جنہوں نے جعلی نکاح پڑھے ہیں اور شادی کو solemnize کیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آئندہ اجلاس میں جن کے خلاف دفعہ 420 کے پرچے درج ہوئے ہیں اُن کی لسٹ فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ نیا سوال دے دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3110 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ سب کو پتا ہے کہ ہمارے پہلے ایک معزز ممبر تھے جو کہ اب ایم این اے تھے اُن کی فوتیدگی کی وجہ سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے معذرت کی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا یہ سوال بڑا important تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال important ہی ہو گا لیکن میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ مجھے request کر کے گئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے منسٹر صاحب تو موجود ہیں اُن کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو اب pending کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3987 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*3987: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات طے کرنے کے لئے کوئی ضابطہ یا اصول وضع کیا گیا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کورڈ ایریا کتنا ہے؟

(د) ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سال کے دوران Maintenance & Repair کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل محکمہ جات کی 109 رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کا ذمہ دار ہے۔

#	پولیس	#	جوڈیشری
#	جیل خانہ جات	#	لائیوسٹاک
#	مواصلات و تعمیرات	#	جنرل ایڈمنسٹریشن
#	سوشل ویلفیئر		

جس کی مد میں پچھلے گزشتہ پانچ سالوں سال 11-2010 تا سال 15-2014 میں 75,64,500/- روپے مختص کئے گئے اور 74,87,830 روپے خرچ ہوئے۔ سال وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں باقی سرکاری رہائش گاہیں ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور اُن کی Maintenance & Repair بھی اُن کے ذمہ ہے۔

(ب) ہر مالی سال کے لئے سرکاری عمارات کی Maintenance & Repair کی مد میں بلڈنگ کے کورڈ ایریا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی یارڈ سٹک لیٹر نمبر FD-D-II-92/3(7) مورخہ 07-06-16 کے مطابق فنڈز ڈیمانڈ کئے جاتے ہیں۔ بلڈنگ کی ضرورت،

condition surveyاور متعلقہ محکمہ کی ڈیمانڈ کے مطابق& Maintenance Repairکروائی جاتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کی رہائش گاہ کیMaintenance & Repairڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر تحت ہے۔تاہم ڈی او(بلڈنگز) کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رہائش گاہ کا کورڈ ایریا9107مربع فٹ ہے۔جس میں ایڈیشنل بلڈنگ، مسجد، کیمپ آفس اور گیراج وغیرہ بھی شامل ہیں

(د) ڈی او(بلڈنگز) کی فراہم کردہ معلومات کے مطابقMaintenance & Repairکے لئے جو رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل ذیل میں درج ہے:

(1)	سال2010۔11	6لاکھ86ہزار
(2)	سال2011۔12	3لاکھ25ہزار
(3)	سال2012۔13	ایک لاکھ9ہزار
(4)	سال2013۔14	15لاکھ
(5)	سال2014۔15	4لاکھ50ہزار

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اللہ اکبر۔جناب سپیکر! سوال پوچھا گیا تھا کہ:

"گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی Maintenance & Repairکے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟"

جناب سپیکر!2010-11 میں20لاکھ 99ہزار روپے مرمت کے لئے رکھا گیا اور 2014-15میں16لاکھ25ہزار روپے اس مد میں رکھا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پانچ سالوں کے دوران چیزوں کاrateبڑھا ہے تو کیا اس دوران روپے کی قیمت زیادہ ہوئی ہے یا کم ہوئی، مہنگائی کم ہوئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس میں رقم بڑھانے کی بجائے کم رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ Maintenance & Repairکے متعلق سوال ہے اور اس کی demandکا تعلق بلڈنگ کے whereaboutsسے ہوتا ہے کہ اس کی conditionکیا ہے۔یہ تو ایک estimateکے

لئے projection کی جاتی ہے کہ اگلے سال میں ہمیں کتنا فنڈ رکھنا چاہئے۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ اگر یہ amount کم ہو گئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں کچھ حالات و واقعات کی requirements کم ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! خوش اس لئے نہیں ہو رہا کہ وہاں تو لوگوں کی عمارتیں گر رہی ہیں اور ہمارے پاس لوگ روز آتے ہیں کہ خدا کے لئے اس کا کچھ کریں کیونکہ میری چھت گرنے والی ہے، میری چھت ٹپک رہی ہے اور میرا گیٹ ٹوٹ گیا ہے جبکہ منسٹر صاحب کچھ اور فرما رہے ہیں اگر اس بات پر خوش ہوا جا سکتا ہے تو ہم خوش ہو جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ بھی نہیں پتا کہ وہ کون سے محکمے کی ہے، یہ مواصلات و تعمیرات کے محکمہ سے متعلقہ ہے یا کسی اور محکمے کی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس سوال پر تو یہاں کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ میرے پاس list ہے کہ ان سالوں میں کس کے گھر کیا کیا کام ہوا ہے۔ اگر ان کے پاس کسی گھر کی specific کوئی شکایت ہے تو اس کے لئے نیا سوال دے دیں جس کا exact جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ آپ کے محکمہ سے متعلق نہ ہو۔ امجد صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ لے آئیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں ہے کہ سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جب آپ سوال پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کا جواب انہیں دینا چاہئے۔ اب اگر کوئی ثبوت آپ لے کر آئے ہیں تو وہ آپ کو اس سوال سے متعلقہ ثبوت پیش کرنا چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے نئے سوال کا کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ نیا سوال تو بعد میں کر لیں گے۔ اب آپ کے پاس ثبوت ہے تو بتائیں میں ان سے پوچھوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) کے متعلق ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات طے کرنے کے لئے کوئی ضابطہ یا اصول وضع کیا گیا ہے، اگر ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کریں۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ ہر مالی سال کے لئے سرکاری عمارت کی Maintenance & Repair کی مد میں بلڈنگ کے covered area اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے yardstick letter No فلاں فلاں demand کے مطابق Maintenance & Repair کروائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! جو yardstick دی گئی ہے وہ تخمینہ دے دیا گیا ہے کہ تخمینہ کس بنیاد پر لگتا ہے۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ کس طرح فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس بلڈنگ کو repair کی زیادہ ضرورت ہے، اس کی ترجیحات تعین کرنے کا کوئی پیمانہ، yardstick، معیار ہے؟ اس کے متعلق پوچھا ہے لیکن یہ کوئی اور جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ایسی وزارت ہے یا ایسا پارلیمانی سیکرٹری ہے جو آپ کو صحیح جواب دے سکے؟ جو repair کا کام ہے وہ دیکھنا ہے کہ کون سی چیز اس میں damage ہوئی ہے جسے repair کر کے کام ٹھیک چل سکتا ہے۔ یہ common sense کے کچھ سوال ہوتے ہیں اور آپ انہیں پتا نہیں کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! بتادیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو سوال انہوں نے کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! ایک منٹ کے بعد آپ بتائیں گے کہ آپ کی انگلیوں کے بال کتنے ہیں؟ میں آپ سے سوال پوچھ رہا ہوں کیا آپ بتادیں گے؟ یہ آپ کے پاس 24 گھنٹے ہوتی ہیں۔ پالیسی کی بات۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پالیسی موجود ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ غیر متعلقہ سوال ہے۔ چھوڑیں منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انہوں نے جو پالیسی پوچھی ہے تو اس کا تو بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے اور باقاعدہ اس کی کاپی بھی دی گئی ہے کہ یہ yardstick ہے۔ اگر کسی گھر میں بجلی، واٹر سپلائی اور گیس فٹنگ کا کوئی معاملہ ہو تو اس کی yardstick یہ ہے، special repair کی یہ ہے۔ باقی جو پریکٹیکل کام کرنے کی بات ہوتی

ہے، یہ اصل میں ان کا سوال بنیادی طور پر لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے اس میں کچھ fault ہمارے ہیں لیکن چونکہ آپ کا حکم ہوتا ہے کہ انفارمیشن provide کر دیں تو ہم نے لوکل گورنمنٹ سے بھی لے کر انفارمیشن provide کر دی ہے۔ اگر یہ ضلعی حکومت سے related کوئی بلڈنگ ہے تو اس کا فورم ڈی سی او آفس ہے۔ وہاں پر بیٹھ کر اس کی ترجیحات کے مطابق need base پر Maintenance & Repair کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کی وضاحت جز(د) میں ہو جاتی ہے کہ میں نے پوچھا ہے کہ ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران Maintenance & Repair کے لئے کتنی رقم خرچ کی ہے جس کی سال وار تفصیل ہے۔ 14-2013 میں 15 لاکھ روپے repair پر خرچ کیا ہے۔ اس سال محکمہ مواصلات و تعمیرات کا repair کا ٹوٹل فنڈ 14 لاکھ سے زائد ہے تو میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ یہ pick & choose ہو رہی ہے۔ جس بندے کی رسائی نہیں ہوتی، اگر باقاعدہ پالیسی پر عمل ہو تو جس کی ترجیح ہو، جس کی ضرورت ہو اس بلڈنگ کا کام ہو تو اس بنیاد پر پالیسی پر عمل نہیں ہوتا۔ جو زیادہ طاقتور ہوتا ہے وہ فنڈ لے جاتا ہے اور باقی لوگ رُلتے رہتے ہیں۔ میں تو یہ بات کرنے جا رہا تھا اور میرا یہ مدعا تھا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور آپ کی بات میں وزن نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ معزز ممبر نے یہ سوال غلط محکمہ کو mark کیا ہے۔ وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ مواصلات و تعمیرات نے فنڈ سے کیا، پہلی بات یہ جو expense ہم نے دیا ہے اور یہاں پر ہم نے بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ڈی او (بلڈنگز) کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق، یہ جو expenditure ہے یا جو ڈی سی او سے related اگر کوئی detailed انفارمیشن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا فورم لوکل گورنمنٹ ہے۔ ہم نے آپ کے اس سوال کی وجہ سے وہاں سے انفارمیشن حاصل کر کے آپ کو دے دی ہے اس لئے اس کا مواصلات و تعمیرات کے فنڈز سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ کام ضلعی حکومت کے فنڈز سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! دوسرا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3988 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

*3988: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں، گریڈ وار تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی پالیسی ضلع کی سطح پر لاگو کی گئی ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات، الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد میں دیگر شہروں سے ٹرانسفر ہو کر آنے والے اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی افراد کی تعداد کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل 109 عدد رہائش گاہیں ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ محکمہ پولیس میں 22 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

گریڈ 16 کی رہائش	=	2 عدد
گریڈ 14 کی رہائش	=	3 عدد
گریڈ 09 کی رہائش	=	1 عدد
گریڈ 05 کی رہائش	=	09 عدد
گریڈ 01 کی رہائش	=	5 عدد
استعمال برائے خواتین بیرک	=	1 عدد
استعمال برائے EPF بیرک	=	1 عدد
کل	=	22 عدد

2۔ محکمہ جوڈیشری میں 24 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

گریڈ 20 کی رہائش	=	1 عدد
گریڈ 19۔18 کی رہائش	=	6 عدد
گریڈ 17 کی رہائش	=	17 عدد
کل	=	24 عدد

3۔ محکمہ جیل خانہ جات میں 49 عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ 19–18	=	1 عدد
گریڈ 15 سے 17	=	3 عدد
گریڈ 11 سے 14	=	7 عدد
گریڈ 01 سے 10	=	36 عدد
40 وارڈن بیرک	=	1 عدد
128 وارڈن بیرک	=	1 عدد
کل	=	49 عدد

4۔ محکمہ لائیوسٹاک میں 07 عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ 15 سے 17	=	3 عدد
گریڈ 05 سے 10	=	3 عدد
گریڈ 01 سے 04	=	1 عدد
کل	=	7 عدد

5۔ سول ورکس (مواصلات و تعمیرات) میں 1 عدد رہائش گاہ ہے

گریڈ 17	=	1 عدد
کل	=	01 عدد

6۔ جنرل ایڈمنسٹریشن میں 03 عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ 15 سے 17	=	3 عدد
کل	=	3 عدد

7۔ محکمہ سوشل ویلفیئر میں 3 عدد رہائش گاہیں ہیں

گریڈ 15 سے 17	=	2 عدد
گریڈ 11 سے 14	=	1 عدد
کل	=	3 عدد

اس کے علاوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جتنی بھی سرکاری رہائش گاہیں ہیں وہ ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور اُن کی Maintenance & Repair بھی ضلعی حکومت کرتی ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات صرف اپنی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کرتا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مواصلات و تعمیرات کی صرف ایک رہائش گاہ ہے جو کہ ایس ڈی او بلڈنگ کی designated رہائش گاہ ہے۔ باقی مختلف محکمہ جات کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ ضلعی حکومت محکمہ سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (اسٹیٹ آفیس) کی جاری کردہ چٹھی نمبری Eo.(S&GAD) Policy/2002 بتاریخ 16-10-2002 کے تحت کرتی ہے۔ الاٹمنٹ پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت متعلقہ محکموں سے حاصل کر کے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سرکاری رہائش گاہوں میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی افراد کی تعداد 30 ہے جبکہ دوسرے شہروں سے ٹرانسفر ہو کر آنے والے افراد کی تعداد 66 ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے تو اس کا جز بھی ساتھ بتادیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کل تین چار سوالات ہیں تو اس میں اگر مجھے صراحت سے پوچھ لینے کی اجازت فرمادیں تو میں آرام سے پوچھ لوں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے سمجھ نہیں آئی آپ کی بات۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی پالیسی ضلع کی سطح پر لاگو کی گئی ہے، اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ یہ پالیسی دے دی گئی ہے اور آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس پالیسی پر بین السطور کوئی عمل ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! Again معزز ممبر سوال کر رہے ہیں جو کہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے کہ ضلعی سطح پر وہ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ مواصلات و تعمیرات کی بڑی وضاحت کے ساتھ یہاں الاٹمنٹ پالیسی بتادی ہے کہ ہمارا وہاں پر ایک designated ایس ڈی او (بلڈنگ) کی رہائش گاہ

ہے جسے ہم maintain کر رہے ہیں باقی الاٹمنٹ کو ڈی سی او آفس ضلعی سطح پر deal کرتے ہیں اور ان کا مواصلات و تعمیرات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اس بات کو ایسے ہی مان لیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہ مانیں کیونکہ ماننا تو آپ کے لئے مشکل کام ہے اور اگر آپ نے مان لیا تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 109 رہائش گاہوں کو محکمہ مواصلات و تعمیرات deal کرتا ہے، ان کی supervision کرتا ہے اور ان کی مرمت کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ چیزیں بھی وہی دیکھی جا رہی ہوتی ہیں تو اس پالیسی میں یہ بتایا گیا ہے، میں نے پوچھا تھا کہ کیا اس پر عمل ہو رہا ہے اور اگلی بات تو میں نے پوچھی نہیں ہے؟ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایک رہائش گاہ ہے تو اگر وہ عمل ہو رہا ہے تو اتنا بتا دیں کہ ہو رہا ہے یا نہیں اور دوسری تو کوئی لمبی بات ہے ہی نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! 109 رہائش گاہیں مواصلات و تعمیرات کے پاس ہیں جن کی صرف Maintenance & Repair کا ذمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور باقی جو الاٹمنٹ ہیں، جس طرح محکمہ پولیس کی 22 عدد رہائش گاہیں ہیں جن کا وہاں کے ڈی پی او خود فیصلہ کرتے ہیں۔ اسی طرح جو ڈیشری کی 24 رہائش گاہوں کا فیصلہ کرنا ان کا کام ہے۔ مواصلات و تعمیرات کا purview صرف ان 109 رہائش گاہوں کی Maintenance & Repair کی حد تک محدود ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ کوئی ضمنی سوال نہ ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3010 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! On his behalf

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: میرے خیال میں قاضی عدنان فرید on his behalf لے لیتے ہیں بہتر بات رہے گی بھچر صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔ جی، قاضی عدنان فرید سوال نمبر بولیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سی پی آر کو چیک کا درجہ دینے کے بارے میں تفصیلات

*7350: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کرشنگ سیزن 2016 میں کاشتکار سے گنّا کی خرید کا کیا ریٹ طے ہے؟

(ب) شوگر ملز نے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کس ریٹ پر فی من CPR کاٹی ہے؟

(ج) کیا CPR کو چیک کا درجہ دینے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہے تو کب تک CPR کو چیک کا درجہ دینے کے لئے کارروائی ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 16(1) کے تحت ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے لئے شوگر کین کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے جس میں شوگر ملوں اور کسان کے نمائندے بھی شرکت کرتے ہیں۔ امسال بھی مورخہ 25۔ نومبر 2015 کو کین کمشنر کی سربراہی میں کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی گئی اور شوگر ملوں اور کسان کے نمائندوں کی باہمی مشاورت کے بعد گنے کی کم سے کم قیمت۔/180 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی گئی۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب کی تمام شوگر ملوں کو گورنمنٹ کے منظور شدہ نرخ پر کاشتکاروں سے گنّا خریدنے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے تمام ڈویژنل کمشنرز کو مورخہ 29۔ نومبر 2015 کو ہدایات بھی جاری کی گئیں۔ کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر ملز نے گنّے کی کم سے کم قیمت خرید۔/180 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے گنے کے کاشتکاروں سے گنا خرید کیا۔

(ج) نیشنل شوگر پالیسی 10۔2009 کیبنٹ سے منظور ہوئی جس میں CPR کو بطور Negotiable Instrument کا اعلا ن کیا گیا۔ جس کے سلسلے میں مورخہ 26۔ جنوری 2010 میٹنگ منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن میں دوران میٹنگ مندرجہ ذیل تجاویز دی گئیں۔

1. اپنے نزدیک بنک میں ہر مل ایک اکاؤنٹ کسانوں کی ادائیگی کے لئے کھولے گی اور بنک اس اکاؤنٹ کے لئے مجاز اتھارٹی سے اجازت لے گا۔
2. ہر متعلقہ مل کے سی پی آر پر کسان کا بنک اکاؤنٹ نمبر "رقم ادائیگی گنا" وزن وقیمت خرید درج ہو گی۔
3. سی پی آر تین پرت پر مشتمل ہو گی جس کی ایک کاپی کسان، دوسری بنک اور تیسری مل کے پاس ہو گی۔
4. کسان اپنے بنک میں سی پی آر کی کاپی کو جمع کروائے گا اور مل والے اُس کی کاپی بنک کو ارسال کریں گے۔ بعد از موازنہ اندر سات دن یا اُس سے پہلے رقم کسان کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی جائے گی جس کی اطلاع مل کو بھی دی جائے گی۔
5. بنک گنے کی ادائیگی کو حدود وادائیگی اکاؤنٹ کے مطابق ادائیگی کرے گا اور اس کے لئے بنک اپنا مارک اپ بھی لے گا کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایک میٹنگ مورخہ 6۔ مئی 2010 کو جس میں کین کمشنر اور سرکاری اور غیر سرکاری افراد نے شرکت کی اور کین کمشنر نے واضح کیا کہ قانون کے مطابق گنے کی ادائیگی چودہ دن کے اندر اندر کرنا ضروری ہے ورنہ گیارہ فیصد سالانہ کے حساب سے انٹرسٹ چارج کیا جائے گا اور ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مل والے اپنے کنڈے لگائیں تاکہ مڈل مین کا کردار ختم ہو سکے اور بنک والے کسانوں کی ادائیگی کا ایک باقاعدہ انتظام کریں اور اس کی درستی کی تصدیق کے لئے مل والوں کو بھجوادیں۔ ورکنگ پیپرز کی کاپی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بعد ازاں متعدد میٹنگز مورخہ 10.03.2012 اور 16.07.2012 کو منعقد ہوئیں جس میں Ministry of Law کی جانب سے CPR کو بطور Negotiable Instrument استعمال کرنے کی مخالفت کی گئی۔ کیونکہ اس طریقے سے مقدمہ بازی کے اور دروازے کھلیں گے اور کئی دوسری پیچیدگیاں ہوں گی۔ کاپی (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کا جواب دیا ہے کہ نیشنل شوگر پالیسی 10۔2009 کیبنٹ سے منظور ہوئی جس میں CPR کو بطور Negotiable Instrument کا اعلان کیا گیا لیکن پھر آگئے یہ کہتے ہیں Ministry of Law کی جانب سے CPR کو بطور Negotiable Instrument استعمال کرنے کی مخالفت کی گئی۔ تو میرا یہ سوال ہے کہ کیا ہم کسان جو گنے کے کاشتکار ہیں، کیا ہم CPR کو Negotiable Instrument دیئے بغیر اُن کے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں اور اُس کے علاوہ جو چیزیں انہوں نے اُس نیشنل شوگر پالیسی کے اندر چار پانچ جو پوائنٹس دیئے تھے اُن میں سے کتنوں کے اوپر عمل ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پہلے آپ کے ضمنی سوال کا جواب لے لیں پھر اُس کے بعد دوسرا شروع کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں کسانوں، شوگر ملز اور متعلقہ منسٹری کے نمائندے سب مل کر decide کرتے ہیں۔ اُس میں decide یہی ہوا تھا کہ اس کو negotiable نہیں رکھا جائے گا تو وہ مشترکہ کمیٹی کی رائے کے مطابق جو وہ پاس کرتی ہے اُس کے مطابق کیا جاتا ہے تو محکمہ یا ڈیپارٹمنٹ خود سے یہ نہیں کر سکتا۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میرا سوال مختلف تھا کہ یہ بات درست ہے کہ جو نیشنل شوگر پالیسی ہے اُس کے اندر ضرور کاشتکاروں کے نمائندے ہوتے ہیں اور اُسی میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اس کو ہم Negotiable Instrument کا درجہ دیں گے تو کیا مشکلات ہیں کہ اُس کو Negotiable Instrument کا درجہ نہیں دیا گیا اور کیا حکومت کوئی اس قسم کا ارادہ رکھتی ہے کہ اس کو Negotiable Instrument کا درجہ دلایا جائے کیونکہ جب تک CPR Negotiable Instrument نہیں بنے گا کسان اسی طرح دھکے کھاتے رہیں گے اور جو sugar mill owners ہیں اسی طرح غریب کاشتکار کو exploit کرتے رہیں گے تو میرا سوال یہ ہے کیا اُس کو Negotiable Instrument کرنے کا ارادہ ہے؟ اور اگر اُس کے اوپر لاء منسٹری کا کوئی objection ہے تو کیا یہ ground justified ہے کہ اس سے litigation بڑھے گی اور کیا اگر litigation بڑھنی ہے تو کیا اُس میں ہم کسان کو wonderable چھوڑ سکتے ہیں کہ litigation کے خدشات بے شک ہوں تو ہم sugar mill owners کو آزاد چھوڑ دیں کہ وہ جس طرح مرضی کسانوں کا خون کرتے رہیں۔

جناب سپیکر: لاء ڈیپارٹمنٹ سے آپ کو اس بارے میں کیا اطلاعات آئی ہیں کہ وہ اس کو Negotiable Instrument کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ بات صرف اتنی سی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس بارے میں لاء ڈیپارٹمنٹ سے پوچھتے ہیں کہ اس میں کوئی problem تو نہیں ہے اگر نہیں ہے تو لاء ڈیپارٹمنٹ جیسے تجویز دے گا ہم اس کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کو بھی تو ضمنی سوال کر لینے دیں وہ بھی کھڑے ہوئے ہیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! آخری سوال۔

جناب سپیکر: آپ کا آخری سوال ہے پھر وہ کیسے کریں گے؟ it will not be possible for him. Thank you. جی، بھچر صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے یہ گوش گزار کرتا ہوں کہ جوان کی 23-08-2012 کو ECC کی میٹنگ ہوئی تھی اُس میں یہ فیصلہ ہوا تھا تو اس کے جز (ج) کے آخر میں یہی لکھا ہوا ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے جو justification دی ہے وہ یہ ہے کہ مقدمہ بازی کے دروازے کھلیں گے اور پیچیدگیاں بڑھیں گی تو کیا ہم کسان جو 70 فیصد آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں اُن کو ہم اسی بات پر letdown کر دیں کہ مقدمے بازی اور پیچیدگیاں بڑھیں گی؟ چونکہ ECC نے اس چیز کو منظور کیا ہوا ہو اور لاء ڈیپارٹمنٹ ایک ہی چیز پر اس کو deny کر دے تو میرا خیال ہے کہ میں وہ پیچیدگی ان کو خود بتا رہا ہوں کہ صرف یہی پیچیدگی ہے اور کوئی بھی نہیں ہے۔ ایک کسان بے چارہ تین ماہ اپنے پیسے مل کو دے دیتا ہے اور تین مہینے وہ اُن کے پیچھے خوار ہوتا ہے حالانکہ کین کمشنر کی جو میٹنگز ہوتی ہیں جس میں ہم بھی جاتے ہیں اُس میں تو پندرہ دن لکھا ہوا ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر چیک کو کیش ہونا چاہئے تو میں یہی پوچھوں گا کہ یہ ٹیکنیکل وجہ تو نہیں ہے یا اخلاقی وجہ ہو سکتی ہے جو آپ اس بات پر پورے طبقے کو letdown کر دیں تو کیا صرف اس وجہ پر Negotiable Instrument نہیں قرار دیا جا سکتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے بولا ہے کہ CPR کو چیک کا درجہ دیا جانا چاہئے تو چیک کے ذریعے فوجداری مقدمہ ہوتا ہے۔ 489 ایف اگر ہم چیک پر کسان کو چھوڑ دیں گے تو پھر شوگر کین کمشنر اس میں مداخلت نہیں کر سکے گا چیک اور mill owners کا آپس میں مسئلہ رہ جائے گا اور اُس پر فوجداری مقدمہ کرنا پڑے گا۔ فوجداری مقدمے میں عدالتوں میں recoveries نہیں ہوتیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو ایگریکلچر کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری یہ submissions ہے جن کی efforts ہوتی ہیں اُن کو آپ ساتھ بلا لیا کریں تاکہ وہ بہتر طریقے سے اس کو کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3246 چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ آ گئے تو well and good نہیں تو پھر dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 3248 بھی چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7341 میاں طارق محمود کا ہے یہ ملک سے باہر ہیں ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 7342 بھی میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7357 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کھمانواں والا روڈ کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*7357: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ کھمانواں والا انٹر ڈسٹرکٹ روڈ کس سال تعمیر ہوئی کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی اس روڈ کی لائف کتنے سال تعین کی گئی تھی؟

(ب) اس سڑک کو تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار / فرم کا نام اور اس کے ڈائریکٹروں کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں نیز اس فرم کی سکیورٹی محکمہ کے پاس محفوظ ہے یا ریلیز کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بروقت مرمت نہ ہونے سے گڑھوں میں تبدیل ہونا شروع ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ کھمانواں والا انٹر ڈسٹرکٹ روڈ اگست 2005 میں پروانشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کی زیر نگرانی تعمیر کی گئی۔ جس کی لاگت 73.854 ملین اور اس کی ڈیزائن لائف دس سال تھی۔ اس کی کل لمبائی 35.00 کلو میٹر ہے۔ 29.00 کلو میٹر سڑک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے اور بقیہ 5.34 کلو میٹر جھنگ ضلع میں آتی ہے۔

(ب) یہ سڑک ٹھیکیدار میسرز یٰسین برادرز نے تعمیر کی۔ اس فرم کے واحد ڈائریکٹر سید یٰسین شاہ ہیں۔ اس کی سکیورٹی قانون کے مطابق سڑک کے مکمل ہونے کے ایک سال defect liability period گزرنے کے بعد مورخہ 15-12-2006 کو ریلیز کی گئی تھی۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی مرمت درکار ہے تاہم اس سڑک کی مرمت کی ذمہ داری ضلعی حکومت کی ہے۔

(د) کیونکہ یہ سڑک ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام ہے اس لئے اس کی مرمت کا کام بھی ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ کھمانواں والا انٹر ڈسرکٹ روڈ کس سال تعمیر ہوئی، کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی اس روڈ کی لائف کتنے سال تعین کی گئی تھی۔ اُس وقت 73 ملین یا 74 ملین خرچ آیا تھا اور اس کی لائف لائین 10 سال تھی تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آج یہ سڑک بنائی جائے تو تقریباً اڑھائی سو ملین اس پر لاگت آئے گی کیا اس سڑک کی تعمیر کے بعد اس کی construction کے معیار کو جانچنے کے لئے کوئی third party validation کروائی گئی تھی؟

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں پوچھوں کیا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو بڑے تعمیراتی منصوبے ہوتے ہیں حکومت اُن کے معیار کو جانچنے کے لئے third party validation یا consultant سے اُس کے معیار کا معائنہ کرواتی ہے کیا اس سڑک میں ایسا کچھ کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے formalities پوری کی ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سڑک 2005 میں بنی تھی اور definitely جو اس کا volume ہے ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ بھی third party اور کافی سارے اور mechanism/monitoring اس کی ہوتی رہتی ہے تو اس کی definitely اُس وقت بھی third party validation ہوئی تھی اور آج کل بھی ہر سڑک جو اور بھی ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں اُن پر third party بلکہ اُس سے زیادہ double/triple monitoring کا ہم نے mechanism اُس پر impose کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی جاننا چاہتا ہوں کہ کس فرم نے اس کی validation کی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس وقت اس کی detail میرے پاس نہیں ہے کہ فرم کا کیا نام تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کیونکہ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بروقت مرمت نہ ہونے سے گڑھوں میں تبدیل ہونا شروع ہو چکی ہے؟

جناب سپیکر: ماشاء اللہ اس کو کتنے سال ہو گئے ہیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ایک دن میں بھی ہو سکتی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سڑک کب سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

جناب سپیکر: جب سے آپ نے دیکھی ہے اس وقت سے ٹوٹی ہوئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: مجھے تو پانچ سال ہو گئے ہیں جب دیکھا تھا۔

جناب سپیکر: پھر تو آپ پر افسوس ہے کہ آپ وہاں کے نمائندے ہیں اور پانچ سال بعد نوٹس میں لا رہے ہیں، آپ کو بھی سوچنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کے پہلے سوال کا جواب بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ provincial highway نے اس کو بنا کر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دیا اس کے بعد سے اس کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پر ہے۔ میرے خیال میں اگر اس روڈ کی حالت بہت زیادہ خراب تھی تو معزز ممبر اس معاملہ کو اس فورم کی بجائے ڈسٹرکٹ فورم پر اٹھاتے تو یہ مسئلہ حل ہو جاتا۔

جناب سپیکر: چلیں، اب آپ کے نوٹس میں بات آ گئی ہے آپ اس میں تھوڑی محنت کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی سطح پر مسلسل مسئلہ اٹھایا ہے لیکن جب وہاں بات نہیں بنی تو پھر میں اس august forum پر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! منسٹر نے فرمادیا کہ اس کی مرمت کرنا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام تھا یہ سڑک پانچ سال سے ٹوٹی ہوئی ہے اور اس کی دس سال lifeline تھی۔

جناب سپیکر: آپ پانچ سال تک چلتے رہے ہیں اور مئی 2016 میں آ کر یہ بات کی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منتخب ہونے کے بعد میں پہلے سال ہی DCO سے اس کی request بار بار کرتا رہا ہوں وہ کہتے رہے کہ ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مواصلات و تعمیرات نے بنائی ہے، پانچ سال بننے کے بعد ٹوٹ گئی جبکہ اس کی دس سال لائف تھی تو یہ پانچ سال پہلے ہی ٹوٹ گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے ذمہ داری fix کی، کسی کو سزا و جزا دی یا ان کے پاس کوئی میکنزم ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے تو پھر وہ کیسے کریں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس کو بنانے والا ڈیپارٹمنٹ اس کا ذمہ دار ہے انہوں نے جس ٹھیکیدار سے بنوائی ہے۔

جناب سپیکر: اب یہ پانچ، دس سال بعد ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی شروع کر دیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ محکمہ مل ملا کر سارا کچھ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب سے اس کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس کا کیا جواب دوں؟

جناب سپیکر: ان کو کوئی افسوسناک جواب دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سڑک کو بنے دس سال ہو گئے ہیں، مواصلات و تعمیرات نے بنائی پھر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دی، ایک سال کا defect liability کا period ہوتا ہے وہ بھی گزر گیا اور اب اس کا فورم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے instruction آ جاتی ہے کہ آپ نے اس روڈ کو ٹھیک کرنا ہے تو پھر انشاء اللہ مواصلات و تعمیرات اس کو دوبارہ take up کر لے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا اس کو دیکھ لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کمال تو یہ ہے کہ جو lifeline طے کی تھی اس سے پہلے ہی ٹوٹ گئی ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب اس نے lifeline مکمل نہیں کی تو محکمہ یا جو اس کا ٹھیکیدار تھا اس کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی، آخر انہوں نے کسی سے تو پوچھنا ہے یا یہ اسی طرح لوٹ مار چلتی رہے گی؟ جب تک جوابدہی نہیں ہو گی، نہیں پوچھا جائے گا تو یہ پھر اسی طرح چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ذمہ داری مواصلات و تعمیرات کی نہیں ہے اب آپ سمجھنے کی کوشش کریں آپ سوال کو پتا نہیں کدھر سے کدھر لے جاتے ہیں۔ جب آپ کو سمجھ نہیں آتی پھر کیا کریں؟ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے اس پر آ جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو طے کر دیں کہ یہ ذمہ داری محکمے کی ہے جس نے یہ بنوائی ہے کیا اس کی repair اس کی ذمہ داری نہیں ہے؟

جناب سپیکر: پھر آپ اس کا ثبوت لائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر ناقص کام ہو تو محکمے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: ناقص کام آپ کو آج یاد آ رہا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تین سالوں سے مختلف فورمز پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت افسوس ہے۔ آپ کے سوال کا کوئی لطف نہیں آتا۔ بڑی مہربانی، آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7360: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد سڑک کس سال کل کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی اس روڈ کی لائف کتنے سال تعین کی گئی تھی؟

(ب) اس سڑک کو تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار/فرم کا نام اور اس کے ڈائریکٹروں کی تفصیلات فراہم کی جائیں کیا اس فرم کی سکیورٹی محکمہ کے پاس محفوظ ہے یا ریلیز کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے جو تھوڑا بہت پیچ ورک کیا گیا تھا وہ بھی غیر معیاری ہونے کی وجہ سے ایک مہینے کے اندر اندر ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اور بروقت مرمت نہ ہونے سے روڈ گڑھوں میں تبدیل ہونا شروع ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گوجرہ بائی پاس تا جہانگیر موڑ سمندری فیصل آباد سڑک کی کل لمبائی 32.60 کلو میٹر ہے جو کہ ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں واقع ہے۔ ضلع فیصل آباد کی حدود میں اس سڑک کی کشادگی و بہتری کا کام از کلو میٹر 0.00 تا 28.00 مالی سال 09-2008 میں مکمل ہوا۔ اس کا تخمینہ لاگت 141.836 ملین روپے تھا۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں اس

سڑک کی کشادگی و بحالی کا کام از کلو میٹر 28.00 تا 32.60 (لمبائی 4.60 کلو میٹر) مالی سال 09۔2008 میں مکمل ہوا۔ اس کا تخمینہ لاگت 28.989 ملین روپے تھا۔ اس روڈ کی ڈیزائن لائف 10 سال تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک کی کشادگی و بہتری کا کام مندرجہ ذیل ٹھیکیداران نے سر انجام دیا تھا جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

- گروپ نمبر 1 کلو میٹر 0.00 تا 14.94 لمبائی 14.94 کلو میٹر
  - فرم کا نام: میسرز ریاض کنسٹرکشن کمپنی
  - ڈائریکٹر کا نام: محمد ریاض الحق
- گروپ نمبر 2 کلو میٹر 14.94 تا 28.00 لمبائی 13.06 کلو میٹر
  - فرم کا نام: میسرز شفیق برادرز اینڈ کمپنی
  - ڈائریکٹرز کا نام: محمد شفیق، طارق پرویز اور محمد ادریس
- کلو میٹر 28.00 تا 32.60 لمبائی 4.60 کلو میٹر (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)
  - فرم کا نام: منّور اینڈ برادرز
  - ڈائریکٹر کا نام: رانا منّور حسین

محکمہ ہذا نے معاہدہ اور قانون کے مطابق ایک سال کی مدت defect liability period کے بعد سکیورٹی ٹھیکیداران کو بالترتیب 09۔12۔05، 10۔07۔28 اور 2010/06 کو ادا کر دی تھی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی دیکھ بھال و مرمت کا کام سڑک مکمل ہونے کے ایک سال بعد ضلعی حکومت کی ذمہ داری تھی۔

یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی مرمت درکار ہے۔

(د) اب یہ سڑک بذریعہ چٹھی نمبری SOH-IV(C&W)1-13/2015/31575 مورخہ 25.08.2015 کے تحت ضلعی حکومت سے صوبائی حکومت کو منتقل ہو چکی ہے۔ اس کی خصوصی مرمت کا تخمینہ 48.503 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ اگلے مالی سال میں فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں پر بھی وہی سوال ہے۔ یہاں تو lifeline ابھی پوری نہیں ہوئی، پچھلے سال اس کی مرمت بھی ہو گئی اب مزید اس کے لئے 43 ملین مانگ لئے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ سرکار کے پیسے ہوتے ہیں اور لوگ کمیشن لے کر گھروں کو چلے جاتے ہیں اور کروڑوں اربوں روپے اسی طرح برباد ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: سب انسان ایک جیسے نہیں ہیں، کچھ لیتے ہوں گے اور کچھ نہیں لیتے ہوں گے آپ نے سب کو ہی کہہ دیا کہ کمیشن لیتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جو نہیں لیتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو لیتے ہیں ان کا کام بول رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ محکمے نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: وہ کس کے خلاف کارروائی کریں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو اس کا supervisory staff تھا، جو بنانے والا ٹھیکیدار تھا اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

جناب سپیکر: یہ کتنے سال کے بعد ٹھیکیدار سے پوچھ سکتے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ کتنے عرصے تک اس ٹھیکیدار سے پوچھا جا سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سڑک 09-2008 میں مکمل ہوئی اب سات آٹھ سال کے بعد یہ اس کا اظہار کر رہے ہیں۔ میں نے بار بار بتایا ہے کہ ایک سال تک مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اگر معزز ممبر پھر بھی سمجھتے ہیں کہ اس روڈ کے بننے کے بعد کچھ خراب ہو گئی تھی تو چونکہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت ہے ڈی سی او سے لیٹر لکھوا کر ہمیں بھیجیں اور وہ اس کو واقعی تسلیم کریں کہ اس سڑک کے بننے کے فوراً بعد اس میں کوئی گڑبڑ آئی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اپنی طرف سے ہی ڈی سی او کو کہیں کہ یہ کیس دیکھیں اور ہمارے پاس بھیجیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر میں خاموشی اختیار کر لیتا ہوں کیونکہ بات تو پھر وہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ خاموشی کیوں اختیار کرتے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو واضح ہے محکمے نے اس کو take up کر لیا ہے، اس کی مرمت کے لئے 48 ملین کا تخمینہ بھی لگ گیا ہے۔ میں تو یہاں یہ surety چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کی انکوائری کرائیں، جو بھی ذمہ دار ہو اس کی ذمہ داری fix کریں اگر فرم کی ذمہ داری ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہو اگر supervisory staff کی کوئی کوتاہی ہے تو ان کا محاسبہ ہو تاکہ پیچھے آنے والوں کے لئے تو ہم کوئی سبق چھوڑیں تاکہ یہ کام کہیں رک سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ان کی بات پر بھی غور کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں تو ان کو باقاعدہ ایک فورم دے رہا تھا کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اگر اس روڈ کو واقعی سمجھتی ہے تو پھر ہمیں formally letter لکھے ورنہ departmental level پر تو میں اس کو مزید inquire کروالیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مورخہ 15-08-25 کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے آپ کو لیٹر لکھا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جی ہاں! اس کا estimate بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس روڈ کو بنوا دیں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ:۔ سروس روڈز اور انڈر پاسز / اوور ہیڈز کی تعمیر کا مسئلہ

*7368: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر گوجرانوالہ اقبال ہائی سکول سے عزیز کراس تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف سروس روڈ بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں نہر اپر چناب سے فلائی اوور تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف ابھی تک سروس روڈ تعمیر نہ کئے گئے ہیں۔ اگر درست ہے تو کیا حکومت عوام کے وسیع تر مفاد میں مذکورہ سروس روڈز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک اور اعوان چوک میں اکثر ٹریفک جام رہتا ہے اور حادثات بھی رونما ہوتے ہیں اگر درست ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگہوں پر فلائی اوور یا انڈر پاسز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مستقبل میں ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ اندرون شہر گوجرانوالہ اقبال ہائی سکول سے عزیز کراس تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف گرین بیلٹ اور بلڈنگ لائن کے درمیان سروس روڈ بنے ہوئے ہیں

(ب) یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں نہر اپر چناب سے فلائی اوور تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف ابھی تک سروس روڈ تعمیر نہ ہے۔ فی الحال اس حصہ میں سروس روڈ کی تعمیر کا کوئی منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہ ہے۔

(ج) علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک اور اعوان چوک گوجرانوالہ ویسٹرین بائی پاس پر واقع ہیں۔ جو نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے کنٹرول میں ہیں۔ اس سڑک پر فلائی اوور یا انڈر پاس کی تعمیر کا کوئی منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا سوال تو یہ تھا کہ گوجرانوالہ اندرون شہر کے آدھے حصے میں جی ٹی روڈ کے ساتھ سروس روڈ بنے ہوئے ہیں جبکہ آدھے حصے پر نہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں ارشاد فرمایا کہ یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر نہر اپر چناب سے فلائی اوور تک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف ابھی تک سروس روڈ تعمیر نہ ہے فی الحال اس حصہ میں سروس روڈ کی تعمیر کا کوئی منصوبہ

پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہ ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ آدھے حصہ میں سروس روڈ بنے ہوئے ہیں، آدھے حصہ میں نہیں ہیں اور پھر یہ ضرورت بھی ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ کوئی ایسا منصوبہ ان کے زیر غور نہ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ابھی بھی main dual carriage way 8.29 km rehabilitate ہو رہا ہے، یہ سال 16-2015 کے ADP میں شامل ہے، یہ 370 ملین روپے کا پراجیکٹ ہے اور اس پر بڑی تیزی کے ساتھ کام ہو رہا ہے اس کے لئے 175 ملین روپیہ release ہوا ہے اور اس پر 100 ملین روپے expenditures ہو چکا ہے لیکن جس چیز کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے اس پر میں نے بھی discussion کی ہے اور میں ان کی اس بات کو endorse کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ سروس لائن کو آئندہ کسی آنے والے منصوبے کا حصہ بنایا جائے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کے توسط سے منسٹر صاحب تک بات پہنچی اور انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ اس کو take up کریں گے۔ اب میں دوسرے ضمنی سوال پر آتا ہوں۔ میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک اور اعوان چوک میں اکثر ٹریفک جام رہتی ہے اور حادثات بھی رونما ہوتے ہیں اگر درست ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگہوں پر فلائی اوور یا انڈر پاسز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی پور چوک، نواب چوک، عالم چوک، اور اعوان چوک گوجرانوالہ ویسٹرین بائی پاس پر واقع ہیں جو نیشنل ہائی وئے اتھارٹی کے کنٹرول میں ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح ابھی منسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈ وہ بھی تو NHA کے زیر کنٹرول ہے۔ اگر اس حصہ پر پراونشل ہائی وے reconstruction کر رہا ہے تو یہاں پر یہ فلائی اوور یا انڈر پاسز کیوں نہیں بنانا چاہتے؟

جناب سپیکر: بقول ان کے بعض اوقات نیکی کرنا بھی گناہ بن جاتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سوال میں حدود بتائی گئی ہے کہ نیشنل ہائی وے کی کس اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے۔ اب ان کی جو ڈیمانڈ آئی ہے ہم اس کو بھی explore کر لیتے ہیں۔ اگر واقعی اس کی کوئی feasibility بنتی ہے

تو ہم کوشش کریں گے جو کوئی بھی کام عوام کی بہتری کے لئے ہو سکے انشاء اللہ ہماری پوری توانائی اس کام میں صرف ہو گی۔ بہت شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ اب سوال نمبر 3010 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3246 چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3248 بھی چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 7341 اور 7342 میاں طارق محمود کے ہیں ان کے دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی request ہے۔ باقی تمام سوالات کے جوابات آ چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع قصور: کنگن پور تا گنڈا سنگھ روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3010: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کنگن پور تا گنڈا سنگھ روڈ ضلع قصور پراجیکٹ کب منظور ہوا، اس کا تخمینہ لاگت کتنا لگایا گیا اور تکمیل کی میعاد کیا مقرر ہوئی؟

(ب) کیا مذکورہ منصوبہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اب تک کتنے فنڈز کا اجراء ہو چکا ہے؟

(ج) حکومت اس منصوبے کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سوال وفاقی حکومت محکمہ PAK PWD سے متعلقہ ہے۔ تاہم PAK PWD کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق کنگن پور تا گنڈا سنگھ روڈ لمبائی 54.23 کلو میٹر تخمینہ لاگت 483 ملین کی منظوری وفاقی ادارہ PAK PWD نے 04.06.2009 کو حاصل کی اور سڑک کو 13.07.2010 کو مکمل کرنا تھا

(ب) منصوبہ کی تعمیر 14.10.2009 کو وفاقی ادارہ PAK PWD نے شروع کی اور اس سکیم پر سال 11۔2010 تک 223.574 ملین اخراجات کئے ۔ سال 12-2011 سے اب تک فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت سے اس سڑک کی جلد تکمیل کا معاملہ اٹھایا ہے جو کہ زیر غور ہے۔

ضلع اوکاڑہ: اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد روڈ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*3246: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد (حاجی چاند) روڈ بہت بُری طرح ٹوٹ چکی ہے، مذکورہ روڈ کب بنائی گئی تھی اور اس پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ تعمیر کے چند ماہ بعد ہی ٹوٹنا شروع ہو گئی تھی اور اس کی مرمت نہ کی گئی، یہ کس کمپنی نے تعمیر کی تھی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے اور ناقص تعمیر کرنے والے کمپنی ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا منڈی احمد آباد (حاجی چاند) روڈ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول تعمیر ہوئی لہٰذا جز ہذا کا جواب ضلعی حکومت سے متعلق ہے۔

(ج) تاہم مذکورہ سڑک کی بحالی تعمیر و مرمت کا منصوبہ مورخہ 15۔11۔05 کو حکومت پنجاب نے منظور کیا اور اس کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری محکمہ شاہرات کو سونپی گئی سڑک کی کل لمبائی 26.67 کلو میٹر کا تخمینہ لاگت 200 ملین ہے جس پر کام دسمبر 2015 میں شروع ہو

چکا ہے جو کہ بارہ ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کے معیار اور اس بارے میں کارروائی کا معاملہ ضلعی حکومت کے متعلق ہے۔

ضلع اوکاڑہ: راجو وال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3248: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجو وال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ آمد و رفت کے قابل نہ ہے مذکورہ سڑک کب تعمیر کی گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) راجو وال پل تا ہیڈ گل شیر کینال روڈ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے۔ تاہم مذکورہ سڑک کی بحالی تعمیر و مرمت کا منصوبہ مورخہ 2014-04-18 کو حکومت پنجاب نے منظور کیا اور اس کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری محکمہ شاہرات کو سونپی گئی سڑک کی کل لمبائی 23.50 کلو میٹر کا تخمینہ لاگت 83.400 ملین تھا اور مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام محکمہ پراونشل ہائی وے کے زیر کنٹرول مئی 2015 میں مکمل ہوا۔ اس وقت سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) سڑک ہذا کی مرمت کا کام مئی 2015 میں مکمل ہوا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ننکانہ صاحب: بچیکی موڑ کھنڈا بائی پاس کی مرمت

25: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجیکی موڑ کھنڈا ضلع ننکانہ صاحب بائی پاس جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے مذکورہ بائی پاس کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بائی پاس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔ موڑ کھنڈا بائی پاس روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی تاہم اس کی بحالی کا کام مورخہ 23-12-2014 کو الاٹ کر دیا گیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس سڑک کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ متعلقہ سڑک کی بحالی کا کام الاٹ کر دیا گیا تھا ٹھیکیدار نے سڑک پر کارپٹ (st layer1) کا کام مکمل کر دیا ہے اور سڑک پر ٹریفک بلا رکاوٹ جاری ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں سڑکوں کی لمبائی سے متعلقہ تفصیلات

331: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال کی حدود میں صوبائی ہائی وے کے زیر انتظام سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس وقت کس کس سڑک کی سالانہ مرمت کی جا رہی ہے؟

(د) کس کس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے، محکمہ کب ان سڑکوں کی حالت بدلنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ساہیوال کی حدود میں درج ذیل سڑکیں صوبائی محکمہ مواصلات کے زیر انتظام ہیں۔

i۔ ساہیوال عارفوالا روڈ لمبائی 42.12 کلو میٹر

ii۔ ساہیوال پاکپتن روڈ لمبائی 40.43 کلو میٹر

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران درج ذیل رقم خرچ ہوئی ہے۔

سیریل نمبر	سڑک کا نام	سال	تخمینہ لاگت (ملین)
1	ساہیوال عارفوالا روڈ	13۔2012	5.151 ملین
		14۔2013	3.064 ملین
2	ساہیوال پاکپتن روڈ	13۔2012	2.184 ملین
		14۔2013	2.204 ملین

(ج) اس وقت حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں درج ذیل سڑکوں کی مرمت کی جارہی ہے۔

i۔ ساہیوال عارفوالا روڈ لمبائی 42.12 کلو میٹر

ii۔ ساہیوال پاکپتن روڈ لمبائی 40.43 کلو میٹر

(د) ان دنوں سڑکات کی حالت بہت اچھی ہے ساہیوال عارفوالا روڈ کی کشادگی کا کام جاری ہے جبکہ ساہیوال پاکپتن روڈ کی کشادگی کا کام 39.00 کلو میٹر تک سال 12۔2011 میں مکمل ہو چکا ہے اور باقی لمبائی 4.50 کلو میٹر میں کشادگی کا کام جاری ہے۔

حلقہ پی پی۔168 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

403: **جناب علی سلمان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی۔168 ننکانہ صاحب کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت نے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(ب) اس مالی سال کے دوران اس حلقہ کی کون کون سی سڑک کی تعمیر و مرمت ہوئی، ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس مالی سال کے دوران اس حلقہ میں کون کون سی سڑک کی تعمیر فارم ٹو مارکیٹ پروگرام کے تحت کی گئی ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی۔168 ننکانہ صاحب میں سڑکوں کی مرمت پر M&R میں صوبائی حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔168 میں صوبائی حکومت کی کوئی نئی سڑک یا پراجیکٹ take up نہ کیا گیا۔

(ج) حلقہ پی پی۔168 میں مالی سال 14۔2013 کے دوران صوبائی حکومت نے کوئی فام ٹو مارکیٹ روڈ تعمیر نہ کی ہے۔

لاہور: وحدت کالونی Special Repair سے متعلقہ تفصیلات

428: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور کے اے بلاک میں گزشتہ تین سال میں کتنے کوارٹرز ایسے ہیں جن میں special repair اور additional repair کا کام کیا گیا ہے اور اس مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، سال وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کوارٹر نمبر 1 اے وحدت کالونی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹو نمبر No.Ds(CD) CMS/12/ABp0158904 مورخہ 30-7-2012 جاری ہوا اور تحریری درخواست دینے کے باوجود special/additional repair کا کوئی کام نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ موجودہ مالی سال میں مذکورہ کوارٹرز میں تحریری درخواست کے مطابق special additional repair/ کا کام کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) وحدت کالونی لاہور کے A بلاک میں گزشتہ تین سالوں کے دوران 18 کوارٹرز میں special repair کا کام کیا گیا ہے جس پر مبلغ 15,90,416 روپے خرچ کئے گئے جبکہ ایڈیشنل الٹریشن کی مد میں گزشتہ تین سالوں کے دوران سولہ کوارٹرز کا کام کیا گیا ہے جن پر مبلغ 13,92,319 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ ان کوارٹرز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے ڈائریکٹو جاری ہوا special repair کا تخمینہ مبلغ 1,50,000 برائے کوارٹر نمبر 1-A وحدت کالونی لاہور کی مرمت کے لئے بنایا گیا تھا اس کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی 1,48,000 روپے کر دی گئی اور ماہ جون 2015 تک مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ج) ایڈیشنل الٹریشن کا تخمینہ مبلغ 1,31,900 برائے کوارٹر نمبر 1-A وحدت کالونی لاہور منظوری اور فراہمی فنڈز کے لئے سیکرٹری آئی اینڈ سی کو بھیجا گیا تھا۔ منظوری اور فنڈز کی فراہمی مبلغ 70,000 کر دی گئی تھی اور اس کا کام ماہ جون 2015 میں مکمل کر دیا گیا ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ مذکورہ کام مکمل کر چکا ہے۔

حلقہ پی پی۔180 قصور میں سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

469: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔180 میں farm to market road پروگرام کے تحت سال 15۔2014 میں کتنی مالیت کی allocation کی گئی ہے؟

(ب) مندرجہ بالا پروگرام کے تحت حلقہ پی پی۔180 میں کون سی سکیمیں کس stage پر ہیں؟

(ج) ضلع قصور میں اس پروگرام کے تحت کل کتنی سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ سال 15۔2014 میں مختص رقم بھی بتائی جائے۔ ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔180 میں Farm to Market Road (KPRRP-I) کے تحت سال 15۔2014 کے لئے ایک سڑک Rehabilitation/Improvement of road from Kanganpur to Landian Wala (District Boundary

Okara) (0.40 Km to 6.21 Km) Length = 5.81 Km in District Kasur کے لئے 14.627 (ملین) رقم مختص کی گئی ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا پروگرام کے تحت ایک سڑک Rehabilitation/Improvement of road from Kanganpur to Landian Wala (District Boundary Okara) (0.40 Km to 6.21 Km) Length = 5.81 Km in District Kasur لمبائی 3.23 کلو میٹر مکمل ہے۔

(ج) ضلع قصور میں خادم پنجاب رورل پروگرام کے تحت 10 سکیمیں بنائی گئی ہیں اور سال 15۔2014 میں اس کے لئے 165.261 رقم مختص کی گئی۔

فورٹ عباس سے مروٹ سڑک کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

885: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 فورٹ عباس سے مروٹ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے روڈ ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں؟

(ب) اس سڑک پر آخری بار repairing/پیچ ورک کب اور کتنے خرچہ سے کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس کو کشادہ اور کارپٹ روڈ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ ماہ اپریل میں پیچ ورک کر دیا گیا ہے، special repair کا کام جاری ہے اور جو بھی روڈ ایکسیڈنٹ ہوئے وہ تیز رفتاری کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

(ب) پیچ ورک اپریل 2015 میں اس سڑک پر ہوا جس کی لاگت 3 لاکھ روپے ہے۔

(ج) اس سلسلے میں اسٹیمیٹ مجاز اتھارٹی کو برائے منظوری ارسال کیا ہے جو کہ ابھی تک منظور نہ ہوا ہے۔16۔2015 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ سکیم شامل ہے۔ امپرومنٹ فورٹ عباس تا مروٹ لمبائی 50 کلو میٹر شامل ہے۔

بھیرہ انٹر چینج تا منڈی بہاؤالدین روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

934: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ انٹر چینج سے منڈی بہاؤالدین، بھیرہ تا ملکوال روڈ کب بنائی گئی؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 12۔2011 تا حال کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بھیرہ انٹر چینج تا ملکوال کلو میٹر نمبر 31.00 تا 60.00 کلو میٹر لمبائی 29.00 کلو میٹر ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تحت کی تعمیر انجنیئرنگ سیل ڈیپارٹمنٹ نے 10۔2009 میں کی۔

(ب)

سال	خرچہ
12۔2011	--
13۔2012	3,33,374/- روپے
14۔2013	5,46,413/- روپے
15۔2014	67,42,819/- روپے
16۔2015	3,89,57,060/- روپے

(ج) اس سڑک پر کلو میٹر نمبر 31 تا 60 میں مختلف کلو میٹر میں ری سرفیسنگ اور special repair کا کام جاری ہے۔ مزید برآں اس کی از سر نو تعمیر کے لئے حکومت پنجاب اس کو اگلے مالی سال 17۔2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ سکیم اگر اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر دی گئی ہے بہت جلد اس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

لاہور: ایس ڈی او آفس جی او آر۔II کے ملازمین سے متعلقہ تفصیل

1107: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایس ڈی او آفس جی او آر II بہاولپور ہاؤس میں ٹوٹل کتنے ملازمین ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین مستقل ہیں، کتنے ورک چارج اور کتنے ڈیلی ویجز ہیں؟

(ج) ان ملازمین کا ڈیوٹی شیڈول کیا ہے نیز یہ کہاں کہاں پر کام کرتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایس ڈی او آفس جی او آر II بہاولپور ہاؤس میں ٹوٹل 145 ملازمین ہیں۔

(ب) ملازمین کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔	مستقل ملازمین	106
2۔	ورک چارج (کنٹریکٹ)	24
3۔	ڈیلی ویجز	15

(ج) ان ملازمین کا شیڈول 24 گھنٹے پر مشتمل ہے۔

زیادہ تر ملازمین صبح 8 بجے سے 3 بجے تک کام کرتے ہیں۔ کام کی جگہوں کے متعلق تفصیل یہ ہے۔

1۔ دفتر جی او آر II (جنرل شفٹ)
2۔ کمپلینٹ آفس جی او آر II (24 گھنٹے)
3۔ سینٹری (پلمبر، سیوریمین اور سویپر) جی او آر II (24 گھنٹے)
4۔ ٹیوب ویل جی او آر II (24 گھنٹے)
5۔ آربوریکلچر جی او آر II (جنرل شفٹ)
6۔ بلڈنگ ورک جی او آر II (جنرل شفٹ)
7۔ الیکٹرک ورک جی او آر II (24 گھنٹے)

ضلع رحیم یار خان: خان پور شہر بائی پاس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1208: قاضی احمد سعید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سی ایم ڈائریکٹو مورخہ 2012-07-17 کے تحت ایک منصوبہ خان پور شہر کے ساتھ عباسیہ نہر کو فیروزہ سے سجہ تک ختم کر کے بائی پاس روڈ تعمیر کرنا زیر غور تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس منصوبہ کی اب تک شروع نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس منصوبہ کے لئے "خادم اعلیٰ پروگرام""پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کے تحت فنڈز فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک،اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) چیف منسٹر ڈائریکٹو مورخہ 2012۔07۔17 کے تحت ایک منصوبہ برائے تعمیر بائی پاس لمبائی 9.50 کلو میٹر تعمیر کرنا2012۔09۔17 برائے مالی سال13۔2012 کو منظور ہوا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا۔

(ب) درست ہے کہ حکومت کی طرف سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ منصوبہ مالی سال 14۔2013 سے لے کر اب تک سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ضلع رحیم یار خان میں شامل نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے یہ منصوبہ شروع نہیں ہوا۔

(ج) یہ انتظامی امور سے متعلق ہے۔

لاہور:۔ وحدت کالونی ڈی بلاک میں ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

1230: میاں طارق محمود: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا دور حکومت 2008تا 2013 میں وحدت کالونی سرکاری کوارٹر میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن کیا گیا تھا اور چند کوارٹرز کے رہائشیوں کے علاوہ بقایا تمام تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور میں بھی آپریشن ہوا تھا مگر ایک کوارٹر کے رہائشی کے علاوہ باقی تمام تجاوزات ختم کر دی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کوارٹر کے رہائشی نے اب راستہ، سڑک میں مزید تعمیرات شروع کر رکھی ہیں اور محکمہ متعلقہ اس کے بااثر ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی نہیں کر رہا؟

(د) کیا حکومت ڈی بلاک میں سڑک / راستہ میں تعمیر ہونے والی تجاوزات کو ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں 2008 تا 2010 تک وحدت کالونی سرکاری کوارٹرز میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن کیا گیا تھا جس میں تمام تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور میں بھی آپریشن کیا گیا تھا اور تمام ناجائز تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا تھا۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے ڈی بلاک میں کوئی نئی ناجائز تعمیر شروع نہیں کی گئی۔

(د) ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن چیف سیکرٹری صاحب پنجاب کی مقرر کردہ Task Force ٹیم اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے تحت ہوا تھا۔ آئندہ بھی ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کارروائی ایس اینڈ جی اے ڈی کے انفورسمنٹ سیل کے ذریعے عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: ناقص اور غیر معیاری کھانا دینے والے شادی ہال، ریسٹورنٹس اور ہوٹلوں سے متعلقہ تفصیلات

1319: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فوڈ اتھارٹی لاہور نے سال 2014 اور 2015 میں کتنے شادی ہال، ریسٹورنٹ اور ہوٹلوں کو ناقص صفائی اور ناقص کھانے دینے پر بند کیا، ان کے نام علاقہ وار بتائے جائیں؟

(ب) جن شادی ہال، ریسٹورنٹ، بیکری اور ہوٹلوں کو ناقص صفائی اور ناقص کھانے دینے پر جرمانہ کیا گیا ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض شادی ہال، ریسٹورنٹ اور بیکری وغیرہ سیل ہونے کے باوجود دوبارہ سے کھل چکے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا مذکورہ جرمانہ ادا کرنے کے بعد کھانے / پینے کی اشیاء کا معیار چیک کر کے کاروبار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین)

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا

جا سکے۔ پوچھے گئے سوال کے مطابق اب تک ضلع لاہور میں جن ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور شادی ہال کو فوڈ اتھارٹی کی جانب سے چیک کیا گیا ہے ان کی تفصیل ٹاؤن وار منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پوچھے گئے سوال کے مطابق جن ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور شادی ہال کو فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جرمانے کئے گئے ان کی تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز باقاعدگی سے سیل شدہ کھانے پینے کے جگہوں کو چیک کرتی ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کرنے کے بعد ان کو دوبارہ کاروبار جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے قانون کے مطابق ضروری لوازمات پورے ہونے کے بعد تمام اشیائے خورد و نوش کو دوبارہ چیک کیا جاتا ہے اور یہ عمل باقاعدگی سے جاری رکھا جاتا ہے اور اشیائے خورد و نوش حفضان صحت کے اصولوں کے مطابق ہیں یا نہیں، اس بات کی تسلی کرنے کے بعد ہی ان لوگوں کو کاروبار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ :۔ شوگر سیس کی مد میں وصولی سے متعلقہ تفصیلات

1394: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی شوگر ملز سے شوگر سیس کی مد میں سال 15-2014 میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شوگر سیس کی مد میں ضلع سے باہر واقع شوگر ملز سے بھی رقم موصول ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو سال 15-2014 کے دوران کتنی رقم اس مد میں وصول ہوئی؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ عرصہ میں شوگر سیس سے وصول ہونے والی آمدن کن کن منصوبہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین)

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی شوگر ملز سے شوگر سیس کی مد میں سال 15-2014 میں مبلغ 5,03,23,923/- روپے موصول ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کمالیہ شوگر مل 3,54,98,804/-

2۔	چودھری شوگر مل	1,48,25,119/۔
	میزان	5,03,23,923/۔

(ب) جی ہاں! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شوگر سیس کی مد میں ضلع سے باہر واقع شوگر ملز سے بھی رقم موصول ہوئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام شوگر مل	رقم موصول ہوئی (روپے)
1	اتفاق	5,05,472/۔
2	شکر گنج	2,23,711/۔
3	رمضان	2,49,837/۔
4	چنار	3,92,374/۔
5	تاندلیانوالہ	2,55,837/۔
6	کشمیر	54,61,954/۔
7	مدینہ	2,46,825/۔
8	کالونی۔II	4,000/۔
9	رسول نواز	16,00,352/۔
10	متفرق ملز	95,000/۔
	ٹوٹل	90,35,362/۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ عرصہ میں شوگر سیس سے وصول ہونے والی آمدن مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر رقم خرچ ہوئی۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	لاگت (روپے)
1	تعمیر سڑک مسنگ لنک روڈ فرام پھلور مدے پور روڈ تا رجانہ سمندری روڈ پوائنٹ مدرسہ دارالعلوم ربانیہ	70,35,000/۔
2	تعمیر سڑک چک نمبر 255 گ ب مدے پور کلاں تا 255 گ ب خرد	59,86,500/۔
3	لیول کراسنگ نمبر 35 پر کلومیٹر نمبر 35/14-15 کمالیہ	8,09,042/۔
4	ریپئر/ایمپروومنٹ آف روڈ چک نمبر 343 گ ب تا پیر محل لھیکھار روڈ براستہ چک نمبر 307 گ ب	4,87,000/۔
	ٹوٹل	1,43,17,542/۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ گلناز شہزادی مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Local Government (Forth Amendment) Bill 2016(Bill No. 21 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت اور دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے ابھی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی لاء منسٹر تشریف لائیں گے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو take up کر لیں گے۔ تحاریک استحقاق نہیں ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کافی عرصے سے اسمبلی کے ملازمین کا issue چل رہا تھا جس پر آپ نے شفقت فرماتے ہوئے سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی میٹنگ form کی تھی جس کی 11۔ اپریل 2016 کو میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں لاء منسٹر صاحب نے commit کیا تھا کہ اگر ان کے ذریعے employees کا issue بھیجا جائے گا تو وہ اس کو solve کرا دیں گے اور وہ وزیر اعلیٰ کو put up کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ہاؤس میں اسمبلی کے بارے میں کوئی معاملہ نہیں اٹھا سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے request کر رہا ہوں لیکن اگر معاملہ حل کر دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسمبلی کا ٹائم ضائع نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہاؤس کے ٹائم کی بات نہیں ہے، یہ بھی ہاؤس کے لوگوں کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کچھ پڑھتے نہیں ہیں۔ میرے بچے! آپ اسمبلی کے متعلق سوال نہیں کر سکتے۔ آپ کو بات سمجھنی چاہئے، ہم بیٹھ کر بات کریں گے اور میں آپ کو پھر بتا دوں گا۔ آپ کا بہت شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 308/16 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

گوجرانوالہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی ناکامی

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 20۔ اپریل 2016 کی خبر کے مطابق پرائس کنٹرول کمیٹیاں ناکام، اشیاء خورد و نوش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ تھوک و پرچون سمیت دیگر بڑے دکاندار سرکاری ریٹ لسٹوں کی بجائے من مانی قیمتوں پر اشیاء فروخت کرنے لگے، غریب عوام ریلیف سے محروم، خود ساختہ قیمتیں بڑھانے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ، گوجرانوالہ اور گردونواح میں پرائس کنٹرول کمیٹیاں غیر فعال ہو گئیں۔ قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ ہر دکاندار اپنی من مانی کا ریٹ لگانے لگا۔ غریب عوام سستی اشیائے خوردونوش سے محروم ہو گئی۔ تھوک اور پرچون کے دکاندار بغیر سرکاری ریٹ لسٹوں سے اشیائے خوردونوش کی اشیاء فروخت کرنے لگے۔ ضلعی انتظامیہ بے بس، حکومتی پرائس کنٹرول کمیٹیاں اپنا کردار کھو چکی ہیں۔ غریب صارف کھانے پینے والی اشیاء دال، سبزی مہنگے داموں خریدنے پر مجبور۔ گوجرانوالہ اور گردونواح میں دالیں، گھی اور سبزیوں کی قیمتوں میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ دال اور چنے کی قیمتوں میں اضافے کے باعث عوام دال روٹی کھانے سے بھی

محروم ہوتے جارہے ہیں۔ موجودہ انتظامیہ، پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی نااہلی کے باعث چنے جو کچھ روز قبل 3600 روپے فی من کے حساب سے فروخت ہو رہے تھے اچانک ان کی قیمت 5800 روپے ہو گئی ہے۔ اسی طرح کالے چنے جو 3700 روپے فی من میں فروخت ہو رہے تھے اس کی قیمت 5900 روپے فی من ہو گئی ہے۔ اسی طرح مسور کی دال جو 5300 روپے تھی اس کی قیمت 6100 روپے ہو گئی ہے۔ دال چنا 3800 فی من تھی جس کی قیمت میں 2000 روپے فی من کا اضافہ کر کے اس کی قیمت 5800 روپے تک جا پہنچی ہے۔ اسی طرح ہلکی کوالٹی کا گھی جو قبل ازیں 100 روپے کلو تھا وہ 115 روپے کلو میں فروخت ہو رہا ہے۔ ادرک کی قیمت 120 سے بڑھا کر 150 روپے کر دی گئی ہے جبکہ دیگر سبزیوں کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ شہریوں نے ارباب اختیار سے اپیل کی ہے کہ خود ساختہ پرائس بڑھا کر خورد و نوش کی اشیاء فروخت کرنے والوں کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے تاکہ عوام کھانے پینے کی اشیاء مناسب ریٹ پر خرید سکیں۔ یہ سب کچھ پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے مؤثر طریقے سے کام نہ کرنے سے ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف گوجرانوالہ کی عوام بلکہ تمام صوبہ کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ خوراک سے متعلقہ ہے اور تحریک پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! کل میں نے ایک تحریک التوائے کار اس ایوان میں پیش کی تھی مگر آپ نے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ پارلیمانی سیکرٹری اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں، جہلم گئی ہوئی ہیں وہ request کر کے گئی ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! مجھے پتا چلا ہے کہ آج اجلاس ختم ہو جائے گا، یہ نہایت اہمیت کا حامل issue ہے پلیز اس کو جلدی take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ کیسے پتا چل گیا ہے، مجھے تو ابھی تک پتا نہیں ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! سننے میں تو یہی آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ There is no evidence.

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگر اس دفعہ آپ کی تحریک التوائے کار نہ آئی تو اگلے اجلاس میں آ جائے گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 321/16 محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ موجاں ای موجاں۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 321/16 ہے۔ مجھے موجاں ای موجاں والی بات سمجھ میں نہیں آئی، اس کا کیا مطلب ہے کہ موجاں ای موجاں؟

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑ دیں۔ چلیں! ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 321/16 ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور کے تدریسی ہسپتالوں میں جان بچانے والی متعدد ادویات نایاب

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 29۔ اپریل 2016 کی خبر کے مطابق لاہور کے تدریسی ہسپتالوں میں جان بچانے والی گیارہ ادویات میں سے پچاس فیصد سے زائد ادویات نایاب ہو گئیں، نایاب ہونے والی ادویات کی مارکیٹ میں قیمت فی انجکشن پانچ ہزار روپے سے زائد ہے، نایاب ادویات میں سے بیشتر مریضوں کو استعمال ہی نہیں کروائی جاتیں اور بعض کی پرچی نجی میڈیکل سٹورز کو ریفر کر دی جاتی ہے جس سے غریب مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں نایاب ہونے والی گیارہ ادویات کی تفصیلات میں ٹیٹنیس کا انجکشن تو موجود ہے مگر ٹیٹنیس کے علاج کے لئے ایمرجنسی میں ٹیٹاگن موجود نہیں ہے جو ٹیٹنیس کے سخت بیکٹریا کو مارنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح زیادہ تر ایمرجنسی میں مریضوں کے کم پلیٹ لٹس میں استعمال ہونے والی میگا کٹس موجود نہیں ہیں جن کی مارکیٹ میں قیمت چوبیس ہزار کے قریب ہے۔ اوکٹریرونائیڈ انجکشن جس سے خون کی الٹیوں اور معدے کے زخم کو معتدل کیا جاتا ہے۔ ہیپارین انجکشن ایمرجنسی میں فالج اور برین ہیمبرج کے مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہیومن البوم انجکشن ہیپاٹائٹس بی اور سی کے سنجیدہ مریضوں کے

لئے استعمال ہوتا ہے اور زیادہ تر لیور سروس کے مریضوں کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر ایسے مریضوں کا مہنگا انجکشن لگانے کی بجائے ایمرجنسی میں لواحقین کو خدا کے حضور دُعا مانگنے کا کہا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو لیتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1053 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: تھانہ اسلام پورہ کی حدود میں ہاشم نامی شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

1053: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 21۔ مئی 2016 کے روزنامہ "مشرق" کی خبر کے مطابق تھانہ اسلام پورہ لاہور کی حدود میں ہاشم نامی شخص کو اندھا دھند فائرنگ کر کے دن دہاڑے قتل کر دیا گیا؟

(ب) اگر اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا ہے تو اس بابت مکمل تفصیلات سے ایوان کو مطلع فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

(الف و ب) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا جس کے اوپر مقدمہ نمبر 539/16 مورخہ 18۔ اپریل 2016 بجرم 302/34 ت پ تھانہ اسلام پورہ درج رجسٹرڈ ہوا اور اس کی تفتیش عمل میں لائی گئی ہے۔ اس میں جو نامزد ملزمان ہیں عدنان عرف فوجی اور محمد ظفر ہیں۔ انہوں نے عدالت عالیہ راولپنڈی سے 30-05-2016 تک عبوری ضمانت کروائی ہے، تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے اور ان ملزمان کی عبوری ضمانت خارج کروا کر ان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! کیا کہا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی موجود ہے۔

(a) INTRODUCTION OF BILL

(b) CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILL

Minister to introduce the Punjab Poultry Production Bill 2016.

مسودہ قانون پولٹری پروڈکشن پنجاب 2016

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Poultry Production Bill 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Poultry Production Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within two months.

Now, Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015".

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."
>
> Since there is no amendment in it. Now, the question is:
>
> "That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Commyittee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. New, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."
>
> Since there is no amendment in it, now, the question is:
>
> "That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading Starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now Clause 2 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif

Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhachar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-Ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak and Mr Khuram Shahzad. Any mover may move it.

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اس Bill کے general principles پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صدیق خان صاحب! وہ stage تو گزر چکی ہے۔ اب آپ اپنی ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (a) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:
>
> "(a) is at least MBBS."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (a) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:
>
> "(a) is at least MBBS."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس کی مخالفت کی ہے۔ جی، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس بل کی Clause(2)(a) میں MBBS or equivalent ڈگری کا کہا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ law should be very clear چونکہ یہ ایک ہیلتھ یونیورسٹی ہے تو اس کا وائس چانسلر کم از کم MBBS ڈگری ہولڈر ہونا چاہئے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس equivalent کے لفظ کو ختم کیا جائے۔ اس وقت ملک میں enforcement کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ discretion میں انصاف کا element ختم ہو جاتا ہے تو اس لئے میری اس معزز ایوان سے درخواست ہے کہ اس میں سے equivalent کے لفظ کو ختم کیا جائے۔ یہ یونیورسٹی ہیلتھ سے related ہے اس لئے یہاں پروفیشنل لوگوں کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہاں equivalent کی بات کی گئی ہے اور equivalent میں تو بہت سی چیزیں آ سکتی ہیں اس لئے that would be most appropriate کہ MBBS ڈگری ہولڈر کو ہی اس اسامی پر تعینات کیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز دوستوں کی طرف سے جو amendment دی گئی ہے اس کا کوئی significant effect نہیں ہے۔ پبلک سیکٹر کی تمام

یونیورسٹیوں میں وائس چانسلر کی عمر 65 سال ہے لیکن فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں عمر 61 سال تھی، ایک تو اس کو 65 سال کیا جا رہا ہے اور دوسرا اس کی (b) (2)Clause میں ہے کہ:

(b) for subsection(2), the following shall be substituted:

(2) A person shall not be eligible for the post of Vice Chancellor unless the person:

(a) is MBBS or equivalent;

اب معزز ممبر اپنی ترمیم میں کہہ رہے ہیں کہ:

(a) is at least MBBS or equivalent recognized by the Pakistan Medical and Dental Council.

یہ ڈگری تو recognized by the Pakistan Medical and Dental Council ہے لیکن کچھ ڈگریاں foreign ہیں اور جو ان کے equivalent ہیں تو اس لئے ان کو پھر oust کر دیا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (a) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(a) is at least MBBS."

The motion moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (a) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(a) is at least MBBS."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Mr Ali Salman.

Since amendment is substantially identical to earlier amendment, which has just been lost, therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 19 (a) and is ruled out of order.

The third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS FAIZA AHMED MALIK: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (c) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:
>
> "(c) has twenty five years experience in undergraduate and postgraduate medical teaching including at least five years experience in administrative and financial management."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (c) of Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:
>
> "(c) has twenty five years experience in undergraduate and postgraduate medical teaching including at least five years experience in administrative and financial management."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس کی مخالفت کی ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہماری طرف سے اس ترمیم کو جمع کرانے کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے ماضی میں بھی یہ دیکھا ہے کہ ہمارے بہت سارے اداروں میں inexperienced لوگوں کو تعینات کیا جاتا ہے تو جب management کے گھپلے سامنے آتے ہیں اور چونکہ اُن لوگوں کا financial management کا تجربہ نہیں ہوتا تو وہ لوگ اُن گھپلوں پر نظر نہیں ڈال سکتے اور وہ کسی بھی ادارے کو اُس طرح سے کنٹرول نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس ترمیم میں یہ کہا ہے کہ ان دو چیزوں کا یہ standard ہونا چاہئے تو میرا خیال ہے کہ ان سے اس میں improvement آئے گی۔ جب آپ کسی کو ایک بہت بڑے عہدے پر designate کرنے جا رہے ہیں تو اُس کی ڈگری اور اُس کا تجربہ بہت matter کرتا ہے۔ محترم وزیر قانون نے پہلے بھی کہا کہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے پاس MBBS کی ڈگری ہونی چاہئے تو میرے خیال میں یہ وہ flaws ہیں کہ اپنے من پسند لوگوں کو لگانے کے لئے بہت سارے competent لوگوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کسی بھی قانون کو پاس کرانے کے بعد جب بار بار ترامیم لانا پڑتی ہیں تو اگر ہم اُس پر پہلے ہی صحیح طریقے سے نظر ثانی کر لیں اور اُس کو discuss کر لیں اور debate کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ اُس میں بہتری لائی جا سکے تو اگر positive debate کا اثر نہ ہو اور opposition کی ترامیم کو اس لئے رد کر دیا جائے کہ یہ opposition کی suggestions ہیں تو یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس پر غور کر لیا جائے تاکہ کسی بھی یونیورسٹی کو چلانے کے لئے competent لوگوں کو سامنے لایا جائے گا، اُن کو موقع دیا جائے گا تو ادارے بہتر طور پر کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں وائس چانسلر بننے کے لئے 25 years experience لانے سے area of choice بڑا کم ہو جائے گا۔ اس میں Clause(d) میں کہا گیا ہے کہ Has published a minimum of 8 quality research publications as Professor. یعنی بحیثیت پروفیسر اُس شخص کی eight research publications شائع ہونی چاہئیں پھر وہ وائس چانسلر کے لئے compete کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے ہے کہ

> He has been or has qualified to be professor of a medical college.

یعنی میڈیکل کالج کے پروفیسر بننے کے لئے کم از کم پندرہ سال درکار ہیں تو اب اس کو 25 سال کرنے سے area of choice کم ہو جائے گا اور اس میں صرف length of experience ہی count نہیں کرتی باقی ساری چیزیں بھی count کرتی ہیں اس لئے یہ پندرہ سال تک ہی مناسب ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now the question is:

That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2)(c)of section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(c) has twenty five years' experience in undergraduate and postgraduate medical teaching including at least five years' experience in administrative and financial management."

(The motion was lost.)

The fourth amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhachar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer ud din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi,Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak and Mr Khuram Shahzad. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (e) of the Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(e) is or has been a Professor in a Medical College, Institute or a University."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2) (e) of the Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(e) is or has been a Professor in a Medical College, Institute or a University."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آج ہم فاطمہ میڈیکل یونیورسٹی کے بل میں ترمیم کرنے جا رہے ہیں اور ہم نے اس کی Clause-2 میں اس لئے ترمیم دی ہے کہ اس کلاز میں ambiguity ہے۔ جب بھی ہم کوئی بل بناتے ہیں اور وہ ایکٹ بن جاتا ہے تو وہ لوگوں کی سہولت کے لئے ہوتا ہے تاکہ اُن کو facilitate کیا جائے لیکن اگر ہم facilitate کرنے کی بجائے اس کو ہم ambiguity میں ڈال دیتے ہیں تو پھر اُس سے بہت ساری پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ بہت ضروری ہے کہ اس بل میں clarity ہو۔ اگر ہم اس کو اس طرح سے پڑھ لیں گے تو میرے خیال میں ہم اس میں بہت ساری پیچیدگیوں سے بچ جائیں گے اور نامناسب لوگ اس میں نہیں آ سکیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ misleading نہیں ہو گا یعنی کوئی نامناسب شخص اس میں accommodate نہیں ہو سکے گا کیونکہ ہم یہاں پر وائس چانسلر کی qualification کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ اُس کے پاس یہ بھی ہو گا، یہ بھی ہو گا لیکن اگر اس میں تھوڑا سا بھی lacuna رہ جائے گا تو اس سے مشکلات پیدا ہوں گی تو میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر ہم "is or has been a professor of medicine". Add کر لیں تو ہم اس میں بہت سی مشکلات سے بچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ قانون بنا دینا اور اس میں ترمیم لے آنا یہ کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے۔ اس وقت ہم جن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں وہ Law Enforceing

Agencies ہیں تو اس کو interpret کون کرے گا؟ اگر یہ سارے کام گورنمنٹ نے کرنے ہیں تو پھر ہم یہاں پر کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اس ہاؤس کے تقدس کا خیال رکھا جائے اور حزب اختلاف کی ترامیم کو یہ سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں نہ پھینک دیا جائے کہ انہوں نے شاید بولنا ہی ہے۔ ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کر رہے بلکہ میں بڑی genuinely آپ سے یہ request کر رہی ہوں کہ اس کلاز میں یہ تبدیلی لائیں جس سے اس بل میں بہتری آئے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں یہ تو بڑا clear ہے کہ وہ شخص پروفیسر ہو گا یا رہ چکا ہو گا۔ محترمہ اس ترمیم کے ذریعے صرف اس چیز کو oust کرانا چاہتی ہیں کہ جو پروفیسر بننے کا اہل ہو اُس کے پاس qualification تو پوری ہو گی۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ want of vacancy کی وجہ سے بعض لوگوں کو بروقت موقع نہیں ملتا تو پھر ایک ایسا آدمی جو پوری طرح سے qualified ہو لیکن due to some reasons اُسے یہ موقع نہ ملا ہو لیکن وہ qualify کرتا ہو تو اُسے اس selection سے oust کرنا کسی طرح سے مناسب نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 2 of the Bill, the proposed sub-section (2)(e)of the Section 12 of the Principal Act, be substituted with the following:

"(e) is or has been a Professor in a Medical College, Institute or a University."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW ND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ جناب امجد علی جاوید یہ زیرو آر نوٹس 17۔ مئی کو move ہو چکا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات!

جھنگ سے شور کوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان

(۔۔۔ جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ بات درست نہیں ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئے تعمیر ہونے والے بائی پاس جھنگ روڈ سے شور کوٹ بائی پاس کے روڈ پر کسی قسم کی تبدیلی کی گئی ہے۔ اس بائی پاس کی feasibility report وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبر 93055293 بتاریخ 24-02-2015 کے تحت مورخہ 04-03-15 کو بھجوائی گئی ہے۔ اسے رواں مالی سال 16-2015 کے ADP میں نمبر 2561 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ اس کی انتظامی منظوری 10-03-16 کو دی گئی ہے۔ اس سکیم کا تخمینہ لاگت 450 ملین روپے ہے اور لمبائی 17 کلو میٹر ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے رواں مالی سال میں 50 ملین کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں feasibility report of rough cost estimate جس کے نقشے کی منظوری دی گئی ہے اس کے عین مطابق اس سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے جس کا موقع پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر ملک محمد احمد خان کا ہے۔ یہ سکول ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ تو ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے پاس اس زیرو آر کا جواب نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! نیا نہیں آیا لیکن پہلے میں اس زیرو آر کا جواب پڑھ چکی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے اس زیرو آر کا جواب دے دیا تھا؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! میں نے اس زیرو آر کا جواب دے دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کے جواب کو چیک کروا لیتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/33 میاں طاہر کا ہے جو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہر اعجاز احمد اچلانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/35 میاں طاہر کا ہے یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے یہ 24 تاریخ کو پیش کیا گیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/36 ملک محمد احمد خان کا ہے یہ بھی ہیلتھ سے متعلقہ ہے اس زیرو آر نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ شُنیلا رُوت کی زیرو آر کی تحریک بھی ہیلتھ سے متعلقہ ہے یہ 23 تاریخ کو پیش ہو چکی ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے یہ بھی 23 تاریخ کو پیش ہو چکی ہے۔ یہ بھی ہیلتھ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس ملک ذوالقرنین ڈوگر کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس pending ہوا ہوا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 16/42 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے صاف پانی کی سکیم فیز۔I میں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو نظر انداز کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہونے کے باوجود صاف پانی سکیم کے فرسٹ فیز۔I کی implementation میں اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے اور ایسے علاقے جن کا پانی میٹھا ہے ان کو اس سکیم میں ترجیحاً شامل کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ باعث تشویش ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر!اس پر میں نے بات کر لی تھی۔ اُس دن کچھ misunderstanding ہو گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیااس پر بات ہو گئی تھی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس پر بات ہو گئی تھی لیکن میں نے یہ تحریک پڑھی نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں!اس زیرو آر نوٹس کو پھر pending کر لیتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/45 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ جی،انصاری صاحب!

گوجرانوالہ میں کیمیکلز سے تیار دودھ کی فروخت کاانکشاف

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار دودھ کی فروخت جاری ہے۔اس شہر کے افراد لاعلمی میں دودھ کی جگہ سفید رنگ کا زہریلا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ مضر صحت دودھ کی تیاری میں ملوث مافیا انسانی جانوں سے کھیل رہا ہے۔ حکومت کے اداروں نے پانچ سو سے زائد دکانوں سے لئے گئے نمونہ جات میں دودھ کی جگہ کیمیکلز ملا پانی استعمال کرنے کا انکشاف کیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!میں اس سلسلہ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑی تشویش کا حامل ہے کہ گوجرانوالہ کے اندر بلکہ پورے پنجاب کے اندر کھاد، سرف اور کیمیکلز سے تیار کردہ دودھ نہ صرف تیار کیا جارہا ہے بلکہ اس کو کھلے عام فروخت بھی کیا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا اور جب بھی کسی ادارے نے کسی بھی دکان، گوالے یا کسی بھی جگہ سے دودھ کے نمونہ جات لئے ہیں اور اس کو متعلقہ لیبارٹری سے ٹیسٹ کرایا ہے تو رپورٹ ہمیشہ negative آئی ہے کہ یہ دودھ نہیں ہے۔ اگر دودھ ہے تو اس میں کیمیکلز، کھاد یا سرف وغیرہ کی ملاوٹ کی گئی ہے۔ یہ مسئلہ انتہائی سنگین نوعیت کی شدت اختیار کر گیا ہے تو پھر اس کو روکنے کے لئے ابھی تک اقدامات کیوں نہیں کئے جارہے ؟اگر صرف یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے کارروائی کرتے ہوئے یا متعلقہ اداروں نے کارروائی کرتے ہوئے اتنے پرچے دے دیئے ہیں،اتنا جرمانہ کر دیا ہے،اتنا دودھ ضائع کر دیا

گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دودھ ہوتا تو پھر پرچے دینے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اگر یہ دودھ ہوتا تو ان کو جرمانے نہ کرنے پڑتے اور اگر یہ دودھ ہوتا تو پھر یہ دودھ ضائع نہ کیا جاتا بلکہ اس کو سنبھال کر رکھا جاتا اور اس کو استعمال کیا جاتا۔

جناب سپیکر! میں اس چیز کی بھی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دودھ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو بچے، بوڑھے، جوان اور مرد و خواتین سب ہی استعمال کرتے ہیں۔ کیمیکلز سے تیار کردہ دودھ جب ہم بچوں کو دیتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے جنہوں نے کل کو بڑے ہو کر اس ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ ہمارے بچے آنتڑیوں اور پیٹ کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ آج دیکھیں تو صوبہ کے تمام ہسپتال چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ہم جب کسی بیمار بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے ہیں تو ڈاکٹر سب سے پہلا سوال یہی کرتا ہے کہ آپ بچے کو خوراک کیا دے رہے ہیں اور دودھ کون سا دے رہے ہیں؟ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ پر اس بات کا شدت سے ادراک کیا جا رہا ہے کہ کیمیکلز سے دودھ نہ صرف تیار کیا جا رہا ہے بلکہ اسے کھلے عام فروخت بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ دودھ کی شکل میں قوم کے ساتھ ایک مذاق کیا جا رہا ہے بلکہ ظلم کیا جا رہا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس ظلم کو روکنے کے لئے اس زیادتی کو روکنے کے لئے اس مسئلہ کی سنگینی کا ادراک کیا جائے اور اس کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنے دیں۔ اس کے بعد پھر جو کرنا ہو گا وہ کر لیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران صاحب!

اسمبلی ملازمین کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا مطالبہ

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایک بہت پرانا مسئلہ چل رہا ہے۔ یہاں پر لاء منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں میں ان سے اور آپ سے بھی request کروں گا کہ اس پر غور فرمائیں کہ پنجاب

اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی میٹنگ جو کہ سپیکر پنجاب اسمبلی کی سربراہی میں منعقد ہوئی تھی نے 25، 26۔اپریل 2012 کو متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے کئے تھے۔

1. یوٹیلٹی بل گیس و بجلی 1تا15 سکیل تک –/1000 روپے کا اضافہ۔
2. تمام ملازمین کا 5 فیصد legislative allowance بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔
3. ملازمین کو ایک personal scale دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ معاملہ کافی عرصہ سے pending چلا آ رہا ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ اس پر فوری طور پر کوئی فیصلہ کروائیں۔ میں نے لاء منسٹر سے بھی request کی ہے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں بھی پیش کی گئی تھی اور ہاؤس نے متفقہ طور پر اس کو پاس کیا تھا مگر ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو اجلاس کے بعد میں اور لاء منسٹر صاحب!۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہی بات تھوڑی دیر پہلے میں نے بولی تو سپیکر صاحب نے مجھے ڈانٹا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ کمال کرتے ہیں، نہیں، میں نے آپ کو نہیں ڈانٹا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس وقت سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! چلیں، یہ آپ کا اور ان کا آپس کا معاملہ ہے۔ ملک ندیم کامران! اجلاس کے بعد لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو انشاء اللہ discuss کرتے ہیں اور اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔ جی، اب میرے پاس order ہے۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(74)/2016/1431. Dated: 26th May 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 26th May 2016 (Thursday) after

the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 26th May 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of provision of telephonic facilities in prisons of the Punjab 887

questions REGARDING- 1078
-Establishment of Lahore Parking Company *(Question No. 3059*)* 1090
-Plazas in Sargodha City *(Question No. 321)* 1078
-Recruitment of employees in Lahore Parking Company *(Question No. 3060*)* 1120

Resolution REGARDING-
-Demand for stern action against illegal "Lucky Committees"

ABDUL ALEEM, SYED
DISCUSSION On-
1005
-PURCHASE OF WHEAT

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
-Leave of absence 1103

ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
DISCUSSION On-
-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11 and 2011-12 1253

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

question REGARDING- 934
-Sale of former Ex-District Complex Narowal *(Question No. 6950*)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of quacks in Lahore 890
-Addiction of "Samad Bond" in young children in Kasur 980
-Anxiety amongst farmers due to slow purchase of wheat in the Punjab 1210

	PAGE NO.
-Anxiety amongst patients due to non-provision of Zakat Fund in Government hospitals	983
-Anxiety amongst patients due to shortage of Dialysis machines in Government Hospitals	889
-Apprehension of erosion of many villages into river due to changing the site	1113
-Artificial shortage of medicines in market	1108
-Curse of narcotics in educational institutions	982
-Deprivation of sixteen qualified students of Nishtar Institute of Dentistry Multan from House Job	1218
-Disclosure of charging illegal fee by teaching hospitals	889
-Disclosure of commercialization of one part of Bab-e-Pakistan project and changing design thereof	1216
-Disclosure of corruption of five crore rupees in development projects of Lahore	1215
-Disclosure of granting contract of construction of Baghdad Campus of Islamia University Bahawalpur at more than double rates	1114
-Disclosure of production of wine in houses and deras	985
-Disclosure of provision of telephonic facilities in prisons of the Punjab	887
-Disclosure of sale of expired medicines of National T.B Control Programme	1110
-Disclosure of sale of precious land of Auqaf Department at half price in Khanpur village Galani	885,984
-Disclosure of sale of unhygienic and poisonous water in the name of mineral water	1111
-Downgrading of Government College of Technology University Rasool, Mandi Bahauddin	1209
-Errors in printing of Quranic Verses and Hadith	983
-Failure of Price Control Committees in Gujranwala	1306
-Improper behaviour of doctors in Government Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate	888
-Increase in number of deaths in government hospitals due to shortage of ventilators	1111
-Misplacement of revenue record of Urban Patwar Circle Lahore due to fraud of millions of rupees	981
-Openly sale of energy medicines, prohibited food supplements and injections in Gujranwala	1213
-Sale of dangerous narcotic "Quwam and Gutka" at Pan shops in the province	980
-Shortage of life saving medicines in Teaching Hospitals of Lahore	1308
-Shortage of vaccine of dog and snake bites in Civil Hospital Daska	897
-Stopping shepherds from depasturing heads of sheep in area of Paharr PP-26 by D.F.O Jhelum	886
-Thousands of patients deprived from treatment due to handing over the Government Model Town Hospital Lahore to the Society	1211
-Unreasonable increase in price of meat in Lahore before coming Ramadhan	1212
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	

	PAGE NO.
-20th, 23rd, 24th, 25th & 26th May, 2016	843,925,1027,1163,1257
AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.	
question REGARDING-	1085
-Building of UC No.32 Pakpattan *(Question No. 3493*)*	
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
questions REGARDING-	1088
-Area of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 83)*	1085
-Building of UC No.32 Pakpattan *(Question No. 3493*)*	1091
-Construction of road Tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 345)*	
-Position of special repair of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 428)*	1296
AHMED KHAN BHACHER. MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Disclosure of corruption of five crore rupees in development projects of Lahore	1215
DISCUSSION On-	
-PURCHASE OF WHEAT	998
questions REGARDING-	975
-Construction of villages of Mianwali *(Question No. 1095)*	1089
-Standing water of sewerage in Wan Bhachran district Mianwali *(Question No. 222)*	1118
Resolution REGARDING-	
-Demand for establishment of university for special persons	
AHMED SAEED, QAZI	
question REGARDING-	
-Construction of Bypass road Khanpur city district Rahim Yar Khan *(Question No. 1208)*	1300
AKHTAR ALI, BAO	
question REGARDING-	
-Sanctioned posts in office of EDO (Revenue) district Lahore *(Question No. 663)*	973
ALA-UD-DIN, SHEIKH	
BILL *(Discussed upon)*-	
-The Forest (Amendment) Bill 2016	1116
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	

PAGE NO.

-The Issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed MPA (W-317) 1097

Resolutions REGARDING-

-Demand for granting "Nishan-e-Pakistan" to the persons hanged for their love with Pakistan 1117

-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore 1148

ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING- 861

-Helpdesks established in colleges and universities *(Question No. 7370*)*

ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

Answers to the questions REGARDING- 1189

-Establishment of Punjab Library Foundation *(Question No. 6447*)* 1174

-Government residences in GOR-III Lahore *(Question No. 7238*)* 1182

-Illegal possession over government residences in Lahore *(Question No. 6423*)* 1180

-Posting of Secretary Law since 2009 *(Question No. 6200)* 1169

-Regularization of contract employees of the province *(Question No. 6074*)* 1194

-Steps taken for amendment in Law of Minor Penalties *(Question No. 7353*)*

ALI SALMAN, MR.

questions REGARDING- 1295

-Provision of funds for construction of roads in PP-168 *(Question No. 403)* 871

-Teaching staff in Government Girls Degree College Manawala *(Question No. 398)*

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Deprivation of sixteen qualified students of Nishtar Institute of Dentistry Multan from House Job 1218

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding illegal appointments in Services Hospital Lahore 878

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No.6 of 2016) 878

-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No.39 of 2015) 878

-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.41 of 2015) 878

878

PAGE NO.

-THE PUNJAB PROHIBITION OF SHEESHA SMOKING BILL 2014 (BILL NO.6 OF 2014) 1093, 1303, 941

questions REGARDING- 847

-Collection of advertisement tax by TMA, Toba Tek Singh *(Question No. 391)* 1272
-Collection of Sugar Cess Fund from district Toba Tek Singh *(Question No. 1394)*
-Criterion for declaration of Kachi Abadi *(Question No. 6778*)* 1266
-Departments of GC University Faisalabad *(Question No. 6257*)* 1280
-Number of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)*
-Provision of funds for maintenance of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 1285
-Repair of Khamananwala Road, Toba Tek Singh *(Question No. 7357*)* 1208
-Repair of road from Gojra Bypass to Jahangeer Morr Samundary, Faisalabad *(Question No. 7360*)* 1208

1326

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015

zero hour REGARDING-

-Ignoring tehsil Toba Tek Singh in provision of clean water phase-I

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Failure of Price Control Committees in Gujranwala 1306
-Openly sale of energy medicines, prohibited food supplements and injections in Gujranwala 1213

questions REGARDING-

-Construction of service roads, under pass and over-head Bridges in Gujranwala *(Question No. 7368*)* 1288, 1189
-Establishment of Punjab Library Foundation *(Question No. 6447*)*
-Establishment of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No.352*)* 1091, 970
-Offices of Punjab Dams Management Authority *(Question No.526)*

zero hour REGARDING- 1015, 1327

-Demand for grant of financial aid to farmers of Faisalabad accroding to "Kisan Package" announced by Prime Minister
-Disclosure of sale of milk prepared by Chemicals in Gujranwala

ASIF MEHMOOD, MR.

QUORUM- 1317

PAGE NO.

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 26TH MAY, 2016

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

Resolution REGARDING-
-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore 1150

AZRA SABIR KHAN, MRS.
-Leave of absence 1104

B

BAASIMA CHAUDHARY, MRS.

question REGARDING-
-Grant of Big City Allowance to emplyees of City District Government Lahore *(Question No. 3578*)* 1086

BABAR HUSSAIN, RANA (*Parliamentary Secretary for Finance)*
DISCUSSION On-
-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11 and 2011-12 1219

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 1303
-Collection of Sugar Cess Fund from district Toba Tek Singh *(Question No. 1394)* 1302
-Details about marriage halls, restaurants and hotels providing unhygienic foods in Lahore *(Question No. 1319)* 987

DISCUSSION On-
-Purchase of wheat

BILLS -
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1315-1324
-The Forest (Amendment) Bill 2016 *(Introduced in the House)* 1116
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1312-1313
-The Punjab Poultry Production Bill 2016 *(Introduced in the House)* 1310

C

Call attention Notice REGARDING 1309
-Murder of Mr. Hashim in jurisdiction of Police Station Islampura Lahore

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

PAGE NO.

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allotment of land under Ghori Pal Scheme in Sahiwal *(Question No. 289)* 961
-Construction of villages of Mianwali *(Question No. 1095)* 975
-Criterion for declaration of Kachi Abadi *(Question No. 6778*)* 941
-Damages caused by flood in district Bahawalnagar *(Question No. 22)* 960
-Damages caused by floods in 2014 *(Question No. 316)* 966
-Establishment of colony for government servants *(Question No. 5206*)* 955
-Funds allocated for emergency measures of disasters *(Question No. 303)* 963
-Government Fee for consolidation of land in Lahore *(Question No.924)* 975
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)* 955
-Offices of Punjab Dams Management Authority *(Question No.526)* 970
-Regularization of Kachi Abadi Scheme *(Question No. 6910*)* 959
-Sale of former Ex-District Complex Narowal *(Question No. 6950*)* 934
-Settlement of land in district Gujrat *(Question No. 409)* 969
-State land in Chak No.321 G.B district Toba Tek Singh *(Question No. 3106*)* 929
-State land in Chak No.98/R.B Faisalabad *(Question No. 895)* 974
-State land in Faisalabad *(Question No.3117)* 932
-State land transferred to Defence Department *(Question No. 2436*)* 957
-Steps taken for control over floods *(Question No. 312)* 964
-Steps taken for rehabilitation of flood victims of Moza Roshanpur, Sargodha *(Question No. 6539*)* 958
-Under consolidation villages in district Layyah *(Question No. 765)* 973

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction of Bypass road Khanpur city district Rahim Yar Khan *(Question No. 1208)* 1300
-Construction of road from Bhera Inter-Change to Mandi Bahauddin *(Question No. 934)* 1298
-Construction of road from Fort Abbas to Marut *(Question No. 885)* 1298
-Construction of road from Khanganpur to Gandasingh, district Kasur *(Question No. 3010*)* 1291
-Construction of road from Rajowal bridge to Head Gul Sher Canal, Okara *(Question No. 3248*)* 1293
-Construction of service roads, under pass and over-head Bridges in Gujranwala *(Question No. 7368*)* 1288
-Details about roads in PP-222 Sahiwal *(Question No. 331)* 1294
-Employees of SDO office GOR-II Lahore *(Question No. 1107)* 1299
-Encroachments in 'D' block Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1230)* 1301
1297

PAGE NO.

-Farm to Market Road Schemes in PP-180, Kasur *(Question No. 469)* 1272
-Number of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)*
-Position of special repair of quarters in Wahdat Colony Lahore 1296
(Question No. 428) 1295
-Provision of funds for construction of roads in PP-168 *(Question No. 403)*
-Provision of funds for maintenance of state buildings in Toba Tek Singh 1266
(Question No. 3987)*
-Repair of Bucheki Morr Khunda Bypass Nankana Sahib 1293
(Qustion No. 25)

1280
-Repair of Khamananwala Road, Toba Tek Singh *(Question No. 7357*)*
-Repair of road from Gojra Bypass to Jahangeer Morr Samundary, 1285
Faisalabad *(Question No. 7360*)*
-Worst condition of road from Okara to Mandi Ahmed Abad, Okara 1292
(Question No. 3246)*

D

DISCUSSION On-
-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11
and 2011-12 1219,1237
-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 901, 915
-Purchase of wheat 987,1004

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
-Leave of absence 1103
DISCUSSION On-
1007
-PURCHASE OF WHEAT
1042
questions REGARDING- 1088
-Closed development schemes in district Faisalabad *(Question No. 3113*)*
-Criterion for recruitment of sweepers *(Question No. 27)* 1031
-Degradation of Town Committee Mamon Kanjan, Faisalabad
(Question No.2923)* 1039
-Drains and soling in Chak Jhalaran district Faisalabad 1033
(Question No. 3019)*
-Provision of budget to tehsil Committee Tandlianwala for the 929
year 2013-14 *(Question No. 2925*)* 932
-State land in Chak No.321 G.B district Toba Tek Singh
(Question No. 3106)*
-State land in Faisalabad *(Question No.3117)*

PAGE NO.

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

question REGARDING- 853
-Issuance of lisences to sale wine in the province *(Question No. 7312*)*

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 1099
-Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari MPA (W-318) 1099
-Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood MPA (PP-113) 1099
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding illegal appointments in Services Hospital Lahore 878
-The Issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed MPA (W-317) 1097

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No.6 of 2016) 878
-The Punjab Civil Victims (Terrorism Relief and Rehabilitation) Bill 2016 (Bill No. 18 of 2016) 880
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No.39 of 2015) 878
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.41 of 2015) 878
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 880
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016) 1098
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) 878
-The Starred Question No. 6302/2016 asked by Mian Muhammad Rafique MPA (PP-90) 1098

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 1082
-Defective sewerage system in district Sargodha *(Question No. 3226*)* 1081
-Insufficient arrangements of cleanliness in villages of Sargodha *(Question No. 3213*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 1319

Call attention Notice REGARDING
-MURDER OF MR. HASHIM IN JURISDICTION OF 1309

PAGE NO.

POLICE STATION ISLAMPURA LAHORE 1207, 949

questions REGARDING-

-Illegal possession of government residences in Chauburji Gardens Estate and Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1286)* 1309

-Patwaries posted in Raiwind *(Question No. 7221*)*

QUORUM- 1140

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 26TH MAY, 2016 1132, 1018

Resolution REGARDING-

-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore

zero hour REGARDING-

-Anxiety amongst patients due to defective air conditioners in most of government hospitals of Lahore

-Demand for payment of six months salary to staff of Services Hospital

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Downgrading of Government College of Technology University Rasool, Mandi Bahauddin 1209

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING- 974

-State land in Chak No.98/R.B Faisalabad *(Question No. 895)*

FARZANA NAZIR, DR.

Resolution REGARDING-

-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore 1159

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

zero hour REGARDING-

-Demand for grant of financial aid to farmers of Faisalabad accroding to "Kisan Package" announced by Prime Minister 1016

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 1231

-On sad demise of Nawabzada Raja Iqbal Mehdi Ex MPA and MNA
-On the eve of 50th Anniversary of Moshin-e-Pakistan Nawab Sadiq Khan (Late) 1100

FAYYAZ AHMED AWAN, MALIK

-LEAVE OF ABSENCE 1106

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1303

-Collection of Sugar Cess Fund from district Toba Tek Singh *(Question No. 1394)*
-Details about marriage halls, restaurants and hotels providing unhygienic foods in Lahore *(Question No. 1319)* 1302 1276
-Granting the level of "Cheque" to "CPR" *(Question No. 7350*)*

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 1305

-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (FORTH AMENDMENT) BILL 2016 (BILL NO.21 OF 2016) 1118

Resolution REGARDING-

-Demand for starting educational year of all educational institutions according to Government Schedule

h

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 875

-Bahawalnagar Campus of Islamia University Bahawalpur *(Question No. 650)*
-Corruption in white wash of building of Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 645)* 874 847
-Departments of GC University Faisalabad *(Question No. 6257*)*
-Education at MA/M.Sc level in Girls College Daska PP-130 *(Question No. 757)* 875 877
-Establishment of University in Sahiwal *(Question No. 854)* 872
-Government Degree College Mandi Bahauddin *(Question No. 499)* 876
-Government motor vehicles in University of Gujrat *(Question No. 759)* 861

PAGE NO.

-Helpdesks established in colleges and universities *(Question No. 7370*)*
-Problems of papers rechecking in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 639*)* 873
-Teaching staff in Government Girls Degree College Manawala *(Question No. 398)* 871

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-

-Construction of road from Bhera Inter-Change to Mandi Bahauddin *(Question No. 934)* 1298 1299
-Employees of SDO office GOR-II Lahore *(Question No. 1107)* 1079
-Illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 3078*)* 959
-Regularization of Kachi Abadi Scheme *(Question No. 6910*)*
-Steps taken for rehabilitation of flood victims of Moza Roshanpur, Sargodha *(Question No. 6539*)* 958

HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS DEPARTMENT-

question REGARDING- 1261

-REGISTRATION OF MARRIAGES OF CHRISTIAN COMMUNITY *(QUESTION NO. 4207*)*

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

questions REGARDING-

-Construction of road from Rajowal bridge to Head Gul Sher Canal, Okara *(Question No. 3248*)* 1293
-Worst condition of road from Okara to Mandi Ahmed Abad, Okara *(Question No. 3246*)* 1292

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Secretary for Home)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Addiction of "Samad Bond" in young children in Kasur 980
-Curse of narcotics in educational institutions 982
-Disclosure of production of wine in houses and deras 985
-Sale of dangerous narcotic "Quwam and Gutka" at Pan shops in the province 980

IJAZ AHMAD, SHEIKH

question REGARDING-

-Number of Sanitary Inspectors and works in district Faisalabad *(Question No. 3262*)* 1046

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

PAGE NO.

-Abundance of quacks in Lahore 890
-Anxiety amongst patients due to shortage of Dialysis machines in Government Hospitals 889
-Artificial shortage of medicines in market 1109
-Disclosure of charging illegal fee by teaching hospitals 889
-Disclosure of sale of expired medicines of National T.B Control Programme 1110
-Disclosure of sale of unhygienic and poisonous water in the name of mineral water 1111
-Improper behaviour of doctors in Government Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate 888
-Increase in number of deaths in government hospitals due to shortage of ventilators 1111
-Shortage of vaccine of dog and snake bites in Civil Hospital Daska 897

zero hour REGARDING-
-Anxiety amongst patients due to defective air conditioners in most of government hospitals of Lahore 1133

IMRAN ZAFAR, HAJI

question REGARDING- 876
-Government motor vehicles in University of Gujrat *(Question No. 759)*

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

question REGARDING- 1084
-Installation of water filtration plant in Tandlianwala *(Question No. 3455*)*

JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for School Education)*

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Errors in printing of Quranic Verses and Hadith 983

zero hour REGARDING- 1135
-Receipt of AC charges by private schools during Summer Vacation
-Studens of Government School Sultankey Lahore forced to sit at ground while study 1131

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING- 1094

PAGE NO.

-Commercialization Fee in districts Gujrat and Lahore *(Question No. 411)* 955
-Establishment of colony for government servants *(Question No. 5206*)* 1204
-Government residences category IV in GORs Lahore *(Question No. 5588*)* 969
-Settlement of land in district Gujrat *(Question No. 409)* 968
-State land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 406)*

Resolution REGARDING- 1120
-Demand for withdrawal of increase in prices of consumers goods during holy month of Ramadhan

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 1261

Answer to the question REGARDING- 881

-REGISTRATION OF MARRIAGES OF CHRISTIAN COMMUNITY *(QUESTION NO. 4207*)*

point of order (aNSWER) REGARDING-
-Problems being faced by Christian in Gujrat

L

LAL HUSSAIN, CHAUDHRY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Stopping shepherds from depasturing heads of sheep in area of Paharr PP-26 by D.F.O Jhelum 886
LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian
LEAVE OF ABSENCE OF-
-Abdul Rauf Mughal, Mr. 1103
-Azra Sabir Khan, Mrs. 1104
-Ehsan Riaz Fatyana, Mr. 1103
-Fayyaz Ahmed Awan, Malik 1106
-Muhammad Ali Khokhar, Malik 1105
-Muhammad Naeem Anwar, Mr. 1105
-Muhammad Rafique, Mian 1102
-Nighat Intisar, Mrs. 1104
-Raza Ali Gillani, Syed 1103
-Saadia Sohail Rana, Mrs. 1104
-Shakeel Ivan, Mr. 1105
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 1106
-Shunila Ruth, Ms. 1103
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 1102

PAGE NO.

-Tahir Shabbir, Rana 1102

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against marriage halls violating ban over one dish *(Question No. 1718*)* 1074
-Action taken against Nazims of former military regime *(Question No. 2468*)* 1037, 1088
-Area of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 83)* 1085
-Building of UC No.32 Pakpattan *(Question No. 3493*)* 1042
-Closed development schemes in district Faisalabad *(Question No. 3113*)*
-Collection of advertisement tax by TMA, Toba Tek Singh *(Question No. 391)* 1093, 1094
-Commercialization Fee in districts Gujrat and Lahore *(Question No. 411)*
-Construction and repair of roads in Youhanabad Lahore *(Question No. 3158*)* 1044, 1076
-Construction of Fatimah Jinnah Road Lahore *(Question No.2327*)* 1091
-Construction of road Tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 345)*
-Construction of roads in PP-17 Hasan Abdal/Fateh Jhang *(Question No. 453)* 1096, 1088
-Criterion for recruitment of sweepers *(Question No. 27)* 1082
-Defective sewerage system in district Sargodha *(Question No. 3226*)*
-Degradation of Town Committee Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No.2923*)* 1031
-Details about CCBs of Chinab Nagar, tehsil Lalian, district Chiniot *(Question No. 426)* 1095, 1080
-Development projects of district Sahiwal *(Question No. 3099*)* 1062
-Development projects of Southern Punjab *(Question No. 3620*)*
-Drains and soling in Chak Jhalaran district Faisalabad *(Question No. 3019*)* 1039
-Encroachments in Tablighi Markaz Bazar Raiwaind *(Question No. 3534*)* 1058, 1078
-Establishment of Lahore Parking Company *(Question No. 3059*)*
-Establishment of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No.352*)* 1091
-Establishment of Solid Waste Management Company Rawalpindi *(Question No. 2373*)* 1068
-Extension of Makwana-Jaswana-Arrkana Road Faisalabad *(Question No. 3406*)* 1050
-Grant of Big City Allowance to emplyees of City District Government Lahore *(Question No. 3578*)* 1086, 1079
-Illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 3078*)*
-Income under head of tax from advertisements at roads in 1087

PAGE NO.

Rawalpindi *(Question No. 3598*)* 1049
-Installation of water filtration plants in PP-200 Multan *(Question No. 3372*)* 1084
-Installation of water filtration plant in Tandlianwala *(Question No. 3455*)* 1081
-Insufficient arrangements of cleanliness in villages of Sargodha *(Question No. 3213*)* 1046
-Number of Sanitary Inspectors and works in district Faisalabad *(Question No. 3262*)* 1055
-Operation against encroachments at Nisbat Road Lahore *(Question No. 3439*)* 1090
-Plazas in Sargodha City *(Question No. 321)* 1075
-Provision of budget to PP-144 and 145 Wahga Town Lahore *(Question No. 1755*)* 1033
-Provision of budget to tehsil Committee Tandlianwala for the year 2013-14 *(Question No. 2925*)* 1083
-Provision of transformers for water supply in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3362*)* 1076
-Purchase of street lights for district Sialkot *(Question No. 2889*)* 1078
-Recruitment of employees in Lahore Parking Company *(Question No. 3060*)* 1053
-Repair of Bypass Morr Khunda district Nankana Sahib *(Question No. 3407*)* 1084
-Soling of road of Dham Thal tehsil Zafarwal, Narowal *(Question No. 3423*)* 1073
-Spray for control over Malaria and Dengue *(Question No. 1435*)* 1089
-Standing water of sewerage in Wan Bhachran district Mianwali *(Question No. 222)* 1059, 1077
-Street lights in UC No.79 Lahore *(Question No. 3602*)*
-Street lights installation by TMA Daska, Sialkot *(Question No. 2890*)*

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-
-Funds allocated for emergency measures of disasters *(Question No. 303)* 963

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst farmers due to slow purchase of wheat in the Punjab 1210
-Disclosure of commercialization of one part of Bab-e-Pakistan project and changing design thereof 1216
DISCUSSION On-
-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11 and 2011-12 1232,1238

PAGE NO.

-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 903

MOTION regarding- 1002, 1123

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 1125

1003

ResolutionS REGARDING-

-Condemnation of American Drone Attacks upon Pakistan

-Demand for stoppage of Drone Attacks in Pakistan

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

-Disclosure of granting contract of construction of Baghdad Campus of Islamia University Bahawalpur at more than double rates 1114

Answers to the questions REGARDING- 847

-Departments of GC University Faisalabad *(Question No. 6257*)* 862

-Helpdesks established in colleges and universities *(Question No. 7370*)*

Privilege motion REGARDING- 884

-Incorrect answer to Adjournment Motion No.830 of 2015 about Higher Education Department

MINISTER FOR AGRICULTURE

-*See under Farrukh Javed, Dr.*

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

-*See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian*

MINISTER FOR FOOD

-*See under Bilal Yasin, Mr*.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W

-*See under Tanveer Aslam Malik, Mr.*

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-*See under Sana Ullah Khan, Rana*

MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION & HIGHER EDUCATION

-*See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.*

MINISTER FOR ZAKAT & USHR

-*See under Nadeem Kamran, Malik*

MOTION regarding- 908,1002,1123, 1137,1311,1314

PAGE NO.

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION

MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-

-THOUSANDS OF PATIENTS DEPRIVED FROM TREATMENT DUE TO HANDING OVER THE GOVERNMENT MODEL TOWN HOSPITAL LAHORE TO THE SOCIETY 1211 1062

question REGARDING-
-Development projects of Southern Punjab *(Question No. 3620*)*
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

Resolution REGARDING-
-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line 1098

TRAIN PROJECT IN LAHORE 1136

zero hour REGARDING- 1010
-Problems faced by patients in hospitals of Kasur due to shortage of doctors and other facilities
-Receipt of AC charges by private schools during Summer Vacation
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javaid MPA (PP-86) 1099
-Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari MPA (W-318) 1099
-Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood MPA (PP-113) 1099
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK
-Leave of absence 1105
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

point of order REGARDING- 1122

-DEMAND FOR LIFTING BAN UPON ARMS LISENCES 1068

question REGARDING-

PAGE NO.

-Establishment of Solid Waste Management Company Rawalpindi *(Question No. 2373*)* 911

Resolution REGARDING-

-Tribute to officers and soldier of Law Enforcing Agencies on their success in counter terrorism operations

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*

DISCUSSION On-

-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11 and 2011-12 1221

-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 915, 997

-PURCHASE OF WHEAT

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Apprehension of erosion of many villages into river due to changing the site 1113

questions REGARDING-

-Allotment of land under Ghori Pal Scheme in Sahiwal *(Question No. 289)* 961

-Computerization of Revenue Record in district Sahiwal *(Question No. 587)* 971

-Details about roads in PP-222 Sahiwal *(Question No. 331)* 1294

-Extension of Makwana-Jaswana-Arrkana Road Faisalabad *(Question No. 3406*)* 1050

-Government residences in GOR-III Lahore *(Question No. 7238*)* 1174

-Police stations of Anti Corruption Department in Sahiwal *(Question No. 1018)* 1206

-Repair of Bypass Morr Khunda district Nankana Sahib *(Question No. 3407*)* 1053

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answer to the question REGARDING-

-Granting the level of "Cheque" to "CPR" *(Question No. 7350*)* 1276

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Education at MA/M.Sc level in Girls College Daska PP-130 *(Question No. 757)* 875, 1076

-Purchase of street lights for district Sialkot *(Question No. 2889*)* 1077

-Street lights installation by TMA Daska, Sialkot *(Question No. 2890*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

QUESTION regarding-

-Details about CCBs of Chinab Nagar, tehsil Lalian, district Chiniot *(Question No. 426)* 1095

MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-The Punjab Civil Victims (Terrorism Relief and Rehabilitation) Bill 2016 (Bill No. 18 of 2016) 880
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 880

MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. *(Parliamentary Secretary for C&W)*

zero hour REGARDING-
-Loss to government exchequer due to cahnging route from Jhang to Shoorkot bypass road 1325

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
-Leave of absence 1105

question REGARDING- 1298
-Construction of road from Fort Abbas to Marut *(Question No. 885)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
-Leave of absence 1102

DISCUSSION On-

-ANNUAL REPORT OF THE PENSION FUND PUNJAB FOR THE YEARS 2010-11 AND 2011-12 1235,1237 1004

-PURCHASE OF WHEAT

MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR. *(Parliamentary Secretary for Religious Affairs & Auqaf)*

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Disclosure of sale of precious land of Auqaf Department at half price in Khanpur village Galani 984

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against marriage halls violating ban over one dish *(Question No. 1718*)* 1075
-Allotment of government residences in relaxation of rules in Lahore *(Question No. 7272*)* 1205 962
-Allotment of land under Ghori Pal Scheme in Sahiwal *(Question No. 289)* 1089
-Area of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 83)* 1086
-Building of UC No.32 Pakpattan *(Question No. 3493*)* 971
-Computerization of Revenue Record in district Sahiwal *(Question No. 587)*
-Collection of advertisement tax by TMA, Toba Tek Singh 1093

	PAGE NO.
(Question No. 391)	1094
-Commercialization Fee in districts Gujrat and Lahore *(Question No. 411)*	1076
-Construction of Fatimah Jinnah Road Lahore *(Question No.2327*)*	1091
-Construction of road Tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 345)*	1096
-Construction of roads in PP-17 Hasan Abdal/Fateh Jhang *(Question No. 453)*	976
-Construction of villages of Mianwali *(Question No. 1095)*	1088
-Criterion for recruitment of sweepers *(Question No. 27)*	961
-Damages caused by flood in district Bahawalnagar *(Question No. 22)*	966
-Damages caused by floods in 2014 *(Question No. 316)*	1095
-Details about CCBs of Chinab Nagar, tehsil Lalian, district Chiniot *(Question No. 426)*	1081
-Development projects of district Sahiwal *(Question No. 3099*)*	955
-Establishment of colony for government servants *(Question No. 5206*)*	1078
-Establishment of Lahore Parking Company *(Question No. 3059*)*	1092
-Establishment of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No.352*)*	1082
-Defective sewerage system in district Sargodha *(Question No. 3226*)*	963
-Funds allocated for emergency measures of disasters *(Question No. 303)*	975
-Government Fee for consolidation of land in Lahore *(Question No.924)*	1204
-Government residences category IV in GORs Lahore *(Question No. 5588*)*	1086
-Grant of Big City Allowance to emplyees of City District Government Lahore *(Question No. 3578*)*	1208
-Illegal possession of government residences in Chauburji Gardens Estate and Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1286)*	1080
-Illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 3078*)*	1087
-Income under head of tax from advertisements at roads in Rawalpindi *(Question No. 3598*)*	1085
-Installation of water filtration plant in Tandlianwala *(Question No. 3455*)*	1081
-Insufficient arrangements of cleanliness in villages of Sargodha *(Question No. 3213*)*	956
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)*	970
-Offices of Punjab Dams Management Authority *(Question No.526)*	1090
-Plazas in Sargodha City *(Question No. 321)*	1206
-Police stations of Anti Corruption Department in Sahiwal *(Question No.1018)*	1075
-Provision of budget to PP-144 and 145 Wahga Town Lahore *(Question No. 1755*)*	1083
-Provision of transformers for water supply in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3362*)*	1077
-Purchase of street lights for district Sialkot *(Question No. 2889*)*	956
-Recovery of Land Revenue from Military Farms *(Question No. 2435*)*	1079
-Recruitment of employees in Lahore Parking Company *(Question No. 3060*)*	960
-Regularization of Kachi Abadi Scheme *(Question No. 6910*)*	

PAGE NO.

-Sanctioned posts in office of EDO (Revenue) district Lahore 973
(Question No. 663) 969
-Settlement of land in district Gujrat *(Question No. 409)*
-Soling of road of Dham Thal tehsil Zafarwal, Narowal 1084
(Question No. 3423)*
-Standing water of sewerage in Wan Bhachran district Mianwali 1089
(Question No. 222) 975
-State land in Chak No.98/R.B Faisalabad *(Question No. 895)* 968
-State land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 406)* 957
-State land transferred to Defence Department *(Question No. 2436*)* 964
-Steps taken for control over floods *(Question No. 312)*
-Steps taken for rehabilitation of flood victims of Moza Roshanpur, 959
Sargodha *(Question No. 6539*)* 1077
-Street lights installation by TMA Daska, Sialkot *(Question No. 2890*)* 973
-Under consolidation villages in district Layyah *(Question No. 765)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Construction of roads in PP-17 Hasan Abdal/Fateh Jhang
(Question No. 453) 1096

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 1316
DISCUSSION On-
-Annual Report of the Pension Fund Punjab for the years 2010-11
and 2011-12 1222

MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 920

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 918

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation)*

Answer to the question REGARDING- 853
-Issuance of lisences to sale wine in the province *(Question No. 7312*)*

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-20th, 23rd, 24th, 25th & 26th May, 2016 846,928,1030,1166,1260

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

PAGE NO.

questions REGARDING- 1080
-Development projects of district Sahiwal *(Question No. 3099*)*
-Repair of Bucheki Morr Khunda Bypass Nankana Sahib 1293
(Qustion No. 25)
-Soling of road of Dham Thal tehsil Zafarwal, Narowal 1084
(Question No. 3423)*

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Anxiety amongst patients due to non-provision of Zakat Fund in Government hospitals 983

point of order REGARDING- 1328
-Demand for implementation upon decision of Finance Committee

NAHEED NAEEM, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of granting contract of construction of Baghdad Campus of Islamia University Bahawalpur at more than double rates 1114

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-
-Action taken against marriage halls violating ban over one dish 1074
(Question No. 1718)*
-Allotment of government residences in relaxation of rules in Lahore 1204
(Question No. 7272)*
-Details about marriage halls, restaurants and hotels providing 1302
unhygienic foods in Lahore *(Question No. 1319)* 975
-Government Fee for consolidation of land in Lahore *(Question No.924)*
-Provision of budget to PP-144 and 145 Wahga Town Lahore 1075
(Question No. 1755)*

NAZIA RAHEEL, MRS. *(Parliamentary Secretary for Revenue)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Misplacement of revenue record of Urban Patwar Circle Lahore due to fraud of millions of rupees 981 983

Answers to the questions REGARDING- 950
-Patwaries posted in Raiwind *(Question No. 7221*)* 937

-VACANT POSTS OF TEHSILDARS AND NAIB TEHSILDARS *(QUESTION NO. 2434*)*

NIGHAT INTISAR, MRS.

-LEAVE OF ABSENCE

PAGE NO.

1104

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Construction of Fatimah Jinnah Road Lahore *(Question No.2327*)* 1076
-Corruption in white wash of building of Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 645)* 874
-Establishment of University in Sahiwal *(Question No. 854)* 877
-Illegal possession over government residences in Lahore *(Question No. 6423*)* 1182
-Problems of papers rechecking in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 639*)* 873

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 21st session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 6th May, 2016 1329

P

PARKS AND HORTICULTURE AUTHORITY-
-Discussion on annual report for the year 2013-14 901

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR C &W
-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES
-See under Zahid Akram, Choudhary

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FINANCE
-See under Babar Hussain, Rana

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Sajjad Haider Gujjar, Mr.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

PAGE NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-SEE UNDER RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF

-SEE UNDER MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE

-SEE UNDER NAZIA RAHEEL, MRS.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.

PENSION FUND PUNJAB-
-Annual Report for the years 2010-11 and 2011-12 1219

PAGE NO.

points of order REGARDING- 1122
-Demand for lifting ban upon arms lisences 1328
-Demand for implementation upon decision of Finance Committee 881
-Problems being faced by Christian in Gujrat

Privilege motion REGARDING-

-INCORRECT ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION NO.830 OF 2015 ABOUT HIGHER EDUCATION DEPARTMENT 884

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 21ST SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 6TH MAY, 2016 1329

purchase of wheat- 989
-General discussion on purchase of wheat

Q

questions REGARDING-
COLONIES DEPARTMENT-
-Allotment of land under Ghori Pal Scheme in Sahiwal *(Question No. 289)* 961
-Construction of villages of Mianwali *(Question No. 1095)* 975
-Criterion for declaration of Kachi Abadi *(Question No. 6778*)* 941
-Damages caused by flood in district Bahawalnagar *(Question No. 22)* 960
-Damages caused by floods in 2014 *(Question No. 316)* 966
-Establishment of colony for government servants *(Question No. 5206*)* 955
-Funds allocated for emergency measures of disasters *(Question No. 303)* 963
-Government Fee for consolidation of land in Lahore *(Question No.924)* 975
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)* 955
-Offices of Punjab Dams Management Authority *(Question No.526)* 970
-Regularization of Kachi Abadi Scheme *(Question No. 6910*)* 959
-Sale of former Ex-District Complex Narowal *(Question No. 6950*)* 934
-Settlement of land in district Gujrat *(Question No. 409)* 969
-State land in Chak No.321 G.B district Toba Tek Singh *(Question No. 3106*)* 929
974
932

PAGE NO.

-State land in Chak No.98/R.B Faisalabad *(Question No. 895)* 957
-State land in Faisalabad *(Question No.3117)* 964
-State land transferred to Defence Department *(Question No. 2436*)*
-Steps taken for control over floods *(Question No. 312)* 958
-Steps taken for rehabilitation of flood victims of Moza Roshanpur, Sargodha *(Question No. 6539*)* 973
-Under consolidation villages in district Layyah *(Question No. 765)*
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT- 1300
-Construction of Bypass road Khanpur city district Rahim Yar Khan *(Question No. 1208)* 1298
-Construction of road from Bhera Inter-Change to Mandi Bahauddin *(Question No. 934)* 1298
-Construction of road from Fort Abbas to Marut *(Question No. 885)* 1291
-Construction of road from Khanganpur to Gandasingh, district Kasur *(Question No. 3010*)* 1293
-Construction of road from Rajowal bridge to Head Gul Sher Canal, Okara *(Question No. 3248*)* 1288
-Construction of service roads, under pass and over-head Bridges in Gujranwala *(Question No. 7368*)* 1294 1299
-Details about roads in PP-222 Sahiwal *(Question No. 331)* 1301
-Employees of SDO office GOR-II Lahore *(Question No. 1107)* 1297
-Encroachments in 'D' block Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1230)* 1272
-Farm to Market Road Schemes in PP-180, Kasur *(Question No. 469)*
-Number of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)* 1296
-Position of special repair of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 428)* 1295
-Provision of funds for construction of roads in PP-168 *(Question No. 403)* 1266
-Provision of funds for maintenance of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 1293
-Repair of Bucheki Morr Khunda Bypass Nankana Sahib *(Qustion No. 25)* 1280
-Repair of Khamananwala Road, Toba Tek Singh *(Question No. 7357*)* 1285
-Repair of road from Gojra Bypass to Jahangeer Morr Samundary, Faisalabad *(Question No. 7360*)* 1292
-Worst condition of road from Okara to Mandi Ahmed Abad, Okara *(Question No. 3246*)* 853
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-
-Issuance of lisences to sale wine in the province *(Question No. 7312*)* 1303
FOOD DEPARTMENT-
-Collection of Sugar Cess Fund from district Toba Tek Singh *(Question No. 1394)* 1302
-Details about marriage halls, restaurants and hotels providing unhygienic foods in Lahore *(Question No. 1319)* 1276 875

	PAGE NO.
-Granting the level of "Cheque" to "CPR" *(Question No. 7350*)*	
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	874
-Bahawalnagar Campus of Islamia University Bahawalpur *(Question No. 650)*	847
-Corruption in white wash of building of Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 645)*	875
-Departments of GC University Faisalabad *(Question No. 6257*)*	877
-Education at MA/M.Sc level in Girls College Daska PP-130 *(Question No. 757)*	872
-Establishment of University in Sahiwal *(Question No. 854)*	876
-Government Degree College Mandi Bahauddin *(Question No. 499)*	861
-Government motor vehicles in University of Gujrat *(Question No. 759)*	
-Helpdesks established in colleges and universities *(Question No. 7370*)*	873
-Problems of papers rechecking in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 639*)*	871
-Teaching staff in Government Girls Degree College Manawala *(Question No. 398)*	1261
HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS DEPARTMENT-	
-REGISTRATION OF MARRIAGES OF CHRISTIAN COMMUNITY *(QUESTION NO. 4207*)*	1074
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	1037 1088
-Action taken against marriage halls violating ban over one dish *(Question No. 1718*)*	1085 1042
-Action taken against Nazims of former military regime *(Question No. 2468*)*	1093
-Area of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 83)*	1094
-Building of UC No.32 Pakpattan *(Question No. 3493*)*	
-Closed development schemes in district Faisalabad *(Question No. 3113*)*	1044
-Collection of advertisement tax by TMA, Toba Tek Singh *(Question No. 391)*	1076 1091
-Commercialization Fee in districts Gujrat and Lahore *(Question No. 411)*	
-Construction and repair of roads in Youhanabad Lahore *(Question No. 3158*)*	1096 1088
-Construction of Fatimah Jinnah Road Lahore *(Question No.2327*)*	1082
-Construction of road Tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 345)*	
-Construction of roads in PP-17 Hasan Abdal/Fateh Jhang *(Question No. 453)*	1031
-Criterion for recruitment of sweepers *(Question No. 27)*	1095
-Defective sewerage system in district Sargodha *(Question No. 3226*)*	1080
-Degradation of Town Committee Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No.2923*)*	1062
-Details about CCBs of Chinab Nagar, tehsil Lalian, district Chiniot *(Question No. 426)*	1039 1058

PAGE NO.

-Development projects of district Sahiwal *(Question No. 3099*)* 1078
-Development projects of Southern Punjab *(Question No. 3620*)*
-Drains and soling in Chak Jhalaran district Faisalabad *(Question No. 3019*)* 1091
-Encroachments in Tablighi Markaz Bazar Raiwaind *(Question No. 3534*)* 1068
-Establishment of Lahore Parking Company *(Question No. 3059*)* 1050
-Establishment of Solid Waste Management Company Gujranwala *(Question No.352*)* 1086
-Establishment of Solid Waste Management Company Rawalpindi *(Question No. 2373*)* 1079
-Extension of Makwana-Jaswana-Arrkana Road Faisalabad *(Question No. 3406*)* 1087
-Grant of Big City Allowance to emplyees of City District Government Lahore *(Question No. 3578*)* 1049
-Illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 3078*)* 1084
-Income under head of tax from advertisements at roads in Rawalpindi *(Question No. 3598*)* 1081
-Installation of water filtration plants in PP-200 Multan *(Question No. 3372*)* 1046
-Installation of water filtration plant in Tandlianwala *(Question No. 3455*)* 1055
-Insufficient arrangements of cleanliness in villages of Sargodha *(Question No. 3213*)* 1090
-Number of Sanitary Inspectors and works in district Faisalabad *(Question No. 3262*)* 1075
-Operation against encroachments at Nisbat Road Lahore *(Question No. 3439*)* 1033
-Plazas in Sargodha City *(Question No. 321)* 1083
-Provision of budget to PP-144 and 145 Wahga Town Lahore *(Question No. 1755*)* 1076
-Provision of budget to tehsil Committee Tandlianwala for the year 2013-14 *(Question No. 2925*)* 1078
-Provision of transformers for water supply in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3362*)* 1053
-Purchase of street lights for district Sialkot *(Question No. 2889*)* 1084
-Recruitment of employees in Lahore Parking Company *(Question No. 3060*)* 1073
-Repair of Bypass Morr Khunda district Nankana Sahib *(Question No. 3407*)* 1089
-Soling of road of Dham Thal tehsil Zafarwal, Narowal *(Question No. 3423*)* 1059
-Spray for control over Malaria and Dengue *(Question No. 1435*)* 1077
-Standing water of sewerage in Wan Bhachran district Mianwali *(Question No. 222)* 971
-Street lights in UC No.79 Lahore *(Question No. 3602*)* 949
956

PAGE NO.

-Street lights installation by TMA Daska, Sialkot *(Question No. 2890*)* 973
REVENUE DEPARTMENT- 968
-Computerization of Revenue Record in district Sahiwal *(Question No. 587)* 937
-Patwaries posted in Raiwind *(Question No. 7221*)*
-Recovery of Land Revenue from Military Farms *(Question No. 2435*)*
-Sanctioned posts in office of EDO (Revenue) district Lahore 1204
(Question No. 663) 1189
-State land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 406)* 1174
-Vacant posts of Tehsildars and Naib Tehsildars *(Question No. 2434*)* 1204
S & GAD DEPARTMENT-
-Allotment of government residences in relaxation of rules in Lahore 1207
(Question No. 7272)*
-Establishment of Punjab Library Foundation *(Question No. 6447*)* 1182
-Government residences in GOR-III Lahore *(Question No. 7238*)* 1206
-Government residences category IV in GORs Lahore *(Question No. 5588*)* 1179
-Illegal possession of government residences in Chauburji Gardens 1168
Estate and Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1286)* 1194
-Illegal possession over government residences in Lahore
(Question No. 6423)*
-Police stations of Anti Corruption Department in Sahiwal *(Question No. 1018)*
-Posting of Secretary Law since 2009 *(Question No. 6200)*
-Regularization of contract employees of the province *(Question No. 6074*)*
-Steps taken for amendment in Law of Minor Penalties *(Question No. 7353*)*
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-25th May, 2016 1219, 1235,1254
-26th May, 2016 1309,1317

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

question REGARDING- 1073
-Spray for control over Malaria and Dengue *(Question No. 1435*)*
RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against Nazims of former military regime 1038
(Question No. 2468)* 1042
-Closed development schemes in district Faisalabad *(Question No. 3113*)*
-Construction and repair of roads in Youhanabad Lahore 1044
(Question No. 3158)*
1032

PAGE NO.

-Degradation of Town Committee Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No.2923*)* 1063
-Development projects of Southern Punjab *(Question No. 3620*)* 1040
-Drains and soling in Chak Jhalaran district Faisalabad *(Question No. 3019*)* 1058
-Encroachments in Tablighi Markaz Bazar Raiwaind *(Question No. 3534*)* 1069
-Establishment of Solid Waste Management Company Rawalpindi *(Question No. 2373*)* 1050
-Extension of Makwana-Jaswana-Arrkana Road Faisalabad *(Question No. 3406*)* 1049
-Installation of water filtration plants in PP-200 Multan *(Question No. 3372*)* 1047
-Number of Sanitary Inspectors and works in district Faisalabad *(Question No. 3262*)* 1055
-Operation against encroachments at Nisbat Road Lahore *(Question No. 3439*)* 1034
-Provision of budget to tehsil Committee Tandlianwala for the year 2013-14 *(Question No. 2925*)* 1053
-Repair of Bypass Morr Khunda district Nankana Sahib *(Question No. 3407*)* 1073
-Spray for control over Malaria and Dengue *(Question No. 1435*)* 1060
-Street lights in UC No.79 Lahore *(Question No. 3602*)*

RASHID HAFEEZ, RAJA

question REGARDING-

-Income under head of tax from advertisements at roads in Rawalpindi *(Question No. 3598*)* 1087

RAZA ALI GILLANI, SYED

-Leave of absence 1103

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	845,927,1029,1165,1259
-20th, 23rd, 24th, 25th & 26th May, 2016	
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	1208
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015	1208
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015	
-The Punjab Local Government (Forth Amendment) Bill 2016 (Bill No.21 of 2016)	1305
ResolutionS REGARDING-	1125
-Condemnation of American Drone Attacks upon Pakistan	1118
-Demand for establishment of university for special persons	
-Demand for granting "Nishan-e-Pakistan" to the persons hanged for their love with Pakistan	1117
-Demand for starting educational year of all educational institutions according to Government Schedule	1118 1120
-Demand for stern action against illegal "Lucky Committees"	1003
-Demand for stoppage of Drone Attacks in Pakistan	
-Demand for withdrawal of increase in prices of consumers goods during holy month of Ramadhan	1120
-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore	1137
-Tribute to officers and soldier of Law Enforcing Agencies on their success in counter terrorism operations	909
REVENUE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	971
-Computerization of Revenue Record in district Sahiwal *(Question No. 587)*	949
-Patwaries posted in Raiwind *(Question No. 7221*)*	956
-Recovery of Land Revenue from Military Farms *(Question No. 2435*)*	
-Sanctioned posts in office of EDO (Revenue) district Lahore *(Question No. 663)*	973 968
-State land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 406)*	937
-VACANT POSTS OF TEHSILDARS AND NAIB TEHSILDARS *(QUESTION NO. 2434*)*	
S	
S & GAD DEPARTMENT-	

	PAGE NO.
questions REGARDING-	1204
-Allotment of government residences in relaxation of rules in Lahore *(Question No. 7272*)*	1189
-Establishment of Punjab Library Foundation *(Question No. 6447*)*	1174
-Government residences in GOR-III Lahore *(Question No. 7238*)*	1204
-Government residences category IV in GORs Lahore *(Question No. 5588*)*	1207
-Illegal possession of government residences in Chauburji Gardens Estate and Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1286)*	1182
-Illegal possession over government residences in Lahore *(Question No. 6423*)*	1206
-Police stations of Anti Corruption Department in Sahiwal *(Question No. 1018)*	1179
-Posting of Secretary Law since 2009 *(Question No. 6200)*	1168
-Regularization of contract employees of the province *(Question No. 6074*)*	1194
-Steps taken for amendment in Law of Minor Penalties *(Question No. 7353*)*	
SAADIA SOHAIL RANA, MRS.	
-Leave of absence	1104
DISCUSSION On-	
-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14	920
questions REGARDING-	
-Encroachments in Tablighi Markaz Bazar Raiwaind *(Question No. 3534*)*	1058
-Operation against encroachments at Nisbat Road Lahore *(Question No. 3439*)*	1055
QUORUM-	1235, 1254
-Indication of quorum of the House during sitting held on 25th May, 2016	
Resolution REGARDING-	1145
-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore	
SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14	901
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*	
BILLS *(Discussed upon)*-	
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015	1315,1317
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015	1312
-THE PUNJAB POULTRY PRODUCTION BILL 2016	1310
	1309

PAGE NO.

Call attention Notice REGARDING 908,1137,1311,1314

-MURDER OF MR. HASHIM IN JURISDICTION OF POLICE STATION ISLAMPURA LAHORE 1125

MOTION regarding- 1137

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 909

ResolutionS REGARDING- 1021

-Condemnation of American Drone Attacks upon Pakistan
-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore
-Tribute to officers and soldier of Law Enforcing Agencies on their success in counter terrorism operations

zero hour REGARDING-

-Demolishing shops and house of Evacuee Trust in Nakana Sahib

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.

-Leave of absence 1106

SHAFQAT MAHMOOD, MR.

question REGARDING- 872

-Government Degree College Mandi Bahauddin *(Question No. 499)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

question REGARDING- 973

-Under consolidation villages in district Layyah *(Question No. 765)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016) 1098

-The Starred Question No. 6302/2016 asked by Mian Muhammad Rafique **MPA (PP-90)** 1098

questions REGARDING- 1044

-Construction and repair of roads in Youhanabad Lahore *(Question No. 3158*)* 1059

-Street lights in UC No.79 Lahore *(Question No. 3602*)*

SHAKEEL IVAN, MR.

PAGE NO.

-Leave of absence 1105
SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.

question REGARDING-
-Installation of water filtration plants in PP-200 Multan 1049
(Question No. 3372)*
SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

questions REGARDING- 875
-Bahawalnagar Campus of Islamia University Bahawalpur *(Question No. 650)* 960
-Damages caused by flood in district Bahawalnagar *(Question No. 22)*
SHUNILA RUTH, MS.

-LEAVE OF ABSENCE
ADJOURNMENT MOTIONS regarding- **1103**
-Shortage of life saving medicines in Teaching Hospitals of Lahore
-Unreasonable increase in price of meat in Lahore before 1308
COMING RAMADHAN
BILL *(Discussed upon)*-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 **1212**

point of order REGARDING-
-Problems being faced by Christian in Gujrat **1321**

question REGARDING-

-REGISTRATION OF MARRIAGES OF CHRISTIAN COMMUNITY *(QUESTION NO. 4207*)* **881**
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 25th May, 2016 1261

zero hour REGARDING- 1219
-Supply of clean drinking water in Bahar Colony Lahore 1017
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
-Leave of absence **1102**

PAGE NO.

T

TAHIR, MIAN

zero hour REGARDING-
-Demand for increasing Police Force in Faisalabad
-Shortage of specialist doctors and other facilities in Institute of Cardiology and Children Hospital Faisalabad 1013
1135

TAHIR SHABBIR, RANA
-Leave of absence

1102

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

Answers to the questions REGARDING-
-Construction of Bypass road Khanpur city district Rahim Yar Khan *(Question No. 1208)* 1300
-Construction of road from Bhera Inter-Change to Mandi Bahauddin *(Question No. 934)* 1298 1298
-Construction of road from Fort Abbas to Marut *(Question No. 885)* 1291
-Construction of road from Khanganpur to Gandasingh, district Kasur *(Question No. 3010*)* 1293
-Construction of road from Rajowal bridge to Head Gul Sher Canal, Okara *(Question No. 3248*)* 1289 1294
-Construction of service roads, under pass and over-head Bridges in Gujranwala *(Question No. 7368*)* 1299
-Details about roads in PP-222 Sahiwal *(Question No. 331)* 1301
-Employees of SDO office GOR-II Lahore *(Question No. 1107)* 1297
-Encroachments in 'D' block Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1230)* 1272
-Farm to Market Road Schemes in PP-180, Kasur *(Question No. 469)* 1296
-Number of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)* 1295
-Position of special repair of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 428)* 1267
-Provision of funds for construction of roads in PP-168 *(Question No. 403)* 1294
-Provision of funds for maintenance of state buildings in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 1281
-Repair of Bucheki Morr Khunda Bypass Nankana Sahib *(Qustion No. 25)* 1285
-Repair of Khamananwala Road, Toba Tek Singh *(Question No. 7357*)*
-Repair of road from Gojra Bypass to Jahangeer Morr Samundary, Faisalabad *(Question No. 7360*)*

PAGE NO.

-Worst condition of road from Okara to Mandi Ahmed Abad, Okara *(Question No. 3246*)* 1292

TARIQ MEHMOOD, MIAN

question REGARDING- 1301

-Encroachments in 'D' block Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1230)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

DISCUSSION On-

-PURCHASE OF WHEAT 993

questions REGARDING- 1291

-Construction of road from Khanganpur to Gandasingh, district Kasur *(Question No. 3010*)* 1297

-Farm to Market Road Schemes in PP-180, Kasur *(Question No. 469)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Artificial shortage of medicines in market 1108

-DISCLOSURE OF SALE OF PRECIOUS LAND OF AUQAF DEPARTMENT AT HALF PRICE IN KHANPUR VILLAGE GALANI 885 916

DISCUSSION On-

-Annual Report of Parks and Horticulture Authority for the year 2013-14 1100

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 1037 966 1276 853

-ON THE EVE OF 50TH ANNIVERSARY OF MOSHIN-E-PAKISTAN NAWAB SADIQ KHAN (LATE) 955 1179

questions REGARDING- 956 1168

-Action taken against Nazims of former military regime *(Question No. 2468*)* 957 1194

-Damages caused by floods in 2014 *(Question No. 316)* 964 937

-Granting the level of "Cheque" to "CPR" *(Question No. 7350*)*

-Issuance of lisences to sale wine in the province *(Question No. 7312*)*

-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)*

PAGE NO.

-Posting of Secretary Law since 2009 *(Question No. 6200)*
-Recovery of Land Revenue from Military Farms *(Question No. 2435*)*
-Regularization of contract employees of the province *(Question No. 6074*)* 1155
-State land transferred to Defence Department *(Question No. 2436*)*
-Steps taken for amendment in Law of Minor Penalties *(Question No. 7353*)* 914
-Steps taken for control over floods *(Question No. 312)*
-Vacant posts of Tehsildars and Naib Tehsildars *(Question No. 2434*)*

Resolutions REGARDING-

-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore
-Tribute to officers and soldier of Law Enforcing Agencies on their success in counter terrorism operations

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED

Resolution REGARDING-

-Show of happiness and satisfaction by the House on Orange Line Train Project in Lahore 1146

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answers to the questions REGARDING- 941

-Criterion for declaration of Kachi Abadi *(Question No. 6778*)* 935
-Sale of former Ex-District Complex Narowal *(Question No. 6950*)* 929
-State land in Chak No.321 G.B district Toba Tek Singh *(Question No. 3106*)* 932
-State land in Faisalabad *(Question No.3117)*

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection & Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 875

-Bahawalnagar Campus of Islamia University Bahawalpur *(Question No. 650)* 874
-Corruption in white wash of building of Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 645)* 876
-Education at MA/M.Sc level in Girls College Daska PP-130 *(Question No. 757)* 877
-Establishment of University in Sahiwal *(Question No. 854)* 872
-Government Degree College Mandi Bahauddin *(Question No. 499)* 876
-Government motor vehicles in University of Gujrat *(Question No. 759)* 873
-Problems of papers rechecking in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 639*)* 871
-Teaching staff in Government Girls Degree College Manawala

PAGE NO.

(Question No. 398)

zero hour REGARDING-

-Anxiety amongst patients due to defective air conditioners in most of government hospitals of Lahore 1132
-Demand for grant of financial aid to farmers of Faisalabad accroding to "Kisan Package" announced by Prime Minister 1015, 1013
-Demand for increasing Police Force in Faisalabad 1018
-Demand for payment of six months salary to staff of Services Hospital 1019
-Demolishing shops and house of Evacuee Trust in Nakana Sahib 1327
-Disclosure of sale of milk prepared by Chemicals in Gujranwala 1326
-Ignoring tehsil Toba Tek Singh in provision of clean water phase-I
-Loss to government exchequer due to cahnging route from Jhang to Shoorkot bypass road 1325
-Problems faced by patients in hospitals of Kasur due to shortage of doctors and other facilities 1136, 1010, 1082,1135
-Receipt of AC charges by private schools during Summer Vacation
-Shortage of specialist doctors and other facilities in Institute of Cardiology and Children Hospital Faisalabad 1135
-Studens of Government School Sultankey Lahore forced to sit at ground while study 1131, 1017
-Supply of clean drinking water in Bahar Colony Lahore

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

zero hour REGARDING- 1019

-Demolishing shops and house of Evacuee Trust in Nakana Sahib